صحیح
مسلم شریف
مع مختصر شرح و ترجمہ
۷۵۶۳ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ
مترجم
مولانا عزیز الرحمان
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور
مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-7224228-7355743

مَا آتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

لِلْإِمَامِ أَبِي الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ

الْقُشَيْرِيِّ النَّيْسَابُورِيِّ رحمہ اللہ

صحیح مُسلم شریف

مع مختصر شرح وترجمہ

۷۵۶۳ احادیثِ نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

مترجم

مولانا عزیز الرحمان

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

جلد اول

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-7224228-7355743

MAKTABA E REHMANIA

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: .... صحیح مُسلم شریف مع مختصر شرح و ترجمہ

مترجم: .... مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: .... لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

عرضِ ناشر

اُمت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے اپنے آخری رسول' اشرف الانبیاء' سیّد الرسل' خاتم النبیین والمعصومین علیہ التحیۃ والتسلیم ﷺ کی بعثت فرمائی' تا کہ آپ ﷺ انسانیت کو گمراہی کے تاریک گڑھوں سے نکال کر ہدایت کے نورانی راستوں کی راہنمائی فرمائیں۔ آپ ﷺ نے بعثت کے بعد اپنی حیاتِ طیبہ کے ۲۳ سال اسی قرآن وحدیث کی تعلیم وتشریح میں صرف کیے' تا آنکہ دین اسلام آفاق میں متعارف ہو گیا۔ آپ ﷺ کی اپنی حیاتِ مبارکہ قرآنِ مجید کی عملی تعبیر وتشریح ہے جیسا کہ اُمّ المؤمنین زوجہ رسول سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا: ''کان خلقه القرآن'' کہ آپ ﷺ کی سیرت قرآن ہی ہے۔

آپ ﷺ نے فریضہ رسالت کی ادائیگی کے بعد میدانِ عرفات میں ایک لاکھ سے زائد قدسی نفس لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے استفسار فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں پیغامِ الٰہی پہنچا دیا ہے؟ تو سبھی نے بیک زبان کہا بلاشبہ آپ ﷺ نے پیغامِ حق پہنچا دیا' امانت ادا کر دی اور انسانیت کی خیر خواہی کا حق ادا کر دیا ہے اور اسی پر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور انعامات کی تکمیل کی بشارت دی اور مزید فرمایا کہ اب لوگ جوق در جوق حلقہ بگوشِ اسلام ہوں گے۔

حجۃ الوداع سے واپسی پر آپ ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں جو آخری خطاب اپنی اُمت سے کیا اُس میں آپ ﷺ نے اُمت مسلمہ کو حق پر قائم رہنے اور فتنوں سے بچنے کی راہ بتاتے ہوئے فرمایا:

''لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے:
(۱) اللہ کی کتاب' (۲) میری (اللہ کے رسول ﷺ کی) سنت۔''

آپ ﷺ کی اسی وصیت کو آپ ﷺ کے جانثار و جانباز ساتھیوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے مضبوطی کے ساتھ پکڑا اور اس پر عمل کو زندگی بھر لازم کر لیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی کہ:

''اسلام بارہ قریشی خلفاء کے دَور میں غالب رہے گا'' اور اسی دور میں تفسیر قرآن یا آثار وسنن نبوی کی حفاظت اور فرامین نبوی کی حفاظت وتدوین کا سلسلہ آگے بڑھا۔ چنانچہ مملکت اسلامیہ کے تمام شہروں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حلقہ ہائے حدیث قائم کیے۔ جن میں شہر کوفہ کو خدمت حدیث کے سلسلہ میں ایک بلند ترین مقام حاصل ہے کیونکہ اس شہر کو مرادِ رسول سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آباد کیا اور جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہاں آباد ہونے کا حکم دیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ پندرہ ہزار کے لگ بھگ صحابہ رضی اللہ عنہم یہاں آباد ہوئے اگرچہ ان میں سے عظیم صحابی رسول سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بلند ترین مقام حاصل ہے اور آپ کے سلسلہ شاگردی میں امام الائمہ' رئیس الفقہاء امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کا نام خاص عقیدت سے لیا جاتا ہے۔ آپ کے اسی سلسلہ تلمذ میں سے ہی عظیم المرتبت محدثین رحمۃ اللہ علیہم ہوئے' جنہوں نے احادیث کے ذخیرہ کو کتابی شکل میں مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان میں سے امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہم کو یہ سعادت ملی کہ ذخیرہ حدیث کی چھ مستند کتب میں سے ان محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی مرتب کردہ کتب بھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلہ کتب کو قبولیت عامہ بخشی۔ اس اعتبار سے حدیث کی تدوین کے تیسرے دَور میں سب سے بلند ترین مقام امام بخاری رحمۃ اللہ کی صحیح بخاری کا ہے اور دوسرا درجہ امام مسلم رحمۃ اللہ کی کتاب صحیح مسلم کو حاصل ہے۔

اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر امام نووی رحمۃ اللہ نے اس کی دقیع شرح بھی لکھی جو عرصہ دراز سے عربی زبان پر عبور رکھنے والے علماء کے لیے مینارِ راہ سمجھی جاتی ہے۔ موجودہ دَور میں جبکہ عربی و فارسی کی زبان فہمی مسئلہ بن گئی ہے' صحیح مسلم کے آسان' سلیس ترجمہ کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی اگرچہ اس سے قبل اس کا ترجمہ بھی موجود تھا مگر دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن دامت برکاتہم نے صحیح مسلم کو اُردو قالب میں ڈھالنے کے لیے عرصہ دراز کی عرق ریزی اور مضمونِ حدیث کے ترجمہ میں حقیقت کا رنگ قائم رکھنے کے لیے دن رات سعی کی اور صحیح مسلم کے اس عام فہم و سلیس ترجمہ کے ساتھ ساتھ ابواب کے آخر میں اُن کی شرح اور فوائد ضروریہ کو بھی اس کے ساتھ شامل کر کے اِس ترجمہ کی افادیت کو دو چند کر دیا۔

اِس عظیم المرتبت کتاب کی تیاری کے بعد مکتبۂ رحمانیہ لاہور نے اپنی روایت کے مطابق اس کی اشاعت میں ممکنہ کوششوں کو صرف کر کے یہ مجموعہ شایانِ شان انداز میں مسلمانوں کے لیے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے کیونکہ مکتبۂ رحمانیہ لاہور کا اصل مقصد مسلمانوں کے لیے معیاری' دیدہ زیب اور ظاہری و باطنی خوبیوں سے مرصع کتب کی تیاری و فراہمی ہے۔

اب باذوق قارئین ہی اس بات کا صحیح فیصلہ کر پائیں گے کہ ادارہ کے کارکن اس مقصد میں کس حد تک کامیاب ہو سکے ہیں؟ نیز گرامی قدر قارئین سے دردِ دل کے ساتھ ایک درخواست بھی ہے کہ اگر ادارہ کی کتب میں عموماً اور زیر نظر مجموعہ میں کوئی غلطی محسوس کریں تو ادارہ کو باخبر کریں' تا کہ اُس کا ازالہ اگلے ایڈیشن میں کیا جا سکے۔ نیز علم و عمل کے اس سنگم پر اپنی خصوصی دُعاؤں میں ادارہ کے کارکنوں اور معاونین کو بھی یاد رکھیں۔

خادم العلماء!

عرضِ مترجم

احقر عزیز الرحمٰن ! فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور' عرض کرتا ہے کہ میرے بہت ہی محسن و مشفق محترم حضرت مولانا حافظ نور احمد صاحب مدظلہ (مکتبہ امدادیہ' ملتان) کے توسط سے محترمی جناب حاجی مقبول الرحمٰن صاحب (مکتبہ رحمانیہ' لاہور) نے مجھے صحاحِ ستہ میں سے احادیثِ مبارکہ کی اہم کتاب ''صحیح مسلم'' کا آسان' عام فہم اور با محاورہ ترجمہ کرنے کا حکم فرمایا۔

مجھ حقیر پر تقصیر اور علم و عمل سے کورے آدمی کے لیے اتنی بڑی ذمہ داری کا نبھانا خاصا مشکل کام تھا کیونکہ مجھے اپنی کم علمی اور کم فہمی کا مکمل احساس تھا مگر محترم حاجی صاحب ﷾ کے پرزور اصرار پر میں نے پروردگارِ عالم کی توفیق اور حضرات اساتذہ کرام کی راہنمائی اور مخلص دوستوں کے تعاون سے اِس عظیم کام کا آغاز کر دیا اور احقر اس وجہ سے بھی اس عظیم کام سے انکار نہ کر سکا کہ کہیں احادیث نبویہؐ کے خدام میں اپنا نام لکھوانے سے محروم نہ ہو جائے اور نبی کریم ﷺ کے اس فرمانِ مبارک ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا فَاَدَّاهَا كَمَا سَمِعَ)) کہ ''اللہ اُس کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میری بات کو سنا اور اس کو یاد رکھا اور پھر اسے آگے پھیلایا' جس طرح سنا'' کا مستحق بننے کے لیے اس عظیم کام کے لیے اپنے آپ کو آمادہ کر لیا اور اسی کے ضمن میں نبی کریم ﷺ کی شفاعت مبارکہ کا اُمیدوار بن کر اس عظیم کام کا بیڑہ اُٹھایا۔

ایک وجہ کام کرنے کی یہ بھی بنی کہ بندہ اپنے زمانہ طالب علمی سے ہی یہ محسوس کرتا تھا کہ بازار میں جتنے بھی تراجم موجود ہیں وہ عوام الناس کے لیے اتنے فائدہ مند نہیں ہیں جن میں سے کچھ وجوہات درج ذیل ہیں:

① بعض تراجم میں عربی اور اُردو تراجم میں مطابقت نہ تھی۔
② بعض تراجم میں قدیم اُردو کے مشکل الفاظ استعمال کیے گئے تھے۔
③ بعض جگہ ترجمہ اس قدر لفظی تھا کہ حدیثِ مبارکہ کا مفہوم سمجھنا مشکل تھا۔
④ بعض جگہ ترجمہ اس قدر با محاورہ تھا کہ الفاظِ حدیث کو اپنے اندر سموتا ہوا نظر نہیں آتا تھا۔
⑤ مرورِ زمانہ کی وجہ سے جو الفاظ رائج نہیں رہے اُنکی وجہ سے ترجمہ بذاتِ خود ''ترجمہ'' کا متقاضی تھا۔

احقر نے بازار میں دستیاب تمام تراجم کو سامنے رکھ کر احادیث کا ترجمہ کیا ہے اور اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ اس میں سے وہ تمام ''خامیاں'' دور کر دی جائیں جو دیگر تراجم میں پائی جاتی ہیں۔

سب سے بڑھ کر اس ترجمہ کی خاصیت یہ ہے کہ:

① عام فہم ترجمہ کے ساتھ ساتھ اکثر ابواب کے آخر میں ''خُلَاصَةُ الْبَاب'' کے عنوان سے پورے باب میں ذکر کی گئی احادیثِ مبارکہ کا خلاصہ کہیں مختصر اور کہیں قدرے طوالت سے بیان کر دیا گیا ہے۔
② بعض جگہ ظاہراً روایات کے تعارض کو اپنے اَسلاف کے طرز پر دُور کر دیا ہے۔
③ فقہی مسائل کو ''مفتی بہ'' قول کے ساتھ لکھا گیا ہے۔
④ احادیث پر معترضین کے اعتراضات کو بھی عمدہ طریقہ سے رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

﴿۵﴾ بعض روایات میں ذکر کیے گئے کثیر المعنی الفاظ کے معنی بھی متعین کر دیئے گئے ہیں۔

﴿۶﴾ اکثر حضرات جب کسی کتاب میں "صحیح مسلم" کی حدیث کا حوالہ دیکھتے تو اُنہیں عربی اور اُردو کتاب میں مختلف نمبر ملتے' جس کی وجہ سے قاری مخمصے کا شکار ہو جاتا ہے' اس مشکل کو مدنظر رکھتے ہوئے نئی نمبرنگ کی گئی اور اب عربی' اُردو نسخہ میں آپ کو نمبر ایک ہی جیسے ملیں گے۔

اللہ عزوجل کے فضل سے تقریباً دو سال کے قلیل عرصہ میں یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ کر آپ کے سامنے ہے۔

اِس مقام پر یہ بھی بتا تا چلوں کہ یہ کوئی علمی کاوش نہیں ہے بلکہ اپنے اسلاف اور اساتذہ کی خدمات کا تسلسل ہے۔

اِس ترجمہ کی مثال گلدستہ کی ہے کہ احقر نے مختلف باغات سے پھول چن کر ایک گلدستہ تیار کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ اس خدمت عظیمہ کو قبول فرمائے اور رسول اللہ ﷺ فداہ ابی و اُمی کی شفاعت نصیب فرمائے اور عامۃ الناس کے لیے آقا ﷺ کے فرامین مبارک کے سمجھنے کا ذریعہ بنائے۔ آخر میں اپنے برادرِ مکرم مولانا حافظ محمد احمد صاحب' فاضل جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خان پور کا ذکر نہ کرنا بھی بخل ہوگا جن کا مکمل تعاون احقر کو حاصل رہا۔

اور اس کے ساتھ ہی گاہے بگاہے والد محترم حضرت مولانا قاری نذیر احمد صاحب مدظلہٗ' فاضل جامعہ قاسم العلوم ملتان و وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور میرے مخلص دوست پروفیسر مولانا حضرت حافظ زاہد علی فاضل و استاذ جامعہ اشرفیہ لاہور کا تعاون بھی احقر کو حاصل رہا۔ میں ان سب حضرات کا کہ جن کے حکم اور جن کے تعاون سے یہ عظیم کام تکمیل کے مراحل تک پہنچا تہہ دِل سے مشکور ہوں۔ پروردگار ان کے تعاون کو قبول فرمائے اور اپنی رضا کا ذریعہ بنائے۔ آمین

آخر میں قارئین سے التماس ہے کہ اگر وہ اس میں کوئی کمی یا غلطی محسوس کریں تو وہ احقر ہی کی کم علمی' کم فہمی تصور کریں ہم نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ اس ایڈیشن کو انسانی بساط کی حد تک غلطیوں سے مبرا کریں لیکن پھر بھی اگر آپ کی طرف سے کسی غلطی کی نشاندہی کی گئی اور وہ درست بھی پائی گئی تو اُسے ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں رفع کر دیا جائے گا' واللہ والموفق والمعین۔

والسلام مع الکرام! خادم قرآن وسنت: ابوحماد! عزیز الرحمٰن

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور' حال مقیم تیزاب احاطہ لاہور

فہرست

عرض ناشر ---------------------- ۳

تعارف مترجم جناب ابوحماد عزیز الرحمٰن حفظہ اللہ ----- ۵

امام المحدثین امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی ----- ۲۵

مقدمۃ الکتاب

ثقات سے روایت کرنے کے وجوب اور جھوٹے لوگوں کی روایات کے ترک میں ---------- ۳۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی سختی کے بیان میں - ۳۶

بلا تحقیق ہر سنی ہوئی بات بیان کرنے کی ممانعت ------ ۳۷

ضعیف لوگوں سے روایت کرنے کی نہی اور روایت کے تحمل میں احتیاط کے بیان میں ---------- ۳۸

اسنادِ حدیث کی ضرورت کے بیان میں اور راویوں پر تنقید کی اہمیت کے بارے میں کہ وہ غیبت محرمہ نہیں ہے ----- ۴۱

حدیث معنعن سے حجت پکڑنا صحیح ہے جبکہ معنعن والوں کی ملاقات ممکن ہو اور ان میں کوئی راوی مدلس نہ ہو------ ۵۸

کتاب الایمان

ایمان اور اسلام اور احسان اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی تقدیر کے اثبات کے بیان میں ---------------- ۶۹

اُن نمازوں کے بیان میں جو اسلام کے ارکان میں سے ایک رُکن ہیں ---------------- ۷۴

اسلام کے ارکان اور اُن کی تحقیق کے بیان میں ----- ۷۵

اس ایمان کے بیان میں جو جنت میں داخل ہونے کا سبب بنتا ہے اور وہ احکام جن پر عمل کی وجہ سے جنت میں داخلہ ہوگا ---------------- ۷۶

اسلام کے بڑے بڑے ارکان اور ستونوں کے بیان میں ---------------- ۷۹

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شریعت کے احکام پر ایمان لانے کا حکم کرنا اور اس کی طرف لوگوں کو بلانا اور دین کے بارے میں پوچھنا' یاد رکھنا اور دوسروں کو اس کی تبلیغ کرنا توحید و رسالت کی گواہی کی طرف دعوت دینا اور اسلام کے ارکان کا بیان---------------- ۸۵

ایسے لوگوں سے قتال (جہاد) کا حکم یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں ---------------- ۸۶

موت کے وقت نزع کا عالم طاری ہونے سے پہلے پہلے اسلام قابل قبول ہے اور مشرکوں کے لیے دُعائے مغفرت جائز نہیں اور شرک پر مرنے والا دوزخی ہے' کوئی وسیلہ اُس کے کام نہ آئے گا ---------------- ۸۹

جو شخص عقیدہ توحید پر مرے گا وہ قطعی طور پر جنت میں داخل ہوگا ---------------- ۹۱

اِس بات کے بیان میں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو ربّ' اسلام کو

دین اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہو پس وہ مؤمن ہے اگر چہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرے ---------- ۹۹
ایمان کی شاخوں کے بیان میں کہ ایمان کی کونسی شاخ افضل ہے اور کونسی ادنیٰ ؟ اور حیاء کی فضیلت اور اس کا ایمان میں داخل ہونے کے بیان میں ---------- ۱۰۰
اسلام کے جامع اوصاف کا بیان ---------- ۱۰۲
اسلام کی فضیلت اور اس بات کے بیان میں کہ اسلام میں کونسے کام افضل ہیں؟ ----------
اُن خصلتوں کے بیان میں جن سے ایمان کی حلاوت حاصل ہوتی ہے ---------- ۱۰۴
اس بات کے بیان میں کہ مؤمن وہی ہے جسے رسول اللہ ﷺ سے اپنے گھر والوں' والد' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت ہو ---------- ۱۰۵
اِس بات کے بیان میں کہ ایمان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے لیے جو پسند کرے اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے ----------
ہمسایہ کو تکلیف دینے کی حرمت کے بیان میں ---------- ۱۰۶
ہمسایہ اور مہمان کی عزت کرنا اور نیکی کی بات کے علاوہ خاموش رہنا ایمان کی نشانیوں میں سے ہے' کا بیان --
اِس بات کے بیان میں کہ بُری بات سے منع کرنا ایمان میں داخل ہے اور یہ کہ ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے ---------- ۱۰۸
ایمان والوں کے ایمان میں ایک دوسرے پر فضیلت اور ایمان والوں کے ایمان کی ترجیح کے بیان میں ---------- ۱۱۰
جنت میں صرف ایمان والے جائیں گے' ایمان والوں س ے محبت ایمان کی نشانی ہے اور کثرتِ سلام آپس میں محبت کا باعث ہے ---------- ۱۱۲
دین خیر خواہی اور بھلائی کا نام ہے ---------- ۱۱۳
گناہ کرنے سے ایمان کم ہو جاتا ہے اور گناہ کرتے وقت گنہگار سے ایمان علیحدہ ہو جاتا ہے یعنی اس کا ایمان کامل نہیں رہتا ---------- ۱۱۵
منافق کی خصلتوں کے بیان میں ---------- ۱۱۷
اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے کے حال کے بیان میں ---------- ۱۱۸
جاننے کے باوجود اپنے باپ کے انکار کرنے والے کے ایمان کی حالت کا بیان ---------- ۱۱۹
نبی ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے ---------- ۱۲۰
نبی ﷺ کے فرمان کے بیان میں کہ میرے بعد کافروں جیسے کام نہ کرنے لگ جانا کہ آپس ہی میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو ----------
نسب میں طعنہ زنی اور میت پر رونے پر کفر کے اطلاع کے بیان میں ---------- ۱۲۲
بھاگے ہوئے غلام پر کافر ہونے کے اطلاع کرنے کے بیان میں ----------
جس نے کہا کہ بارش ستاروں کی وجہ سے ہوتی ہے اُس کے کفر کا بیان ---------- ۱۲۳
اس بات کے بیان میں کہ انصار اور علی رضی اللہ عنہ سے محبت ایمان اور ان سے بغض نفاق کی علامات میں سے ہے ---------- ۱۲۴
طاعات کی کمی سے ایمان میں کمی واقع ہونا اور ناشکری اور کفرانِ نعمت پر کفر کے اطلاع کے بیان میں ---------- ۱۲۶

نماز کو چھوڑنے پر کفر کے اطلاق کے بیان میں -------
سب سے افضل عمل اللہ پر ایمان لانے کے بیان میں - ۱۲۸
سب سے بڑے گناہ شرک اور اس کے بعد بڑے بڑے گناہوں کے بیان میں ------------ ۱۳۰
بڑے بڑے گناہوں اور سب سے بڑے گناہ کے بیان میں
تکبر کے حرام ہونے کے بیان میں ---------- ۱۳۳
اِس بات کے بیان میں کہ جو اِس حال میں مرا کہ اُس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے ہوئے مرا وہ دوزخ میں داخل ہوگا ------------ ۱۳۴
اس بات کے بیان میں کہ کافر کو لا الٰہ الاّ اللہ کہنے کے بعد قتل کرنا حرام ہے ------------ ۱۳۶
نبی ﷺ کے فرمان کے بیان میں کہ جو ہم پر اسلحہ اُٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ------------ ۱۳۹
نبی ﷺ کے فرمان کے بیان میں کہ جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ------------ ۱۴۰
مُنہ پر مارنے' گریبان پھاڑنے اور جاہلیت کے زمانہ جیسی چیخ و پکار کی حرمت کے بیان میں ------------ ۱۴۱
چغل خوری کی سخت حرمت کے بیان میں ---------- ۱۴۲
ازار بند (شلوار' پاجامہ وغیرہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے اور عطیہ دے کر احسان جتلانے اور جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والوں کی سخت حرمت اور اُن تین آدمیوں کے بیان میں کہ جن سے اللہ قیامت کے دن بات نہیں فرمائیں گے اور نہ ہی اُن کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ہی اُن کو پاک کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا ----- ۱۴۴
خودکشی کی سخت حرمت اور اس کو دوزخ کے عذاب اور یہ کہ مسلمان کے علاوہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا کے بیان میں ------------ ۱۴۶
مالِ غنیمت میں خیانت کی سخت حرمت اور اس بات کے بیان میں کہ جنت میں صرف مؤمن داخل ہوں گے ------- ۱۵۰
اس بات کی دلیل کے بیان میں کہ خودکشی کرنے والا کافر نہیں ہوگا ------------ ۱۵۱
قربِ قیامت کی اس ہوا کے بیان میں کہ جس کے اثر سے ہر وہ آدمی مرجائے گا جس کے دِل میں تھوڑا سا ایمان بھی ہوگا
فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کی طرف متوجہ ہونے کے بیان میں ------------ ۱۵۳
مؤمن کے اس خوف کے بیان میں کہ اُس کے اعمال ضائع نہ ہو جائیں ------------
اِس بات کے بیان میں کہ کیا زمانہ جاہلیت میں کیے گئے اعمال پر مواخذہ ہوگا ------------ ۱۵۴
اِس بات کے بیان میں کہ اسلام اور حج اور ہجرت پہلے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں ------------ ۱۵۵
اسلام لانے کے بعد کافر کے گزشتہ نیک اعمال کے حکم کے بیان میں ------------ ۱۵۷
سچے دِل سے ایمان لانے اور اسکے اخلاص کا بیان ----- ۱۵۸
اس چیز کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے دِل میں آنے والے اُن وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جب تک کہ دِل میں پختہ نہ ہو جائیں اور اللہ پاک کسی کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور اس بات کے بیان میں کہ نیکی اور گناہ کے ارادے کا کیا حکم ہے؟ ------------ ۱۵۹

اس چیز کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے دِل میں آنے والے اُن وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جب تک کہ دِل میں پختہ نہ ہو جائیں ---------- ۱۶۱
جب بندہ اچھائی کا ارادہ کرے تو لکھا جاتا ہے اور بُرائی کا ارادہ کرے تو نہیں لکھا جاتا (جب تک کہ وہ عمل نہ کرلے) کے بیان میں ---------- ۱۶۲
ایمان کی حالت میں وسوسے اور اس بات کا بیان کہ وسوسہ آنے پر کیا کہنا چاہیے؟ ---------- ۱۶۴
اس بات کے بیان میں کہ جو آدمی جھوٹی قسم کھا کر کسی کا حق مارے اُس کی سزا دوزخ ہے ---------- ۱۶۷
اس بات کے بیان میں کہ جو آدمی کسی کا ناحق مال مارے تو اُس آدمی کا خون جس کا مال مارا جا رہا ہے اُس کے حق میں معاف ہے اور اگر وہ مال مارتے ہوئے قتل ہو گیا تو دوزخ میں جائے گا اور اگر وہ قتل ہو گیا جس کا مال مارا جا رہا تھا تو وہ شہید ہے ---------- ۱۷۱
رعایا کے حقوق میں خیانت کرنے والے حکمران کے لیے دوزخ کا بیان ---------- ۱۷۲
بعض دِلوں سے ایمان و امانت اُٹھ جانے اور دِلوں پر فتنوں کے آنے کا بیان ---------- ۱۷۳
اس بات کے بیان میں کہ اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور انتہاء میں بھی اجنبی ہو جائے گا اور یہ کہ سمٹ کر مسجدوں میں گھس جائے گا ---------- ۱۷۶
اس بات کے بیان میں کہ آخری زمانہ میں ایمان رخصت ہو جائے گا ---------- ۱۷۷
خوفزدہ کے لیے ایمان کو پوشیدہ رکھنے کے جواز کے بیان میں
کمزور ایمان والے کی تالیف قلب کرنے اور بغیر قطعی دلیل کے کسی کو مؤمن نہ کہنے کے بیان میں ----------
دلائل کے اظہار سے دِل کو زیادہ اطمینان حاصل ہونے کے بیان میں ---------- ۱۷۹
ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان لانے اور آپ ﷺ کی شریعت کی وجہ سے باقی تمام شریعتوں کو منسوخ ماننے کے وجوب کے بیان میں ---------- ۱۸۰
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے اور ہمارے نبی محمد ﷺ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کے بیان میں ---------- ۱۸۱
اُس زمانے کے بیان میں کہ جس میں ایمان قبول نہیں کیا جائے گا ---------- ۱۸۳
رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کے آغاز کے بیان میں ---------- ۱۸۶
اللہ کے رسول ﷺ کا آسمانوں پر تشریف لے جانا اور فرض نمازوں کا بیان ---------- ۱۹۰
مسیح بن مریم عاور مسیح دجال کے ذکر کے بیان میں ---------- ۲۰۰
سدرۃ المنتہیٰ کا بیان ---------- ۲۰۳
اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی﴾ کے معنی اور کیا نبی ﷺ کو معراج کی رات اپنے ربّ کا دیدار ہوا کے بیان میں ---------- ۲۰۴
نبی ﷺ کے اس فرمان کہ وہ تو نور ہے میں اُسے کیسے دیکھ سکتا ہوں اور اِس فرمان کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے کہ بیان میں ---------- ۲۰۷
نبی ﷺ کے اس فرمان کہ ''اللہ سوتا نہیں'' اور اس فرمان کہ ''اُس کا حجاب نور ہے اگر وہ اُسے کھول دے تو اس کے چہرے کی شعاعیں جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے اپنی مخلوق کو

جلادے“ کے بیان میں ---- ۲۰۸
آخرت میں مؤمنون کے لیے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے دیدار کے بیان میں ----
اللہ تعالیٰ کے دیدار کی کیفیت کا بیان ---- ۲۰۹
شفاعت کے ثبوت اور موحدوں کو دوزخ سے نکالنے کے بیان میں ---- ۲۱۷
دوزخیوں میں سب سے آخر میں دوزخ سے نکلنے والے کے بیان میں ---- ۲۱۹
سب سے ادنیٰ درجہ کے جنتی کا بیان ---- ۲۲۱
نبی ﷺ کے اس فرمان میں کہ میں سب سے پہلے جنت میں شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء سے زیادہ میرے تابعدار ہوں گے ---- ۲۳۶
نبی ﷺ کا اس بات کو پسند کرنا کہ میں (قیامت کے دن) اپنی اُمت کے لیے شفاعت کی دُعا سنبھال کر رکھوں ---- ۲۳۷
نبی ﷺ کا اپنی امت کے لیے دُعا فرمانا اور بطورِ شفقت رونے کا بیان ---- ۲۳۹
اس بات کے بیان میں کہ جو آدمی کفر پر مرا وہ دوزخی ہے اُسے نہ ہی کسی کی شفاعت اور نہ ہی مقربین کی قرابت کوئی فائدہ دے گی ---- ۲۴۰
اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں کہ (اے نبی ﷺ!) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں ----
نبی ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے ابو طالب کے عذاب میں تخفیف کے بیان میں ---- ۲۴۳
دوزخ والوں میں سب سے ہلکے عذاب کے بیان میں - ۲۴۴
اس بات کی دلیل کا بیان کہ حالت کفر میں مرنے والے کو اس کا کوئی عمل فائدہ نہیں دے گا ---- ۲۴۵
مؤمنوں سے تعلق رکھنے اور غیر مؤمنوں سے قطع تعلق اور برأت کا بیان ----
بعض مسلمانوں کے بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہونے کے بیان میں ---- ۲۴۶
جنّت والوں میں سے آدھے اس امت محمدیہ میں سے ہونے والواں کے بیان میں ---- ۲۵۰
اس فرمان کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ آدم سے فرمائیں گے کہ دوزخیوں کے ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے نکال لو ---- ۲۵۱

کتاب الطهارة

وضو کی فضیلت کے بیان میں ---- ۲۵۳
نماز کیلئے طہارت کے ضروری ہونے کے بیان میں ---
طریقہ وضو اور اس کو پورا کرنے کا بیان ----
وضو اس کے بعد نماز کی فضیلت کا بیان ---- ۲۵۶
پانچوں نمازیں' جمعہ سے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ ہیں' جو کبائر سے بچتے رہیں ---- ۲۵۹
وضو کے بعد ذکر مستحب ہونے کے بیان میں ---- ۲۶۰
طریقہ وضو کے بیان میں دوسرا باب ---- ۲۶۱
ناک میں پانی ڈالنا اور استنجاء میں ڈھیلوں کا طاق مرتبہ استعمال کرنے کے بیان میں ---- ۲۶۲
وضو میں دونوں پاؤں کو کامل طور پر دھونے کے وجوب کے بیان میں ---- ۲۶۴
اعضاء وضو کے تمام اجزاء کو پورا دھونے کے وجوب کے بیان

میں ---------------------- ۲۶۶
وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کے نکلنے کے بیان میں -
اعضاء وضو کے چمکانے کو لمبا کرنا اور وضو میں مقررہ حد سے زیادہ دھونے کے استحباب کے بیان میں ---------- ۲۶۷
وضو میں پانی کے پہنچنے کی جگہ تک زیور ڈالے جانے کے بیان میں ---------------------- ۲۷۰
حالت تکلیف میں پورا وضو کرنے کی فضیلت کے بیان میں
مسواک کرنے کے بیان میں ---------- ۲۷۱
فطرتی خصلتوں کے بیان میں ---------- ۲۷۳
استنجاء کے بیان میں ---------- ۲۷۵
پاخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف مُنہ کرنے کا بیان عمارات میں اِس اَمر کی رخصت کے بیان میں ------ ۲۷۶
دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء کرنے سے روکنے کے بیان میں
طہارت وغیرہ میں دائیں طرف سے شروع کرنے کے بیان میں ---------------------- ۲۷۸
راستہ اور سایہ میں پاخانہ وغیرہ کرنے کی ممانعت کے بیان میں ---------------------- ۲۷۹
قضائے حاجت کے بعد پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کے بیان میں ----------------------
موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں ---------- ۲۸۰
پیشانی اور عمامہ پر مسح کرنے کا بیان---------- ۲۸۳
موزوں پر مسح کی مدت کے بیان میں ---------- ۲۸۵
ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں ادا کرنے کے جواز کے بیان میں ----------------------
وضو کرنے والے کو نجاست میں مشکوک ہاتھوں کو تین بار دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ڈالنے کی کراہت کے بیان میں ---------------------- ۲۸۶
کتے کے مُنہ ڈالنے کے حکم کے بیان میں ---------- ۲۸۷
ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے روکنے کے بیان میں ---------------------- ۲۸۹
ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت کے بیان میں
پیشاب یا نجاست وغیرہ اگر مسجد میں پائی جائیں تو ان کے دھونے کے وجوب اور زمین پانی سے پاک ہو جاتی ہے اس کو کھودنے کی ضرورت نہیں' کے بیان میں ---------- ۲۹۰
شیر خوار بچّے کے پیشاب کا حکم اور اس کو دھونے کے طریقہ کا بیان ---------------------- ۲۹۱
منی کے حکم کے بیان میں ---------- ۲۹۳
خون کی نجاست اور اس کو دھونے کے طریقہ کے بیان میں
بول کی نجاست پر دلیل اور اس سے بچنے کے وجوب کے بیان میں ---------------------- ۲۹۵

کتاب الحیض

ازار کے اُوپر سے حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کے بیان میں ---------------------- ۲۹۷
حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنے کے بیان میں
حائضہ عورت کا اپنے خاوند کے سر کو دھونے اور اس میں کنگھی کرنے کے جواز اور اس کے جھوٹے کے پاک ہونے اور اس کی گود میں تکیہ لگانے اور اس میں قراءتِ قرآن کے بیان میں ---------------------- ۲۹۸
مذی کے بیان میں ---------- ۳۰۱

جب نیند سے بیدار ہو تو منہ اور دونوں ہاتھوں کے دھونے کے بیان میں ---------- ۳۰۲
جنبی کے سونے کے جواز اور اس کے لیے شرمگاہ کا دھونا اور وضو کرنا مستحب ہے' جب وہ کھانے' پینے' سونے یا جماع کرنے کا ارادہ کرے ---------- ۳۰۳
منی عورت سے نکلنے پر غسل کے وجوب کے بیان میں ۳۰۵
مرد اور عورت کی منی کی تعریف اور اس بات کے بیان میں کہ بچہ ان دونوں کے نطفہ سے پیدا کیا جاتا ہے ---------- ۳۰۷
غسل جنابت کے طریقے کے بیان میں ---------- ۳۰۸
غسل جنابت میں مستحب پانی کی مقدار اور مرد و عورت کا ایک برتن سے ایک حالت میں غسل کرنے اور ایک کا دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کے بیان میں ------ ۳۱۱
سر وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنے کا استحباب ---------- ۳۱۴
غسل کرنے والی عورتوں کی مینڈھیوں کا حکم ---------- ۳۱۵
حیض کا غسل کرنے والی عورت کے لیے مشک لگا کر رُوئی کا ٹکڑا خون کی جگہ میں استعمال کرنے کے استحباب کے بیان میں ---------- ۳۱۶
مستحاضہ اور اس کے غسل اور نماز کے بیان میں ------ ۳۱۸
حائضہ پر روزے کی قضا واجب ہے نہ کہ نماز کی کے بیان میں ---------- ۳۲۰
غسل کرنے والا کپڑے وغیرہ کے ساتھ پردہ کرے -- ۳۲۱
شرمگاہ کی طرف دیکھنے کی حرمت کے بیان میں ------ ۳۲۲
خلوت میں ننگے ہو کر غسل کرنے کے جواز کا بیان ---- ۳۲۳
ستر چھپانے میں احتیاط کرنے کا بیان ---------- ۳۲۳
پیشاب کے وقت پردہ کرنے کا بیان ---------- ۳۲۴
جماع سے اوائل اسلام میں غسل واجب نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ منی نہ نکلے' اس حکم کے منسوخ ہونے اور جماع سے غسل واجب ہونے کے بیان میں ---------- ۳۲۵
صرف منی سے غسل کے نسخ اور ختانین کے مل جانے سے غسل کے واجب ہونے کا بیان ---------- ۳۲۷
آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے پر وضو کے بیان میں ----- ۳۲۸
آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان - ۳۲۹
اُونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کے بیان میں ------ ۳۳۱
جس شخص کو وضو کا یقین ہو اور پھر اپنے بے وضو ہو جانے کا شک ہو جائے تو اُس کے لیے اپنے اسی وضو سے نماز ادا کرنی جائز ہے کی دلیل کے بیان میں ---------- ۳۳۳
مُردار کی کھال رنگ دینے سے پاک ہو جانے کے بیان میں
تیمّم کے بیان میں ---------- ۳۳۵
مسلمانوں کے نجس نہ ہونے کی دلیل کے بیان میں --- ۳۳۸
حالتِ جنابت اور اس کے علاوہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بیان میں ---------- ۳۳۹
بے وضو کھانے کھانے کا جواز اور وضو کے فوری طور پر ضروری (لازم) نہ ہونے کے بیان میں ---------- ۳۴۰
بیت الخلاء جانے کا جب ارادہ کرے تو کیا کہے؟ ---- ۳۴۱
بیٹھے ہوئے کی نیند کا وضو نہ توڑنے کی دلیل کے بیان میں

كتاب الصلاة

اذان کی ابتداء کے بیان میں ---------- ۳۴۳
اذان کے کلمات دو' دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک کلمہ کے علاوہ ایک ایک بار کہنے کے حکم کے بیان میں ----

طریقہ اذان کے بیان میں ---------------- ۳۴۴
ایک مسجد کیلئے دو مؤذن رکھنے کے استحباب کا بیان ---- ۳۴۵
نابینا آدمی کے ساتھ جب کوئی بینا آدمی ہو تو نابینا کی اذان کے جواز کے بیان میں ---------------- ۳۴۶
دارالکفر میں جب اذان کی آواز سنے تو اس قوم پر حملہ کرنے سے روکنے کے بیان میں ----------------
مؤذن کی اذان سننے والے کے لیے اسی طرح کہنے اور پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیج کر آپ ﷺ کے لیے وسیلہ کی دُعا کرنے کے استحباب کے بیان میں ------------ ۳۴۷
اذان کی فضیلت اور اذان سن کر شیطان کے بھاگنے کے بیان میں ---------------------- ۳۴۸
تکبیر تحریمہ کے ساتھ رکوع اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھانے کے استحباب اور جب سجدہ سے سر اُٹھائے تو ایسا نہ کرنے کے بیان میں ------------ ۳۵۱
نماز میں ہر جھکنے اور اُٹھنے کے وقت تکبیر کہنے اور رکوع سے اُٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہٗ کہنے کے اثبات کا بیان ---- ۳۵۴
ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے وجوب اور جب تک فاتحہ کا پڑھنا یا سیکھنا ممکن نہ ہو تو اس کو جو آسان ہو فاتحہ کے علاوہ پڑھ لینے کے بیان میں ---------------- ۳۵۵
مقتدی کے لیے اپنے امام کے پیچھے بلند آواز سے قراءت کرنے سے روکنے کے بیان میں ------------ ۳۶۰
بسم اللہ کو بلند آواز سے نہ پڑھنے والوں کی دلیل کے بیان میں ---------------------- ۳۶۱
سورۃ توبہ کے علاوہ بسم اللہ کو قرآن کی ہر سورت کا جز کہنے والوں کی دلیل کے بیان میں ------------ ۳۶۲
تکبیر تحریمہ کے بعد دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینہ سے نیچے ناف سے اُوپر رکھنے اور سجدہ زمین پر دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے درمیان رکھنے کے بیان میں ------------ ۳۶۳
نماز میں تشہد کے بیان میں ----------------
تشہد کے بعد نبیؐ پر درود شریف بھیجنے کے بیان میں --- ۳۶۸
سمع اللہ لمن حمدہٗ' ربنا ولک الحمد' آمین کہنے کے بیان میں - ۳۷۰
مقتدی کا امام کی اقتداء کرنے کے بیان میں --------- ۳۷۱
امام سے تکبیر وغیرہ میں آگے بڑھنے کی ممانعت کا بیان - ۳۷۴
مرض یا سفر کا عذر پیش آ جائے تو امام کے لیے خلیفہ بنانے کے بیان میں جو لوگوں کو نماز پڑھائے' صاحب طاقت وقدرت کے لیے امام کے پیچھے قیام کے لزوم اور بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے منسوخ ہونے کے بیان میں ---------------- ۳۷۵
جب امام کو تاخیر ہو جائے اور کسی فتنہ وفساد کا خوف نہ ہو تو کسی اور کو امام بنانے کے بیان میں ------------ ۳۸۲
مرد کے لیے تسبیح اور عورت کے لیے تصفیق (تالی بجانے) کے بیان میں' جب نماز میں کچھ پیش آ جائے ------- ۳۸۴
نماز تحسین کے ساتھ اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنے کے حکم کے بیان میں ---------------- ۳۸۵
امام سے پہلے رکوع وسجدہ وغیرہ کرنے کی حرمت کے بیان میں ---------------------- ۳۸۶
نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے سے روکنے کا بیان ---- ۳۸۷
نماز میں سکون کا حکم اور سلام کے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے اور ہاتھ کو اُٹھانے کی ممانعت اور پہلی صف کو پورا کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کے حکم کے بیان میں --------- ۳۸۸

صفوں کو سیدھا کرنے اور پہلی صف کی فضیلت اور پہلی صف پر سبقت کرنے اور فضیلت والوں کو مقدم اور ان کا امام کے قریب ہونے کے بیان میں ---------- ۳۸۹
مردوں کے پیچھے نماز ادا کرنے والی عورتوں کیلئے حکم کے بیان میں کہ وہ مردوں سے پہلے سجدہ سے سر نہ اُٹھائیں ---- ۳۹۲
عورتوں کے لیے مسجد کی طرف نکلنا جبکہ فتنہ کا خوف نہ ہو اور وہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں ---------- ۳۹۳
جہری نمازوں میں جب خوف ہو تو قراءت درمیانی آواز سے کرنے کے بیان میں ----------
قراءت (قرآن) سننے کے بیان میں ---------- ۳۹۷
نمازِ فجر میں جہری قراءت اور جنات کے سامنے قراءت کے بیان میں ---------- ۳۹۸
نمازِ ظہر وعصر میں قراءت کے بیان میں ---------- ۴۰۱
نمازِ فجر میں قراءت کے بیان میں ---------- ۴۰۳
نمازِ عشاء میں قراءت کے بیان میں ---------- ۴۰۶
ائمہ کے لیے نماز پوری اور تخفیف کے ساتھ پڑھانے کے حکم کے بیان میں ---------- ۴۰۸
ارکان میں میانہ روی اور پورا کرنے میں تخفیف کرنے کے بیان میں ---------- ۴۱۱
امام کی پیروی اور ہر رکن اسکے بعد کرنے کا بیان ------ ۴۱۳
جب نمازی رکوع سے سر اُٹھائے تو کیا کہے؟ ---------- ۴۱۴
رکوع اور سجدہ میں قراءتِ قرآن سے روکنے کا بیان --- ۴۱۶
رکوع اور سجود میں کیا کہے؟ ---------- ۴۱۸
سجود کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں ------ ۴۲۱
سجدوں کے اعضاء کے بیان اور بالوں اور کپڑوں کے موڑنے اور نماز میں جوڑا باندھنے سے روکنے کے بیان میں
سجود میں میانہ روی اور سجدہ میں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھنے اور کہنیوں کو پہلوؤں سے اُوپر رکھنے اور پیٹ کو رانوں سے اُوپر رکھنے کے بیان میں ---------- ۴۲۳
طریقہ نماز کی جامعیت' اس کا افتتاح و اختتام' رکوع و سجود کو اعتدال کے ساتھ ادا کرنے کا طریقہ' چار رکعات والی نماز میں سے ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد اور دونوں سجدوں اور پہلے قعدہ میں بیٹھنے کے طریقہ کے بیان میں ---------- ۴۲۵
نمازی کے سترہ اور سترہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے استحباب اور نمازی کے آگے سے گزرنے اور روکنے اور گزرنے والے کے حکم اور گزرنے والے کو روکنے' نمازی کے آگے لیٹنے کے جواز اور سواری کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے اور سترہ کے قریب ہونے کے حکم اور مقدار سترہ اور اس کے متعلق امور کے بیان میں ---------- ۴۲۶
نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت کے بیان میں -- ۴۳۰
جائے نماز سترہ کے قریب کرنے کے بیان میں ------ ۴۳۱
نمازی کے سترہ کی مقدار کے بیان میں ---------- ۴۳۲
نمازی کے سامنے لیٹنے کے بیان میں ---------- ۴۳۳
ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے اور اس کے پہننے کے طریقہ کے بیان میں ---------- ۴۳۵

کتاب المساجد

مساجد اور نماز پڑھنے کی جگہوں کے بیان میں ---------- ۴۳۸
نبی ﷺ کا مسجد بنانے کے بیان میں ----------
بیت المقدس سے کعبہ اللہ کی طرف قبلہ بدلنے کا بیان - ۴۴۲

قبروں پر مسجد بنانے اور اُن پر مُردوں کی تصویریں رکھنے اور اُن کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت کا بیان ---------- ۴۴۳

مسجد بنانے کی فضیلت اور اسکی ترغیب دینے کا بیان -- ۴۴۵

رکوع کی حالت میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنے اور تطبیق کے منسوخ ہونے کے بیان میں ---------- ۴۴۶

(نماز میں) ایڑیوں پر بیٹھنے کے جائز ہونے کا بیان --- ۴۴۸

نماز میں کلام کی حرمت اور کلام کے مباح ہونے کی تنسیخ کے بیان میں ----------

دورانِ نماز شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور نماز میں عمل قلیل کرنے کے جواز میں ---------- ۴۵۲

نماز میں بچوں کے اُٹھانے کے جواز اور جب تک ناپاکی نہ ہو کپڑوں کے پاک ہونے اور عمل قلیل اور اس طرح کے متفرق افعال سے نماز کے باطل نہ ہونے کے بیان میں ----- ۴۵۳

نماز میں ایک دو قدم چلنے اور کسی ضرورت کی وجہ سے امام کا مقتدیوں سے (نسبتاً) بلند جگہ پر ہونے کا بیان----- ۴۵۵

نماز کے دوران کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کا بیان --- ۴۵۶

نماز کی حالت میں کنکریاں صاف کرنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت کے بیان میں ---------- ۴۵۷

مسجد میں نماز کی حالت میں اور نماز کے علاوہ تھوکنے کی ممانعت کے بیان میں----------

جوتے پہن کر نماز پڑھنے کے جواز میں ----------

نقش ونگار والے کپڑوں میں نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان میں ---------- ۴۶۰

کھانا سامنے موجود ہو اور اسے کھانے کو بھی دِل چاہتا ہو ایسی حالت میں نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان میں----- ۴۶۱

لہسن، پیاز، بدبودار چیز یا اس جیسی کوئی اور چیز کھا کر مسجد میں جانے کی ممانعت کے بیان میں، جب تک کہ اس کی بدبو نہ چلی جائے اور یا مسجد سے نکل جائے ---------- ۴۶۳

مسجد میں گمشدہ چیز کو تلاش کرنے کی ممانعت کے بیان میں اور یہ کہ تلاش کرنے والے کو کیا کہنا چاہیے؟ -------- ۴۶۷

نماز میں بھولنے اور اس کے لیے سجدۂ سہو کرنے کے بیان میں ---------- ۴۶۸

سجدۂ تلاوت (اور اسکے متعلقہ احکام) کے بیان میں-- ۴۷۶

نماز میں بیٹھنے اور رانوں پر ہاتھ رکھنے کی کیفیت کے بیان میں ---------- ۴۷۸

نماز سے فراغت کے وقت سلام پھیرنے کی کیفیت کے بیان میں ---------- ۴۸۰

نماز کے بعد ذکر کے بیان میں----------

تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان عذاب قبر اور عذاب جہنم اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنہ اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگنے کے استحباب کے بیان میں ---------- ۴۸۱

نماز میں (فتنوں سے) پناہ مانگنے کے بیان میں----- ۴۸۲

نماز کے بعد ذکر کے استحباب اور اس کے طریقے کے بیان میں ---------- ۴۸۵

تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان پڑھی جانے والی دُعاؤں کے بیان میں ---------- ۴۹۰

نماز پڑھنے والوں کے لیے وقار اور سکون کے ساتھ آنے کے استحباب اور دوڑتے ہوئے آنے کی ممانعت کے بیان میں ---------- ۴۹۱

اس بات کے بیان میں کہ نماز کے لیے کب کھڑا ہو؟-- ۴۹۳

اس بات کے بیان میں کہ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اُس نے نماز پالی ---------- ۴۹۴
پانچ نمازوں کے اوقات کے بیان میں کا بیان ------- ۴۹۶
سخت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کے استحباب کے بیان میں ---------- ۵۰۱
سخت گرمی کے علاوہ ظہر کی نماز پہلے وقت میں پڑھنے کے استحباب کا بیان ---------- ۵۰۴
عصر کی نماز کو ابتدائی وقت میں پڑھنے کے استحباب کے بیان میں ----------
عصر کی نماز کے فوت کر دینے میں عذاب کی وعید کے بیان میں ----------
اس بات کی دلیل کے بیان میں کہ صلوٰۃ وسطیٰ نمازِ عصر ہے
صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان پر محافظ (فرشتے) مقرر کرنے کے بیان میں ---------- ۵۱۰
اس بات کے بیان میں کہ مغرب کی نماز کا ابتدائی وقت سورج غروب ہونے کے وقت ہے ---------- ۵۱۲
عشاء کی نماز کے وقت اور اس میں تاخیر کے بیان میں -- ۵۱۳
صبح کی نماز (فجر) کو اس کے اوّل وقت میں پڑھنے اور اس میں قراءت کی مقدار کے بیان میں ---------- ۵۱۷
اس بات کے بیان میں کہ مختار (مستحب) وقت سے نماز کو تاخیر سے پڑھنا مکروہ ہے اور جب امام تاخیر کرے تو مقتدی بھی ایسے ہی کریں ---------- ۵۲۰
نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت اور اس کو چھوڑنے میں سخت وعید اور اس کے فرضِ کفایہ ہونے کے بیان میں ---------- ۵۲۲
اس بات کے بیان میں کہ جو اذان کی آواز سنے اُس کے لیے مسجد میں آنا واجب ہے ---------- ۵۲۵
اس بات کے بیان میں کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنن ہدیٰ میں سے ہے
جب مؤذن اذان دیدے تو مسجد سے نکلنے کی ممانعت کے بیان میں ---------- ۵۲۶
عشاء اور صبح (فجر) کی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں ----------
کسی عذر کی وجہ سے جماعت چھوڑنے کی رخصت کے بیان میں ---------- ۵۲۸
جماعت کے ساتھ نوافل اور پاک چٹائی وغیرہ پر نماز پڑھنے کے جواز کے بیان میں ---------- ۵۳۰
فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت اور نماز کے انتظار اور کثرت کے ساتھ مسجد کی طرف قدم اُٹھانے اور اُس کی طرف چلنے کی فضیلت کے بیان میں---------- ۵۳۲
مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اُٹھا کر جانے والوں کی فضیلت کے بیان میں---------- ۵۳۴
مسجد کی طرف نماز کے لیے جانے والے کے ایک ایک قدم پر گناہ مٹ جاتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں--- ۵۳۶
صبح (فجر) کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے اور مسجدوں کی فضیلت کے بیان میں ---------- ۵۳۷
اس بات کے بیان میں کہ امامت کرنے کا زیادہ مستحق کون ہے؟ ---------- ۵۳۸
تمام نمازوں میں قنوت پڑھنے کے استحباب کے بیان میں جب مسلمانوں پر کوئی آفت آئے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنا

اور اس کے پڑھنے کا وقت صبح کی نماز میں آخری رکعت میں رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد ہے اور بلند آواز کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے ---------- ۵۴۰
فوت شدہ نمازوں کی قضاء اور ان کو جلد پڑھنے کے استحباب کے بیان میں ---------- ۵۴۵

کتاب صلاۃ المسافرین

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام کا بیان ---------- ۵۵۲
منی میں نمازِ قصر کر کے پڑھنے کے بیان میں ---------- ۵۵۶
بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کے بیان میں ---------- ۵۵۸
سفر میں سواری پر اُس کا رُخ جس طرف بھی ہو نفل نماز پڑھنے کے جواز کے بیان میں ---------- ۵۶۰
سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کے جواز کے بیان میں ---------- ۵۶۳
کسی خوف کے بغیر دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھنے کے بیان میں ---------- ۵۶۴
نماز پڑھنے کے بعد دائیں اور بائیں طرف سے پھرنے کے جواز کے بیان میں ---------- ۵۶۷
امام کے دائیں طرف کھڑے ہونے کے استحباب کے بیان میں ---------- ۵۶۸
(فرض) نماز کی اقامت کے بعد نفل نماز شروع کرنے کی کراہت کے بیان میں ----------
اِس بات کا بیان کہ جب مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے؟ - ۵۷۰
دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کے استحباب اور نماز سے پہلے بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں ---------- ۵۷۱
سفر سے واپس آنے پر سب سے پہلے مسجد میں آ کر دو رکعتیں پڑھنے کے استحباب کے بیان میں ---------- ۵۷۲
نمازِ چاشت پڑھنے کے استحباب اور ان کی رکعتوں کی تعداد کے بیان میں ---------- ۵۷۳
فجر کی دو رکعات سنّت کے استحباب اور ان کی ترغیب کے بیان میں ---------- ۵۷۷
فرض نمازوں سے پہلے اور بعد مؤکدہ سنتوں کی فضیلت اور ان کی تعداد کے بیان میں ---------- ۵۸۰
نفل نماز کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھنے اور ایک رکعت میں کچھ کھڑے ہو کر کچھ بیٹھ کر پڑھنے کے جواز کا بیان --- ۵۸۱
رات کی نماز (تہجد) اور نبی ﷺ کی رات کی نماز کی رکعتوں کی تعداد اور وتر پڑھنے کے بیان میں ---------- ۵۸۵
جب آپ ﷺ سوتے رہتے یا کوئی تکلیف وغیرہ ہوتی تو آپ ﷺ تہجد کی نماز (دن کو پڑھتے) ---------- ۵۹۰
صلوٰۃ الاوّابین (چاشت کی نماز) کا وقت وہ ہے جب اُونٹ کے بچّوں کے پاؤں جلنے لگیں ---------- ۵۹۴
رات کی نماز (نمازِ تہجد) دو دو رکعت ہے اور وتر ایک رکعت رات کے آخری حصّہ میں ہے ----------
جو شخص ڈرے اِس بات سے کہ وتر رات کے آخری حصّہ میں نہ پڑھ سکے گا وہ رات کے پہلے حصّہ میں پڑھ لے --- ۵۹۸
سب سے افضل نماز لمبی قراءت والی ہے ---------- ۵۹۹
رات کی اُس گھڑی کے بیان میں جس میں دُعا ضرور قبول کی جاتی ہے ----------
رات کے آخری حصّہ میں دُعا اور ذکر کی ترغیب کے بیان میں
رمضان المبارک میں قیام یعنی تراویح کی ترغیب اور اس کی

فضیلت کے بیان میں ---------------- ۶۰۲
شب قدر میں قیام کی تاکید اور اس بات کی دلیل کے بیان میں کہ جو کہے کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے------ ۶۰۵
نبی ﷺ کی نماز اور رات کی دُعا کے بیان میں-------
رات کی نماز (تہجد) میں لمبی قراءت کے استحباب کے بیان میں ---------------- ۶۱۷
رات کی نماز (تہجد پڑھنے) کی ترغیب کے بیان میں اگرچہ کم رکعتیں ہی ہوں ---------------- ۶۱۸
نفل نماز اپنے گھر میں پڑھنے کے استحباب اور مسجد میں جواز کے بیان میں ---------------- ۶۱۹
عمل پر دوام (ہمیشگی کرنے والوں) کی فضیلت کے بیان میں
نماز یا قرآن مجید کی تلاوت یا ذکر کے دوران اونگھنے یا سستی غالب آنے پر اس کے جانے تک سونے یا بیٹھے رہنے کے حکم کے بیان میں ----------------

کتاب فضائل القرآن

قرآنِ مجید یاد رکھنے کے حکم اور یہ کہنے کی ممانعت کے بیان میں کہ میں فلاں آیت بھول گیا اور آیت بھلا دی گئی کہنے کے جواز میں---------------- ۶۲۴
خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کے استحباب کے بیان میں ---------------- ۶۲۶
نبی ﷺ کا فتح مکہ کے دن سورۃ الفتح پڑھنا ---------- ۶۲۷
قرآن مجید پڑھنے کی برکت سے سکینت نازل ہونے کے بیان میں ---------------- ۶۲۸
قرآن حفظ کرنے والوں کی فضیلت کے بیان میں --- ۶۲۹
قرآن مجید کے ماہر اور اس کو اَٹک اَٹک کر پڑھنے والے کی فضیلت کے بیان میں ---------------- ۶۳۰
سب سے بہتر قرآن پڑھنے والوں کا اپنے سے کم درجہ والوں کے سامنے قرآن مجید پڑھنے والوں کے استحباب کے بیان میں ----------------
حافظ قرآن سے قرآن سننے کی درخواست کرنے اور قرآن مجید سنتے ہوئے رونے اور اس کے معنی پر غور کرنے کی فضیلت کے بیان میں ---------------- ۶۳۱
نماز میں قرآن مجید پڑھنے اور اس سیکھنے کی فضیلت کے بیان میں ---------------- ۶۳۳
قرآن مجید اور ''سورۃ البقرہ'' پڑھنے کی فضیلت کا بیان -- ۶۳۴
سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھنے کی ترغیب کے بیان میں -- ۶۳۵
سورۂ کہف اور آیت الکرسی کی فضیلت کے بیان میں -- ۶۳۶
قل ھو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں ------ ۶۳۷
معوذتین پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں ---------- ۶۳۸
قرآن مجید پر عمل کرنے والوں اور اس کو سکھانے والوں کی فضیلت کے بیان میں ---------------- ۶۳۹
قرآن مجید کا سات حرفوں (قراءتوں) میں نازل ہونے اور اس کے معنی کے بیان میں ---------------- ۶۴۰
قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور بہت جلدی جلدی پڑھنے سے بچنے اور ایک رکعت میں دو سورتیں یا اس سے زیادہ پڑھنے کے جواز کے بیان میں ---------------- ۶۴۴
قراءت سے متعلق (چیزوں) کے بیان میں ------- ۶۴۷
اُن اوقات کے بیان میں کہ جن میں نماز پڑھنے سے منع کیا

گیا ہے ----------------------
عمرو بن عبسہ (رضی اللہ عنہ) کے اسلام لانے کا بیان -------- ۶۵۱
اس بات کے بیان میں کہ تم اپنی نمازوں کو سورج کے طلوع ہونے تک اور سورج کے غروب ہونے کے وقت تک نہ پڑھو ---------------------------------- ۶۵۳
ان دو رکعتوں کے بیان میں کہ جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے ---------------------- ۶۵۴
نمازِ مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھنے کے استحباب کے بیان میں ------------------------------------ ۶۵۶
ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز کے بیان میں ---
خوف کی نماز کے بیان میں -------------------- ۶۵۷

كتاب الجمعة

ہر بالغ آدمی پر جمعہ کے دن غسل کرنے کے وجوب کے بیان میں ------------------------------------ ۶۶۳
جمعہ کے دن خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کا بیان --- ۶۶۴
جمعہ کے خطبہ میں خاموش رہنے کے بیان میں ------- ۶۶۵
جمعہ کے دن اُس گھڑی کے بیان میں (کہ جس میں دُعا قبول ہوتی ہے) ------------------------------ ۶۶۶
جمعہ کے دن کی فضیلت کے بیان میں -------------- ۶۶۷
جمعہ کا دن اس امت (محمد یہ صل) کے لیے ہدایت ہے
جمعہ کے دن (نمازِ جمعہ پڑھنے کے لیے) جلدی جانے والوں کی فضیلت کے بیان میں ----------------- ۶۶۹
جمعہ کا خطبہ سننے اور خاموش رہنے کی فضیلت کے بیان میں
جمعہ کی نماز سورج ڈھلنے کے وقت پڑھنے کے بیان میں
نمازِ جمعہ سے پہلے دو خطبوں کے ذکر اور ان کے درمیان بیٹھنے کے بیان میں ---------------------------- ۶۷۲
اور جب لوگ تجارت یا تماشہ دیکھتے ہیں تو اس پر ٹوٹ پڑتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں کا بیان ---------
جمعہ (کی نماز) چھوڑنے کی وعید کے بیان میں ------ ۶۷۴
خطبہ جمعہ اور نمازِ جمعہ مختصر پڑھانے کے بیان میں -----
خطبہ کے دوران دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کا بیان --- ۶۷۹
دورانِ خطبہ (کسی کو) دین کی تعلیم دینے کا بیان ------ ۶۸۰
نمازِ جمعہ میں کیا پڑھے؟ --------------------- ۶۸۱
جمعہ کے دن نمازِ فجر میں کیا پڑھے؟ ------------- ۶۸۲
نمازِ جمعہ کے بعد کیا پڑھے؟ ------------------ ۶۸۳

كتاب صلاة العيدين

نمازِ عیدین کے بیان میں -------------------- ۶۸۵
عیدین کے دن عورتوں کے عیدگاہ کی طرف نکلنے کے ذکر اور مردوں سے علیحدہ خطبہ میں حاضر ہونے کی اباحت کے بیان میں ---------------------------------- ۶۸۸
عیدگاہ میں نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنے کے بیان میں ------------------------------ ۶۸۹
عیدین کی نماز میں قرأتِ مسنونہ کے بیان میں ------
ایامِ عید میں ایسا کھیل کھیلنے کی اجازت کے بیان میں کہ جس میں گناہ نہ ہو ---------------------------- ۶۹۰

کتاب صلاۃ الاستسقاء

صلوٰۃ الاستسقاء کے بیان میں ---------- ۶۹۳
استسقاء میں دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانے کے بیان میں --
استسقاء میں دُعا مانگنے کے بیان میں ---------- ۶۹۴
آندھی اور بادل کے دیکھنے کے وقت پناہ مانگنے اور بارش کے وقت خوش ہونے کے بیان میں ---------- ۶۹۶
بادِ صبا اور تیز آندھی کے بیان میں ---------- ۶۹۸

کتاب الکسوف

نمازِ گرہن کے بیان میں ----------
نمازِ خسوف میں عذابِ قبر کے ذکر کے بیان میں ---- ۷۰۲
نمازِ کسوف کے وقت جنّت و دوزخ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے سامنے کیا پیش کیا گیا؟ ---------- ۷۰۳
آٹھ رکوع اور چار سجدوں کی نماز کا بیان ---------- ۷۰۸
نمازِ کسوف کے لیے پکارنے کا بیان ----------

کتاب الجنائز

مرنے والوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرنے کے بیان میں
مصیبت کے وقت کیا کہے؟ ---------- ۷۱۲
مریض اور میت والوں کے پاس کیا کہا جائے؟ ------
میت کی آنکھوں کو بند کرنے اور اس کے لیے دُعا کرنے کے بیان میں ---------- ۷۱۳
رُوح کا پیچھا کرتے ہوئے میت کی آنکھوں کا کھلا رہنے کا بیان ----------
میّت پر رونے کے بیان میں ---------- ۷۱۵
بیمار کی عیادت کے بیان میں ---------- ۷۱۶
مصیبت پر صبر کرنے کے بیان میں ---------- ۷۱۷
گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیئے جانے کے بیان میں ----------
نوحہ کرنے کی سختی کے ساتھ ممانعت کے بیان میں ---- ۷۲۴
عورتوں کے لیے جنازہ کے پیچھے جانے کی ممانعت کے بیان میں ---------- ۷۲۵
میّت کو غسل دینے کے بیان میں ---------- ۷۲۶
میّت کو کفن دینے کے بیان میں ---------- ۷۲۸
میّت کو کپڑے کے ساتھ ڈھانپ دینے کا بیان ------ ۷۲۹
میّت کو اچھے کپڑوں کا کفن دینے کے بیان میں ------
جنازہ جلدی لے جانے کے بیان میں ---------- ۷۳۰
جنازہ پر نماز پڑھنے اور اس کے پیچھے چلنے والوں کی فضیلت کے بیان میں ---------- ۷۳۱
جس جنازہ میں سو آدمی نماز پڑھیں، اِس میں اُس کے لیے سفارش کریں تو وہ قبول ہوتی ہے ---------- ۷۳۳
جس آدمی کے جنازہ پر چالیس آدمی نماز پڑھیں اور اس کی سفارش کریں تو ان کی سفارش اُس کے حق میں قبول ہوتی ہے
مُردوں میں سے جس کی بھلائی کی تعریف اور برائی بیان کی جائے ---------- ۷۳۴
آرام پانے والے یا اس سے راحت حاصل کرنے والے کے بیان میں ---------- ۷۳۵
جنازہ پر تکبیرات کہنے کے بیان میں ----------

قبر پر نمازِ جنازہ کے بیان میں ---------------- ۷۳۷
جنازہ کے لیے کھڑے ہو جانے کے بیان میں ------ ۷۳۸
جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہونے کے منسوخ ہونے کے بیان میں ---------------------------------- ۷۴۰
نمازِ جنازہ میں میّت کے لیے دُعا کرنے کا بیان ----- ۷۴۱
نمازِ جنازہ میں امام میّت کے کس حصّہ کے سامنے کھڑا ہو؟
نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد سواری پر سوار ہو کر واپس آنے کے بیان میں ---------------------------------- ۷۴۳
میّت پر لحد میں اینٹیں لگانے کے بیان میں --------- ۷۴۴
قبر کو برابر کرنے کے حکم کے بیان میں -----------
پختہ قبر بنانے اور اُس پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت کے بیان میں ---------------------------------- ۷۴۵
قبر پر بیٹھنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ممانعت کے بیان میں
نمازِ جنازہ مسجد میں ادا کرنے کے بیان میں --------- ۷۴۶
قبور میں داخل ہوتے وقت اہلِ قبور کے لیے کیا دُعا پڑھی جائے؟ ---------------------------------- ۷۴۷
نبی کریم ﷺ کا اپنے ربّ عزوجل سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگنے کے بیان میں ---------- ۷۵۰
خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کرنے کے بیان میں ----------------------------------

کتاب الزکوٰۃ

پانچ اوسق سے کم غلّہ میں زکوٰۃ نہیں -------------- ۷۵۲
کن چیزوں میں عشر اور کن میں نصف عشر ہے؟ ------
مسلمان پر غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے ------- ۷۵۴
زکوٰۃ پہلے ادا کرنے اور اسے روکنے کے بیان میں ---
صدقۃ الفطر مسلمانوں پر کھجور اور جَو سے ادا کرنے کے بیان میں ----------------------------------
نمازِ عید سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرنے کے حکم کا بیان - ۷۵۷
زکوٰۃ روکنے کے گناہ کے بیان میں -------------- ۷۵۸
زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرنے کے بیان میں ۷۶۳
زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر سزا کی سختی کے بیان میں -------- ۷۶۴
صدقہ کی ترغیب کے بیان میں----------------- ۷۶۵
اموال جمع کرنے والوں پر عذاب کی سختی کے بیان میں ۷۶۷
خرچ کرنے کی ترغیب اور خرچ کرنے والے کے لیے بشارت کے بیان میں ----------------- ۷۶۸
اہل وعیال اور غلام پر خرچ کرنے کی فضیلت اور ان کے حق کو ضائع کرنے اور ان کے نفقہ کو روک کر بیٹھ جانے کے گناہ کے بیان میں ----------------- ۷۶۹
خرچ کرنے میں اپنے آپ سے ابتداء کرے پھر اہل وعیال اور پھر رشتہ دار ---------------------- ۷۷۰
رشتہ دار، بیوی، اولاد اور والدین اگرچہ مشرک ہوں اُن پر خرچ کرنے کی فضیلت کے بیان میں -------------- ۷۷۱
میّت کی طرف سے ایصالِ ثواب کے بیان میں----- ۷۷۴
ہر قسم کی نیکی پر صدقہ کا نام واقع ہونے کے بیان میں - ۷۷۵
خرچ کرنے اور بخل کرنے والے کے بیان میں -----
صدقہ قبول کرنے والا نہ پانے سے پہلے پہلے صدقہ کرنے کی ترغیب کے بیان میں----------------------- ۷۷۷
حلال کمائی سے صدقہ کی قبولیت اور اس کے بڑھنے کے بیان میں ---------------------------- ۷۷۹

صدقہ کی ترغیب اگرچہ ایک کھجور یا عمدہ کلام ہی ہو وہ دوزخ سے آڑ ہے کے بیان میں ---------------- ۷۸۰
مزدور اپنی مزدوری سے صدقہ کریں اور کم صدقہ کرنے والے کی تنقیص کرنے سے روکنے کے بیان میں --------- ۷۸۳
دودھ والا جانور مفت دینے کی فضیلت کے بیان میں - ۷۸۴
سخی اور بخیل کی مثال کے بیان میں -------------
صدقہ اگرچہ فاسق وغیرہ کے ہاتھ پہنچ جائے' صدقہ دینے والے کو ثواب ملنے کے ثبوت کے بیان میں ------ ۷۸۶
امانت دار خزانچی اور اُس عورت کے ثواب کا بیان جو اپنے شوہر کی صریح یا عرفی اجازت سے صدقہ کرے ------ ۷۸۷
آقا کے مال سے غلام کے خرچ کرنے کے بیان میں - ۷۸۸
صدقہ کے ساتھ اور نیکی ملانے والے کی فضیلت کا بیان - ۷۸۹
خرچ کرنے کی ترغیب اور گن گن کر رکھنے کی کراہت کے بیان میں ------------------------------ ۷۹۰
قلیل صدقہ کی ترغیب اور قلیل مال سے اُس کی حقارت کی وجہ سے صدقہ کی ممانعت نہ ہونے کا بیان ---------- ۷۹۱
صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت کے بیان میں -------- ۷۹۲
افضل صدقہ تندرستی اور خوشحالی میں صدقہ کرنا ہے ---- ۷۹۳
اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر اور اُوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے' کے بیان میں
مانگنے سے ممانعت کے بیان میں ------------- ۷۹۴
مسکین وہ ہے جو بقدرِ ضرورت مال نہ رکھتا ہو اور نہ مسکین تصور کیا جاتا ہو کہ اُسے صدقہ دیا جائے ----------- ۷۹۶
لوگوں سے مانگنے کی کراہت کے بیان میں --------
مانگنا کس کے لیے حلال ہے' کے بیان میں -------- ۷۹۸
بغیر سوال اور خواہش کے لینے کے جواز کے بیان میں - ۷۹۹
دُنیا پر حرص کی کراہت کے بیان میں ------------
اگر ابنِ آدم کے پاس جنگل کی دو وادیاں ہوں تو بھی وہ تیسری کا طلبگار رہتا ہے ------------------- ۸۰۱
قناعت کی فضیلت اور ترغیب کے بیان میں -------- ۸۰۳
دُنیا کی زینت وکشادگی پر غرور کرنے کی ممانعت کے بیان میں ----------------------------
سوال سے بچنے اور صبر وقناعت کی فضیلت اور ان سب کی ترغیب کے بیان میں ----------------------- ۸۰۶
کفایت شعاری اور قناعت پسندی کے بیان میں ----
مؤلفۃ القلوب اور جسے اگر نہ دیا جائے تو اُس کے ایمان کا خوف' اُسے دینے اور جو اپنی جہالت کی وجہ سے سختی سے سوال کرے اور خوارج اور اُنکے احکامات کے بیان میں --- ۸۰۷
جس کے ایمان کا خوف ہو اُسے عطا کرنے کا بیان --- ۸۰۸
اسلام پر ثابت قدم رہنے کے لیے تالیف قلبی کے طور پر دینے اور مضبوط ایمان والے کو صبر کی تلقین کرنے کا بیان--- ۸۰۹
خوارج کے ذکر اور ان کی خصوصیات کا بیان -------- ۸۱۶
خوارج کو قتل کرنے کی ترغیب کے بیان میں -------- ۸۲۱
خوارج کے مخلوق میں سب سے زیادہ بُرے ہونے کے بیان میں ---------------------------------- ۸۲۵
رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب وغیرہ کے لیے زکوٰۃ کی تحریم کے بیان میں -------- ۸۲۶
نبی کریم ﷺ کی آل کے لیے صدقہ کا استعمال ترک کرنے کے بیان میں --------------------------- ۸۲۷
نبی کریم ﷺ اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے لیے ہدیہ کی

اباحت اگرچہ ہدیہ کرنے والا صدقہ کے طور پر اس کا مالک ہوا ہو اور جب صدقہ جسے صدقہ کیا گیا ہے کے قبضہ میں دے دیا جائے تو اب وہ صدقہ کی تعریف سے نکل گیا اور ہر اُس کے لیے وہ صدقہ حلال ہو گیا جس کے لیے وہ حرام تھا' کے بیان میں ---------- ۸۲۹

نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ہدیہ قبول کرنے اور صدقہ رَد کر دینے کے بیان میں ----------

جو صدقہ لائے اُس کے لیے دُعا کرنے کا بیان---------- ۸۳۱

زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی رکھنے کا بیان جب تک وہ حرام مال طلب نہ کرے ---------- ۸۳۲

تذکرہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

جن علماء اور محدثین عظام رحمۃ اللہ علیہم نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا اور اُمت مسلمہ کا تعلق برقرار رکھنے کے لیے دن رات جدوجہد عظیم کی انہی میں سے ایک عظیم محدثِ جلیل، صاحب مسلم، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

نام اور سلسلہ نسب:

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا اصل اور صحیح نام ''مسلم'' ہی ہے۔ والد کا نام ''الحجاج'' تھا۔ کنیت ''ابوالحسین'' اور لقب ''عساکر الدین'' ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے: ''مسلم بن حجاج بن ورد بن مسلم ورد بن کوشار''

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت ''قبیلہ قشیر'' کی طرف کی جاتی ہے اور خراسان کے ایک شہر ''نیشاپور'' کی طرف نسبت کرتے ہوئے ''نیشاپوری'' بھی کہا جاتا ہے۔

سن ولادت:

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے سن ولادت میں کچھ اختلاف ہے۔ عام طور پر تین سن ولادت بیان کیے جاتے ہیں: ۲۰۲ھ، ۲۰۴ھ، ۲۰۶ھ۔

سن وفات:

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات بھی بڑی عجیب انداز سے ہوئی، وہ یہ کہ ایک مجلس مذاکرہ میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا گیا۔ امام مسلم کو فوری طور پر پوچھی گئی حدیث یاد نہ آئی تو گھر آ کر رات کو وہ حدیث تلاش کرنے بیٹھ گئے۔ کسی نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا رکھ دیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حدیث تلاش کرنے میں ایسے منہمک ہوئے کہ ساتھ ساتھ ایک ایک کر کے کھجوریں بھی کھاتے رہے اور حدیث بھی تلاش کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ساری رات بھی گزر گئی اور حدیث بھی مل گئی اور وہ کھجورون کا ٹوکرا بھی کھاتے کھاتے ختم ہو گیا اور کہا جاتا ہے کہ یہی (اس قدر کثرتِ تعداد میں کھجوروں کا کھانا ہی) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا سبب بن گیا۔ ۲۴ رجب ۲۶۱ھ بروز اتوار کے دن شام کے وقت وفات پائی اور نیشاپور میں دفن ہوئے۔

ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا تو حاتم رازی نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے اُن کا حال پوچھا تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ پاک نے میرے لیے ساری جنت مباح فرما دی ہے جہاں چاہوں میں جا کر رہوں۔ ابوعلی ذعون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کسی نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں جنت میں دیکھا تو پوچھا: کیسے نجات ہوئی؟ تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس جزائی کی وجہ سے اور وہ جز صحیح مسلم کا تھا۔

ابتدائی حالات زندگی اور اساتذہ کرام رحمۃ اللہ علیہم:

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۱۸ھ میں احادیث کا سماع شروع فرمایا۔ان کے اساتذہ کرام میں امام احمد بن حنبل' امام قعنبی' امام احمد بن یونس' سعید بن منصور' ابوعبداللہ بن مسلمہ' حرملہ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ شامل ہیں۔امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والدین کی سرپرستی میں بہترین تربیت حاصل کی اور اس پاکیزہ تربیت کا یہی اثر تھا کہ ابتدائی عمر سے زندگی کے آخری لمحات تک امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت ہی پرہیزگاری اور دینداری کی زندگی گزاری اور کبھی کسی کو اپنی زبان سے بُرا نہ کہا حتی کہ نہ کسی کی غیبت کی اور نہ ہی کسی کو اپنے ہاتھ سے مارا پیٹا۔

نیشاپور میں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔آپ کا قوتِ حافظہ اس قدر تھا کہ آپ نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں رسمی علوم وفنون حاصل کر کے احادیث نبویہ کی طرف توجہ مبذول کر لی۔امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث نبویہ کے حصول کیلئے مختلف مقامات کی خاک چھانی۔عراق' حجاز' مصر وشام تو کئی مرتبہ تشریف لے گئے اور بغداد میں تو آخری عمر کا سفر کا سلسلہ جاری رہا۔(تاریخ لکھان ج ۴ص ۱۳۳)بغداد کا آخری سفر امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۵۹ھ میں فرمایا جس کے دوسال بعد ہی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور شاگرد:

صاحب ترمذی ابوعیسیٰ ترمذی' امام ابوبکر ابن خزیمہ' امام ابوعوانہ' ابوحاتم رازی' یحییٰ بن ساعدہ۔امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ان کے علاوہ اور بھی بہت سے ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم شاگرد ہیں۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف:

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے مشہور و معروف اور مقبولِ عام تصنیف تو یہی ''صحیح مسلم'' ہی ہے لیکن اس کے علاوہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور بھی کافی کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں سے چند تصانیف یہ ہیں:(۱)المسند الکبیر علی الرجال' (۲)الاسماء والکنیٰ' (۳) کتاب الجامع علی الابواب' (۴)الجامع الکبیر' (۵) کتاب السیر' (۶) کتاب علل' (۷) کتاب الوجدان' (۸) کتاب الاقران' (۹) کتاب الافراد' (۱۰) کتاب سوالات احمد بن حنبلؒ' (۱۱) کتاب حدیث عمرو بن شعیب' (۱۲) کتاب مشائخ مالکؒ' (۱۳) کتاب مشائخ ثوری' (۱۴) کتاب مشائخ شعبہ' (۱۵) کتاب اولاد صحابہ' (۱۶) کتاب اوہام المحد ثین' (۱۷) کتاب رواہ الشامین' (۱۹) کتاب رواۃ الاعتبار' (۲۰) کتاب المخضر مین۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سے کونسی راجح ہے؟

بڑی کثرت سے علمائے کبار نے صحیح بخاری کو صحیح مسلم پر ترجیح دی ہے اور حافظ ابوعلی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم کو علم حدیث کی تمام تصانیف پر ترجیح دی ہے اور فرمایا ہے کہ:ما تحت ادیم السماء اصحح من کتاب مسلم (فی علم الحدیث) یعنی علم حدیث میں روئے زمین پر مسلم سے بڑھ کر صحیح ترین اور کوئی کتاب نہیں ہے۔

اہلِ مغرب کی ایک جماعت کا بھی یہی خیال ہے۔ اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ اپنی صحیح میں صرف وہ حدیث بیان کریں گے جس کو کم از کم دو ثقہ تابعین رحمۃ اللہ علیہم نے دو صحابیوں رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہو اور یہی شرط تمام طبقاتِ تابعین و تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں ملحوظ رکھی ہے یہاں تک کہ سلسلہ اسناد اِن (مسلم رحمۃ اللہ علیہ) تک ختم ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ راویوں کے اوصاف میں صرف عدالت پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ شرائط شہادت کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس قدر پابندی نہیں ہے۔ (بستان المحدثین ص: ۱۷۸)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و عادات اور مقام و مرتبہ:

جیسا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی حالت میں پہلے گزر چکا ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت ہی پرہیز گاری اور دینداری کی زندگی گزاری اور زندگی بھر کبھی بھی کسی کی غیبت نہیں کی اور نہ ہی کسی کو برا بھلا کہا۔ نہایت ہی پاکیزہ خلق اور انصاف پسند تھے۔ یہی وجہ ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی خداداد قابلیت اور قوّتِ حافظہ کی بدولت ان کے زمانے کے بزرگ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے کمال کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے اور یہاں تک کہ وہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ہم درجہ تھے اُن سے بلا تامل روایت کرتے تھے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی، ابو حاتم رازی، یحییٰ بن ساعدہ، ابوعوانہ وغیرہ اور دیگر ممتاز محدثین عظام رحمۃ اللہ علیہم کے نام امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والوں کی فہرست میں دکھائی دیتے ہیں۔ حضرت احمد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ہم جماعت تھے ان کا امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تعلق کا یہ عالم تھا کہ لگاتار پندرہ سال تک امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت کا لطف اُٹھاتے رہے اور صحیح مسلم کی ترتیب میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے شریک رہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بلخ اور بصرہ کا سفر کیا۔ یہی حضرت احمد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزُرعہ اور ابو حاتم کو دیکھا کہ وہ لوگ معرفت حدیث میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے زمانہ کے مشائخ پر ترجیح دیتے تھے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی خداداد صلاحیتوں نے خود امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کرام کو بھی اُن کا اس قدر گرویدہ بنالیا تھا کہ اسحق بن راہویہ جیسے امام فن بھی پکار اُٹھے: اللہ ہی جانتا ہے کہ یہ آدمی کس بلا کا ہوگا اور واقعی یہ آدمی اس ''بلا'' کا ہوا کہ اسحق کو یہ کہنا پڑا کہ: لن نعدم الخیر ما ابقاك اللّٰه للمسلمین یعنی جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے لیے زندہ رکھے گا خیر اور بھلائی ہمارے ہاتھ سے نہیں جانے پائے گی۔ (مقدمہ فتح الملہم ص: ۱۰۰)

ابو قریش رحمۃ اللہ علیہ نے دُنیا کے چار حفّاظ کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے ایک امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کو شمار کیا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین لاکھ احادیث نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے منتخب کر کے یہ کتاب ''صحیح مسلم'' تیار کی ہے۔ اللہ پاک ہمیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے ساتھ تعلق و محبت کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین مبارک کو سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر گمراہی سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین ابوحماد! عزیز الرحمٰن

یافتّاحُ

اِنۡ اُرِیۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ مَاسۡتَطَعۡتُ وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَیۡهِ اُنِیۡبُ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

مُقَدِّمَةُ الْكُتُبِ لِلْاِمَامِ مُسْلِمٍ رحمۃ اللہ علیہ

از: امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ) خَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ وَعَلٰی جَمِیۡعِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ .

سب تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

اَمَّا بَعۡدُ! فَاِنَّكَ یَرۡحَمُكَ اللّٰهُ بِتَوۡفِیۡقِ خَالِقِكَ ذَكَرۡتَ اَنَّكَ هَمَمۡتَ بِالۡفَحۡصِ عَنۡ تَعَرُّفِ جُمۡلَةِ الۡاَخۡبَارِ الۡمَاْثُوۡرَةِ عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ فِیۡ سُنَنِ الدِّیۡنِ وَ اَحۡكَامِهٖ وَمَا كَانَ مِنۡهَا فِی الثَّوَابِ وَالۡعِقَابِ وَالتَّرۡغِیۡبِ وَالتَّرۡهِیۡبِ وَ غَیۡرِ ذٰلِكَ مِنۡ صُنُوۡفِ الۡاَشۡیَآءِ بِالۡاَسَانِیۡدِ الَّتِیۡ بِهَا نُقِلَتۡ وَتَدَاوَلَهَا اَهۡلُ الۡعِلۡمِ فِیۡمَا بَیۡنَهُمۡ فَاَرَدۡتُّ اَرۡشَدَكَ اللّٰهُ اَنۡ تُوَقَّفَ عَلٰی جُمۡلَتِهَا مُؤَلَّفَةً مُحۡصَاةً وَسَاَلۡتَنِیۡ اَنۡ اُلَخِّصَهَا لَكَ فِی التَّاْلِیۡفِ بِلَا تَكۡرَارٍ یَكۡثُرُ فَاِنَّ ذٰلِكَ زَعَمۡتَ مِمَّا یُشۡغِلُكَ عَمَّالَهٗ قَصَدۡتَّ مِنَ التَّفَهُّمِ فِیۡهَا وَالۡاِسۡتِنۡبَاطِ مِنۡهَا وَ لِلَّذِیۡ سَاَلۡتَ اَكۡرَمَكَ اللّٰهُ حِیۡنَ رَجَعۡتُ اِلٰی تَدَبُّرِهٖ وَمَا تَؤُوۡلُ اِلَیۡهِ الۡحَالُ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ عَاقِبَةٌ مَّحۡمُوۡدَةٌ وَّ

بعد حمد وصلوٰۃ! امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے شاگرد ابو اسحٰق کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے کہ تو نے اپنے پروردگار ہی کی توفیق سے یہ ذکر کیا تھا کہ دین کے اصول اور اس کے احکام سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث مروی ہیں ان تمام احادیث کی تلاش وجستجو کی جائے اور وہ احادیث جو ثواب' عذاب اور رغبت اور خوف وغیرہ کے متعلق مروی ہیں (یعنی فضائل و اخلاق کے متعلق حدیثیں) اور ان کے سوا اور باتوں کی اسناد کے ساتھ جن کی رُو سے وہ حدیثیں نقل کی گئی ہیں اور جن کو علماءِ حدیث نے قبول کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے کہ تم نے اس بات کا ارادہ ظاہر کیا کہ اس قسم کی تمام احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا جائے اور تم نے یہ سوال کیا تھا کہ میں ان سب حدیثوں کو اختصار کے ساتھ تمہارے لیے جمع کروں اور اس میں تکرار نہ ہو اس لیے کہ تکرار سے مقاصد یعنی احادیث میں غور وخوض کرنے اور اُن سے مسائل کے نکالنے میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ

مَنْفَعَةٌ مَوْجُوْدَةٌ وَ ظَنَنْتُ حِيْنَ سَأَلْتَنِيْ تَجَشُّمَ ذٰلِكَ اَنْ لَوْعُزِمَ لِيْ عَلَيْهِ وَ قُضِيَ لِيْ تَمَامُهٗ كَانَ اَوَّلُ مَنْ يُّصِيْبُهٗ نَفْعُ ذٰلِكَ اِيَّايَ خَاصَّةً قَبْلَ غَيْرِيْ مِنَ النَّاسِ لِاَسْبَابٍ كَثِيْرَةٍ يَطُوْلُ بِذِكْرِهَا الْوَصْفُ. اِلَّا اَنَّ جُمْلَةَ ذٰلِكَ اَنَّ ضَبْطَ الْقَلِيْلِ مِنْ هٰذَا الشَّاْنِ وَاِتْقَانَهٗ اَيْسَرُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُّعَالَجَةِ الْكَثِيْرِ مِنْهُ وَلَا سِيَّمَا عِنْدَ مَنْ لَّا تَمْيِيْزَ عِنْدَهٗ مِنَ الْعَوَامِ اِلَّا بِاَنْ يُّوَقِّفَهٗ عَلَى التَّمْيِيْزِ غَيْرُهٗ. فَاِذَا كَانَ الْاَمْرُ فِيْ هٰذَا كَمَا وَصَفْنَا فَالْقَصْدُ مِنْهُ اِلَى الصَّحِيْحِ الْقَلِيْلِ اَوْلٰى بِهِمْ مِّنْ اِزْدِيَادِ السَّقِيْمِ. وَاِنَّمَا يُرْجٰى بَعْضُ الْمَنْفَعَةِ فِي الْاِسْتِكْثَارِ مِنْ هٰذَا الشَّاْنِ وَجَمْعِ الْمُكَرَّرَاتِ مِنْهُ لِخَاصَّةٍ مِنَ النَّاسِ مِمَّنْ رُزِقَ فِيْهِ بَعْضَ التَّيَقُّظِ وَ الْمَعْرِفَةِ بِاَسْبَابِهٖ وَ عِلَلِهٖ فَذٰلِكَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ يَهْجُمُ بِمَا اُوْتِيَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى الْفَائِدَةِ فِي الْاِسْتِكْثَارِ مِنْ جَمْعِهٖ فَاَمَّا عَوَامُ النَّاسِ الَّذِيْنَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِي الْخَاصِّ مِنْ اَهْلِ التَّيَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ فَلَا مَعْنٰى لَهُمْ فِيْ طَلَبِ الْحَدِيْثِ الْكَثِيْرِ وَقَدْ عَجَزُوْا عَنْ مَعْرِفَةِ الْقَلِيْلِ.

تمہیں عزت عطا فرمائے تم نے جس بات کا سوال کیا جب میں نے اس پر غور کیا اور اس کے انجام کو دیکھا اللہ کرے اس کا انجام اچھا ہو۔تو سب سے پہلے دوسروں کے علاوہ مجھے خود فائدہ ہوگا بہت سے اسباب کی وجہ سے جن کا بیان کرنا طویل ہے۔مگر اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس طرح سے تھوڑی سی احادیث کو یاد رکھنا مضبوطی اور صحت کے ساتھ آسان ہے خاص کر ان لوگوں کے لیے جنہیں (صحیح اور غیر صحیح) احادیث میں جس وقت تک دوسرے لوگ واقف نہ کرائیں تمیز ہی حاصل نہیں ہوسکتی۔پس جب معاملہ اس میں ایسا ہی ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا تو ارادہ کرنا کم صحیح روایات کی طرف زیادہ ضعیف روایات سے افضل واولیٰ ہے اور اُمید کی جاتی ہے کہ بہت سی روایات کو اس شان سے بیان کرنا اور مکررات کو جمع کرنا خاص خاص لوگوں کے لیے نفع بخش ہے جن کو علم حدیث میں کچھ حصہ اور بیداری عطا کی گئی ہے اور حدیث کے اسباب وعلل سے معرفت حاصل ہے۔پس اگر اللہ نے چاہا تو ایسا شخص جس کو علم حدیث سے کچھ علم دیا گیا ہے۔وہ کثرت کے ساتھ جمع شدہ احادیث سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔بہرحال عام لوگوں میں سے جو صاحب واقفیت ومعرفت ہیں کے برعکس ہیں' ان کے لیے کثرتِ احادیث کا کوئی فائدہ نہیں اور تحقیق وہ کم احادیث کی معرفت سے عاجز آگئے ہیں۔

ثُمَّ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ : مُبْتَدِءُوْنَ فِيْ تَخْرِيْجِ مَا سَاَلْتَ وَ تَاْلِيْفِهٖ عَلٰى شَرِيْطَةٍ سَوْفَ اَذْكُرُ هَالَكَ وَهُوَ اِنَّا نَعْمِدُ اِلٰى جُمْلَةِ مَا اُسْنِدَ مِنَ الْاَخْبَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُقَسِّمُهَا عَلٰى ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ وَ ثَلٰثِ طَبَقَاتٍ مِّنَ النَّاسِ عَلٰى غَيْرِ تَكْرَارٍ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَ مَوْضِعٌ لَّا يُسْتَغْنٰى فِيْهِ عَنْ تَرْدَادِ حَدِيْثٍ فِيْهِ زِيَادَةُ مَعْنًى اَوْ اِسْنَادٌ يَقَعُ اِلٰى جَنْبِ اِسْنَادٍ لِعِلَّةٍ تَكُوْنُ هُنَاكَ.

پھر اگر اللہ نے چاہا تو ہم شروع ہوں گے نکالنے میں ان احادیث کے جس کا تم نے سوال کیا ہے اور تالیف اس کی ایک شرط پر' عنقریب میں اس کو تمہارے لیے ذکر کروں گا اور وہ شرط یہ ہے کہ ہم ارادہ کرتے ہیں ان تمام احادیث کا جو سنداً (متصلاً) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔پس ہم ان کو تقسیم کرتے ہیں تین اقسام پر اور راویوں کے تین طبقات (ثقہ' متوسطین' ضعفاء) پر بغیر تکرار کے۔ہاں یہ کہ ایسی جگہ میں حدیث آ جائے کہ مستغنی نہ کیا جائے اس حدیث کے تکرار سے اس میں معناً زیادتی ہو یا اسناداً۔واقع ہو دوسری اسناد کے پہلو میں کوئی علت (کسی علت کی وجہ اور ضرورت کے پیش نظر تکرار ہوگا)۔

لِاَنَّ الْمَعْنَى الزَّآئِدَ فِی الْحَدِیْثِ الْمُحْتَاجَ اِلَیْهِ یَقُوْمُ مَقَامَ حَدِیْثٍ تَامٍّ فَلَابُدَّ مِنْ اِعَادَةِ الْحَدِیْثِ الَّذِیْ فِیْهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الزِّیَادَةِ اَوْ اَنْ نُفَصِّلَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰی مِنْ جُمْلَةِ الْحَدِیْثِ عَلٰی اِخْتِصَارِهٖ اِذَا اَمْكَنَ وَلٰكِنْ تَفْصِیْلُهٗ رُبَّمَا عَسُرَ مِنْ جُمْلَتِهٖ فَاِعَادَتُهٗ بِهَیْئَتِهٖ اِذَا ضَاقَ ذٰلِكَ اَسْلَمُ فَاَمَّا مَا وَجَدْنَا بُدًّا مِّنْ اِعَادَتِهٖ بِجُمْلَتِهٖ عَنْ غَیْرِ حَاجَةٍ مِّنَّا اِلَیْهِ فَلَا نَتَوَلّٰی فِعْلَهٗ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

کیونکہ ایسے معنی کی زیادتی حدیث میں جس کی احتیاج ہو تو وہ مثل ایک پوری حدیث کے ہے۔ پس ضروری ہوا اس حدیث کا اعادہ کرنا جس میں وہ زیادتی موجود ہو یا یہ کہ جدا کیا جائے وہ معنی پوری حدیث سے اختصار کے ساتھ جب ممکن ہو لیکن اس کا جدا کرنا کبھی مشکل ہوتا ہے اس پوری حدیث سے تو اُس خاص ضرورت و مصلحت کے تحت ہم اس پوری حدیث کا اعادہ کر دیتے ہیں لیکن اگر تکرار سے بچنے کی کوئی صورت نکل سکے تو ہم ہرگز اعادہ نہیں کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فَاَمَّا الْقِسْمُ الْاَوَّلُ: فَاِنَّا نَتَوَخّٰی اَنْ نُّقَدِّمَ الْاَخْبَارَ الَّتِیْ هِیَ اَسْلَمُ مِنَ الْعُیُوْبِ مِنْ غَیْرِهَا وَاَنْقٰی مِنْ اَنْ یَّكُوْنَ نَاقِلُوْهَا اَهْلَ اِسْتِقَامَةٍ فِی الْحَدِیْثِ وَاِتْقَانٍ لِّمَا نَقَلُوْا لَمْ یُوْجَدْ فِیْ رِوَایَتِهِمْ اِخْتِلَافٌ شَدِیْدٌ وَّلَا تَخْلِیْطٌ فَاحِشٌ كَمَا قَدْ عُثِرَ فِیْهِ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَبَانَ ذٰلِكَ فِیْ حَدِیْثِهِمْ فَاِذَا نَحْنُ تَقَصَّیْنَا اَخْبَارَ هٰذَا الصِّنْفِ مِنَ النَّاسِ اَتْبَعْنَاهَا اَخْبَارًا یَقَعُ فِیْ اَسَانِیْدِهَا بَعْضُ مَنْ لَّیْسَ بِالْمَوْصُوْفِ بِالْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ، كَالصِّنْفِ الْمُقَدَّمِ قَبْلَهُمْ، عَلٰی اَنَّهُمْ، وَاِنْ كَانُوْا فِیْمَا وَصَفْنَا دُوْنَهُمْ، فَاِنَّ اسْمَ السَّتْرِ وَالصِّدْقِ وَ تَعَاطِی الْعِلْمِ یَشْمُلُهُمْ كَعَطَاءِ بْنِ السَّآئِبِ، وَ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ، وَّلَیْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمٍ، وَاَضْرَابِهِمْ مِنْ حُمَّالِ الْاٰثَارِ وَ نُقَّالِ الْاَخْبَارِ فَهُمْ وَاِنْ كَانُوْا بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسَّتْرِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرُوْفِیْنَ فَغَیْرُهُمْ مِّنْ اَقْرَانِهِمْ مِمَّنْ عِنْدَهُمْ مَّا ذَكَرْنَا مِنَ الْاِتْقَانِ وَالْاِسْتِقَامَةِ فِی الرِّوَایَةِ یَفْضُلُوْنَهُمْ فِی الْحَالِ وَالْمَرْتَبَةِ لِاَنَّ هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَفِیْعَةٌ وَّخَصْلَةٌ سَنِیَّةٌ اَلَاتَرٰی اَنَّكَ اِذَا وَازَنْتَ هٰؤُلَآءِ

قسم اوّل: میں ہم ان احادیث مبارکہ کو بیان کریں گے جن کی اسانید دوسری احادیث کی اسانید اور عیوب و نقائص سے محفوظ ہوں گی اور ان کے راوی زیادہ معتبر اور قوی و ثقہ ہوں گے حدیث میں۔ کیونکہ نہ تو ان کی روایت میں سخت اختلاف ہے اور نہ فاحش اختلاط۔ جیسا کہ کثیر محدثینؒ کی کیفیت معلوم ہوگئی ہے اور یہ بات ان احادیث کی روایت سے پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ پھر ہم اس قسم کے لوگوں کی مرویات کا ذکر کرنے کے بعد ایسی احادیث لائیں گے جن کی اسانید میں وہ لوگ ہوں جو اس درجہ اتقان اور حفظ سے موصوف نہ ہوں جو اوپر ذکر ہوا۔ لیکن تقویٰ پرہیزگاری اور صداقت و امانت میں ان کا مرتبہ ان سے کم نہ ہوگا۔ کیونکہ ان کا عیب ڈھکا ہوا ہے اور ان کی روایت بھی محدثینؒ کے ہاں مقبول ہے جیسا کہ عطاء بن سائب اور یزید بن ابی زیاد لیث بن ابی سلیم اور ان کی مثل حاملین آثار اور نقولِ احادیث اگر چہ اہلِ علم میں مشہور اور مستور ہیں محدثینؒ کے نزدیک۔ لیکن ان کے ہم عصر دوسرے لوگ جن کے پاس اتقان اور استقامت روایت میں ان سے بڑھ کر ہے حال اور مرتبہ میں اہلِ علم کے ہاں بلند درجہ اور عمدہ خصلت ان کو فضیلت والوں میں سے کر دیتی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے جب تم ان تینوں کا جن کا ہم نے نام لیا عطاء یزید اور لیث کا منصور بن معتمر اور سلیمان اعمش اور اسمٰعیل بن خالد سے موازنہ کرو حدیث کے اتقان اور استقامت میں تو

الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ سَمَّيْنٰهُمْ عَطَآءً وَّ يَزِيْدَ وَلَيْثٌ بِمَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ وَ سُلَيْمٰنَ الْاَعْمَشِ وَاِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ فِيْ اِتْقَانِ الْحَدِيْثِ وَالْاِسْتِقَامَةِ فِيْهِ وَجَدْتَّهُمْ مُبَائِنِيْنَ لَهُمْ لَا يُدَانُوْنَهُمْ لَاشَكَّ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ اسْتَفَاضَ عِنْدَهُمْ مِنْ صِحَّةِ حِفْظِ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِتْقَانِهِمْ لِحَدِيْثِهِمْ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَعْرِفُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَطَآءٍ وَّيَزِيْدَ وَ لَيْثٍ وَّ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ مَجْرٰى هٰؤُلَآءِ اِذَا وَازَنْتَ بَيْنَ الْاَقْرَانِ كَابْنِ عَوْنٍ وَ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ مَعَ عَوْفِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلَةَ وَاَشْعَثَ الْحُمْرَانِيِّ وَهُمَا صَاحِبَا الْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ كَمَا اَنَّ ابْنَ عَوْنٍ وَاَيُّوْبَ صَاحِبَاهُمَا اِلَّا اَنَّ الْبَوْنَ بَيْنَهُمَا وَ بَيْنَ هٰذَيْنِ بَعِيْدٌ فِيْ كَمَالِ الْفَضْلِ وَ صِحَّةِ النَّقْلِ وَاِنْ كَانَ عَوْفٌ وَّاَشْعَثُ غَيْرَ مَدْفُوْعَيْنِ عَنْ صِدْقٍ وَّاَمَانَةٍ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَلٰكِنَّ الْحَالَ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاِنَّمَا مَثَّلْنَا هٰؤُلَآءِ فِي التَّسْمِيَةِ لِيَكُوْنَ تَمْثِيْلُهُمْ سِمَةً يَصْدُرُ عَنْ فَهْمِهَا مَنْ غَبِيَ عَلَيْهِ طَرِيْقُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَرْتِيْبِ اَهْلِهِ فِيْهِ فَلَا يُقَصَّرُ بِالرَّجُلِ الْعَالِي الْقَدْرِ عَنْ دَرَجَتِهِ وَلَا يُرْفَعُ مُتَّضِعُ الْقَدْرِ فِي الْعِلْمِ فَوْقَ مَنْزِلَتِهِ وَ يُعْطٰى كُلُّ ذِيْ حَقٍّ فِيْهِ حَقَّهٗ وَ يُنَزَّلُ فِيْهِ مَنْزِلَتَهٗ وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ مَعَ مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْاٰنُ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ:

﴿وَ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ﴾ (يوسف: ٧٦)

فَعَلٰى نَحْوِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْوُجُوْهِ، نُؤَلِّفُ مَا سَاَلْتَ مِنَ الْاَخْبَارِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ قَوْمٍ هُمْ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مُتَّهَمُوْنَ اَوْ عِنْدَ

تم ان کو بالکل ان سے جدا اور الگ پاؤ گے۔ ہرگز ان کے قریب نہ ہوں گے۔ اس بات میں محدثینؒ کے ہاں بالکل شک نہیں ہے۔ اس لیے کہ ان کے ہاں ثابت ہو گیا ہے۔ صحت حفظ منصور اور اعمش اور اسمعیل کا اور ان کا اتقان حدیث میں۔ نہیں پہچان حاصل کر سکے ان جیسی عطاء یزید اور لیث سے اور ایسی ہی کیفیت ہے جب تو ہم عصروں کے درمیان موازنہ کرے جیسے ابن عوف اور ایوب سختیانی کا عوف بن ابی جمیلہ اور اشعث حمرانی کے ساتھ۔ یہ دونوں مصاحب اور ساتھی تھے۔ حسن بصری اور ابن سیرین کے جیسا کہ ابن عوف اور ایوب سختیانی ان کے ساتھی ہیں۔ ہاں بے شک ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ (ابن عوف اور ایوب کا درجہ اعلیٰ ہے) کمال فضل اور صحت روایت میں اگرچہ عوف اور اشعث بھی اہلِ علم کے ہاں سچے اور امانت دار ہیں لیکن اصل حال درجے کے اعتبار سے ہے۔ محدثینؒ کے ہاں وہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ ہم نے اس لیے یہ مثالیں دی ہیں کہ جو لوگ محدثینؒ کے اصول اور تنقیدی طریق کار کو نہیں جانتے وہ آسانی کے ساتھ راویوں کے مقام و مرتبہ کی پہچان حاصل کر سکے۔ تاکہ بلند مرتبہ راوی کو کم اور کم مرتبہ محدث کو اس سے زیادہ مرتبہ نہ دیا جائے اور ہر محدث کی روایت کو اس کی حیثیت سے مقام دیا جائے اور ہر محدث کو اس کے منصب کے مطابق مقام و مرتبہ میسر آئے اور تحقیق سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ذکر کی گئی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم لوگوں سے انکے مرتبہ اور منصب کے مطابق سلوک کریں اور اسکی تائید قرآن سے بھی ہوتی ہے۔ اللہ عز وجل کا فرمان ہے: ﴿وَ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ﴾ ''ہر عالم سے بڑھ کر علم والا ہوتا ہے''۔

انہی طریقوں پر جو ہم نے اوپر بیان کیے جمع کرتے ہیں جو تم نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں سے۔ ہاں وہ لوگ جو اکثر یا تمام محدثینؒ کے نزدیک مطعون ہیں جیسے عبداللہ بن مسور، ابوجعفر مدائنی، عمرو

الْاَكْثَرِ مِنْهُمْ فَلَسْنَا نَتَشَاغَلُ بِتَخْرِيجِ حَدِيثِهِمْ كَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِسْوَرٍ اَبِي جَعْفَرِ الْمَدَآئِنِيِّ وَ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ وَ عَبْدِالْقُدُّوسِ الشَّامِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ الْمَصْلُوبِ وَ غِيَاثِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ وَ سُلَيْمٰنَ بْنِ عَمْرٍو اَبِي دَاوٗدَ النَّخَعِيِّ وَاَشْبَاهِهِمْ مِمَّنِ اتُّهِمَ بِوَضْعِ الْاَحَادِيثِ وَ تَوْلِيدِ الْاَخْبَارِ وَ كَذٰلِكَ مَنِ الْغَالِبُ عَلٰى حَدِيثِهِ الْمُنْكَرُ اَوِ الْغَلَطُ اَمْسَكْنَا اَيْضًا عَنْ حَدِيثِهِمْ۔

بن خالد‘ عبدالقدوس شامی‘ محمد بن سعید مصلوب‘ غیاث بن ابراہیم‘ سلیمان بن عمرو‘ ابی داؤ دنخعی اور ان جیسے دوسرے لوگ جن پر وضع حدیث کی تہمت ہے وہ از خود احادیث بنانے میں بدنام ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ بھی جن کی اکثر احادیث منکر ہوتی ہیں یا غلط الروایات تو ایسے تمام لوگوں کی روایات کو ہم اپنی کتاب میں جمع نہیں کریں گے۔

وَ عَلَامَةُ الْمُنْكَرِ فِي حَدِيثِ الْمُحَدِّثِ اِذَا مَا عُرِضَتْ رِوَايَتُهٗ لِلْحَدِيثِ عَلٰى رِوَايَةِ غَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْحِفْظِ وَالرِّضٰى خَالَفَتْ رِوَايَتُهٗ رِوَايَتَهُمْ اَوْ لَمْ تَكَدْ تُوَافِقُهَا فَاِذَا كَانَ الْاَغْلَبُ مِنْ حَدِيثِهٖ كَذٰلِكَ كَانَ مَهْجُورَ الْحَدِيثِ غَيْرَ مَقْبُوْلِهٖ وَلَا مُسْتَعْمَلِهٖ فَمِنْ هٰذَا الضَّرْبِ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ وَ يَحْيَى بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ وَالْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ اَبُو الْعَطُوْفِ وَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ وَ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ وَ عُمَرُ بْنُ صُهْبَانَ وَ مَنْ نَحَانَحْوَهُمْ فِي رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْحَدِيثِ فَلَسْنَا نُعَرِّجُ عَلٰى حَدِيثِهِمْ وَلَا نَتَشَاغَلُ بِهٖ لِاَنَّ حُكْمَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالَّذِي يُعْرَفُ مِنْ مَّذْهَبِهِمْ فِي قُبُوْلِ مَا يَتَفَرَّدُ بِهِ الْمُحَدِّثُ مِنَ الْحَدِيثِ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ شَارَكَ الثِّقَاتِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْحِفْظِ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَاَمْعَنَ فِي ذٰلِكَ عَلَى الْمُوَافَقَةِ لَهُمْ فَاِذَا وُجِدَ ذٰلِكَ ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا لَيْسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ قُبِلَتْ زِيَادَتُهٗ فَاَمَّا مَنْ تَرَاهُ يَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُّهْرِيِّ فِي جَلَالَتِهٖ وَ كَثْرَةِ اَصْحَابِهِ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِيْنَ لِحَدِيثِهٖ وَ حَدِيثِ غَيْرِهٖ اَوْ لِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَ حَدِيثُهُمَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مَبْسُوْطٌ مُشْتَرَكٌ قَدْ نَقَلَ

اصطلاحِ اصولِ حدیث میں منکر اُس شخص کی حدیث کو کہتے ہیں جو ثقہ اور کامل الحفظ راویوں کی روایت کے خلاف روایت کرے یا ان احادیث کی کسی طرح موافقت نہ ہو۔ پس جب اس کی احادیث میں سے اکثر اسی طرح ہوں تو وہ متروک الحدیث ہوگا اور اس کی مرویات محدثین کے نزدیک قابل قبول اور قابل عمل نہیں ہوتیں۔ اس قسم کے محدثین میں سے عبداللہ بن محرر‘ یحییٰ بن ابی اُنیسہ‘ جراح بن منہال‘ ابو العطوف اور عباد بن کثیر اور حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ اور عمر بن صہبان وغیرہ اور ان کی مثل دوسرے حضرات منکر حدیث روایت کرنے والے ہیں۔ پس ہم ان لوگوں کی روایات نہیں لاتے اور نہ ہی ان میں مشغول ہوتے ہیں کیونکہ اہلِ علم کا حکم ہے اور جو ان کے مذہب سے معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ جو راوی اپنی روایت میں متفرد ہو لیکن اس کی بعض روایات کو بعض دوسرے ثقہ اور حفاظ راویوں نے بھی روایت کیا ہو اور کسی حدیث میں اس کی موافقت کی ہو۔ جب یہ شرط پائی جائے پھر اس کے بعد وہ متفرد راوی اپنی روایت میں کچھ الفاظ کی زیادتی کرتا ہے جن کو اس کے دوسرے معاصرین نے روایت نہیں کیا تو اس کی زیادتی قبول کی جائے گی لیکن اگر تم کسی کو دیکھو کہ وہ زہری جیسے بزرگ شخص سے روایت کرنے کا قصد کرے جس کے شاگرد کثیر تعداد میں حافظ و متقن ہیں جو اس کی اور دوسروں کی حدیثوں کو روایت کرتے ہیں یا ہشام بن عروہ سے بھی روایت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان دونوں محدثینؒ کی روایات اہلِ علم کے ہاں بہت مشہور اور پھیلی ہوئی ہیں ان

اَصْحَابُهُمَا عَنْهُمَا حَدِيْثَهُمَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ مِنْهُمْ فِي اَكْثَرِهِ فَيَرْوِيْ عَنْهُمَا اَوْ عَنْ اَحَدِهِمَا الْعَدَدَ مِنَ الْحَدِيْثِ، مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهِمَا، وَلَيْسَ مِمَّنْ قَدْ شَارَكَهُمْ فِي الصَّحِيْحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ، فَغَيْرُ جَائِزٍ قَبُوْلُ حَدِيْثِ هٰذَا الضَّرْبِ مِنَ النَّاسِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

کے شاگردوں نے بھی ان کی اکثر روایات کو بالاتفاق روایت کیا ہے پس اگر کوئی محدث ان مذکورہ بالا دونوں محدثینؒ سے یا ان میں سے کسی ایک سے ایسی روایت کا راوی ہو جس روایت کو ان کے شاگردوں میں سے کسی نے بیان نہ کیا ہو اور یہ راوی ان راویوں میں سے بھی نہیں جو صحیح روایات میں ان کے مشہور شاگردوں کا شریک رہا ہو' تو اس قسم کے راوی کی حدیث کو قبول کرنا جائز نہیں۔ اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

وَقَدْ شَرَحْنَا مِنْ مَّذْهَبِ الْحَدِيْثِ وَاَهْلِهِ بَعْضَ مَا يَتَوَجَّهُ بِهٖ مَنْ اَرَادَ سَبِيْلَ الْقَوْمِ وَ وُفِّقَ لَهَا وَ سَنَزِيْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ شَرْحًا وَ اِيْضَاحًا فِيْ مَوَاضِعَ مِنَ الْكِتَابِ عِنْدَ ذِكْرِ الْاَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ اِذَا اَتَيْنَا عَلَيْهَا فِي الْاَمَاكِنِ الَّتِيْ يَلِيْقُ بِهَا الشَّرْحُ وَالْاِيْضَاحُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

ہم نے روایت حدیث کے سلسلہ میں محدثینؒ کے مذہب کو بیان کر دیا ہے تاکہ جو لوگ اصولِ روایت حدیث سے ناواقف ہیں ان کو بھی ابتدائی معلومات حاصل ہو جائیں جن کو توفیق دی جائے لوگوں میں سے اور ہم عنقریب اس کو شرح اور وضاحت سے بیان کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔ اس کتاب کے کئی مقامات میں معللہ اخبار کے ذکر کے موقع پر۔ جب وہ اپنے مقامات میں آئیں گی اور جہاں شرح کرنا اور وضاحت کرنا مناسب ہوگا۔

وَبَعْدُ۔ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلَوْلَا الَّذِيْ رَاَيْنَا مِنْ سُوْءِ صَنِيْعِ كَثِيْرٍ مِّمَّنْ نَصَبَ نَفْسَهٗ مُحَدِّثًا فِيْمَا يَلْزَمُهُمْ مِنْ طَرْحِ الْاَحَادِيْثِ الضَّعِيْفَةِ وَالرِّوَايَاتِ الْمُنْكَرَةِ وَ تَرْكِهِمُ الْاِقْتِصَارَ عَلَى الْاَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ الْمَشْهُوْرَةِ مِمَّا نَقَلَهُ الثِّقَاتُ الْمَعْرُوْفُوْنَ بِالصِّدْقِ وَالْاَمَانَةِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ وَاِقْرَارِهِمْ بِاَلْسِنَتِهِمْ اَنَّ كَثِيْرًا مِّمَّا يَقْذِفُوْنَ بِهٖ اِلَى الْاَنْبِيَآءِ مِنَ النَّاسِ هُوَ مُسْتَنْكَرٌ وَ مَنْقُوْلٌ عَنْ قَوْمٍ غَيْرِ مَرْضِيِّيْنَ مِمَّنْ ذَمَّ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ اَئِمَّةُ الْحَدِيْثِ مِثْلُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَ سُفْيٰنَ بْنَ عُيَيْنَةَ وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَ غَيْرِهِمْ مِّنَ الْاَئِمَّةِ لَمَّا سَهُلَ عَلَيْنَا الْاِنْتِصَابُ لِمَا سَاَلْتَ مِنَ التَّمْيِيْزِ وَالتَّحْصِيْلِ وَلٰكِنْ مِنْ اَجْلِ مَا اَعْلَمْنَاكَ مِنْ نَّشْرِ

اے شاگرد عزیز! ان تمام مذکورہ بالا باتوں کے بعد اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اگر ہم بُرے کا بُرا عمل نہ دیکھتے جو وہ کر رہے ہیں یعنی وہ محدث صحیح اور مشہور روایت پر اکتفا نہیں کرتا اور وہ اپنے جی میں محدث بنا ہوا ہے ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ ضعیف اور منکر احادیث کو نقل نہ کرے اور صرف انہی اخبار کو نقل کرے جو صحیح اور مشہور ہیں۔ جن کو معروف ثقہ لوگوں نے سچائی اور امانت کے ساتھ اس معرفت اور اقرار کے بعد روایت کیا ہے۔ ان کی بیان کردہ اکثر روایات جو نامعلوم افراد کی طرف منسوب ہیں منکر اور غیر مقبول ہیں اور ایسے لوگوں سے مروی ہیں جن کی مذمت ائمۃ الحدیث میں سے مالک بن انس' شعبہ بن حجاج' سفیان بن عیینہ' یحییٰ بن سعید القطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم نے کی ہے۔ جب آسان ہو گیا ہم پر تیری خواہش کا پورا کرنا صحیح احادیث کی تمیز اور تحصیل کے ساتھ۔ لیکن اسی وجہ سے جو ہم نے بیان کی کہ لوگ منکر روایات کو ضعیف اور مجہول اسناد سے

الْقَوْمِ الْاَخْبَارَ الْمُنْكَرَةَ بِالْاَسَانِيْدِ الضِّعَافِ الْمَجْهُوْلَةِ، وَقَذْفِهِمْ بِهَا اِلَى الْعَوَامِّ الَّذِيْنَ لَا يَعْرِفُوْنَ عُيُوْبَهَا خَفَّ عَلٰى قُلُوْبِنَا اِجَابَتُكَ اِلٰى مَاسَاَلْتَ۔

باب: وَجُوْبَ الرِّوَايَةِ عَنِ الثِّقَاتِ وَ تَرْكَ الْكَاذِبِيْنَ

وَاعْلَمْ وَفَّقَكَ اللّٰهُ اَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيْزَ بَيْنَ صَحِيْحِ الرِّوَايَاتِ وَ سَقِيْمِهَا وَ ثِقَاتِ النَّاقِلِيْنَ لَهَا مِنَ الْمُتَّهَمِيْنَ اَنْ لَّا يَرْوِيَ مِنْهَا اِلَّا مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخَارِجِهِ وَالسِّتَارَةَ فِيْ نَاقِلِيْهِ، وَاَنْ يَّتَّقِيَ مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ اَهْلِ التُّهَمِ وَالْمُعَانِدِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الَّذِيْ قُلْنَا مِنْ هٰذَا هُوَ اللَّازِمُ دُوْنَ مَا خَالَفَهُ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى ذِكْرُهُ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ﴾ (الحجرات : ٦) وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: ﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ﴾ (البقرة : ٢٨٢) وَ قَالَ (عَزَّوَجَلَّ) ﴿وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ﴾ (الطلاق : ٢) فَدَلَّ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاٰيِ اَنَّ خَبَرَ الْفَاسِقِ سَاقِطٌ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ وَاَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ الْعَدْلِ مَرْدُوْدَةٌ وَالْخَبَرُ وَاِنْ فَارَقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الشَّهَادَةِ فِيْ بَعْضِ الْوُجُوْهِ فَقَدْ يَجْتَمِعَانِ فِيْ اَعْظَمِ مَعَانِيْهِمَا اِذْ كَانَ خَبَرُ الْفَاسِقِ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا اَنَّ شَهَادَتَهُ مَرْدُوْدَةٌ عِنْدَ جَمِيْعِهِمْ وَ دَلَّتِ السُّنَّةُ عَلٰى نَفْيِ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْاَخْبَارِ، كَنَحْوِ دَلَالَةِ الْقُرْاٰنِ عَلٰى نَفْيِ خَبَرِ الْفَاسِقِ وَهُوَ الْاَثَرُ الْمَشْهُوْرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔

١ : حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ

روایت کرتے ہیں اور عوام کو سنا دیتے ہیں جن میں عیوب کی پہچان کی لیاقت نہیں، تو ہمارے دِلوں پر تیرے سوال کا جواب دینا آسان ہو گیا۔

باب: ثقات سے روایت کرنے کے وجوب اور جھوٹے لوگوں کی روایات کے ترک میں

یاد رکھو! اللہ آپ کو توفیق دے ہر ایک محدث پر جو صحیح اور غیر صحیح احادیث میں پہچان رکھتا ہو۔ ثقہ اور غیر ثقہ راویوں کی معرفت رکھتا ہو واجب ہے کہ وہ صرف ایسی روایات ذکر کرے جن کی اسناد صحیح ہوں اور ان کے راویوں میں سے کوئی راوی بھی جھوٹ سے متہم، بدعتی اور مخالف سنّت نہ ہو اور ان کا عیب فاش نہ ہوا ہو۔ ہمارے اس قول کی دلیل ایسی لازم ہے کہ اس کا مخالف نہیں۔ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا قول ہے: ''مومنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے''۔ نیز ارشادِ ربّانی ہے: ''جو تمہارے پسندیدہ گواہ ہوں'' نیز ارشادِ باری ہے: ''ان لوگوں کو گواہ بناؤ جو عادل ہوں'' یہ آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فاسق کی خبر غیر مقبول ہے اور جو شخص عادل نہ ہو اس کی گواہی مردود ہے۔ حدیث بیان کرنے اور گواہی دینے میں اگر چہ کچھ فرق ہے مگر دونوں ایک بڑے معنی میں مشترک ہیں کیونکہ فاسق کی روایت اسی طرح محدثین کے نزدیک مردود ہے جس طرح عام لوگوں کے نزدیک اس کی گواہی غیر مقبول ہے اور حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ منکر کا روایات بیان کرنا درست نہیں۔ جس طرح قرآن مجید سے خبر فاسق کا غیر معتبر ہونا ثابت ہے اور وہ حدیث وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہرت کے ساتھ منقول ہے کہ جس نے علم کے باوجود جھوٹی حدیث کو میری طرف منسوب کیا وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

١: اس روایت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دو اسناد کے ساتھ سیّدنا

شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حوَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ اَيْضًا قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَ سُفْيٰنَ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِیْ شَبِيْبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا سمرہ بن جندب سے روایت کیا ہے۔

باب: تَغْلِيْظِ الْكَذِبِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے کی سختی کے بیان میں

۲: و حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ: قَالَ نَا غُنْدُرٌ عَنْ شُعْبَةَ حوَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّكْذِبُ عَلَیَّ يَلِجُ النَّارَ۔

۲: امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ اس نے سنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورانِ خطبہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جھوٹ مت باندھو جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے گا وہ (ضرور) جہنم میں داخل ہوگا۔

۳: وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِی ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّهٗ يَمْنَعُنِیْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَیَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے تم سے بکثرت احادیث بیان کرنے سے صرف یہ چیز مانع ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی۔ جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

۴: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

۵: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِیِّ قَالَ اَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُغِيْرَةُ اَمِيْرُ الْكُوْفَةِ قَالَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ كَذِبًا عَلَیَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰی اَحَدٍ فَمَنْ

۵: حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں مسجد میں آیا اور ان دنوں امیر کوفہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تھے۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ پر جھوٹ ایسا نہیں جیسا کہ کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو مجھ پر عمداً جھوٹ باندھتا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں

كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

بنا لے۔

٦ :وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْاَسَدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَسَدِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ۔

٦ : ایک دوسری سند امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہے کہ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں لیکن اس میں ((اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ)) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

باب :النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيْثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

باب: بلاتحقیق ہر سنی ہوئی بات بیان کرنے کی ممانعت کے بیان میں

٧: وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

٧ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔

٨ :وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

٨ : امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری سند کے ساتھ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی روایت کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

٩: وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

٩ : حضرت ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دینا ہی آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیے کافی ہے۔

١٠ :وَ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِيْ مَالِكٌ اِعْلَمْ اَنَّهُ لَيْسَ يَسْلَمُ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَلَا يَكُوْنُ اِمَامًا اَبَدًا وَ هُوَ يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

١٠: حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جان لے اس بات کو کہ جو شخص ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے وہ غلطی سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور نہ ہی ایسا شخص کبھی مقتداء اور امام بن سکتا ہے اس حال میں کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔

١١ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بِحَسْبِ

١١ : سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو نقل کر دینا ہی آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیے کافی ہے۔

الْمَرْءِ مِنَ الْكِذْبِ اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

۱۲ : وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ اِمَامًا يُّقْتَدٰى بِهٖ حَتّٰى يُمْسِكَ عَنْ بَعْضِ مَا سَمِعَ۔

۱۲: حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا انسان کبھی لائق اقتداء امام نہیں بن سکتا جب تک وہ سنی سنائی باتوں سے اپنی زبان کو نہیں روکے گا۔

۱۳ : وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَاَلَنِيْ اِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَاكَ قَدْ كَلِفْتَ بِعِلْمِ الْقُرْاٰنِ فَاقْرَاْ عَلَيَّ سُوْرَةً وَّ فَسِّرْ حَتّٰى اَنْظُرَ فِيْمَا عَلِمْتَ قَالَ فَفَعَلْتُ فَقَالَ لِيْ اِحْفَظْ عَلَيَّ مَا اَقُوْلُ لَكَ اِيَّاكَ وَالشَّنَاعَةَ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنَّهٗ قَلَّ مَا حَمَلَهَا اَحَدٌ اِلَّا ذَلَّ فِيْ نَفْسِهٖ وَ كُذِّبَ فِيْ حَدِيْثِهٖ۔

۱۳: سفیان بن حسین سے مروی ہے کہ مجھ سے ایاس بن معاویہ نے پوچھا کہ میرا گمان ہے کہ تم قرآن کے حاصل کرنے میں بہت محنت کرتے ہوتو میرے سامنے ایک سورت پڑھواوراسکی تفسیر بیان کروتا کہ میں تمہاراعلم دیکھوں۔سفیان نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ایاس بن معاویہ نے کہامیری بات کویادرکھوکہ نا قابل اعتباراحادیث بیان نہ کرنا کیونکہ جس نے شناعت کواختیارکیاوہ شخص خودبھی اپنی نظر میں حقیر ہو جا تا ہےاوردوسرےلوگ بھی اُس کوجھوٹا سمجھتےہیں۔

۱۴ : وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيْثًا لَا تَبْلُغُهٗ عُقُوْلُهُمْ اِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً۔

۱۴: سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم لوگوں سے ایسی احادیث بیان کرو گے جہاں ان کی عقول نہ پہنچ سکیں تو بعض لوگوں کے لیے یہ فتنہ کا باعث بن جائیگی۔(یعنی وہ گمراہ ہو جائیں گے۔اس لیے ہر شخص سے اس کی عقل کے موافق بات کرنی چاہیے)۔

باب : النَّهْيِ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنِ الضُّعَفَآءِ وَالْاِحْتِيَاطِ فِيْ تَحَمُّلِهَا

باب:ضعیف لوگوں سے روایت کرنے کی نہی اور روایت کے تحمل میں احتیاط کے بیان میں

۱۵ :وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِيءٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ اُنَاسٌ يُّحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ۔

۱۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میری اُمت کے اخیر (زمانے) میں ایسےلوگ ہوں گے جوتم سے ایسی احادیث بیان کیا کریں گے جن کو نہ تم نے اور نہ ہی تمہارے آباؤ اجداد نے (اس سے پہلے) سنا ہوگا لہٰذا اُن (لوگوں) سے جس قدر ہو سکے دُور رہنا۔

۱۶ : وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ سَمِعَ شَرَاحِيْلَ بْنَ يَزِيْدَ

۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آخر زمانہ میں جھوٹے دجال لوگ ہوں گے۔تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جن کو نہ تم نے نہ

يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ فِىْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَايُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ۔

تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا۔ تم ایسے لوگوں سے بچے رہنا۔ (مبادا) وہ تمہیں گمراہ اور فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔

۱۷: وَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِىْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَيَاْتِى الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْهَهٗ وَلَا اَدْرِىْ مَا اسْمُهٗ يُحَدِّثُ۔

۱۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ شیطان انسانی شکل وصورت میں قوم کے پاس آ کر ان سے کوئی جھوٹی بات کہہ دیتا ہے لوگ منتشر ہوتے ہیں ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایسے آدمی سے سنا' یہ بات سنی ہے جس کی شکل سے واقف ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا۔

۱۸: وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ فِى الْبَحْرِ شَيَاطِيْنَ مَسْجُوْنَةً اَوْ ثَقَهَا سُلَيْمٰنُ يُوْشِكُ اَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَاَ عَلَى النَّاسِ قُرْاٰنًا۔

۱۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمندر میں بہت سے شیاطین گرفتار ہیں جن کو حضرت سلیمان عع نے گرفتار کیا ہے۔ قریب ہے کہ ان میں سے کوئی شیطان نکل آئے اور لوگوں کے سامنے قرآن پڑھے۔ (حالانکہ وہ قرآن نہ ہوگا)

۱۹: وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّ سَعِيْدُ ابْنُ عَمْرٍو وَالْاَشْعَثِىُّ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيْدٌ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ جَآءَ هٰذَا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِىْ بُشَيْرَ بْنَ كَعْبٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهٗ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عُدْلِحَدِيْثِ كَذَا وَ كَذَا فَعَادَلَهٗ ثُمَّ حَدَّثَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُدْلِحَدِيْثِ كَذَا وَ كَذَا فَعَادَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَا اَدْرِىْ اَعَرَفْتَ حَدِيْثِىْ كُلَّهٗ وَاَنْكَرْتَ هٰذَا اَمْ اَنْكَرْتَ حَدِيْثِىْ كُلَّهٗ وَ عَرَفْتَ هٰذَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْلَمْ يُكْذَبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُوْلَ تَرَكْنَا الْحَدِيْثَ

۱۹: حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بشیر بن کعب' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے احادیث بیان کیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بشیر کو کہا کہ فلاں فلاں حدیث دُہراؤ۔ بشیر نے ان احادیث کو دہرایا پھر کچھ اور احادیث بیان کیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو کہا کہ فلاں فلاں حدیث کو دوبارہ دہراؤ۔ بشیر نے وہ احادیث پھر دُہرا دیں اور عرض کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے میری بیان کردہ سب احادیث کی تصدیق کی ہے یا تکذیب یا ان میں سے صرف ان کی تکذیب کی ہے جن کو آپ نے دہرایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم اس زمانہ میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کیا کرتے تھے جب جناب پر جھوٹ نہیں باندھا جاتا تھا۔ پھر جب لوگ اچھی اور بُری راہ پر چلنے لگے تو ہم نے احادیث بیان کرنا چھوڑ

عَنْهُ۔

دیں۔

۲۰ : وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَالْحَدِيْثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا اِذَا رَكِبْتُمْ كُلَّ صَعْبٍ وَ ذَلُوْلٍ فَهَيْهَاتَ۔

۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم حدیث یاد کیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث یاد کی جاتی تھیں لیکن جب تم ہر اچھی اور بری راہ پر چلنے لگے تو اب اعتماد اور اعتبار ختم ہو گیا اور ہم نے اس فن کو چھوڑ دیا۔

۲۱ : وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اَيُّوْبَ، سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْغَيْلَانِیُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَامِرٍ يَعْنِی الْعَقَدِیَّ قَالَ نَا رَبَاحٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ جَآءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِیُّ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَاْذَنُ لِحَدِيْثِهٖ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا لِیْ لَا اَرَاكَ تَسْمَعُ لِحَدِيْثِیْ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَسْمَعُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا كُنَّا مَرَّةً اِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْتَدَرَتْهُ اَبْصَارُنَا وَ اَصْغَيْنَا اِلَيْهِ بِاٰذَانِنَا فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَةَ وَالذَّلُوْلَ لَمْ نَاْخُذْ مِنَ النَّاسِ اِلَّا مَا نَعْرِفُ۔

۲۱: حضرت مجاہدؒ بیان فرماتے ہیں کہ بشیر بن کعب عدوی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور احادیث بیان کرنا شروع کیں اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہ اس کی احادیث غور سے سنیں اور نہ ہی اس کی طرف دیکھا۔ بشیر نے عرض کیا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا بات ہے کہ میں آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کر رہا ہوں اور آپ سنتے ہی نہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب ہم کسی سے یہ سنتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو ہماری نگاہیں دفعتاً بے اختیار اُس کی طرف لگ جاتیں اور غور سے اُس کی حدیث سنتے۔ لیکن جب سے لوگوں نے ضعیف اور ہر قسم کی روایات بیان کرنا شروع کر دیں تو ہم صرف اُسی حدیث کو سن لیتے ہیں جس کو صحیح سمجھتے ہیں۔

۲۲ : وَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّیُّ قَالَ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَسْئَلُهٗ اَنْ يَّكْتُبَ لِیْ كِتَابًا وَ يُخْفِیْ عَنِّیْ فَقَالَ وَلَدٌ نَاصِحٌ اَنَا اَخْتَارُ لَهُ الْاُمُوْرَ اِخْتِيَارًا وَّاُخْفِیْ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا بِقَضَآءِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَجَعَلَ يَكْتُبُ مِنْهُ اَشْيَآءَ وَ يَمُرُّ بِهِ الشَّیْءُ فَيَقُوْلُ وَ اللّٰهِ مَا قَضٰی بِهٰذَا عَلِیٌّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ ضَلَّ۔

۲۲: حضرت ابن ابی ملیکہؒ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا کہ میرے پاس کچھ احادیث لکھوا کر پوشیدہ طور پر بھجوا دو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا لڑکا خیر خواہ دین ہے۔ میں اُس کے لیے احادیث کے لکھے ہوئے ذخیرہ میں سے صحیح احادیث کو منتخب کروں گا اور چھپانے کی باتیں چھپا لوں گا۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سیّدنا علیؓ کے فیصلے منگوائے اور ان میں بعض باتیں لکھنے لگے اور بعضی باتوں کو دیکھ کر فرماتے اللہ کی قسم! علیؓ نے یہ فیصلہ نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو وہ بھٹک گئے ہیں (یعنی لوگوں نے فیصلہ جات علیؓ میں خلط ملط کر دیا ہے)۔

۲۳ : حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

۲۳: حضرت طاوٗسؒ بیان فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ اُتِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فِيْهِ قَضَآءُ عَلِيٍّ فَمَحَاهُ اِلَّا قَدْرَ وَاَشَارَ سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِذِرَاعِهٖ۔

کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کی کتاب لائی گئی تو انہوں نے سب کو مٹا دیا سوائے چند سطور کے۔ سفیان بن عیینہ نے اپنے ہاتھ کی اُنگلی سے اشارہ کیا۔

۲۴ :حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَحْيٰى ابْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ لَمَّا اَحْدَثُوْا تِلْكَ الْاَشْيَآءَ بَعْدَ عَلِيٍّ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَيَّ عِلْمٍ اَفْسَدُوْا۔

۲۴ : حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے ان باتوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد نکالا تو علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کو تباہ کرے کیسا علم کو بگاڑا۔

۲۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِيْ ابْنَ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ يَصْدُقُ عَلٰى عَلِيٍّ فِي الْحَدِيْثِ عَنْهُ اِلَّا مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

۲۵ : حضرت ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں میں نے مغیرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو روایت کرتے ہیں اس کی تصدیق نہ کی جائے سوائے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے۔

باب :بَيَانِ اَنَّ الْاِسْنَادَ مِنَ الدِّيْنِ وَ اَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُوْنُ اِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ وَاِنْ جَرْحَ الرُّوَاةِ بِمَا هُوَ فِيْهِمْ جَآئِزٌ بَلْ وَاجِبٌ وَاِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ الْغِيْبَةِ الْمُحَرَّمَةِ

باب: اسنادِ حدیث کی ضرورت کے بیان میں اور راویوں پر تنقید کی اہمیت کے بارے میں کہ وہ غیبت محرمہ نہیں ہے

۲۶ :حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حقَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَنْ مَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ۔

۲۶ : حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ مشہور تابعی نے فرمایا کہ علم حدیث دین ہے تو دیکھو کہ کس شخص سے تم اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

۲۷ :حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَسْئَلُوْنَ عَنِ الْاِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوْا سَمُّوْا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ اِلٰى اَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ وَ يُنْظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ۔

۲۷ : حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے لوگ اسناد کی تحقیق نہیں کیا کرتے تھے لیکن جب دین میں بدعات اور فتنے داخل ہوگئے تو لوگوں نے کہا کہ اپنی اپنی سند بیان کرو۔ پس جس حدیث کی سند میں اہلسنت راوی دیکھتے تو ان کی حدیث لے لیتے اور اگر سند میں اہلِ بدعت راوی دیکھتے تو اس کو چھوڑ دیتے۔

۲۸ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ لَقِيْتُ طَاؤُسًا فَقُلْتُ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ كَيْتَ وَ كَيْتَ قَالَ اِنْ كَانَ مَلِيْئًا فَخُذْ عَنْهُ۔

۲۸: حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں طاؤس سے ملا اور اس سے کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے اِس اِس طرح حدیث بیان کی ہے۔تو انہوں نے کہا کہ اگر تیرا ساتھی ثقہ ہے تو اس سے حدیث بیان کر۔

۲۹ : وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ اَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمٰنِ بْنِ مُوْسٰى قَالَ قُلْتُ لِطَاؤُسٍ اِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِيْ بِكَذَا وَ كَذَا قَالَ اِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيْئًا فَخُذْ عَنْهُ۔

۲۹ : حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے ایسی ایسی حدیث بیان کی ہے تو انہوں نے کہا کہ اگر تیرا ساتھی ثقہ ہے تو تو اُس سے حدیث بیان کر۔

۳۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ ثَنَا الْاَصْمَعِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَدْرَكْتُ بِالْمَدِيْنَةِ مِائَةً كُلُّهُمْ مَاْمُوْنٌ مَا يُؤْخَذُ عَنْهُمُ الْحَدِيْثُ يُقَالُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِه۔

۳۰ : حضرت ابن ابی الزناد عبداللہ بن ذکوان رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں سو (۱۰۰) آدمی ایسے پائے جو نیک سیرت تھے مگر انہیں روایت حدیث کا اہل نہیں سمجھا جاتا تھا اور ان سے حدیث نہیں لی جاتی تھی۔

۳۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا الثِّقَاتُ۔

۳۱: حضرت مسعود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابراہیم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے ثقہ لوگوں (راویوں) کے کسی کی حدیث نقل نہ کرو۔

۳۲ :وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُهْزَادَ مِنْ اَهْلِ مَرْوَ وَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ الْاِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ وَلَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَا شَآءَ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ رِزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ يَعْنِي الْاِسْنَادَ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عِيْسٰى الطَّالِقَانِيُّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحَدِيْثُ

۳۲: حضرت عبداللہ بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسنادِ حدیث اُمورِ دین سے ہیں اور اگر اسناد نہ ہوتیں تو آدمی جو چاہتا کہہ دیتا اور عباس بن رزمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان اسناد ستونوں کی طرح ہیں اور ابو اسحٰق ابراہیم بن عیسیٰ الطالقانی فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! اس حدیث کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ نیکی کے بعد دوسری نیکی یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لیے نماز پڑھے اور اپنے روزے

الَّذِیْ جَآءَ اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ اَنْ تُصَلِّیَ لِاَبَوَیْكَ مَعَ صَلَاتِكَ وَ تَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ یَابَا اِسْحٰقَ عَنْ مَّنْ هٰذَا قَالَ قُلْتُ لَهٗ هٰذَا مِنْ حَدِیْثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ فَقَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَابَا اِسْحٰقَ اِنَّ بَیْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِیْنَارٍ وَ بَیْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فِیْهَا اَعْنَاقُ الْمَطِیِّ وَلٰكِنْ لَیْسَ فِی الصَّدَقَةِ اِخْتِلَافٌ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ شَقِیْقٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ الْمُبَارَكِ یَقُوْلُ عَلٰی رُؤُوْسِ النَّاسِ دَعُوْا حَدِیْثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَاِنَّهٗ كَانَ یَسُبُّ السَّلَفَ۔

کے ساتھ اُن کے لیے روزہ رکھے۔ ابن مبارک نے فرمایا کہ یہ حدیث کس کی روایت کردہ ہے؟ میں نے کہا یہ حدیث شہاب بن خراش سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ تو ثقہ ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ انہوں نے کس سے روایت کی ہے؟ میں نے کہا حجاج بن دینار سے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ بھی ثقہ ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اس نے کس سے روایت کی ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت ابن مبارک نے فرمایا اے ابواسحٰق! حجاج اور رسول اکرم ﷺ کے درمیان تو اتنا طویل زمانہ ہے جس کو طے کرنے کیلئے اونٹوں کی گردنیں تھک جائیں گی (یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ حجاج بن دینار تبع تابعین ہے) البتہ صدقہ دینے میں کسی کا اختلاف نہیں (نماز روزہ نفلی کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے)۔ علی بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے برسرِ عام سنا وہ فرما رہے تھے کہ عمرو بن ثابت کی روایات کو چھوڑ دو کیونکہ یہ شخص اسلاف کو گالیاں دیتا ہے۔

۳۳ : وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ النَّضْرِ بْنِ اَبِی النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَقِیْلٍ صَاحِبُ بُهَیَّةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ وَ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ فَقَالَ یَحْیٰی لِلْقٰسِمِ یَا مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَبِیْحٌ عَلٰی مِثْلِكَ عَظِیْمٌ اَنْ تُسْئَلَ عَنْ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ هٰذَا الدِّیْنِ فَلَا یُوْجَدُ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَّلَا فَرَجٌ اَوْ عِلْمٌ لَّا مَخْرَجَ فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ وَ عَمَّ ذَاكَ قَالَ لِاَنَّكَ ابْنُ اِمَامَیْ هُدًی ابْنُ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ یَقُوْلُ لَهُ الْقَاسِمُ اَقْبَحُ مِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ اَنْ اَقُوْلَ بِغَیْرِ عِلْمٍ اَوْ اٰخُذَ عَنْ غَیْرِ ثِقَةٍ قَالَ فَسَكَتَ فَمَا اَجَابَهٗ۔

۳۳ : حضرت ابوعقیل (یحییٰ بن متوکل ضریر) جو کہ مولیٰ تھا بہیہ کا (بہیہ ایک عورت ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہے) نے فرمایا کہ میں قاسم بن عبیداللہ اور یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا تھا۔ یحییٰ نے قاسم سے کہا کہ اے ابو محمد آپ جیسے عظیم الشان عالمِ دین کیلئے یہ بات باعث عار ہے کہ آپ سے دین کا کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور آپ کو اس کا نہ کچھ علم ہو نہ اس کا حل اور نہ ہی اس کا جواب۔ قاسم نے پوچھا کیوں باعث عار ہے؟ یحییٰ نے کہا اس لیے کہ آپ دو بڑے بڑے اماموں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں (قاسم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نواسے اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں) قاسم نے کہا کہ یہ بات اس سے بھی زیادہ باعث عار ہے اُس شخص کے لیے جس کو اللہ نے عقل عطا فرمائی ہو کہ میں بغیر علم کوئی بات کہوں یا میں اُس شخص سے روایت کروں جو ثقہ نہ ہو۔ یہ سن کر یحییٰ خاموش ہو گئے اور اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

۳۴ : وَ حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِیُّ قَالَ

۳۴ : حضرت ابوعقیل صاحب بہیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کے

سَمِعْتُ سُفْيٰنَ يَقُوْلُ اَخْبَرُوْنِىْ عَنْ اَبِىْ عَقِيْلٍ صَاحِبِ بُهَيَّةَ اَنَّ اِبْنًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ سَالُوْهُ عَنْ شَىْءٍ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ فِيْهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهٗ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَاُعْظِمَ اَنْ يَّكُوْنَ مِثْلُكَ وَاَنْتَ اِبْنَ اَمَامِىَ الْهُدٰى يَعْنِىْ عُمَرَوَابْنَ عُمَرَ تُسْئَلُ عَنْ اَمْرٍ لَيْسَ عِنْدَكَ فِيْهِ عِلْمٌ فَقَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ اَنْ اَقُوْلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْ اُخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ وَشَهِدَهُمَا اَبُوْ عَقِيْلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حِيْنَ قَالَا ذٰالِكَ۔

بیٹے سے کسی نے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا۔جس کے بارے میں انہیں علم نہ تھا۔ یہ دیکھ کر یحییٰ بن سعید نے ان سے کہا۔ کہ یہ امر مجھ پر بہت گراں گزرا کہ آپ جیسے شخص سے (جو بیٹا ہے دوجلیل القدر ائمہ عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا) سے کوئی بات پوچھی جائے اور آپ اس کے جواب سے لاعلم ہوں۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم اس سے بڑھ کر یہ بات زیادہ بُری ہے اللہ کے نزدیک اور جس کو اللہ نے عقل دی ہو کہ وہ بغیر علم کے کوئی بات بتلائے یا میں جواب دوں کسی غیر ثقہ کی روایت سے۔ سفیان نے کہا یحییٰ بن متوکل اس گفتگو کے وقت موجود تھے جب انہوں نے کہا۔

۳۵ : و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ اَبُوْ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ سُفْيٰنَ الثَّوْرِيَّ وَ شُعْبَةَ وَ مَالِكًا وَ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُوْنُ ثَبْتًا فِى الْحَدِيْثِ فَيَاْتِيْنِى الرَّجُلُ فَيَسْاَلُنِىْ عَنْهُ قَالُوْا اَخْبِرْ عَنْهُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِثَبْتٍ۔

۳۵: حضرت یحییٰ بن سعیدؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری' شعبہ' مالک اور ابن عیینہ سے پوچھا کہ لوگ مجھ سے ایسے شخص کی روایت کے بارے میں پوچھتے ہیں جو روایت حدیث میں ثقہ و معتبر نہیں ہے۔ ان سب ائمہ حدیث نے فرمایا کہ لوگوں کو بتا دو کہ وہ راوی نا قابل اعتبار ہے (اس میں گناہ غیبت نہ ہوگا کیونکہ مقصود حفاظت دین ہے نہ کہ توہین راوی)۔

۳۶ : و حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ يَقُوْلُ سُئِلَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَدِيْثٍ لِشَهْرٍ وَ هُوَ قَائِمٌ عَلٰى اُسْكُفَّةِ الْبَابِ فَقَالَ اِنَّ شَهْرًا نَزَكُوْهُ اِنَّ شَهْرًا نَزَكُوْهُ قَالَ اَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ يَقُوْلُ اَخَذَتْهُ اَلْسِنَةُ النَّاسِ تَكَلَّمُوْا فِيْهِ۔

۳۶ : حضرت نضر بن شمیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عون اپنے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے تھے' کسی نے ان سے شہر بن حوشب کی روایات کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ شہر کو لوگوں نے طعن کیا اور طعن کے نیزوں نے زخمی کیا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے اس کی تضعیف کر کے اس میں کلام کیا اور کلام کے نیزوں سے اس کو گھائل کیا ہے۔

۳۷ :وَحَدَّثَنِىْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ :قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَ قَدْ لَقِيْتُ شَهْرًا فَلَمْ اَعْتَدَّ بِهٖ۔

۳۷ : حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری شہر سے ملاقات ہوئی لیکن میں نے ان کی روایت کو قابل اعتبار نہیں سمجھا۔

۳۸ :وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَهْزَادَ مِنْ اَهْلِ مَرْوَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّ عَبَّادَ بْنِ كَثِيْرٍ مَنْ تَعْرِفُ حَالَهٗ وَاِذَا حَدَّثَ جَآءَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ فَتَرٰى اَنْ اَقُوْلَ لِلنَّاسِ لَاتَاْخُذُوْا عَنْهُ قَالَ

۳۸: حضرت علی بن حسین بن واقد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ میں نے سفیان ثوری سے کہا کہ تم عباد بن کثیر کے حالات سے واقف ہو کہ وہ جب کوئی حدیث بیان کرتا ہے تو عجیب و غریب بیان کرتا ہے۔ آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے کہ میں لوگوں کو ان سے احادیث بیان کرنے سے روک دوں؟ حضرت سفیان

سُفْيٰنُ بَلٰى قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَكُنْتُ اِذَا كُنْتُ فِىْ مَجْلِسٍ ذُكِرَ فِيْهِ عَبَّادُ اَثْنَيْتُ عَلَيْهِ فِىْ دِيْنِهٖ وَاَقُوْلُ لَاتَاْخُذُوْا عَنْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ اَبِىْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِنْتَهَيْتُ اِلٰى شُعْبَةَ فَقَالَ هٰذَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ فَاحْذَرُوْهُ۔

٣٩ : وَحَدَّثَنِى الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ سَاَلْتُ مُعَلَّى الرَّازِىَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الَّذِىْ رَوٰى عَنْهُ عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ فَاَخْبَرَنِىْ عَنْ عِيْسٰى ابْنِ يُوْنُسَ قَالَ كُنْتُ عَلٰى بَابِهٖ وَ سُفْيَانُ عِنْدَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ سَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَاَخْبَرَنِىْ اَنَّهٗ كَذَّابٌ۔

٤٠ : وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَتَّابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَفَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ نَرَ الصَّالِحِيْنَ فِىْ شَىْءٍ اَكْذَبَ مِنْهُمْ فِى الْحَدِيْثِ قَالَ ابْنُ اَبِىْ عَتَّابٍ فَلَقِيْتُ اَنَا مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ عَنْ اَبِيْهِ لَمْ نَرَ اَهْلَ الْخَيْرِ فِىْ شَىْءٍ اَكْذَبَ مِنْهُمْ فِى الْحَدِيْثِ قَالَ مُسْلِمٌ يَقُوْلُ يَجْرِى الْكَذِبُ عَلٰى لِسَانِهِمْ وَلَا يَتَعَمَّدُوْنَ الْكَذِبَ۔

٤١ : حَدَّثَنِى الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ خَلِيْفَةُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ فَجَعَلَ يُمْلِىْ عَلَىَّ حَدَّثَنِىْ مَكْحُوْلٌ فَاَخَذَهُ الْبَوْلُ فَقَامَ فَنَظَرْتُ فِى الْكُرَّاسَةِ فَاِذَا فِيْهَا حَدَّثَنِىْ اَبَانٌ عَنْ اَنَسٍ وَاَبَانٌ عَنْ فُلَانٍ فَتَرَكْتُهٗ وَقُمْتُ وَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِىٍّ الْحَلْوَانِىَّ يَقُوْلُ رَاَيْتُ فِىْ كِتَابِ عَفَّانَ حَدِيْثَ هِشَامٍ اَبِى الْمِقْدَامِ حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِىْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ يَحْيٰى

نے کہا کیوں نہیں۔ ابن مبارک نے فرمایا کہ جس مجلس میں میری موجودگی میں عباد بن کثیر کا ذکر آتا تو میں اس کی دینداری کی تعریف کرتا لیکن یہ بھی کہہ دیتا کہ اس کی احادیث نہ لو۔ عبداللہ بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ میں شعبہ کے پاس گیا کہ عباد بن کثیر سے روایت حدیث میں بچو۔

۳۹: حضرت فضل بن سہلؒ نے بیان کیا کہ میں نے معلّٰی رازی سے محمد بن سعید کے متعلق سوال کیا جس سے عباد بن کثیر روایت کرتا ہے تو انہوں نے کہا کہ مجھے عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہ میں ایک دن عباد کے دروازہ پر کھڑا تھا اور سفیان اسکے پاس تھے جب سفیان باہر نکلے تو میں نے ان سے عباد کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ یہ بہت جھوٹا آدمی ہے۔

۴۰: حضرت سعید قطان رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نیک لوگوں کا کذب فی الحدیث سے بڑھ کر کوئی جھوٹ نہیں دیکھا۔ ابن ابی عتاب انے کہا کہ میری ملاقات سعید قطان کے بیٹے سے ہوئی۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میرے باپ کہتے تھے کہ ہم نے نیک لوگوں کا جھوٹ حدیث میں کذب سے بڑھ کر کسی بات میں نہیں دیکھا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تاویل یوں ذکر کی ہے کہ جھوٹی حدیث ان کی زبان سے نکل جاتی ہے وہ قصداً جھوٹ نہیں بولتے۔

۴۱: حضرت خلیفہ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں غالب بن عبیداللہ کے پاس گیا تو وہ مجھے مکحول کی روایات لکھوانے لگا۔ اتنے میں اسے پیشاب آ گیا' وہ چلا گیا۔ میں نے اسکی اصل کتاب میں دیکھا تو اس میں وہ روایت اس طرح تھی کہ ابان نے انس سے روایت کی اور ابان نے فلاں شخص سے۔ یہ دیکھ کر میں نے اس سے روایت کرنا چھوڑ دیا اور اُٹھ کر چلا گیا اور امام مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی الحلوانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے عفان کی کتاب میں ہشام ابی المقدام کی روایت عمر بن عبدالعزیز کی سند سے دیکھی۔ ہشام نے کہا مجھے ایک شخص نے جس کو یحیٰی کہا جاتا ہے۔ ایک حدیث محمد بن کعب

بْنُ فُلَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قُلْتُ لِعَفَّانَ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ هِشَامٌ سَمِعَهُ مِنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ : اِنَّمَا ابْتُلِيَ مِنْ قِبَلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَانَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ادَّعٰى بَعْدُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ مُّحَمَّدٍ۔

سے بیان کی میں نے عفان بن فلاں سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہشام نے خود اس حدیث کو محمد بن کعب سے سنا ہے۔ عفان نے کہا ہشام اسی حدیث کی وجہ سے مصیبت میں پڑ گیا کیونکہ پہلے کہتا تھا کہ مجھ سے یحییٰ نے محمد سے روایت کی پھر اسکے بعد اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے اس روایت کو محمد سے سنا ہے اور واسطہ کو حذف کر دیا۔

۴۲ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُثْمَانَ ابْنِ جَبَلَةَ يَقُوْلُ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَوَيْتَ عَنْهُ حَدِيْثَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمُ الْجَوَآئِزِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَجَّاجِ اُنْظُرْ مَا وَضَعْتُ فِيْ يَدِكَ مِنْهُ قَالَ ابْنُ قُهْزَاذَ وَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ زَمْعَةَ يَذْكُرُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ رَاَيْتُ رَوْحَ بْنَ غُطَيْفٍ صَاحِبَ الدَّمُ قَدْرَ الدِّرْهَمِ وَ جَلَسْتُ اِلَيْهِ مَجْلِسًا فَجَعَلْتُ اَسْتَحْيِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرَوْنِيْ جَالِسًا مَعَهٗ كُرْهَ حَدِيْثِهٖ۔

۴۲ : حضرت عبداللہ بن عثمانؒ بن جبلہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا کہ وہ شخص کون ہے جس سے آپ نے عبداللہ بن عمرو کی یہ روایت بیان کی ہے کہ عید الفطر تحفہ تحائف کا دن ہے۔ ابن مبارک نے جواب دیا کہ وہ سلیمان بن حجاج ہے۔ جو میں نے نقل کروائی ہیں اور تیرے پاس ہیں ان میں غور و فکر کر لو۔ ابن قہزاد نے کہا کہ میں نے وہب بن زمعہ سے سنا وہ روایت کرتے تھے۔ سفیان بن عبدالملک سے کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ میں نے روح بن غطیف کو دیکھا اور اسکی مجلس میں بیٹھا ہوں جس نے درہم سے کم خون کی نجاست معاف ہے والی حدیث روایت کی ہے۔ پھر میں اپنے دوستوں سے شرمانے لگا کہ وہ مجھے اس کے پاس بیٹھا دیکھیں اسکی حدیث کی ناپسندیدگی کی وجہ سے اور اسکی روایت میں نامقبولی کی وجہ سے۔

۴۳ : وَ حَدَّثَنِي ابْنُ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبًا يَقُوْلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ بَقِيَّةُ صَدُوْقُ اللِّسَانِ وَ لٰكِنَّهٗ يَاْخُذُ عَنْ مَّنْ اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ۔

۴۳ : حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بقیہ بن ولید سچا آدمی ہے لیکن وہ ہر آنے جانے والے آدمی سے حدیث لے لیتا ہے۔

۴۴ : و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ الْهَمْدَانِيُّ وَ كَانَ كَذَّابًا۔

۴۴ : عامر بن شراحیل شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حارث اعور ہمدانی نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹا آدمی تھا۔

۴۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَرَّادِ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُفَضَّلٍ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِي الْحٰرِثُ الْاَعْوَرُ وَهُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔

۴۵ : حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور شعبی اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ اعور جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

۴۶ : وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ

۴۶ : ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے کہا کہ میں نے

مُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ قَرَأْتُ الْقُرْاٰنَ فِيْ سَنَتَيْنِ فَقَالَ الْحٰرِثُ الْقُرْاٰنُ هَيِّنٌ الْوَحْيُ اَشَدُّ۔

قرآنِ کریم دو سال میں پڑھا۔ حارث نے کہا قرآن آسان ہے اور احادیث کو حاصل کرنا مشکل ہے۔

۴۷ : وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا اَحْمَدُ يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ الْحٰرِثَ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْقُرْاٰنَ فِيْ ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَالْوَحْيَ فِيْ سَنَتَيْنِ اَوْ قَالَ الْوَحْيُ فِي ثَلَاثِ سِنِيْنَ وَالْقُرْاٰنَ فِيْ سَنَتَيْنِ۔

۴۷: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حارث نے کہا کہ میں نے قرآن تین سال میں سیکھا اور احادیث مبارکہ کو دو سال میں یا کہا: حدیث تین سال میں اور قرآن دو سال میں۔

۴۸ : وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ مُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ الْحٰرِثَ اتُّهِمَ۔

۴۸: حضرت ابراہیم مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حارث متہم تھا (کذب یا رفض کے ساتھ)۔

۴۹ : وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ قَالَ سَمِعَ مُرَّةُ الْهَمْدَانِيُّ مِنَ الْحَارِثِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ اُقْعُدْ بِالْبَابِ قَالَ فَدَخَلَ مُرَّةُ وَاَخَذَ سَيْفَهُ وَقَالَ وَاَحَسَّ الْحٰرِثُ بِالشَّرِّ فَذَهَبَ۔

۴۹: حمزہ زیات سے روایت ہے کہ مُرہ ہمدانی نے حارث سے کوئی (جھوٹی) حدیث سنی تو حارث کو کہا کہ دروازہ پر بیٹھ جاؤ۔ مُرہ اندر گئے اور تلوار لے آئے اور کہا کہ حارث نے آہٹ محسوس کی کہ کوئی شر ہونے والا ہے تو وہ چل دیا۔

۵۰ : وَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا اِبْرَاهِيمُ اِيَّاكُمْ وَالْمُغِيْرَةَ بْنَ سَعِيْدٍ وَاَبَا عَبْدِالرَّحِيْمِ فَاِنَّهُمَا كَذَّابَانِ۔

۵۰: حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم سے کہا کہ مغیرہ بن سعید اور ابو عبدالرحیم سے بچو کیونکہ وہ دونوں جھوٹے آدمی ہیں۔

۵۱ : وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ وَ نَحْنُ غِلْمَةٌ اَيْفَاعٌ فَكَانَ يَقُوْلُ لَنَا لَا تُجَالِسُوا الْقُصَّاصَ غَيْرَ اَبِي الْاَحْوَصِ وَاِيَّاكُمْ وَ شَقِيْقًا قَالَ وَ كَانَ شَقِيْقٌ هٰذَا يَرٰى رَاْيَ الْخَوَارِجِ وَلَيْسَ بِاَبِيْ وَآئِلٍ۔

۵۱: حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم شباب کے زمانہ میں ابو عبدالرحمٰن سلمی کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ ہمیں فرماتے تھے کہ ابو الاحوص کے علاوہ قصہ خوانوں کے پاس مت بیٹھا کرو اور بچو تم شقیق سے اور کہا کہ یہ شقیق خارجیوں کا سا اعتقاد رکھتا تھا۔ یہ شقیق ابو وائل نہیں ہے۔

۵۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرًا يَقُوْلُ لَقِيْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيْدَ الْجُعْفِيَّ فَلَمْ اَكْتُبْ عَنْهُ كَانَ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ۔

۵۲: حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید سے ملاقات کی لیکن میں نے اس سے کسی روایت کو نہیں لکھا۔ وہ رجعت کا باطل عقیدہ رکھتا تھا۔

۵۳ : حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا مِسْعَرٌ قَالَ نَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ قَبْلَ اَنْ يُّحْدِثَ مَا اَحْدَثَ۔

۵۳: حضرت مسعر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے جابر بن یزید نے حدیث نے بیان کی اختراع بدعت سے پہلے۔

۵۴ : وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَحْمِلُوْنَ عَنْ جَابِرٍ قَبْلَ اَنْ يُّظْهِرَ مَا اَظْهَرَ فَلَمَّا اَظْهَرَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَتَرَكَهٗ بَعْضُ النَّاسِ فَقِيْلَ لَهٗ وَمَا اَظْهَرَ؟ قَالَ الْاِيْمَانُ بِالرَّجْعَةِ۔

۵۴: حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جابر سے اس کے عقیدۂ باطلہ کے اظہار سے پہلے احادیث بیان کرتے تھے۔ لیکن جب اس کا عقیدۂ باطل ظاہر ہو گیا اور لوگوں نے اس کو حدیث میں متہم کیا اور بعض حضرات نے اس سے روایت ترک کر دی۔ سفیان سے کہا گیا کہ اس نے کس عقیدہ کا اظہار کیا تھا؟ سفیان نے کہا ''رجعت'' کا۔

تشریح ۞ رجعت سے یہاں مراد روافض کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اَبر میں زندہ ہیں ان کی اولاد ہے۔ جب امامِ برحق پیدا ہوگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے شیعوں کو اَبر سے اس کے ساتھ شریک ہونے کی آواز دیں گے تو سب شیعہ اس کی مدد کو پہنچیں گے۔ یہ عقیدہ دین وعقل کے خلاف ہے اسی کو روافض عقیدۂ رجعت کہتے ہیں۔

۵۵ : وَ حَدَّثَنِيْ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ نَا قَبِيْصَةُ وَاَخُوْهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا الْجَرَّاحَ بْنَ مَلِيْحٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ عِنْدِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حَدِيْثٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهَا۔

۵۵: جراح بن ملیح کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ستر ہزار احادیث ابوجعفر سے مروی میرے پاس موجود ہیں۔

۵۶ : وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ شَاعِرٍ قَالَ نَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُوْلُ قَالَ جَابِرٌ اَوْ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ اِنَّ عِنْدِيْ لَخَمْسِيْنَ اَلْفَ حَدِيْثٍ مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا بِشَيْءٍ قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيْثٍ فَقَالَ هٰذَا مِنَ الْخَمْسِيْنَ اَلْفًا۔

۵۶: حضرت زہیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے پاس پچاس ہزار احادیث ہیں جن میں سے میں نے ابھی تک کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ زہیر کہتے ہیں پھر اس نے ایک دن ایک حدیث بیان کرنے کے بعد کہا یہ ان پچاس ہزار میں سے ہے۔

۵۷ : وَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ اَبِيْ مُطِيْعٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ الْجُعْفِيَّ يَقُوْلُ عِنْدِيْ

۵۷: حضرت سلام بن ابی مطیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے جابر جعفی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی پچاس ہزار احادیث مبارکہ (کا ذخیرہ موجود)

۵۸ : وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

۵۸: حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ایک آدمی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ عزوجل کے قول: فَلَنْ

رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ﴾ (يوسف : ٨٥) قَالَ فَقَالَ جَابِرٌ لَمْ يَجِئْ ءَ تَاْوِيْلُ هٰذِهٖ قَالَ سُفْيَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ كَذَبَ فَقُلْنَا وَمَا اَرَادَ بِهٰذَا؟ فَقَالَ اِنَّ الرَّافِضَةَ تَقُوْلُ اِنَّ عَلِيًّا فِي السَّحَابِ فَلَا نَخْرُجُ مَعَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنْ وَّلَدِهٖ حَتّٰى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ يُرِيْدُ عَلِيًّا اَنَّهٗ يُنَادِيْ اُخْرُجُوْا مَعَ فُلَانٍ يَقُوْلُ جَابِرٌ فَذَا تَاوِيْلُ هٰذِهِ الْاٰيَةِ : ﴿وَ كَذَبَ كَانَتْ فِيْ اِخْوَةِ يُوْسُفَ﴾۔

ابرح الارض حتی یاذن لی ابی او یحکم اللہ لی وھو خیر الحکمین) کی تفسیر پوچھی تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس آیت کی تفسیر ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ سفیان نے کہا کہ اس نے جھوٹ بولا۔ ہم نے کہا کہ جابر کی اس سے کیا مراد تھی؟ سفیان نے کہا کہ رافضی یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بادلوں میں ہیں اور ہم ان کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ نہ نکلیں گے۔ یہاں تک کہ آسمان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ آواز دیں گے کہ نکلو فلاں کے ساتھ۔ جابر کہتا ہے کہ اس آیت کی تفسیر یہ ہے: اور اس نے جھوٹ کہا ہے اس لیے کہ یہ آیت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے متعلق ہے۔

۵۹ :وَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يُحَدِّثُ بِنَحْوٍ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ اَلْفَ حَدِيْثٍ مَا اَسْتَحِلُّ اَنْ اَذْكُرَ مِنْهَا شَيْئًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَ كَذَا وَسَمِعْتُ اَبَا غَسَّانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو الرَّازِيَّ قَالَ سَاَلْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِالْحَمِيْدِ فَقُلْتُ الْحٰرِثُ بْنُ حَصِيْرَةَ لَقِيْتَهٗ؟ قَالَ نَعَمْ شَيْخٌ طَوِيْلُ السُّكُوْتِ يُصِرُّ عَلٰى اَمْرٍ عَظِيْمٍ۔

۵۹: حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں نے جابر سے تیس ہزار ایسی احادیث سنی ہیں کہ ان میں سے کسی ایک حدیث کو بھی میں ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ خواہ اس کے بدلے مجھے کتنا ہی مال وعزت ملے اور سفیان کہتے ہیں میں نے ابوغسان محمد بن عمرو رازی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جریر بن عبدالحمید سے پوچھا کہ کیا آپ حارث بن حصیرہ سے ملے ہیں؟ کہا ہاں! وہ ایک بوڑھا شخص ہے۔ اکثر خاموش رہتا ہے لیکن بہت بڑی بات پر اصرار کرتا ہے۔

۶۰ :حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ وَ ذَكَرَ اَيُّوْبُ رَجُلًا يَوْمًا فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِمُسْتَقِيْمِ اللِّسَانِ وَ ذَكَرَ اٰخَرَ فَقَالَ هُوَ يَزِيْدُ فِي الرَّقْمِ۔

۶۰: حضرت حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایوب نے ایک شخص (ابو اُمیہ عبدالکریم) کے بارے میں فرمایا کہ وہ راست گو نہیں اور دوسرے کا ذکر فرمایا کہ وہ تحریر میں زیادتی کرتا ہے۔

۶۱ :حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ اَيُّوْبُ اِنَّ لِيْ جَارًا ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَوْ شَهِدَ عَلٰى تَمْرَتَيْنِ مَا رَاَيْتُ شَهَادَتَهٗ جَائِزَةً۔

۶۱: حضرت حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایوب نے کہا کہ میرا ایک ہمسایہ ہے پھر اس کی خوبیوں کا ذکر کیا تاہم وہ دو کھجوروں کے بارے میں بھی شہادت دے تو میں اس کی گواہی کو جائز نہیں سمجھوں گا۔

۶۲ :وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ مَا رَاَيْتُ اَيُّوْبَ

۶۲: حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایوب کو کسی شخص کی غیبت کرتے نہیں دیکھا سوائے ابو اُمیہ عبدالکریم کے۔ ذکر کیا انہوں نے

اغْتَابَ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا عَبْدَالْكَرِيْمِ يَعْنِىْ اَبَا اُمَيَّةَ فَاِنَّهٗ ذَكَرَهٗ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ غَيْرَ ثِقَةٍ لَقَدْ سَاَلَنِىْ عَنْ حَدِيْثٍ لِعِكْرِمَةَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ۔

اس کا کہ وہ غیر ثقہ ہے۔اس نے مجھ سے حضرت عکرمہ کی ایک حدیث پوچھی پھر کہتا ہے کہ میں نے عکرمہ سے سنا ہے۔

۶۳ :حَدَّثَنِى الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْاَعْمٰى فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَنَا الْبَرَآءُ وَثَنَا زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ كَذَبَ مَا سَمِعَ مِنْهُمْ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ سَائِلًا يَتَكَفَّفُ النَّاسَ زَمَنَ طَاعُوْنِ الْجَارِفِ۔

۶۳ : حضرت ہمام رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نفع بن حارث ابوداؤد نابینا ہمارے پاس آیا اور بیان کرنا شروع کر دیا کہ ہم سے براء بن عازب اور زید بن ارقم نے بیان کیا۔ہم نے اس کی حضرت قتادہ سے تحقیق کی' انہوں نے کہا یہ جھوٹا ہے اس نے ان سے نہیں سنا یہ شخص طاعون جارف کے زمانہ میں لوگوں سے بھیک مانگتا پھرتا تھا۔

نوٹ :امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طاعون جارف ۶۷ ھ یا ۸۷ ھ میں واقع ہوا تھا۔

۶۴ : وَ حَدَّثَنِىْ حَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِىُّ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا هَمَّامٌ قَالَ دَخَلَ اَبُوْدَاوٗدَ الْاَعْمٰى عَلٰى قَتَادَةَ فَلَمَّا قَامَ قَالُوْا اِنَّ هٰذَا يَزْعَمُ اَنَّهٗ لَقِىَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا فَقَالَ قَتَادَةُ هٰذَا كَانَ سَائِلًا قَبْلَ الْجَارِفِ لَايَعْرِضُ لِشَىْءٍ مِّنْ هٰذَا وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ حَدَّثَنَاالْحَسَنُ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً وَلَا حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً اِلَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ۔

۶۴ : حضرت ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ابوداؤد اعمیٰ حضرت قتادہ کے پاس آیا۔جب وہ چلا گیا تو لوگوں نے کہا کہ اس شخص کا دعویٰ ہے کہ وہ اٹھارہ بدری صحابہ سے ملا ہے۔حضرت قتادہ نے کہا کہ یہ طاعون جارف سے پہلے بھیک مانگتا تھا۔اس کا روایت حدیث سے کوئی لگاؤ تھا نہ یہ اس فن میں گفتگو کرتا تھا۔اللہ کی قسم سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص کے علاوہ کسی بدری صحابی سے حسن بصری اور سعید بن مسیّب جیسے لوگوں نے بھی روایت نہیں کی ہے۔

۶۵ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ رَقَبَةَ اَنَّ اَبَا جَعْفَرٍ الْهَاشِمِىَّ الْمَدَنِىَّ كَانَ يَضَعُ اَحَادِيْثَ كَلَامَ حَقٍّ وَلَيْسَتْ مِنْ اَحَادِيْثِ النَّبِىِّ ﷺ وَكَانَ يَرْوِيْهَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ۔

۶۵ : حضرت رقبہ بن مستعلہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابوجعفر ہاشمی حق اور حکمت آمیز کلام کو حدیث بنا کر نقل کرتا تھا حالانکہ وہ نبی کریم ﷺ کی احادیث سے نہ ہوتیں اور وہ روایت کرتا ان کو نبی کریم ﷺ سے۔

۶۶ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِىُّ قَالَ نَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيٰنَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِىُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ عَمْرُو ابْنُ عُبَيْدٍ يَكْذِبُ فِى الْحَدِيْثِ۔

۶۶ : حضرت یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبید حدیث میں جھوٹ بولتا تھا۔

۶۷ : حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ اَبُوْ حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ یَقُوْلُ قُلْتُ لِعَوْفِ بْنِ اَبِیْ جَمِیْلَةَ اِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَیْدٍ حَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السَّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا قَالَ كَذَبَ وَاللّٰهِ عَمْرٌو وَلٰكِنَّهٗ اَرَادَ اَنْ یَّحُوْزَهَا اِلٰی قَوْلِهِ الْخَبِیْثِ۔

۶۷: حضرت معاذ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے میں نے عوف بن ابی جمیلہ سے پوچھا کہ ہم سے عمرو بن عبید نے حسن بصری سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ عوف نے کہا اللہ کی قسم عمرو جھوٹا ہے۔ وہ اس حدیث سے اپنے باطل عقائد کی ترویج واشاعت کرنا چاہتا ہے۔

نوٹ: عوف کا مطلب یہ تھا کہ عمرو کا اس حدیث کی حضرت حسن بصری کی طرف نسبت کرنا صحیح نہیں ہے لیکن یہ حدیث فی نفسہٖ صحیح ہے اور دیگر اسانید سے بھی مروی ہے۔

۶۸ : وَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ قَدْ لَزِمَ اَیُّوْبَ وَ سَمِعَ مِنْهُ فَفَقَدَهٗ اَیُّوْبُ فَقَالُوْا لَهٗ یَااَبَا بَكْرٍ اِنَّهٗ قَدْ لَزِمَ عَمْرَو بْنَ عُبَیْدٍ قَالَ حَمَّادٌ فَبَیْنَا اَنَا یَوْمًا مَّعَ اَیُّوْبَ وَقَدْ بَكَّرْنَا اِلَی السُّوْقِ فَاسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ اَیُّوْبُ وَسَاَلَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَیُّوْبُ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ لَزِمْتَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ قَالَ حَمَّادٌ سَمَّاهُ یَعْنِیْ عَمْرًا قَالَ نَعَمْ یَا اَبَابَكْرٍ اِنَّهٗ یَجِیْئُنَا بِاَشْیَآءَ غَرَآئِبَ قَالَ یَقُوْلُ لَهٗ اَیُّوْبُ اِنَّمَا نَفِرُّ اَوْ نَفْرَقُ مِنْ تِلْكَ الْغَرَائِبِ۔

۶۸: حضرت حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے اُوپر ایوب سختیانی کی مجلس اور ان سے حدیث سننے کو لازم کرلیا تھا۔ ایک دن ایوب نے اس کو نہ پایا تو پوچھا' تو لوگوں نے کہا کہ اے ابوبکر (کنیت ایوب سختیانی) اس نے عمرو بن عبید کی مجلس کو لازم کرلیا ہے۔ حماد کہتے ہیں کہ ایک دن میں صبح کے وقت ایوب کے ساتھ بازار جا رہا تھا۔ اتنے میں وہ شخص سامنے آیا۔ ایوب نے اس کو سلام کیا اور حال پوچھا۔ پھر اس کو کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ تو نے فلاں شخص کی مجلس لازم کرلی ہے۔ حماد کہتے ہیں اس کا نام لیا یعنی عمرو۔ اس نے کہا ہاں اے ابوبکر وہ ہم سے عجیب وغریب احادیث بیان کرتا ہے۔ ایوب نے کہا کہ ہم تو ایسے عجائبات سے بھاگتے یا ڈرتے ہیں۔

۶۹ : وَ حَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا ابْنُ زَیْدٍ یَعْنِیْ حَمَّادًا قَالَ قِیْلَ لِاَیُّوْبَ اِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَیْدٍ رَوٰی عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا یُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِیْذِ فَقَالَ كَذَبَ اَنَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ یُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِیْذِ۔

۶۹: حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایوب سے کسی نے کہا کہ عمرو بن عبید حسن بصری سے یہ حدیث روایت کرتا ہے کہ جو شخص نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے تو اس پر حد جاری نہ ہوگی۔ ایوب نے کہا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے کیونکہ میں نے حضرت حسن بصری سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے اُسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

۷۰ : وَ حَدَّثَنِیْ حَجَّاجٌ قَالَ نَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ اَبِیْ مُطِیْعٍ یَقُوْلُ بَلَغَ اَیُّوْبَ اَنِّیْ اٰتِیْ عَمْرًا' فَاَقْبَلَ عَلَیَّ یَوْمًا فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا لَا تَاْمَنُهٗ عَلٰی دِیْنِهٖ كَیْفَ تَاْمَنُهٗ عَلَی الْحَدِیْثِ۔

۷۰: حضرت سلام بن ابی مطیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایوب کو یہ خبر پہنچی کہ میں عمرو کے پاس روایت حدیث کے لیے جاتا ہوں۔ ایک دن وہ مجھے ملے اور کہا کہ تو کیا سمجھتا ہے کہ جس شخص کے دین کا اعتبار نہیں ہے وہ حدیث کی روایت میں کیسے محفوظ و مامون ہوسکتا ہے۔

۷۱ : وَ حَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ قَالَ نَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ نَا سُفْیٰنُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰی یَقُوْلُ نَا عَمْرُو بْنُ عُبَیْدٍ قَبْلَ اَنْ یُّحْدِثَ۔

۷۱: حضرت ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمرو بن عبید سے سماعِ حدیث اس وقت کیا تھا جب اس نے احادیث گھڑنا شروع نہیں کی تھیں۔

۷۲ : حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ کَتَبْتُ اِلٰی شُعْبَةَ اَسْاَلُهٗ عَنْ اَبِیْ شَیْبَةَ قَاضِیْ وَاسِطٍ فَکَتَبَ اِلَیَّ لَا تَکْتُبْ عَنْهُ شَیْئًا وَ مَزِّقْ کِتَابِیْ۔

۷۲: حضرت معاذ عنبری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو لکھا کہ ابو شیبہ قاضی واسط کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو شعبہ نے لکھا کہ ابو شیبہ کی کوئی روایت نہ لکھنا اور میرے اس خط کو پھاڑ دینا۔

۷۳ : و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ الْمُرِّیِّ بِحَدِیْثٍ عَنْ ثَابِتٍ فَقَالَ کَذَبَ وَ حَدَّثْتُ هَمَّامًا عَنْ صَالِحِ الْمُرِّیِّ بِحَدِیْثٍ فَقَالَ کَذَبَ۔

۷۳: حضرت عفانؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ کے سامنے وہ حدیث بیان کی جس کو صالح مری نے ثابت سے روایت کیا ہے۔ حماد نے کہا صالح مری جھوٹا ہے اور میں نے ہمام کے سامنے صالح مری کی حدیث بیان کی تو ہمام نے بھی کہا کہ صالح مری جھوٹا ہے۔

۷۴ : و حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ قَالَ لِیْ شُعْبَةُ ائْتِ جَرِیْرَ بْنَ حَازِمٍ فَقُلْ لَهٗ لَا یَحِلُّ لَكَ اَنْ تَرْوِیَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ فَاِنَّهٗ یَکْذِبُ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ وَ کَیْفَ ذَاكَ فَقَالَ ثَنَا عَنِ الْحَکَمِ بِاَشْیَاءَ لَمْ اَجِدْلَهَا اَصْلًا قَالَ قُلْتُ لَهٗ بِاَیِّ شَیْءٍ؟ قَالَ قُلْتُ لِلْحَکَمِ اَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَتْلَ اُحُدٍ فَقَالَ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِمْ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَیْهِمْ وَ دَفَنَهُمْ قُلْتُ لِلْحَکَمِ مَا تَقُوْلُ فِیْ اَوْلَادِ الزِّنَا قَالَ یُصَلّٰی عَلَیْهِمْ قُلْتُ مِنْ حَدِیْثِ مَنْ یُرْوٰی؟ قَالَ یُرْوٰی عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ ثَنَا الْحَکَمُ عَنْ یَحْیَی بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

۷۴: حضرت ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے شعبہ نے کہا کہ جریر بن حازم کو جا کر کہو کہ تیرے لیے حسن بن عمارہ سے کوئی روایت جائز نہیں ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ابوداؤد کہتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ شعبہ نے کہا کہ حسن نے حکم سے کچھ ایسی احادیث ہم سے بیان کی ہیں جن کی میں اصل کچھ نہیں پاتا۔ میں نے شعبہ سے پوچھا وہ کونسی روایت ہے؟ شعبہ نے کہا کہ میں نے حکم سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد پر نماز پڑھی تھی؟ اس نے کہا نہیں پڑھی تھی۔ پھر حسن بن عمارہ نے حکم سے روایت کیا ہے اس نے مقسم سے اس نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نمازِ جنازہ پڑھی اور ان کو دفن کیا۔ اس کے علاوہ میں نے حکم سے پوچھا کہ تو ولد الزنا کی نمازِ جنازہ کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو اس نے کہا کہ ایسے لوگوں کی جنازہ پڑھی جائے گی۔ میں نے کہا کس سے روایت کیا گیا ہے؟ اس نے کہا حسن بصری سے۔ لیکن حسن بن عمارہ نے یہ حدیث حکم سے یحییٰ بن جزار از حضرت علی روایت کی (یعنی اوّل حدیث میں غلطی فی الالفاظ اور دوسری میں غلطی فی السند ہے)

۷۵ : وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ

۷۵: حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ نے زیاد بن میمون کا ذکر کیا اور کہا

يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ وَ ذَكَرَ زِيَادَ بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقَالَ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اَرْوِىَ عَنْهُ شَيْئًا وَلَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَحْدُوْجٍ وَقَالَ لَقِيْتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُوْنٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ حَدِيْثٍ فَحَدَّثَنِىْ بِهٖ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ ثُمَّ عُدْتُ اِلَيْهِ فَحَدَّثَنِىْ بِهٖ عَنْ مُوَرِّقٍ ثُمَّ عُدْتُ اِلَيْهِ فَحَدَّثَنِىْ بِهٖ عَنِ الْحَسَنِ وَكَانَ يَنْسُبُهُمَا اِلَى الْكَذِبِ قَالَ الْحُلْوَانِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَالصَّمَدِ وَ ذَكَرْتُ عِنْدَهٗ زِيَادَ بْنَ مَيْمُوْنٍ فَنَسَبَهٗ اِلَى الْكَذِبِ۔

کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ اس سے کوئی حدیث روایت نہیں کروں گا اور نہ خالد بن محدوح سے اور کہا کہ میں زیاد بن میمون سے ملا اور اس سے ایک حدیث پوچھی۔ اس نے یہ حدیث بکر بن عبداللہ مزنی کے واسطہ سے بیان کی۔ دوبارہ ملاقات پر اس نے وہی حدیث مجھ سے مورّق سے روایت کی۔ تیسری بار وہی حدیث اس نے مجھ سے حسن کی روایت سے بیان کی اور یزید بن ہارون ان دونوں (زیاد اور خالد) کو جھوٹا کہتے تھے۔ حلوانی نے کہا کہ میں نے عبدالصمد سے سنا اور میں نے ان کے پاس ابن میمون کا ذکر کیا تو انہوں نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا۔

۷۶ :وَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيِّ قَدْ اَكْثَرْتَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ فَمَالَكَ لَمْ تَسْمَعْ مِنْهُ حَدِيْثَ الْعَطَّارَةِ الَّذِىْ رَوٰى لَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ فَقَالَ لِىْ اُسْكُتْ فَاَنَا لَقِيْتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُوْنٍ وَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ فَسَاَلْنَاهُ فَقُلْنَا لَهٗ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِىْ تَرْوِيْهَا عَنْ اَنَسٍ فَقَالَ اَرَاَيْتُمَا رَجُلًا يُذْنِبُ فَيَتُوْبُ اَلَيْسَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ اَنَسٍ مِنْ ذَا قَلِيْلًا وَّلَا كَثِيْرًا اِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ النَّاسُ فَاَنْتُمَا لَا تَعْلَمَانِ اِنِّىْ لَمْ اَلْقَ اَنَسًا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ فَبَلَغَنَا بَعْدُ اَنَّهٗ يَرْوِىْ فَاَتَيْنَاهُ اَنَا وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقَالَ اَتُوْبُ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ يُحَدِّثُ فَتَرَكْنَاهُ۔

۷۶ :حضرت محمود بن غیلان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد طیالسی سے کہا کہ آپ نے عباد بن منصور سے کثیر روایات نقل کی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ آپ نے اس سے عطر فروش عورت کی وہ حدیث نہیں سنی جو روایت کی ہے ہمارے لیے۔ نضر بن شمیل نے۔ تو انہوں نے مجھے کہا' خاموش رہو۔ میں اور عبدالرحمٰن بن مہدی زیاد بن میمون سے ملے اور اس سے پوچھا کہ یہ تمام احادیث وہ ہیں جو تم روایت کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (یہ کہاں تک صحیح ہیں؟) اس نے کہا تم دونوں اس آدمی کے بارے میں کیا گمان کرتے ہو جو گناہ کرے پھر توبہ کر لے کیا اللہ اس کی توبہ قبول نہ کرے گا؟ ہم نے کہا ہاں معاف کرے گا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کسی قسم کی کوئی حدیث نہیں سنی' کم نہ زیادہ۔ اگر عام لوگ اس بات سے ناواقف ہیں تو کیا تم دونوں بھی نہیں جانتے کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نہیں ملا۔ ابوداؤد کہتے ہیں اس کے بعد پھر ہمیں علم ہوا کہ وہ انس سے روایت کرتا ہے۔ ہم پھر (میں اور عبدالرحمٰن) اس کے پاس آئے۔ تو اس نے کہا میں توبہ کرتا ہوں پھر وہ اس کے بعد روایت کرنے لگا۔ آخر ہم نے اس کی روایت چھوڑ دی۔

۷۷ :حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَبَابَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُالْقُدُّوْسِ يُحَدِّثُنَا فَيَقُوْلُ سُوَيْدُ بْنُ عَقَلَةَ قَالَ شَبَابَةُ وَ سَمِعْتُ عَبْدَالْقُدُّوْسِ يَقُوْلُ

۷۷ :حضرت شبابہ بن سوار مدائنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبدالقدوس ہم سے حدیث بیان کرتا تو کہتا کہ سوید بن غفلہ نے کہا۔ شبابہ نے کہا کہ میں نے عبدالقدوس سے سنا وہ کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روح یعنی ہوا کو

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّتَّخَذَ الرُّوْحُ عَرَضًا قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ اَىُّ شَیْءٍ هٰذَا قَالَ يَعْنِىْ يُتَّخَذُ كُوَّةٌ فِىْ حَآئِطٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ الرُّوْحُ وَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِىَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ بَعْدَ مَا جَلَسَ مَهْدِىُّ بْنُ هِلَالٍ بِاَيَّامٍ مَا هٰذِهِ الْعَيْنُ الْمَالِحَةُ الَّتِىْ نَبَعَتْ قِبَلَكُمْ قَالَ نَعَمْ يَا اَبَا اِسْمٰعِيْلَ۔

عرض میں لینے سے منع فرمایا ہے۔ ان سے اس حدیث کا مطلب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ دیوار میں ایک سوراخ کیا جائے تا کہ اس پر ہوا داخل ہو۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عبیداللہ بن عمر قواریری سے سنا انہوں نے کہا میں نے حماد بن زید سے سنا کہ انہوں نے مہدی بن ہلال کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ کیسا کھاری چشمہ ہے جو تمہاری طرف پھوٹا ہے۔ وہ شخص بولا ہاں اے ابواسمٰعیل۔

فائدہ: اس حدیث کے متن میں غلطی راوی عبدالقدوس نے کی کہ عرض عین سے نہیں غرض غین سے ہے اور حدیث مذکور کے اصل معنی یہ ہیں کہ نشانہ کی مشق کرنے کے لیے کسی جاندار کو نشانہ بنا کر مارنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

۷۸ : وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِىُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَوَانَةَ قَالَ مَا بَلَغَنِىْ عَنِ الْحَسَنِ حَدِيْثٌ اِلَّا اَتَيْتُ بِهٖ اَبَانَ بْنَ اَبِىْ عَيَّاشٍ فَقَرَاَهٗ عَلَىَّ۔

۷۸: ابوعوانہ نے کہا کہ مجھے حسن سے کوئی روایت نہیں پہنچی مگر میں اسکو لے کر فوراً ابان بن ابی عیاش کے پاس گیا۔ ابان نے اس حدیث کو میرے سامنے پڑھا (یہ ابان کے کذب کی دلیل ہے کہ وہ ہر حدیث حسن سے روایت کرتا تھا)۔

۷۹ : وَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَا وَ حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ مِنْ اَبَانَ ابْنِ اَبِىْ عَيَّاشٍ نَحْوًا مِنْ اَلْفِ حَدِيْثٍ قَالَ عَلِىٌّ فَلَقِيْتُ حَمْزَةَ فَاَخْبَرَنِىْ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِىَّ ﷺ فِى الْمَنَامِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَا سَمِعَ مِنْ اَبَانَ فَمَا عَرَفَ مِنْهَا اِلَّا شَيْئًا يَسِيْرًا خَمْسَةً اَوْ سِتَّةً۔

۷۹: علی بن مسہر سے روایت ہے کہ میں اور حمزہ زیات نے ابن ابی عیاش سے تقریباً ایک ہزار احادیث کا سماع کیا ہے۔ علی نے کہا کہ میں حمزہ سے ملا تو انہوں نے بتایا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور آپکے سامنے ابان سے سنی ہوئی احادیث پیش کیں۔ آپ نے ان احادیث کو نہیں پہچانا مگر تھوڑی' تقریباً پانچ یا چھ احادیث کی تصدیق کی۔

۸۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِىُّ قَالَ اَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِىٍّ قَالَ قَالَ لِىْ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِىُّ اكْتُبْ عَنْ بَقِيَّةَ مَا رَوٰى عَنِ الْمَعْرُوْفِيْنَ وَلَا تَكْتُبْ عَنْهُ مَا رَوٰى عَنْ غَيْرِ الْمَعْرُوْفِيْنَ' وَلَا تَكْتُبْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا رَوٰى عَنِ الْمَعْرُوْفِيْنَ' وَلَا عَنْ غَيْرِهِمْ۔

۸۰: حضرت زکریا بن عدی فرماتے ہیں کہ ابواسحٰق فزاری نے مجھ سے کہا لکھو بقیہ سے وہ روایات جو وہ معروف رواۃ سے روایت کریں اور جو غیر مشہور رواۃ سے روایت کریں وہ نہ لکھنا اور نہ لکھنا اسمٰعیل بن عیاش سے وہ روایات بھی جو وہ روایت کریں معروف و مشہور رواۃ سے یا کسی غیر سے۔

۸۱ : وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِىُّ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ اَصْحَابِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ ابْنُ

۸۱: حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بقیہ اچھا ہوتا اگر وہ ناموں کو کنیت سے اور کنیت کو ناموں سے بیان نہ کرتا۔ ایک عرصہ

الْمُبَارَكِ نِعْمَ الرَّجُلُ بَقِيَّةُ لَوْلَا اَنَّهٗ يَكْنِي الْاَسَامِيَّ وَ يُسَمِّي الْكُنٰى كَانَ دَهْرًا يُحَدِّثُنَا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْوُحَاظِيْ فَنَظَرْنَا فَاِذَا هُوَ عَبْدُالْقُدُّوْسِ۔

تک وہ ہم سے ابوسعید وحاظی سے روایت کرتا رہا بعد میں تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ تو عبدالقدوس ہے۔

۸۲ : وَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّزَّاقِ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يُفْصِحُ بِقَوْلِهٖ كَذَّابٌ اِلَّا لِعَبْدِالْقُدُّوْسِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَهٗ : كَذَّابٌ۔

۸۲: حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو عبدالقدوس کے علاوہ کسی کو جھوٹا کہتے ہوئے نہیں سنا۔

۸۳ : وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نُعَيْمٍ وَ ذَكَرَ الْمُعَلَّى ابْنَ عِرْفَانَ فَقَالَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِصِفِّيْنَ فَقَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ اَتُرَاهُ بُعِثَ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

۸۳: حضرت ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے معلیٰ بن عرفان کا ذکر کیا تو کہا کہ ہم سے معلیٰ نے ابووائل سے نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنگِ صفین سے آئے تھے۔ ابونعیم نے کہا کہ کیا تو نے ان کو دیکھا ہے مرنے کے بعد زندہ ہونے پر۔

۸۴ : وَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِثَبْتٍ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اغْتَبْتَهٗ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ مَا اغْتَابَهٗ وَلٰكِنَّهٗ حَكَمَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِثَبْتٍ۔

۸۴: عفان بن مسلم فرماتے ہیں کہ ہم اسمٰعیل بن علیہ کی مجلس میں تھے کہ ایک شخص نے کسی شخص سے حدیث بیان کی تو میں نے کہا کہ وہ غیر معتبر شخص ہے۔ وہ شخص کہنے لگا کہ تم نے اسکی غیبت کی۔ اسمٰعیل نے کہا اس نے غیبت نہیں کی بلکہ حکم بیان کیا کہ وہ فن حدیث میں معتبر نہیں ہے۔

۸۵ : وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْجَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَاَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَ سَاَلْتُ مَالِكَ ابْنَ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَ سَاَلْتُهٗ عَنْ شُعْبَةَ الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنْهُ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَ سَاَلْتُهٗ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَ سَاَلْتُ مَالِكًا عَنْ هٰؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ فَقَالَ لَيْسُوْا بِثِقَةٍ فِيْ حَدِيْثِهِمْ وَ سَاَلْتُهٗ عَنْ رَجُلٍ اٰخَرَ نَسِيْتُ اِسْمَهٗ

۸۵: حضرت بشر بن عمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انس سے محمد بن عبدالرحمٰن کے بارے میں پوچھا کہ وہ سعید بن مسیب سے روایت کرتا ہے۔ فرمایا وہ ثقہ نہیں ہے اور میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ابوالحویرث کے بارے میں پوچھا تو فرمایا وہ بھی ثقہ و معتبر نہیں ہے۔ میں نے شعبہ کے بارے میں پوچھا جن سے ابن ابی ذئب روایت کرتا ہے۔ فرمایا وہ بھی غیر ثقہ ہے۔ پھر میں نے توامہ کے آزاد کردہ غلام صالح کے بارے میں پوچھا تو فرمایا وہ بھی غیر ثقہ ہے۔ پھر میں نے عثمان بن حرام کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا وہ ثقہ نہیں ہے اور میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ان پانچوں راویوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ اپنی حدیث میں ثقہ نہیں ہیں اور میں نے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس کا نام میں بھول گیا ہوں تو فرمایا کہ تو نے اس

فَقَالَ هَلْ رَاَيْتَهٗ فِيْ كُتُبِيْ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ كَانَ ثِقَةً لَّرَاَيْتَهٗ فِيْ كُتُبِيْ۔

کی روایت میری کتابوں میں دیکھی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ اگر وہ ثقہ ومعتبر ہوتا تو تو اُس کو میری کتابوں میں ضرور دیکھتا۔

۸۶ : وَ حَدَّثَنِيْ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ قَالَ نَا حَجَّاجٌ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ وَّ كَانَ مُتَّهَمًا۔

۸۶: حجاج بیان کرتے کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے شرحبیلبن سعد سے روایت بیان کی اور شرحبیل متہم فی الحدیث تھے۔

۸۷ : وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ الطَّالِقَانِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَ بَيْنَ اَنْ اَلْقٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُحَرَّرٍ لَاخْتَرْتُ اَنْ اَلْقَاهُ ثُمَّ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَمَّا رَاَيْتُهٗ كَانَتْ بَعْرَةٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْهُ۔

۸۷: حضرت ابواسحٰق طالقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ابن مبارک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میں پہلے جنّت میں داخل ہوں یا عبداللہ بن محرر سے ملاقات کروں تو میں اس سے ملنے کو پسند کروں گا پھر جنّت میں داخل ہوں گا۔ جب میں نے اس کی تحقیق کی تو اونٹ کی مینگنی مجھے اس سے زیادہ پسند ہونے لگی۔

۸۸ : وَ حَدَّثَنِيْ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ نَا وَلِيْدُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ زَيْدٌ يَعْنِيْ ابْنَ اَبِيْ اُنَيْسَةَ لَا تَاْخُذُوْا عَنْ اَخِيْ۔

۸۸ : حضرت زید بن ابی انیسہ رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ میرے بھائی (یحیٰی بن انیسہ) سے احادیث مبارکہ مت بیان کیا کرو۔

۸۹ : حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالسَّلَامِ الْوَابِصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ كَذَّابًا۔

۸۹: حضرت عبیداللہ بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یحیٰی بن ابی اُنیسہ کذاب تھا۔

۹۰ : حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ فَرْقَدٌ عِنْدَ اَيُّوْبَ فَقَالَ اِنَّ فَرْقَدًا لَيْسَ صَاحِبَ حَدِيْثٍ۔

۹۰: حضرت حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ فرقد بن یعقوب کا ذکر ایوب کے سامنے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ فرقد حدیث کا اہل نہیں۔

۹۱ : وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدِ الْقَطَّانَ وَ ذُكِرَ عِنْدَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ فَضَعَّفَهٗ جِدًّا فَقِيْلَ لِيَحْيٰى اَضْعَفُ مِنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ؟ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ اَحَدًا يَرْوِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ۔

۹۱ : حضرت عبدالرحمٰن بن بشر عبدی نے کہا کہ میں نے یحیٰی بن سعید قطان سے سنا جب انکے سامنے محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے اس کو بہت زیادہ ضعیف فرمایا۔ کسی نے یحیٰی سے کہا کہ وہ یعقوب بن عطاء سے بھی زیادہ ضعیف ہے؟ تو فرمایا ہاں۔ پھر فرمایا میرے خیال میں تو کوئی بھی محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایات نقل نہیں کرے گا۔

۹۲ : حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ

۹۲ : حضرت بشر بن حکیم نے کہا کہ میں نے یحیٰی بن سعید قطان کو حکیم

سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ ضَعَّفَ حَكِيْمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَ عَبْدَالْاَعْلٰى وَ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنَ مُوْسَى بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدِيْثُهٗ رِيْحٌ وَضَعَّفَ مُوْسَى بْنَ دِهْقَانَ وَ عِيْسَى بْنَ اَبِيْ عِيْسَى الْمَدَنِيَّ وَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عِيْسٰى يَقُوْلُ قَالَ لِيْ اِبْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا قَدِمْتَ عَلٰى جَرِيْرٍ فَاكْتُبْ عِلْمَهٗ كُلَّهٗ اِلَّا حَدِيْثَ ثَلٰثَةٍ لَا تَكْتُبْ عَنْهُ حَدِيْثَ عُبَيْدَةَ بْنَ مُعَتِّبٍ وَالسَّرِيِّ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ۔

بن جبیر اور عبدالاعلیٰ اور یحییٰ بن موسی بن دینار کو ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا اور یحییٰ کے بارے میں فرمایا کہ اس کی مرویات ہوا کی طرح ہیں اور موسیٰ بن دہقان اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی کو بھی ضعیف فرمایا۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بن عیسیٰ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے ابن مبارک نے فرمایا جب تم جریر کے پاس جاؤ تو اس کا تمام علم لکھ لینا مگر تین راویوں کی احادیث اس سے مت لکھنا۔ عبیدہ بن معتب' سری بن اسمٰعیل اور محمد بن سالم۔

قَالَ مسلم : وَاَشْبَاهُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ كَلَامِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ مُتَّهَمِيْ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ وَاِخْبَارِهِمْ عَنْ مَعَايِبِهِمْ كَثِيْرٌ يَطُوْلُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهٖ عَلٰى اِسْتِقْصَائِهٖ وَ فِيْمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةٌ لِمَنْ تَفَهَّمَ وَ عَقَلَ مَذْهَبَ الْقَوْمِ فِيْمَا قَالُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَ بَيَّنُوْا وَاِنَّمَا اَلْزَمُوْا اَنْفُسَهُمُ الْكَشْفَ عَنْ مَعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ وَنَاقِلِي الْاَخْبَارِ وَاَفْتَوْا بِذٰلِكَ حِيْنَ سُئِلُوْا لِمَا فِيْهِ مِنْ عَظِيْمِ الْخَطَرِ اِذِالْاَخْبَارُ فِيْ اَمْرِ الدِّيْنِ اِنَّمَا تَاْتِيْ بِتَحْلِيْلٍ اَوْ تَحْرِيْمٍ اَوْ اَمْرٍ اَوْ نَهْيٍ اَوْ تَرْغِيْبٍ اَوْ تَرْهِيْبٍ فَاِذَا كَانَ الرَّاوِيْ لَهَا لَيْسَ بِمَعْدِنٍ لِلصِّدْقِ وَالْاَمَانَةِ ثُمَّ اَقْدَمَ عَلَى الرِّوَايَةِ عَنْهُ مَنْ قَدْ عَرَفَهٗ وَلَمْ يُبَيِّنْ مَا فِيْهِ لِغَيْرِهٖ مِمَّنْ جَهِلَ مَعْرِفَتَهٗ كَانَ اٰثِمًا بِفِعْلِهٖ ذٰلِكَ غَاشًّا لِعَوَامِ الْمُسْلِمِيْنَ اِذْ لَا يُؤْمَنُ عَلٰى بَعْضِ مَنْ سَمِعَ تِلْكَ الْاَخْبَارَ اَنْ يَّسْتَعْمِلَهَا اَوْ يَسْتَعْمِلَ بَعْضَهَا وَ لَعَلَّهَا اَوْ اَكْثَرَهَا اَكَاذِيْبُ لَا اَصْلَ لَهَا مَعَ اَنَّ الْاَخْبَارَ الصِّحَاحَ مِنْ رِوَايَةِ الثِّقَاتِ وَ اَهْلِ الْقَنَاعَةِ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُّضْطَرَّ اِلٰى نَقْلِ مَنْ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَّلَا مُقْنِعٍ وَلَا اَحْسِبُ كَثِيْرًا مِمَّنْ يُعَرِّجُ مِنَ النَّاسِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الضِّعَافِ وَالْاَسَانِيْدِ

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ ہم نے مذکورہ سطور میں متہم راویانِ حدیث کے بارے میں اہلِ علم کے کلام سے ضعیف راویوں کی جو تفصیل ذکر کی ہے اور ان کی مرویات کے جن عیوب و نقائص کا ذکر کیا ہے وہ صاحب فراست کے لیے کافی ہیں۔ اگر وہ تمام تنقیدی اقوال نقل کیے جاتے جو رواۃِ حدیث کے متعلق علمائے حدیث نے بیان کیے تو کتاب بہت طویل ہو جاتی اور ائمہ حدیث نے راویوں کا عیب کھول دینا ضروری سمجھا اور اس بات کا فتویٰ دیا جب ان سے پوچھا گیا اس لیے یہ بڑا اہم کام ہے کیونکہ دین کی بات جب نقل کی جائے گی تو وہ کسی امر کے حلال ہونے کے لیے کافی ہوگی یا حرام ہونے کے لیے یا کسی بات کا حکم ہوگا یا کسی بات کی ممانعت یا وہ رغبت وخوف کے متعلق ہوگی۔ تو یہ تمام احکام ونواہی احادیث پر موقوف ہیں۔ جب حدیث کا کوئی راوی خود صادق اور امانت دار نہ ہو اور وہ روایت کا اقدام کرے اور بعد والے اس راوی کی عدمِ ثقاہت کے باوجود دوسرے کو جو اس کو غیر ثقہ کے طور پر نہ جانتا ہو اس کی کوئی روایت بیان کرے اور اصل راوی کے احوال پہ کوئی تنقید و تبصرہ نہ کریں تو یہ مسلم عوام کے ساتھ خیانت اور دھوکا ہوگا کیونکہ ان احادیث میں بہت سی احادیث موضوع اور من گھڑت ہوں گی اور عوام کی اکثریت راویوں کے احوال سے ناواقفیت کی بناء پر ان احادیث پر عمل کرے گی تو اس کا گناہ اس راوی پر ہوگا جس نے یہ حدیث بیان کی کہ اس حدیث کو سننے والوں کی غیر معمولی تعداد مسلمانوں کی لاعلمی کی وجہ سے اس پر عمل کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگی۔ کیونکہ واقعہ میں وہ

اَلْمَجْهُوْلَةِ وَ يَعْتَدُّ بِرِوَايَتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِمَا فِيْهَا مِنَ التَّوَهُّنِ وَالضُّعْفِ اِلَّا اَنَّ الَّذِىْ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رِوَايَتِهَا وَالْاِعْتِدَادِ بِهَا اِرَادَةُ التَّكْثِيْرِ بِذٰلِكَ عِنْدَ الْعَوَامِ وَلَاَنْ يُّقَالَ مَا اَكْثَرَ مَا جَمَعَ فُلَانٌ مِّنَ الْحَدِيْثِ وَ اَلَّفَ مِنَ الْعَدَدِ وَمَنْ ذَهَبَ فِى الْعِلْمِ هٰذَا الْمَذْهَبَ وَ سَلَكَ هٰذَا الطَّرِيْقَ فَلَا نَصِيْبَ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ بِاَنْ يُّسَمّٰى جَاهِلًا اَوْ لٰى مِنْ اَنْ يُّنْسَبَ اِلَى الْعِلْمِ۔

حدیث ہی نہیں یا کم از کم اس میں تغیر وتبدل' کمی بیشی' تراش خراش کر دی گئی۔ علاوہ ازیں جبکہ احادیث صحیحہ جن کو معتبر اور ثقہ رواۃ نے بیان کیا ہے اس قدر کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ ان کی موجودگی میں ان باطل اور من گھڑت روایات کی مطلقاً ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ اس تحقیق کے بعد میں یہ گمان نہیں کرتا کہ کوئی شخص اپنی کتاب میں مجہول' غیر ثقہ اور غیر معتبر راویوں کی احادیث نقل کرے گا۔ خصوصاً جبکہ وہ سند حدیث سے مطلع ہو۔ سوائے اُس شخص کے جو لوگوں کے نزدیک اپنا کثرتِ علم ثابت کرنا چاہیں کہ لوگ کہیں کہ وہ احادیث کا ایک بہت بڑا ذخیرہ پیش کر سکتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے وہ باطل و موضوع اور من گھڑت اسانید کے ساتھ بھی احادیث پیش کرنے میں تامل نہیں کرے گا۔ تا کہ لوگ اس کی وسعت علم و کثرتِ روایات پر داد دیں۔ لیکن جو شخص ایسے باطل طریقہ کو اختیار کرے گا اہلِ علم اور دانش مند طبقہ کے ہاں ایسے متبحر عالم کی کوئی وقعت وقدر نہ ہوگی اور ایسے شخص کی وسعت علمی کو نادانی اور جہالت سے تعبیر کیا جائے گا۔

تشریح ۞ گزشتہ تفصیل سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ کسی راوی کے ضعف اور عیب و نقص و کمی کو بیان کرنا غیبت نہیں ہے بلکہ عین دینِ اسلام اور حدیث کی خدمت ہے۔ واللہ اعلم

باب: صِحَّةِ الْاِحْتِجَاجِ بِالْحَدِيْثِ الْمُعَنْعَنِ اِذَا اَمْكَنَ لِقَآءِ الْمُعَنْعِنِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ مُّدَلِّسٌ

باب: حدیث معنعن سے حجت پکڑنا صحیح ہے جبکہ معنعن والوں کی ملاقات ممکن ہو اور ان میں کوئی راوی مدلس نہ ہو

نوٹ: حدیث معنعن اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں عن۔ عن کے الفاظ آئیں۔ اس کی مقبولیت کے لیے علماءِ فن حدیث کے ہاں شرط یہ ہے کہ راوی کی ملاقات مروی عنہ سے ثابت ہو۔ جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ وغیرہ محدثین کے ہاں راوی کے لیے مروی عنہ کا ہمعصر ہونا تو ضروری ہے ملاقات ثابت ہو یا نہ ہو اور وہ راوی مدلس نہ ہو۔ تدلیس کا معنی ہے شبہ پیدا کرنا' چھپانا اور اصطلاحِ محدثین میں تدلیس اس فعل کو کہتے ہیں کہ راوی نے اپنے جس شیخ سے حدیث سنی وہ اچھی شہرت کا حامل نہ ہو اس لیے راوی اپنے شیخ کا نام چھپا کر شیخ کے شیخ کا نام ذکر کر دیتا ہے جس کی شہرت اچھی ہو۔ تا کہ لوگوں کو یہ شبہ ہو کہ راوی نے اس شیخ سے براہِ راست حدیث سنی۔ حالانکہ اِس نے اُس سے یہ حدیث نہیں سنی ہوتی۔ ایسے راوی کو مدلس اور اس کی روایت کو مدلس کہتے ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے بابِ ذیل میں اپنے مذہب پر دلائل ذکر کیے ہیں جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے راوی کی ملاقات مروی عنہ سے ممکن ہو ملاقات کا ثابت ہونا ضروری نہیں۔

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ مُنْتَحِلِي الْحَدِيْثِ مِنْ اَهْلِ عَصْرِنَا فِي تَصْحِيحِ الْاَسَانِيْدِ وَ تَسْقِيْمِهَا بِقَوْلٍ لَوْ ضَرَبْنَا عَنْ حِكَايَتِهِ وَ ذِكْرِ فَسَادِهِ صَفْحًا لَكَانَ رَأْيًا مَتِيناً وَ مَذْهَبًا صَحِيْحًا اِذِالْاِعْرَاضُ عَنِ الْقَوْلِ الْمُطَّرَحِ اَحْرٰى لِاِمَاتَتِهِ وَاِخْمَالِ ذِكْرِ قَائِلِهِ وَاَجْدَرُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ذٰلِكَ تَنْبِيْهًا لِلْجُهَّالِ عَلَيْهِ غَيْرَ اَنَّا لَمَّا تَخَوَّفْنَا مِنْ شُرُوْرِ الْعَوَاقِبِ وَاغْتِرَارِ الْجَهَلَةِ بِمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ وَاِسْرَاعِهِمْ اِلٰى اِعْتِقَادِ خَطَاءِ الْمُخْطِئِيْنَ وَ الْاَقْوَالِ السَّاقِطَةِ عِنْدَ الْعُلَمَآءِ رَاَيْنَا الْكَشْفَ عَنْ فَسَادِ قَوْلِهِ وَ رَدَّ مَقَالَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَلِيْقُ بِهَا مِنَ الرَّدِّ اَجْدٰى عَلَى الْاَنَامِ وَاَحْمَدَ لِلْعَاقِبَةِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَزَعَمَ الْقَائِلُ الَّذِيْ افْتَتَحْنَا الْكَلَامَ عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ وَالْاِخْبَارِ عَنْ سُوْءِ رَوِيَّتِهِ اَنَّ كُلَّ اِسْنَادٍ حَدِيْثٍ فِيْهِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَ قَدْ اَحَاطَ الْعِلْمُ بِاَنَّهُمَا قَدْ كَانَا فِيْ عَصْرٍ وَّاحِدٍ وَّ جَائِزٌ اَنْ يَكُوْنَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَى الرَّاوِيْ عَمَّنْ رَوٰى عَنْهُ قَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَ شَافَهَهُ بِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَعْلَمُ لَهُ مِنْهُ سَمَاعًا وَلَمْ نَجِدْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ اَنَّهُمَا الْتَقَيَا قَطُّ اَوْ تَشَافَهَا بِحَدِيْثٍ اَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُوْمُ عِنْدَهُ بِكُلِّ خَبَرٍ جَآءَ هٰذَا الْمَجِيْءَ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَهُ الْعِلْمُ بِاَنَّهُمَا قَدِ اجْتَمَعَا مِنْ دَهْرِهِمَا مَرَّةً فَصَاعِدًا اَوْ تَشَافَهَا بِالْحَدِيْثِ بَيْنَهُمَا اَوْ يَرِدَ خَبَرٌ فِيْهِ بَيَانُ اِجْتِمَاعِهِمَا اَوْ تَلَاقِيْهِمَا مَرَّةً مِنْ دَهْرِهِمَا فَمَا فَوْقَهَا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمُ ذٰلِكَ وَلَمْ تَاْتِ رِوَايَةٌ صَحِيْحَةٌ تُخْبِرُ اَنَّ هٰذَا الرَّاوِيَ عَنْ صَاحِبِهٖ قَدْ لَقِيَهُ مَرَّةً وَ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ فِيْ نَقْلِهٖ

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض ہمعصر محدثین نے سند حدیث کی صحت اور سقم کے بارے میں ایک ایسی غلط شرط عائد کی ہے جس کا اگر ہم ذکر نہ کرتے اور اس کا ابطال نہ کرتے تو یہی زیادہ مناسب اور عمدہ تجویز ہوتی۔ اس لیے کہ قولِ باطل و مردود کی طرف التفات نہ کرنا ہی اس کو ختم کرنے اور اس کے کہنے والے کا نام کھود دینے کے لیے بہتر اور موزوں و مناسب ہوتا ہے تاکہ کوئی جاہل اور ناواقف اس قولِ باطل کو قولِ صواب و صحیح نہ سمجھ لے۔ مگر ہم انجام کی برائی سے ڈرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ جاہل نئی نئی باتوں کے زیادہ دلدادہ اور عجیب و غریب شرائط کے شیدا ہوتے ہیں اور غلط بات پر جلد اعتقاد کر لیتے ہیں حالانکہ وہ بات علماء راسخین کے نزدیک ساقط الاعتبار ہوتی ہے۔ لہٰذا اس نظریہ کے پیشِ نظر ہم نے معاصرین کے قولِ باطل کی غلطی بیان کرنا اور اس کو رد کرنا' اس کا فساد و بطلان اور خرابیاں ذکر کرنا لوگوں کے لیے بہتر اور فائدہ مند خیال کیا' تاکہ عام لوگ غلط فہمی سے محفوظ رہیں اور ان کا انجام بھی نیک ہو اور اس شخص نے جس کے قول سے ہم نے بات مذکور شروع کی ہے اور جس کے فکر و خیال کو ہم نے باطل قرار دیا ہے یوں گمان اور خیال کیا ہے کہ جس حدیث کی سند میں فلاں عن فلاں ہو اور ہم کو یہ بھی معلوم ہو کہ وہ دونوں معاصر ہیں۔ اس لیے ان دونوں کی ملاقات ممکن ہے اور حدیث کا سماع بھی۔ البتہ ہمارے پاس کوئی دلیل یا روایت ایسی موجود نہ ہو جس سے قطعی طور پر یہ بات ثابت ہو سکے کہ ان دونوں کی ایک دوسرے سے ملاقات ہو اور ایک نے دوسرے سے بالمشافہ اور بلاواسطہ حدیث سنی۔ تو ایسی اسناد سے جو حدیث روایت کی جائے وہ حدیث ان لوگوں کے ہاں اس وقت تک قابلِ اعتبار اور حجت نہ ہوگی جب تک انہیں اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ وہ دونوں اپنی عمر اور زندگی میں کم از کم ایک بار ملے تھے۔ یا ان میں سے ایک شخص نے دوسرے سے بالمشافہ حدیث سنی تھی یا کوئی ایسی روایت ہو جس سے یہ ثابت ہو کہ ان دونوں کی زندگی میں کم از کم ایک بار ملاقات ہوئی اور اگر نہیں تو کسی دلیل سے ان کی ملاقات کا

الْخَبَرَ عَمَّنْ رَوٰى عَنْهُ. ذٰلِكَ وَالْاَمْرُ كَمَا وَصَفْنَا حُجَّةٌ وَكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَهٗ مَوْقُوْفًا حَتّٰى يَرِدَ عَلَيْهِ سَمَاعُهٗ مِنْهُ لِشَيْءٍ مِّنَ الْحَدِيْثِ قَلَّ اَوْ كَثُرَ فِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ مَا وَرَدَ۔

یقین ہو سکے نہ کسی روایت سے ان کی ملاقات اور سماع ثابت ہو تو ان کے نزدیک اس روایت کا قبول کرنا اس وقت تک موقوف رہے گا جب تک کسی روایت آخر سے ان کی ملاقات اور سماع ثابت نہ ہو جائے۔ خواہ ایسی روایات قلیل ہوں یا کثیر۔

وَهٰذَا الْقَوْلُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فِي الطَّعْنِ فِي الْاَسَانِيْدِ قَوْلٌ مُّخْتَرَعٌ مُسْتَحْدَثٌ غَيْرُ مَسْبُوْقٍ صَاحِبُهٗ اِلَيْهِ وَلَا مُسَاعِدَ لَهٗ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْقَوْلَ الشَّائِعَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ بَيْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْاَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ قَدِيْمًا وَّحَدِيْثًا اَنَّ كُلَّ رَجُلٍ ثِقَةٍ رَوٰى عَنْ مِثْلِهٖ حَدِيْثًا وَّ جَائِزٌ مُمْكِنٌ لَّهٗ لِقَاؤُهٗ وَالسَّمَاعُ مِنْهُ لِكَوْنِهِمَا جَمِيْعًا كَانَ فِيْ عَصْرٍ وَّاحِدٍ وَّاِنْ لَّمْ يَاْتِ فِيْ خَبَرٍ قَطُّ اَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَلَا تَشَافَهَا بِكَلَامٍ فَالرِّوَايَةُ ثَابِتَةٌ وَالْحُجَّةُ بِهَا لَازِمَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ هُنَاكَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ اِنَّ هٰذَا الرَّاوِيَ لَمْ يَلْقَ مَنْ رَوٰى عَنْهُ اَوْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا فَاَمَّا وَالْاَمْرُ مُبْهَمٌ عَلَى الْاِمْكَانِ الَّذِيْ فَسَّرْنَا فَالرِّوَايَةُ عَلَى السَّمَاعِ اَبَدًا حَتّٰى تَكُوْنَ الدَّلَالَةُ الَّتِيْ بَيَّنَّا۔

اللہ تجھ پر رحم کرے تو نے یہ قول اسناد کے باب میں ایک نیا ایجاد کیا ہے جو پیشرو محدثینؒ میں سے کسی نے نہیں کہا اور نہ علماء حدیث نے اس کی موافقت کی ہے کیونکہ موجودہ اور سابقین تمام علماء حدیث وارباب فن حدیث اور اہلِ علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب کوئی ثقہ اور عادل راوی اپنے ایسے ہمعصر ثقہ اور عادل راوی سے کوئی حدیث روایت کرے جس سے اس کی ملاقات اور سماع باعتبار سن اور عمر کے اس وجہ سے ممکن ہو کہ وہ دونوں ایک زمانہ میں موجود تھے تو اس کی روایت قابل قبول اور لائق حجت ہے۔ خواہ ہمارے پاس ان کی باہمی ملاقات اور بالمشافہ سماعِ حدیث پر نہ کوئی دلیل ہو اور نہ کسی اور روایت سے یہ امر ثابت ہو۔ البتہ اگر کسی دلیل یا روایت سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو جائے کہ درحقیقت یہ راوی دوسرے سے نہیں ملا یا ملاقات تو ہوئی لیکن اس سے کوئی روایت نہیں سنی تو اس صورت میں وہ حدیث قابل حجت نہ ہوگی۔ لیکن جب تک یہ اَمر مبہم رہے یعنی کوئی دلیل نہ ملنے اور نہ سننے کی نہ ہو تو صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی ہے اور اس روایت کو سماع پر محمول کرتے ہوئے قابل حجت سمجھا جائے گا۔

فَيُقَالُ لِمُخْتَرِعِ هٰذَا الْقَوْلِ الَّذِيْ وَصَفْنَا مَقَالَتَهٗ اَوْ لِلذَّابِّ عَنْهُ قَدْ اَعْطَيْتَ فِيْ جُمْلَةِ قَوْلِكَ اَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ عَنِ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ حُجَّةٌ يَلْزَمُ بِهِ الْعَمَلُ ثُمَّ اَدْخَلْتَ فِيْهِ الشَّرْطَ بَعْدُ فَقُلْتَ حَتّٰى يُعْلَمَ اَنَّهُمَا قَدْ كَانَا الْتَقَيَا مَرَّةً فَصَاعِدًا اَوْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا فَهَلْ تَجِدُ هٰذَا الشَّرْطَ الَّذِي اشْتَرَطْتَهٗ عَنْ اَحَدٍ يَلْزَمُ قَوْلُهٗ وَ اِلَّا فَهَلُمَّ دَلِيْلًا عَلٰى مَا زَعَمْتَ۔ فَاِنِ ادَّعٰى قَوْلَ اَحَدٍ مِّنْ عُلَمَاءِ السَّلَفِ

پھر جس شخص نے یہ قول نکالا یا اس کی حمایت کرتا ہے اُس سے کہا جائے گا کہ یہ تو تم بھی تسلیم کرتے ہو کہ ایک ثقہ راوی کی روایت دوسرے ثقہ راوی سے حجت ہوتی ہے اور اس کے مقتضی پر عمل لازم ہوتا ہے۔ پھر تم نے مزید ایک شرط کا اضافہ کر دیا کہ ان دونوں کی ملاقات بھی ضروری ہے یا اس سے کوئی حدیث سنی تھی۔ اب اس شرط کا ثبوت کسی ایسے ماہر فن حدیث کے قول سے پیش کرنا لازم ہے جس کا ماننا لازم ہو یا صرف تم نے کسی دلیل کی بنیاد پر نئی اختراعی اور من گھڑت شرط عائد کی ہے اگر وہ دعویٰ کرے کہ اس باب میں سلف کا قول ہے یعنی اس شرط کے ثبوت

بِمَا زَعَمَ مِنْ اِدْخَالِ الشَّرِيْطَةِ فِيْ تَثْبِيْتِ الْخَبَرِ طُوْلِبَ بِهٖ وَلَنْ يَجِدَ هُوَ وَلَا غَيْرُهُ اِلٰى اِيْجَادِهٖ سَبِيْلًا وَاِنْ هُوَ ادَّعٰى فِيْمَا زَعَمَ دَلِيْلًا يَحْتَجُّ بِهٖ قِيْلَ وَمَا ذٰلِكَ الدَّلِيْلُ فَاِنْ قَالَ قُلْتُهُ لِاَنِّيْ وَجَدْتُّ رُوَاةَ الْاَخْبَارِ قَدِيْمًا وَ حَدِيْثًا يَرْوِيْ اَحَدُهُمْ عَنِ الْاٰخِرِ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يُعَايِنْهُ وَلَا سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا قَطُّ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ اِسْتَجَازُوْا رِوَايَةَ الْحَدِيْثِ بَيْنَهُمْ هٰكَذَا عَلَى الْاِرْسَالِ مِنْ غَيْرِ سِمَاعٍ وَالْمُرْسَلُ مِنَ الرِّوَايَاتِ فِيْ اَصْلِ قَوْلِنَا وَ قَوْلِ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْاَخْبَارِ لَيْسَ بِحُجَّةٍ اِحْتَجْتُ لِمَا وَصَفْتُ مِنَ الْعِلَّةِ اِلَى الْبَحْثِ عَنْ سِمَاعِ الرَّاوِيْ كُلَّ خَبَرٍ عَنْ رِوَايَةٍ فَاِذَا اَنَا هَجَمْتُ عَلٰى سِمَاعِهٖ مِنْهُ لِاَدْنٰى شَيْءٍ ثَبَتَ عِنْدِيْ بِذٰلِكَ جَمِيْعُ مَا يُرْوِيْ عَنْهُ بَعْدُ فَاِنْ عَزَبَ عَنِّيْ مَعْرِفَةُ ذٰلِكَ اَوْ قَفْتُ الْخَبَرَ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدِيْ مَوْضِعَ حُجَّةٍ لِاِمْكَانِ الْاِرْسَالِ فِيْهِ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ فِيْ تَضْعِيْفِكَ الْخَبَرَ وَتَرْكِكَ الْاِحْتِجَاجَ بِهٖ اِمْكَانَ الْاِرْسَالِ فِيْهِ لَزِمَكَ اَنْ لَّا تُثْبِتَ اِسْنَادًا مُعَنْعَنًا حَتّٰى تَرٰى فِيْهِ السَّمَاعَ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَدِيْثَ الْوَارِدَ عَلَيْنَا بِاِسْنَادِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ فَبِيَقِيْنٍ نَعْلَمُ اَنَّ هِشَامًا قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِيْهِ وَاَنَّ اَبَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ كَمَا نَعْلَمُ اَنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ يَجُوْزُ اِذَا لَمْ يَقُلْ هِشَامٌ فِيْ رِوَايَةٍ يَرْوِيْهَا عَنْ اَبِيْهِ سَمِعْتُ اَوْ اَخْبَرَنِيْ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اَبِيْهِ فِيْ تِلْكَ الرِّوَايَةِ اِنْسَانٌ اٰخَرُ اَخْبَرَهٗ بِهَا عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَسْمَعْهَا هُوَ مِنْ اَبِيْهِ لَمَّا اَحَبَّ اَنْ يَّرْوِيَهَا مُرْسَلًا وَّلَا يُسْنِدَهَا

کے لیے تو اس سے اس کی دلیل طلب کی جائے گی لیکن وہ ہرگز ایسا کوئی قول نہیں لا سکے گا نہ اور صاحب علم اس کے علاوہ اور دوسری صورت کہ اگر وہ کوئی دلیل قائم کرنا چاہے تو اس سے کہا جائے گا وہ دلیل کیا ہے؟ یہ بھی باطل ہے کیونکہ اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر یہ شخص اپنی اختراعی شرط کے ثبوت میں یہ کہے کہ ہم نے زمانہ حال اور ماضی میں بہت سے ایسے رواۃ حدیث دیکھے ہیں جو ایک دوسرے سے حدیث روایت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے دوسرے کو دیکھا نہ اس سے سنا ہے۔ جب میں نے دیکھا کہ انہوں نے مرسل کو بغیر سماع کے روایت کرنا جائز رکھا ہے اور مرسل روایات ہمارے اور اہل علم کے قول کے مطابق حجت نہیں ہیں۔ اس لیے میں نے سند حدیث میں راوی کے سماع کی شرط عائد کر دی۔ پھر اگر مجھے کہیں سے ذرا بھر بھی ثابت ہو گیا کہ راوی نے مروی عنہ سے حدیث سنی ہے تو اس کی تمام مرویات مقبول ہوں گی اور اگر مجھے بالکل معلوم نہ ہوا کسی قرینہ یا روایت اس کا سماع تو میں روایت کو موقوف رکھوں گا اور میرے نزدیک وہ روایت حجت نہ ہوگی اس لیے کہ ممکن ہے اس کا مرسل ہونا۔ (یہ مخالف فریق کی دلیل مذکور ہوئی آگے اس کا جواب ذکر فرماتے ہیں) تو اس سے کہا جائے گا اگر تیرے نزدیک حدیث کو ضعیف کرنے کی اور اس کو قابل حجت نہ ماننے کی علت صرف ارسال کا ممکن ہونا ہے تو آپ کے قاعدہ کے مطابق یہ بات لازم آتی ہے کہ تو کسی اسناد معنعن کو نہ مانے۔ جب تک تو اوّل سے لے کر آخر تک اس میں سماع کی تصریح نہ دیکھے (یعنی ہر راوی اپنی سماعت دوسرے سے بیان کرے) فرض کرو جو حدیث ہم تک اس سند سے پہنچی ہے ہشام اپنے باپ عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا اور ہمیں یقیناً معلوم ہے کہ ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور اس کے باپ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے جیسے ہم کو یہ بھی قطعی اور یقینی طور پر معلوم ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا ہے اور یہ سند بالاتفاق مقبول ہے لیکن آپ کے قاعدہ کی بناء پر یہ لازم آئے گا یہ غیر مقبول ہو کیونکہ یہ ممکن

اِلٰى مَنْ سَمِعَهَا مِنْهُ وَ كَمَا يُمْكِنُ ذٰلِكَ فِىْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ فَهُوَ اَيْضًا مُمْكِنٌ فِىْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ وَ كَذٰلِكَ كُلُّ اِسْنَادٍ لِحَدِيْثٍ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ سِمَاعِ بَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ وَاِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِى الْجُمْلَةِ اِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهٖ سِمَاعًا كَثِيْرًا فَجَآئِزٌ لِّكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ اَنْ يَّنْزِلَ فِىْ بَعْضِ الرِّوَايَةِ فَيَسْمَعَ مِنْ غَيْرِهٖ عَنْهُ بَعْضَ اَحَادِيْثِهٖ ثُمَّ يُرْسِلَهٗ عَنْهُ اَحْيَانًا وَّلَا يُسَمِّىَ مَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَ يَنْشَطَ اَحْيَانًا فَيُسَمِّىَ الَّذِىْ حَمَلَ عَنْهُ الْحَدِيْثَ وَ يَتْرُكُ الْاِرْسَالَ۔

ہے کہ ہشام کسی روایت میں یوں نہ کہیں کہ میں نے عروہ سے سنا ہے یا عروہ نے مجھے خبر دی (یعنی سمعت یا اخبرنی کا صیغہ استعمال نہ کریں) اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ حدیث ہشام نے اپنے والد سے براہِ راست نہ سنی ہو بلکہ ان دونوں کے درمیان کوئی تیسرا شخص واسطہ ہو جس کا ذکر ہشام نے نہ کیا ہو اور براہِ راست اپنے والد سے حدیث روایت کر دی ہو۔ اسی طرح یہ احتمال عروہ اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بھی ہوسکتا ہے جو ہشام اور عروہ کے درمیان مذکور ہوا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ ہر وہ حدیث جس کا راوی مروی عنہ سے حدیث سننے کی تصریح نہ کرے اس میں یہ ممکن ہے کہ راوی نے مروی عنہ سے وہ حدیث براہِ راست اور بلا واسطہ نہ سنی ہو اگرچہ یہ بات معلوم ہو کہ ایک نے دوسرے سے بہت سی احادیث سنی ہیں۔ مگر یہ ہوسکتا ہے کہ بعض روایات اس سے نہ سنی ہوں۔ بلکہ کسی اور سے سن کر اسکو مرسلاً نقل کر دیا ہو لیکن جس کے واسطہ سے سنی ہوں اس کا نام نہ لیا ہو اور کبھی اس اجمال کو رفع کرنے کے لیے اس کا نام بھی لے دیا اور ارسال ترک کر دیا۔

وَمَا قُلْنَا مِنْ هٰذَا مَوْجُوْدٌ فِى الْحَدِيْثِ مُسْتَفِيْضٌ مِّنْ فِعْلِ ثِقَاتِ الْمُحَدِّثِيْنَ وَاَئِمَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَ سَنَذْكُرُ مِنْ رِّوَايَاتِهِمْ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَا عَدَدًا يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى اَكْثَرَ مِنْهَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمِنْ ذٰلِكَ اَنَّ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِىَّ وَابْنَ الْمُبَارَكِ وَ وَكِيْعًا وَابْنَ نُمَيْرٍ وَ جَمَاعَةً غَيْرَهُمْ رَوَوْا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِحِلِّهٖ وَ لِحُرْمِهٖ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ فَرَوٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةَ بِعَيْنِهَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ دَاوٗدُ الْعَطَّارُ وَ حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ احتمال جو ہم نے بیان کیا (صرف فرضی اور ظنی نہیں) بلکہ حدیث میں موجود اور بہت سے ثقہ محدثین کی روایات میں جاری ہے۔ ہم تھوڑی سی ایسی روایات ذکر کرتے ہیں اہلِ علم کی جن سے اگر اللہ نے چاہا تو بہت سی روایتوں پر دلیل پوری ہوگی۔ پہلی روایت یہ ہے کہ ایوب سختیانی، ابن مبارک، وکیع اور ابن نمیر اور ایک کثیر جماعت نے ہشام سے روایت کی ہے اس نے اپنے باپ عروہ سے اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے اور کھولنے کے مواقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ خوشبو لگایا کرتی تھی جو میرے پاس بہتر سے بہتر موجود ہوتی لیکن اس حدیث کو بعینہٖ لیث بن سعد، داؤد عطار، حمید بن اسود، وہیب بن خالد اور ابو اُسامہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ہشام فرماتے ہیں کہ مجھے عثمان بن عروہ نے خبر دی عروہ عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

فائدہ: امام مسلم رحمہ اللہ اسناد مذکور سے یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہشام نے حدیث مذکور اپنے بھائی عثمان سے سنی تھی لیکن پہلی سند مذکور میں اس کا ذکر نہیں ہے جبکہ دوسری میں ہے۔ حالانکہ پہلی سند نقل کرنے والے بھی بڑے بڑے ائمہ حدیث ہیں۔ یہ سب غلطی نہیں کر سکتے ہیں لیکن ہشام نے کبھی اس کو مرسلاً عن عروہ نقل کیا اور کبھی سند عن عثمان نقل کیا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں سے علیحدہ علیحدہ سنی ہو۔

وَ رَوٰی هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَاْسَه فَاُرَجِّلُهٗ وَاَنَا حَآئِضٌ فَرَوَاهَا بِعَيْنِهَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مثالِ ثانی ہشام اپنے والد سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ حالتِ اعتکاف میں اپنا سر میرے قریب کر دیتے اور میں آپ ﷺ کے سر اقدس میں کنگھی کرتی حالانکہ میں حالتِ حیض میں ہوتی۔ اسی روایت کو بعینہٖ مالک بن انس نے اس سند سے نقل کیا ہے۔ عن زہری عن عروۃ عن عمرہ عن عائشہ عن النبی ﷺ۔

نوٹ: اسنادِ مذکور سے امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ بتایا ہے کہ یہ حدیث عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بواسطہ عمرہ سنی تھی لیکن پہلی سند میں عمرہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ دوسری میں موجود ہے۔

وَ رَوَى الزُّهْرِيُّ وَصَالِحُ بْنُ اَبِيْ حَسَّانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَآئِمٌ فَقَالَ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ فِي الْقُبْلَةِ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَآئِمٌ۔

تیسری مثال زہری اور صالح بن ابی حسان نے بواسطہ ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں انہیں بوسہ دیتے تھے لیکن یحییٰ بن کثیر نے اس بوسے کی حدیث کو یوں روایت کیا کہ مجھے خبر دی ابوسلمہ نے ان کو خبر دی عمر بن عبدالعزیز نے ان کو خبر دی عروہ نے ان کو خبر دی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں روزہ کی حالت میں بوسہ دیا کرتے تھے۔

نوٹ: اسنادِ مذکور سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث ابوسلمہ نے دراصل عمر بن عبدالعزیز اور عروہ کے واسطہ سے سنی تھی لیکن جب اس نے یہ حدیث زہری اور صالح بن ابی حسان کو بیان کی تو ابوسلمہ نے ان دونوں واسطوں کو نقل نہیں کیا۔

وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

چوتھی مثال یہ ہے کہ ابن عیینہ وغیرہ نے عمرو بن دینار سے حدیث جابر روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا اور اسی حدیث کو حماد بن زید نے عمرو سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے عن النبی ﷺ روایت کیا ہے۔

فائدہ: اسنادِ مذکورہ میں سے دوسری سند میں عمرو نے محمد بن علی سے روایت نقل کی ہے جبکہ پہلی سند میں محمد بن علی کو ذکر نہیں کیا۔

وَ هٰذَا النَّحْوُ فِي الرِّوَايَاتِ كَثِيْرٌ يَكْثُرُ تَعْدَادُهٗ وَ فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا كِفَايَةٌ لِذَوِي الْفَهْمِ فَإِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ عِنْدَ مَنْ وَصَفْنَا قَوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ فِيْ فَسَادِ الْحَدِيْثِ وَ تَوْهِيْنِهٖ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ الرَّاوِيَ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوٰى عَنْهُ شَيْئًا لِمَكَانَ الْإِرْسَالِ فِيْهِ لَزِمَهٗ تَرْكُ الْاِحْتِجَاجِ فِيْ قِيَادِ قَوْلِهٖ بِرِوَايَةِ مَنْ يُعْلَمُ أَنَّهٗ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوٰى عَنْهُ إِلَّا فِيْ نَفْسِ الْخَبَرِ الَّذِيْ فِيْهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ لِمَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ عَنِ الْأَئِمَّةِ الَّذِيْنَ نَقَلُوا الْأَخْبَارَ أَنَّهٗ كَانَتْ لَهُمْ تَارَاتٌ يُرْسِلُوْنَ فِيْهَا الْحَدِيْثَ إِرْسَالًا وَّلَا يَذْكُرُوْنَ مَنْ سَمِعُوْهُ مِنْهُ وَ تَارَاتٌ يَنْشَطُوْنَ فِيْهَا وَ يُسْنِدُوْنَ الْخَبَرَ عَلٰى هَيْئَةِ مَا سَمِعُوْا فَيُخْبِرُوْنَ بِالنُّزُوْلِ فِيْهِ إِنْ نَزَلُوْا وَ بِالصُّعُوْدِ فِيْهِ إِنْ صَعِدُوْا كَمَا شَرَحْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمْ۔

اِس قسم کی احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن جتنی ہم نے بیان کیں وہ سمجھنے والوں کے لیے کافی ہیں۔ پھر جب علت اس شخص کے نزدیک جس کا قول ہم نے اُوپر ذکر کیا حدیث کے غیر معتبر ہونے کی یہ ہوئی کہ ایک راوی کا سماع جب دوسرے راوی سے معلوم نہ ہو تو ارسال ممکن ہے تو اس قول کے مطابق ان لوگوں پر لازم ہے کہ ایسی احادیث سے حجت پکڑنا ترک کر دیں جن میں راوی کی مروی عنہ سے سماع کی تصریح نہ ہو خواہ دوسری روایت میں سماع ثابت ہو۔ البتہ اس شخص کے نزدیک وہی حدیث حجت ہوگی جس میں سماع کی تصریح ہو کیونکہ ہم اُوپر بیان کر چکے ہیں ائمہ حدیث روایت حدیث میں کبھی تو بعض راویوں کے ذکر کو چھوڑ دیتے ہیں یعنی ارسال کرتے ہیں اور جس سے سنا ہے اسکو سند میں بیان نہیں کرتے اور کبھی خوش ہوتے ہیں تو حدیث کی سند مکمل اسی طرح بیان کر دیتے ہیں جس طرح انہوں نے اپنے شیخ سے سنی ہوتی ہے پھر اگر انکو اُتار ہوتا تو اُتار بتلاتے اور جو چڑھاؤ ہوتا تو چڑھاؤ بتلاتے جیسے ہم اُوپر صاف بیان کر چکے۔

نوٹ: نزول اور صعود سے مقصد یہ ہے کہ اگر سند عالی ہو اور واسطے کم ہوں تو چڑھاؤ ہوا اور جو سند عالی نہ ہو اور واسطے زیادہ ہوں تو اُتار ہوا۔

وَمَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِّنْ أَئِمَّةِ السَّلَفِ مِمَّنْ يَّسْتَعْمِلُ الْأَخْبَارَ وَ يَتَفَقَّدُ صِحَّةَ الْأَسَانِيْدِ وَ سُقْمَهَا مِثْلَ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَ ابْنِ عَوْنٍ وَ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِّنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ فَتَّشُوْا عَنْ مَوْضِعِ السَّمَاعِ فِي الْأَسَانِيْدِ كَمَا ادَّعَاهُ الَّذِيْ وَ صَفْنَا قَوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا كَانَ تَفَقُّدُ مَنْ تَفَقَّدَ مِنْهُمْ سِمَاعَ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ مِمَّنْ رَوٰى عَنْهُمْ إِذَا كَانَ الرَّاوِيْ مِمَّنْ عُرِفَ بِالتَّدْلِيْسِ فِي الْحَدِيْثِ وَ شُهِرَ بِهٖ فَحِيْنَئِذٍ يَبْحَثُوْنَ عَنْ سَمَاعِهٖ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَ يَتَفَقَّدُوْنَ ذٰلِكَ

متقدمین میں سے ائمہ حدیث مثلاً ایوب سختیانی' ابن عوف' مالک بن انس' شعبہ بن حجاج' یحییٰ بن سعید قطان' عبدالرحمن بن مہدی اور ان کے بعد ائمہ حدیث میں سے کسی کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ وہ اسناد میں سماع کی تحقیق کرتے ہوں اور کسی محدث نے بھی سماع کی قید نہیں لگائی جیسے یہ شخص دعویٰ کرتا ہے۔ جس کا قول ہم نے اُوپر ذکر کیا ہے۔ البتہ جو راوی تدلیس کرنے میں مشہور ہو اس کے بارے میں محدثین یہ تحقیق ضرور کرتے ہیں کہ وہ جس شیخ کی طرف روایت کی نسبت کر رہا ہے فی الواقع اس شخص نے شیخ مذکور سے حدیث سنی بھی ہے یا اُس کی طرف تدلیس کی نسبت کر دی ہے اور اصل میں کسی اور سے حدیث سنی ہے لیکن یہ تحقیق اُس وقت کرنے کا مقصد تدلیس کے مرض کو دور کرنا ہوتا ہے اور اگر فی الواقع راوی نے سند میں تدلیس کی ہو تو اس سند کا

مِنْهُ كَيْ تَنْزَخَ عَنْهُمْ عِلَّةُ التَّدْلِيْسِ فَمَا ابْتَغٰى ذٰلِكَ
مِنْ غَيْرِ مُدَلِّسٍ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِيْ زَعَمَ مَنْ حَكَيْنَا
قَوْلَهٗ فَمَا سَمِعْنَا ذٰلِكَ عَنْ اَحَدٍ مِّمَّنْ سَمَّيْنَا وَلَمْ
نُسَمِّ مِنَ الْاَئِمَّةِ فَمِنْ ذٰلِكَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ
الْاَنْصَارِيَّ وَقَدْ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوٰى عَنْ
حُذَيْفَةَ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ عَنْ كُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيْثًا يُسْنِدُهٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ
فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْهُمَا ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنْهُمَا وَلَا حَفِظْنَا
فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الرِّوَايَاتِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ شَافَهَ
حُذَيْفَةَ وَاَبَا مَسْعُوْدٍ بِحَدِيْثٍ قَطُّ وَلَا وَجَدْنَا ذِكْرَ
رُؤْيَتِهٖ اِيَّاهُمَا فِيْ رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا وَلَمْ نَسْمَعْ عَنْ اَحَدٍ
مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ مَّضٰى وَلَا مِمَّنْ اَدْرَكْنَا اَنَّهٗ
طَعَنَ فِيْ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ الَّذَيْنِ رَوَاهُمَا عَبْدُاللّٰهِ
بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ بِضَعْفٍ فِيْهِمَا
بَلْ هُمَا وَمَا اَشْبَهَهُمَا عِنْدَ مَنْ لَّاقَيْنَا مِنْ اَهْلِ
الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ مِنْ صِحَاحِ الْاَسَانِيْدِ وَقَوِيِّهَا
يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ مَا نُقِلَ بِهَا وَالْاِحْتِجَاجَ بِمَا اَتَتْ
مِنْ سُنَنٍ وَّاٰثَارٍ وَهِيَ فِيْ زَعْمِ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهٗ مِنْ
قَبْلُ وَاهِيَةٌ مُهْمَلَةٌ حَتّٰى يُصِيْبَ سَمَاعَ الرَّاوِيْ
عَمَّنْ رَوٰى وَلَوْ ذَهَبْنَا نُعَدِّدُ الْاَخْبَارَ الصِّحَاحَ عِنْدَ
اَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَّهِنُ بِزَعْمِ هٰذَا الْقَائِلِ وَ نُحْصِيْهَا
لَعَجَزْنَا عَنْ تَقَصِّيْ ذِكْرِهَا وَاِحْصَائِهَا كُلِّهَا وَلٰكِنَّا
اَحْبَبْنَا اَنْ نَّنْصِبَ مِنْهَا عَدَدًا يَكُوْنُ سِمَةً لِّمَا
سَكَتْنَا عَنْهُ مِنْهَا۔

عیب ظاہر ہو جائے لیکن سماع کی تحقیق اس راوی میں جو مدلس نہ ہو جس
طرح اس شخص نے بیان کیا تو ائمہ اس کی سند اور روایت کے بارے
میں تحقیق اس قسم کی نہیں کرتے کہ راوی نے مروی عنہ سے سماع کیا ہے
یا نہیں؟ حدیث کے قبول کرنے کے لیے ان لوگوں نے جو یہ باطل شرط
عائد کی ہے اس کا ذکر ہم نے فن حدیث کے کسی امام سے نہیں سنا خواہ وہ
ائمہ حدیث ہوں جن کا ذکر کیا یا ان کے علاوہ اس قسم کی روایات میں
سے عبداللہ بن یزید انصاری کی روایت ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ
کو دیکھا ہے یعنی صحابی ہیں وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود
انصاری رضی اللہ عنہ دونوں میں سے ہر ایک سے حدیث روایت کرتے
ہیں اور اس کو مسند کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ تک۔ اس کے باوجود
عبداللہ بن یزید کی کسی روایت سے حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی
اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہوتا اور نہ کسی روایت میں ہم نے یہ بات
پائی ہے کہ عبداللہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے
بالمشافہ ملاقات کی ہو اور اس سے کوئی حدیث سنی ہو اور نہ ہم نے اس
بات کو کسی روایت میں یا یہ کہ عبداللہ نے ان دونوں کو دیکھا اور اہلِ علم
میں سے کسی شخص سے بھی عبداللہ بن یزید کی روایت پر اعتراض اس وجہ
سے نہیں سنا کہ ان کی حذیفہ رضی اللہ عنہ اور مسعود رضی اللہ عنہ سے
ملاقات اور سماع ثابت نہیں۔ اس کے برخلاف ہمارے علم میں جس
قدر اہلِ علم ہیں وہ سب ان کی سند کو قوی ترین اسانید میں شمار کرتے ہیں
اور کسی اہلِ علم نے عبداللہ کی ان دونوں سے روایت کرنے پر طعن نہیں
کیا کہ یہ احادیث ضعیف ہیں۔ بلکہ وہ ان احادیث سے استدلال
کرتے ہیں اور ان کے مقتضی پر عمل کرتے اور ان سے حجت لیتے
ہیں۔ حالانکہ یہی احادیث اس شخص کے نزدیک جس کا قول ہم نے
اُوپر ذکر کیا (ثبوت ملاقات کی شرط) ضعیف' غیر معتبر' واہی اور بے کار
ہیں۔ یہاں تک راوی کا مروی عنہ سے سماع محقق نہ ہو جائے اور اگر ہم
ان تمام احادیث کا شمار شروع کر دیں جن کو تمام اہلِ علم نے صحیح قرار دیا
ہے اور اس شخص کے نزدیک ضعیف و کمزور ہیں تو ان کو ذکر کرنے اور شمار

کرنے سے ہم عاجز آ جائیں گے۔ باوجود اس کے ہم چاہتے ہیں کہ بطورِ نمونہ ایسی متفق علیہ احادیث کی چند مثالیں پیش کر دیں جو اہلِ علم کے نزدیک معتبر و صحیح ہیں اور ان کی شرط کے مطابق ضعیف اور غیر معتبر قرار پاتی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:

وَهٰذَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ وَ اَبُوْ رَافِعٍ الصَّائِغُ وَهُمَا مِمَّنْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَ صَحِبَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَدْرِيِّيْنَ هَلُمَّ جَرًّا وَ نَقَلَا عَنْهُمُ الْاَخْبَارَ حَتّٰى نَزَلَا اِلٰى مِثْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ ذَوِيْهِمَا قَدْ اَسْنَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَّلَمْ نَسْمَعْ فِيْ رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا اَنَّهُمَا عَايَنَا اُبَيًّا اَوْ سَمِعَا مِنْهُ شَيْئًا۔

حضرت ابو عثمان نہدی عبدالرحمٰن اور ابو رافع صائغ نقیع مدنی دونوں نے دورِ جاہلیت پایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بہت سے بدری صحابہ سے ملے ہیں اور ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ پھر ان سے اُتر کر صحابہ سے یہاں تک کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث روایت کی ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے ابی بن کعب کے واسطہ سے حضور اکرم ﷺ سے بھی احادیث روایت کی ہیں حالانکہ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان دونوں نے ابی بن کعب کو دیکھا یا ان سے سماع کیا ہو۔

وَاَسْنَدَ اَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ وَهُوَ مِمَّنْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَ كَانَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّ اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَيْنِ۔

دوسری مثال حضرت ابو عمرو شیبانی سعد بن ایاس رحمۃ اللہ علیہ کی سند ہے اور وہ بھی انہی لوگوں میں سے جنہوں نے دورِ جاہلیت کو پایا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ حیات میں جوان مرد تھا اور ابو معمر عبداللہ بن سنجرہ۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ انصاری کے واسطہ سے حضور ﷺ سے دو احادیث روایت کی ہیں۔

وَاَسْنَدَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَ عُبَيْدُ وُلِدَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تیسری مثال حضرت عبید بن نمیر رحمۃ اللہ علیہ کی سند ہے کہ انہوں نے اُمّ سلمہؓ زوجہ رسول ﷺ کے واسطہ سے ایک حدیث نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے حالانکہ عبید نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے۔

وَاَسْنَدَ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَقَدْ اَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَخْبَارٍ۔

چوتھی مثال حضرت قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ کی سند ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا ہے۔ ابو مسعود انصاری کے واسطہ سے حضور ﷺ سے تین احادیث روایت کی ہیں۔

وَاَسْنَدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى وَقَدْ حَفِظَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ صَحِبَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ

پانچویں مثال حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی سند حدیث ہے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے ہیں۔ انہوں نے انس بن مالک کے واسطہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا۔

وَاَسْنَدَ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثَيْنَ وَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَقَدْ سَمِعَ رِبْعِيٌّ مِّنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ رَوٰى عَنْهُ۔

وَاَسْنَدَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا۔

وَاَسْنَدَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ثَلَاثَةَ اَحَادِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

وَاَسْنَدَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا۔

وَاَسْنَدَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثًا

وَاَسْنَدَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَحَادِيْثَ۔

فَكُلُّ هٰؤُلَآءِ التَّابِعِيْنَ الَّذِيْنَ نَصَبْنَا رِوَايَتَهُمْ عَنِ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ سَمَّيْنَا هُمْ لَمْ يُحْفَظْ عَنْهُمْ سَمَاعٌ عَلِمْنَاهُ مِنْهُمْ فِيْ رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا وَلَا اَنَّهُمْ لَقُوْهُمْ فِيْ نَفْسِ خَبَرٍ بِعَيْنِهٖ وَهِيَ اَسَانِيْدُ عِنْدَ ذَوِي الْمَعْرِفَةِ بِالْاَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ مِنْ صِحَاحِ الْاَسَانِيْدِ لَا نَعْلَمُهُمْ وَ هَنُوْا مِنْهَا شَيْئًا قَطُّ وَلَا الْتَمَسُوْا فِيْهَا سَمَاعَ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ اِذِ السَّمَاعُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُمْكِنٌ مِّنْ صَاحِبِهٖ غَيْرُ مُسْتَنْكَرٍ لِكَوْنِهِمْ جَمِيْعًا كَانَ فِي الْعَصْرِ الَّذِي اتَّفَقُوْا فِيْهِ وَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ الَّذِيْ اَحْدَثَهُ الْقَائِلُ الَّذِيْ حَكَيْنَاهُ فِيْ تَوْهِيْنِ الْحَدِيْثِ بِالْعِلَّةِ الَّتِيْ وَصَفَ اَقَلَّ مِنْ اَنْ يُّعَرَّجَ عَلَيْهِ وَ يُثَارَ ذِكْرُهٗ اِذْ

سے حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

چھٹی مثال ربعی بن حراش کی سند ہے کہ انہوں نے عن عمران بن حصین، عن النبی دو احادیث اور عن ابی بکرہ، عن النبی ایک حدیث روایت کی ہے حالانکہ ربعی نے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے سنا اور ان کی روایت بھی کی ہے۔

ساتویں مثال حضرت نافع بن جبیر بن مطعمؓ کی سند ہے۔ انہوں نے ابو شریح خزاعی کے واسطہ سے حضورؐ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

آٹھویں مثال حضرت نعمان بن ابی عیاشؓ کی سند ہے کہ انہوں نے تین احادیث ابوسعید خدری کے واسطہ سے نبی کریمؐ سے روایت کی ہیں۔

نویں مثال عطاء بن یزید لیثی کی سند ہے کہ انہوں نے عن تمیم داری، عن النبی ﷺ ایک حدیث روایت کی ہے۔

دسویں مثال سلیمان بن یسار کی سند ہے کہ انہوں نے عن رافع بن خدیج، عن النبی ایک حدیث روایت کی ہے۔

گیارہویں مثال حمید بن عبدالرحمٰن حمیری کی سند ہے کہ انہوں نے عن ابی ہریرۃ، عن النبی ﷺ کئی احادیث روایت کی ہیں۔

پھر یہ سب تابعین جن کی روایات ہم نے صحابہؓ سے ذکر کی اور ان کے نام بھی بتلائے ہیں ان میں سے کسی تابعی کے بارے میں ہمیں یہ بات ثابت نہیں ہو سکی کہ اس نے ان صحابہ کرامؓ سے سماع کیا ہو اور نہ ہی یہ بات محقق ہو سکی کہ ان تابعین کی ان صحابہ کرام سے ملاقات ہوئی ہو اور یہ اسانید حدیث اور روایت کے پہچاننے والوں کے نزدیک صحیح اسناد میں سے ہیں اور نہ ہمارے علم میں ایسا کوئی شخص ہے جس نے ان اسانید کو ضعیف قرار دیا ہو یا ان اسانید میں سماع کی تلاش کی ہو کیونکہ تابعین میں سے ہر تابعی کا صحابی سے حدیث سننا ممکن تھا کیونکہ یہ لوگ ایک دوسرے کے معاصرین اور ہم زمانہ تھے۔ اس لیے اس کا انکار ممکن نہیں اور یہ قول جس کو اس شخص نے نکالا ہے جس کا ہم نے اُوپر بیان کیا احادیث صحیحہ کو ضعیف قرار دینے کے لائق نہیں کہ اس کی طرف التفات کیا جائے یا ذکر کیا جائے اس لیے یہ قول نیا، غلط اور فاسد ہے۔

كَانَ قَوْلًا مُحْدَثًا وَ كَلَامًا خَلْقًا لَمْ يَقُلْهُ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ سَلَفَ وَ يَسْتَنْكِرُهُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلَفٌ فَلَا حَاجَةَ بِنَا فِيْ رَدِّهٖ بِاَكْثَرَ مِمَّا شَرَحْنَا اِذْ كَانَ قَدْرُ الْمَقَالَةِ وَ قَائِلِهَا الْقَدْرُ الَّذِيْ وَ صَفْنَا وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى دَفْعِ مَا خَالَفَ مَذْهَبَ الْعُلَمَآءِ وَ عَلَيْهِ التُّكْلَانُ۔

متقدمین' اہلِ علم اور اسلاف میں سے کسی محدث نے یہ بات نہیں فرمائی اور جو لوگ اسلاف کے بعد گزرے انہوں نے بھی اس کا انکار کیا ہے۔ جب اہلِ علم اسلاف اور معاصرین نے اس قول کو رَد کر دیا تو اس سے بڑھ کر اس باطل و فاسد قول کو رد کرنے کی حاجت و ضرورت نہیں۔ جب اس قول اور اس کے کہنے والے کی قدر و منزلت اور وقعت جیسے بیان ہوئی سب پر واضح ہوگئی اور اللہ مدد کرنے والا ہے اس بات کو رَد کرنے کیلئے جو علماء کے مذہب کے خلاف ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

تمام حمد وثناء کا اللہ تعالیٰ ہی مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمتیں سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل و اصحاب رضی اللہ عنہم ہی کے شایانِ شان ہیں۔

قال الامام ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیری بعون اللہ نبتدی وایاہ نستکفی وما توفیقنا الا باللہ جل جلالہ قال

امام ابوالحسن مسلم بن الحجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مدد اور خاص اسی کی مدد کو کافی سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے علاوہ اور کوئی توفیق عطا کرنے والا نہیں

کتاب الإیمان

ا: باب بَیَانُ الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَ وُجُوْبِ الْاِیْمَانِ بِاِثْبَاتِ قَدْرَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی وَ بَیَانَ الدَّلِیْلَ عَلَی التَّبَرِّیْ مِمَّنْ لَا یُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ وَاِغْلَاظِ الْقَوْلِ فِیْ حَقِّہٖ

(۹۳) حَدَّثَنِیْ اَبُوْ خَیْثَمَۃَ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ کَھْمَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِیُّ وَ ھٰذَا حَدِیْثُہٗ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا کَھْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ یَحْیَی ابْنِ یَعْمَرَ قَالَ کَانَ اَوَّلَ مَنْ قَالَ بِالْقَدْرِ بِالْبَصْرَۃِ مَعْبَدٌ الْجُھَنِیُّ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْیَرِیُّ حَاجَّیْنِ اَوْ مُعْتَمِرَیْنِ فَقُلْنَا لَوْ لَقِیْنَا اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَسَاَلْنَاہُ عَمَّا یَقُوْلُ ھٰؤُلَآءِ فِی الْقَدْرِ فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ فَاکْتَنَفْتُہٗ اَنَا وَ صَاحِبِیْ اَحَدُنَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ فَظَنَنْتُ اَنَّ صَاحِبِیْ سَیَکِلُ الْکَلَامَ اِلَیَّ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّہٗ قَدْ ظَھَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ یَقْرَاُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَ یَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَ ذَکَرَ مِنْ شَانِھِمْ وَ اَنَّھُمْ یَزْعُمُوْنَ اَنْ لَّا قَدَرَ وَاَنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ قَالَ اِذَا لَقِیْتَ اُولٰئِکَ فَاَخْبِرْھُمْ اَنِّیْ

باب: ایمان اور اسلام اور احسان اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی تقدیر کے اثبات کے بیان میں

(۹۳) حضرت یحییٰ بن یعمر سے دو سلسلوں کے ساتھ روایت ہے اور دونوں سلسلوں میں کہمس راوی ہیں کہ سب سے پہلے بصرہ میں معبد جہنی نے انکار تقدیر کا قول کیا۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ اتفاقاً میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری‘ ساتھ ساتھ حج یا عمرہ کرنے گئے اور ہم نے آپس میں کہہ لیا تھا کہ اگر کسی صحابی سے ملاقات ہوئی تو اُن سے تقدیر الٰہی کا انکار کرنے والوں کا مقولہ دریافت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوگئی۔ آپ مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔ ہم دونوں نے دائیں بائیں سے گھیر لیا۔ چونکہ میرا خیال تھا کہ میرا ساتھی سلسلۂ کلام میرے ہی سپرد کرے گا اس لیے میں نے کہنا شروع کیا۔ اے ابو عبدالرحمٰن ہمارے ہاں کچھ ایسے آدمی پیدا ہو گئے ہیں جو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور علم دین کی تحقیقات کرتے ہیں (اور راوی نے ان کی تعریف کی) مگر ان کا خیال ہے کہ تقدیر الٰہی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہر بات بغیر تقدیر کے ہوتی ہے اور سارے کام ناگہاں ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تمہاری ان لوگوں سے ملاقات ہو

بَرِیْءٌ مِّنْهُمْ وَاَنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّیْ وَالَّذِیْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا لَوْ اَنَّ لِاَحَدِهِمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقَهٗ مَا قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰی يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لَا يُرٰی عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰی رُكْبَتَيْهِ وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰی فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِیَ الزَّكٰوةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْئَلُهٗ وَ يُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّآئِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ۔

جائے تو کہہ دینا کہ نہ میرا اُن سے کوئی تعلق ہے اور نہ اُن کا مجھ سے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ اگر اُن میں سے کسی کے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ سب کا سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیرات کر دے تب بھی اللہ اس کی خیرات قبول نہیں کرے گا تاوقتیکہ اس کا تقدیر پر ایمان نہ ہو۔ مجھ سے میرے باپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان کی تھی فرمایا کہ ایک روز ہم رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک شخص نمودار ہوا۔ نہایت سفید کپڑے، بہت سیاہ بال، سفر کا کوئی اثر (یعنی گرد و غبار وغیرہ) اس پر نمایاں نہ تھا اور ہم میں سے کوئی اُس کو جانتا بھی نہ تھا۔ بالآخر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زانو بزانو ہو کر بیٹھ گیا۔ اپنے دونوں ہاتھ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھ دیئے اور عرض کیا: یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام کی کیفیت بتایئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم کلمہ توحید یعنی اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کا اقرار کرو۔ نماز پابندی سے بتعدیل ارکان ادا کرو۔ زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت زادِ راہ ہو تو حج بھی کرو۔ آنے والے نے عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے۔ اس کے بعد اُس شخص نے عرض کیا کہ ایمان کی حالت بتایئے؟ آپ نے فرمایا: ایمان کے معنی یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کا اور اُس کے فرشتوں کا، اُس کی کتابوں کا، اُس کے رسولوں کا اور قیامت کا یقین رکھو۔ تقدیرِ الٰہی کو یعنی ہر خیر و شر کے مقدم ہونے کو سچا جانو۔ آنے والے نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر کہنے لگا احسان کی حقیقت بتایئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احسان کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مرتبہ حاصل نہ ہو تو (کم از کم) اتنا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔

آنے والے نے عرض کیا کہ قیامت کے بارے میں بتایئے؟ آپ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سائل سے زیادہ اس بات سے واقف نہیں ہے۔ اس نے عرض کیا اچھا قیامت کی علامات بتایئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی علامات میں

سے یہ بات ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور تو دیکھے گا کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم، تنگ دست چرواہے بڑی بڑی عمارتوں پر اترائیں گے۔ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کچھ دیر تک ٹھہرا رہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔

(۹۴) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ الْغُبَرِیُّ وَاَبُوْ کَامِلٍ الْفُضَیْلُ بْنُ الْحُسَیْنِ الْجَحْدَرِیُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ قَالَ لَمَّا تَکَلَّمَ مَعْبَدٌ بِمَا تَکَلَّمَ بِهٖ فِیْ شَانِ الْقَدْرِ اَنْکَرْنَا ذٰلِكَ قَالَ فَحَجَجْتُ اَنَا وَ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْیَرِیُّ حَجَّةً وَ سَاقُوا الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ کَهْمَسٍ وَّاِسْنَادِهٖ وَ فِیْهِ بَعْضُ زِیَادَةٍ وَّ نُقْصَانُ اَحْرُفٍ۔

(۹۴) حضرت یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں کہ جب معبد نے تقدیر کا انکار کیا تو ہمیں اس مسئلہ میں تردد ہوا۔ اتفاق سے میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری حج کے لیے گئے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد یحییٰ بن یعمر نے وہی حدیث کچھ لفظی فرق کے ساتھ بیان کی جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

(۹۵) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ وَ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا لَقِیْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَذَکَرْنَا الْقَدْرَ وَمَا یَقُوْلُوْنَ فِیْهِ، وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ کَنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَ فِیْهِ شَیْءٌ مِّنْ زِیَادَةٍ وَ قَدْ نَقَصَ مِنْهُ شَیْئًا۔

(۹۵) حضرت یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن دونوں بیان کرتے ہیں کہ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہوئی۔ ہم نے اُن سے تقدیر کا انکار کرنے والوں کا ذکر کیا، اس کے بعد انہوں نے وہی پورا واقعہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی (جو گزر چکی ہے) مگر اس روایت کے بعض الفاظ میں کمی بیشی ہے۔

(۹۶) وَ حَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ۔

(۹۶) حضرت یحییٰ بن یعمر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں جو کہ گزر چکی ہے۔

(۹۷) حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُلَیَّةَ قَالَ زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِکَتِهٖ وَ کِتَابِهٖ وَ لِقَآئِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ تُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ قَالَ یَا

(۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا چیز ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس سے ملنے کا، اس کے پیغمبروں کا اور حشر کا یقین رکھو۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس

رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَ تُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنَّكَ اِنْ لَّا تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُؤُوْسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ تَلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَافِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ [لقمٰن:٣٤] قَالَ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوْا عَلَيَّ الرَّجُلَ فَاَخَذُوْا لِيَرُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَآءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِيْنَهُمْ۔

کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ فرض نماز پابندی سے پڑھو۔ فرض کی گئی زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! احسان کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے تو (کم از کم یہ یقین رکھو) کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کیا: قیامت کب ہوگی؟ ارشاد فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے اس بات کا زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ ہاں میں تمہیں اس کی علامات بتاتا ہوں۔ جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی یہ قیامت کی علامات میں سے ہے۔ جب ننگے بدن اور ننگے پاؤں رہنے والے لوگوں کے سردار ہو جائیں گے تو یہ قیامت کی علامت ہے۔ جب اُونٹوں کے چرواہے اُونچی اُونچی عمارتیں بنا کر فخر کریں گے تو یہ قیامت کی علامات میں سے ہے۔ قیامت کا علم اُن پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ پھر وہ شخص پشت پھیر کر چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو واپس لاؤ۔ لوگوں نے اس کو تلاش کیا مگر وہ نہ ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبریل علیہ السلام آئے تھے تاکہ لوگوں کو اُن کا دین سکھائیں۔

(٩٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ رِوَايَتِهٖ اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ بَعْلَهَا يَعْنِي السَّرَارِيَّ۔

(٩٨) حضرت ابو حیان تیمی کی روایت بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ہے۔ صرف اتنا لفظ بدلا ہوا ہے کہ بجائے ﴿رَبَّ﴾ کے ﴿بَعْلَ﴾ کا لفظ ہے۔ ترجمہ یہ ہے کہ جب لونڈی اپنے شوہر کی مالکہ ہوگی۔

(٩٩) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَلُوْنِيْ فَهَابُوْهُ اَنْ يَّسْاَلُوْهُ فَجَآءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ لَا تُشْرِكُ

(٩٩) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جو کچھ چاہو) مجھ سے پوچھو۔ لوگوں پر ہیبت چھا گئی کہ آپ سے کچھ پوچھیں۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے زانوؤں کے پاس بیٹھ کر عرض کرنے لگا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ

بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كِتَابِهٖ وَ لِقَآئِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ تُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَخْشَى اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنَّكَ اِنْ لَّا تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ وَ سَاُحَدِّثُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا رَاَيْتَ الْمَرْاَةَ تَلِدُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَ اِذَا رَاَيْتَ رِعَآءَ الْبُهْمِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا فِيْ خَمْسٍ مِّنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَءَ ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ قَالَ ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوْهُ عَلَيَّ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرَادَ اَنْ تَعَلَّمُوْا اِذَا لَمْ تَسْاَلُوْا۔

کسی چیز کو شریک نہ کرو، نماز پابندی سے پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا۔ آپ نے سچ فرمایا۔ اس نے پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کا، اُس کے فرشتوں کا، اُس کی کتابوں کا، اس سے ملنے کا اور اس کے پیغمبروں کا یقین رکھو۔ حشر کو سچا جانو اور ہر طرح کی تقدیر الٰہی کو خواہ (خیر ہو یا شر) ہو دِل سے مانو۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ اس نے پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! احسان کس کو کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کا خوف اتنا رکھو گویا (ہر وقت) اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر یہ بات نہ ہو تو کم از کم اتنا یقین رکھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے سوال کیا گیا ہے وہ (اس بات کو) سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ ہاں! میں اس کی علامات تمہیں بتا دیتا ہوں۔ جب تم دیکھو کہ عورتیں اپنے مالکوں کو جنم دے رہی ہیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب دیکھو کہ ننگے پاؤں، بہرے گونگے (جاہل) زمین کے بادشاہ ہو رہے ہیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب دیکھو کہ اُونٹوں کے چرانے والے اُونچی اُونچی عمارتیں بنا کر اترا رہے ہیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے۔ قیامت اُن پانچ غیبی چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا پھر رسول اللہ ﷺ نے آیت: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ پڑھی۔ اس کے بعد وہ شخص اُٹھ کر چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو واپس بلاؤ۔ لوگوں نے اس کو تلاش کیا مگر وہ نہ ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبریل علیہ السلام تھے چونکہ تم نے خود سوال نہیں کیا تھا اس لیے انہوں نے چاہا کہ تم لوگ (دین کی) باتیں سیکھ لو۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی پہلی حدیث جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے دراصل یہ پوری روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے اس جملے کی تائید میں نقل کی ہے جو انہوں نے تقدیر کا انکار کرنے والوں کے بارے میں فرمایا۔ تقدیر الٰہی پر ایمان یہ ایمان کا حصہ ہے۔ اس کا انکار کرنے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسی روایت میں تقدیر الٰہی کا انکار کرنے والوں کے بارے میں لاتعلقی کا اظہار فرمایا ہے اور قسم کھا کر فرمایا ہے کہ اگر

ان لوگوں میں سے کسی کے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ سارا کا سارا اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیں تب بھی اُن کی طرف سے یہ صدقہ قبول نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ تقدیر الٰہی پر ایمان نہ لے آئیں۔

اِس کے علاوہ اس باب کی احادیث میں اسلام کے جو بنیادی ارکان ہیں وہ بتائے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایمان کے معنی اور احسان کی حقیقت سے آگاہ کیا ہے۔ احسان کی حقیقت بتاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ہی جملہ میں تصوف کو جمع فرما دیا کیونکہ تصوف کا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات سے محبت پیدا ہو جائے اور ہر لمحہ بندے کے دل میں اللہ کی محبت غالب رہے اگر یہ چیز بندے میں پیدا ہو جائے تو اس کے سارے کام ہی عبادت بن جائیں گے' ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یہ ہے احسان کی حقیقت۔ حدیث کے آخر میں اسلام اور ایمان اور احسان کے بارے میں پوچھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سائل نے قیامت کے متعلق عرض کیا۔ جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے خاص وقت کا علم جس طرح سوالات کرنے والے کو نہیں ہے اسی طرح مجھے بھی نہیں ہے۔

محدثین رحمہم اللہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے بارے میں سوال کے جواب میں یہ فرمانے کے بجائے کہ مجھے اسکا علم نہیں یہ فرمایا کہ اس با ے میں جس سے سوال کیا جا رہا ہے اس کا علم سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں ہے اور ساتھ ہی آپؐ نے سورۃ لقمان کی آخری آیت کریمہ تلاوت فرما کر اس بات کو اور زیادہ مدلل اور محکم بنا دیا اور ثابت کر دیا کہ عالم الغیب صرف اور صرف ایک اللہ کی ذات ہے۔

۲: باب بَيَانِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي هِيَ اَحَدُ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ

باب: اُن نمازوں کے بیان میں جو اسلام کے ارکان میں سے ایک رُکن ہیں

(۱۰۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جَمِيْلِ بْنِ طَرِيْفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَامِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُ هُنَّ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَ ذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۱۰۰) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد والوں میں سے ایک شخص رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا' جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہمیں اس کی آواز میں گنگناہٹ تو سنائی دے رہی تھی مگر بات سمجھ میں نہیں آتی تھی بالآخر جب وہ رسول اللہؐ کے قریب ہو گیا اس وقت معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے عرض کیا' کیا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز میرے لیے فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! ہاں اگر تم نفل پڑھ لو تو خیر اور ماہِ رمضان کے روزے بھی فرض ہیں۔ اس نے عرض کیا' کیا اس کے علاوہ بھی میرے لیے کوئی روزہ فرض ہے؟ فرمایا: نہیں! ہاں اگر تم نفل روزہ رکھو تو خیر۔ رسول اللہؐ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا بھی تذکرہ کیا۔ اس نے عرض کیا' کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اور صدقہ دینا مجھ پر لازم ہے؟ فرمایا: نہیں! ہاں اگر اپنی طرف سے دو تو بہتر ہے۔ اس کے بعد وہ شخص پشت پھیر کر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ اللہ کی قسم! میں اس میں کمی بیشی نہیں کروں گا۔ رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

اللہ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہو گیا۔

(۱۰۱) حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَحَ وَ اَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ۔

(۱۰۱) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کی طرح نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس کے باپ کی اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہو گیا یا قسم ہے اس کے باپ کی اگر یہ سچا ہے تو جنت میں داخل ہو گا۔

خلاصة الباب: رسول اللہ ﷺ نے سائل کے جواب میں اسلام کے ارکان کی تشریح کرتے ہوئے فرائض کا ذکر کیا۔ اس شخص نے واپس جاتے ہوئے کہا کہ اللہ کی قسم میں نہ ان سے زیادہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا۔ جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا: کامیاب ہو گیا یہ اگر سچا ہے اور جنت میں داخل ہو گا۔ یہاں اعتراض یہ ہوتا ہے کہ دین کے ارکان اور اعمال تو اور بھی ہیں' پھر اس شخص نے یہ کیوں کہا کہ اللہ کی قسم میں نہ ان سے زیادہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا؟ جواب اس کا یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو دین کے ضروری ارکان واعمال بتا دیئے جو کہ کامیابی اور نجات کے لیے ضروری ہیں جبکہ نوافل اور سنن کا ادا کرنا نجات کے لیے ضروری نہیں۔ اگر چہ ہمیشہ کے لیے نوافل اور سنن کا چھوڑ دینا بُرا ہے لیکن نجات ضرور پا جائے گا۔

۳ :باب السُّوَالِ عَنْ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ

باب: اسلام کے ارکان اور انکی تحقیق کے بیان میں

(۱۰۲) حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِیْءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلُهٗ وَ نَحْنُ نَسْمَعُ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَزَعَمَ لَنَآ اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَآءَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ فَمَنْ نَّصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ وَ جَعَلَ فِيْهَا مَا جَعَلَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَبِالَّذِیْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَ خَلَقَ الْاَرْضَ وَ نَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ يَوْمِنَا وَ لَيْلَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ

(۱۰۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چونکہ ہمیں از خود رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے سے روک دیا گیا تھا اس لیے ہمیں اس بات سے خوشی ہوتی تھی کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آدمی آئے اور وہ آپ سے سوال کرے اور ہم بھی سنیں۔ اتفاقاً ایک دیہاتی آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے محمد ﷺ! آپ کا قاصد ہمارے ہاں آیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اس دیہاتی نے کہا آسمان کو کس نے بنایا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے عرض کیا' زمین کو کس نے بنایا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے عرض کیا' ان پہاڑوں کو کس نے قائم کیا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ اس دیہاتی نے عرض کیا اس اللہ کی قسم! جس نے آسمان بنایا' زمین بنائی' پہاڑ قائم کیے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں بے شک۔ دیہاتی نے عرض کیا' آپ کا قاصد کہتا تھا کہ دن رات میں ہم پر پانچ نمازیں

فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَکَ اَللّٰہُ اَمَرَکَ بِھٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُکَ اَنَّ عَلَیْنَا زَکٰوۃً فِیْ اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَکَ اَللّٰہُ اَمَرَکَ بِھٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ زَعَمَ رَسُوْلُکَ اَنَّ عَلَیْنَا صَوْمَ شَھْرِ رَمَضَانَ فِیْ سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَکَ اَللّٰہُ اَمَرَکَ بِھٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ زَعَمَ رَسُوْلُکَ اَنَّ عَلَیْنَا حَجَّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ ثُمَّ وَلّٰی قَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْھِنَّ وَلَا اَنْقُصُ مِنْھُنَّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ۔

فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے عرض کیا آپ کو اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم بھی دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ دیہاتی نے عرض کیا کہ آپ کا قاصد یہ بھی کہتا تھا کہ ہم پر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے عرض کیا اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ دیہاتی نے عرض کیا آپ کا قاصد کہتا تھا کہ سال میں ماہِ رمضان کے روزے بھی ہم پر فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے عرض کیا۔ آپ کو اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم بھی دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ دیہاتی نے عرض کیا آپ کا قاصد یہ بھی کہتا تھا کہ ہم میں سے جس کو استطاعت راہ ہو اُس پر بیت اللہ کا حج کرنا بھی ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ اس کے بعد وہ دیہاتی پشت پھیر کر یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ قسم ہے اُس اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں ان باتوں میں نہ زیادہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۰۳) حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ ھَاشِمِ الْعَبْدِیُّ حَدَّثَنَا بَھْزٌ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ کُنَّا نُھِیْنَا فِی الْقُرْاٰنِ اَنْ نَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنْ شَیْءٍ وَّسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِہٖ۔

(۱۰۳) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآنِ مجید میں ہمیں رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے سے منع فرما دیا گیا تھا اور باقی حدیث اس طرح بیان کی جو اُوپر گزری۔

۴ : باب بَیَانِ الْاِیْمَانِ الَّذِیْ یَدْخُلُ بِہِ الْجَنَّۃَ وَاَنَّ مَنْ تَمَسَّکَ بِمَآ اُمِرَ بِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ

باب: اِس ایمان کے بیان میں جو جنت میں داخل ہونے کا سبب بنتا ہے اور وہ احکام جن پر عمل کی وجہ سے جنت میں داخلہ ہوگا

(۱۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ طَلْحَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اَیُّوْبَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ سَفَرٍ فَاَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِہٖ اَوْبِزِمَامِھَا ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

(۱۰۴) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سفر کے دوران ایک دیہاتی سامنے سے آیا اور آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر عرض کرنے لگا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسی چیز بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دُور کر دے۔ رسول اللہ ﷺ رُک گئے اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف غور سے دیکھ

وَسَلَّمَ اَوْ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ بِمَا يُقَرِّبُنِیْ مِنَ الْجَنَّةِ وَمَا يُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ فَكَفَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَظَرَ فِیْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ وُفِّقَ اَوْ لَقَدْ هُدِیَ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَ تَصِلُ الرَّحِمَ، دَعِ النَّاقَةَ۔

کر فرمایا: اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق مل گئی یا فرمایا: ہدایت مل گئی۔ پھر دیہاتی سے فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ دیہاتی نے دوبارہ وہی عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، نماز پابندی سے پڑھ اور زکوٰۃ ادا کر اور رشتہ داروں سے میل جول رکھ۔ بس اب میری اُونٹنی چھوڑ دے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اگر راہ چلتے بھی کوئی شخص دین کا مسئلہ پوچھ لے تو رُک جانا چاہیے اور اسے دین کے بارے میں آگاہ کر دینا چاہیے اور پوچھنے والے شخص کو بھی چاہیے کہ زیادہ لمبے سوال و جواب نہ کرے یا لمبی تمہید نہ باندھے۔

(۱۰۵) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُوْهَبٍ وَاَبُوْهُ عُثْمَانُ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

(۱۰۵) حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مبارکہ بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

(۱۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰى عَمَلٍ اَعْمَلُهٗ يُدْنِيْنِیْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَ تَصِلُ ذَارَحِمَكَ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ تَمَسَّكَ بِمَا اُمِرَ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ اِنْ تَمَسَّكَ بِهٖ۔

(۱۰۶) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت سے نزدیک اور دوزخ سے دُور کر دے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز پابندی سے پڑھ اور زکوٰۃ ادا کر اور اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کر۔ اس کے بعد وہ شخص پشت پھیر کر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ میرے حکم پر کاربند رہے گا تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(۱۰۷) حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دُلَّنِیْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا

(۱۰۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا کام بتا دیجئے کہ اگر میں اس پر عمل پیرا ہوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نماز پابندی سے پڑھو اور فرض

تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَ تُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا اَبَدًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا۔

کی گئی زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ دیہاتی نے یہ سن کر کہا: قسم ہے اُس اللہ کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں کبھی اس میں کمی بیشی نہیں کروں گا۔ پھر جب وہ پشت پھیر کر چلا تو رسول اللہ نے فرمایا: جس آدمی کو جنتی آدمی دیکھنے سے خوشی ہوتی ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

تشریح ۞ اس حدیث میں آپ ﷺ دیہاتی کے بارے میں جنتی ہونے کی بشارت سنا رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی اس کے بارے میں بتا دیا ہو کہ یہ جنتی ہے کیونکہ اس نے جنتیوں والے کام کرنے کی قسم کھائی ہے یا آپ نے فراست نبوی ﷺ سے اُس کا اخلاص دیکھ کر اندازہ ''Guess'' کر لیا ہو۔

(۱۰۸) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ اِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوْبَةَ وَ حَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَاَحْلَلْتُ الْحَلَالَ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ۔

(۱۰۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نعمان بن قوقل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پس عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں فرض نماز پڑھتا رہوں اور حرام کو حرام سمجھتے ہوئے اس سے بچتا رہوں اور حلال کو حلال سمجھوں تو کیا آپ کی رائے میں مَیں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔

(۱۰۹) و حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ وَاَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ وَ زَادَ فِيْهِ وَلَمْ اَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا۔

(۱۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نعمان بن قوقل نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! باقی روایت اسی طرح ہے جو اُوپر گزری ہے۔ اس میں صرف اتنا زیادہ ہے کہ اس پر میں کچھ بھی زیادہ نہیں کروں گا۔

(۱۱۰) وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا صَلَّيْتُ الصَّلٰوتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَ صُمْتُ رَمَضَانَ وَاَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَ حَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ اَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا اَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا۔

(۱۱۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اگر میں فرض نماز پڑھتا رہوں اور رمضان کے روزے رکھتا رہوں اور حلال کو حلال سمجھوں اور حرام کو حرام سمجھتے ہوئے اس سے بچتا رہوں تو کیا آپ کی رائے میں مَیں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اُس شخص نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کروں گا۔

۵: باب بَيَانِ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَ دَعَآئِمِهٖ

باب: اسلام کے بڑے بڑے ارکان اور ستونوں

الْعِظَامِ ... کے بیان میں

(۱۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِىْ سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْاَحْمَرَ عَنْ اَبِىْ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بُنِىَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسَةٍ عَلٰى اَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَ صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ الْحَجِّ وَ صِيَامِ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ هٰكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۱۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار، پابندی سے نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔ ایک شخص نے راوی سے کہا کہ (اصل حدیث) میں الْحَجِّ وَ صِيَامِ رَمَضَانَ (یعنی حج کا ذکر رمضان سے مقدم ہے) راوی نے جواب میں کہا کہ نہیں۔ صِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

تشریح اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام کی پانچ بنیادوں کا ذکر کیا اور اس میں رمضان کے روزوں کے بعد حج کا ذکر کیا ہے مگر ایک دوسری روایت میں خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی سے رمضان کے روزوں کا بعد میں ذکر ہے اور حج کا پہلے۔ پھر خود ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو جھٹلایا جب اس نے کہا حج کا ذکر پہلے ہے اور رمضان کا بعد میں۔ اس کے جواب میں علماء لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں طرح سے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہوگا لیکن جب اُس شخص نے حدیث کی ترتیب کے بارے میں کہا تو ہوسکتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دوسری روایت کو بھول گئے ہوں اس لیے انہوں نے انکار کیا اور فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے لیکن پھر جب وہ روایت یاد آ گئی تو اس کو روایت کر دیا۔ اس حدیث سے بطورِ نصیحت یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنی ہو یا پڑھی ہو بالکل مِن وعَن اسی طرح روایت کرنا چاہیے اور اس میں ردوبدل کرنے کا کسی کو اختیار نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۱۲) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعْدُ ابْنُ عُبَيْدَةَ السُّلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بُنِىَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ عَلٰى اَنْ يُّعْبَدَ اللّٰهُ وَ يُكْفَرَ بِمَا دُوْنَهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَ حَجِّ الْبَيْتِ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ۔

(۱۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے علاوہ ہر چیز کی عبادت سے انکار کرنا، (۲) پابندی سے نماز پڑھنا، (۳) زکوۃ ادا کرنا، (۴) بیت اللہ کا حج کرنا اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

(۱۱۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِىَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ

(۱۱۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کا اقرار کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نماز پابندی

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَ حَجِّ الْبَيْتِ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ۔

سے پڑھنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(۱۱۴) و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ طَاوُسًا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَلَا تَغْزُوْا فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ الْاِسْلَامَ بُنِيَ عَلٰى خَمْسَةٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَ صِيَامِ رَمَضَانَ وَ حَجِّ الْبَيْتِ۔

(۱۱۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ ﷺ جہاد نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

تشریح اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جہاد اسلام کا رکن نہیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ جہاد فرضِ کفایہ ہے اگر بعض مسلمانوں نے جہاد کا عمل کیا تو سب کی طرف سے کفارہ ادا ہو جائے گا لیکن جہاد ایک ایسا عمل ہے جسے خود رسول اللہ ﷺ نے بنفس نفیس کیا اور ستائیس غزوات میں سپہ سالاری کے فرائض سرانجام دیئے۔ بھلا وہ عمل کیسے غیر اہم ہو سکتا ہے جسے خود آپ ﷺ نے کیا ہو اور جہاد فرضِ عین یعنی سب پر اس صورت فرض ہوگا کہ جب کفار مسلمانوں پر غالب آنے کی اور دین کو معاذ اللہ مٹانے کی کوشش کریں لیکن اس روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جہاد کا ذکر ہی نہیں کیا۔ علماء نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ ظاہر ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہو چکے تھے۔ پھر یہ واقعہ اس وقت کا ہوگا جب وہ بوڑھے ہو چکے ہوں گے یا اور کسی عذر سے ان کو جہاد میں جانے کی طاقت نہ ہوگی۔

۶ : باب الْاَمْرِ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَآئِعِ الدِّيْنِ وَالدُّعَآءِ اِلَيْهِ وَالسُّؤَالِ عَنْهُ وَحِفْظِهٖ وَتَبْلِيْغِهٖ مَنْ لَّمْ يَبْلُغْهُ

باب: اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ اور شریعت کے احکام پر ایمان لانے کا حکم کرنا اور اِسکی طرف لوگوں کو بلانا اور دین کے بارے میں پوچھنا' یاد رکھنا اور دوسروں کو اِسکی تبلیغ کرنا

(۱۱۵) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيْعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ

(۱۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم خاندانِ ربیعہ سے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کافر حائل ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں حرمت والے مہینوں کے علاوہ اور زمانہ میں نہیں پہنچ سکتے۔ اس لیے ہم کو کوئی ایسا حکم فرمائیں جس پر ہم خود بھی عمل کریں اور اُدھر والوں کو بھی اس پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں

كُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَخْلُصُ اِلَيْكَ اِلَّا فِيْ شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَّعْمَلُ بِهٖ وَنَدْعُوْا اِلَيْهِ مَنْ وَّرَآءَ نَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ فَقَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّ وَاخُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَزَادَ خَلَفٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً۔

تم کو چار باتوں کے کرنے کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں کی ممانعت کرتا ہوں: (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز باقاعدگی سے پڑھنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا۔ اس کے بعد فرمایا: میں تم کو درج ذیل چیزوں سے منع کرتا ہوں: (۱) کدو کے تونبے سے۔ (۲) سبز گھڑے سے۔ (۳) لکڑی کے گھڑے سے اور (۴) روغن قیر ملے ہوئے برتن سے۔ خلف بن ہشام نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور پھر آپ نے اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

تشریح ❀ قبیلہ عبدالقیس کی ایک جماعت جو ۱۴ افراد پر مشتمل تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسلام کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کے کرنے کا حکم دیتا ہوں جو اس حدیث میں ذکر کی گئی ہیں۔ ایک دوسری روایت میں جو صحیح بخاری میں ہے اُس میں پانچ باتوں کے کرنے کا حکم دیا جن میں سے پانچویں رمضان کے روزے ہیں۔ یہاں اعتراض یہ ہوتا ہے کہ آپ نے چار باتیں فرمائیں اور ذکر کیا پانچ کو۔ علماء نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ اصل مقصود چار ہی باتیں تھیں یعنی توحید، نماز، زکوٰۃ اور روزہ مگر ایک چیز مالِ غنیمت کے پانچویں حصہ کی زیادہ بتلائی۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ قبیلہ مضر کے کافروں کے قریب رہتے تھے اور ان کافروں سے جہاد کرتے رہتے تھے اور مالِ غنیمت مل جاتا تھا اور ابن صلاح نے کہا کہ وَاَنْ تُؤَدُّوْا کا عطف شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر نہیں ہے تاکہ پانچ باتیں ہوں بلکہ اربع پر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار باتوں کا اور ایک اور بات کا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو چار چیزوں سے منع کرتا ہوں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار قسم کے برتنوں کے استعمال کرنے سے منع فرمایا یہ اس لیے کہ ان چار اقسام کے برتنوں میں اہلِ عرب شراب پیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی سخت بیخ کنی کے لیے شراب کے برتن استعمال کرنے کی بھی ممانعت فرمادی۔

(۱۱۶) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ بَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْاَلُهٗ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْوَفْدُ اَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ

(۱۱۶) حضرت ابو جمرہؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا اتنے میں ایک عورت آئی۔ اس نے حضرت ابن عباسؓ سے گھڑے کی نبیذ کے متعلق مسئلہ پوچھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ایک مرتبہ) حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: یہ کون سا وفد ہے یا کس قوم سے ہیں؟ وفد والوں نے عرض کیا کہ خاندانِ ربیعہ۔ آپ نے اس وفد کو خوش آمدید کہا (اور دُعا دی کہ) اللہ تعالیٰ تم کو رُسوا اور پشیمان نہ کرے۔ اہلِ وفد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کی خدمت میں دُور دراز

بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامٰى قَالَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا نَاْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَاَنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَاِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِيْ شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَ نَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ قَالَ وَاَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَ صَوْمُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسًا مِّنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَ رُبَّمَا قَالَ النَّقِيْرِ قَالَ وَ رُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَ قَالَ احْفَظُوْهُ وَ اَخْبِرُوْا بِهٖ مِنْ وَّرَآءَ كُمْ وَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ مَنْ وَّرَآءَ كُمْ وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَتِهِ الْمُقَيَّرِ۔

سے سفر کر کے آئے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کافر حائل ہیں اور ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ اور کسی مہینہ میں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے اس لیے آپ ہمیں کوئی ایسا اَمرِ فیصل بتا دیں جس پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے قبیلے کے لوگوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی دعوت دیں اور ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ نے اُن کو چار چیزوں کے کرنے کا اور چار چیزوں سے رُک جانے کا حکم دیا: (۱) آپ نے ان کو ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا اور پھر خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانے کے کیا معنی ہیں؟ وفد والوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) رمضان کے روزے رکھنا اور مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا۔ آپ نے اُن کو چار چیزوں سے منع فرمایا: (۱) کدو کی تونبی۔ (۲) سبز گھڑا۔ (۳) روغن قیر ملا ہوا برتن۔ (۴) شعبہ کی روایت کے مطابق لکڑی کا برتن۔ پھر آپ نے فرمایا تم خود بھی اسے یاد رکھو اور اپنے پیچھے والوں کو بھی اطلاع کر دو۔ ابوبکر بن شیبہ نے اپنی روایت میں لکڑی کے برتن کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۱۷) وَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَحْوِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَ قَالَ اَنْهَاكُمْ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْاَشَجِّ اَشَجِّ عَبْدِالْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ۔

(۱۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کی طرح نقل کیا ہے اور اس میں آپ نے فرمایا میں تم کو اس نبیذ سے منع کرتا ہوں جو کدو کی تونبی اور لکڑی کے کٹھلے اور سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں بنایا جاتا ہے۔ حضرت ابن معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج سے جو قبیلہ عبدالقیس کا سردار تھا' فرمایا: تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' عقلمندی اور سوچ سمجھ کر کام کرنا۔ (جلدی نہ کرنا)۔

تشریح اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبدالقیس کے سردار اشج کی تعریف فرمائی کہ تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں عقلمندی اور بُردباری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لیے فرمایا کہ جب قبیلہ عبدالقیس کے لوگ مدینہ منورہ پہنچے تو فوراً آپ کی خدمت میں آ

گئے مگر جو قبیلہ کا سردار تھا وہ سامان کے پاس کھڑا رہا اس نے سارا سامان اونٹ سے اتارا' پھر اونٹ کو باندھا' پھر اچھے کپڑے بدلے اس کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اس وقت آپ ﷺ نے اس سردار کو اپنے قریب بلایا اور پھر فرمایا: عقلمندی اور بردباری یہ دونوں خوبیاں ایسی ہیں جو تمام خوبیوں کی جڑ ہیں۔

(۱۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِالْقَيْسِ قَالَ سَعِيْدٌ وَ ذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهِ هٰذَآ أَنَّ أُنَاسًا مِّنْ عَبْدِالْقَيْسِ قَدِمُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا حَيٌّ مِّنْ رَّبِيْعَةَ وَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا فِيْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْمُرُبِهِ مَنْ وَّرَآءَ نَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ إِذَا نَحْنُ أَخَذْنَا بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَّأَقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ قَالُوْا يَانَبِيَّ اللّٰهِ مَا عِلْمُكَ بِالنَّقِيْرِ قَالَ بَلٰى جِذْعٌ تَنْقُرُوْنَهُ فَتَقْذِفُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ قَالَ سَعِيْدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ تَصُبُّوْنَ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى إِذَا سَكَنَ غَلَيَانُهُ شَرِبْتُمُوْهُ حَتّٰى إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَضْرِبُ ابْنَ عَمِّهِ بِالسَّيْفِ قَالَ وَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَرَاحَةٌ كَذٰلِكَ قَالَ وَكُنْتُ أَخْبَأُهَا حَيَآءً مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَفِيْمَ نَشْرَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِيْ أَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِيْ يُلَاثُ عَلٰى أَفْوَاهِهَا قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ أَرْضَنَا كَثِيْرَةُ الْجِرْذَانِ

(۱۱۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے اس شخص نے روایت نقل کی ہے جو قبیلہ عبدالقیس کے وفد سے ملا تھا وہ وفد جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ حضرت سعید کہتے ہیں کہ انہوں نے ابونضرہ کے واسطہ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ قبیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم ربیعہ کے قبیلہ سے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اس لیے حرمت والے مہینوں کے علاوہ اور مہینوں میں ہم آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے۔ اس لیے آپ ہمیں ایسا حکم دیں جس پر ہم خود بھی عمل کریں اور اپنے قبیلہ والوں کو بھی اس پر عمل کرنے کا حکم دیں اور اس کے ذریعے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو چار باتوں کے کرنے کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں: (۱) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ (۲) نماز قائم کرو۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرو۔ (۴) رمضان کے روزے رکھو اور مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو اور چار باتوں سے میں تم کو منع کرتا ہوں: (۱) کدو کی تونبی۔ (۲) سبز گھڑا۔ (۳) روغن قیر ملا ہوا برتن۔ (۴) لکڑی کا کھٹلا۔ وفد کے لوگوں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ کھٹلا کیا ہوتا ہے اور کس کام آتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! لکڑی کو کھود کر تم لوگ اس میں کھجوریں ڈال کر پانی ملاتے ہو جب اس کا جوش تھم جاتا ہے تو پھر تم اس کو پی لیتے ہیں اور نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ (نشہ میں) تم میں سے کوئی اپنے چچا کے بیٹے کو تلوار سے مارنے لگتا ہے۔ راوی نے کہا لوگوں میں اس وقت ایک شخص موجود تھا اس کو اس نشہ کی بدولت زخم لگ چکا تھا اس

وَلَا تَبْقٰى بِهَا اَسْقِيَةُ الْاَدَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ اَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ وَاِنْ اَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ وَاِنْ اَكَلَتْهَا الْجُرْذَانُ قَالَ وَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَشَجِّ عَبْدِالْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ۔

نے کہا میں اس کو رسول اللہ ﷺ سے شرم کے مارے چھپاتا تھا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر ہم کس برتن میں (پانی) پئیں؟ آپ نے فرمایا: چمڑے کے مشکوں میں جن کا منہ باندھا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! ہمارے علاقے میں چوہے بہت زیادہ ہیں چمڑے کی مشکیں نہیں رہ سکتیں۔ آپ نے فرمایا اگرچہ چوہے کاٹ ڈالیں۔ اگرچہ چوہے کاٹ ڈالیں۔ اگرچہ چوہے کاٹ ڈالیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کے سردار اشج سے فرمایا: تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے: عقلمندی اور بُردباری۔

تشریح ۞ اس حدیث کی تشریح گزر چکی ہے لیکن اس حدیث میں صرف اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے شراب نوشی کے ایک برتن کی وضاحت فرمائی اور دوسری بات یہ فرمائی کہ شراب نوشی کی برائیوں میں سے ایک بڑی برائی یہ ہے کہ انسان نشہ میں مبتلا ہوتا ہے اور جب انسان نشہ میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں حد سے بڑھنے لگ جاتا ہے جیسا کہ اس حدیث میں ایک آدمی کا اپنے چچا کے بیٹے کو مارنے کا ذکر ہے۔

(۱۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ غَيْرُ وَاحِدٍ لَقِىَ ذٰلِكَ الْوَفْدَ وَ ذَكَرَ اَبَا نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ اَنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ اَنَّ فِيْهِ وَتَذِيْفُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ وَالتَّمْرِ وَالْمَاءِ وَلَمْ يَقُلْ قَالَ سَعِيْدٌ اَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ۔

(۱۱۹) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ان لوگوں نے روایت کیا جو قبیلہ عبدالقیس کے وفد سے ملے اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (باقی حدیث اسی طرح ہے جو گزر چکی ہے) صرف سند اور کچھ الفاظ کا ردوبدل ہے مگر ترجمہ یہی ہے۔

(۱۲۰) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْبَصْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ قَزَعَةَ اَنَّ اَبَا نَضْرَةَ اَخْبَرَهٗ وَ حَسَنًا اَخْبَرَهُمَا اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِىَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ لَمَّا اَتَوْا نَبِىَّ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ مَا ذَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِى النَّقِيْرِ قَالُوْا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ اَوَ تَدْرِىْ مَا النَّقِيْرُ قَالَ نَعَمِ الْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسْطُهٗ وَلَا

(۱۲۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ ﷺ پر قربان ہمیں کس قسم کی چیز میں پینا حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لکڑی کے کٹھلے میں نہ پیا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ ہم آپ پر قربان کیا آپ جانتے ہیں کہ لکڑی کا کٹھلا کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! لکڑی کو اندر سے کھود لیتے ہیں (اسے کٹھلا کہتے ہیں) اور کدو کی تونبی اور سبز گھڑے میں بھی نہ پیا کرو۔ ہاں چمڑے کے برتن میں جس کا منہ ڈوری سے

فِي الدُّبَّآءِ وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ وَ عَلَيْكُمْ بِالْمُوْكَا۔

باندھ دیا جاتا ہے۔

۷: باب الدُّعَآءِ اِلَى الشَّهَادَتَيْنِ وَ شَرَآئِعِ الْاِسْلَامِ

باب: توحید ورسالت کی گواہی کی طرف دعوت دینا اوراسلام کے ارکان کا بیان

(۱۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّآءَ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَ رُبَّمَا قَالَ وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ فَتُرَدُّ فِيْ فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَآئِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

(۱۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یمن کا حاکم) بنا کر بھیجا اور فرمایا تم اہلِ کتاب کے کچھ لوگوں کے پاس جا رہے ہو پہلے تم انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس کو مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات میں پانچ نمازیں اُن پر فرض فرمائی ہیں اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو دولت مندوں سے لے کر اُنہی کے مفلس طبقہ میں تقسیم کی جائے گی اب اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو تم اُن کا بہترین مال ہرگز نہ لینا اور مظلوم کی بدعا سے ڈرنا کیونکہ مظلوں کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ (براہِ راست اللہ تک پہنچتی ہے)

(۱۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ اِسْحٰقَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّآءَ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ سَتَاْتِيْ قَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ۔

(۱۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا۔ باقی حدیث وہی ہے جو اوپر گزری ہے صرف سند کا فرق ہے۔

(۱۲۳) حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى

(۱۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا تم اہلِ کتاب کی قوم کی طرف جا رہے ہو۔ پہلے تم انہیں اس چیز کی دعوت دینا کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ

الْيَمَنِ قَالَ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتٰبٍ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَاِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَ لَيْلَتِهِمْ فَاِذَا فَعَلُوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُؤْخَذُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِذَا اَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَ تَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ ۔

کی کریں اگر وہ توحید الٰہی کا اقرار کر لیں تو اُن کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات میں اُن پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں اگر وہ اس کی بھی تعمیل کرنے لگیں تو اُن کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو دولت مند لوگوں سے لے کر انہی کے محتاجوں کو دی جائے گی۔ اب اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو (زکوٰۃ) اُن سے وصول کرنا مگر ان کے اعلیٰ درجہ کے مال سے پرہیز رکھنا۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی پہلی حدیث میں آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو روانہ کرتے ہوئے اسلام کے ارکان کی طرف لوگوں کو دعوت دینے کا حکم دیا اور اس کے بعد آخر میں خاص طور پر فرمایا کہ مظلوم کی بددُعا سے بچنا کیونکہ ظلم حرام ہے اور وقت کے حکمران پر لازم ہے کہ وہ اپنے حکام کو نصیحت کرے اُن کو اللہ تعالیٰ سے ڈرائے اور اُن کو اپنی عوام پر ظلم کرنے سے روکے اور ظلم کرنے والوں پر آخرت میں جو عذاب ہوں گے ان کو بیان کرے اور دوسری بات اس باب کی پہلی اور آخری حدیث میں یہ فرمائی گئی کہ ان کے دولت مند لوگوں سے زکوٰۃ وصول کی جائے اور ان کے بہترین مال کو نہ چھیڑا جائے بلکہ درمیانی قسم کا مال لیا جائے اور انہی کے مفلس محتاج لوگوں میں تقسیم کیا جائے اس حدیث سے بعض علماء نے یہ مسئلہ نکالا کہ ایک شہر والوں کی زکوٰۃ دوسرے شہر والوں پر تقسیم نہ کی جائے لیکن یہ استدلال کمزور ہے کیونکہ ان کے فقراء محتاج کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں کے مفلس محتاج لوگوں میں زکوٰۃ تقسیم کی جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

٨: باب الْاَمْرِ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب: ایسے لوگوں سے قتال (جہاد) کا حکم یہاں کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں

(١٢٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرِ ٍالصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهٗ وَ نَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وِ حِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ

(١٢٤) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکرؓ خلیفہ بنائے گئے اور اہلِ عرب میں سے جنہیں کافر ہونا تھا وہ کافر ہو گئے (حضرت ابوبکرؓ نے ان کے خلاف اعلانِ جنگ کیا) تو حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں سے کس طرح جنگ کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیا تھا کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم اس وقت تک ہوا ہے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں پس جو شخص لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو جائے گا وہ مجھ سے اپنا جان و مال بچالے گا ہاں حق پر ضرور اس کے جان و مال سے تعرض کیا جائے گا باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب میں ارشاد فرمایا اللہ کی قسم میں ضرور اس شخص سے قتال (جہاد)

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِى عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَ اللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِى بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت میں فرق جانتا ہے کیونکہ جس طرح نماز جسم کا حق ہے اسی طرح زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم اگر وہ لوگ ایک رسّی دینے سے بھی انکار کریں گے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیا کرتے تھے اور مجھے نہ دیں گے تو میں ضرور اُن سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم جب میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کا سینہ (مرتدوں سے) جنگ کرنے کے لیے کشادہ کردیا ہے تو میں بھی سمجھ گیا کہ یہی بات حق ہے۔

(١٢٥) وَحَدَّثَنِى اَبُو الطَّاهِرِ وحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَ وَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِى سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّى مَالَهٗ وَ نَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَ حِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔

(١٢٥) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الاّ اللہ کے قائل ہو جائیں جو شخص لا الٰہ الاّ اللہ کا قائل ہو جائے وہ مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کرے گا۔ ہاں! حق پر اس کے جان و مال سے تعرض کیا جائے گا۔ باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

(١٢٦) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّىُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِى الدَّرَاوَرْدِىَّ عَنِ الْعَلَاءِ ح وَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامَ وَ اللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اِنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ يُؤْمِنُوْا بِى وَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّى دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

(١٢٦) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم اس وقت تک ہے کہ وہ لا الٰہ الاّ اللہ کی گواہی دینے لگیں اور میرے اُن تمام احکام پر ایمان لے آئیں جو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لایا ہوں اگر وہ ایسا کرلیں تو مجھ سے اپنی جان و مال محفوظ کرلیں گے۔ ہاں! حق پر ان کی جان و مال سے تعرض کیا جائے گا باقی ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

(١٢٧) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنُ الْمُسَيَّبُ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ۔

(١٢٧) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال (جہاد) کروں۔ باقی حدیث اسی طرح ہے جو گزر چکی ہے۔ (صرف الفاظ کا فرق ہے باقی مفہوم یہی ہے)۔

(۱۲۸) حَدَّثَنِي أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمُوْا مِنِّي دِمَآئَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾ [الغاشية:۲۱'۲۲]

(۱۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے لڑنے کا اس وقت تک حکم ہے کہ وہ لا اِلٰہ الاَّ اللہ کے قائل ہو جائیں اگر وہ لا اِلٰہ الاَّ اللہ کے قائل ہو جائیں گے تو اُن کی جان اور اُن کا مال مجھ سے بچ جائے گا۔ ہاں! حق پر جان و مال سے تعرض کیا جائے گا (باقی نیتوں کا) حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: یعنی ''آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔ آپ ان پر کوئی داروغہ نہیں ہیں۔'' (یہ آیت اُس وقت کی ہے جب جہاد فرض نہیں ہوا تھا)۔

(۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ الْمَسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ يُقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْهُ عَصَمُوْا مِنِّي دِمَآئَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

(۱۲۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے لوگوں سے اُس وقت تک لڑنے کا حکم ہے کہ وہ لا اِلٰہ الاَّ اللہ اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گواہی دینے لگیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال بچا لیں گے۔ ہاں حق پر جان و مال سے تعرض کیا جائے گا (باقی اُن کے دِل کی حالت کا) حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

(۱۳۰) وَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرَّمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ۔

(۱۳۰) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے لا اِلٰہ الاَّ اللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور چیزوں کی پرستش کا انکار کر دیا اس کا جان و مال محفوظ ہو گیا۔ (باقی ان کے دل کی حالت کا) حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

(۱۳۱) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

(۱۳۱) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو ایک مانا۔ پھر اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

خُلاصَۃُ الباب: اِس باب کی احادیث میں بنیادی طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی توحید اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور اسلام کے کسی بھی رکن کا انکار کرے گا تو اُس کے خلاف جہاد کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ آپ کے وصال کے بعد کچھ لوگ

اسلام سے پھر گئے۔ یہ دو قسم کے لوگ تھے ایک تو وہ جو بالکل اسلام کو چھوڑ کر حالت کفر میں دوبارہ لوٹ گئے تھے یہ اسود عنسی جھوٹے داعی نبوت کو رسول مانتے تھے اور مسیلمہ کذاب کو کافر سمجھتے تھے۔ یہ لوگ یمن کے رہنے والے تھے اور دوسرا گروہ مسیلمہ کذاب کو رسول اور اسود عنسی کو کافر سمجھتا تھا یہ دونوں گروہ ہمارے پیغمبر خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی دونوں جھوٹے داعی نبوت کو مار دیا اور ان کے جو پیروکار تھے اُن میں سے بھی اکثریت کو مار دیا گیا پھر ایک تیسرا گروہ وہ تھا جو دین سے پھر گیا تھا اور شریعت اور دین کے ضروری احکام کا انکار کر کے نماز روزہ چھوڑ دیا اور پھر اسی طرح جاہلیت والے طریقے پر چلنے لگا اس طرح کچھ لوگ ایسے بھی پیدا ہو گئے جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق نکالنے لگے نماز تو پڑھتے لیکن زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ یہ لوگ حقیقت میں ایک قسم کے باغی تھے انہی کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شبہ ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان فتنوں کے خلاف لڑنا شروع کیا اور اکثر دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی انہیں کافر کہا اور اس بات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موافقت کی۔

۹: باب الدَّلِيْلِ عَلَى صِحَّةِ اِسْلَامِ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ مَالَمْ يَشْرَعْ فِي النَّزْعِ وَهُوَ الغَرْغَرَةُ وَ نَسْخِ جَوَازِ الْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ وَالدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ وَلَا يُنْقِذُهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِنَ الْوَسَآئِلِ

باب: موت کے وقت نزع کا عالم طاری ہونے سے پہلے پہلے اسلام قابل قبول ہے اور مشرکوں کیلئے دعائے مغفرت جائز نہیں اور شرک پر مرنے والا دوزخی ہے کوئی وسیلہ اس کے کام نہ آئے گا

(۱۳۲) وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ اَبَا جَهْلٍ وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَمِّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَ يُعِيْدُ لَهُ

(۱۳۲) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو ابو جہل اور عبداللہ بن اُمیہ بن مغیرہ کو ان کے پاس موجود پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے چچا لا اِلٰہ الاّ اللہ کا کلمہ کہہ دو میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی گواہی دوں گا۔ ابو جہل اور ابن اُمیہ کہنے لگے کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر رہے ہو؟ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار کلمہ توحید اپنے چچا ابو طالب کے سامنے پیش کرتے رہے اور یہی بات دھراتے رہے۔ بالآخر ابو طالب نے لا اِلٰہ الاّ اللہ کہنے سے انکار کر دیا اور آخری الفاظ یہ کہے کہ

تِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ اَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَ وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ﴾ [التوبة : ١١٣] وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴾ [القصص:٥٦]

میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک مجھے روکا نہیں جائے گا میں تو برابر دُعاء مغفرت کرتا رہوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ نازل فرمائی۔ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مؤمنوں کے لیے یہ بات مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دُعا کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ ان پر یہ ظاہر ہو گیا ہو کہ وہ دوزخی ہیں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے ابو طالب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو خطاب فرماتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ﴾ یعنی: ''بے شک تو ہدایت نہیں کر سکتا جسے تو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسے چاہے اور وہ ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے۔''

(١٣٣) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَ هُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ صَالِحٍ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاٰيَتَيْنِ وَقَالَ فِي حَدِيْثِهِ وَ يَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ وَفِي حَدِيْثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْكَلِمَةُ فَلَمْ يَزَالَا بِهِ۔

(١٣٣) حضرت زہری نے انہی سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے مگر اس روایت میں دونوں آیات کا تذکرہ نہیں ہے۔

(١٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَبٰى قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

(١٣٤) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سے ان کی موت کے وقت فرمایا: لا الٰہ الا اللہ کہہ دو میں قیامت کے دن اس کی گواہی دے دوں گا۔ ابو طالب نے انکار کر دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ﴾ نازل فرمائی۔ یعنی: ''بے شک تو ہدایت نہیں کر سکتا جسے تو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسے چاہے اور وہ ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے۔''

(١٣٥) وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ

(١٣٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سے فرمایا: لا الٰہ الا اللہ کہہ دو میں قیامت کے دن اس کی گواہی دے دوں گا۔ ابو طالب نے جواب میں کہا قریش مجھے بدنام کریں گے اور کہیں گے کہ ابو طالب نے ڈر کے مارے ایسا

قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْجَزَعُ لَاَ قْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ﴾ [القصص:٥٦]

کیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں کلمہ پڑھ کر آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا اسی پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ﴾ نازل فرمائی۔ یعنی: ''بے شک تو ہدایت نہیں کر سکتا جسے تو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسے چاہے اور وہ ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے۔''

خلاصۃ الباب: جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا چچا ابو طالب جب شدید بیماری میں مبتلا ہو گیا اور اس کی موت کا یقین ہو گیا تو آپ نے اپنے چچا کو کلمہ توحید کی دعوت دی کہ موت سے پہلے پہلے کلمہ توحید کا اقرار کر لو تا کہ کل میں قیامت کے دن آپ کے ایمان کی گواہی دے سکوں۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ ابو طالب پر اس وقت نزع کا عالم طاری نہیں ہوا تھا اس لیے کہ نزع کا عالم جب طاری ہو جائے تو پھر توبہ قبول نہیں ہوتی جیسا کہ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ....﴾ مطلب یہ ہے کہ ''ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہے جو بُرے کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے اُس وقت کہتا ہے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں'' (سورۃ النساء۴: ۱۸) ابو طالب پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوا تھا تبھی تو آپ ﷺ نے اُس سے بات کی اور مشرکوں نے جو ابو طالب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابو طالب کو سمجھایا کہ تُو اپنے آبائی دین سے پھر جائے گا۔ تب اس نے کلمہ کا انکار کر دیا اور آپ ﷺ کی دعوت کو ٹھکرا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ممانعت نہیں ہوتی اس وقت تک میں آپ کے لیے دُعاءِ مغفرت کرتا رہوں گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے دو آیات نازل فرمائیں: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ﴾ [التوبۃ : ۱۱۳] مطلب یہ کہ: ''نبی (ﷺ) اور مؤمنوں کے لیے اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے استغفار کریں جبکہ ان کا جہنمی ہونا واضح ہو چکا ہے'' اور دوسری آیت: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴾ [القصص : ۵٦] کہ: ''ہدایت آپ ﷺ کے اختیار میں نہیں ہے بلکہ ہدایت تو صرف اللہ کے پاس ہے کہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔'' اس آیت سے بعض لوگوں کے اس غلط عقیدے کا رَد ہو گیا کہ جو کہتے ہیں العیاذ باللہ آپ ﷺ مختارِ کُل ہیں حالانکہ یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کلی اختیار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

۱۰: باب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى التَّوْحِيْدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا

باب: جو شخص عقیدۂ توحید پر مرے گا وہ قطعی طور پر جنت میں داخل ہوگا

(۱۳٦) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(۱۳٦) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص لا الٰہ الا اللہ کا یقین رکھتے ہوئے مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا

(۱۳۷) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ

بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنِ الْوَلِيْدِ اَبِی بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

عنہ سے اس طرح کا فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کیا ہے۔ (صرف الفاظ میں ردوبدل ہے مطلب اور ترجمہ یہی ہے)۔

(۱۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ النَّضْرِ بْنُ اَبِی النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ ابْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرٍ قَالَ فَنَفِدَتْ اَزْوَادُ الْقَوْمِ قَالَ حَتَی هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَمَعْتُ مَا بَقِیَ مِنْ اَزْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللّٰهِ عَلَيْهَا قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَجَآءَ ذُوالْبُرِّ بِبُرِّهٖ و ذُوالتَّمْرِ بِتَمْرِهٖ قَالَ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ وَ ذُوالنَّوَاةِ بِنَوَاهُ قُلْتُ وَمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ بِالنَّوَاةِ قَالَ كَانُوْا يَمُصُّوْنَهٗ وَيَشْرَبُوْنَ عَلَيْهِ الْمَآءَ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهَا حَتَی مَلَاَ الْقَوْمُ اَزْوِدَتَهُمْ قَالَ فَقَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَلْقَی اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيْهِمَا اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(۱۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں کے پاس جو زادِ راہ تھا وہ ختم ہوگیا۔ یہاں تک کہ آپ نے ان لوگوں میں سے بعض کے اُونٹ ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر آپ لوگوں کے پاس سے بچا ہوا زادِ راہ جمع کریں اور اس پر دُعا فرمائیں (تاکہ اس میں برکت ہو جائے اور سب کو کفایت کر جائے) آپ نے ایسا ہی کیا تو جس کے پاس گیہوں تھے وہ گیہوں لے کر آ گئے اور جن کے پاس کھجور تھی وہ کھجور لے کر آ گئے اور جس کے پاس خالی گٹھلیاں تھیں وہ خالی گٹھلیاں لے کر آ گیا۔ میں نے کہا گٹھلی کو کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ گٹھلیوں کو چوستے تھے اور اس پر پانی پی لیا کرتے تھے۔ بالآخر سارا سامان جب جمع ہوگیا تو آپ نے اس پر دُعا فرمائی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سب لوگوں نے اپنے اپنے توشہ دانوں کو بھر لیا۔ اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں جو بندہ اللہ تعالیٰ سے ان دونوں باتوں کی شہادتوں کا یقین رکھتے ہوئے ملے گا (مرے گا) وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۳۹) وَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ جَمِيْعًا عَنْ اَبِی مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَوْ عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ شَكَّ الْاَعْمَشُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَاَكَلْنَا وَاَدَّهَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۱۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (راوی اعمش کو شک ہے) کہ جب غزوۂ تبوک کا وقت آیا تو اس دن لوگوں کو بہت سخت بھوک لگی۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے ان اُونٹوں کو جن پر پانی لاتے ہیں اُن کو ذبح کر کے گوشت وغیرہ کھا لیں اور (چربی) کا تیل بنالیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کرلو۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلُوْا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِنَطْعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ قَالَ وَجَعَلَ يَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ وَ يَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطْعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِي اَوْعِيَتِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا فِي اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَئُوْهُ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَ فَضَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ۔

ﷺ! اگر آپ ایسا کریں گے تو سواریاں کم ہو جائیں گی (آپ ایسا نہ کریں) بلکہ سب لوگوں کا بچا ہوا کھانے پینے کا سامان جمع کریں اور اللہ تعالیٰ سے اس میں برکت کی دُعا فرمائیں اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ آپ نے فرمایا اچھا! پھر چمڑے کا دستر خوان منگوا کر بچھا دیا اور لوگوں کے پاس جو کچھ کھانے پینے کا سامان بچ گیا تھا اس کو طلب فرمایا۔ آپ کے حکم کے مطابق کچھ لوگوں نے مٹھی بھر جو اور کچھ لوگوں نے مٹھی بھر چھوہارے اور کچھ لوگوں نے روٹی کا ٹکڑا لا کر حاضر کر دیا یہاں تک کہ یہ سب کچھ جب دستر خوان پر جمع ہو گیا تو آپ نے برکت کی دُعا فرمائی۔ دُعا کے بعد فرمایا: اپنے اپنے سب برتن بھر لو۔ لوگوں نے تمام برتن بھر لیے۔ پورے لشکر میں کوئی برتن خالی نہ رہا۔ پھر سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور اس کے بعد بھی کچھ حصہ باقی رہ گیا تو آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ جو بندہ ان دونوں شہادتوں پر یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا (مرے گا) اُسے جنت سے ہرگز نہ روکا جائے گا۔

(۱۴۰) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيءٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَ ابْنُ اَمَتِهِ وَ كَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ۔

(۱۴۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اس بات کا قائل ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کی بندی (حضرت مریم) کے بیٹے اور کلمۃ اللہ ہیں جو اس نے حضرت مریم کی طرف القاء کیا تھا اور روح اللہ ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(۱۴۱) وَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيءٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ

(۱۴۱) حضرت عمیر بن ہانی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ اس کے جو عمل بھی ہوں۔ (لیکن اس روایت میں) یہ الفاظ مذکور نہیں کہ

الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَآءَ۔

جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے چلا جائے۔

(۱۴۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَ اللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَاَشْهَدَنَّ لَكَ وَ لَئِنْ شُفِعْتُ لَاَ شْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَ نْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيْهِ خَيْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ اُحَدِّثُكُمُوْهُ الْيَوْمَ وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

(۱۴۲) حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نزع کی حالت میں تھے۔ میں حاضر ہوا (اور انہیں دیکھ کر) رونے لگا۔ انہوں نے فرمایا روتا کیوں ہے؟ اللہ کی قسم اگر مجھ سے گواہی لی گئی تو میں تیرے لیے گواہی دوں گا' اگر میری سفارش قبول کی گئی تو تیرے لیے سفارش کروں گا' اگر مجھ میں طاقت ہوئی تو تجھے فائدہ پہنچاؤں گا۔ پھر فرمایا کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اس میں تم لوگوں کو فائدہ ہو اور میں نے تم سے وہ بیان نہ کی ہو۔ ہاں ایک حدیث میں نے بیان نہیں کی وہ میں آج تم سے بیان کرتا ہوں کیونکہ میرا سانس گھٹنے کو ہے (مرنے کے قریب ہوں)۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص لا الٰہ الاّ اللہ اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گواہی دے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دوزخ کو حرام کر دے گا۔

(۱۴۳) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَهٗ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ ابْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ثُمَّ سَارَسَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ

(۱۴۳) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ میرے اور آپ کے درمیان کجاوے کی درمیانی لکڑی کے علاوہ اور کوئی چیز حائل نہ تھی۔ اتنے میں آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ بن جبلؓ! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حاضر ہوں۔ پھر تھوڑی دیر چلے پھر فرمایا: اے معاذ بن جبلؓ! میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پھر تھوڑی دیر چلے پھر فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ بندے صرف اُسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں (اس کے بعد) پھر آپ تھوڑی دیر چلتے

جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ۔

رہے پھر فرمایا اے معاذ بن جبلؓ! کیا تو جانتا ہے کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ بشرطیکہ وہ ایسا کریں (یعنی شرک نہ کریں) میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو عذاب نہ دے۔

(۱۴۴) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهٗ عُفَيْرٌ قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ اَتَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقَ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا۔

(۱۴۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے عفیر نامی گدھے پر آپ ﷺ کے ساتھ سوار تھا۔ آپ نے فرمایا: اے معاذ کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ اس کو عذاب نہ دے جو اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ دے دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں (ورنہ) وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔

(۱۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي حَصِيْنٍ وَالْاَشْعَثِ ابْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا الْاَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذًا تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ يُعْبَدُ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا قَالَ اَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ۔

(۱۴۵) حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاذ کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے (اسکے بعد) فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے جب وہ ایسا کریں؟ (یعنی شرک نہ کریں) میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ان کو عذاب نہ دے۔

(۱۴۶) حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُوْلُ دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَجَبْتُهٗ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى النَّاسِ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۱۴۶) دوسری روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: حضرت معاذ ؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے آواز دی اور میں نے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق لوگوں پر کیا ہے؟ باقی حدیث وہی ہے جو ابھی گزری۔

(۱۴۷) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ

(۱۴۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے

الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَنَا اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا وَ خَشِيْنَا اَنْ يُقْطَعَ دُوْنَنَا وَ فَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِّلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا فَلَمْ اَجِدْ فَاِذَا رَبِيْعٌ يَّدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِيْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَعْطَانِي نَعْلَيْهِ قَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيْتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِيْتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ هَاتَيْنِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيْتُ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَضَرَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِيَدِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً فَخَرَرْتُ لِاسْتِيْ فَقَالَ ارْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دیر تک تشریف نہ لائے۔ ہم ڈر گئے کہ کہیں (اللہ نہ کرے) آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو۔ اس لیے ہم گھبرا کر کھڑے ہوگئے۔ سب سے پہلے مجھے گھبراہٹ ہوئی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا۔ یہاں تک کہ بنی نجار کے باغ تک پہنچ گیا۔ ہر چند باغ کے چاروں طرف گھوما مگر اندر جانے کا کوئی دروازہ نہ ملا۔ اتفاقاً ایک نالہ دکھائی دیا جو بیرونی کنوئیں سے باغ کے اندر جا رہا تھا۔ میں اسی نالہ میں سمٹ کر گھر کے اندر داخل ہوا اور آپ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ آپ نے فرمایا: ابوہریرہ! میں نے عرض کیا: جی ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا حال ہے؟ آپ ہمارے سامنے تشریف فرما تھے اور اچانک اُٹھ کر تشریف لے آئے اور دیر ہوگئی تو ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں کوئی حادثہ نہ گزرا ہو اس لیے ہم گھبرا گئے۔ سب سے پہلے مجھے ہی گھبراہٹ ہوئی (تلاش کرتے کرتے) اس باغ تک پہنچ گیا اور لومڑی کی طرح سمٹ کر (نالہ کے راستہ سے) اندر آ گیا اور لوگ میرے پیچھے ہیں۔ آپ نے اپنی نعلین مبارک مجھے دے کر فرمایا اے ابوہریرہ! میری یہ دونوں جوتیاں (بطور نشانی) کے لے جاؤ اور جو شخص باغ کے باہر دل کے یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوا ملے اس کو جنت کی بشارت دے دو۔ (میں نے حکم کی تعمیل کی) سب سے پہلے مجھے حضرت عمرؓ ملے۔ انہوں نے کہا اے ابوہریرہؓ! یہ جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں ہیں۔ آپ نے مجھے یہ جوتیاں دے کر بھیجا ہے کہ جو مجھے دل کے یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہوا ملے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' اس کو جنت کی بشارت دے دوں۔ حضرت عمرؓ نے یہ سن کر ہاتھ سے میرے سینے پر ایک ضرب رسید کی جس کی وجہ سے میں سرینوں کے بل گر پڑا۔ کہنے لگے اے ابوہریرہ! لوٹ جا۔ میں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور میں رو پڑنے کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْهَشْتُ بُكَآءً وَرَكِبَنِى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَإِذَا هُوَ عَلٰى اَثَرِى فَقَالَ لِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِى بَعَثْتَنِى بِهٖ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَىَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِى قَالَ ارْجِعْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّى اَبَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِىَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرَهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّى اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ۔

قریب تھا۔ میرے پیچھے عمرؓ بھی آ پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا میری ملاقات عمرؓ سے ہوئی اور جو پیغام آپ نے مجھے دے کر بھیجا تھا میں نے ان کو پہنچا دیا۔ انہوں نے میرے سینے پر ایک ضرب رسید کی جس کی وجہ سے میں سرینوں کے بل گر پڑا اور کہنے لگے لوٹ جا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت عمرؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ قربان! کیا آپ نے ابوہریرہ کو جوتیاں دے کر حکم دیا تھا کہ جو شخص دل کے یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہے اس کو جنت کی بشارت دے دینا۔ فرمایا: ہاں! حضرت عمرؓ نے عرض کیا آپ ایسا نہ کریں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ (عمل کرنا چھوڑ دیں گے) اور اسی فرمان پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ ان کو عمل کرنے دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اچھا تو) رہنے دو۔

(۱۴۸) حَدَّثَنِى اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَعْدَيْكَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا۔

(۱۴۸) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور معاذ بن جبلؓ ایک سواری پر سوار تھے (معاذؓ آپ کے پیچھے بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذؓ نے عرض کیا حاضر ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر آپ نے فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذؓ نے عرض کیا حاضر ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر فرمایا اے معاذ! حضرت معاذؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! حاضر ہوں' خدمت اقدس میں موجود ہوں۔ آپ نے فرمایا: جو بندہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اللہ اس پر ضرور دوزخ کو حرام کر دے گا۔ حضرت معاذؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اس فرمان کی لوگوں کو اطلاع نہ کردوں کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: اگر ایسا ہوگا تو (اعمال چھوڑ کر لوگ اسی پر) بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ معاذؓ نے اپنی موت کے وقت گناہ کے خوف کی وجہ سے یہ حدیث بیان کی۔

(۱۴۹) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِى ابْنَ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

(۱۴۹) حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں میں کچھ خرابی ہو گئی تھی اس لیے میں نے رسول اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عِتْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ اَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي اُحِبُّ اَنْ تَاْتِيَنِي تُصَلِّي فِي مَنْزِلِي فَاَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِهِ فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَنْزِلِي وَاَصْحَابِهِ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ) يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ اَسْنَدُوا عُظْمَ ذٰلِكَ وَ كُبْرَهُ اِلٰى مَالِكِ ابْنِ دُخْشُمٍ قَالَ وَدُّوا اَنَّهُ دَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ وَ وَدُّوا اَنَّهُ اَصَابَهُ شَرٌّ فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ وَ قَالَ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالُوا اِنَّهُ يَقُولُ ذٰلِكَ وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ قَالَ لَا يَشْهَدُ اَحَدٌ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ النَّارَ اَوْ تَطْعَمُهُ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَعْجَبَنِي هٰذَا الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لِاِبْنِي اُكْتُبْهُ فَكَتَبَهُ۔

ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میری یہ خواہش ہے کہ آپ میرے گھر میں تشریف لا کر نماز پڑھیں تا کہ میں اس جگہ کو اپنے نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں (کیونکہ میں مسجد میں حاضری سے معذور ہوں) پس آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے اور گھر میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ مگر صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں گفتگو میں مشغول رہے (دورانِ گفتگو) مالک بن دخشم کا تذکرہ آیا۔ لوگوں نے اس کو مغرور اور متکبر کہا (کہ وہ آپ کی تشریف آوری کی خبر سن کر بھی حاضر نہیں ہوا معلوم ہوا وہ منافق ہے) صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم دل سے چاہتے تھے کہ آپ اس کے لیے بددعا کریں کہ وہ ہلاک ہو جائے یا کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا وہ اللہ تعالیٰ کی معبودیت اور میری رسالت کی گواہی نہیں دیتا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا (زبان سے تو) وہ اس کا قائل ہے مگر اس کے دل میں یہ بات نہیں ہے۔ فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دے گا وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا یا یہ فرمایا کہ اس کو آگ نہ کھائے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حدیث مجھے بہت اچھی لگی میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اس کو لکھ لو تو انہوں نے اس حدیث کو لکھ لیا۔

(۱۵۰) حَدَّثَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَنِي عِتْبَانُ ابْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ عَمِيَ فَاَرْسَلَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ فَخُطَّ لِي مَسْجِدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَجَاءَ قَوْمُهُ وَتَغَيَّبَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِمِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ۔

(۱۵۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ نابینا ہو گئے تھے اس لیے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور مسجد کی ایک جگہ مقرر کر دیں۔ پس آپ آئے۔ عتبان کے خاندان والے بھی آئے مگر ایک آدمی جس کا نام مالک بن دُخیشم تھا نہ آیا باقی حدیث وہی ہے جو ابھی گزری۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں بنیادی بات یہ بیان کی گئی ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کر لیا اور اسی عقیدے پر موت آ گئی تو وہ قطعی طور پر جنت میں داخل ہوگا اگر اپنے بُرے اعمال کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا تو چند دن عذاب رہے گا ہمیشہ جہنم میں نہیں رہ سکتا۔

اِسی باب کی حدیث نمبر ۱۴۴ کے آخر میں آپ ﷺ کے فرمان کے جواب میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری سنا کر خوش نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو یہ مت سنا ایسا نہ ہو کہ لوگ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں اور وہ نیک کام کرنا اور گناہوں سے بچنا چھوڑ دیں۔ اگر چہ عقیدۂ توحید نجات کے لیے کافی ہے لیکن جہنم اور اس کے عذاب سے مکمل محفوظ رہنے کے لیے اور جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لیے نیک اعمال کرنا اور بُرے کاموں سے بچنا بھی از حد ضروری ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس حدیث کے بعد آگے حدیث نمبر ۱۴۶ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے آپ ﷺ کی طرف سے خوشخبری والا پیغام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری چھاتی پر ایک ہاتھ رسید کیا جس سے میں سرین کے بل گر پڑا۔ اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارادہ نہیں تھا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گرا دیں یا ایذا پہنچائیں بلکہ اُن کو اس کام سے باز رکھنا مقصود تھا اور چھاتی پر ہاتھ مارنا اس لیے تھا کہ ان کو تنبیہ ہو اور وہ یہ کہنے سے باز رہیں۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فعل بطورِ اعتراض کے نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ پر کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیغام میں سوائے اُمت کو خوش کرنے کے اور کوئی بات نہ تھی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے پیغام کو عام کرنا خلافِ مصلحت کے سمجھا۔ کیونکہ وہ وقت دین میں جد و جہد اور کوشش کرنے کا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالانا خاص طور پر جہاد وغیرہ کا حکم دین کی ترقی کے لیے نہایت ضروری تھا۔ اگر یہ خوشخبری سب کو پہنچ جاتی تو احتمال (Chance) تھا کہ بہت سے لوگ تن آسانی کرتے اور اسی پر بھروسہ کر کے سست پڑ جاتے اور اسی وجہ سے حضرت عمرؓ حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ آئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ مصلحت بیان کی۔ آپ ﷺ نے ان کی رائے کو ٹھیک سمجھا اور اسی پر عمل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کوئی معمولی شخصیت نہیں تھی بلکہ قرآن میں تقریباً ۲۲ مقامات ایسے ہیں کہ جو رائے فرش پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہوتی تھی وہی رائے آسمان سے قرآن بن کر نازل ہو جایا کرتی تھی۔

۱۱: بَاب الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اِرْتَكَبَ الْمَعَاصِي الْكَبَائِرِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو ربّ، اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہو پس وہ مؤمن ہے اگر چہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرے

(۱۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَبِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ۔

(۱۵۱) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے کا، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر اپنی رضا کا (دِل سے) اعلان کر دیا، اُس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔

الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا۔

تشریح اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا رب سمجھے۔ اس کے سوا اور کسی کو رب نہ سمجھے اور اسلام ہی کو اپنا دین سمجھے اور اس کے سوا کفر کے دوسرے راستوں پر نہ چلے اور حضرت محمد ﷺ کی اتباع میں رہے۔ جس میں یہ صفات ہوں گی بے شک ایمان کی حلاوت اس کے دل میں معلوم ہوگی اور وہ اس کا مزہ چکھے گا۔ مزا چکھنے سے مراد یہ ہے کہ اس کا ایمان صحیح ہوگا اور اس کے دل کو اطمینان ہوگا۔ اس لیے کہ جو شخص کسی چیز سے راضی ہوتا ہے تو وہ اس کے لیے آسان ہوتی ہے۔ اسی طرح جب مؤمن کے دل میں ایمان بیٹھ جاتا ہے تو عام عبادتیں اور طاعتیں اس پر آسان ہو جاتی ہیں اور اسے ہر نیکی میں لذت ملتی ہے۔

۱۲ :باب بيان عَدَدِ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَاَفْضَلِهَا وَاَدْنَاهَا وَ فَضِيْلَةُ الْحَيَآءِ وَكَوْنِهٖ مِنَ الْإِيْمَانِ

باب: ایمان کی شاخوں کے بیان میں کہ ایمان کی کونسی شاخ افضل ہے اور کونسی ادنیٰ؟ اور حیاء کی فضیلت اور اس کا ایمان میں داخل ہونے کے بیان میں

(١٥٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ۔

(۱۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی کچھ اُوپر ستر (۷۰) شاخیں ہیں اور حیاء بھی ایمان ہی کی ایک شاخ ہے۔

(١٥٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ۔

(۱۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی کچھ اُوپر ستر (۷۰) یا کچھ اُوپر ساٹھ (۶۰) شاخیں ہیں جن میں سب سے بڑھ کر لا الٰہ الا اللہ کا قول ہے اور سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کو راستہ سے دُور کر دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(١٥٤) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَآءِ فَقَالَ الْحَيَآءُ مِنَ الْإِيْمَانِ۔

(۱۵۴) سالم نے اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ ایک آدمی اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا ہے۔ فرمایا: حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(١٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ

(۱۵۵) اس روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ مَرَّ بِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يَعِظُ اَخَاهُ۔

ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء داری کی نصیحت کررہا ہے (باقی حدیث وہی ہے)۔

(۱۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا السَّوَّارِ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَلْحَيَاءُ لَايَاْتِي اِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ اِنَّهٗ مَكْتُوْبٌ فِي الْحِكْمَةِ اَنَّ مِنْهُ وَقَارًا وَمِنْهُ سَكِيْنَةً فَقَالَ عِمْرَانُ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ تُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفِكَ۔

(۱۵۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیثِ مبارکہ بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء سے خیر ہی حاصل ہوتی ہے۔ بشیر بن کعب نے عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے یہ حدیث سن کر کہا حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیاء سے وقار حاصل ہوتا ہے۔ عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان بیان کر رہا ہوں اور تم اپنی (حکمت کی) کتابوں کی باتیں بیان کرتے ہو۔

(۱۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي رَهْطٍ مِنَّا وَ فِيْنَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ قَالَ اَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهٗ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ اِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ اَوِ الْحِكْمَةِ اَنَّ مِنْهُ سَكِيْنَةً وَ وَقَارٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى قَالَ وَ مِنْهُ ضُعْفٌ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتّٰى اَحْمَرَّتَا عَيْنَاهُ وَ قَالَ اَلَا اَرٰى اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ تُعَارِضُ فِيْهِ؟ قَالَ فَاَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيْثَ قَالَ فَاَعَادَ بُشَيْرٌ فَغَضِبَ عِمْرَانُ قَالَ فَمَا زِلْنَا نَقُوْلُ فِيْهِ اِنَّهٗ مِنَّا يَا اَبَا نُجَيْدٍ اِنَّهٗ لَابَاْسَ بِهٖ۔

(۱۵۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اپنی جماعت کے ساتھ عمران بن حصین کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور بشیر بن کعب بھی موجود تھے۔ عمران نے اس روز ایک حدیث بیان کی۔ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیاء بالکل خیر ہی خیر ہے۔ بشیر بولے ہم نے بعض کتابوں میں دیکھا (پڑھا) ہے کہ حیاء سے سنجیدگی اور وقارِ الٰہی پیدا ہوتا ہے اور کبھی کمزوری بھی۔ یہ سن کر عمران کی آنکھیں غصہ کے مارے سرخ ہوگئیں اور کہنے لگے میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کرتا ہوں اور تم اس کے خلاف بیان کرتے ہو۔ یہ کہہ کر عمران نے دوبارہ حدیث بیان کی، بشیر نے دوبارہ وہی بات کہی۔ عمران غضبناک ہوگئے۔ عمران کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے ہم برابر کہتے رہے اے ابونجید (یہ ان کی کنیت تھی) یہ ہم میں سے ہی ہیں، کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيْرَ بْنَ الرَّبِيْعِ الْعَدَوِيَّ يَقُوْلُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ۔

(۱۵۸) حضرت حمیر بن ربیع عدوی کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں ایمان کی شاخوں اور حیاء کے متعلق بتایا گیا ہے۔ پہلی روایت میں فرمایا گیا کہ ایمان کی کچھ اُوپر ستر شاخیں ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ کچھ اُوپر ساٹھ شاخیں ہیں مگر اس میں راوی کو شک ہے کہ ستر پر کئی شاخیں ہیں یا ساٹھ پر کئی شاخیں ہیں۔

حدیث میں بضع کا لفظ آیا ہے۔اس کے معنی میں علماء کا اختلاف ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ بضع تین سے دس تک کو کہتے ہیں۔کسی نے کہا تین سے نو تک کو بعض نے کہا سات کو۔کسی نے کہا دو سے دس تک اور بارہ سے بیس تک کو اور شعبہ سے مراد ایک ٹکڑا ہے تو حدیث کے معنی یہ ہوئے کہ ایمان ستر پر کئی خصلتوں کا نام ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ ایمان لغت میں یقین کرنے کو کہتے ہیں اور شریعت میں دل سے یقین کرنے کو اور زبان سے اقرار کرنے کو اور شریعت کے دیگر دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اعمال کو کہتے ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ سب سے افضل خصلت ایمان کی کلمہ توحید پر یقین کرنا ہے اور سب سے کم تر راستے میں سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے۔ معلوم ہوا کہ تمام خصلتوں میں سے سب سے اعلیٰ خصلت توحید ہے جو ہر ایک کے لیے ضروری ہے اور کوئی شاخ اس کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔گویا کہ یہ جڑ (Root) ہے اور سب سے کم تر خصلت راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا ہے۔مطلب یہ ہے کہ جس چیز سے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچنے کا گمان ہو تو ان دونوں خصلتوں کے درمیان بہت سی خصلتیں ہیں جو کہ قرآن وحدیث میں غور وفکر کرنے سے معلوم ہو سکتی ہیں۔

اور حیاء کو بھی ایمان قرار دیا گیا۔دوسری احادیث میں ہے کہ حیاء سے نہیں ہوتی مگر بھلائی۔ایک روایت میں ہے کہ حیاء بالکل خیر ہے۔

حیا انسان کو بری بات سے روکتی ہے اور اچھی بات کی طرف انسان کو آمادہ کرتی ہے۔جیسا کہ اسی باب کی ایک روایت میں بشیر نے کتابوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ حیاء سے سنجیدگی اور وقارِ الٰہی پیدا ہوتا ہے۔

۱۳ :باب جَامِعِ اَوْصَافِ الْاِسْلَامِ

(۱۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي حَدِيْثِ اَبِي اُسَامَةَ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔

باب: اسلام کے جامع اوصاف کا بیان

(۱۵۹) حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر میں اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے پوچھوں۔ابو اسامہ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی سے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کہہ میں ایمان لایا اللہ پر پھر ڈٹا رہ۔

خُلاصۃ الباب: اس حدیث میں جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کو ایمان پر ڈٹے رہنے کی تعلیم دی ہے۔استقامت یعنی کسی چیز پر ڈٹا رہنا ایسی چیز ہے جس سے سارے کام کامل اور احسن طریقے سے ہوتے ہیں اور اس صفت سے تمام بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ایسے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تعریف کی ہے کہ جن لوگوں نے اقرار کر لیا کہ ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس بات پر جم گئے ایسے لوگوں پر فرشتے اُترتے ہیں۔ایسے لوگوں کو نہ کسی قسم کا خوف اور نہ غم۔

۱۴ :باب بَيَانِ تَفَاضُلِ الْاِسْلَامِ وَاَيِّ اُمُوْرِهَا اَفْضَلُ

باب: اسلام کی فضیلت اور اس بات کے بیان میں کہ اسلام میں کونسے کام افضل ہیں؟

(۱۶۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَ تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

(۱۶۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانا کھلاؤ اور سلام کرو ہر شخص کو خواہ تم اسے پہچانتے ہو یا نہیں سلام کرو۔

(۱۶۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ فَقَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ يَدِهٖ۔

(۱۶۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا مسلمان سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۱۶۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ۔

(۱۶۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۱۶۳) وَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوْسٰى عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ۔

(۱۶۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس شخص کا اسلام (سب سے) بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۱۶۴) وَ حَدَّثَنِيْهِ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

(۱۶۴) اس روایت میں دوسری سند کے ساتھ یہ الفاظ ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا مسلمان افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ذکر فرمایا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی فضیلت اور اچھے مسلمان کے بارے میں تعارف کروایا ہے۔ کونسا اسلام بہتر ہے؟ جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا کھلاؤ اور ہر شخص کو خواہ اس سے پہچان ہو یا نہ ہو اُسے سلام کرنا اور اسی باب کی دوسری روایت میں ہے کہ سب سے افضل مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ تو بظاہر ایک ہی باب کی دونوں طرح کی روایات میں تعارض نظر آ رہا ہے۔ اس کا جواب علما نے یہ دیا ہے کہ حصولِ منفعت کے اعتبار سے لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام کرنا افضل عمل ہے اور دفع ضرر کے اعتبار سے لوگوں کو زبان اور ہاتھ سے محفوظ رکھنا افضل عمل ہے۔

دوسرا جواب علماء نے یہ دیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ مختلف جواب سائلین اور حاضرین کے اختلاف کی وجہ سے مختلف ہوں جس موقع پر حاضرین میں کھانا کھلانے اور سلام کرنے میں کمی تھی وہاں کھانا کھلانا اور سلام کرنے کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا اور جہاں ایذاء رسانی سے بچنے میں کمی تھی وہاں اس کو افضل عمل قرار دیا۔

۱۵ :باب بَيَانُ خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ بِهِنَّ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ

باب: اُن خصلتوں کے بیان میں جن سے ایمان کی حلاوت حاصل ہوتی ہے

(۱۶۵)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ۔

(۱۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اس کو ان کی وجہ سے ایمان کی لذت حاصل ہوگی: (۱) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُسے دیگر سب چیزوں سے محبوب ہوں۔ (۲) جس شخص سے محبت کرے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کرے۔ (۳) جب اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے نجات دے دی تو پھر دوبارہ کفر کی طرف لوٹنے کو اتنا بُرا سمجھے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو بُرا سمجھتا ہے۔

(۱۶۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْاَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ۔

(۱۶۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی اس کو ایمان کا مزہ آجائے گا: (۱) جس شخص سے محبت کرے صرف اللہ کے لیے کرے۔ (۲) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تمام عالم سے زیادہ محبوب ہوں۔ (۳) جب اللہ تعالیٰ نے کفر سے نجات دے دی تو پھر کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ آگ میں ڈالے جانے کو اچھا سمجھے۔

(۱۶۷) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ اَنْ يَّرْجِعَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا۔

(۱۶۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ دوبارہ یہودی یا نصرانی ہونے سے آگ میں لوٹ جانے کو زیادہ بہتر سمجھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں اُن خصلتوں کا بیان ہے جن کی وجہ سے ایمان کی حلاوت اور لذت حاصل ہوگی۔ علماء کرام نے حلاوت کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ ایک مؤمن کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے جو تکلیفیں آئیں ان کو برداشت کرنے کے نتیجہ میں ایک خاص قسم کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ اسے حلاوتِ ایمان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس

کے رسول ﷺ سے محبت کا مطلب یہ ہے کہ ہر معاملے میں انہی کا حکم مانے اور اس کی نافرمانی کو قطعی طور پر ترک کر دے۔

۱۶: باب وُجُوبِ مَحَبَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكْثَرَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَالْوَالِدِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَاِطْلَاقِ عَدَمِ الْاِيْمَانِ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُحِبَّهُ هٰذِهِ الْمَحَبَّةَ

باب: اس بات کے بیان میں کہ مومن وہی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر والوں، والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت ہو

(۱۶۸) وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِالْوَارِثِ الرَّجُلُ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

(۱۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ یا کوئی شخص مومن نہیں ہوگا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے تمام متعلقین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہوں۔

(۱۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

(۱۶۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص مومن ہوگا جب تک میں اسے اس کی اولاد، والد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو جاؤں۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: علماء لکھتے ہیں کہ اس محبت سے مراد محبت طبعی نہیں بلکہ محبت اختیاری مقصود ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور آپ کی اطاعت وفرمانبرداری اور آپ کے احکامات وتعلیمات پر عمل پیرا ہونے کو دنیا و مافیہا (Whole World) کی تمام چیزوں سے مقدم رکھے۔ والدین، بیوی بچے، دوست واحباب یہ سب اگر ناراض ہو جائیں تو کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیے مگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہرگز سرزد نہ ہو۔ یہی سچی محبت ہے اور اس پر ایمان کا مدار ہے۔

۱۷: باب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مِنْ خِصَالِ الْاِيْمَانِ اَنْ يُّحِبَّ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْخَيْرِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ ایمان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے لیے جو پسند کرے اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے

(۱۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

(۱۷۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مومن

يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ اَوْ قَالَ لِجَارِهٖ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

ہوگا جب تک یہ بات ہو کہ جو بات اپنے لیے پسند کرتا ہو وہی اپنے بھائی کے لیے یا پڑوسی کے لیے پسند کرے۔

(۱۷۱)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ قَالَ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

(۱۷۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ مؤمن نہیں ہوگا جب تک اپنے ہمسایہ یا اپنے بھائی کیلئے وہی بات دل سے چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں ایمانِ کامل کی صفات بیان کی گئی ہیں وہ یہ کہ ایک مؤمن کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مؤمن مسلمان بھائی کے لیے وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔اسی طرح ہمسایہ کے لیے بھی یہی ہے۔یہ ایمانِ کامل کی ایک صفت ہے اور ہر مسلمان کو یہ صفت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیے۔

۱۸ :باب تَحْرِيْمِ اِيْذَآءِ الْجَارِ

باب: ہمسایہ کو تکلیف دینے کی حرمت کے بیان میں

(۱۷۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَآئِقَهٗ۔

(۱۷۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی ضرر رسانیوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی حدیث میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسائے کی اہمیت بیان کی ہے کہ جس کی ایذاء اور ضرر رسانیوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا۔علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص جانتا ہو کہ ہمسائے کو ستانا حرام ہے اس کے باوجود ہمسائے کو ستانا جائز سمجھتا ہے تو وہ شخص کافر ہے۔وہ کبھی جنت میں نہیں جائے گا یا یہ کہ اوّلاً تو جنت میں داخلہ نہیں ہوگا بلکہ اپنی سزائیں بھگت کر پھر اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل ہونے کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

۱۹ :باب الْحَثِّ عَلٰى اِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ وَ لُزُوْمِ الصَّمْتِ، اِلَّا عَنِ الْخَيْرِ وَكَوْنِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب: ہمسایہ اور مہمان کی عزت کرنا اور نیکی کی بات کے علاوہ خاموش رہنا ایمان کی نشانیوں میں سے ہے کا بیان

(۱۷۳)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

(۱۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کا ایمان اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ہو پس اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر اسے خاموش رہنا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ.

چاہیے اور جس شخص کا ایمان اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جس شخص کا ایمان اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔

(۱۷۴) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِيْ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ.

(۱۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہوں اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔

(۱۷۵) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ حُصَيْنٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهٖ.

(۱۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا جو گزشتہ حدیث میں گزرا مگر اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ (جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو) وہ اپنے ہمسائے سے اچھا سلوک کرے۔

(۱۷۶) وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهٖ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ.

(۱۷۶) حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے ہمسائے سے اچھا سلوک کرنا چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت پر احسانِ عظیم کرتے ہوئے بہت ہی عمدہ عمدہ نصیحتیں کی ہیں جن پر عمل کرنے کے نتیجہ میں دنیا میں بھی فائدہ اور آخرت میں بھی فائدہ ہے۔ ہمسائے سے اچھا سلوک، مہمان کی خاطر مدارات اور زبان کی حفاظت۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص مؤمن نہیں جس کا ہمسایہ بھوکا ہو اور وہ خود پیٹ بھر کر کھانا کھا کر سو جائے۔''

۲۰ :باب بَیَانِ کَوْنِ النَّھْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَاَنَّ الْاِیْمٰنَ یَزِیْدُ وَ یَنْقُصُ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ بُری بات سے منع کرنا ایمان میں داخل ہے اور یہ کہ ایمان بڑھتا اور کم ہوتا ہے

(۱۷۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ کِلَاھُمَا عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِھَابٍ وَ ھٰذَا حَدِیْثُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ بَدَاَ بِالْخُطْبَۃِ یَوْمَ الْعِیْدِ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ مَرْوَانُ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ فَقَالَ قَدْ تُرِکَ مَا ھُنَالِکَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْہِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَّاٰی مِنْکُمْ مُّنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔

(۱۷۷) حضرت طارق بن شہاب ؒ سے روایت ہے کہ عید کے دن سب سے پہلے نماز سے قبل جس شخص نے خطبہ شروع کیا وہ مروان تھا ایک آدمی کھڑا ہو کر مروان سے کہنے لگا کہ نماز خطبہ سے پہلے ہونی چاہیے۔ مروان نے جواب دیا وہ دستور اب چھوڑ دیا گیا ہے (حاضرین میں سے) ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے اس شخص پر شریعت کا جو حق تھا وہ اس نے ادا کر دیا (اب چاہے مروان مانے یا نہ مانے) میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص تم میں سے کوئی بات شریعت کے خلاف دیکھے تو وہ ہاتھ سے اس کو بدل دے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو زبان سے ایسا کرے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے ہی اس کو بُرا جانے مگر یہ ضعیف ترین ایمان کا درجہ ہے۔

(۱۷۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ فِیْ قِصَّۃِ مَرْوَانَ وَ حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ وَ سُفْیَانَ۔

(۱۷۸) حضرت طارق بن شہاب ؒ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی بالکل اسی طرح مذکور ہے۔

(۱۷۹)حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ النَّضْرِ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحِ ابْنِ کَیْسَانَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّۃٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ

(۱۷۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے پہلے جس اُمت میں نبی بھیجا گیا ہے اُس کی اُمت میں سے اس کے کچھ دوست اور صحابی بھی ہوئے ہیں جو اس کے طریقہ پر کاربند اور اس کے حکم کے پیرو رہے ہیں لیکن ان صحابیوں کے بعد کچھ لوگ ایسے بھی ہوئے ہیں جن کا قول فعل کے خلاف اور فعل حکم (نبی) کے خلاف ہوا ہے۔ جس شخص نے ہاتھ سے اُن مخالفین کا مقابلہ کیا وہ بھی مومن تھا جس نے زبان سے جہاد کیا وہ بھی مومن تھا اس کے علاوہ رائی کے دانہ کے برابر ایمان کا کوئی

وَ يَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ وَ يَفْعَلُوْنَ مَالَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَحَدَّثْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاَنْكَرَهٗ عَلَيَّ فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَعُوْدُهٗ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْنَا سَاَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَالِحٌ فَقَدْ تُحُدِّثَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ۔

درجہ نہیں۔ ابورافع کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے بیان کی انہوں نے مانا اور انکار کیا۔ اتفاق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آ گئے اور قناۃ (وادی مدینہ) میں اُترے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی عیادت کو مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ جب ہم وہاں جا کر بیٹھ گئے تو میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے یہ حدیث اسی طرح بیان کی جیسا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کی تھی۔ حضرت صالح (راویٔ حدیث) فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح بیان کی گئی ہے۔

(۱۸۰) وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْخَطْمِيُّ عَنْ جَعْفَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَكَانَ لَهٗ حَوَارِيُّوْنَ يَهْتَدُوْنَ بِهَدْيِهٖ وَ يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِهٖ مِثْلَ حَدِيْثِ صَالِحٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ قُدُوْمَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاجْتِمَاعَ ابْنِ عُمَرَ مَعَهٗ۔

(۱۸۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے کچھ دوست ولی ہوئے ہیں جو نبی کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہیں اور اس کی سنت پر عامل رہے ہیں۔ باقی حدیث صالح کی حدیث کی طرح ہے مگر اس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آنے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ملنے کا کوئی تذکرہ نہیں۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود بھی بُرائیوں سے بچے اور خود اس کے اپنے اندر دوسروں کو بُرائیوں سے منع کرنے کی کسی نہ کسی درجہ میں طاقت ہونی چاہیے اگر طاقت نہیں تو پھر کم از کم اس برائی کو خود اپنے دل میں برا سمجھنا چاہیے اس کو آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کا سب سے کمزور ترین درجہ قرار دیا ہے اور اگر اتنا بھی نہیں تو پھر اس میں ایمان کا کوئی مادہ نہیں ہے۔

۲۱: باب تَفَاضُلِ اَهْلِ الْاِيْمَانِ فِيْهِ وَ رُجْحَانِ

باب: ایمان والوں کی ایمان میں ایک دوسرے پر فضیلت اور یمن والوں کے ایمان کی ترجیح کے

اَهْلِ الْيَمَنِ فِيْهِ

بیان میں

(۱۸۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِیْ خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِیُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَرْوِیْ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَشَارَ النَّبِیُّ ﷺ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ الْاِيْمَانَ هٰهُنَا وَاِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطٰنِ فِی رَبِيْعَةَ وَ مُضَرَ۔

(۱۸۱) حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اپنے دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ایمان تو یہاں ہے اور سخت مزاجی اور سنگ دلی ربیعہ و مضر اونٹ والوں میں ہے جو اونٹوں کی دُموں کے پیچھے پیچھے ہانکتے چلے جاتے ہیں جہاں سے شیطان کے دو سینگ نکلیں گے یعنی قبیلہ ربیعہ اور مصر۔

(۱۸۲)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِیُّ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْفِقْهُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔

(۱۸۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یمن والے آئے ہیں یہ بہت نرم دل ہیں۔ ایمان بھی یمنی (اچھا) ہے، شریعت فہمی بھی یمنی اور حکمت بھی یمنی (اچھی ہے)۔

(۱۸۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ ح وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی اسی طرح بیان فرمائی۔

(۱۸۴)وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَّاَرَقُّ اَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔

(۱۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں۔ ان کی طبیعتیں بہت کمزور، دِل بہت نرم ہیں، فقہ بھی اور حکمت بھی یمن والوں کی اچھی ہے۔

(۱۸۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَاْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِیْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ الْفَدَّادِيْنِ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ۔

(۱۸۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کفر کا مرکز مشرق کی طرف ہے۔ فخر و غرور گھوڑے والوں میں اور اُونٹ والوں میں ہے جن کے دِل سخت اور نرم اخلاقی و مسکینی بکری والوں میں ہے۔

(۱۸۶)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ عَنْ

(۱۸۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

اِسْمٰعِیْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاِیْمَانُ یَمَانٌ وَالْکُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالسَّکِیْنَةُ فِی اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّیَاءُ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْخَیْلِ وَالْوَبَرِ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان تو یمن والوں میں ہے اور کفر مشرق کی طرف ہے اور بکری والوں میں مسکنت (نرم مزاجی) ہوتی ہے اور غرور اور ریا کاری (سخت مزاجی اور بدخلقی) گھوڑوں والوں اور اونٹوں والوں میں ہے۔

(۱۸۷)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّکِیْنَةُ فِی اَهْلِ الْغَنَمِ۔

(۱۸۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: فخر، غرور اور سخت مزاجی اونٹوں والوں میں ہے اور نرم مزاجی بکری والوں میں ہے۔

(۱۸۸)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ زَادَ الْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ۔

(۱۸۸) زہری سے اسی مذکورہ روایت کی طرح منقول ہے مگر اس میں اتنا اضافہ ہے کہ ایمان یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمن والوں میں ہے۔

(۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا اَبُو الْیَمَانِ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ جَاءَ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَّاَضْعَفُ قُلُوْبًا الْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ وَّالسَّکِیْنَةُ فِی اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ قِبَلَ مَطْلِعِ الشَّمْسِ۔

(۱۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یمن والے آ گئے ہیں یہ لوگ نہایت نرم دل اور کمزور دل ہیں، ایمان بھی یمنی اور حکمت بھی یمنی اور مسکینی بکری والوں میں اور فخر و غرور شور مچانے والے دیہاتیوں میں جو مشرق کی طرف رہتے ہیں۔

(۱۹۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَاکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَلْیَنُ قُلُوْبًا وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً الْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَةُ یَمَانِیَةٌ رَاْسُ الْکُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔

(۱۹۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں جو بہت نرم دل اور رقیق القلب ہیں۔ ایمان یمن میں اور حکمت بھی یمن میں ہے۔ کفر کی جڑ مشرق کی طرف ہے۔

(۱۹۱)وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَّ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ رَاْسُ الْکُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔

(۱۹۱) اعمش لکھتے ہیں یہ روایت اسی مذکورہ سند کے ساتھ مذکور ہے۔ مگر اس میں یہ آخری جملہ نہیں ہے کہ کفر کی جڑ مشرق کی طرف ہے۔

(۱۹۲)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ ح وَ حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ یَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَزَادَ وَالْفَخْرَ وَالْخُیَلَاءَ فِیْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ وَالسَّکِیْنَةُ وَالْوَقَارُ فِیْ اَصْحَابِ الشَّآءِ۔

(۱۹۲) اعمش نے اسی مذکورہ سند کے ساتھ جریر کی حدیث کے مطابق نقل کیا اور اس میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ فخر اور غرور اُونٹ والوں میں ہے اور مسکنت اور وقار بکری والوں میں ہے۔

(۱۹۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَآءُ فِی الْمَشْرِقِ وَالْاِیْمَانُ فِیْ اَهْلِ الْحِجَازِ۔

(۱۹۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دل کی سختی اور سخت مزاجی مشرق والوں میں ہے اور ایمان حجاز والوں میں ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث میں جناب نبی کریم ﷺ نے یمن والوں کے ایمان کی تعریف فرمائی اس لیے کہ بخاری شریف میں ایک تفصیلی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ قبیلہ بن تمیم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے بنو تمیم تم کو بشارت ہو۔ انہوں نے اس بشارت کو مال کی بشارت سمجھا اور کہنے لگے کہ اچھا تو دلوایئے کیا دلواتے ہیں۔ آپ ﷺ کو ان کی یہ پست حرکت پسند نہ آئی۔ اسی دوران میں یمن کی ایک جماعت آ گئی۔ آپ ﷺ نے اُن یمن والوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: قبیلہ بنو تمیم نے تو بشارت قبول نہیں کی لو تم اسے قبول کر لو۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! بسر و چشم ہم یہ بشارت قبول کرتے ہیں۔ اس کے بعد عرض کیا کہ ہم تو آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ اپنے دین کے کچھ مسائل سیکھیں' الخ

اس واقعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یمن والوں کے دِل میں دین اور اس کے احکام قبول کرنے کی کتنی صلاحیت تھی جو بشارت انہیں سنائی گئی وہ فوراً انہوں نے قبول کر لی اور اپنے آنے کا جو اصل مقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا وہ صرف دین کی طلب تھی۔ اُن کی اسی صلاحیت اور استعداد کو دیکھا تو فرمایا کہ ایمان اور حکمت تو درحقیقت ان لوگوں کا حصہ ہے اور اسی کو یہاں نرم دِلی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اس باب کی حدیث نمبر ۱۹۰ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کفر کا مرکز مشرق کی طرف ہے ان الفاظ سے فارس کی طرف اشارہ ہے جو مدینہ منورہ سے مشرق کی طرف ہے۔ یہ آگ پرست اپنے کفر میں بڑے سخت تھے۔ شاہِ فارس نے آپ ﷺ کے خط مبارک کو پھاڑ دیا تھا۔

۲۲: باب بَیَانِ اَنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَنَّ مَحَبَّةَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْاِیْمَانِ وَاَنَّ اِفْشَآءَ السَّلَامِ سَبَبٌ لِّحُصُوْلِهَا

باب: جنت میں صرف ایمان والے جائیں گے ایمان والوں سے محبت ایمان کی نشانی ہے اور کثرتِ سلام آپس میں محبت کا باعث ہے

(۱۹۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ وَ وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا

(۱۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کہ ایمان نہیں لاؤ گے اور پورے مؤمن نہیں بنو گے جب تک کہ آپس میں محبت نہیں

تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

کرو گے۔ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ گے (وہ یہ ہے کہ) آپس میں ہر ایک آدمی کو سلام کیا کرو۔

(۱۹۵)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٍ۔

(۱۹۵) اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کہ ایمان نہیں لاؤ گے۔ آگے حدیث کے وہی الفاظ ہیں جو اوپر والی حدیث میں ہیں۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث میں نبی کریم ﷺ نے ایمان کو کامل کرنے اور جنت میں داخلہ کا سبب جس چیز کو ارشاد فرمایا ہے وہ ہے۔ آپس میں ایک دوسرے پر سلام کرنا۔ کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے اور اس محبت سے ایمان کی حلاوت دل میں اُترنے لگتی ہے۔ کتنا مختصر راستہ ہے جنت میں جانے کا اگر کوئی اللہ کی جنت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے یہ بڑا آسان راستہ ہے۔

۲۳ :باب بَيَانُ اَنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةَ

باب: دین خیر خواہی اور بھلائی کا نام ہے

(۱۹۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ اِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْكَ قَالَ وَرَجَوْتُ اَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا قَالَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ اَبِيْ كَانَ صَدِيْقًا لَهٗ بِالشَّامِ ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ۔

(۱۹۶) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا: کس چیز کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی اس کی کتاب کی اس کے رسول کی مسلمانوں کے ائمہ کی اور تمام مسلمانوں کی۔

(۱۹۷)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۹۷) حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے اسی حدیث کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۱۹۸)وَ حَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ سَمِعَهٗ وَهُوَ يُحَدِّثُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ

(۱۹۸) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے اسی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

تَمِیمِ الدَّارِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۹۹) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّ اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

(۱۹۹) حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

(۲۰۰) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَايَعْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

(۲۰۰) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان سے خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

(۲۰۱) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ وَ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِیْ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔ قَالَ يَعْقُوْبُ فِیْ رِوَايَتِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ۔

(۲۰۱) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ (جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے) میں اس کو سنوں گا اور اطاعت کروں گا اور آپ نے میری استطاعت کے مطابق ہی عمل کا حکم فرمایا اور میں نے ہر مسلمان سے خیر خواہی کی بھی بیعت کی۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی پہلی حدیث بہت اہم اور جامع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس پر اسلام کا مدار ہے۔ پورے کے پورے دین کو ایک لفظ ''نصیحت'' میں رکھ دیا ہے۔ نصیحت کے معنی علماء نے یہ بیان کیے ہیں کہ ہر قسم کی بھلائیوں کو جمع کرنا۔ بعض علماء نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ کسی چیز کا کھوٹ نکال دینا۔ اس لحاظ سے نصیحت لِلّٰہ کے معنی یہ ہوں گے کہ بندہ اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان کسی قسم کا کھوٹ نہ رکھے۔ اللہ کی کتاب کی نصیحت کے معنی یہ ہیں کہ مکمل آداب کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی تلاوت کی جائے اور اس کو سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے اور اس کی نشر و اشاعت کی جائے۔

رسول کی نصیحت کا مطلب یہ ہے کہ اس کی رسالت کی مکمل تصدیق کی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک بات کو مانا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' اہل بیت عظام کے ساتھ محبت اور عقیدت کے اظہار کے ساتھ ساتھ ان کے نقش قدم پر زندگی کو گزارنا اپنی زندگی کا نصب العین بنانا چاہیے۔

ائمہ مسلمین کی نصیحت کا مطلب یہ ہے کہ ہر حق مسئلے میں ان کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے۔ عام مسلمانوں کی نصیحت یہ ہے کہ دنیا و آخرت کی تمام بھلائی کی باتیں ان کو بتائی جائیں' ان کو تکلیف نہ دی جائے' ان کے عیوب کی پردہ پوشی کی جائے۔

۲۴: باب بَيَانُ نُقْصَانَ الْاِيْمَانِ بِالْمَعَاصِیْ وَ نَفْيِهٖ عَنِ الْمُتَلَبِّسِ

باب: گناہ کرنے سے ایمان کم ہو جاتا ہے اور گناہ کرتے وقت گنہگار سے ایمان علیحدہ ہو جاتا ہے

بِالْمَعْصِيَةِ عَلَى إِرَادَةِ نَفْيِ كَمَالِهِ

یعنی اس کا ایمان کامل نہیں رہتا

(۲۰۲)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَابَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ هٰؤُلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ وَكَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَ لَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ۔

(۲۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی حالت میں کوئی زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا اور نہ ہی ایمان کی حالت میں کوئی چور چوری کرتا ہے اور نہ ہی ایمان کی حالت میں کوئی شراب خور شراب خوری کرتا ہے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالملک بن ابی بکر نے نقل کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کرتے تھے پھر فرماتے کہ ایمان کی حالت میں اعلانیہ کوئی لوگوں کے سامنے نہیں لوٹتا (یعنی اس وقت اُس میں ایمان نہیں ہوتا)۔

(۲۰۳)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُالْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ ابْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ مَعَ ذِكْرِ النُّهْبَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَاتَ شَرَفٍ وَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ هٰذَا إِلَّا النُّهْبَةَ۔

(۲۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زنا کرنے والا زنا نہیں کرتا اور پھر حدیث بالا کی روایت بیان کی اور اس میں نُهْبَةِ کا لفظ بھی ہے مگر اس کے ساتھ ذَاتَ شَرَفٍ کا لفظ نہیں ہے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے سعید اور ابو سلمہ اور اُن سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث کی طرح روایت کی مگر اس میں لفظ نُهْبَةِ (لوٹ) نہیں ہے۔

(۲۰۴)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ ذَكَرَ النُّهْبَةَ وَلَمْ يَقُلْ ذَاتَ شَرَفٍ۔

(۲۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی حدیث کے مثل روایت کی جو عقیل نے زہری سے' زہری نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی اور اس میں نُهْبَةِ کا لفظ ذکر کیا ہے اور لفظ ذَاتَ شَرَفٍ نہیں ہے۔

(۲۰۵)وَ حَدَّثَنِی حَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ مَوْلٰی مَیْمُوْنَةَ وَ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(۲۰۵)اس سند میں مذکور تمام راویوں کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

(۲۰۶)وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ یَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ۔

(۲۰۶)اسی سند میں مذکور راویوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

(۲۰۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ كُلُّ هٰؤُلَآءِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ غَیْرَ اَنَّ الْعَلَآءَ وَ صَفْوَانُ بْنَ سُلَیْمٍ لَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ وَفِیْ حَدِیْثِ هَمَّامٍ یَرْفَعُ اِلَیْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ اَعْیُنَهُمْ فِیْهَا وَهُوَ حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ وَّ زَادَ وَ لَا یَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاكُمْ اِیَّاكُمْ۔

(۲۰۷)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زہری کی حدیث کی طرح روایت ہے۔ علاوہ اس کے علاء اور صفوان بن سلیم کی روایت میں یہ لفظ ہیں کہ: یَرْفَعُ النَّاسَ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ اور ہمام کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: یَرْفَعُ اِلَیْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ اَعْیُنَهُمْ اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ: لَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ' الخ یعنی جب تم میں سے کوئی شخص غنیمت کے مال میں سے چوری کرے تو اس وقت وہ مؤمن نہیں رہتا۔ پس اس سے بچتے رہو' پس اس سے بچتے رہو۔

(۲۰۸)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمٰنَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّالتَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ۔

(۲۰۸)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زنا کرنے والا شخص زنا کی حالت میں مؤمن نہیں ہوتا اور چور بھی چوری کی حالت میں مؤمن نہیں اور اسی طرح جب کوئی شراب نوشی کرتا ہے تو اس حالت میں وہ مؤمن نہیں ہوتا اور توبہ کا دروازہ اس کے بعد بھی کھلا رہتا ہے۔

(۲۰۹)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ شُعْبَةَ۔

(۲۰۹)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے۔ پھر آگے شعبہ کی حدیث کے مثل ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث میں جن حرام افعال کا تذکرہ ہے ان کے ساتھ یہ بھی فرمایا گیا کہ ان افعال کے کرتے وقت وہ ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا اس سے یہ مطلب نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ بالکلیہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اعلیٰ درجہ کے ایمان سے وہ نکل کر کمزور درجے کے ایمان میں داخل ہو جاتا ہے یعنی ایمان اس کا کامل نہیں رہتا لیکن اگر وہ ان اعمال کو جائز اور

حلال سمجھ کر اختیار کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا اور قطعی طور پر وہ ایمان سے خارج ہو جائے گا۔ مسلمان کو ان کاموں کو حرام ہی سمجھنا چاہیے اور اگر کسی سے کبھی نادانی میں ایسے اعمال سرزد ہو ہی جائیں تو توبہ واستغفار کر لینی چاہیے۔

۲۵: باب بَيَانِ خِصَالِ الْمُنَافِقِ

باب: منافق کی خصلتوں کے بیان میں

(۲۱۰) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِي الْاَعْمَشُ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَاِنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ۔

(۲۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ چاروں خصلتیں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائے تو سمجھ لو کہ اس میں منافق کی ایک خصلت پیدا ہوگئی ہے جب تک کہ اس کو چھوڑ نہ دے: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) جب عہد کرے تو توڑ ڈالے۔ (۳) جب وعدہ کرے تو وعدے کی خلاف ورزی کرے۔ (۴) اور جب جھگڑا کرے تو آپے سے باہر ہو جائے۔ سفیان کی حدیث میں یوں ہے کہ جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی علامت ہوگی۔

(۲۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ۔

(۲۱۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ (۳) اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

(۲۱۲) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ۔

(۲۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ (۳) اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ اَبُوْ زُكَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ وَّاِنْ صَامَ وَ صَلّٰى وَ زَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ۔

(۲۱۳) علاء بن عبدالرحمٰن اس سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں اور اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو۔

(۲۱۴)وَ حَدَّثَنِي اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ وَ عَبْدُالْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَ ذَكَرَ فِيْهِ وَاِنْ صَامَ وَ صَلّٰى وَ زَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ۔

(۲۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مذکورہ سند کے ساتھ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ: اگر چہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں عملی منافق کی تین نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں ہے کہ اس کے اندر اس طرح کی علامتیں پائی جائیں۔اس طرح کرنے سے مسلم معاشرے میں آپس میں نفرت وعداوت بڑھتا چلا جاتا ہے۔ مسلم معاشرے کو خراب کرنے والی بنیادی روحانی بیماریاں یہی ہیں۔اس لیے ہر مسلمان کو ان اخلاقی اور روحانی برائیوں سے بچنا چاہیے۔ جب بھی ہم کسی سے بات کریں تو اس میں جھوٹ شامل نہ ہو اور جب بھی کسی سے وعدہ کریں تو اس کو نبھانے کی کوشش کریں اور جب ہمارے پاس کوئی امانت رکھوائے تو اس کی حفاظت کریں' اس میں خیانت نہ کریں۔

۲۶ :باب بَيَانِ حَالِ اِيْمَانِ مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَا كَافِرُ

باب: اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے کے حال کے بیان میں

(۲۱۵)حَدَّثَنِي اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَكْفَرَ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا۔

(۲۱۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے کسی ایک پر یہ کلمہ چسپاں ہو کر رہتا ہے۔

(۲۱۶)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ۔

(۲۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہا تو اُن دونوں میں سے ایک پہ کفر آئے گا اگر وہ واقعی کافر ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔

(۲۱۷)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَّجُلٍ ادَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ اِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعٰى

(۲۱۷) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جانتے بوجھتے کسی دوسرے کو باپ بنایا تو یہ بھی کفر کی بات ہے اور جس شخص نے ایسی بات کو اپنی طرف منسوب کیا جو اس میں نہیں ہے تو ایسا شخص ہم میں سے نہیں ہے اور اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے اور جس نے کسی کو کافر کہا یا

مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّاللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ۔

اللہ کا دشمن کہہ کر پکارا حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ اسی پر لوٹ آئے گا۔

خُلاصَۃُ البَاب: جو شخص توحید و رسالت پر پختہ ایمان رکھتا ہو اسے کافر کہنا صحیح نہیں ہے۔ جب تک کہ کسی عقیدۂ کفریہ کا اظہار نہ کرے۔ اسلام میں کسی مسلمان کو کافر کہنے یا کسی کافر کو مسلمان کہنے کی ممانعت ہے۔ ان احادیث سے مقصد مؤمن' موحد' گناہ گار کو کافر کہنے کی ممانعت کرنا ہے نہ کہ کھلے کافر کو کافر کہنے کی ممانعت کرنا۔

اس باب کی سب سے آخری حدیث میں سب سے بڑے کفر کی نشاندہی کی گئی ہے وہ یہ کہ انسان اپنا رشتہ اپنے خالق سے توڑ کر غیر خالق سے جوڑ لے اور دوسرے نمبر کا کفر یہ ہے کہ انسان محض تکبر میں آ کر اپنے حقیقی والد کے بجائے دوسرے کو اپنا والد بنا لے اور اس سے تعلق قائم کر لے۔

۲۷: باب بَيَانِ حَالِ اِيْمَانِ مَنْ رَّغِبَ عَنْ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ

باب: جاننے کے باوجود اپنے باپ کے انکار کرنے والے کے ایمان کی حالت کا بیان

(۲۱۸) حَدَّثَنِي هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَهُوَ كُفْرٌ۔

(۲۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے آباء کے نسب کا انکار نہ کرو۔ جس نے اپنے باپ کے نسب کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔

(۲۱۹) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ لَقِيْتُ اَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتُمْ اِنِّيْ سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ سَمِعَ اُذُنَايَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى اَبًا فِي الْاِسْلَامِ غَيْرَ اَبِيْهِ يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۲۱۹) حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب زیاد کے بارے میں بھائی ہونے کا دعویٰ کیا گیا تو میں نے ابوبکرہ سے ملاقات کی تو ان سے کہا کہ تم نے کیا کہا؟ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے خود اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس مسلمان نے جاننے کے باوجود اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا باپ بنایا تو اس پر جنت حرام ہے۔ ابوبکرہ نے کہا کہ یہ بات تو خود میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

(۲۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ وَّاَبِيْ بَكْرَةَ كِلَاهُمَا يَقُوْلُ

(۲۲۰) حضرت سعد اور حضرت ابوبکرہ دونوں سے روایت ہے کہ ہمارے کانوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اور میرے دل نے یقین کیا کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرِ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ۔

فرمایا) جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو باپ بنائے اس پر جنت حرام ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں ایسے حضرات کے لیے بڑی اہم نصیحت ہے جو اپنے حسب اور نسب کے سلسلہ میں غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ اپنے کسی آبائی پیشہ کو حقیر سمجھنے کی وجہ سے اپنے آپ کو سیّد اور شیخ وغیرہ کی طرف منسوب کرنا کسی طور پر جائز نہیں۔ ویسے ادب، شفقت، تعظیم کے درجے میں کسی کو والد یا بزرگی کا مقام دینے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

۲۸ :باب بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ

باب: نبی ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے

(۲۲۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ وَ عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ طَلْحَةَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّ قِتَالُهٗ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ فَقُلْتُ لِاَبِیْ وَآئِلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَرْوِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَوْلُ زُبَيْدٍ لِاَبِیْ وَآئِلٍ۔

(۲۲۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا (برا بھلا کہنا) فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ حدیث کے راوی زبید کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل سے کہا آپ نے یہ بات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنی ہے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ زبید نے کہا ہاں! (میں نے یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے)۔ شعبہ کی حدیث میں زبید کی ابو وائل سے اِس بات کا ذکر نہیں ہے۔

(۲۲۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۲۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی طرح ہی نقل کی ہے۔

۲۹ :باب بَيَانُ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب: نبی ﷺ کے فرمان کے بیان میں کہ میرے بعد کافروں جیسے کام نہ کرنے لگ جانا کہ آپس ہی میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو

(۲۲۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

(۲۲۳) حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ

الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعَ اَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهٖ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

علیہ وسلم نے مجھے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: لوگوں کو خاموش کرا دو۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کافروں جیسی حرکتیں نہ کرنے لگ جانا کہ آپس ہی میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(۲۲۴)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکورہ حدیثِ مبارکہ کی طرح روایت کیا۔

(۲۲۵)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَيْحَكُمْ اَوْ قَالَ وَ يْلَكُمْ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

(۲۲۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا: وَ يَحْكُمْ یاوَ يْلَكُمْ میرے بعد کافروں جیسی حرکتیں نہ کرنے لگ جانا کہ آپس ہی میں ایک دوسرے کی گردنیں اُڑانے لگ جاؤ۔ (یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنے کے درپہ ہو جاؤ)۔

(۲۲۶)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ وَّاقِدٍ۔

(۲۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے شعبہ کی واقد سے روایت کی گئی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اتنا سخت گناہ ہے کہ قرآنِ حکیم میں اس کی بڑی سخت وعیدات ذکر کی گئی ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ [النساء:۹۳] ''ایک مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرنے کی اس آیت میں پانچ سزائیں تجویز کی گئی ہیں: (۱) جہنم میں جائے گا۔ (۲) جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔ (یہ کافروں والی سزا ہے) (۳) اللہ کا غضب اس پر ہوگا۔ (۴) اللہ کی لعنت اس پر ہوگی۔ (۵) اس کے لیے عذابِ عظیم تیار کیا گیا ہے۔

مسلمان کو قتل کرنا کفر نہیں، کافروں والا عمل ضرور ہے اسی لیے کافروں والی سزا رکھی گئی ہے لیکن اس باب کی احادیث میں جو مسلمان کو قتل کرنا کفر کہا گیا ہے اس کے بارے میں علماء نے یہ جوابات دیئے ہیں: (۱) کفر نہ کرو ہمیشہ مسلمان رہو تا کہ تمہیں کفر کی وجہ سے قتل نہ کر دیا جائے۔ (۲) جو شخص مسلمان کے خون کو حلال سمجھ کر قتل کرے وہ کافر ہے۔ (۳) مسلمان کو قتل کرنا کفر کی طرح ہے کیونکہ یہ کافروں والا فعل ہے۔

۳۰: باب اِطْلَاقِ اِسْمُ الْكُفْرِ عَلٰی

باب: نسب میں طعنہ زنی اور میّت پر رونے پر کفر

الطَّعْنِ فِى النَسَبِ وَالنيَاحَةِ

کے اطلاق کے بیان میں

(۲۲۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِىْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اثْنَتَانِ فِى النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِى النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ۔

(۲۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں میں دو چیزیں کفر ہیں: (۱) نسب میں طعن کرنا۔ (۲) اور میت پر نوحہ کرنا۔

تشریح اِس باب کی حدیث میں دو چیزوں پر کفر کا اطلاق کیا گیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان بالکل ہی ایمان سے محروم ہو جاتا ہے اور ایسا شخص کافروں میں سے ہونے لگتا ہے بلکہ ان دونوں باتوں کی قباحت کو ظاہر کرنا مقصود ہے کہ مسلمان کے شایانِ شان نہیں ہے کہ اس سے اس طرح کے افعال سرزد ہوں۔

میّت پر رونے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس سے وہ رونا مراد ہے کہ جس میں انسان آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور سینہ کوبی' چیخ و پکار' واویلا کرنا شروع کر دیتا ہے اس طرح کے بے صبرے پن کو کافروں والے فعل کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

۳۱: باب تَسْمِيَةِ الْعَبْدُ الْاٰبِقِ كَافِرًا

باب: بھاگے ہوئے غلام پر کافر ہونے کا اطلاق کرنے کے بیان میں

(۲۲۸)حَدَّثَنِىْ عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِىُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِى ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ مَنْصُوْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَنْصُوْرٌ قَدْ وَ اللّٰهِ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ وَلٰكِنِّىْ اَكْرَهُ اَنْ يُّرْوٰى عَنِّىْ هٰهُنَا بِالْبَصْرَةِ۔

(۲۲۸) حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے آقاؤں سے بھاگا اس نے کفر کیا یہاں تک کہ وہ ان کے پاس لوٹ آئے۔ راوی منصور نے کہا کہ واللہ یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے لیکن میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی مجھ سے یہاں بصرہ میں روایت کرے۔

(۲۲۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔

(۲۲۹) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے اس غلام سے اللہ بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

(۲۳۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِىِّ قَالَ كَانَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةٌ۔

(۲۳۰) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اپنے آقا سے بھاگ کر جانے والے غلام کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث میں بھی جس عمل کو کفر قرار دیا گیا ہے وہ ایسا کفر نہیں کہ جس کے نتیجے میں انسان ایمان

کے دائرے سے نکل جائے بلکہ یہ عمل بھی کافروں والے عمل کی طرح ہے اور اللہ کے ہاں یہ ایسا بڑا جرم ہے کہ ایسے غلام کی اس دوران پڑھی گئی نمازوں کا ثواب بھی نہیں ملتا گو کہ فریضہ ادا ہو جاتا ہے لیکن عند اللہ نماز مقبول نہ ہوگی۔

اگر چہ یہ عمل کفر نہیں لیکن کفرانِ نعمت کے زمرے میں لازمی آئے گا کہ اپنے آقا کے حُسنِ سلوک کو اس نے فراموش کر دیا ہے۔ اس جرم کی تلافی صرف یہی ہے کہ وہ لوٹ کر اپنے آقا کے پاس آجائے اور معافی کا طلبگار رہو۔

۳۲: باب بَيَانِ كُفْرِ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِالنَّوْءِ

باب: جس نے کہا کہ بارش ستاروں کی وجہ سے ہوتی ہے' اُس کے کفر کا بیان

(۲۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي اِثْرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَ كَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ رَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ۔

(۲۳۱) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اس وقت رات کی بارش کا اثر باقی تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے ربّ نے کیا فرمایا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا کہ میرے بعض بندے صبح ایمان پر اور بعض کفر پر کرتے ہیں جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوتی ہے تو یہ مجھ پر ایمان لانے والے اور ستاروں کا انکار کرنے والے ہیں اور جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارہ کی وجہ سے ہم پر بارش ہوتی ہے تو وہ میرا انکار کرنے والے اور ستارے پر ایمان لانے والے ہیں۔

(۲۳۲) حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَ عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَقَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى مَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ الْكَوْكَبُ وَ بِالْكَوَاكِبِ۔

(۲۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اپنے پروردگار کے اس فرمان پر غور نہیں کرتے کہ میں اپنے بندوں پر کوئی نعمت نازل کرتا ہوں مگر اس کے نتیجے میں ایک گروہ کفرانِ نعمت کرنے والوں کا ہوتا ہے اور وہ یہ کہنے والا گروہ ہوتا ہے کہ فلاں ستارہ کی وجہ سے ایسا ہوا۔

(۲۳۳) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ح وَ

(۲۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے جو برکت بھی نازل کرتا ہے تو

حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ مَوْلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ الْكَوْكَبُ كَذَا وَ كَذَا وَفِىْ حَدِيْثِ الْمُرَادِيِّ بِكَوْكَبِ كَذَا وَ كَذَا۔

لوگوں میں سے ایک گروہ اس کی ناشکری کرتے ہوئے صبح کرتا ہے۔ اللہ بارش نازل فرماتا ہے۔ اس گروہ کے لوگ کہتے ہیں کہ ستارے نے بارش برسائی۔

(۲۳۴)وَ حَدَّثَنِىْ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِىُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَّ مِنْهُمْ كَافِرٌ قَالُوْا هٰذِهٖ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ﴾۔

(۲۳۴) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں بارش ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ کچھ لوگ شکر کرتے ہوئے صبح کرتے ہیں اور کچھ لوگ ناشکری کرتے ہوئے صبح کرتے ہیں۔ شکر گزاروں نے کہا کہ یہ اللہ کی رحمت ہے اور ناشکروں نے کہا کہ ستارہ کی وجہ سے بارش ہوئی۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ﴾ (میں ستاروں کے گرنے کی جگہ کی قسم کھاتا ہوں) یہاں تک پہنچے: ﴿اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ﴾ (تم جھوٹ اور باطل کو اپنا رزق بتاتے ہو)۔

تشریح کافروں کے اس کفریہ نظریہ کی تردید کرتے ہوئے سورۃ الواقعہ پارہ ستائیس کی آیات نمبر: ۷۵ تا ۸۲ نازل ہوئیں۔ اوپر کی حدیث مبارکہ میں بھی آیاتِ مبارکہ کا اشارہ دیا گیا ہے۔ ستاروں کے احکام زیادہ تر ظنی ہوتے ہیں یقینی نہیں ہوتے اس لیے اس کی بنیاد پر کسی قطعی فیصلہ کو غیر یقینی بنیاد پر فیصلہ قرار دیا جائے گا اور اس کے علاوہ اس میں وہ فاسد عقیدہ بھی ہے کہ ستاروں ہی کو مؤثر بالذات سمجھ لیا جاتا ہے اور اصل مؤثر یعنی اللہ عزوجل کی ذات سے توجہ ہٹ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اس حدیث مبارکہ میں اس فاسد اور شرکیہ عقیدے کی بُرائی کو بتاتے ہوئے اس سے ہر ممکن طریقے سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اصل میں شکر گزاری کیا ہے۔

۳۳: باب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ حُبَّ الْاَنْصَارِ وَ عَلِىٍّ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِّنَ الْاِيْمَانِ وَعَلَامَاتِهٖ وَ بُغْضُهُمْ مِّنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ انصار اور حضرت علی ؓ سے محبت ایمان اور ان سے بغض نفاق کی علامات میں سے ہے

(۲۳۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْاَنْصَارِ۔

(۲۳۵) حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر ؒ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی علامت انصار سے بغض ہے اور ایمان کی علامت انصار سے محبت ہے۔

(۲۳۶)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ الْحَارِثِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ حُبُّ الْاَنْصَارِ اٰیَةُ الْاِیْمَانِ وَ بُغْضُهُمْ اٰیَةُ النِّفَاقِ۔

(۲۳۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

(۲۳۷)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَّ اللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْاَنْصَارِ لَایُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَّنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِعَدِیٍّ سَمِعْتَهٗ مِنَ الْبَرَآءِ قَالَ اِیَّایَ حَدَّثَ۔

(۲۳۷) حضرت عدی بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے مؤمن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی بغض رکھے گا۔ جو ان سے محبت کرے اللہ اسے محبوب بنا لے اور جو ان سے بغض رکھے وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہو۔ شعبہ نے عدی سے کہا کہ تم نے یہ حدیث حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنی؟ حضرت عدی نے کہا یہی حدیث حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی۔

(۲۳۸)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِیَّ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔

(۲۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا آدمی انصار سے بغض نہیں رکھے گا جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔

(۲۳۹)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ کِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔

(۲۳۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے آدمی کو انصار سے بغض نہیں ہوسکتا جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔

(۲۴۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ وَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ﷺ اِلَیَّ اَنْ لَّا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضَنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ

(۲۴۰) حضرت زر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے دانہ کو پھاڑا اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ مجھ سے مؤمن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے بغض منافق ہی رکھے گا۔

۳۴ :باب بَیَانِ نُقْصَانِ الْاِیْمَانِ بِنَقْصِ

باب: طاعات کی کمی سے ایمان

الطَّاعَاتِ وَ بَيَانِ اِطْلَاقِ لَفْظِ الْكُفْرِ عَلٰى غَيْرِ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى كَكُفْرِ النِّعْمَةِ وَالْحُقُوْقِ

میں کمی واقع ہونا اور ناشکری اور کفرانِ نعمت پر کفر کے اطلاق کے بیان میں

(۲۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَاَكْثِرْنَ الْاِسْتِغْفَارَ فَاِنِّيْ رَاَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ جَزْلَةٌ وَمَا لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّ دِيْنٍ اَغْلَبَ لِذِيْ لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ قَالَ اَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهٰذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَتَمْكُثُ اللَّيَالِيَ مَا تُصَلِّيْ وَ تُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ فَهٰذَا نُقْصَانُ الدِّيْنِ۔

(۲۴۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عورتوں کے گروہ صدقہ کرتی رہا کرو اور کثرت سے استغفار کرتی رہا کرو کیونکہ میں نے دوزخ والوں میں سے زیادہ تر عورتوں کو دیکھا ہے۔ ان عورتوں میں سے ایک عقلمند عورت نے عرض کیا کہ ہمارے کثرت سے دوزخ میں جانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم لعنت بہت کثرت سے کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے تم عورتوں سے بڑھ کر عقل اور دین میں کمزور اور سمجھدار مردوں کی عقلوں پر غالب آنے والی نہیں دیکھیں۔ اس عقلمند عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! عقل اور دین کا نقصان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے یہ عقل کے اعتبار سے کمی ہے اور دین کی کمی یہ ہے کہ ماہواری کے دنوں میں نہ تم نماز پڑھ سکتی ہو اور نہ ہی روزہ رکھ سکتی ہو یہ دین میں کمی ہے۔

(۲۴۲) وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۲۴۲) حضرت ابن ہاد رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۲۴۳) وَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

(۲۴۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما والی روایت ہی کی طرح روایت کیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی پہلی حدیث میں عورت پر اپنے خاوند کے حقوق کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن کا خیال رکھنا عورت پر ضروری ہے۔ کثرت سے عورتوں کے جہنم میں جانے کا سبب یہی فرمایا گیا کہ وہ اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور دوسرے لعن طعن کے

الفاظ بہت زیادہ استعمال کرتی ہیں' ان سے بچنا چاہیے' باوجود بچنے کے اگر پھر کوئی اس طرح کی غلطی سرزد ہو ہی جائے تو اس کا علاج بھی آپ نے اسی حدیث میں فرمایا کہ کثرت سے صدقہ نکالتی رہا کرو۔

۳۵ :باب بَيَانِ اِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلٰى مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ

باب: نماز کو چھوڑنے پر کفر کے اطلاق کے بیان میں

(۲۴۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِىْ يَقُوْلُ يَاوَيْلَهٗ وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ كُرَيْبٍ يَا وَيْلِىْ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَ اُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِىَ النَّارُ۔

(۲۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ابن آدم (یعنی انسان) سجدہ والی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا اور ہائے افسوس! کہتا ہوا اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور ابی کریب کی روایت میں ہے (شیطان کہتا ہے) ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدہ کا حکم کیا گیا تو وہ سجدہ کر کے جنت کا مستحق ہو گیا اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں سجدے کا انکار کر کے جہنمی ہو گیا۔

(۲۴۵)وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَعَصَيْتُ فَلِىَ النَّارُ۔

(۲۴۵) حضرت اعمش سے بھی اسی سند کے ساتھ اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی صرف اتنا اضافہ ہے کہ شیطان کہتا ہے کہ میں نے نافرمانی کی تو میں دوزخی ہو گیا۔

(۲۴۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيْمِىُّ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ كِلَا هُمَا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ۔

(۲۴۶) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انسان اور اس کے کفر و شرک کے درمیان (نظر آنے والا فرق) نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔

(۲۴۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِىُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

(۲۴۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اور اس کے کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی پہلی حدیث نمبر: ۲۴۴ میں اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے کی شان بتائی گئی اور جو اس کے نافرمان ہیں اور نافرمانوں میں سب سے بڑا نافرمان شیطان کا حسرت و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کامیاب اور عقلمند انسان اور حقیقی مؤمن مسلمان وہی ہے جو فوراً اپنے مالک پروردگار کے ہر حکم کے آگے اپنے آپ کو جھکا دے ورنہ وہ شیطان کی طرح حسرت و افسوس کا اظہار ہی کرتا رہے گا اور حشر کے میدان میں پچھتاوے کے سوا کچھ نہ ہوگا اور یہ پچھتانا بے سود ہوگا۔

اِس باب کی حدیث نمبر: ۲۴۶ و ۲۴۷ میں مسلمان اور کافر کے درمیان نماز کا فرق بتایا گیا ہے۔ اسلام کے جو بنیادی پانچ ارکان ہیں' نماز اُن میں سے ایک اہم رکن ہے۔ جو آدمی نماز کے رکن ہونے یا اس کی فرضیت ہی کا انکار کر دے تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا۔ لیکن اگر وہ نماز کو اسلام کا رکن سمجھتا ہے' اس کی فرضیت کا اعتقاد رکھتا ہے لیکن سستی اور کاہلی کی وجہ سے نماز چھوڑ دیتا ہے اس سلسلہ میں ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم و علماء کا اختلاف ہے۔ کچھ حضرات کا یہ مسلک ہے کہ وہ کافر ہو گیا لیکن جمہور فقہاء اور احناف کا مسلک یہ ہے کہ نماز کے چھوڑنے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا اس کی دلیل صحیح مسلم ہی میں ایک حدیث ہے جس کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس حدیث میں تین اسباب بتائے گئے ہیں جب تک کہ ان اسباب میں سے کوئی سبب نہ پایا جائے مسلمان کو قتل کرنا جائز نہیں۔ وہ تین اسباب یہ ہیں: (۱) شادی شدہ زانی۔ (۲) جان کا بدلہ جان۔ (۳) دین اسلام کو ترک کر کے مسلمانوں سے علیحدہ ہو جائے یعنی مرتد ہو جائے۔ اب ان اسباب میں نماز کا چھوڑنا داخل نہیں ہے۔ اب اس حدیث کی بناء پر نماز کے چھوڑنے والے کو قتل کرنا یا اس پر کفر کا فتویٰ لگانا جائز نہیں۔ صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ نماز کا چھوڑنے والا کافروں والے کام کرنے والا ہے۔

۳۶: باب بَيَانَ كَوْنِ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ

باب: سب سے افضل عمل اللہ پر ایمان لانے کے بیان میں

(۲۴۸) حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِی ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَا ذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ فِیْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

(۲۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اعمال میں سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ عرض کیا گیا: پھر؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد۔ عرض کیا گیا: پھر؟ آپ نے فرمایا: حج مبرور (نیکیوں والا حج)۔

(۲۴۹) وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۲۴۹) حضرت زہری سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

(۲۵۰) حَدَّثَنِیْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ مُرَاوِحٍ اللَّيْثِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِهٖ

(۲۵۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اعمال میں سے کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ پر ایمان اور اس کے راستے میں جہاد۔ میں نے عرض کیا کہ کونسا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے اچھا اور قیمتی ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں

قَالَ قُلْتُ اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَکْثَرُهَا ثَمَنًا قَالَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْتَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَرَاَیْتَ اِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ تَکُفُّ شَرَّکَ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ مِّنْكَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

ایسا نہ کرسکوں تو؟ آپ نے فرمایا: کسی کے کام میں اس سے تعاون کرو یا کسی بے ہنر آدمی کے لیے کام کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں ان میں سے بھی کوئی کام نہ کرسکوں تو؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو اس لیے کہ اس کی حیثیت تیری اپنی جان پر صدقہ کی طرح ہوگی۔

(۲۵۱) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حَبِیْبٍ مَوْلٰی عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْ مُرَاوِحٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَتُعِیْنُ الصَّانِعَ اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ۔

(۲۵۱) حضرت ابوذر نے نبیؐ سے اسی طرح حدیث روایت کی۔

(۲۵۲) حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْعَیْزَارِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِیَاسٍ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَمَا تَرَکْتُ اَسْتَزِیْدُهٗ اِلَّا اِرْعَاءً عَلَیْهِ۔

(۲۵۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز اپنے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ میں نے مزید سوال نہیں کیا تا کہ آپ ﷺ کی طبیعت پر بار نہ ہو۔

(۲۵۳) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْمَکِّیُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْفَزَارِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ یَعْفُوْرٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْعَیْزَارِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَقْرَبُ اِلَی الْجَنَّةِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی مَوَاقِیْتِهَا قُلْتُ وَمَا ذَا یَانَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ بِرُّالْوَالِدَیْنِ قُلْتُ وَمَا ذَا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

(۲۵۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کون سے اعمال جنت کے قریب کرنے والے ہیں؟ (جنت میں پہنچانے والے) آپ ﷺ نے فرمایا: نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ میں نے عرض کیا: اس کے بعد اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

(۲۵۴) وَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ الْعَیْزَارِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَمْرٍو الشَّیْبَانِیَّ قَالَ حَدَّثَنِیْ صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰی

(۲۵۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کو کونسا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ میں

دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ۔

نے عرض کیا پھر اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مزید آپ ﷺ سے سوالات کرتا تو آپ ﷺ مزید ارشاد فرما دیتے۔

(۲۵۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ زَادَ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَا سَمَّاهُ لَنَا۔

(۲۵۵) ایک دوسری سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح ہے اس میں صرف اتنا زائد ہے کہ حضرت عبداللہ کے گھر کی طرف راوی نے اشارہ کیا اور ان کا نام ہمارے سامنے بیان نہیں کیا۔

(۲۵۶)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَوِ الْعَمَلِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ۔

(۲۵۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال یا عمل میں سب سے افضل عمل نماز اپنے وقت پر پڑھنا اور والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں ایک ہی سوال کہ اعمال میں سب سے افضل عمل یا اللہ کو سب سے زیادہ محبوب عمل یا جنت کے قریب کرنے والا کونسا عمل ہے؟ اس ایک ہی سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے مختلف جوابات ارشاد فرمائے۔ بظاہر ان کا آپس میں تعارض لگتا ہے۔ محدثین رحمہم اللہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ مختلف جوابات سوال کرنے والوں کے حالات کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہیں مثلاً کسی کا ایمان کمزور ہے تو اسے فرمایا کہ سب سے افضل عمل اللہ پر ایمان لانا ہے۔ اسی طرح جو نماز میں کمزور ہے اس کے لیے نماز سب سے افضل عمل بتلایا وغیرہ وغیرہ۔ تو سوال کرنے والے کے اپنے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے آپ ﷺ نے اس کے مطابق جوابات ارشاد فرمائے ہیں۔ جوابات میں تعارض نہیں ہے۔

۳۷: باب بَيَانِ كَوْنِ الشِّرْكِ اَقْبَحَ الذُّنُوْبِ وَ بَيَانُ اَعْظَمِهَا بَعْدَهٗ

باب: سب سے بڑے گناہ شرک اور اس کے بعد بڑے بڑے گناہوں کے بیان میں

(۲۵۷)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ وَ قَالَ عُثْمَانُ وَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّ هُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ

(۲۵۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے ہاں گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا واقعی وہ بڑا گناہ ہے۔ میں نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر دینا کہ وہ تیرے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہو۔ میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد

اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ۔

کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا کہ تو اپنے ہمسایہ کی عورت کے ساتھ زنا کرے۔

(۲۵۸)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّ هُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا : ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا﴾ [الفرقان:٦٨].

(۲۵۸)حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کے ہاں گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناؤ حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ اس نے عرض کیا پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ کھانے میں تیرے ساتھ شریک ہو۔ اس نے عرض کیا پھر کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے ہمسائے کی عورت سے زنا کرو۔ پھر آپ کے اس فرمان کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں پکارتے اور نہ ہی ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ ہی زنا کرتے ہیں اور جو لوگ ایسے کام کریں گے وہ اپنی سزا پالیں گے۔''

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں سب سے بڑے گناہ کے ساتھ ساتھ چند دیگر کبیرہ گناہوں کی آپ نے نشاندہی فرمائی ہے۔ تمام گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اور سب سے بڑا جرم اللہ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے۔ یہ ایسا گناہ ہے کہ جس کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ کا واضح اعلان ہے کہ اللہ یہ گناہ معاف نہیں فرمائے گا اس کے علاوہ جو گناہ چاہے گا معاف فرما دے گا۔ (سورۂ نساء) اس سب سے بڑے گناہ کے ساتھ ساتھ دیگر تمام گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ جو مالک انسان کو ہر طرح کی نعمتوں سے نوازتا ہے اس کی نافرمانی کسی صورت بھی نہیں کرنی چاہیے۔

۳۸: بَابُ الْكَبَائِرِ وَاَكْبَرِهَا

باب: بڑے بڑے گناہوں اور سب سے بڑے گناہ کے بیان میں

(۲۵۹)حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلٰثًا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ

(۲۵۹)حضرت عبدالرحمٰن اپنے باپ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سب سے بڑے گناہ سے آگاہ نہ کروں؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا: (وہ گناہ یہ ہیں): (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ (۲) اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ (۳) اور جھوٹی گواہی دینا یا فرمایا

قَوْلُ الزُّوْرِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔

جھوٹی بات کہنا۔ رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے تو آپ بیٹھ گئے اور بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے (دل میں) کہا: کاش آپ خاموشی اختیار فرماتے۔

(٢٦٠)وَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ قَوْلُ الزُّوْرِ۔

(٢٦٠) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور والدین کی نافرمانی اور کسی کو قتل کرنا اور جھوٹ بولنا ہے۔

(٢٦١)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْبَرُ ظَنِّيْ اَنَّهٗ شَهَادَةُ الزُّوْرِ۔

(٢٦١) حضرت عبید اللہ بن ابی بکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کا یہ فرمان نقل فرماتے سنا کہ نبیؐ سے بڑے گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا، کسی نفس کو قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان بڑے گناہوں میں سے (شرک کے بعد) سب سے بڑے گناہ سے آگاہ نہ کروں؟ آپ نے فرمایا: جھوٹی بات کہنا یا فرمایا: جھوٹی گواہی دینا۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آپ نے جو فرمایا وہ جھوٹی گواہی ہے۔

(٢٦٢)حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ۔

(٢٦٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سات ہلاکت میں ڈال دینے والی چیزوں سے بچو۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ سات ہلاک کرنے والی چیزیں کونسی ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور جادو کرنا اور کسی نفس کا قتل کرنا جسے اللہ نے حرام کیا سوائے حق کے اور یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، جہاد سے دشمن کے مقابلہ سے بھاگنا اور پاکدامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

(٢٦٣)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ

(٢٦٣) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں کہ کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَ يَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ۔

فرمایا: ہاں! کوئی آدمی کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور کوئی کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(۲۶۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَا هُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۲۶۴) ایک دوسری سند میں بھی اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں چند بڑے بڑے گناہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ صرف یہی گناہ بڑے ہیں باقی چھوٹے ہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی اور بہت سے گناہ ایسے ہیں کہ جو بڑے بڑے ہیں ان میں سے پیشاب کے قطروں سے نہ بچنا' جھوٹی قسم کھانا اور بیت اللہ کو حلال قرار دینا وغیرہ۔

لیکن اس باب کی احادیث میں جو چند مخصوص بڑے بڑے گناہ ذکر کیے گئے ہیں اس کی وجہ علماء نے یہ بیان کی کہ یہ بہت ہی فحش گناہوں کے قبیل سے ہیں اور ان کا بہت کثرت سے وقوع ہوتا ہے۔ صحیح مسلم کی دیگر احادیث میں بھی بڑے بڑے گناہوں کا ذکر موجود ہے۔

گناہِ کبیرہ اور گناہِ صغیرہ کی وضاحت کرتے ہوئے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بسیط میں لکھا ہے کہ جس گناہ کو انسان ہلکا اور معمولی سمجھ کر کرے اور اس پر کسی قسم کی ندامت و پشیمانی نہ ہو وہ کبیرہ گناہ ہے ورنہ وہ صغیرہ گناہ ہے۔

۳۹ : باب تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ وَ بَيَانِهٖ

باب: تکبر کے حرام ہونے کے بیان میں

(۲۶۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّ نَعْلُهٗ حَسَنَةً قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ وَّ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ۔

(۲۶۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا کہ ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتی بھی اچھی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جمیل ہے اور جمال (خوبصورتی) ہی کو پسند کرتا ہے۔ تکبر تو حق کی طرف سے مُنہ موڑنے اور دوسرے لوگوں کو کمتر سمجھنے کو کہتے ہیں۔

(۲۶۶)حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيْمِيُّ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ كِلَا هُمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ قَالَ مِنْجَابٌ

(۲۶۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی دوزخ میں داخل

اَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرِيَاءَ۔

نہیں ہوگا جس کے دِل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اور کوئی ایسا آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

(۲۶۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلَبَ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ۔

(۲۶۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دِل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

خُلاصَۃُ الباب: اس باب کی احادیث میں ایک بہت ہی خطرناک بیماری ''تکبر'' کا ذکر کیا گیا ہے۔ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:من تواضع للّٰہ رفعہ اللّٰہ جواللہ کے لیے عاجزی' انکساری اختیار کرتا ہے اللہ اسے بلند کر دیتے ہیں لیکن جو تکبر کرتا ہے' لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو بڑا ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ایسے آدمی کو دنیا ہی میں سزا مل جاتی ہے کہ وہ اللہ کے نیک اور اس کے مقرب بندوں کی نظروں میں ذلیل ہو جاتا ہے۔ کتنی سخت سزا ہے۔(اللہ پاک ہر مسلمان کی اس سے حفاظت فرمائے)۔

۴۰ :باب الدَّلِيْلُ عَلٰى مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاَنَّ مَنْ مَّاتَ مُشْرِكًا دَخَلَ النَّارَ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ جو اِس حال میں مرا کہ اُس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے ہوئے مرا وہ دوزخ میں داخل ہوگا

(۲۶۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَكِيْعٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَ قُلْتُ اَنَا وَمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(۲۶۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ وکیع نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ابن نمیر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہوئے مرا وہ دوزخ میں داخل ہوگا اور میں کہتا ہوں کہ مجھے آپ نے فرمایا کہ جو آدمی کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۶۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ

(۲۶۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ (جنت اور دوزخ کو)

جَابِرٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَّاتَ یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ۔

واجب کرنے والی کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے کسی کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

(۲۷۰)وَ حَدَّثَنِی اَبُوْ اَیُّوْبَ الْغَیْلَانِیُّ سُلَیْمَانُ ابْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ لَا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِیَهٗ یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ قَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ۔

(۲۷۰)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ کے ساتھ اس حال میں ملاقات کی کہ اُس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے اللہ کے ساتھ اس حال میں ملاقات کی کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ حضرت ابوایوب راوی نے کہا کہ ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

(۲۷۱)وَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۷۱)ایک دوسری سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۲۷۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَآئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ۔

(۲۷۲)حضرت معرور بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے۔ انہوں نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ آپ کی اُمت میں سے جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا کہ اگرچہ وہ آدمی زنا اور چوری کرتا ہو۔ فرمایا: خواہ وہ زنا یا چوری کرے۔

(۲۷۳)حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنِیْ حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ اَنَّ یَحْیَی بْنَ یَعْمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهٗ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَیْهِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَاِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ وَ قَدِ اسْتَیْقَظَ

(۲۷۳)حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے (میں واپس چلا گیا) پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جاگ رہے تھے۔ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس بندے نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اسی پر وہ مر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا اگرچہ وہ زنا کرتا

فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ فَخَرَجَ اَبُوْ ذَرٍّ وَّهُوَ يَقُوْلُ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِىْ ذَرٍّ۔

ہو اور چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ تین مرتبہ فرمایا پھر چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا (اگر چہ وہ زنا اور چوری کرے) ابو ذر رضی اللہ عنہ کی ناک خاک آلود ہو۔ پھر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ (آپ کا محبت اور شفقت بھرا جملہ دہراتے ہوئے) نکلے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی ناک خاک آلود ہو۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی آخری حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوا کہ صرف لا الٰہ الاّ اللہ ہی کہہ لینا نجات کے لیے کافی ہے۔ انسان جو چاہے کرے نیک عمل کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی بُرے عمل سے بچنے کی ضرورت ہے۔

اِس کا جواب علماء نے یہ دیا ہے کہ لا الٰہ الاّ اللہ سے مراد پورا کلمہ ہے یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کی تعلیمات کو بھی نہ اپناتا ہو۔ کلمہ کے دو حصّے ہیں پہلے حصّہ میں توحید' دوسرے حصّہ میں رسالت۔ دونوں پر ایمان لانا ضروری ہے لیکن اس کے باوجود اگر بداعمالیوں میں مبتلا ہے اگر عقیدہ درست ہے تو ہو سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو جائے۔ مؤمن موحد کیلئے جنت میں داخلہ لازمی ہے۔ اگر اللہ چاہے تو بداعمالیوں پر بغیر سزا دیئے جنت میں بھیج دے اور اگر چاہے سزا دے کر جنت بھیج دے۔ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے تو جنت سے محروم صرف وہی لوگ ہوں گے جو توحید و رسالت پر ایمان نہیں رکھتے۔

۴۱: باب تَحْرِيْمِ قَتْلِ الْكَافِرِ بَعْدَ قَوْلِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ کافر کا لا الٰہ الاّ اللہ کہنے کے بعد قتل کرنا حرام ہے

(۲۷۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ ابْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِىْ فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَمِنِّىْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَفَاَقْتُلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ قَطَعَ يَدِىْ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ قَطَعَهَا اَفَاَقْتُلُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ

(۲۷۴) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کافروں میں کسی آدمی سے میرا مقابلہ ہو جائے' مجھ سے لڑے' میرا ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے پھر جب میرے حملے کی زد میں آئے تو ایک درخت کی پناہ میں آ کر کہے کہ میں اللہ پر اسلام لے آیا ہوں تو کیا اس کلمہ کے بعد اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے اسے قتل کرنا درست ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے قتل کرنا درست نہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے یہ کلمہ میرا ہاتھ کاٹنے کے بعد کہا ہے تو میں اسے کیسے قتل نہ کروں؟ آپ نے فرمایا: اسے ہرگز قتل نہ کرنا کیونکہ اگر اسے قتل کرو گے تو اب وہ ایسا ہی مسلمان ہوگا جیسا تم اسے قتل کرنے سے پہلے اور اب تم اسی طرح ہو جیسے وہ کلمہ پڑھنے سے

وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِیْ قَالَ۔

پہلے تھا۔

(۲۷۵)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا الْاَوْزَاعِیُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ فَفِیْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَ اَمَّا مَعْمَرٌ فَفِیْ حَدِيْثِهٖ فَلَمَّا اَهْوَيْتُ لِاَقْتُلَهٗ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(۲۷۵)ایک دوسری سند میں امام اوزاعی اور ابن جریج دونوں کی روایت میں ہے کہ اس نے کہا کہ میں اللہ (عزوجل) کے لیے اسلام لایا جیسا کہ لیث کی حدیث میں ہے اور معمر کی روایت میں ہے کہ جب میں نے اسے قتل کرنا چاہا تو اُس نے لا اِلٰہ اِلَّا اللہ کہہ دیا۔

(۲۷۶)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِیُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِیُّ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَدِیِّ بْنِ الْخِيَارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمِقْدَادَ ابْنَ عَمْرِو ابْنَ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِیَّ وَكَانَ حَلِيْفًا لِبَنِیْ زُهْرَةَ وَ كَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

(۲۷۶)حضرت مقداد بن عمرو بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنو زہرہ کے حلیف ہیں اور بدری صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کافروں میں سے کسی شخص سے میرا مقابلہ ہو جائے پھر لیث کی روایت کی طرح حدیث مبارکہ ذکر کی۔

(۲۷۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّ اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ ظِبْيَانَ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَّهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَصَبَّحْنَا الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَاَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُهٗ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ قَتَلْتَهٗ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ قَالَ اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰی تَعْلَمَ اَقَالَهَا اَمْ لَا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَیَّ حَتّٰی تَمَنَّيْتُ اَنِّیْ

(۲۷۷)حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ (جنگ) میں بھیجا تو ہم صبح صبح جہینہ کے علاقہ میں پہنچ گئے۔ میں نے وہاں ایک آدمی کو پایا اس نے کہا لا اِلٰہ اِلَّا اللہ۔ میں نے اسے ہلاک کر دیا۔ پھر میرے دل میں کچھ خلجان سا پیدا ہوا کہ (میں نے مسلمان کو قتل کیا یا کافر کو) تو میں نے اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس نے لا اِلٰہ اِلَّا اللہ کہا اور پھر بھی تم نے اُسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے تو یہ کلمہ تلوار کے ڈر سے پڑھا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا کہ اس نے دل سے کہا تھا یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی کلمات دُہراتے رہے یہاں تک کہ مجھے یہ تمنا ہونے لگی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ کی

اَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدٌ وَّاَنَا وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتّٰى يَقْتُلَهٗ ذُوالْبُطَيْنِ يَعْنِىْ اُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: ﴿وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾ [الانفال:۳۹] فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّاَنْتَ وَاَصْحَابُكَ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ۔

قسم میں مسلمان کو قتل نہیں کروں گا جب تک کہ اس کو اسامہ قتل کر دیں۔ لیکن آدمی نے کہا کہ کیا اللہ (عزوجل) نے نہیں فرمایا: کافروں سے اس وقت تک قتال کرو جب تک کہ فتنہ نہ رہے اور اللہ کا دین عام ہو جائے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم فتنہ مٹانے کے لیے جہاد کر رہے ہیں اور تمہارے ساتھی فتنہ پھیلانے کے لیے جنگ کر رہے ہیں۔

(۲۷۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ ظِبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ قَالَ وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا غَشَّيْنَاهُ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهٗ بِرُمْحِىْ حَتّٰى قَتَلْتُهٗ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِىْ يَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ فَقَالَ اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّىْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

(۲۷۸) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبیلہ حرقہ کی طرف بھیجا جو قبیلہ جہینہ سے ہے۔ ہم صبح صبح وہاں پہنچ گئے اور ان کو شکست دے دی۔ میں نے اور ایک انصاری نے مل کر اس قبیلہ کے آدمی کو گھیر لیا۔ جب وہ ہمارے حملہ کی زد میں آ گیا تو اس نے کہا لا الٰہ الا اللہ۔ انصاری تو یہ سن کر علیحدہ ہو گیا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ تک اس کی خبر پہنچ چکی تھی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے اسامہ کیا لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی تم نے اسے قتل کر ڈالا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے اپنی جان بچانے کے لیے ایسا کہا تھا۔ آپ بار بار یہی فرما رہے تھے یہاں تک کہ مجھے بار بار آرزو ہونے لگی کہ کاش کہ میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

(۲۷۹) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ اَنَّ خَالِدًا الْاَثْبَجَ ابْنَ اَخِىْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ حَدَّثَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ اَنَّهٗ حَدَّثَ اَنَّ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيَّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعَثَ اِلٰى عَسْعَسِ بْنِ سَلَامَةَ زَمَنَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ اجْمَعْ لِىْ نَفَرًا مِنْ اِخْوَانِكَ حَتّٰى اُحَدِّثَهُمْ فَبَعَثَ رَسُوْلًا اِلَيْهِمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَآءَ جُنْدَبٌ وَ عَلَيْهِ بُرْنُسٌ

(۲۷۹) حضرت صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ حضرت جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے عسعس بن سلام کی طرف کسی کو بھیجا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں فتنہ کا زمانہ تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنے کچھ بھائیوں کو جمع کر لو تا کہ ان کے سامنے حدیث بیان کروں۔ تو جندب نے آدمی بھیج کر ان کو بلایا۔ سب کے جمع ہونے پر حضرت عسعس زرد رنگ کا کپڑا سر پر لپیٹے ہوئے آئے۔ انہوں نے فرمایا اس فتنہ کے بارے میں گفتگو کرو جو تم کرتے ہو لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے پھر جب حضرت عسعس رضی اللہ عنہ سے بات

اَصْفَرُ فَقَالَ تَحَدَّثُوْا بِمَا كُنْتُمْ تَحَدَّثُوْنَ بِهٖ حَتّٰى دَارَالْحَدِيْثُ فَلَمَّا دَارَالْحَدِيْثُ اِلَيْهِ حَسَرَ الْبُرْنُسَ عَنْ رَّاْسِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ اَتَيْتُكُمْ وَلَا اُرِيْدُ اِلَّا اَنْ اُخْبِرَكُمْ عَنْ نَّبِيِّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَنَّهُمْ اِلْتَقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِذَا شَآءَ اَنْ يَقْصِدَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَصَدَ لَهٗ فَقَتَلَهٗ وَاِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَصَدَ غَفْلَتَهٗ قَالَ وَ كُنَّا نُحَدِّثُ اَنَّهٗ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا رَجَعَ اِلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَتَلَهٗ فَجَآءَ الْبَشِيْرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ حَتّٰى اَخْبَرَهٗ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ فَدَعَاهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لِمَ قَتَلْتَهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ وَقَتَلَ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَّ سَمّٰى لَهٗ نَفَرًا وَّاِنِّىْ حَمَلْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاَى السَّيْفَ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَتَلْتَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَآءَ تْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرْ لِىْ قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَآءَ تْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ فَجَعَلَ لَا يَزِيْدُهٗ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَآءَ تْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

کرنے کے لیے کہا گیا تو وہ کپڑا آپ کے سر سے کھل گیا اور انہوں نے فرمایا میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ تم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ مسلمانوں کو مشرکین کی طرف بھیجا۔ ان مشرکین میں سے ایک آدمی ایسا تھا کہ مسلمانوں میں سے جس کو قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اسے قتل کر دیتا تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے اسے غفلت میں ڈال کر اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ جب تلوار اس کی طرف اُٹھائی تو اس نے کہا: لا الٰہ الا اللہ مگر اُسامہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ پھر فتح کی بشارت دینے والا نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے جنگ کے بارے میں پوچھا۔ وہ بتا رہا تھا یہاں تک کہ اس نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ بیان کیا کہ کس طرح اُسامہ رضی اللہ عنہ نے کیا۔ آپ نے اُسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا کہ تم نے اسے کیوں قتل کر دیا؟ اُسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! اس نے مسلمانوں میں کھلبلی ڈال دی تھی اور اس نے فلاں فلاں مسلمان کو قتل کیا اور میں نے اس پر قابو پا لیا۔ جب اس نے تلوار دیکھی تو لا الٰہ الا اللہ کہنے لگا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اس کے بعد بھی اسے قتل کر دیا؟ اُسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا اس کے لا الٰہ الا اللہ کا کیا جواب دو گے جب وہ قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا؟ اُسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! میرے لیے استغفار فرمائیں مگر آپ یہی فرماتے رہے کہ تم کیا جواب دو گے جب وہ قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ لے کر آئے گا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ایک کافر جب کلمہ پڑھ لیتا ہے تو پھر اس کے خون اور اس کی جان کا احترام اسی طرح ہو جاتا ہے جس طرح ایک مسلمان کا خون اور اس کی جان۔ ترمذی کی ایک حدیث میں ہے کہ: ''اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل کے مقابلہ میں ساری دُنیا کی ہلاکت کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔''

۴۲: باب قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

باب: نبی ﷺ کے فرمان کے بیان میں کہ جو ہم پر اَسلحہ اُٹھائے وہ ہم میں سے نہیں

(۲۸۰) وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى

(۲۸۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

کہ جس نے ہم پر (یعنی مسلمانوں پر) اسلحہ (ہتھیار) اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۲۸۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَّهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(۲۸۱) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم پر (یعنی مسلمانوں پر) تلوار اُٹھائی وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۸۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(۲۸۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار (اسلحہ) اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: جمہور علماء وفقہاء رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے ناحق اور بغیر کسی وجہ کے مسلمانوں پر اسلحہ اُٹھایا اور اس کام کو جائز اور حلال نہیں سمجھا وہ گناہ گار ہے اور جس نے اس کو حلال اور جائز سمجھا وہ کافر ہے۔ ایسے ہی انسان کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۴۳: باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

باب: نبی ﷺ کے فرمان کے بیان میں کہ جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں

(۲۸۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَ هُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنُ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا ۔

(۲۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہم پر (مسلمانوں پر) ہتھیار اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

(۲۸۴) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنِى الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا

(۲۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا مبارک ہاتھ ڈالا تو اُنگلیاں تر ہوگئیں۔ آپ نے غلّہ کے مالک سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ بارش کی وجہ سے بھیگ گیا

فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ كَیْ يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّیْ۔

ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ تر (گیلا) حصہ اُوپر نہیں کر سکتے تھے کہ لوگ اس کو دیکھ لیتے (پھر فرمایا) جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔

۴۴: باب تَحْرِيْمُ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَ شَقِّ الْجُيُوْبِ وَالدُّعَآءِ بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

باب: مُنہ پر مارنے، گریبان پھاڑنے اور جاہلیت کے زمانہ جیسی چیخ و پکار کی حرمت کے بیان میں

(۲۸۵) حَدَّثَنِی يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ اَوْ شَقَّ الْجُيُوْبَ اَوْ دَعَا بِدَعْوٰى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيٰى وَاَمَّا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَا وَ شَقَّ وَ دَعَا بِغَيْرِ اَلِفٍ۔

(۲۸۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں کہ جو اپنے مُنہ پر مارے اور گریبان پھاڑے یا زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرے۔ یہ حدیث یحییٰ سے اسی طرح روایت ہے اور ابن نمیر اور ابوبکر کی روایت بغیر الف کے شَقَّ اور دَعَا کے ہے۔

(۲۸۶) وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَا وَ شَقَّ وَ دَعَا۔

(۲۸۶) ایک دوسری سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۲۸۷) وَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَى الْقَنْطَرِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ ابْنُ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ وَجِعَ اَبُوْ مُوْسٰى وَجَعًا فَغُشِیَ عَلَيْهِ وَ رَاْسُهٗ فِیْ حَجْرِ امْرَاَةٍ مِّنْ اَهْلِهٖ فَصَاحَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّا بَرِیَٔ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِیْءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ۔

(۲۸۷) حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سخت بیمار ہو گئے۔ اتنے سخت بیمار کہ غشی طاری ہو گئی اور آپ کا سر آپ کی اہلیہ کی گود میں تھا۔ اہلیہ یہ حالت دیکھ کر چلّا پڑیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کچھ کہنے پر قادر نہ تھے پھر جب آپ کو اس سے افاقہ ہوا تو ان کو فرمایا کہ میں اس چیز سے بَری ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برأت فرمائی۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت چلّانے والی اور بال مونڈنے والی اور گریبان پھاڑنے والی عورتوں سے برأت ظاہر فرمائی۔

(۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ

(۲۸۸) حضرت ابوصخرہؓ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید اور حضرت بردہ

قَالَا اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ وَ اَبِىْ بُرْدَةَ ابْنِ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَا اُغْمِيَ عَلَى اَبِىْ مُوْسٰى فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ قَالَا ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَنَا بَرِئٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَ سَلَقَ وَ خَرَقَ۔

بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پر مرض کی شدت کی وجہ سے غشی طاری ہوگئی تو ان کی اہلیہ اُمّ عبداللہ چلا اُٹھیں۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب افاقہ ہوا تو فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس سے بری ہوں جو (بطور ماتم) بال منڈوائے اور چلّا کر روئے اور کپڑے پھاڑے۔

(۲۸۹)وَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُطِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عِيَاضٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنِ امْرَاَةِ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ يَعْنِى ابْنَ اَبِىْ هِنْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِى الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِّبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ عِيَاضٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ لَيْسَ مِنَّا وَلَمْ يَقُلْ بَرِئٌ۔

(۲۸۹) ایک دوسری سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے جس طرح پہلے مذکور ہوئی۔اس میں صرف اتنا فرق ہے کہ بَرِئٌ کی جگہ لَيْسَ مِنَّا ہے۔یعنی آپ نے فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

خُلاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اس بات کی تعلیم دی ہے کہ اگر تم میں سے کسی کو کوئی تکلیف یا مصیبت پہنچے تو اس موقع پر انسان کو صبر کرنا چاہیے نہ کہ آپے سے باہر ہو کر اپنا منہ پیٹنا' گریبان پھاڑنا اور چیخ و پکار کرنا اور زمانہ جاہلیت کی طرح زبان سے غلط قسم کی باتیں نکالنا شروع کرے۔یہ سب زمانۂ جاہلیت کے طریقے ہیں۔مؤمن کو تو ہر حال میں اس طرح رہنا چاہیے کہ اگر اسے کوئی خوشی میسر آئے تو شکر کرے اور اگر مصیبت آئے تو صبر کرے۔صبر کرنے والوں کا اَجر ہی اللہ تعالیٰ نے بے حساب رکھا ہے۔قرآنِ مجید اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا ہے:﴿اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر: ۱۰] یعنی:''صبر کرنے والوں کا اَجر بے حساب ہے۔''

۴۵ :باب بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ

باب:چغل خوری کی سخت حرمت کے بیان میں

(۲۹۰)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ وَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ عَنْ اَبِىْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا يَنُمُّ الْحَدِيْثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ۔

(۲۹۰) حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی اِدھر کی بات اُدھر لگاتا پھرتا ہے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(۲۹۱)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ

(۲۹۱) حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حاکم تک لوگوں کی باتیں نقل کرتا تھا۔حضرت

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيْثَ اِلَى الْاَمِيْرِ فَكُنَّا جُلُوْسًا فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا مِمَّنْ يَّنْقُلُ الْحَدِيْثَ اِلَى الْاَمِيْرِ قَالَ فَجَآءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلَيْنَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر وہ آدمی ہم میں آ کر بیٹھ گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۹۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيْمِىُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ حُذَيْفَةَ فِى الْمَسْجِدِ فَجَآءَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَيْنَا فَقِيْلَ لِحُذَيْفَةَ اِنَّ هٰذَا يَرْفَعُ اِلَى السُّلْطَانِ اَشْيَآءَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اِرَادَةَ اَنْ يُّسْمِعَهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

(۲۹۲) حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی آ کر ہمارے ساتھ بیٹھ گیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ یہ آدمی لوگوں کی باتیں حاکم تک پہنچا دیتا ہے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آدمی کو سنانے کے ارادے سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں انسان کی ایک اخلاقی اور روحانی بیماری کی نشاندہی کی گئی ہے اور وہ ہے ایک دوسرے کی باتیں اِدھر اُدھر کرنا۔ ایسے آدمی کو چغل خور کہا جاتا ہے۔ اس طرح کی حرکت سے آپس میں نفرت' عداوت اور فتنہ وفساد بڑھ جاتا ہے۔ اس وجہ سے ان احادیث میں فرمایا گیا ہے کہ یہ جنت میں داخل نہیں ہوگا لیکن اگر وہ مؤمن تھا تو پھر وہ اپنے اس جرم کی سزا بھگت کر جنت میں جاسکے گا۔

۴۶: باب بَيَانِ غِلْظِ تَحْرِيْمِ اِسْبَالِ الْاِزَارِ وَالْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ وَ تَنْفِيْقِ السِّلْعَةِ بِالْحَلْفِ وَ بَيَانِ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا

باب: ازار بند (شلوار' پاجامہ وغیرہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے اور عطیہ دے کر احسان جتلانے اور جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والوں کی سخت حرمت اور اُن تین آدمیوں کے بیان میں کہ جن سے اللہ قیامت کے دن بات نہیں فرمائیں گے اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ہی ان کو

يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

پاک کریں گے اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا

(۲۹۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَ خَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔

(۲۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک وصاف کرے گا۔ (معاف کرے گا) اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے تین بار یہ فرمایا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ لوگ تو سخت نقصان اور خسارے میں ہوں گے یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا اور دے کر احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا۔

(۲۹۴)وَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَنَّانُ الَّذِىْ لَا يُعْطِىْ شَيْئًا اِلَّا مَنَّهٗ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلِفِ الْفَاجِرِ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ۔

(۲۹۴) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں سے اللہ عزوجل قیامت کے دن بات نہیں کرے گا۔ (۱) ایک وہ آدمی جو ہر نیکی کا احسان جتلاتا ہے۔ (۲) دوسرا وہ جو جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچتا ہے اور (۳) تیسرا وہ آدمی جو اپنے کپڑوں کو ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے۔

(۲۹۵)وَ حَدَّثَنِيْهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِىْ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

(۲۹۵) ایک دوسری سند میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کلام نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک وصاف (معاف) کرے گا ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(۲۹۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّ اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَّ

(۲۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کریں گے اور نہ ہی انہیں پاک وصاف (معاف) کریں گے اور ابو معاویہ فرماتے ہیں اور نہ اُن کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (وہ یہ ہیں) بوڑھا

مَلِكٌ كَذَّابٌ وَّ عَآئِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ۔

زانی، جھوٹا بادشاہ اور مفلس تکبر کرنے والا۔

(۲۹۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ هٰذَا حَدِيْثُ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَآءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهٗ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ رَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَ كَذَا فَصَدَّقَهٗ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهٗ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى وَاِنْ لَّمْ يُعْطِهٖ مِنْهَا لَمْ يَفِ۔

(۲۹۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ہی انہیں گناہوں سے پاک (معاف) کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک تو وہ آدمی جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی ہو پھر اس کے باوجود کسی مسافر کو پانی نہ دے اور دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد کوئی چیز بیچے اور اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ میں نے یہ چیز اتنے میں خریدی ہے اور خریدار اس کی بات پر یقین کر لے حالانکہ حقیقتاً اس نے اتنے میں نہ خریدی ہو اور تیسرا وہ آدمی جو دُنیاوی مال کی خاطر بیعت کرے پھر اگر وہ اسے مال دے تو وہ حق بیعت ادا کرے اور نہ دے تو حق بیعت کی ادائیگی سے گریز کرے۔

(۲۹۸)وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِىُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَّ رَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ۔

(۲۹۸) ایک دوسری سند میں یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس میں قیمت بتانے کا ذکر ہے۔

(۲۹۹)وَ حَدَّثَنِىْ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُرَاهُ مَرْفُوْعًا قَالَ ثَلَاثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى مَالِ مُسْلِمٍ فَاقْتَطَعَهٗ وَبَاقِىْ حَدِيْثِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ۔

(۲۹۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور ایک آدمی وہ ہے کہ جس نے عصر کے بعد قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مار لیا۔ باقی حدیث اعمش کی حدیث کی طرح ہے۔

خلاصۃ الباب : اس باب کی احادیث میں تین طرح کے آدمیوں کے لیے کتنی سخت وعید آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے۔ سب سے پہلا تو وہ آدمی جو اپنی شلوار یا پاجامہ، پتلون یا ازار بند وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے۔ عام طور پر آدمی اس طرح فخر اور تکبر کے طور پر کرتا ہے۔ اس انداز میں تکبر کرنے والوں کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ آدمی اللہ کو اتنا سخت ناپسند ہے کہ قیامت کے دن اس سے بات تک نہیں کریں گے اور نہ ہی ان کی طرف رحمت کی نظر فرمائیں گے اور نہ ہی انہیں معاف فرمائیں گے۔

اس گناہ کے ساتھ ساتھ وہ گناہ کرنے والے بھی کہ جو کسی کے ساتھ کوئی نیکی کرتے ہیں تو پھر احسان جتلاتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا کاروبار کرتے ہیں ان سب کے لیے آپ ﷺ کی یہ وعید ہے۔

۴۷ :باب بَيَانِ غِلْظِ تَحْرِيْمِ قَتْلِ الْإِسْنَانِ نَفْسَهٗ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِي النَّارِ وَاَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ

باب: خودکشی کی سخت حرمت اور اس کو دوزخ کے عذاب اور یہ کہ مسلمان کے علاوہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا کے بیان میں

(۳۰۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَّمَنْ شَرِبَ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَّمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔

(۳۰۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے آپ کو لوہے کے ہتھیار سے قتل کیا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اس ہتھیار سے اپنے پیٹ کو زخمی کرتا رہے گا۔ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہے گا اور جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو قتل کیا تو وہ اسے چوستا رہے گا اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر قتل کیا تو وہ پہاڑ سے یوں ہی گرتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہے گا۔

(۳۰۱)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح وَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ۔

(۳۰۱) ایک دوسری سند سے بھی یہ روایت اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۳۰۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَّامِ بْنِ اَبِيْ سَلَّامٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ اَبَا قِلَابَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيْ شَيْءٍ لَا يَمْلِكُهٗ۔

(۳۰۲) حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے (غزوۂ حدیبیہ میں) ایک درخت کے نیچے بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اسلام کے علاوہ دوسری ملت پر جھوٹی قسم کھائے تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا اور جس نے کسی چیز سے اپنے آپ کو قتل کیا تو قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا اور اگر کسی آدمی نے غیر مملوکہ چیز کی منت مانی تو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔

(۳۰۳)حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَّ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ

(۳۰۳) حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی پر ایسی نذر کا پورا کرنا

كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا قِلَّةً وَّمَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ فَاجِرَةٍ۔

ضروری نہیں ہے جس کا وہ مالک نہ ہو اور مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جس نے اپنے آپ کو دنیا میں کسی چیز سے قتل کر ڈالا قیامت کے دن وہ اسی سے عذاب دیا جائے گا اور جس نے اپنے مال میں زیادتی کی خاطر جھوٹا دعویٰ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا مال اور کم کر دے گا اور یہی حال اُس آدمی کا ہوگا جو حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائے گا۔

(۳۰۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ وَ عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ هٰذَا حَدِيْثُ سُفْيَانَ وَ اَمَّا شُعْبَةُ فَحَدِيْثُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ ذُبِحَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۳۰۴) حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اپنی قسم کے مطابق ہوگا اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کر ڈالا تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ میں اُسی چیز سے عذاب دیں گے (جس چیز سے اُس نے اپنے آپ کو قتل کیا)۔ سفیان کی روایت یہی ہے اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اپنے کہنے کے مطابق ہوگا اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے ذبح کیا تو قیامت کے دن وہ اسی چیز سے ذبح کیا جائے گا۔

(۳۰۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ يُّدْعٰى بِالْاِسْلَامِ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرْنَا الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَاَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ الَّذِيْ قُلْتَ لَهٗ اٰنِفًا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاِنَّهٗ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَّقَدْ مَاتَ

(۳۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم غزوۂ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک آدمی کے بارے میں جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا کہ یہ دوزخ والوں میں سے ہے پھر جب جنگ شروع ہوئی تو وہ آدمی بڑی بہادری سے لڑا اور زخمی ہوگیا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جس آدمی کے بارے میں فرما رہے تھے کہ یہ دوزخی ہے اس نے تو آج خوب بہادری سے لڑائی کی ہے اور مر چکا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا وہ دوزخ میں گیا۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے فرمان کی تہہ تک نہ پہنچ سکے اسی دوران اس کے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ قِيْلَ اَنَّهٗ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهٖ جِرَاحًا شَدِيْدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَاُخْبِرَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِى النَّاسِ اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

ابھی نہ مرنے بلکہ شدید زخمی ہونے کی اطلاع ملی پھر جب رات ہوئی تو وہ زخموں کی تکلیف برداشت نہ کر سکا تو اس نے اپنے آپ کو قتل کر ڈالا۔ آپ کو اس کی خبر دی گئی تو فرمایا اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں آواز لگا دیں کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس دین کی بُرے آدمی کے ذریعے بھی مدد کرا دیتا ہے۔

(۳۰۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَّهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ حَيٌّ مِنَ الْعَرَبِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَسْكَرِهٖ وَمَالَ الْاٰخَرُوْنَ عَلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِىْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهٖ فَقَالُوْا مَا اَجْزَءَ مِنَّا الْيَوْمَ اَحَدٌ كَمَا اَجْزَءَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا صَاحِبُهٗ اَبَدًا قَالَ فَخَرَجَ مَعَهٗ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ وَاِذَا اَسْرَعَ اَسْرَعَ مَعَهٗ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهٖ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِىْ ذَكَرْتَ اٰنِفًا اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا

(۳۰۶) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں کا ایک غزوہ میں آمنا سامنا ہوا اور نوبت سخت کشت و خون تک پہنچ گئی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کی طرف تشریف لے گئے اور مشرکین اپنے لشکر کی طرف چلے گئے۔ آپ کے ساتھیوں میں ایک آدمی ایسا تھا کہ وہ اکا دُکا کافر کو نہیں چھوڑتا تھا بلکہ اس کا پیچھا کر کے تلوار سے اُسے اُڑا دیتا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ کہنے لگے کہ اس آدمی کی طرح آج ہمارے کوئی کام نہ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ وہ دوزخ والوں میں سے ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک نے کہا کہ میں مستقل اس کے ساتھ رہوں گا پھر وہ صحابی اس کے ساتھ رہے۔ جہاں ٹھہرتا اس کے ساتھ ٹھہرتے اور جب وہ تیزی کے ساتھ چلتا تو یہ بھی تیزی کے ساتھ چلتے۔ حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ سخت زخمی ہو گیا اس نے (زخموں کی تکلیف برداشت نہ کرتے ہوئے) جلد موت کو گلے سے لگا لینا چاہا تو تلوار کا دستہ زمین پر رکھ کر اس کی نوک دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھی پھر اس پر زور دے کر خود کو قتل کر ڈالا۔ تب وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے جس کے بارے میں دوزخی ہونے کے متعلق فرمایا تھا لوگوں کو اس پر تعجب ہوا تھا اور میں

لَكُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ فِیْ طَلَبِهٖ حَتّٰی جُرِحَ جُرْحًا شَدِیْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَیْفِهٖ بِالْاَرْضِ وَ ذُبَابَهٗ بَیْنَ ثَدْیَیْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَیْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِیْمَا یَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِیْمَا یَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ میں تمہاری خاطر اس کی خبر رکھوں گا پھر میں اسکی جستجو میں نکلا وہ آدمی بالآخر سخت زخمی ہوا اور مرنے کی جلدی میں اس نے اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھ کر اسکی نوک اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھ کر زور دے کر خود کو مار ڈالا۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں والے کام کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخ والوں میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کی نظر میں دوزخ والے کام کرتا ہے حالانکہ وہ بالآخر جنتی ہوتا ہے۔

(۳۰۷)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا الزُّبَیْرِیُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَیْرِ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ خَرَجَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ فَلَمَّا اٰذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ کِنَانَتِهٖ فَنَکَاَهَا فَلَمْ یَرْقَاِ الدَّمُ حَتّٰی مَاتَ قَالَ رَبُّکُمْ قَدْ حَرَّمْتُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ ثُمَّ مَدَّیَدَهٗ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِیْ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَدَّثَنِیْ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ جُنْدَبٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ۔

(۳۰۷) شیبان کہتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو پھوڑا نکلا پھر جب اُسے سخت تکلیف ہوئی تو اس نے ترکش سے تیر نکال کر اس سے پھوڑا چیر دیا اور خون بند نہ ہونے کی وجہ سے وہ آدمی مرگیا تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔ پھر حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ مسجد کی طرف دراز کر کے فرمایا: اللہ کی قسم یہ حدیث حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے اسی مسجد میں مجھ سے بیان فرمائی۔

(۳۰۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرِ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِیُّ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِیْنَا وَمَا نَخْشٰی اَنْ یَّکُوْنَ جُنْدَبٌ کَذَبَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِرَجُلٍ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ خُرَاجٌ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ۔

(۳۰۸) حضرت وہب بن جریرؒ اپنے والد کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سے حضرت جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان کی جسے ہم نہ بھولے اور نہ ہی ڈر ہے کہ حضرت جندبؓ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف اس کو غلط منسوب کیا ہو۔ حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کے پھوڑا نکلا تھا پھر اسی حدیث کے مطابق ذکر فرمایا۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث میں خودکشی کی سخت حرمت اور اس کی سزا کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ جو آدمی جس چیز سے اپنے آپ کو قتل کرے گا (خودکشی کرے گا) اللہ اسے دوزخ میں اسی چیز سے عذاب میں مبتلا رکھے گا۔

خودکشی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اپنے آپ کو ہلاک کرنا حرام ہے اگر کسی نے خودکشی کو حلال اور جائز سمجھ کر کیا حالانکہ اسے اس کی حرمت کا علم تھا اس صورت میں وہ کافر ہو جائے گا اور کافر کے لیے دائمی عذاب ہے۔ اگر اس نے اسے حلال نہ سمجھا بلکہ حرام ہی جانا اور حرام جاننے کے باوجود اس کا ارتکاب کرلیا تو ایسے آدمی کے بارے میں اسی باب کی پہلی حدیث میں سزا کے جو الفاظ آئے ہیں اس میں

مخلدًا کالفظ ہے۔اس لفظ سے مراد ایک لمبی مدت ہے یعنی ایسا آدمی ایک لمبی مدت تک عذاب میں مبتلا رہے گا نہ کہ ہمیشہ ہمیشہ۔

۴۸ :باب غِلَظِ تَحْرِيْمِ الْغُلُوْلِ وَاَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ

باب: مالِ غنیمت میں خیانت کی سخت حرمت اور اس بات کے بیان میں کہ جنت میں صرف مؤمن داخل ہوں گے

(۳۰۹)حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سِمَاكٌ اَبُوْ زُمَيْلٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ وَ فُلَانٌ شَهِيْدٌ حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلَّا اِنِّیْ رَاَيْتُهٗ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ اَلَا اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ۔

(۳۰۹)حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوۂ خیبر میں چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ فلاں آدمی شہید ہے یہاں تک کہ ایک آدمی پر گزر ہوا تو اس کے متعلق بھی کہنے لگے کہ فلاں شہید ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں، میں نے اسے چادر یا عباء کی چوری کی وجہ سے اس کو جہنم میں دیکھا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب جاؤ اور لوگوں میں آواز لگا دو کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نکل کر لوگوں میں یہ آواز لگا دی کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوں گے۔

(۳۱۰)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَبِی الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ هٰذَا حَدِيْثُهٗ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِی الْغَيْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَّلَا وَرِقًا غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالثِّيَابَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلَى الْوَادِيْ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَبْدٌ لَّهٗ وَهَبَهٗ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ جُذَامٍ يُدْعٰى رِفَاعَةَ ابْنَ زَيْدٍ مِنْ بَنِی الضُّبَيْبِ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِیَ قَامَ عَبْدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُلُّ رَحْلَهٗ فَرُمِیَ بِسَهْمٍ

(۳۱۰)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی تو ہم نے سونا اور چاندی نہیں بلکہ اسباب، اناج اور کپڑا وغیرہ مالِ غنیمت میں سے لیا۔ پھر ہم وادی کی طرف چلے (اس غزوہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غلام تھا جسے قبیلہ جذام کے بنی ضبیب کے ایک آدمی رفاعہ بن زید نے پیش کیا تھا پھر ہم وادی میں اُترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام آپ کا سامان کھولنے لگا۔ اسی دوران اُسے ایک تیر لگا اور اس سے وہ مر گیا۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے لیے شہادت مبارک ہو۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں، اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ

فَكَانَ فِيْهِ حَتْفُهُ فَقُلْنَا هَنِيْئًا لَهُ الشَّهَادَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا اَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ فَجَآءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شِرَاكٌ مِنْ نَّارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ۔

علیہ وسلم) کی جان ہے جو چادر اس نے خیبر کے دن مالِ غنیمت میں سے لی تھی وہ اس کے حصہ کی نہیں تھی۔ وہی چادر اس کے اوپر شعلہ کی صورت میں جل رہی ہے۔ یہ سن کر سب خوفزدہ ہو گئے۔ ایک آدمی ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مجھے خیبر کے دن (جنگ کے موقع پر) ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تسمے بھی آگ کے ہیں۔

خلاصۃ الباب: شہادت کتنا بڑا مقام ہے لیکن اگر ذرا سی غفلت کے نتیجے میں کوئی کوتاہی ہو جائے تو بجائے جنت کے جہنم ٹھکانہ بن جاتا ہے۔ ایک تسمہ کی کیا حقیقت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر مالِ غنیمت میں سے اتنی ہلکی سی چیز کی بھی چوری کی تو وہ بھی اس کے لیے حرام ہے اور اتنی ہلکی سی چوری کرنے والا اگر (شہید) ہو جائے تو اسے شہید کہنا درست نہیں۔

۴۹: باب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ قَاتِلَ نَفْسِهٖ لَا يَكْفُرُ

باب: اس بات کی دلیل کے بیان میں کہ خودکشی کرنے والا کافر نہیں ہوگا

(۳۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِىَّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِىْ حِصْنٍ حَصِيْنٍ وَّ مَنْعَةٍ قَالَ حِصْنٌ كَانَ لِدَوْسٍ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاَبٰى ذٰلِكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِىْ ذَخَرَ اللّٰهُ لِلْاَنْصَارِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ اِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَّ هَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۳۱۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے (اور) عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کو ایک مضبوط قلعہ اور حفاظتی مقام کی ضرورت ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کے پاس زمانہ جاہلیت میں دوس کا ایک قلعہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار فرما دیا کیونکہ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے انصار کے لیے مقدر کر دی تھی۔ پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت طفیل رضی اللہ عنہ بھی اپنی قوم کے ایک آدمی کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے۔ (حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کا ساتھی مدینہ کی آب و ہوا کے موافق نہ ہونے کی وجہ سے) بیمار ہو گیا۔ جب بیماری حد سے بڑھ گئی (برداشت کے قابل نہ رہی تو) اس نے اپنے تیر کے پھل سے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کے جوڑ کاٹ دیئے جس کی وجہ سے ہاتھوں سے خون بہنے لگا اور اس کے نتیجے میں وہ مر گیا۔ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا تو اچھی حالت

عَنْهُ فِي مَنَامِهِ فَرَآهُ وَ هَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَّرَاهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَلِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَالِيْ اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ۔

میں تھے مگر اس کے ہاتھ ڈھکے ہوئے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہارے ربّ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی برکت سے معاف کر دیا ہے۔ پھر اس سے پوچھا کہ تو نے اپنے ہاتھوں کو چھپا رکھا ہے۔ تو اس نے کہا کہ مجھ سے کہہ دیا گیا ہے کہ تو نے اِن کو خود بگاڑا ہے۔ ہم اسے درست نہیں کریں گے۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دُعا فرمائی کہ اے اللہ اس کے ہاتھوں کی بھی مغفرت فرما۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر کوئی انسان خودکشی کرے یا اپنے کسی عضو کو تلف کر دے تو علامہ نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں وہ توبہ کیے بغیر انتقال کر جاتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوگا اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ جہنم میں داخل ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے۔

٥٠ :باب فِي الرِّيْحِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ قُرْبِ الْقِيَامَةِ تَقْبِضُ مَنْ فِيْ قَلْبِهِ شَيْءٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ

باب: قربِ قیامت کی اس ہوا کے بیان میں کہ جس کے اثر سے ہر وہ آدمی مر جائے گا جس کے دل میں تھوڑا سا ایمان بھی ہوگا

(٣١٢) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّ اَبُوْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيْحًا مِّنَ الْيَمَنِ اَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيْرِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِيْ قَلْبِهِ قَالَ اَبُوْ عَلْقَمَةَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ وَّقَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ۔

(٣١٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ایسی ہوا چلائے گا جو ریشم سے بھی زیادہ نرم ہوگی' جس کے دل میں تھوڑا سا ایمان بھی ہوگا اس کو نہیں چھوڑے گی (یعنی اس کی روح قبض کر لے گی) حضرت ابو علقمہ کی روایت کے مطابق ہر وہ آدمی مر جائے گا جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہوگا۔

قربِ قیامت کی ایک نشانی ☆ اس باب کی حدیث میں ہے کہ یمن کے علاقہ سے ایک ایسی ہوا چلے گی جس سے ہر ایک آدمی مر جائے گا۔ صحیح مسلم میں دجال کی احادیث میں مُلکِ شام سے ہوا کے چلنے کا ذکر ہے۔ بظاہر ان احادیث میں تضاد ہے۔ علماء نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ ممکن ہے کہ دو ہوائیں ہوں ایک یمن سے چلے اور ایک شام سے چلے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آغاز یمن یا شام سے ہو اور پھر وہ پھیل کر دوسرے ملک تک پہنچ جائے۔

٥١ :باب الْحَثِّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ

باب: فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال

بِالْاَعْمَالِ قَبْلَ تَظَاهُرِ الْفِتَنِ

کی طرف متوجہ ہونے کے بیان میں

(۳۱۳) حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَ قُتَیْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ جَمِیْعًا عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّ یُمْسِیْ كَافِرًا اَوْ یُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَ یُصْبِحُ كَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا۔

(۳۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اُن فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے جلد جلد نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے۔ صبح آدمی ایمان والا ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو ایمان والا ہوگا اور صبح کافر اور دنیوی نفع کی خاطر اپنا دین بیچ ڈالے گا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی حدیث میں فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے پہلے جلد جلد نیک اعمال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فتنے اس قدر شدت اور تواتر سے ظاہر ہوں گے کہ انسان کے لیے اپنے ایمان کو محفوظ رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ اس سے بڑا فتنہ اور کیا ہوگا کہ ایک ہی دن اور رات میں اتنی بڑی تبدیلی آ جائے کہ رات کو مؤمن ہو تو صبح کافر اور صبح مؤمن ہو تو رات کو کافر۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو ہر طرح کے فتنوں سے محفوظ فرمائیں اور ایمان کی سلامتی نصیب فرمائیں۔

۵۲ : باب مَخَافَةِ الْمُؤْمِنِ اَنْ یُّحْبَطَ عَمَلُهٗ

باب: مؤمن کے اِس خوف کے بیان میں کہ اُس کے اعمال ضائع نہ ہو جائیں

(۳۱۴) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ: ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ﴾ [الحجرات:۲] اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِیْ بَیْتِهٖ وَقَالَ اَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاحْتَبَسَ (ثَابِتُ بْنُ قَیْسٍ) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِیُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ یَا اَبَا عَمْرٍو مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَشْتَكٰی قَالَ سَعْدٌ اِنَّهٗ لَجَارِیْ وَمَا عَلِمْتُ لَهٗ بِشَكْوٰی قَالَ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّیْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ

(۳۱۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز پر بلند نہ کرو کہیں تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔'' تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے گھر ہی میں بیٹھ گئے اور سمجھنے لگے کہ میں دوزخی ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابو عمرو! ثابت کا کیا حال ہے' کیا وہ بیمار ہو گئے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ وہ میرے ہمسائے ہیں اور مجھے ان کے بیمار ہونے کا علم نہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے کا ذکر کیا تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میری آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تم سب سے زیادہ بلند ہوتی ہے' پس میں دوزخی ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

نے فرمایا کہ وہ تو جنتی ہیں۔ (دوزخی نہیں)

(۳۱۵)وَحَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بِنَحْوِ حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَّلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِ ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔

(۳۱۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار کے خطیب تھے پھر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ باقی حدیث حماد کی حدیث کی طرح ہے لیکن اس میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں۔

(۳۱۶)وَ حَدَّثَنِيْهِ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ [الحجرات:۲] وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي الْحَدِيْثِ۔

(۳۱۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز پر بلند نہ کرو۔'' اور حدیثِ مبارکہ میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں۔

(۳۱۷)وَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَذْكُرُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ وَّ زَادَ قَالَ فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِيْ بَيْنَ اَظْهُرِنَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

(۳۱۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا اس حدیث میں بھی ذکر نہیں صرف اتنا زائد ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو اپنے درمیان پا کر یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے درمیان ایک جنتی آدمی چل رہا ہے۔

خُلاصَةُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث میں نبی ﷺ کا ادب بتایا گیا ہے۔ پارہ نمبر ۲۶' سورۃ الحجرات میں اس کی تفصیل موجود ہے کہ جو آدمی بھی اپنی آواز کو نبی ﷺ کی آواز پر بلند کرے گا' اس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ حیرت ہے ان لوگوں پر جو العیاذ باللہ اللہ کے نبی ﷺ کو ہر جگہ موجود بھی سمجھتے ہیں (حالانکہ یہ صفت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے) اور پھر بھی زور زور سے بولتے رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں تو وہ اپنے ہی خود ساختہ قانون کے مطابق بہت بڑی گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو نبی ﷺ اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم و بزرگانِ دین کا ادب نصیب فرمائے۔

۵۳ :باب هَلْ يُؤَاخَذُ بِاَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ کیا زمانہ جاہلیت میں کیے گئے اعمال پر مواخذہ ہوگا

(۳۱۸)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ اُنَاسٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

(۳۱۸) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم سے اُن اعمال پر مواخذہ ہوگا جو ہم سے جاہلیت کے زمانہ میں سرزد ہوئے؟ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس نے

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ قَالَ اَمَّا مَنْ اَحْسَنَ مِنْكُمْ فِی الْاِسْلَامِ فَلَا یُؤَاخَذُ بِهَا وَمَنْ اَسَاءَ اُخِذَ بِعَمَلِهٖ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَ الْاِسْلَامِ۔

سچے دل سے اسلام قبول کر لیا تو اس کا مواخذہ نہیں ہوگا اور جس نے سچے دل سے اسلام قبول نہ کیا (بلکہ بظاہر مسلمان اور باطن میں کافر) تو اس سے دورِ جاہلیت اور دورِ اسلام دونوں کے اعمال کے بارے میں مواخذہ ہوگا۔

(۳۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ وَوَكِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَالَ مَنْ اَحْسَنَ فِی الْاِسْلَامِ لَمْ یُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِی الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔

(۳۱۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم سے جاہلیت کے زمانہ میں کیے گئے اعمال کے بارے میں مواخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ جس نے سچے دل سے اسلام قبول کیا اس سے جاہلیت والے اعمال کے بارے میں بازپُرس نہیں ہوگی اور جس نے سچے دل سے اسلام قبول نہ کیا (صرف دکھلاوے کیلئے) اس سے زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں اعمال کے بارے میں بازپُرس ہوگی۔

(۳۲۰) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِیْمِیُّ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۲۰) ایک دوسری سند سے بھی اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام لانا اپنے دورِ جاہلیت میں کیے گئے تمام بُرے اعمال کو مٹا دیتا ہے لیکن وہ اسلام جو سچے دل سے لایا جائے۔ سچے دل سے اسلام قبول کرنے سے انسان کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور قیامت کے دن دورِ جاہلیت میں کیے گئے گناہوں کے بارے میں بازپُرس نہیں ہوگی اور اس دور کے جو نیک اعمال ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیتے ہیں۔

۵۴: باب كَوْنِ الْاِسْلَامِ یَهْدِمُ مَا قَبْلَهٗ وَ كَذَا الْحَجُّ وَالْهِجْرَةُ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ اسلام اور حج اور ہجرت پہلے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں

(۳۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی الْعَنَزِیُّ اَبُوْ مَعْنٍ الرَّقَاشِیُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِیْ عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ یَعْنِیْ اَبَا عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِیِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِیْ سِیَاقَةِ الْمَوْتِ یَبْكِیْ طَوِیْلًا وَ حَوَّلَ وَجْهَهٗ اِلَی الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهٗ یَقُوْلُ یَا اَبَتَاهُ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۳۲۱) حضرت ابن شماسہ مہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب وہ مرض الموت میں مبتلا تھے۔ وہ بہت دیر تک روتے رہے اور چہرۂ مبارک دیوار کی طرف پھیر لیا۔ ان کے بیٹے ان سے کہہ رہے تھے کہ اے ابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس طرح بشارت نہ دی؟ کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہ خوشخبری نہیں سنائی؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اِدھر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اس بات کی گواہی دینا ہے

ﷺ بِکَذَا قَالَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ عَلٰى اَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَحَدٌ اَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ وَلَا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهٗ مِنْهُ فَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلَا بَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِيْ قَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو قَالَ قُلْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَاذَا قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَجَلَّ فِيْ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَمَا كُنْتُ اُطِيْقُ اَنْ اَمْلَا عَيْنَيَّ مِنْهُ اِجْلَالًا لَهٗ وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَهٗ مَا اَطَقْتُ لِاَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَمْلَاُ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِيْنَا اَشْيَآءَ مَا اَدْرِيْ مَا حَالِيْ فِيْهَا فَاِذَا اَنَامُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَسُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَ يُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ۔

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور مجھ پر تین دور گزرے ہیں ایک دور تو وہ ہے جو تم نے دیکھا کہ میرے نزدیک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی مبغوض نہیں تھا اور مجھے یہ سب سے زیادہ پسند تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قابو پا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دوں اگر میری موت اس حالت میں آجاتی تو میں دوزخی ہوتا پھر جب اللہ نے میرے دِل میں اسلام کی محبت ڈالی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک شرط ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا شرط ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ شرط کہ کیا میرے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام لانے سے اُس (شخص) کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور ہجرت سے اس کے سارے گزشتہ گناہ اور حج کرنے سے بھی اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور (پھر اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مجھے کسی سے محبت نہیں تھی اور نہ ہی میری نظر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کا مقام تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی وجہ سے مجھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھرپور نگاہ سے دیکھنے کی سکت نہ تھی اور اگر کوئی مجھ سے آپ کی صورتِ مبارک کے متعلق پوچھتا تو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بوجہ عظمت وجلال) دیکھ نہ سکا۔ اگر اس حال میں میری موت آجاتی تو مجھے جنتی ہونے کی اُمید تھی پھر اس کے بعد ہمیں کچھ ذمہ داریاں دی گئیں۔ اب مجھے پتہ نہیں کہ میرا کیا حال ہوگا؟ پس جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے جنازے کے ساتھ نہ کوئی رونے والی ہو اور نہ آگ ہو۔ جب تم مجھے دفن کر دو تو مجھ پر مٹی ڈال دینا اس کے بعد میری قبر کے اردگرد اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اُونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہارے قرب سے مجھے اُنس حاصل ہو اور میں دیکھ لوں کہ میں اپنے ربّ (عزوجل) کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

(۳۲۲)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَیْمُوْنٍ وَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ دِیْنَارٍ وَاللَّفْظُ لِاِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَعْلَی بْنُ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الشِّرْكِ قَتَلُوْا فَاَكْثَرُوْا وَزَنَوْا فَاَكْثَرُوْا ثُمَّ اَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ اِلَیْهِ لَحَسَنٌ وَّلَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا﴾ [الفرقان:٦٨] وَنَزَلَ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ [الزمر:٥٣]

(۳۲۲) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت سے قتل کیے تھے اور کثرت سے زنا کا ارتکاب بھی کیا تھا۔ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس بات کی طرف دعوت دیتے ہیں وہ بہت اچھا ہے اگر آپ ہمارے گناہوں کا کفارہ بتلا دیں جو ہم نے کیے ہیں (تو ہم مسلمان ہو جائیں) اس پر یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں: ''اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے اور جس آدمی کے قتل کرنے کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے۔ ہاں! مگر حق کے ساتھ اور وہ زنا نہیں کرتے اور جو ایسے کام کرے گا تو سزا سے اس کو سابقہ پڑے گا۔ (سورۃ الفرقان) اور یہ آیت نازل ہوئی: ''اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔''

۵۵ :باب بَيَانِ حُكْمِ عَمَلِ الْكَافِرِ اِذَا اَسْلَمَ بَعْدَهٗ

باب: اسلام لانے کے بعد کافر کے گزشتہ نیک اعمال کے حکم کے بیان میں

(۳۲۳)حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ حَكِیْمَ ابْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ هَلْ لِّیْ فِیْهَا مِنْ شَیْءٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْلَمْتَ عَلٰی مَا اَسْلَفْتَ مِنْ خَیْرٍ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ۔

(۳۲۳) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے جاہلیت کے زمانے میں جو نیک کام کیے کیا اُن میں میرے لیے کچھ اجر ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسلام لائے اُن نیکیوں پر جو تم کر چکے ہو (یعنی ان کا بھی ثواب ملے گا) تَحَنُّثُ کے معنی عبادت کے ہیں۔ (یعنی گناہ سے نفرت اور غیر اللہ کی عبادت سے توبہ کرنا)۔

(۳۲۴)وَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ الْحُلْوَانِیُّ حَدَّثَنَا وَ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِی یَعْقُوْبُ وَ هُوَ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ حَكِیْمَ بْنَ حِزَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ مِنْ

(۳۲۴) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان کاموں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو میں نے جاہلیت کے زمانے میں (یعنی اسلام لانے سے پہلے) کیے۔ مثلاً صدقہ وخیرات یا غلام آزاد کرنا یا رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا۔ ان کاموں میں مجھے اجر ملے گا؟

صَدَقَةٍ اَوْ عَتَاقَةٍ اَوْ صِلَةِ رَحِمٍ اَفِيْهَا اَجْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا اَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسی نیکی پر اسلام لائے جو تم پہلے کر چکے ہو۔

(۳۲۵)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِيْ اَتَبَرَّرُ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا اَسْلَفْتَ لَكَ مِنَ الْخَيْرِ فَقُلْتُ فَوَاللّٰهِ لَا اَدَعُ شَيْئًا صَنَعْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِلَّا فَعَلْتُ فِي الْاِسْلَامِ مِثْلَهُ۔

(۳۲۵) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! چند کام ایسے بھی ہیں جنہیں میں جاہلیت کے زمانہ میں بھی کرتا تھا۔ راوی ہشام کہتے ہیں کہ نیک کام کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان نیکیوں پر اسلام لایا ہے جو تو نے اسلام لانے سے پہلے کی ہیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں ان نیکیوں کو نہیں چھوڑوں گا جو میں جاہلیت کے زمانہ میں کرتا تھا اور زمانہ اسلام میں بھی اسی طرح نیک کام کرتا رہوں گا۔

(۳۲۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَّ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ ثُمَّ اَعْتَقَ فِي الْاِسْلَامِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَّ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

(۳۲۶) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے (اسلام لانے سے قبل) زمانہ جاہلیت میں سو غلاموں کو آزاد کیا اور سو اُونٹ اللہ کے راستے میں سواری کی خاطر دیئے تھے۔ اس کے بعد پھر جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو سو اُونٹوں کو آزاد کیا اور مزید سو اُونٹ اللہ کے راستے میں سواری کی خاطر دیئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ پھر وہی حدیث بیان کی گئی جو ذکر کی گئی۔

تشریح حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ اُم المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے اور بڑے عظیم صحابی (رضی اللہ عنہ) تھے۔ ۸ھ میں فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ کل عمر ۱۲۰ برس تھی۔ ۵۴ھ میں انتقال ہوا۔ آدھی عمر زمانہ جاہلیت میں جبکہ آدھی عمر زمانہ اسلام میں گزری اور جو آدھی عمر زمانہ جاہلیت میں گزری اس میں بھی بڑے بڑے نیک کام کیے جیسا کہ حدیث میں گزر چکا ہے۔

۵۶: باب صِدْقِ الْاِيْمَانِ وَاِخْلَاصُهٗ

باب: سچے دِل سے ایمان لانے اور اِس کے اخلاص کے بیان میں

(۳۲۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۳۲۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: "وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں ملایا تو اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر شاق گزری تو آپ

عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ [الانعام:٨٢] شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالُوْا اَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِاِبْنِهِ: ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ [لقمٰن:١٣] ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾۔

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ (اے اللہ کے رسول ﷺ) ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم نہ کیا ہو؟ (یعنی اس سے گناہ نہ ہوا ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا مطلب یہ نہیں جو تم خیال کر رہے ہو۔ اس آیت میں ظلم کا مطلب وہ ہے جو حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا کیونکہ شریک بہت بڑا ظلم ہے۔

(٣٢٨)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيْمِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنِيْهِ اَوَّلًا اَبِيْ عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنِ الْاَعْمَشِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

(٣٢٨) ایک دوسری سند میں یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

٥٧ :باب بَيَانِ تَجَاوُزِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْ حَدِيْثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ اِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ وَبَيَانِ اَنَّهُ سُبْحَانَهُ تَعَالٰى لَمْ يُكَلِّفْ اِلَّا مَا يُطَاقُ وَ بَيَانِ حُكْمِ الْهَمِّ بِالْحَسَنَةِ وَ بِالسَّيِّئَةِ

باب: اِس چیز کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے دِل میں آنے والے اُن وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جب تک کہ دِل میں پختہ نہ ہو جائیں اور اللہ پاک کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور اس بات کے بیان میں کہ نیکی اور گناہ کے ارادے کا کیا حکم ہے

(٣٢٩)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيْرُ وَ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامِ الْعَيْشِيُّ وَاللَّفْظُ لِاُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَّهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا اُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ [البقرة:٢٨٤] قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى

(٣٢٩) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ پر یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں: ''اللہ ہی کی مِلک میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو باتیں تمہارے نفسوں میں ہیں' اگر تم ان کو ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے اللہ تعالیٰ تم سے حساب لیں گے جسے چاہیں گے معاف فرما دیں گے اور جسے چاہیں گے عذاب دیں گے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔'' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ آیاتِ کریمہ گراں گزریں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر (یعنی دو زانو

أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ بَرَكُوْا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوْا أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالْجِهَادُ وَالصَّدَقَةُ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا: ﴿سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾ فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي إِثْرِهَا: ﴿آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾ [البقرة: ۲۸۵] فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ قَالَ نَعَمْ: ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ قَالَ نَعَمْ: ﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ﴾ قَالَ نَعَمْ ﴿وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ قَالَ نَعَمْ [البقرة: ۲۸۶]

ہو کر) آپ سے عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں اُن اعمال کے کرنے کا مکلّف بنایا گیا ہے جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ نماز، روزے، جہاد اور صدقہ۔ تو آپ پر یہ آیات نازل ہوئیں جس میں ذکر کیے گئے احکام کی ہم طاقت نہیں رکھتے (یعنی دل میں کوئی وسوسہ نہ آنے پائے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو جس طرح تم سے پہلے اہلِ کتاب کہہ چکے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور نافرمانی کی (اس پر عمل نہیں کریں گے) بلکہ تم اس طرح کہو کہ ہم نے آپ کا فرمان سن لیا اور ہم نے بخوشی مان لیا۔ ہم آپ سے مغفرت چاہتے ہیں اے پروردگار اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ صحابہ کرام ؓ نے کہا: ﴿سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾ صحابہ کرام ؓ کے یہ کہنے کے فوراً بعد ہی یہ آیاتِ کریمہ نازل ہوئیں: ''ایمان لائے رسول اس چیز پر جو ان کی طرف ان کے ربّ کی طرف سے نازل کی گئی اور مؤمنین بھی سارے کے سارے ایمان رکھتے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر ہم اسکے تمام رسولوں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے اور ان سب نے یوں کہا ہم نے سن لیا۔ (آپ کا فرمان) اور ہم نے خوشی سے مان لیا۔ ہم آپ سے مغفرت چاہتے ہیں اے ہمارے ربّ اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔'' جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت 'و ان تبدوا' الخ منسوخ فرما کر یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا﴾ سے ﴿فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (پ ۳ سورۃ البقرہ کا آخری رکوع) تک۔ ''اللہ تعالیٰ کسی کو مکلف نہیں بناتا مگر جو اس کی طاقت اور اختیار میں ہو اس کو ثواب بھی اسی کا ملے گا جو وہ ارادے سے کرے اور اسے سزا بھی اسی کی ملے گی جو وہ ارادے سے کرے۔ اے ہمارے پروردگار ہمارا مواخذہ نہ فرمانا اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے۔ (اللہ نے فرمایا اچھا) اے ہمارے پروردگار اور ہم پر کوئی ایسا بوجھ (دنیا و آخرت) نہ ڈالنا جس طرح ہم سے پہلے لوگوں پر بوجھ ڈالا تھا۔ (فرمایا اچھا) اے پروردگار ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالنا جس کی ہم کو طاقت نہ ہو۔ (فرمایا اچھا) اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے کافروں پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔ (اللہ نے فرمایا اچھا)۔

(۳۳۰) حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ

(۳۳۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾ [البقرة: ٢٨٤] قَالَ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ لَّمْ يَدْخُلْ قُلُوْبَهُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ سَلَّمْنَا قَالَ فَاَلْقَى اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا﴾ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ: ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ: ﴿وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا﴾ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ۔

[البقرة: ٢٨٦]

جب یہ آیت کریمہ: ﴿وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾ سورہ البقرہ) نازل ہوئی: ''اور اگر تم ظاہر کرو یا چھپاؤ جو کچھ تمہارے نفسوں میں ہے اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لیں گے'' تو صحابہؓ کے دِلوں میں ایسا ڈر پیدا ہوا کہ اس سے پہلے کسی چیز سے ان کے دِلوں میں ایسا ڈر پیدا نہیں ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کہو کہ ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کی اور ہم نے مان لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایمان کو اُن کے دِلوں میں ڈال دیا (مزین کر دیا)۔ پس اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت کریمہ) نازل فرمائی: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا﴾ ''اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتے۔ ہر آدمی کو اس کے نیک اعمال پر اور بُرے اعمال پر سزا ملے گی۔ اے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر جائیں تو ہمارا مواخذہ نہ فرمانا (اللہ عز وجل نے فرمایا میں نے کر دیا) اے ہمارے پروردگار! ہم پر کوئی ایسا بوجھ (دُنیا و آخرت میں) نہ ڈال جس طرح ہم سے پہلے لوگوں پر بوجھ ڈالا تھا۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے کر دیا) ہمیں معاف فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے۔ (اللہ عز وجل نے ارشاد فرمایا: میں نے کر دیا)۔

٥٨: باب بَيَانِ تَجَاوُزِ اللّٰهُ عَنْ حَدِيْثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ اِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ

باب: اس چیز کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے دِل میں آنے والے اُن وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جب تک کہ دِل میں پختہ نہ ہو جائیں

(٣٣١) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِسَعِيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَالَمْ يَتَكَلَّمُوْا اَوْ يَعْمَلُوْا بِهٖ۔

(٣٣١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے لوگوں سے جو ان کے نفسوں میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں جب تک کہ اُن کا کلام نہ کریں یا جب تک کہ ان پر عمل نہ کریں معاف کر دیا ہے۔

(۳۳۲)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ وَّ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ أَنْفُسَهَا مَالَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ۔

(۳۳۲)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے دِلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں (خیالات) کو معاف کر دیا ہے جب تک کہ ان پر عمل پیرا نہ ہوں یا کلام نہ کریں۔

(۳۳۳)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَّ هِشَامٌ ح وَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۳۳)حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۵۹ :باب إِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ كُتِبَتْ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تُكْتَبْ

باب: اچھائی کا ارادہ لکھا جاتا ہے' برائی کا ارادہ نہیں (جب تک عمل نہ کرلے)

(۳۳۴)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً وَّإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا۔

(۳۳۴)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے تو اسے (اس کے نامہ اعمال میں) نہ لکھو اگر وہ اس پر عمل کرے تو ایک گناہ لکھو اور جب کسی نیکی کا ارادہ کرے مگر اس نیکی پر عمل نہ کرے تو (اس کے نامہ اعمال میں) ایک نیکی لکھو اور اگر اس نیکی پر عمل کرلے تو (اس کی ایک نیکی کے بدلہ میں اس کے نامہ اعمال میں) دس نیکیاں لکھو۔

(۳۳۵)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ عَزَّوَجَلَّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ وَّلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهٗ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّإِذَاهَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ

(۳۳۵)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہوں اگر اس نیکی پر عمل کرلے تو میں دس گنا نیکیوں سے سات سو گنا نیکیوں تک لکھتا ہوں اور جب گناہ کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو میں اس کا گناہ نہیں لکھتا اگر وہ اس گناہ پر عمل

فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَّاحِدَةً۔

کرلے تو میں ایک ہی گناہ لکھتا ہوں۔

(۳۳۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِىْ بِاَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ حَسَنَةً مَالَمْ يَعْمَلْ فَاِذَا عَمِلَهَا فَاَنَا اَكْتُبُهَا بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاِذَا تَحَدَّثَ بِاَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَاَنَا اَغْفِرُهَا لَهٗ مَالَمْ يَعْمَلْهَا فَاِذَا عَمِلَهَا فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَبِّ ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيْدُ اَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ اَبْصَرُ بِهٖ فَقَالَ ارْقُبُوْهُ فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا وَاِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً اِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّآئِىْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

(۳۳۶) حضرت ہمام بن منبہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ احادیث ذکر فرما رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب میرا بندہ کسی نیک کام کا ارادہ کرتا ہے تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہوں جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے۔ جب اس پر عمل کرے تو میں (ایک نیکی کے بدلہ) دس نیکیاں لکھتا ہوں اور جب کسی گناہ کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے اور جب اس گناہ پر عمل کرے تو ایک ہی گناہ لکھتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سچے دل سے اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس کی ہر نیکی کو دس سے لے کر سات سو نیکیوں تک لکھا جاتا ہے اور جو ایک گناہ کرتا ہے تو ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

(۳۳۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ وَّمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ (عَشْرٌ) اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ وَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ۔

(۳۳۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے مگر اس پر عمل نہ کرے تو اس کے لیے (اس کے نامہ اعمال میں) ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو نیکی کا ارادہ کرنے کے ساتھ اس پر عمل بھی کرے تو اس کے لیے (اس کے نامہ اعمال میں) سات سو نیکیوں تک لکھی جاتی ہیں اور جس نے بُرائی کا ارادہ کیا مگر اس پر عمل نہ کیا تو اس کا گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر اس گناہ پر عمل کرلے تو ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے۔

(۳۳۸)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ اَبِىْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ الْعُطَارِدِىُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرْوِىْ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْحَسَنَاتِ

(۳۳۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بُرائیاں لکھیں پھر ان کو بیان فرمایا پس جس آدمی نے نیکی کا ارادہ کیا مگر

وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَّإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَّإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً۔

اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ (اس کے نامہ اعمال میں) پوری ایک نیکی لکھیں گے اگر اس نیکی کے ارادے کے ساتھ اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ دس نیکیوں سے لے کر سات سو نیکیوں تک بلکہ اس سے بھی زیادہ لکھیں گے اور اگر برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل بھی کرے تو اللہ تعالیٰ ایک ہی برائی لکھتے ہیں۔

(۳۳۹)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِيْ عُثْمَانَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَ زَادَ أَوْ مَحَاهَا اللّٰهُ وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ إِلَّا هَالِكٌ۔

(۳۳۹)ایک دوسری سند کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ کو بھی مٹا دیں گے اور عذاب میں وہی مبتلا ہوگا جس کے مقدر میں ہلاکت لکھی ہو۔

تشریح اس باب کی احادیث میں اللہ تعالیٰ کا اس کے بندوں کے لیے ایک نہایت ہی کریمانہ اور رحیمانہ قانون بیان فرمایا گیا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے کرم اور اس کی رحمت کا پہلو اس کے غضب پر بہت ہی نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے۔ وہ قانون یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی بھی اُمتی اگر کسی نیک کام کے کرنے کا اگر صرف ارادہ ہی کرتا ہے اس پر عمل نہیں کرتا تو اللہ کتنا کریم ہے۔ قربان اس کے کرم پر کہ صرف ارادہ ہی کرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھنے کا حکم فرما دیتے ہیں اور اگر وہ اس ارادہ کیے گئے نیکی کے کام پر عمل بھی کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک نیکی کے بدلہ میں اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھنے کا حکم فرماتے ہیں۔ قرآن حکیم میں بھی اللہ نے اپنے اس قانون کو بیان فرمایا ہے: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ [الانعام: ۱۶۰] کہ جو ایک نیکی کرے گا اسے اس کی مثل دس نیکیوں کا اجر ملے گا۔

اور اگر کسی گناہ کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک وہ گناہ اس سے سرزد نہ ہو اس وقت تک اس کے نامہ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر وہ گناہ اس سے سرزد ہو جاتا ہے تو صرف ایک گناہ کے بدلہ میں اس کے نامہ اعمال میں ایک گناہ ہی لکھا جاتا ہے: ﴿وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى إِلَّا مِثْلَهَا...﴾ [الانعام: ۱۶۰] اور جو گناہ کرے گا تو اسے صرف اسی گناہ کی سزا ملے گی اور نیکی کے بارے میں بھی انہی احادیث میں اور قرآن حکیم کی آیات میں فرمایا گیا ہے کہ ایک نیکی کا اجر دس سے لے کر سات سو نیکیوں تک بلکہ اگر اللہ چاہے تو اس کو کئی گنا تک بڑھا بھی دیتا ہے۔

٦٠: باب بَيَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الْإِيْمَانِ وَ مَا يَقُوْلُهٗ مَنْ وَّجَدَهَا

باب: ایمان کی حالت میں وسوسے اور اس بات کا بیان کہ وسوسہ آنے پر کیا کہنا چاہیے؟

(۳۴۰)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ

(۳۴۰)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ ہم اپنے دلوں میں کچھ خیالات ایسے پاتے ہیں کہ ہم میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ اَوْ قَدْ وَجَدْتُّمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ۔

سے کوئی ان کو بیان نہیں کرسکتا۔ آپ نے فرمایا: کیا واقعی تم اسی طرح پاتے ہو (یعنی گناہ سمجھتے ہو) صحابہ کرامؓ نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا: یہ تو واضح ایمان ہے۔ (یعنی واضح ایمان کی علامت)۔

(۳۴۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْجَوَّابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

(۳۴۱) ایک دوسری سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمائی۔

(۳۴۲)حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَثَّامٍ عَنْ سُعَيْرِ ابْنِ الْخِمْسِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوَسْوَسَةِ قَالَ تِلْكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ۔

(۳۴۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وسوسہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو محض ایمان ہے۔ (خالص ایمان)۔

(۳۴۳)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِهَارُوْنَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَ لُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ۔

(۳۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ مخلوق کو اللہ نے پیدا کیا تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جو آدمی اس طرح کا (کوئی وسوسہ اپنے دل میں) پائے تو وہ کہے میں اللہ پر ایمان لایا۔

(۳۴۴)وَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي الشَّيْطٰنُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ السَّمَآءَ مَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ وَ رُسُلِهٖ۔

(۳۴۴) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے کسی کے پاس آکر کہتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے۔ پھر اسی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ''اور اس کے رسولوں پر''۔

(۳۴۵)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَعْقُوْبَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِيْ اِبْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِي الشَّيْطٰنُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ

(۳۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے تو کہتا ہے اس طرح، اس طرح، کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ وہ کہتا ہے تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب وہ یہاں تک پہنچے تو اللہ سے پناہ مانگو اور اس وسوسہ سے اپنے

خَلَقَ كَذَا وَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ لَهٗ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَ لْيَنْتَهِ۔

آپ کو روک لو۔

(۳۴۶) وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ ابْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِي الْعَبْدَ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ لَهٗ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَ لْيَنْتَهِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ۔

(۳۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان بندے کے پاس آ کر کہتا ہے کہ اس' اس کو کس نے پیدا کیا۔ (آگے مذکورہ حدیث کی طرح)۔

(۳۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْعِلْمِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ قَدْ سَاَلَنِي اثْنَانِ وَ هٰذَا الثَّالِثُ اَوْ قَالَ سَاَلَنِيْ وَاحِدٌ وَّ هٰذَا الثَّانِيْ۔

(۳۴۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ لوگ تجھ سے ہمیشہ علم کے بارے میں پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ یہ کہیں گے کہ ہمارا خالق تو اللہ ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ اس حدیث کی روایت کرتے ہوئے اس آدمی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ فرمایا ہے۔ مجھ سے دو آدمی سوال کر چکے ہیں اور یہ تیسرا ہے یا فرمایا مجھ سے ایک آدمی سوال کر چکا ہے اور یہ دوسرا ہے۔

(۳۴۸) وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْاِسْنَادِ وَلٰكِنْ قَدْ قَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ۔

(۳۴۸) ایک دوسری سند کے ساتھ یہ روایت بھی اس طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں لیکن حدیث کے آخر میں یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔

(۳۴۹) وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الرُّوْمِيِّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُوْنَ يَسْئَلُوْنَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا فِي الْمَسْجِدِ اِذْ جَآءَنِيْ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَقَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ قَالَ فَاَخَذَ حَصًى بِكَفِّهٖ فَرَمَاهُمْ بِهٖ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا قُوْمُوْا صَدَقَ خَلِيْلِيْ ﷺ۔

(۳۴۹) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ! یہ لوگ تجھ سے ہمیشہ پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ کہیں گے کہ یہ تو اللہ ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کچھ دیہاتی لوگ آ کر کہنے لگے اے ابو ہریرہ! یہ تو اللہ ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے مٹھی بھر کر کنکریاں ان کو مار کر کہا: اُٹھو چلے جاؤ۔ میرے دوست صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔

(۳۵۰) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَسْأَلَنَّكُمُ النَّاسُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَقُوْلُوْا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَهُ۔

(۳۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے لوگ ہر چیز کے متعلق پوچھیں گے یہاں تک کہ یہ بھی کہیں گے کہ ہر چیز کو اللہ نے پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

(۳۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ تَعَالٰى۔

(۳۵۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کی اُمت کے لوگ ہمیشہ کہتے رہیں گے یہ کیا ہے' یہ کیا ہے؟ یہاں تک کہ کہیں گے کہ ساری مخلوق کو اللہ نے پیدا کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

(۳۵۲) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ اِسْحٰقَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ۔

(۳۵۲) ایک دوسری سند میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح ذکر کی گئی ہے اس میں آپ کی اُمت کا ذکر نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں انسانی وساوس کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب انسان کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے' ہر چیز کا موجد اللہ ہے تو پھر ساتھ ہی یہ بھی شیطانی وسوسہ ذہن میں آتا ہے کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ آپ ﷺ نے اس شیطانی وسوسہ کا ایک علاج تو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو بہت ہی بُرا اور اس کو زبان پر لانا بہت بڑا گناہ سمجھا جائے اور جو اس طرح اس کو سمجھے گا تو ایسے آدمی کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ نے واضح ایمان کی علامت قرار دیا ہے کہ یہ ایمان کی کھلی نشانی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ علاج بھی تجویز فرمایا کہ فوراً اللہ کی پناہ مانگے اور اس شیطانی وسوسہ کو ذہن سے نکال دے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو شیطانی وسوسوں سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

۶۱: باب وَعِيْدِ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ بِالنَّارِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ جو آدمی جھوٹی قسم کھا کر کسی کا حق مارے اسکی سزا دوزخ ہے

(۳۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْعُلَاءُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ

(۳۵۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے جھوٹی قسم کھا کر کسی کا حق مارا تو اللہ اس کے لیے دوزخ کو لازم کر دے گا اور اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ!

كَعْبٍ السَّلَمِيّ عَنْ اَخِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَّ اِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ قَضِيْبٌ مِنْ اَرَاكٍ۔

اگر چہ وہ معمولی چیز ہو؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ وہ پیلو درخت کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

(۳۵۴)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَخَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ يُّحَدِّثُ اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۵۴) حضرت محمد بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن کعب سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوامامہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا۔

(۳۵۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَّقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَدَخَلَ الْاَشْعَثُ ابْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا كَذَا وَ كَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيَّ نَزَلَتْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ رَجُلٍ اَرْضٌ بِالْيَمَنِ فَخَاصَمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَّكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَيَمِيْنُهٗ قُلْتُ اِذَنْ يَحْلِفُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ يَّقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَّقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَنَزَلَتْ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ [آل عمران:۷۷] اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

(۳۵۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی آدمی نے کسی حاکم کے حکم سے کسی مسلمان کا مال دبانے کے لیے قسم کھائی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر اللہ ناراض ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ (حاضرین) کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تم سے کیا بیان کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس اس طرح۔ (حضرت اشعث رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ابوعبدالرحمٰن نے سچ فرمایا ہے۔ اس حدیث کا تعلق مجھ سے ہے۔ یمن میں میرے اور ایک آدمی کے درمیان زمین کا جھگڑا تھا۔ یہ جھگڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ موجود ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اس آدمی سے قسم لے لو۔ میں نے عرض کیا وہ تو جھوٹی قسم اُٹھا لے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو آدمی کسی مسلمان کا مال دبانے کے لیے جھوٹی قسم کھائے گا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''یقیناً جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلہ میں ﴿ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ (تھوڑا مول) لے لیتے ہیں۔ اُن کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ (یہ آیت کریمہ) آخر تک۔ (تلاوت فرمائی)

(۳۵۶)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ

(۳۵۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے

مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِیْهَا فَاجِرٌ لَّقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ الْاَعْمَشِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ کَانَتْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِیْ بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ اَوْ یَمِیْنُهٗ۔

ہیں کہ جس آدمی نے کسی کا مال دبانے کی خاطر جھوٹی قسم کھائی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوں گے۔ پھر اعمش کی حدیث کی طرح ذکر کیا مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میرے اور ایک آدمی کے درمیان ایک کنوئیں کا جھگڑا تھا۔ ہم نے یہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے مدعی سے فرمایا کہ تو گواہ پیش کر ورنہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔

(۳۵۷)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْمَکِّیُّ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِیْ رَاشِدٍ وَ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَعْیَنَ سَمِعَا شَقِیْقَ بْنَ سَلَمَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقِّهٖ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا﴾ [آل عمران:۷۷] اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ۔

(۳۵۷) حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا' وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس آدمی نے کسی مسلمان آدمی کا مال دبانے کے لیے ناحق قسم اُٹھائی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوں گے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اللہ کے رسول ﷺ نے اس کی تصدیق میں اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں آیت کریمہ پڑھی: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا﴾ آخر تک۔ ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اس کی قسموں کے بدلہ میں ﴿ثَمَنًا قَلِیْلًا﴾ لے لیتے ہیں' آخرت میں اُن کا حصہ نہیں۔

(۳۵۸)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَّ اَبُوْبَکْرِ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ وَّ اَبُوْ عَاصِمِ الْحَنَفِیُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَیْبَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَّ رَجُلٌ مِنْ کِنْدَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا قَدْ غَلَبَنِیْ عَلٰی اَرْضٍ لِّیْ کَانَتْ لِاَبِیْ فَقَالَ الْکِنْدِیُّ هِیَ اَرْضِیْ فِیْ یَدِیْ اَزْرَعُهَا لَیْسَ لَهٗ فِیْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِیِّ اَلَكَ بَیِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ یَمِیْنُهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَّا یُبَالِیْ عَلٰی مَا حَلَفَ

(۳۵۸) حضرت وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضر موت کا اور ایک آدمی کندہ کا (دونوں) نبی ﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضرمی نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس آدمی نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ مجھے میرے باپ سے ملی تھی۔ کندی نے کہا کہ یہ زمین میری ہے' میں اس میں کاشت کرتا ہوں۔ اس زمین میں اس کا کوئی حق نہیں۔ نبی ﷺ نے حضرمی سے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو اس سے قسم لے لے۔ اس (حضرمی) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ آدمی فاجر (جھوٹا) ہے۔ جھوٹی قسم کھانے میں بھی کوئی پرواہ نہیں کرے گا اور کسی چیز سے پرہیز بھی نہیں کرے گا (ہر طرح اپنی بات منوانے کی کوشش کرے گا) آپ نے فرمایا: اب

عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ مَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ۔

تیرے لیے اس کی قسم کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ پھر وہ آدمی قسم کھانے چلا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی پشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس نے دوسرے کا مال ظلماً مارنے کی خاطر قسم کھائی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس سے اعراض کرے گا۔ (بوجہ ناراضگی اس پر متوجہ نہ ہوگا)

(۳۵۹) وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلٍ عَنْ وَآئِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي اَرْضٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اِنَّ هٰذَا انْتَزٰى عَلٰى اَرْضِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ امْرُؤُا الْقَيْسِ بْنُ عَابِسٍ الْكِنْدِيُّ وَ خَصْمُهٗ رَبِيْعَةُ ابْنُ عِبْدَانَ قَالَ بَيِّنَتُكَ قَالَ لَيْسَ لِيْ بَيِّنَةٌ قَالَ يَمِيْنُهٗ قَالَ اِذًا يَّذْهَبُ بِهَا قَالَ لَيْسَ لَكَ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ لِيَحْلِفَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَطَعَ اَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ اِسْحٰقُ فِيْ رِوَايَتِهٖ رَبِيْعَةُ بْنُ عَيْدَانَ۔

(۳۵۹) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھا کہ اتنے میں دو آدمی ایک زمین کے سلسلہ میں جھگڑتے ہوئے آئے۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس آدمی نے زمانہ جاہلیت میں (اسلام سے پہلے) میری زمین چھین لی وہ امرؤ القیس بن عابس کندی تھا اور اس کا حریف (جس سے جھگڑا) ہوا وہ ربیعہ بن عبدان تھا۔ آپ نے فرمایا: تیرے پاس اس بات کے گواہ ہیں؟ اُس نے کہا: میرے پاس کوئی گواہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر مدعا علیہ پر قسم ہے۔ اس نے عرض کیا (اے اللہ کے رسول ﷺ!) وہ تو میرا مال دبا لے گا۔ آپ نے فرمایا اس کے بغیر تو کوئی چارہ نہیں۔ پھر جب وہ قسم اُٹھانے کیلئے کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی ظلماً کسی کی زمین دبائے گا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔ اسحٰق کی روایت میں ربیعہ بن عیدان ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں یہ فرمایا گیا کہ جو آدمی کسی مسلمان کے حق کو ناحق دبائے گا۔ اُس پر ناجائز قبضہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کو لازم اور جنت کو حرام کر دیا ہے تو اب سوال یہ ہے کہ کسی مسلمان کے حق کو دبانا بہت بڑا گناہ تو ہے' کفر نہیں تو اس کبیرہ گناہ کے کرنے کی وجہ سے جہنم لازم اور جنت کیوں حرام کر دی گئی؟

علماء اور محدثین رحمہم اللہ نے اس کا ایک جواب یہ دیا ہے کہ جس آدمی نے جائز اور حلال سمجھ کر جھوٹی قسم اُٹھائی اور مسلمان کا حق دبا لیا تو اس کے نتیجے میں وہ کافر ہو گیا اور یہ سزا کافر ہی کے لیے ہے کہ جہنم واجب اور جنت حرام۔

دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ جھوٹی قسم اُٹھانے والا اسی سزا کے لائق ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ اس کو معاف فرما دیں۔

اس کے علاوہ جھوٹی قسم کھا کر ناحق مسلمانوں کے مال کو دبانے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے کتنی سخت وعیدات ارشاد فرمائی ہیں کہ اللہ اُس پر ناراض ہوں گے۔ اللہ اس سے اعراض فرمائیں گے۔ ایسے آدمی کے لیے جہنم لازمی ہے۔ اللہ پاک ہمیں ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر طرح کے ظلم سے ہماری حفاظت فرمائے۔ (آمین)

۶۲: باب الدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ مَنْ قَصَدَ اَخْذَ مَالِ غَيْرِهٖ بِغَيْرِ حَقٍّ كَانَ الْقَاصِدُ مُهْدَرَ الدَّمِ فِي حَقِّهٖ وَاِنْ قُتِلَ كَانَ فِي النَّارِ وَاَنَّ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ جو آدمی کسی کا ناحق مال مارے تو اس آدمی کا خون جس کا مال مارا جا رہا ہے اس کے حق میں معاف ہے اور اگر وہ مال مارتے ہوئے قتل ہو گیا تو دوزخ میں جائے گا اور اگر وہ قتل ہو گیا جس کا مال مارا جا رہا تھا وہ تو شہید ہے

(۳۶۰) حَدَّثَنِي اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَخْذَ مَالِيْ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ قَالَ فَاَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ۔

(۳۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کرنے لگا۔ اے اللہ کے رسول! آپ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی میرا مال لینے (چھیننے کیلئے) آئے؟ آپ نے فرمایا: تو اس کو نہ دے۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تو بھی اُس سے لڑ۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھے مار ڈالے؟ (قتل کر دے) آپ نے فرمایا: تو شہید ہوگا۔ اس نے عرض کیا اگر میں اس کو مار ڈالوں؟ (قتل کر دوں) آپ نے فرمایا: وہ دوزخ میں جائے گا۔

(۳۶۱) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ لَمَّا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بَيْنَ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ مَا كَانَ تَيَسَّرُوْا لِلْقِتَالِ فَرَكِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَوَعَظَهٗ خَالِدٌ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

(۳۶۱) حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضرت عمرو بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ) سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عنبسہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دونوں) کے درمیان جھگڑا ہوا۔ دونوں لڑنے کے لیے تیار ہو گئے تو حضرت خالد بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سوار ہو کر آئے اور انہیں سمجھایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنا مال بچاتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔

(۳۶۲) وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(۳۶۲) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح

بَکْرٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔ روایت نقل کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں یہ فرمایا گیا کہ جو آدمی کسی کا حق یا مال ظلماً مارتے (چھینتے) ہوئے قتل ہو گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا اور جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ناحق مال مارنے والا خواہ کوئی بھی ہو اُسے قتل کر دینا اور اپنے مال کا تحفظ کرنا جائز ہے۔ اس کے علاوہ اپنی بیوی کی عزت و آبرو کی حفاظت بالاتفاق سب کے نزدیک واجب ہے لیکن اپنی جان بچانے کی خاطر دوسرے کو قتل کرنا' اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ مال کے سلسلہ میں دفاع اور اس کا تحفظ جائز ہے' واجب نہیں۔ مال والے کی مرضی ہے چاہے تو اس کی خاطر لڑے اور چاہے تو خاموشی اختیار کر لے۔

۶۳: باب اِسْتِحْقَاقِ الْوَالِي الْغَاشِّ لِرَعِيَّتِهِ النَّارَ

باب: رعایا کے حقوق میں خیانت کرنے والے حکمران کیلئے دوزخ کا بیان

(۳۶۳) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ زِيَادٍ مَّعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِيْ حَيَاةً مَّا حَدَّثْتُكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَّمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

(۳۶۳) حضرت حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے مرض الموت میں ان کی عیادت کے لیے آیا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تجھے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ اگر مجھے اپنے زندہ رہنے کا علم ہوتا تو میں تجھے بیان نہ کرتا۔ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اللہ اُسے رعایا پر حاکم بنائے اور وہ ان کے حقوق میں خیانت کرے تو اللہ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔

(۳۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَّهُوَ وَجِعٌ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا لَّمْ اَكُنْ حَدَّثْتُكَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَسْتَرْعِي اللّٰهُ عَبْدًا رَّعِيَّةً يَّمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهَا اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ قَالَ اَلَا كُنْتَ حَدَّثْتَنِيْ بِهٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ اَوْ لَمْ اَكُنْ لِاُحَدِّثَكَ۔

(۳۶۴) حضرت حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن زیاد' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے آئے' اُن کا حال پوچھا۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے ابھی تک بیان نہیں کی۔ (وہ یہ کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جسے لوگوں کا حکمران بناتا ہے اور پھر وہ لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہوئے مرتا ہے تو اللہ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔ ابن زیاد کہنے لگا کیا تم مجھ سے اس سے پہلے یہ حدیث نہیں بیان کر چکے؟ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تجھ سے یہ حدیث بیان نہیں کی یا یہ (فرمایا) کہ میں تجھے (اس سے پہلے) یہ حدیث بیان نہیں کر سکا۔

(۳۶۵) وَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ كُنَّا عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ نَعُودُهُ فَجَاءَ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ زِيَادٍ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنِّي سَاُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا۔

(۳۶۵) حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عیادت کے لیے آئے ہوئے تھے۔ اتنے میں عبیداللہ بن زیاد آ گیا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں تجھ سے ایک حدیث بیان کروں گا جو میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ پھر ان دونوں حدیثوں کی طرح بیان کیا جو اُوپر ذکر کی گئیں۔

(۳۶۶) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ اِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ لَوْلَا اَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَلِيْ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَ يَنْصَحُ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ۔

(۳۶۶) حضرت ابوالملیح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے ان کے پاس آیا تو اس سے حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تجھ سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں کہ اگر میں مرنے والا نہ ہوتا تو میں تجھ سے وہ حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی مسلمانوں کا حکمران ہو اور پھر ان کی بھلائی کے لیے جدوجہد نہ کرے اور خلوصِ نیّت سے اُن کا خیرخواہ نہ ہو تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی صحت کے زمانے میں حدیث بیان نہیں کی بلکہ اپنے مرض الموت میں بیان فرمائی اس کے جواب میں علماء لکھتے ہیں کہ حضرت معقل رضی اللہ عنہ کے علم میں یہ بات تھی کہ عبداللہ جیسے ظالم و جابر حکمران کے لیے یہ نصیحت فائدہ مند نہ ہوگی مگر پھر اس ڈر سے کہ حدیث کو چھپالینا اور بیان نہ کرنا بہتر نہیں مگر اپنی زندگی میں اس لیے بیان نہیں کی کہ لوگ اس کے خراب حال سے واقف ہو کر اس کی اطاعت سے نکل جائیں گے اور وہ اس حدیث کے بیان کرنے کی وجہ سے حضرت معقل رضی اللہ عنہ کو تکلیف پہنچائے گا۔ واللہ اعلم

۶۴: باب رَفْعِ الْاَمَانَةِ وَالْاِيْمَانِ مِنْ بَعْضِ الْقُلُوْبِ وَ عَرْضِ الْفِتَنِ عَلَى الْقُلُوْبِ

باب: بعض دِلوں سے ایمان و امانت اُٹھ جانے اور دِلوں پر فتنوں کے آنے کا بیان

(۳۶۷) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ

(۳۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ اُن میں سے ایک تو میں دیکھ چکا اور دوسری کے انتظار میں ہوں۔ (آپ نے) ہمیں بیان فرمایا کہ امانت کا نزول لوگوں کے دِلوں کی جڑوں پر ہوا۔ پھر قرآن نازل ہوا اور انہوں نے قرآن و سنت کا علم حاصل کیا۔ پھر آپ نے ہمیں (دوسری حدیث) امانت کے اُٹھ جانے کے متعلق بیان

نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حَصًى فَدَحْرَجَهٗ عَلٰى رِجْلِهٖ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَايَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِي بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَآ اَجْلَدَهٗ مَا اَظْرَفَهٗ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَّلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَّمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ دِيْنُهٗ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا اَوْ يَهُوْدِيًّا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ وَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِاُبَايِعَ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَّ فُلَانًا۔

فرمائی۔ آپ نے فرمایا ایک آدمی تھوڑی دیر سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اُٹھالی جائے گی۔ اس کا ہلکا سا نشان (نقطہ کی طرح کا) رہ جائے گا۔ پھر ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اُٹھ جائے گی۔ اس کا نشان ایک انگارہ کی طرح رہ جائے گا' جس طرح کے ایک انگارہ تو اپنے پاؤں پر لڑھکا دیا ہو اور کھال پھول کر چھالے کی شکل اختیار کر لے گی اور اس کے اندر کچھ نہ ہو۔ پھر آپ نے ایک کنکری لی اور اسے اپنے پاؤں پر لڑھکا دیا اور پھر فرمایا کہ لوگ خرید وفروخت کریں گے اور ان میں سے کوئی امانت کا حق ادا کرنے والا نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک آدمی صاحب امانت ہے اور ایک آدمی کے بارے میں کہا جائے گا کہ کس قدر ہوشیار ہے' کس قدر خوش اخلاق ہے۔ کس قدر عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایسے دور سے گزر چکا ہوں جب میں ہر ایک سے بے تکلف اور بغیر غور وفکر کے معاملہ کر لیتا تھا کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا دین اسے بے ایمانی سے روکے رکھتا اور اگر یہودی یا نصرانی ہوتا تو اس کا حاکم اسے بے ایمانی نہ کرنے دیتا مگر آج تو میں فلاں فلاں کے علاوہ اور کسی سے معاملہ نہیں کر سکتا۔

(۳۶۸)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِيْ وَوَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۳۶۸) ایک دوسری سند میں حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۳۶۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتَنَ فَقَالَ قَوْمٌ نَحْنُ سَمِعْنَا؟ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُوْنَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهٖ وَ جَارِهٖ قَالُوْا اَجَلْ قَالَ تِلْكَ تُكَفِّرُ هَا الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَ الصَّدَقَةُ وَلٰكِنْ اَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتَنَ الَّتِيْ تَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ

(۳۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ ایک جماعت کے (کچھ لوگوں) نے کہا کہ ہم نے سنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تمہاری مراد ان فتنوں سے وہ فتنے ہیں جو اس کے گھر والوں میں' مال میں اور ہمسایوں میں ہوتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُن فتنوں کا کفارہ تو نماز' روزہ اور صدقہ سے ہو جاتا ہے لیکن تم میں سے کس نے

قَالَ حُذَیْفَةُ فَاَسْکَتَ الْقَوْمُ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اَنْتَ لِلّٰهِ اَبُوْكَ قَالَ حُذَیْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ کَالْحَصِیْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَیُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُکِتَ فِیْهِ نُکْتَةٌ سَوْدَآءُ وَاَیُّ قَلْبٍ اَنْکَرَهَا نُکِتَ فِیْهِ نُکْتَةٌ بَیْضَآءُ حَتّٰی تَصِیْرَ عَلٰی قَلْبَیْنِ عَلٰی اَبْیَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَّا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا کَالْکُوْزِ مُجَخِّیًا لَا یَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَّلَا یُنْکِرُ مُنْکَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ قَالَ حُذَیْفَةُ وَ حَدَّثْتُهٗ اَنَّ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا یُوْشِكُ اَنْ یُّکْسَرَ قَالَ عُمَرُ اَکَسْرًا لَّا اَبَالَكَ فَلَوْ اَنَّهٗ فُتِحَ لَعَلَّهٗ کَانَ یُعَادُ قُلْتُ لَا بَلْ یُکْسَرُ وَحَدَّثْتُهٗ اَنَّ ذٰلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ یُّقْتَلُ اَوْ یَمُوْتُ حَدِیْثًا لَّیْسَ بِالْاَ غَالِیْطِ قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ فَقُلْتُ لِسَعْدٍ یَا اَبَا مَالِكٍ مَّا اَسْوَدُ مُرْبَادًّا قَالَ شِدَّةُ الْبَیَاضِ فِی سَوَادٍ قَالَ قُلْتُ فَمَا الْکُوْزُ مُجَخِّیًا قَالَ مَنْکُوْسًا۔

رسول اللہ ﷺ سے اُن فتنوں کے بارے میں سنا ہے جو سمندر کی لہروں کی طرح اُمڈ کر آئیں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ (یہ سن کر) خاموش ہوگئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیرا والد بہت اچھا تھا (کہ تم بھی ان کے بیٹے ہو) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ فتنے دِلوں پر ایک کے بعد ایک اس طرح آئیں گے کہ جس طرح بوریا اور چٹائی کے تیلے ایک کے بعد ایک ہوتے ہیں۔ جو دِل اس فتنہ میں مبتلا ہوگا وہ فتنہ اس کے دِل میں ایک سیاہ نقطہ ڈال دے گا اور جو دِل اسے رَد کرے یعنی قبول کرنے سے انکار کرے گا تو اس کے دِل میں ایک سفید نقطہ لگ جائے گا یہاں تک کہ اس کے دو دِل ہو جائیں گے ایک سفید دِل کہ جس کی سفیدی بڑھ کر کوہِ صفا کی طرح ہو جائے گی جب تک زمین و آسمان رہیں گے اُسے کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا اور دوسرا دِل سیاہ راکھ کے کوزہ کی طرح علوم سے خالی ہوگا نہ نیکی کو پہچانے گا اور نہ بدی کا انکار کرے گا مگر اپنی خواہشات کی پیروی کرے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی کہ تیرے اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے اور قریب ہے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ توڑ دیا جائے گا؟ تیرا باپ نہ رہے اگر وہ کھلتا تو شاید بند ہو جاتا۔ میں نے عرض کیا وہ کھلے گا نہیں بلکہ ٹوٹ جائے گا اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا وہ توڑ دیا جائے گا؟ ایک آدمی ہے یا تو قتل کر دیا جائے گا یا اس کا انتقال ہو جائے گا۔ یہ حدیث غلط باتوں میں سے نہ تھی۔ ابو خالد نے کہا کہ میں نے سعد سے عرض کیا کہ اَسْوَدَ مُرْبَادًّا سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سیاہی میں سفیدی کی شدت۔ میں نے عرض کیا ان الْکُوْزَ مُجَخِّیًا سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اُلٹا ہوا کوزہ۔

(۳۷۰) وَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ رِّبْعِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ حُذَیْفَةُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ جَلَسَ یُحَدِّثُنَا فَقَالَ اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمْسِ لَمَّا جَلَسْتُ اِلَیْهِ سَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَیُّکُمْ یَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْفِتَنِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ خَالِدٍ وَّلَمْ

(۳۷۰) حضرت ربعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو بیٹھ کر ہم سے حدیث بیان فرمانے لگے کہ کل جب میں امیر المؤ کے پاس بیٹھا تھا تو انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ تم میں سے کس کو رسول اللہ ﷺ کا فرمان فتنوں کے بارے میں یاد ہے؟ پھر ابو خالد سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث روایت کی مگر اس میں ابو مالک کی مُرْبَادًّا

يَذْكُرْ تَفْسِيْرَ اَبِىْ مَالِكٍ لِقَوْلِهٖ مُرْبَادًّا مُّجَخِّيًا۔

اور مُجَخِّيًا کی تفسیر ذکر نہیں کی۔

(۳۷۱)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمِ الْعَمِّيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ مَنْ يُّحَدِّثُنَا اَوْ قَالَ اَيُّكُمْ يُحَدِّثُنَا وَ فِيْهِمْ حُذَيْفَةُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ كَنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِىْ مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَّ قَالَ فِى الْحَدِيْثِ قَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَّيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ قَالَ يَعْنِىْ اَنَّهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۳۷۱)حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ہم سے حدیث بیان فرمائی اور فرمایا کہ تم سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتنوں کے بارے میں حدیث سنی ہے؟ ان میں حضرت حذیفہ بھی تھے انہوں نے کہا کہ میں نے فتنوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا ہے اور پھر اسی اس طرح حدیث بیان کی جس طرح کہ ابو مالک نے ربعی سے روایت کی ہے اور اس روایت میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو غلط نہیں تھی بلکہ وہ بالکل اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔

۶۵: باب بَيَانِ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَّ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا وَّاَنَّهٗ يَارِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور انتہا میں بھی اجنبی ہو جائے گا اور یہ کہ سمٹ کر مسجدوں میں گھس جائے گا

(۳۷۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيْدَ يَعْنِى ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَدَاَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَّ سَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ۔

(۳۷۲)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی ابتداء غربت (اجنبیت) سے ہوئی اور پھر یہ حالت غربت کی طرف لوٹ آئے گا پس غرباء کے لیے خوشخبری ہو۔

(۳۷۳)حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْفَضْلُ ابْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَّ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَاَ وَهُوَ يَارِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ فِىْ جُحْرِهَا۔

(۳۷۳)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی ابتداء غربت سے ہوئی اور پھر (ایسا وقت آئے گا) ابتداء کی طرح غربت کی حالت میں ہو جائے گا اور وہ سمٹ کو دو مسجدوں میں آ جائے گا جیسا کہ سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

(۳۷۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا اَبِىْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ

(۳۷۴)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان اس طرح سمٹ کر مدینہ (منورہ) میں آ جائے گا جس طرح کی سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَارِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَارِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا۔

٦٦: باب ذِهَابِ الْاِیْمَانِ اٰخِرَ الزَّمَانِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ آخری زمانہ میں ایمان رخصت ہو جائے گا

(۳۷۵) حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ۔

(۳۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت (اُس وقت تک) قائم نہیں ہوگی جب تک کہ زمین میں اللہ اللہ کیا جاتا رہے گا۔

(۳۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ۔

(۳۷٦) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت (اس وقت تک) قائم نہیں ہوگی جب تک ایک بھی اللہ اللہ کہنے والا باقی رہے گا۔

٦٧: باب جَوَازِ الْاِسْتِسْرَارِ بِالْاِیْمَانِ لِلْخَآئِفِ

باب: خوفزدہ کے لیے ایمان کو پوشیدہ رکھنے کے جواز کے بیان میں

(۳۷۷) حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَ اَبُوْکُرَیْبٍ وَّاللَّفْظُ لِاَبِیْ کُرَیْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْصُوْا لِیْ کَمْ یَلْفِظُ الْاِسْلَامَ قَالَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُ عَلَیْنَا وَ نَحْنُ مَا بَیْنَ السِّتِّ مِائَةٍ اِلَی السَّبْعِ مِائَةٍ فَقَالَ اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّکُمْ اَنْ تُبْتَلَوْا قَالَ فَابْتُلِیْنَا حَتّٰی جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا یُصَلِّیْ اِلَّا سِرًّا۔

(۳۷۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول کے ساتھ تھے۔ آپ نے مجھے شمار کر کے فرمایا کہ اسلام کے قائل (کھلا اظہار کرنے والے) کتنے ہیں؟ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہم پر (دشمنوں کی طرف سے کسی سازش کا) خوف ہے؟ اور ہماری تعداد چھ سو سے سات سو تک ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے شاید کہ تم کسی آزمائش میں پڑ جاؤ۔ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں (کہ آپ کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد حضرت عثمان کے دورِ خلافت میں) ہم آزمائش میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ ہم میں سے بعض نماز بھی چھپ کر پڑھنے لگے۔

٦٨: باب تَاَلُّفِ قَلْبِ مَنْ یَّخَافُ عَلٰی اِیْمَانِهٖ لِضُعْفِهٖ وَالنَّهْیِ عَنِ الْقَطْعِ بِالْاِیْمَانِ مِنْ غَیْرِ دَلِیْلٍ قَاطِعٍ

باب: کمزور ایمان والے کی تالیف قلب کرنے اور بغیر قطعی دلیل کے کسی کو مؤمن نہ کہنے کے بیان میں

(۳۷۸)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمٌ اَقُوْلُھَا ثَلَاثًا وَّ یُرَدِّدُھَا عَلَیَّ ثَلَاثًا اَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَ غَیْرُهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ مَخَافَةَ اَنْ یَّکُبَّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِی النَّارِ۔

(۳۷۸) حضرت عامر بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! فلاں کو دیجئے کیونکہ وہ مؤمن ہے۔ نبیؐ نے فرمایا وہ مسلمان ہے (مؤمن نہیں' ظاہری طور پر عبادت گزار ہے) میں نے تین مرتبہ عرض کیا (کہ وہ مؤمن ہے) اور آپ نے تینوں مرتبہ یہی فرمایا کہ وہ مسلمان ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں اُس آدمی کو دیتا ہوں حالانکہ میں دوسرے کو اس سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں۔ صرف اس ڈر سے اسے دیتا ہوں کہ کہیں اللہ اسے مُنہ کے بل جہنم میں نہ گرا دے۔

(۳۷۹)حَدَّثَنِیْ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِی ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی رَھْطًا وَّ سَعْدٌ جَالِسٌ فِیْھِمْ قَالَ سَعْدٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْھُمْ مَّنْ لَّمْ یُعْطِهٖ وَھُوَ اَعْجَبُھُمْ اِلَیَّ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَکَتُّ قَلِیْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْفُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ خَشْیَةَ اَنْ یُّکَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْھِهٖ۔

(۳۷۹) حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور حضرت سعدؓ بھی اُن میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے اُن میں سے کچھ ایسے لوگوں کو (مال) عطا نہیں فرمایا جو میرے نزدیک زیادہ مستحق تھے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ نے فلاں کو عطا نہیں فرمایا۔ اللہ کی قسم میں تو اسے مؤمن سمجھتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یا مسلم! حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر مجھے وہی خیال غالب آنے لگا جو میں اسکے بارے میں جانتا تھا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! آپ نے فلاں آدمی کو کیوں عطا نہیں فرمایا؟ اللہ کی قسم میں اس کو مؤمن ہونا جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یا مسلم؟ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں پھر کچھ دیر خاموش رہا پھر مجھ پر وہی خیال غالب آنے لگا جس کے بارے میں مَیں آگاہ تھا۔ میں نے (پھر) عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے فلاں آدمی کو (مال) عطا نہیں فرمایا۔ اللہ کی قسم! میں اسکے مؤمن ہونے کو جانتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: یا مسلم؟ (اور پھر) آپ نے فرمایا کہ میں ایک آدمی کو دے دیتا ہوں حالانکہ دوسرا آدمی مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے اور میں صرف اس ڈر سے اسے دیتا ہوں کہ کہیں وہ (کفر کر کے) منہ کے بل جہنم میں نہ گرا دیا جائے۔

(۳۸۰)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَ عَبْدُ بْنُ

(۳۸۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ اَنَّهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَهْطًا وَّاَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ وَ زَادَ فَقُمْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو عطا فرمایا اور میں انہیں میں بیٹھا ہوا تھا پھر آپ نے مذکور بالا حدیث کی طرح فرمایا لیکن اس سند کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا اور آپ سے خاموشی سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں آدمی کو کیوں نہیں عطا فرمایا؟

(۳۸۱) وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هٰذَا فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ بَيْنَ عُنُقِيْ وَ كَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ اَقِتَالًا اَيْ سَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ۔

(۳۸۱) ایک دوسری سند میں یہی روایت بیان کی گئی ہے لیکن اس حدیث میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری گردن اور کندھے کے درمیان مارا اور فرمایا: اے سعد! کیا تو جھگڑتا ہے کہ میں ایک آدمی کو نہیں دیتا۔ (آخر حدیث تک)۔

۶۹: باب زِيَادَةِ طَمَانِيْنَةِ الْقَلْبِ بِتَظَاهُرِ الْاَدِلَّةِ

باب: دلائل کے اظہار سے دِل کو زیادہ اطمینان حاصل ہونے کے بیان میں

(۳۸۲) حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ: ﴿اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ﴾ [البقرة: ۲۶۰] قَالَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَّلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ لَبْثِ يُوْسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

(۳۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے حقدار ہیں جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! مجھے دکھلا دیجئے کہ آپ مُردوں کو کس طرح زندہ کریں گے۔ اللہ نے فرمایا: کیا تجھے اس بات کا یقین نہیں؟ عرض کیا: کیوں نہیں، یقین ہے لیکن اس غرض سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے دِل کو اطمینان ہو جائے۔ آپ نے فرمایا اور اللہ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ ایک مضبوط پایہ کی پناہ چاہتے تھے اور اگر میں اتنے عرصے تک قید رہتا جتنے عرصے تک حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والے کے بلانے پر فوراً چلا جاتا۔

(۳۸۳) وَ حَدَّثَنِيْ بِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَ اَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

(۳۸۳) ایک دوسری سند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زہری کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں اور مالک کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((وَّلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ)) پھر اس آیت کی تلاوت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ ثُمَّ قَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى جَازَهَا۔

فرمائی یہاں تک کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس کو پورا پڑھ دیا۔

(۳۸۴)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ بِاِسْنَادِهٖ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى اَنْجَزَهَا۔

(۳۸۴) زہری کی روایت اس سند کے ساتھ مالک کی روایت کی طرح ہے۔ فرماتے ہیں کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یہاں تک کہ پوری پڑھ لی۔

۷۰: باب وُجُوْبِ الْاِيْمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَمِيْعِ النَّاسِ وَ نَسْخِ الْمِلَلِ بِمِلَّتِهٖ

باب: ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان لانے اور آپ ﷺ کی شریعت کی وجہ سے باقی تمام شریعتوں کو منسوخ ماننے کے وجوب کے بیان میں

(۳۸۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ عَزَّوَجَلَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۳۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو ایسے معجزے عطا کیے گئے ہیں جو اُسی جیسے دوسرے انبیاء علیہم السلام کو بھی عطا کیے گئے اور لوگ اس پر ایمان لائے اور مجھے جو معجزہ عطا کیا گیا وہ وحی الٰہی یعنی قرآن مجید ہے (کہ اور کوئی نبی اس معجزہ میں میرا شریک نہیں کہ اس جیسا معجزہ اسے ملا ہو) اور مجھے اُمید ہے کہ میری پیروی کرنے والوں کی تعداد اور انبیاء کی پیروی کرنے والوں کی تعداد سے قیامت کے دن زیادہ ہوگی۔

(۳۸۶)حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔

(۳۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ اس امت کا کوئی بھی یہودی اور نصرانی جو میری بات سنے (شریعت) جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں (یعنی اسلام) اور وہ اس پر ایمان نہ لائے تو اس کا ٹھکانا جہنم والوں میں سے ہوگا۔

(۳۸۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ رَاَيْتُ

(۳۸۷) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو خراسان کا رہنے والا تھا اس نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اے ابو

رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ سَاَلَ الشَّعْبِیَّ فَقَالَ یَا اَبَا عَمْرٍو اِنَّ مِنْ قِبَلَنَا مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ یَقُوْلُوْنَ فِی الرَّجُلِ اِذَا اَعْتَقَ اُمَتَهٗ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ کَالرَّاکِبِ بَدْنَتَهٗ فَقَالَ الشَّعْبِیُّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ یُّؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِیِّهٖ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ وَ صَدَّقَهٗ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَ عَبْدٌ مَّمْلُوْکٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ حَقَّ سَیِّدِهٖ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَ رَجُلٌ کَانَتْ لَهٗ اَمَةٌ فَغَذَاهَا فَاَحْسَنَ غِذَآءَ هَا ثُمَّ اَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَّبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَ تَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِیُّ لِلْخُرَاسَانِیِّ خُذْ هٰذَا الْحَدِیْثَ بِغَیْرِ شَیْءٍ فَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ یَرْحَلُ فِیْمَا دُوْنَ هٰذَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ۔

عمرو! خراسان کے لوگ کہتے ہیں کہ کسی آدمی کا اپنی باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لینا اس آدمی کی طرح ہے جو اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہو۔ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابو بردہؓ نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے حوالہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جن کو دوہرا ثواب دیا جائے گا ایک تو وہ آدمی جو اہل کتاب میں سے ہو۔ اپنے نبی پر ایمان لایا ہو۔ اس نے نبیؐ کا زمانہ پایا' آپ پر بھی ایمان لایا' آپ کی پیروی اور تصدیق کی تو اسکے لیے دوہرا ثواب ہے اور ایک وہ آدمی ہے جس کے پاس ایک باندی ہو۔ اسے اچھی طرح کھلائے پلائے' اسکی اچھے طریقے سے تعلیم و تربیت کرے' اس کے بعد اسے آزاد کر کے خود اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے بھی دوہرا ثواب ہے۔ پھر حضرت شعبیؒ نے اس خراسانی سے فرمایا کہ یہ حدیث بغیر کسی چیز کے (محنت و مشقت کے بغیر) لے لو۔ ورنہ ایک آدمی کو اس جیسی حدیث کے لیے مدینہ منورہ تک کا سفر کرنا پڑا تھا۔

(۳۸۸) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ کُلُّهُمْ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۳۸۸) ایک دوسری روایت کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۷۱: باب بَیَانِ نُزُوْلِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ حَاکِمًا بِشَرِیْعَةِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَاِکْرَامُ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَ بَیَانُ الدَّلِیْلُ عَلٰی هٰذِهِ الْمِلَّةِ لَا تَنْسَخُ وَاِنَّهٗ لَاتَذَالُ طَائِفَةٌ مِنْهَا ظَاهِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

باب: باب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے اور ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کے بیان میں

(۳۸۹) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ

(۳۸۹) حضرت ابن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ وَ يَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تم لوگوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ شریعت محمدیہ کے مطابق حکم دیں گے اور عدل وانصاف کریں گے۔ صلیب (سولی) توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو موقوف کریں گے اور مال بہت دیں گے یہاں تک کہ کوئی مال قبول کرنے والا نہیں رہے گا۔

(۳۹۰) وَ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ وَّ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ يُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِىُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِىْ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ اِمَامًا مُّقْسِطًا وَّ حَكَمًا عَدْلًا وَّفِىْ رِوَايَةِ يُوْنُسَ حَكَمًا عَدْلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ اِمَامًا مُّقْسِطًا وَفِىْ حَدِيْثِ صَالِحٍ حَكَمًا مُقْسِطًا كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَفِىْ حَدِيْثِهٖ مِنَ الزِّيَادَةِ وَ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ الْاٰية [النساء: ۱۵۹]

(۳۹۰) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ حدیث بھی اسی سند کے ساتھ نقل کی گئی ہے اور ابن عیینہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انصاف کرنے والے امام اور عدل کرنے والے حکمران ہوں گے اور یونس کی روایت میں ہے کہ عدل کرنے والے حاکم ہوں گے اور اس میں انصاف کرنے والے امام کا ذکر نہیں کیا گیا جیسا کہ لیث نے اپنی روایت میں کہا ہے اور اس میں اتنا زائد ہے کہ اس زمانہ میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو پڑھو: ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ یعنی کوئی آدمی اہل کتاب میں سے نہیں رہتا مگر وہ اپنے مرنے سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق ضرور کرتا ہے۔

(۳۹۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَ لَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ۔

(۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم حضرت عیسیٰ ابن مریم ضرور اُتریں گے وہ انصاف کرنے والے حاکم ہوں گے۔ وہ صلیب (سولی) توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کریں گے اور جوان اُونٹنیاں چھوڑیں گے مگر اُن پر کوئی متوجہ نہیں ہوگا (یعنی ان سے بار برداری کے لیے کام نہیں لے گا) لوگوں کے دِلوں سے کینہ بغض اور حسد ختم ہو جائے گا اور وہ لوگوں کو مال کی طرف بلائیں گے مگر کوئی بھی مال قبول نہیں کرے گا۔

(۳۹۲) حَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

(۳۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (اس وقت) کس حال میں ہو گے جب تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے اور تم میں سے تمہارے امام ہوں گے۔

(۳۹۳) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِی ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْكُمْ فَاَمَّكُمْ۔

(۳۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اس وقت) تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اُتریں گے اور تمہارے امام بنیں گے۔

(۳۹۴) وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِی الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَّافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْكُمُ ابْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّكُمْ مِّنْكُمْ فَقُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ اِنَّ الْاَوْزَاعِیَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ قَالَ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ تَدْرِیْ مَا اَمَّكُمْ مِّنْكُمْ قُلْتُ تُخْبِرُنِیْ قَالَ فَاَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ وَ سُنَّةِ نَبِیِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(۳۹۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اُس وقت) تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے۔ تم ہی میں سے تمہارے امام بنیں گے۔ ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں ہے کہ تمہارا امام تم ہی میں سے بنے گا۔ ابن ابی ذئب نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا؟ (اس کا کیا مطلب ہے) میں نے عرض کیا کہ مجھے بتلایئے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت سے۔ تمہاری امامت کریں گے (وہ اس کے مطابق فیصلے کریں گے)

(۳۹۵) حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ شُجَاعٍ وَهٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ۔

(۳۹۵) حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور قیامت تک غالب رہے گا اور فرمایا کہ پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اُتریں گے۔ لوگوں کا امیر ان سے نماز پڑھانے کے لیے عرض کرے گا۔ آپ علیہ السلام فرمائیں گے کہ نہیں بلکہ تم ایک دوسرے پر امیر ہو' یہ وہ اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا فرمایا ہے۔

۷۲: باب بَیَانِ الزَّمَنِ الَّذِیْ لَا یُقْبَلُ فِیْهِ الْاِیْمَانُ

باب: اس زمانے کے بیان میں کہ جس میں ایمان قبول نہیں کیا جائے گا

(۳۹۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَّ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ مِنْ مَّغْرِبِهَآ اٰمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ فَيَوْمَئِذٍ : ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾۔

(۳۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت (اُس وقت تک) قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے گا پھر جب سورج مغرب سے نکلے گا تو سب لوگ ایمان لے آئیں گے۔ مگر اس وقت کا ایمان لانا کسی کو فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے (یقینی قیامت کی نشانی سے قبل) ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے ایمان کے ساتھ کوئی نیکی نہیں کی تھی۔

(۳۹۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

(۳۹۷) ایک دوسری سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۳۹۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ جَمِيْعًا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَ دَآبَّةُ الْاَرْضِ۔

(۳۹۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں کے ظاہر ہو جانے کے بعد کسی ایسے آدمی کا ایمان لانا اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہوگا جب تک کہ اُن سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا نیک کام کیا ہو۔ اُن تین میں سے (۱) ایک سورج کا مغرب سے نکلنا۔ (۲) دوسرے دجال کا نکلنا۔ (۳) تیسرے دابۃ الارض کا نکلنا ہے۔

(۳۹۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَّ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ التَّيْمِيِّ سَمِعَهٗ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا اَتَدْرُوْنَ اَيْنَ

(۳۹۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ چلتا ہے یہاں تک کہ اپنے قیام کی جگہ عرش کے نیچے آ جاتا ہے اور سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ سجدے میں پڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اُٹھنے کا (بلند

تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَجْرِیْ حَتّٰى تَنْتَهِیَ اِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا ارْتَفِعِیْ ارْجِعِیْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِّنْ مَطْلِعِهَا ثُمَّ تَجْرِیْ حَتّٰى تَنْتَهِیَ اِلٰى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا ارْتَفِعِیْ ارْجِعِیْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَّطْلِعِهَا ثُمَّ تَجْرِیْ لَا يَسْتَنْكِرُ النَّاسُ مِنْهَا شَيْئًا حَتّٰى تَنْتَهِیَ اِلٰى مُسْتَقَرِّهَا ذٰلِكَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ لَهَا ارْتَفِعِیْ اَصْبِحِیْ طَالِعَةً مِّنْ مَّغْرِبِكِ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَدْرُوْنَ مَتٰى ذَاكُمْ ذَاكَ حِيْنَ: ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ [الانعام: ۱۵۸]

ہونے کا حکم) ملتا ہے کہ جہاں سے آیا ہے وہیں پر لوٹ جا۔ پھر صبح کو نکلنے کی جگہ سے طلوع ہوتا ہے پھر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے پہنچ جاتا ہے اور پھر سجدہ میں پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ اسے حکم ہوتا ہے کہ اُٹھ کر جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا تو وہ لوٹ جاتا ہے پھر صبح کو اپنے نکلنے کی جگہ سے طلوع ہوتا ہے۔ پھر اس طرح چلتا رہتا ہے پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ لوگوں کو اس کے چلنے میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے آ جائے گا پھر اسے کہا جائے گا کہ اُٹھ اور مغرب کی طرف سے نکل۔ چنانچہ وہ اس وقت مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کب ہوگا؟ یہ اس وقت ہوگا جب کسی کا ایمان لانا اس کو فائدہ نہ دے گا جب تک کہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا ایمان کی حالت میں اس نے نیک کام نہ کیے ہوں۔

(۴۰۰) وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِیُّ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِی ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمًا اَتَدْرُوْنَ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

(۴۰۰) ایک دوسری سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۴۰۱) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَلْ تَدْرِیْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَ كَاَنَّهَا قَدْقِيْلَ لَهَا ارْجِعِیْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ قَالَ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ فِیْ قِرَاءَةِ

(۴۰۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے پھر جب سورج غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ سورج جا کر (اللہ تعالیٰ سے) سجدہ کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے (اور ایک مرتبہ قیامت کے قریب) اسے کہا جائے گا کہ جہاں سے نکلا ہے وہیں لوٹ جا تو وہ مغرب کی طرف سے نکلے گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق

عَبْدِ اللّٰهِ وَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا۔

پڑھا: ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا یعنی یہی مقام سورج کے ٹھہرنے کا ہے۔

(۴۰۲)حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ وَ اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾ [يٰسٓ: ۳۸] قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ۔

(۴۰۲) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾ کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے ہے۔

۷۳: باب بَدْءِ الْوَحْيِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کے آغاز کے بیان میں

(۴۰۳)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَ تْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَخْلُوْا بِغَارِ حِرَآءٍ يَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ اُوْ لَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَ يَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَ هُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ قَالَ قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجُهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَاْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّى الْجُهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

(۴۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ پر وحی کا آغاز اس طرح سے ہوا کہ آپ کے خواب سچے ہونے لگے۔ آپ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہوتا پھر آپ کو تنہائی پسند ہونے لگی۔ غارِ حرا میں تنہا تشریف لے جاتے کئی کئی رات گھر میں تشریف نہ لاتے اور عبادت کرتے رہتے (دینِ ابراہیمی کے مطابق) اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان رکھتے پھر (اُمّ المؤمنین) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لاتے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پھر اسی طرح کھانے پینے کا سامان پکا کر دیتیں یہاں تک کہ اچانک غارِ حرا میں آپ پر وحی اُتری فرشتہ (حضرت جبریل علیہ السلام) نے آ کر کہا: پڑھیے۔ آپ نے فرمایا: میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ فرشتہ نے مجھے پکڑ کر اتنا دبایا کہ میں تھک گیا پھر مجھے چھوڑ کر فرمایا پڑھیے میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ فرشتہ نے دوبارہ مجھے پکڑ کر اتنا دبایا کہ میں تھک گیا۔ اس کے بعد مجھے چھوڑ کر کہا پڑھیے۔ میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں۔ آپ نے فرمایا: فرشتہ نے پھر تیسری دفعہ مجھے پکڑ کر اتنا دبایا کہ میں تھک گیا پھر مجھے چھوڑ کر کہا: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ﴿۳﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿۵﴾﴾

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ [العلق: ۱ تا ۵] فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهٗ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ثُمَّ قَالَ لِخَدِيْجَةَ اَيْ خَدِيْجَةُ مَالِيْ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ قَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ كَلَّا اَبْشِرْ فَوَ اللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا وَّاللّٰهِ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتُكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَآئِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ اَخِيْ اَبِيْهَا وَكَانَ امْرَءًا تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتٰبَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ اَيْ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَارَاٰى فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى يَالَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا يَالَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا۔

''پڑھیے اپنے ربّ کے نام سے جس نے پیدا کیا انسان کو گوشت کے لوتھڑے سے۔ پڑھ تیرا پروردگار بڑی عزت والا ہے' جس نے قلم سے سکھایا اور انسان کو وہ (کچھ) سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس (گھر) تشریف لائے تو (وحی کے جلال کی وجہ سے) آپ کے شانہ مبارک اور گردن کے درمیان کا گوشت کانپ رہا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لا کر فرمایا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ آپ پر کپڑا اوڑھا دیا گیا' یہاں تک کہ جب گھبراہٹ ختم ہوگئی تو فرمایا: مجھے کیا ہوگیا ہے اور ساری کیفیت بیان کی اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ ہرگز نہیں' آپ خوش رہیں۔ اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' یتیموں' مسکینوں اور کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں اور ناداروں کو دینے کی خاطر کماتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور پریشان لوگوں کی پریشانی میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپکو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسعد عبدالعزیٰ کے پاس لے گئیں۔ ورقہ دورِ جاہلیت میں (اسلام سے قبل) نصرانی ہوگئے تھے۔ وہ عربی لکھنا جانتے تھے اور انجیل کو عربی زبان میں جتنا اللہ کو منظور ہوتا لکھتے تھے۔ یہ بہت بوڑھے اور نابینا ہوگئے تھے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ سے کہا اے چچا! (انکی بزرگی کی وجہ سے اس طرح خطاب کیا اصل میں وہ چچا زاد بھائی تھے) اپنے بھتیجے کی بات سنئے۔ ورقہ نے آپ کو مخاطب کر کے کہا: اے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو؟ تو رسول اللہؐ نے جو کچھ دیکھا تھا اس سے آگاہ کیا۔ ورقہ کہنے لگا یہ تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا اور اس وقت تک زندہ رہتا جب تیری قوم تجھے نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا۔ ہاں! جو بھی آپ جیسا (نبی بن کر) دنیا میں آیا لوگ اس کے دشمن ہوگئے۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔

(۴۰۴) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ

(۴۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابتداء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا آغاز اس طرح سے ہوا اور پھر اسی طرح حدیث

عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا يُحزِنُكَ اللّٰهُ اَبَدًا وَّقَالَ قَالَتْ خَدِيْجَةُ اِيْ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ۔

بیان کی جو گزر گئی۔ لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اللہ کی قسم! اللہ کبھی آپ کو رنجیدہ نہیں کرے گا اور راوی کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ سے کہا: اے چچا کے لڑکے! اپنے بھتیجے (اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات سنو۔

(۴۰۵)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُالْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ ابْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ قَالَتْ عَآئِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فَرَجَعَ اِلٰى خَدِيْجَةَ يَرْجِفُ فُوَادُهٗ فَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ مَعْمَرٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَ حَدِيْثِ هِمَا مِنْ قَوْلِهٖ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ وَ تَابَعَ يُوْنُسَ عَلٰى قَوْلِهٖ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا وَّ ذَكَرَ قَوْلَ خَدِيْجَةَ اَيْ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ۔

(۴۰۵) حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا' کہتے تھے کہ میں نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب واپس تشریف لائے تو آپ کا دِل کانپ رہا تھا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی جو گزر چکی لیکن اس حدیث میں یہ نہیں کہ شروع شروع میں آپ پر وحی کا آغاز سچے خواب سے ہوا اور دوسری روایت کی طرح اس روایت میں ہے کہ اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا کہ اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات سنو۔

(۴۰۶)حَدَّثَنِيْ اَبُوْ الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَآءَ نِيْ بِحِرَآءٍ جَالِسًا عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى : ﴿يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ [المدثر: ۱ تا ۵] وَهِيَ الْاَوْثَانُ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ۔

(۴۰۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک انصاری حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ وحی کے رُک جانے کے زمانہ کا تذکرہ فرما رہے تھے کہ میں ایک مرتبہ جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی۔ میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (حضرت جبریل علیہ السلام) ہے جو غارِ حرا میں میرے پاس وحی لے کر آیا تھا۔ آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا (مجھ پر ہیبت طاری ہوگئی) پھر میں لوٹ کر گھر آیا تو میں نے کہا مجھے کپڑا اوڑھاؤ مجھے کپڑا اوڑھا دو تو مجھے گھر والوں نے کپڑا اوڑھا دیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ سورہ: ﴿يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ ''اے کپڑے میں لپٹنے والے اُٹھو اور (کافروں کو) ڈراؤ اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور بتوں سے علیحدہ رہو۔'' آپ نے فرمایا کہ پھر برابر وحی آنے لگی۔

(۴۰۷)وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَیْبِ ابْنِ اللَّیْثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْیُ عَنِّیْ فَتْرَةً فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَجُثِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتّٰی هَوَیْتُ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ وَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَالرُّجْزُ الْاَوْثَانُ قَالَ ثُمَّ حَمِیَ الْوَحْیُ بَعْدُ وَ تَتَابَعَ۔

(۴۰۷)ایک دوسری سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ڈر کی وجہ سے سہم گیا' یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا اور ابوسلمہ کہتے ہیں کہ وَالرُّجْزَ سے مراد بُت ہیں۔ پھر برابر لگا تار وحی کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

(۴۰۸) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی : ﴿یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ رَبَّكَ فَکَبِّرْ﴾ .(اِلٰی) ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ وَهِیَ الْاَوْثَانُ وَ قَالَ فَجُثِثْتُ مِنْهُ کَمَا قَالَ عُقَیْلٌ۔

(۴۰۸)ایک دوسری سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے' اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرض نماز سے پہلے یہ آیاتِ مبارکہ: ﴿یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ سے ﴿فَاهْجُرْ﴾ تک نازل فرمائیں۔

(۴۰۹)وَ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیٰی یَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَیُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ: ﴿یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ اَوِ ﴿اقْرَاْ﴾ فَقَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَیُّ الْقُرْاٰنِ اُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ: ﴿یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ فَقُلْتُ اَوِ ﴿اقْرَاْ﴾ قَالَ جَابِرٌ اُحَدِّثُکُمْ مَّا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَآءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِیْ فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ اَمَامِیْ وَ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا ثُمَّ نُوْدِیْتُ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا هُوَ عَلَی الْعَرْشِ فِی الْهَوَآءِ یَعْنِیْ جِبْرَآئِیْلَ فَاَخَذَتْنِیْ مِنْهُ رَجْفَةٌ شَدِیْدَةٌ فَاَتَیْتُ خَدِیْجَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ فَصَبُّوْا عَلَیَّ مَآءً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی

(۴۰۹)حضرت یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قرآن کی سب سے پہلے کون سی آیات نازل ہوئیں؟ فرمایا: ﴿یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ میں نے کہا: یا ﴿اقْرَاْ﴾ تو وہ کہنے لگے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے پوچھا کہ قرآن میں سب سے پہلے کونسی آیات نازل ہوئیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ﴿یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ میں نے کہا یا ﴿اِقْرَاْ﴾ تو حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو رسول اللہؐ نے ہم سے بیان کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں غارِ حرا میں ایک مہینہ تک ٹھہرا رہا۔ جب میری ٹھہرنے کی مدت ختم ہوگئی تو میں وادی میں اُتر کر چلنے لگا تو مجھے آواز دی گئی۔ میں نے اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا اس کے بعد مجھے پھر آواز دی گئی اور میں نے نظر ڈالی تو مجھے کوئی نظر نہ آیا اس کے بعد مجھے پھر آواز دی گئی اور میں نے اپنا سر اُٹھایا تو ہوا میں ایک درخت پر حضرت جبریلؑ کو دیکھا مجھ پر اس مشاہدہ سے کپکپی طاری ہوگئی اور میں نے حضرت خدیجہؓ کے پاس آ کر کہا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا اور مجھ پر

: ﴿يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ ـ

پانی ڈالا۔تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں:﴿يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾

(۴۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

(۴۱۰) ایک دوسری سند کی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان وزمین کے درمیان عرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔

۷۴: باب الْاَسْرَآءِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى السَّمٰوٰتِ وَ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ

باب: اللہ کے رسول ﷺ کا آسمانوں پر تشریف لے جانا اور فرض نمازوں کا بیان

(۴۱۱) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَ هُوَ دَآبَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَ دُوْنَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهٗ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهٖ قَالَ فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ فَرَبَطْتُهٗ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ يَرْبِطُ بِهَا الْاَنْبِيَآءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَآءَ نِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاِنَآءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَّاِنَآءٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا اِلَى السَّمَآءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيْلَ مَنْ اَنْتَ قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَاِذَا اَنَا بِاٰدَمَ ﷺ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيْلَ مَنْ اَنْتَ قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ وَ قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَاِذَا اَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ يَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّآءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَيْهِمَا فَرَحَّبَا بِيْ وَدَعَوَا لِيْ بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَآءِ

(۴۱۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے لیے براق لایا گیا۔ براق ایک سفید لمبا گدھے سے اُونچا اور خچر سے چھوٹا جانور ہے۔ منتہائے نگاہ تک اپنے پاؤں رکھتا ہے۔ میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس آیا اور اسے اس حلقہ سے باندھا جس سے دوسرے انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے جانور باندھا کرتے تھے۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے اس میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر میں نکلا تو حضرت جبریل علیہ السلام دو برتن لائے۔ ایک برتن میں شراب اور دوسرے برتن میں دودھ تھا۔ میں نے دودھ کو پسند کیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام کہنے لگے کہ آپ نے فطرت کو پسند کیا۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام ہمارے ساتھ آسمان کی طرف چڑھے۔ فرشتوں سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو فرشتوں نے پوچھا آپ کون؟ کہا جبریل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ۔ فرشتوں نے پوچھا کہ کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو ہم نے حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات کی۔ آدم علیہ السلام نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دُعائے خیر کی۔ پھر ہمیں دوسرے آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو فرشتوں سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پھر پوچھا گیا: کون؟ کہا: جبریل اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ انہوں نے پوچھا کیا بلائے گئے ہیں؟ پھر ہمارے لیے دروازہ

الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيْلَ مَنْ اَنْتَ قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَاِذَا اَنَا بِيُوْسُفَ ﷺ وَاِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ قَالَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَاِذَا اَنَا بِاِدْرِيْسَ عَلَيْهِالسَّلَامُ فَرَحَّبَ وَ دَعَا لِيْ بِخَيْرٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ [مريم:٥٧] ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَآءِ الْخَامِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَاِذَآ اَنَا بِهٰرُوْنَ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَالِيْ بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَاِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِيَلَةِ وَاِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ قَالَ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا اَحَدٌ

کھولا گیا تو میں نے دونوں خالہ زاد بھائیوں حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کو دیکھا۔ دونوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دُعائے خیر کی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام ہمارے ساتھ تیسرے آسمان پر گئے تو دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پوچھا گیا کہ آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ۔ فرشوں نے پوچھا کیا بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا اور اللہ نے انہیں حسن کا نصف حصہ عطا فرمایا تھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دُعائے خیر کی۔ پھر ہمیں چوتھے آسمان کی طرف چڑھایا گیا۔ دروازہ کھولنے کے لیے کہا گیا تو پوچھا کون؟ کہا جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ۔ پوچھا گیا کہ کیا بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں۔ ہمارے لیے دروازہ کھلا تو میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دُعائے خیر کی۔ حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں اللہ عز وجل نے فرمایا: ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ ''ہم نے ان کو بلند مقام عطا فرمایا ہے۔'' پھر ہمیں پانچویں آسمان کی طرف چڑھایا گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کون؟ کہا جبریل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا محمد ﷺ۔ پوچھا گیا کیا بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا تو میں نے حضرت ہارون علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دُعائے خیر کی۔ پھر ہمیں چھٹے آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کون؟ کہا کہ جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا محمد ﷺ۔ پھر پوچھا کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ کہا کہ ہاں یہ بلائے گئے ہیں۔ ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے

مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا فَاَوْحٰى اِلَيَّ مَا اَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلَاةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلَاةً قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا يُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ قَدْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَ خَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَ بَيْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى قَالَ يَا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً وَّمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَّمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

دُعائے خیر کی۔ پھر ہمیں ساتویں آسمان کی طرف چڑھایا گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا تو فرشتوں نے پوچھا کون؟ کہا جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا کہ محمد ﷺ۔ پوچھا گیا کہ کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! ان کو بلانے کا حکم ہوا ہے۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور کی طرف پشت کیے اور ٹیک لگائے بیٹھے دیکھا اور بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور انہیں دوبارہ آنے کا موقع نہیں ملتا (فرشتوں کی کثرت کی وجہ سے) پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے گئے اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح بڑے بڑے تھے اور اس کے پھل بیر جیسے اور بڑے گھڑے کے برابر تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جب اس درخت کو اللہ کے حکم سے ڈھانکا گیا تو اس کا حال ایسا پوشیدہ ہوگیا کہ اللہ کی مخلوق میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اس کے حسن (خوبصورتی) کو بیان کر سکے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ پھر وہاں سے واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کے ربّ نے آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا پچاس نمازیں دن رات میں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے ربّ کے پاس واپس جا کر ان سے کم کا سوال کریں۔ اس لیے کہ آپ کی اُمت میں اتنی طاقت نہ ہوگی کیونکہ میں بنی اسرائیل پر اس کا تجربہ کر چکا اور آزما چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے پھر واپس جا کر اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میری اُمت پر تخفیف فرمادیں تو اللہ نے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ میں پھر واپس آ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور کہا کہ اللہ نے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ کی اُمت میں اس کی بھی طاقت نہیں۔ اپنے ربّ کے پاس جا کر ان میں تخفیف کا سوال کریں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس طرح اپنے اللہ کے پاس سے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے اللہ کی بارگاہ میں آتا جاتا رہا اور پانچ پانچ نمازیں کم ہوتی رہیں یہاں تک کہ اللہ نے فرمایا کہ اے محمد! ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں اور ہر نماز کا ثواب اب دس نمازوں کے برابر ہے۔ پس اس طرح (ثواب کے اعتبار سے) پچاس نمازیں ہوگئیں اور جو آدمی کسی نیک کام کا ارادہ کرے مگر اس پر عمل نہ کر سکے تو میں اسے ایک نیکی کا ثواب عطا کروں گا اور اگر وہ اس پر عمل کرلے تو میں اسے دس نیکیوں کا ثواب عطا کروں گا اور جو آدمی کسی بُرائی کا ارادہ کرے لیکن اس کا ارتکاب نہ کرے

تو اس کے نامہء اعمال میں یہ برائی نہیں لکھی جاتی اور اگر برائی اس سے سرزد ہو جائے تو میں اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہی برائی لکھوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ میں پھر واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور اُن کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ آپ اپنے ربّ کے پاس جا کر تخفیف کا سوال کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے پروردگار کے پاس (اس سلسلہ میں) بار بار آ جا چکا ہوں۔ یہاں تک کہ اب مجھے اس کے متعلق اپنے اللہ (عزوجل) کی بارگاہ میں عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

(۴۱۲)حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمِ الْعَبْدِیُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُتِیْتُ فَانْطَلَقُوْا بِیْ اِلٰی زَمْزَمَ قَالَ فَشُرِحَ عَنْ صَدْرِیْ ثُمَّ غُسِلَ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُنْزِلْتُ۔

(۴۱۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے فرشتے زم زم کی طرف لے گئے پھر میرا سینہ چاک کر کے اُسے زم زم کے پانی سے دھویا اس کے بعد مجھے واپس اپنی جگہ پر چھوڑ دیا۔

(۴۱۳)حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِیْلُ وَهُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهٗ فَصَرَعَهٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّیْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ فِیْ طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَهٗ ثُمَّ اَعَادَهٗ فِیْ مَكَانِهٖ وَجَآءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّهٖ یَعْنِیْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ وَقَدْ كُنْتُ اَرٰی اَثَرَ ذٰلِكَ الْمِخْیَطِ فِیْ صَدْرِهٖ۔

(۴۱۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول کے پاس حضرت جبریل آئے اور اس وقت آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ حضرت جبریل نے آپ کو پکڑا' آپ کو پچھاڑا اور دِل کو چیر کر اس میں سے جمے ہوئے خون کا ایک لوتھڑا نکالا اور کہا کہ یہ (اصل میں) آپ میں شیطان کا حصہ تھا پھر اس دِل کو سونے کے طشت میں زم زم کے پانی سے دھویا پھر اسے جوڑ کر اس جگہ میں رکھ دیا اور لڑکے (یہ ماجرا دیکھ کر) دوڑتے ہوئے آپ کی رضاعی والدہ کی طرف آئے اور کہنے لگے کہ محمدؐ قتل کر دیئے گئے۔ یہ سن کر سب دوڑے۔ دیکھا (تو آپ صحیح و سالم ہیں) صرف آپ کا رنگ خوف کی وجہ سے بدلہ ہوا ہے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے سینہ مبارک میں اس سلائی کا نشان دیکھا تھا۔

(۴۱۴)حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِیْدِ الْاَیْلِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِیْ شَرِیْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یُحَدِّثُنَا عَنْ لَیْلَةِ اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَّسْجِدِ الْكَعْبَةِ اَنَّهٗ جَآئَهٗ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ یُّوْحٰی اِلَیْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِیْثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ وَ قَدَّمَ فِیْهِ شَیْئًا وَّاَخَّرَ وَزَادَ وَ نَقَصَ۔

(۴۱۴) حضرت شریک بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس رات کے بارے میں سنا جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی مسجد (مسجد حرام) میں سو رہے تھے کہ آپ کے پاس تین فرشتے آئے نزولِ وحی سے پہلے اس کے بعد ثابت کی بیان کردہ روایت کو نقل کیا مگر بعض باتوں کو پہلے اور بعض کو بعد میں اور بعض کو کم اور بعض کو زیادہ۔

(۴۱۵) وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَ إِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قِيلَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ قَالَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ قَالَ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ وَ هَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عِنْدَ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ قَالَ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ وَ إِدْرِيسَ وَ عِيسَى وَ مُوسَى وَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(۴۱۵) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مکہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام اُترے۔ انہوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر اُسے زم زم کے پانی سے دھویا پھر ایک سونے کا طشت حکمت اور ایمان سے بھر کر لائے۔ اس کو میرے سینہ میں رکھا پھر اس کو جوڑ دیا پھر (حضرت جبریل علیہ السلام) نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر آسمان کی طرف چڑھے پھر جب ہم آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) پر آئے تو جبریل علیہ السلام نے اس آسمانِ دنیا کے پہرے دار سے کہا (دروازہ) کھولئے اس نے کہا کون؟ کہا: جبریل۔ اس نے پوچھا کیا تیرے ساتھ کوئی ہے؟ کہا ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں۔ پھر فرشتے نے دروازہ کھولا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہم آسمانِ دنیا پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک آدمی ہے اس کے دائیں طرف بھی بہت سی مخلوق ہے اور اس کے بائیں طرف بھی بہت سی مخلوق ہے۔ جب وہ آدمی اپنے دائیں طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور اپنے بائیں طرف دیکھتا ہے تو روتا ہے (اس نے مجھے دیکھ کر) فرمایا خوش آمدید اے نیک نبی اور اے نیک بیٹے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ یہ کون ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں اور بائیں جو بہت سی مخلوق ہے یہ ان کی اولاد ہے۔ دائیں طرف والے جنتی اور بائیں طرف والے دوزخی ہیں۔ اس لیے جب دائیں طرف دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے دوسرے آسمان کی طرف لے گئے اور اس کے پہرے دار سے کہا دروازہ کھولئے۔ آپ نے فرمایا کہ دوسرے آسمان کے پہرے دار نے بھی وہی کچھ کہا جو آسمانِ دنیا کے پہرے دار نے کہا تھا۔ پھر اس نے دروازہ کھولا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ کی آسمانوں پر حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ مَرَّ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ اَخْبَرَنِى ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قَالَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ لِيْ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ رَبِّيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَّبِّيْ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى نَاْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِيْ مَاهِيَ قَالَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور یہ ذکر نہیں فرمایا کہ کس آسمان پر کس نبی سے ملاقات ہوئی البتہ یہ بتلایا کہ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر جب حضرت جبریل علیہ السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ آپ نے فرمایا کہ نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ آپ نے فرمایا کہ نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید ہو۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ آپ نے فرمایا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ (ایک دوسری سند) میں ابن شہاب اور ابن حزم نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوحبہ انصاری دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے معراج کرائی گئی یہاں تک کہ مجھے ایک بلند ہموار مقام پر چڑھایا گیا۔ وہاں میں نے قدموں کی آواز سنی۔ ابن حزم اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اُن نمازوں کو لے کر لوٹا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کے ربّ نے آپ کی اُمت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا ان پر پچاس نمازیں فرض فرمائی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے

جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اپنے ربّ کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپ کی اُمت میں اس کی طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے ربّ کی طرف واپس گیا تو اللہ نے اس میں سے کچھ نمازیں کم کر دیں پھر جب میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس آیا تو ان کو بتایا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے ربّ کی طرف جایئے۔ آپ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر میں اپنے ربّ کی طرف گیا تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کر دیں (اور ثواب) پچاس نمازوں ہی کا ملے گا (اللہ عزوجل نے فرمایا: میرے قول میں تبدیلی نہیں آتی۔) پھر جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے پھر کہا کہ اپنے ربّ کی طرف جایئے تو میں نے کہا کہ اب مجھے اپنے ربّ سے شرم آتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر مجھے جبریل علیہ السلام لے گئے یہاں تک کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ پر آ گئے جہاں ایسے ایسے رنگ چھائے ہوئے تھے کہ ہم نہیں جان سکے کہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جہاں موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی مٹی مشک کی تھی۔

(۴۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّهٗ قَالَ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَیْتِ بَیْنَ النَّائِمِ وَ الْیَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا یَقُوْلُ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ فَاُتِیْتُ فَانْطُلِقَ بِیْ فَاُتِیْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِیْهَا مِنْ مَّآءِ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِیْ اِلٰی كَذَا وَ كَذَا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِلَّذِیْ مَعِیَ مَا یَعْنِیْ قَالَ اِلٰی اَسْفَلِ بَطْنِهٖ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِیْ فَغُسِلَ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِیْدَ مَكَانَهٗ ثُمَّ حُشِیَ اِیْمَانًا وَّ حِكْمَةً ثُمَّ اُتِیْتُ بِدَآبَّةٍ اَبْیَضَ یُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَ دُوْنَ الْبَغْلِ یَقَعُ خَطْوُهٗ عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَیْهِ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا السَّمَآءَ الدُّنْیَا فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِیْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفَتَحَ لَنَا وَقَالَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَآءَ قَالَ فَاَتَیْنَا عَلٰی اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِقِصَّتِهٖ وَ ذَكَرَ اَنَّهٗ لَقِیَ فِی السَّمَآءِ الثَّانِیَةِ عِیْسٰی وَ یَحْیٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ وَ فِی الثَّالِثَةِ یُوْسُفَ وَفِی

(۴۱۶) حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے سنا کہ اس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بیت اللہ میں سونے اور جاگنے کی درمیانی حالت میں تھا تو میں نے ایک کہنے والے کو سنا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ یہ ہم دونوں آدمیوں میں ایک تیسرے ہیں۔ پھر ایک سونے کا طشت لایا گیا اس میں زم زم کا پانی تھا۔ میرا سینہ کھولا گیا (یہاں سے یہاں تک) راوی قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے معنی کے بارے میں اپنے ساتھی سے پوچھا تو اس نے کہا پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا۔ پھر میرا دل نکال کر اسے زم زم کے پانی سے دھویا گیا پھر اسے اس کی جگہ پر لوٹا دیا گیا پھر ایمان اور حکمت سے اسے بھر دیا گیا۔ پھر سفید رنگ کا ایک جانور لایا گیا جسے براق کہا جاتا ہے۔ گدھے سے اُونچا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ جہاں تک اس کی نظر پہنچتی وہاں وہ قدم رکھتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کرایا گیا پھر ہم چلے یہاں تک کہ آسمانِ دنیا پر آئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ پوچھا گیا کون؟ کہا جبریل علیہ السلام۔ پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ فرشتوں نے کہا خوش آمدید۔ آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ آپ نے فرمایا کہ پھر ہماری ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی (اور پھر باقی واقعہ اسی طرح ہے

الرَّابِعَةِ اِدْرِيْسَ وَفِي الْخَامِسَةِ هٰرُوْنَ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ فَاَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُهٗ بَكٰى فَنُوْدِيَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ رَبِّ هٰذَا غُلَامٌ بَعَثْتَهٗ بَعْدِيْ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِهِ الْجَنَّةَ اَكْثَرُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِيْ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ وَ حَدَّثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ رَاٰى اَرْبَعَةَ اَنْهَارٍ يَّخْرُجُ مِنْ اَصْلِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ يَاجِبْرِيْلُ مَا هٰذِهِ الْاَنْهَارُ قَالَ اَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ اِذَا خَرَجُوْا مِنْهُ لَمْ يَعُوْدُوْا فِيْهِ اٰخِرُ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِاِنَائَيْنِ اَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَّالْاٰخَرُ لَبَنٌ فَعُرِضَا عَلَيَّ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقِيْلَ اَصَبْتَ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ اُمَّتُكَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّتَهَا اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ۔

جس طرح سابقہ حدیث میں گزرا) اور یہ بھی ذکر کیا کہ دوسرے آسمان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور تیسرے آسمان میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور چوتھے میں حضرت ادریس علیہ السلام اور پانچویں میں حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ پھر ہم چھٹے آسمان پر آئے۔ وہاں میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سلام کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا خوش آمدید اے نیک بھائی۔ پھر جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے۔ آواز آئی اے موسیٰ کیوں روتے ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! اس نوجوان کو تو نے میرے بعد مبعوث فرمایا اور میری اُمت کی بہ نسبت اس کی اُمت کے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ آپ نے فرمایا پھر ہم آگے بڑھے یہاں تک کہ ساتویں آسمان پر پہنچ گئے۔ وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں جو سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلتی ہیں۔ دو باطنی نہریں اور دو ظاہری نہریں۔ باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور کی طرف اُٹھایا گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ بیت المعمور ہے جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جب وہ اس سے نکلتے ہیں تو پھر دوبارہ کبھی اس میں داخل نہیں ہوتے (بکثرتِ تعداد) پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے' ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ۔ میں نے دودھ کو پسند کیا' پھر مجھے کہا گیا کہ آپ نے فطرت کو پالیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے آپ کی اُمت کو فطرت عطا فرمائی۔ پھر ہر روز مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ پھر اس واقعہ کو آخر حدیث تک ذکر فرمایا۔

(۴۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَ زَادَ فِيْهِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰى مَرَاقِّ الْبَطْنِ

(۴۱۷) حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس طرح مذکورہ حدیث کی طرح ذکر فرمایا اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ میرے پاس سونے کا طشت حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا پھر میرے سینے کو پیٹ کے نیچے تک کھولا گیا' اسے زم زم کے پانی سے دھویا اور ایمان سے بھر دیا

فَغُسِلَ بِمَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِیءَ حِکْمَةً وَّ اِیْمَانًا۔

گیا۔

(۴۱۸)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِیَةِ یَقُوْلُ حَدَّثَنِی ابْنُ عَمِّ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُسْرِیَ بِهٖ فَقَالَ مُوْسٰی آدَمُ طُوَالٌ کَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَقَالَ عِیْسٰی جَعْدٌ مَّرْبُوْعٌ وَّ ذَکَرَ مَالِکًا خَازِنَ جَهَنَّمَ وَ ذَکَرَ الدَّجَّالَ۔

(۴۱۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو العالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھ سے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام لمبے قد کے تھے گویا کہ وہ قبیلہ شنوأت کے ایک آدمی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ وہ درمیانہ قد اور گھنگریالے بالوں والے ہیں اور آپ نے مالکِ داروغہ جہنم اور دجال کے بارے میں ذکر فرمایا۔

(۴۱۹)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِیِّکُمْ ﷺ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی مُوْسَی بْنِ عِمْرَانَ رَجُلٌ اٰدَمُ طُوَالٌ جَعْدٌ کَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَ رَاَیْتُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَاُرِیَ مَالِکًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِیَّاهُ : ﴿فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ﴾ [السجدة:۲۳] قَالَ کَانَ قَتَادَةُ یُفَسِّرُهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَقِیَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

(۴۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات موسیٰ بن عمران علیہما السلام پر میرا گزر ہوا تو وہ لمبے قد اور گھونگریالے بالوں والے آدمی تھے۔ گویا کہ وہ قبیلہ شنوء کے ایک آدمی ہیں اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ درمیانہ قد اور سرخ وسفید رنگ والے اور سیدھے بالوں والے تھے اور مجھے مالکِ داروغہ جہنم اور دجال کو دکھایا گیا۔ اُن چند نشانیوں میں سے جو اللہ نے مجھے دکھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو ملاقات موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تو اس میں شک نہ کر۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے (بلا شک وشبہ) ملاقات ہوئی۔

(۴۲۰)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ سُرَیْجُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِوَادِی الْاَزْرَقِ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ هَابِطًا مِّنَ الثَّنِیَّةِ وَلَهٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّلْبِیَةِ ثُمَّ اَتٰی عَلٰی ثَنِیَّةِ هَرْشٰی فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِیَّةُ

(۴۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر وادیٔ ازرق سے ہوا تو آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ وادیٔ ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چوٹی سے اُترتا ہوا اور بلند آواز سے لبیک کہتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو پوچھا یہ وادی کونسی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ ہرشی کی چوٹی ہے۔ آپ نے فرمایا گویا میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام کو موٹی اونٹنی

هَرْشٰی قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی عَلٰی نَاقَۃٍ حَمْرَآءَ جَعْدَۃٍ عَلَیْہِ جُبَّۃٌ مِّنْ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِہٖ خُلْبَۃٌ وَّھُوَ یُلَبِّیْ قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ ھُشَیْمٌ یَعْنِیْ لِیْفًا۔

پر سوار اور بالوں والا جبہ پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے اور وہ تلبیہ کہہ رہے ہیں۔ ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ ہشیم نے کہا کہ "لِیفًا" یعنی کھجور کے درخت کی چھال۔

(۴۲۱) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ دَاوٗدَ* عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ ھٰذَا فَقَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ فَقَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَذَکَرَ مِنْ لَّوْنِہٖ وَ شَعْرِہٖ شَیْئًا لَّمْ یَحْفَظْہُ دَاوٗدُ وَاضِعًا اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ لَہٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰہِ بِالتَّلْبِیَۃِ مَارًّا بِھٰذَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی ثَنِیَّۃٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّۃٍ ھٰذِہٖ قَالُوْا ھَرْشٰی اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی نَاقَۃٍ حَمْرَآءَ عَلَیْہِ جُبَّۃُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِہٖ لِیْفٌ خُلْبَۃٌ مَّارًّا بِھٰذَا الْوَادِیْ مُلَبِّیًا۔

(۴۲۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک وادی سے گزرے۔ آپ نے پوچھا یہ کونسی وادی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ ارزق کی وادی ہے۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے ان کے رنگ اور بالوں کے بارے میں کچھ فرمایا جو راوی داؤد کو یاد نہ رہا۔ موسیٰ علیہ السلام انگلیاں اپنے کانوں میں رکھے بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر ہم چلتے ہوئے ایک چوٹی پر آئے تو آپ نے پوچھا یہ کونسی چوٹی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ھَرْشٰی یا لِفْتٌ کی چوٹی ہے۔ آپ نے فرمایا: گویا کہ میں حضرت یونس علیہ السلام کو ایک سرخ اونٹنی پر بالوں کا جبہ پہنے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ ان کی اونٹنی کی نکیل کھجور کے درخت کی چھال کی ہے اور وہ اس وادی میں سے لبیک کہتے ہوئے گزر رہے ہیں۔

(۴۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فَذَکَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّہٗ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا لَمْ اَسْمَعْہُ قَالَ ذٰلِکَ وَلٰکِنَّہٗ قَالَ اَمَّا اِبْرَاھِیْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰی صَاحِبِکُمْ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَاَمَّا مُوْسٰی فَرَجُلٌ اٰدَمُ جَعْدٌ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَۃٍ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ اِذَا انْحَدَرَ فِی الْوَادِیْ یُلَبِّیْ۔

(۴۲۲) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں موجود تھے کہ لوگوں نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوا ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے تو یہ آپ سے نہیں سنا مگر آپ نے یہ ضرور فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو تمہارے صاحب جیسے ہیں اور حضرت موسیٰ گندم گوں رنگ اور گھنگریالے بالوں والے آدمی ہیں اور وہ ایسے سرخ اُونٹ پر سوار ہیں جس کا بدن گٹھا ہوا اور اس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے۔ گویا کہ میں انہیں اس طرح دیکھ رہا ہو کہ وہ وادی میں لبیک کہتے ہوئے اُتر رہے ہیں۔

(۴۲۳) حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا

(۴۲۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَآءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ۔

فرمایا کہ انبیا کرام علیہم السلام میرے سامنے لائے گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام درمیانے انسان تھے گویا کہ وہ قبیلہ شنوءہ کے آدمی ہیں اور میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا تو ان کے سب سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نظر آتے ہیں۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو ان کے سب سے زیادہ مشابہ تمہارے صاحب یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو مجھے ان میں سب سے زیادہ مشابہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ نظر آئے اور ابن رمح کی روایت میں ہے کہ دحیہ رضی اللہ عنہ بن خلیفہ۔

(۴۲۴)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ وَّ تَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهٗ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَاِذَا رَبْعَةٌ اَحْمَرُ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِيْ حَمَّامًا قَالَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَنَا اَشْبَهُ وُلْدِهٖ بِهٖ قَالَ فَاُتِيْتُ بِاِنَاءَيْنِ فِيْ اَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَّفِي الْاٰخَرِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقَالَ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ اَوْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ۔

(۴۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی پھر آپ نے ان کی شکل وصورت کے بارے میں فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے اس طرح فرمایا (راوی کو شک ہے) کہ وہ سیدھے بالوں والے قبیلہ شنوءہ کے آدمیوں جیسے تھے۔ آپ نے فرمایا: میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تو وہ درمیانہ قد سرخ رنگ والے تھے گویا کہ ابھی ابھی حمام (غسلخانہ) سے (تروتازہ) نکلے ہوں اور میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور میں ان کی اولاد میں اُن سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ان میں سے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ اس کے بعد مجھ سے کہا گیا کہ دونوں میں سے جس کو چاہو پسند کرلو۔ میں نے دودھ کو پسند کرلیا اور اسے پیا۔ جبریل علیہ السلام نے کہا آپ کو راہِ فطرت نصیب ہوئی یا آپ فطرت تک پہنچ گئے اور اگر آپ شراب پسند فرماتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

۷۵: باب ذِكْرُ الْمَسِيْحِ ابْنِ مَرْيَمَ وَالْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

باب: مسیح بن مریم علیہما السلام اور مسیح دجال کے ذکر کے بیان میں

(۴۲۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۴۲۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک رات دکھایا گیا کہ میں بیت اللہ کے پاس ہوں۔ میں نے ایک گندم گوں آدمی کو دیکھا جیسے تم نے کسی

قَالَ أَرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ۔

خوبصورت گندمی رنگ والے آدمی کو دیکھا ہو۔ کندھوں تک اس کے بال ہوں جیسے تم نے کسی اچھے کندھوں تک بالوں والوں کو دیکھا ہو اور بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا' وہ ٹیک لگائے ہوئے ہیں دو آدمیوں پر یا اُن کے کندھوں پر اور بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو بتایا گیا کہ یہ مسیح بن مریم علیہ السلام ہیں اور اسکے بعد میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اُسکے بال زیادہ گھنگریالے تھے اور وہ دائیں آنکھ سے کانا تھا اور اسکی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو کہا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

(۴۲۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانَي النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَانِي اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا تَرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ بَيْنَهُمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَ رَأَيْتُ وَرَآءَهُ رَجُلًا جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ۔

(۴۲۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کے سامنے مسیح دجال کے بارے میں ذکر فرمایا تو بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں' آگاہ رہو کہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے گویا اس کی آنکھ پھولا ہوا انگور ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک رات خواب میں بیت اللہ کے پاس ایک آدمی دکھایا گیا تو وہ خوبصورت گندمی رنگ والوں جیسا گندمی رنگ کا آدمی تھا' کندھوں تک اس کے بال تھے اور بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ اس کے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر تھے اور وہ اُن دونوں آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام ہیں اور مجھے ان کے پیچھے ایک اور آدمی نظر آیا جس کے بال بے حد گھونگریالے تھے اور وہ دائیں آنکھ سے کانا تھا۔ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں بنی قطن اس سے زیادہ مشابہ ہے۔ وہ بھی دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

(۴۲۷)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ

(۴۲۷) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے بیت اللہ کے پاس ایک گندم گوں آدمی کو دیکھا' اسکے بال

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ رَجُلًا اٰدَمَ سَبِطَ الرَّاْسِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى رَجُلَيْنِ يَسْكُبُ رَاْسُهٗ اَوْ يَقْطُرُ رَاْسُهٗ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اَوِ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَدْرِىْ اَىَّ ذٰلِكَ قَالَ قَالَ وَرَاَيْتُ وَرَآئَهٗ رَجُلًا اَحْمَرَ جَعْدَ الرَّاْسِ اَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى اَشْبَهُ مَنْ رَّاَيْتُ بِهٖ ابْنُ قَطَنٍ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ۔

نکلے ہوئے تھے‘ اسکے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔ اسکے سر سے پانی بہہ رہا تھا یا اسکے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ عیسیٰ بن مریم ہیں یا اس طرح فرمایا کہ یہ مسیح بن مریم ہیں‘ معلوم نہیں کہ ان میں سے کون سا لفظ کہا۔ حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ان کے پیچھے ایک دوسرا آدمی نظر آیا جس کا رنگ سرخ‘ بال گھنگریالے اور دائیں آنکھ سے کانا تھا۔ میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے اُن میں اس سے سب سے زیادہ مشابہ ابن قطن تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

(۴۲۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ۔

(۴۲۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا اور میں حطیم میں کھڑا ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا اور میں دیکھ کر اس کی نشانیاں بتلانے لگا۔

(۴۲۹) حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَاْسُهٗ مَآءً اَوْ يُهَرَاقُ رَاْسُهٗ مَآءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ الْعَيْنِ كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا الدَّجَّالُ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ۔

(۴۲۹) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطابؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اس دوران کہ میں سو رہا تھا میں نے اپنے آپ کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور ایک سیدھے لمبے بالوں والے آدمی کو دو آدمیوں کے درمیان دیکھا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا یا اس کے سر سے پانی بہہ رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت مریم کے بیٹے ہیں۔ پھر میں جاتے ہوئے متوجہ ہوا تو ایک سرخ رنگ بھاری بھرکم آدمی کو دیکھا کہ جس کے بال گھنگریالے تھے اور وہ دائیں آنکھ سے کانا تھا گویا کہ اس کی آنکھ پھولا ہوا انگور تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ دجال ہے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ اس کے مشابہ ابن قطن ہے۔

(۴۳۰) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ

(۴۳۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا اور قریش مجھ سے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ فَسَاَلَتْنِیْ عَنْ اَشْيَآءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَّا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْاَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ بِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُّصَلِّیْ فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَاِذَا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُّصَلِّی اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُّصَلِّی اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِیْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ قَائِلٌ يَّا مُحَمَّدُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ۔

میرے معراج پر جانے کے بارے میں سوال کر رہے تھے تو قریش نے مجھ سے بیت المقدس کی چند ایسی چیزوں کے بارے میں پوچھا جن کو میں (دوسری اہم چیزوں میں مشغولیت کے باعث) محفوظ نہ رکھ سکا مجھے اس کا اتنا زیادہ افسوس ہوا کہ اتنا اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو درمیان پردے اُٹھا کر میرے سامنے کر دیا۔ میں نے اسے دیکھ کر جس کے بارے میں سوال کرتے وہ انہیں بتلا دیتا اور میں نے اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام کی ایک جماعت میں دیکھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا گویا کہ وہ گھٹے ہوئے جسم اور گھونگریالے بالوں والے آدمی ہیں۔ گویا کہ وہ قبیلہ شنوء کے ایک آدمی ہیں اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو لوگوں میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔ لوگوں میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ تمہارے صاحب (آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) اس کے بعد نماز کا وقت آیا تو میں امام بنا پھر میرے نماز سے فارغ ہونے پر ایک کہنے والے نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کہ یہ مالک داروغہ جہنم ہے۔ اس پر سلام کیجئے۔ میں اُس کی طرف متوجہ ہوا تو پہلے اس نے مجھے سلام کیا۔

۷۶: باب فِیْ ذِكْرِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى

باب: سدرة المنتہیٰ کا بیان

(۴۳۱) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّآ اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ انْتُهِیَ بِهٖ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِیَ فِی السَّمَآءِ السَّادِسَةِ اِلَيْهَا يَنْتَهِیْ مَا يُعْرَجُ بِهٖ مِنَ الْاَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَاِلَيْهَا

(۴۳۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (معراج کیلئے) سیر کرائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا جو کہ چھٹے آسمان میں واقع ہے۔ زمین سے اوپر چڑھنے والی چیز اور اوپر سے نیچے آنے والی چیز یہاں آ کر رک جاتی ہے۔ پھر اسے لے جایا جاتا ہے۔ اللہ نے فرمایا: ﴿اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى﴾ کہ ڈھانک لیتی ہے وہ چیزیں کہ ڈھانک لیتی ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یعنی سونے کے پتنگے۔ راوی نے کہا کہ رسول

يَنْتَهِىْ مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ: ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى﴾ [النجم: ١٤] قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثًا أُعْطِىَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِىَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَ غُفِرَ لِمَنْ لَّمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ مِنْ اُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں: (۱) پانچ نمازیں۔ (۲) سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں۔ (۳) اور آپ کی اُمت میں ہر ایک ایسے آدمی کو بخش دیا گیا جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔

۷۷: باب مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى) وَهَلْ رَاَى النَّبِىُّ ﷺ رَبَّهٗ لَيْلَةَ الْاِسْرَآءِ

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان: (وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى) کے معنی اور کیا نبی ﷺ کو معراج کی رات اپنے ربّ کا دیدار ہوا کے بیان میں

(۴۳۲) وَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِىُّ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ اَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِىُّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾ [النجم: ٩] قَالَ اَخْبَرَنِى ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ رَاٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ۔

(۴۳۲) حضرت سلیمان شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زر بن حبیش سے اللہ کے فرمان: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ اُن کے چھ سو (۶۰۰) بازو ہیں۔

(۴۳۳) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الشَّيْبَانِىِّ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ [النجم: ١١] قَالَ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ۔

(۴۳۳) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ میں دیکھنے سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھنا ہے۔ آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ ان کے چھ سو (۶۰۰) پَر ہیں۔

(۴۳۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِىُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِىِّ سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ [النجم: ١٨] قَالَ رَاٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ صُوْرَتِهٖ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ۔

(۴۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں: ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ یعنی: آپ نے ''اپنے ربّ کی بڑی نشانیاں دیکھیں۔'' اس دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو ہیں۔

(۴۳۵) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ [النجم: ١٣] قَالَ رَاٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(۴۳۵) حضرت ابوہریرہ ؓ نے: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ کے بارے میں فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔

(۴۳۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاٰهُ بِقَلْبِهٖ۔

(۴۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دِل سے دیکھا۔

(۴۳۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْسَعِيْدٍ الْاَشَجُّ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ اَبِیْ جَهْمَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ ۔ ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ [النجم:۱۱۔۱۳] قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ۔

(۴۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ اور ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ سے مراد یہ ہے کہ اللہ (عزوجل) کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دِل میں دو مرتبہ دیکھا۔

(۴۳۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَهْمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۴۳۸) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت ابو جہمہ نے اسی سند کے ساتھ روایت نقل فرمائی۔

(۴۳۹)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَآئِشَةَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَآئِشَةَ ثَلٰثٌ مَّنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَتْ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ قَالَ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْظِرِيْنِیْ وَلَا تَعْجَلِيْنِیْ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ﴾ [التکویر:۲۳] ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ [النجم:۱۳] فَقَالَتْ اَنَا اَوَّلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ اَرَهٗ عَلٰى صُوْرَتِهِ الَّتِیْ خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَاَيْتُهٗ مُنْهَبِطًا مِّنَ السَّمَآءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهٖ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فَقَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾ [الانعام:۱۰۳] اَوَلَمْ تَسْمَعْ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ

(۴۳۹) حضرت مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں (اُمّ المؤمنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تکیہ لگائے بیٹھا تھا۔ انہوں نے فرمایا: اے ابو عائشہ (یہ انکی کنیت ہے) تین باتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی اُن کا قائل ہو جائے تو اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا۔ میں نے عرض کیا وہ تین باتیں کونسی ہیں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک تو یہ ہے کہ جس نے خیال کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے تو اس نے اللہ پر بڑا جھوٹ باندھا۔ مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں تکیہ لگائے بیٹھا تھا (میں نے یہ سنا) تو اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ میں نے عرض کیا اے اُمّ المؤمنین مجھے بات کرنے دیں اور جلدی نہ کریں۔ کیا اللہ نے نہیں فرمایا: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ اس اُمت میں سب سے پہلے میں نے ان آیاتِ کریمہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ان آیتوں سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔ میں نے انہیں ان کی اصل صورت میں نہیں دیکھا سوائے دو مرتبہ کے جس کا ان آیتوں میں ذکر ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ آسمان سے اُتر رہے تھے اور ان کے تن و توش کی بڑائی نے آسمان سے زمین تک کو گھیر رکھا ہے۔ اس کے بعد حضرت عائشہ

اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا (اِلٰى قَوْلِهٖ) اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾ [الشورٰی:۵۱] **قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ:** ﴿يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ﴾ [المائدة:۶۷] **قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يُخْبِرُ بِمَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ:** ﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ [النمل:۶۵]

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾ کیا تو نے اللہ عزوجل کا یہ ارشاد نہیں سنا: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا (اِلٰى قَوْلِهٖ) اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ﴾ یعنی: اس کی آنکھیں اسے نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے اور وہی لطیف وخبیر ہے اور کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ اللہ سے باتیں کرے مگر وحی یا پردے کے پیچھے سے اور دوسری آیت یہ ہے کہ جو کوئی یہ خیال کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب میں سے کچھ چھپا لیا ہے تو اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ﴾ ''اے رسول! (ﷺ) جو آپ پر آپ کے ربّ کی طرف سے اُترا ہے اس کی تبلیغ کیجئے اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ حق رسالت ادا نہ کریں گے۔'' اور تیسری بات یہ کہ جو آدمی یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ آئندہ ہونے والی باتوں کو جانتے تھے تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا اور اللہ فرماتا ہے کہ اے محمد! (ﷺ) آپ فرما دیجئے کہ آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کے سوا کوئی غیب کی باتیں نہیں جانتا۔

(۴۴۰) **وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَ زَادَ قَالَتْ وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ كَاتِمًا شَيْئًا مِّمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ:** ﴿وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ﴾ [الاحزاب:۳۸]

(۴۴۰) حضرت داؤد نے اسی سند کے ساتھ ابن علیہ کی حدیث کی طرح روایت کی ہے اور اس میں اتنا زائد ہے کہ اگر محمد ﷺ اس میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے جو آپ پر نازل ہوا تو اس آیت کو چھپاتے: ﴿وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ﴾ ''اور جب آپ اس آدمی سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے انعام کیا اور آپ نے بھی انعام کیا کہ اپنی زوجہ (مطہرہ زینب رضی اللہ عنہا) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپ اپنے دِل میں وہ بات بھی چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ آخر میں ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں (کے طعن سے) ڈر رہے تھے اور ڈرنا تو اللہ ہی سے سزاوار ہے۔)

(۴۴۱) **وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهٗ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِيْ لِمَا قُلْتَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَ حَدِيْثُ**

(۴۴۱) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے (اُمّ المؤمنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا محمد ﷺ نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سبحان اللہ۔ آپ کی یہ بات سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور پھر واقعہ اس طرح بیان کیا اور

دَاوٗدَ اَتَمُّ وَاَطْوَلُ۔

داؤد کی روایت زیادہ پوری اور لمبی ہے۔

(۴۴۲)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ ابْنِ اَشْوَعَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ فَاَيْنَ قَوْلُهُ تَعَالٰى : ﴿ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى﴾ [النجم:۸ - ۱۰] قَالَتْ اِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرِّجَالِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ فِيْ هٰذِهِ الْمَرَّةِ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ اُفُقَ السَّمَآءِ۔

(۴۴۲)حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے (اُمّ المؤمنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے؟ ﴿ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى﴾ ''پھر نزدیک ہوئے جبریل (علیہ السلام) اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قریب ہو گئے اور دو کمانوں یا اس کے بھی قریب کا فاصلہ رہ گیا۔ اس کے بعد اللہ نے اپنے بندہ کی طرف وحی کی جو بھی کی۔'' عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس سے مراد حضرت جبریل ہیں وہ آپ کے پاس مردوں کی صورت میں آتے تھے اور اس مرتبہ اپنی اصل صورت میں آئے ہیں جس سے آسمان کا سارا کنارہ بھر گیا۔

۷۸: باب فِيْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ وَ فِيْ قَوْلِهٖ: رَاَتُ نُوْرًا

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کہ وہ تو نور ہے میں اُسے کیسے دیکھ سکتا ہوں اور اِس فرمان کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے کے بیان میں

(۴۴۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ۔

(۴۴۳)حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ تو نور ہے میں اس کو کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ (زیادتی نور کی وجہ سے)۔

(۴۴۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَنْ اَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْاَلُهٗ قَالَ كُنْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ رَاَيْتُ نُوْرًا۔

(۴۴۴)حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم کس بات کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے۔

۷۹: باب فِيْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کہ ''اللہ سوتا نہیں'' اور

السَّلَامِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَفِيْ قَوْلِهٖ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ

اس فرمان کہ ''اس کا حجاب نور ہے اگر وہ اُسے کھول دے تو اس کے چہرے کی شعاعیں جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے اپنی مخلوق کو جلا دے'' کے بیان میں

(۴۴۵)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَ يَرْفَعُهٗ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلُ النَّهَارِ وَ عَمَلِ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ بَكْرٍ النَّارُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ يَقُلْ حَدَّثَنَا۔

(۴۴۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر پانچ باتیں فرمائیں کہ اللہ سوتا نہیں اور نہ ہی سونا اس کی شان ہے۔ میزانِ اعمال کو جھکاتا اور بلند کرتا ہے۔ اس کی طرف رات کا عمل دن کے عمل سے پہلے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے بلند کیا جاتا ہے اور اس کا حجاب نور ہے اور ابوبکر کی روایت میں ہے کہ اس کا حجاب آگ ہے۔ اگر وہ اسے کھول دے تو اس کے چہرے کی شعاعیں جہاں تک اس کی نگاہیں پہنچتی ہیں مخلوق کو جلا دیں۔

(۴۴۶)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ خَلْقِهٖ وَقَالَ حِجَابُهُ النُّوْرُ۔

(۴۴۶) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے مگر اس میں چار باتوں کا ذکر ہے اور مخلوق کا ذکر نہیں اور فرمایا اس کا حجاب نور ہے۔

(۴۴۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَرْبَعٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ وَ يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَ يَخْفِضُهٗ وَ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ بِاللَّيْلِ وَ عَمَلُ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ۔

(۴۴۷) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر چار باتیں ارشاد فرمائیں کہ: اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ ہی سونا اس کی شان کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ میزانِ اعمال کو اُونچا نیچا کرتا ہے دن کے اعمال رات اور رات کے اعمال دن کو اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

۸۰: باب اِثْبَاتِ رُؤْيَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی الْاٰخِرَةِ لِرَبِّهِمْ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی

باب: آخرت میں مؤمنوں کے لیے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے دیدار کے بیان میں

(۴۴۸)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَ اللَّفْظُ لِاَبِيْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَ جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَ بَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَآءُ الْكِبْرِيَآءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ۔

(۴۴۸) حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دو جنتیں تو چاندی کی ہوں گی ان دونوں کے برتن اور ان میں جو کچھ ہوگا وہ بھی چاندی کا ہوگا اور اسی طرح دو جنتیں سونے کی ہوں گی' ان دونوں کے برتن اور ان میں جو کچھ ہوگا وہ سونے کا ہوگا اور اہل جنت کے اور اللہ تعالیٰ کے دیدار کے درمیان کبریائی کی چادر ہوگی جو جنت عدن میں اللہ کے چہرے پر ہوگی۔

(۴۴۹)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَ تُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ (عَزَّ وَجَلَّ)۔

(۴۴۹) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب (تمام) جنت والے جنت میں چلے جائیں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائیں گے کہ کیا تم مزید کچھ چاہتے ہو؟ وہ جنتی عرض کریں گے (اے اللہ) کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ ان کے اور اپنے درمیان سے پردے اُٹھا دے گا اور جنتی اللہ کا دیدار کریں گے تو اُن کو اس دیدار سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں ہوگی۔

(۴۵۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ﴾ [يونس:٢٦]

(۴۵۰) حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت ہے لیکن اس میں اتنا زائد ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ﴾ ''نیک لوگوں کے لیے نیک انجام ہے اور مزید انعام یعنی دیدار الٰہی۔''

۸۱: باب مَعْرِفَةُ طَرِيْقِ الرُّؤْيَةِ

باب: اللہ تعالیٰ کے دیدار کی کیفیت کا بیان

(۴۵۱)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ (رُؤْيَةِ)

(۴۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں کوئی دُشواری پیش آتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا کہ کیا جس وقت بادل نہ ہوں کیا تمہیں سورج کے

الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ
تُضَآرُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا
قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ
يَّعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَ يَتَّبِعُ مَنْ يَّعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ
وَ يَتَّبِعُ مَنْ يَّعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ الطَّوَاغِيْتَ وَ تَبْقٰى هٰذِهِ
الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِيْ
صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ
فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا
فَاِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ
يَعْرِفُوْنَ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهٗ
وَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنَ اَنَا
وَاُمَّتِيْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَ
دَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ
كَلَالِيْبُ مِثْلَ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَيْتُمُ السَّعْدَانَ
قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِثْلَ شَوْكِ السَّعْدَانِ
غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ
بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ يَعْنِيْ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمُ
الْمُجَازٰى حَتّٰى يُنَجّٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ
اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ
مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِّمَّنْ اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
اَنْ يَّرْحَمَهٗ مِمَّنْ يَّقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ فِي
النَّارِ يَعْرِفُوْنَهُمْ بِاَثَرِ السُّجُوْدِ تَاْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ
اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ
السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا فَيُصَبُّ
عَلَيْهِمْ مَآءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ

دیکھنے میں کوئی دُشواری ہوتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا تو پھر تم اسی طرح اپنے ربّ کا دیدار کرو گے۔ اللہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کر کے فرمائیں گے جو جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے۔ جو سورج کی عبادت کرتا تھا وہ اسی کے ساتھ ہو جائے اور جو چاند کو پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے اور جو بتوں اور شیطانوں کی عبادت کرتا تھا وہ انہی کے ساتھ ہو جائے اور اس میں اس اُمت کے منافق بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ایسی صورتوں میں ان کے سامنے آئے گا کہ جن صورتوں میں وہ اسے نہیں پہچانتے ہوں گے۔ پھر وہ کہیں گے کہ ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں جب تک ہمارا ربّ نہ آئے ہم اس جگہ ٹھہرتے ہیں۔ پھر جب ہمارا ربّ آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں آئیں گے جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور کہیں گے کہ میں تمہارا ربّ ہوں۔ وہ جواب دیں گے بے شک تو ہمارا ربّ ہے پھر سب اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور جہنم کی پشت پر پل صراط قائم کیا جائے گا اور میرے اُمتی سب سے پہلے اس پل صراط سے گزریں گے۔ رسولوں کے علاوہ اس دن کسی کو بات کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور رسولوں کی بات بھی اس دن اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ ''اے اللہ سلامتی رکھ'' ہوگی اور جہنم میں سعدان خار دار جھاڑی کی طرح اس میں کانٹے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان کانٹوں کو کوئی نہیں جانتا کہ کتنے بڑے ہوں گے۔ لوگ اپنے اپنے اعمال میں جھکے ہوئے ہوں گے اور بعض مؤمن اپنے (نیک) اعمال کی وجہ سے بچ جائیں گے اور بعضوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور بعض پل صراط سے گزر کر نجات پا جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائیں گے اور اپنی رحمت سے دوزخ والوں میں سے جسے چاہیں گے فرشتوں کو حکم دیں گے کہ ان کو دوزخ سے نکال دیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اور ان میں سے جس پر اللہ اپنا رحم

حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَ يَبْقٰى رَجُلٌ مُّقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّارِ وَ هُوَ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِىَ عَنِ النَّارِ فَاِنَّهٗ قَدْ قَشَبَنِىْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِىْ ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُوْ اللّٰهَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْعُوَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهٗ وَيُعْطِىْ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عُهُوْدٍ وَّ مَوَاثِيْقَ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰهَا سَكَتَ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَىْ رَبِّ قَدِّمْنِىْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَ مَوَاثِيْقَكَ لَا تَسْئَلُنِىْ غَيْرَ الَّذِىْ اَعْطَيْتُكَ وَ يْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ يَدْعُو اللّٰهَ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهٗ فَهَلْ عَسَيْتَ اِنْ اَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَ عِزَّتِكَ فَيُعْطِىْ رَبَّهٗ مَاشَآءَ اللّٰهُ مِنْ عُهُوْدٍ وَّمَوَاثِيْقَ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا قَامَ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اَدْخِلْنِى الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ عُهُوْدَكَ وَ مَوَاثِيْقَكَ اَنْ لَا تَسْاَلَ غَيْرَ مَا اُعْطِيْتَ وَ يْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَآ اَغْدَرَكَ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ لَا اَكُوْنَنَّ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْهُ فَاِذَا ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِذَادَخَلَهَا قَالَ اللّٰهُ لَهٗ تَمَنَّهٗ فَيَسْاَلُ رَبَّهٗ وَ يَتَمَنّٰى حَتّٰى اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيُذَكِّرُهٗ مِنْ كَذَا وَ كَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِىُّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ذٰلِكَ لَكَ وَ مِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ وَ

فرمائیں اور جولا الٰہ الا اللہ کہتا ہوگا فرشتے ایسے لوگوں کو پہچان لیں گے اور ایسوں کو بھی پہچان لیں گے کہ انکے (چہروں) پر سجدوں کے نشان ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدہ کے نشان کو کھائے پھر ان لوگوں کو جلے ہوئے جسم کے ساتھ نکالا جائے گا پھر اُن پر آبِ حیات بہایا جائے گا جس کی وجہ سے یہ لوگ اس طرح تر و تازہ ہو کر اُٹھیں گے کہ جیسے کیچڑ میں پڑا ہوا دانہ اُگ پڑتا ہے۔ پھر اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہوگا تو ایک شخص رہ جائے گا کہ جس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہوگا اور وہ جنت والوں میں سے آخری ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔ وہ اللہ سے عرض کرے گا اے میرے پروردگار میرا چہرہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے اس کی بدبو سے مجھے تکلیف ہوتی ہے اور اس کی تپش مجھے جلا رہی ہے۔ پھر جب تک اللہ چاہیں گے وہ دُعا کرتا رہے گا پھر اللہ اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمائیں گے کہ اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو پھر تو اور کوئی سوال تو نہیں کرے گا وہ کہے گا کہ میں اس کے علاوہ کوئی سوال آپ سے نہیں کروں گا۔ پھر پروردگار اس سے اس کے وعدہ کی پختگی پر اپنی منشا کے مطابق عہد و پیمان لیں گے۔ پھر اللہ اس کے چہرے کو دوزخ سے پھیر دیں گے (اور جنت کی طرف کر دیں گے) اور جب وہ جنت کو اپنے سامنے دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہیں گے تو وہ خاموش رہے گا پھر کہے گا اے میرے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے تو اللہ اس سے کہیں گے کہ کیا تو نے مجھے عہد و پیمان نہیں دیا تھا کہ میں اس کے علاوہ اور کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔ افسوس ابن آدم تو بڑا وعدہ شکن ہے۔ وہ پھر عرض کرے گا: اے پروردگار وہ اللہ سے مانگتا رہے گا یہاں تک کہ پروردگار فرمائیں گے کیا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو پھر اور تو کچھ نہیں مانگے گا؟ وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم۔ اللہ تعالیٰ اس سے جو چاہیں گے نئے وعدہ کی پختگی کے مطابق عہد و پیمان لیں گے اور اس کو جنت کے دروازے پر کھڑا کر دیں گے۔

اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِهٖ شَيْئًا حَتّٰى اِذَا حَدَّثَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ ذٰلِكَ لَكَ وَ مِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّ عَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ مَعَهٗ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا حَفِظْتُ اِلَّا قَوْلَهٗ ذٰلِكَ لَكَ وَ مِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَشْهَدُ اَنِّيْ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ ذٰلِكَ لَكَ وَ عَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اٰخِرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ۔

جب وہاں کھڑا ہوگا تو ساری جنت آگے نظر آئے گی جو بھی اس میں نفیس اور خوشیاں ہیں سب اُسے نظر آئیں گی پھر جب تک اللہ چاہیں گے خاموش رہے گا پھر کہے گا اے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کردے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ کیا تو نے مجھ سے یہ عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اس کے بعد اور کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔ افسوس ابن آدم تو کتنا دھوکے باز ہے۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار! میں ہی تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت۔ وہ اسی طرح اللہ سے مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کو ہنسی آجائے گی تو فرمائیں گے۔ جنت میں داخل ہو جا اور جب اللہ اسے جنت میں داخل فرما دیں گے تو اللہ اس سے فرمائیں گے کہ اپنی تمنائیں اور آرزوئیں ظاہر کر۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت کی نعمتوں کی طرف متوجہ فرمائیں گے اور یاد دلائیں گے فلاں چیز مانگ' فلاں چیز مانگ' جب اس کی ساری آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ اس سے فرمائیں گے کہ یہ نعمتیں بھی لے لو اور ان جیسی اور نعمتیں بھی لے لو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مطابق بیان کیا صرف اس بات میں اختلاف ہوا کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا کہ ہم نے یہ چیزیں دیں اور اس جیسی اور بھی دیں تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دس گنا زائد دیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے تو یہی یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا ہے کہ ہم یہ سب چیزیں دیں اور اس جیسی اور دیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے یہ سب دیں اور اس سے دس گنا اور زیادہ دیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ آدمی ہے جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔

(۴۵۲)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ۔

(۴۵۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ پھر اس کے بعد وہی حدیث ہے جو گزر چکی ہے۔

(۴۵۳)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ

(۴۵۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سب سے کم درجہ کا وہ جنتی ہوگا جس سے اللہ فرمائے گا کہ تم تمنا کرو' وہ تمنا کرے گا پھر اللہ اس سے فرمائیں گے کیا تو نے تمنا کر لی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں! پھر اللہ اُس سے

لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ.

(۴۵۴)وَ حَدَّثَنِیْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ هَلْ تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَّهَلْ تُضَارُّوْنَ فِی رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَّيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا كَمَا تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ اُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰی اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ وَ غُبَّرِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَی الْيَهُوْدُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرًا ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ مَّا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُوْنَ قَالُوْا عَطِشْنَا يَارَبِّ فَاسْقِنَا فَيُشَارُ اِلَيْهِمْ اَلَا تَرِدُوْنَ فَيُحْشَرُوْنَ اِلَی النَّارِ كَاَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ ثُمَّ يُدْعَی النَّصَارٰی فَيُقَالُ لَهُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَّلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَّاذَا تَبْغُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُشَارُ اِلَيْهِمْ اَلَا تَرِدُوْنَ فَيُحْشَرُوْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ كَاَنَّهَا سَرَابٌ يَّحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ

فرمائیں گے کہ تیرے لیے ہے وہ جو تو نے تمنا کی اور اس جتنا اور بھی لے لو۔

(۴۵۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا قیامت کے دن ہم اپنے ربّ کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! آپ نے فرمایا کیا تمہیں جب سورج نصف النہار پر ہو اس کے ساتھ بادل بھی نہ ہوں' اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دُشواری ہوتی ہے؟ اور جب چودھویں کے چاند کی رات آسمان پر چاند جلوہ آرا ہو اور بادل بھی نہ ہوں تو کیا چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دُشواری ہوتی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں اے اللہ کے رسول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس جس کیفیت کے ساتھ تم دنیا میں سورج یا چاند کو دیکھتے ہو اسی کیفیت کے ساتھ تم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر گروہ اس کی پیروی کرے جس کی پیروی وہ دنیا میں کرتا تھا۔ اس اعلان کے بعد جتنے لوگ بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سوا بتوں وغیرہ کو پوجتے تھے سب جہنم میں جا گریں گے اور صرف وہ لوگ باقی بچ جائیں گے جو لوگ صرف اللہ ہی کی عبادت کرتے تھے چاہے وہ نیک ہوں یا بُرے اور کچھ لوگ اہلِ کتاب میں سے بھی باقی بچ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے چاہے وہ نیک ہوں یا بُرے پھر یہودیوں کو بلا کر ان سے پوچھا جائے گا کہ تم دنیا میں کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم دنیا میں اللہ کے بیٹے حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو اللہ کی نہ تو کوئی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی بیٹا۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی پلا دیں۔ پھر انہیں اشارے سے کہا جائے گا کہ تم پانی کی طرف کیوں نہیں جاتے پھر انہیں دوزخ کی طرف دھکیلا جائے گا وہ جہنم سراب (پانی کی جگہ) کی طرح دکھائی دے گی

حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ
اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْ اَدْنٰى صُوْرَةٍ مِّنَ الَّتِيْ رَاَوْهُ
فِيْهَا قَالَ فَمَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ تَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ
قَالُوْا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ
وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْكَ لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى اِنَّ
بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ اَنْ يَّنْقَلِبَ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهٗ اٰيَةٌ
فَتَعْرِفُوْنَهٗ بِهَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا
يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا
اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً
وَّ رِيَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَّاحِدَةً كُلَّمَا اَرَادَ
اَنْ يَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَقَدْ
تَحَوَّلَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ رَاَوْهُ فِيْهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ اَنَا
رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى
جَهَنَّمَ وَ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ
قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْجِسْرُ قَالَ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ فِيْهَا
خَطَاطِيْفُ وَ كَلَالِيْبُ وَ حَسَكٌ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ فِيْهَا
شُوَيْكَةٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ
الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ
الْخَيْلِ وَ الرِّكَابِ فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ وَّ مَخْدُوْشٌ مُّرْسَلٌ وَّ
مَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ
مِنَ النَّارِ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ
مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ فِي الْاِسْتِيْفَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَ يُصَلُّوْنَ وَ
يَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ
صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا قَدْ

پھر وہ جہنم میں جا پڑیں گے پھر نصاریٰ (عیسائیوں) کو بلایا جائے گا
اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم دنیا میں کس کی عبادت کرتے تھے وہ
کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی عبادت کرتے
تھے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو اللہ تعالیٰ کی نہ تو
کوئی بیوی ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ پھر ان سے کہا جائے گا اب
تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم بہت پیاسے ہیں ہمیں پانی پلا
دے۔ اُن سے اشارے سے کہا جائے گا تم پانی کی طرف کیوں نہیں
جاتے۔ پھر انہیں دوزخ کی طرف دھکیلا جائے گا وہ دوزخ انہیں
سراب کی طرح دکھائی دے گا۔ پھر وہ دوزخ میں جا گریں گے۔
یہاں تک کہ صرف وہ لوگ بچ جائیں گے جو دنیا میں صرف اللہ کی
عبادت کرتے تھے چاہے وہ نیک ہوں یا بُرے۔ پھر ان کے پاس
اللہ تعالیٰ ایک ایسی عورت بھیجیں گے جس عورت کو وہ دنیا میں کسی نہ
کسی وجہ سے پہچانتے ہوں گے (دنیا میں ان کو دیکھا ہوگا بحیثیت
مخلوق کے نہ کہ معبود کے) پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اب تم کس
چیز کا انتظار کرتے ہو؟ ہر گروہ اپنے معبود (دنیا میں جس جس کی
عبادت یا جس جس کی پیروی کرتے تھے) کے ساتھ چلا گیا ہے۔ وہ
عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہم دنیا میں ان لوگوں سے
علیحدہ رہے حالانکہ ہم ان کے سب سے زیادہ محتاج تھے اور ہم ان
لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہے اس عورت سے آواز آئے گی کہ میں
تمہارا ربّ ہوں وہ کہیں گے کہ ہم تم سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔
ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ وہ دو یا تین مرتبہ کہیں گے
یہاں تک کہ ان کے دل ڈگمگانے لگیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں
گے کیا تمہارے پاس کوئی ایسی نشانی ہے جس سے اپنے اللہ کو پہچان
لو؟ وہ کہیں گے ہاں! پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی منکشف فرمائیں گے۔
اس منظر کو دیکھ کر جو آدمی بھی دنیا میں صرف اللہ کے خوف اور اس کی
رضا کیلئے سجدہ کرتا تھا اسے سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور
جو آدمی کسی دنیوی خوف یا دکھلاوے کے لیے دنیا میں سجدہ کرتا تھا

اَخَذَتِ النَّارُ اِلٰی نِصْفِ سَاقَیْهِ وَاِلٰی رُكْبَتَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَابَقِیَ فِیْهَآ اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِیْنَارٍ مِّنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِیْهَآ اَحَدًا مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ ثُمَّ یَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِیْنَارٍ مِّنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِیْهَا مِمَّنْ اَمَرْتَنَا اَحَدًا ثُمَّ یَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَیْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَیُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِیْهَا خَیْرًا وَّكَانَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اِنْ لَّمْ تُصَدِّقُوْنِیْ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَّ اِنْ تَكُ حَسَنَةً یُّضٰعِفْهَا وَ یُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾ [النساء: ٤٠] فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ شَفَعَ النَّبِیُّوْنَ وَ شَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّآ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَیَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَیُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ یَعْمَلُوْا خَیْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقِیْهِمْ فِیْ نَهَرٍ فِیْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ یُقَالُ لَهٗ نَهَرُ الْحَیَاةِ فَیَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَا تَرَوْنَهَا تَكُوْنُ اِلَی الْحَجَرِ اَوْ اِلَی الشَّجَرِ مَا یَكُوْنُ اِلَی الشَّمْسِ اُصَیْفِرُ وَاُخَیْضِرُ وَمَا یَكُوْنُ مِنْهَا اِلَی الظِّلِّ یَكُوْنُ اَبْیَضَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّكَ كُنْتَ تَرْعٰی بِالْبَادِیَةِ قَالَ فَیَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِیْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ یَعْرِفُهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰٓؤُلَآءِ عُتَقَآءُ اللّٰهِ الَّذِیْنَ اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَیْرٍ قَدَّمُوْهُ ثُمَّ یَقُوْلُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَاَیْتُمُوْهُ فَهُوَ لَكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

اسے سجدہ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس کی پشت ایک تختہ کی طرح ہو جائے گی اور جب بھی وہ سجدہ کرنا چاہے گا اپنی پشت کے بل گر جائے گا پھر مسلمان اپنا سر (سجدہ) سے اُٹھائیں گے اور اللہ اس صورت میں ہوں گے جس صورت میں انہوں نے پہلی مرتبہ اسے پہلے دیکھا ہوگا۔ اللہ فرمائیں گے: میں تمہارا ربّ ہوں۔ مسلمان کہیں گے کہ تو ہمارا ربّ ہے۔ پھر جہنم پر پل صراط بچھایا جائے گا اور شفاعت کی اجازت دی جائے گی اس وقت سب کہیں گے: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ. اے اللہ! سلامتی فرما۔ اے اللہ! سلامتی فرما۔ آپ سے پوچھا گیا کہ وہ پل کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ایک ایسی چیز جس میں پھسلن ہوگی اور اس میں دانے دار کانٹے ہوں گے وہ لوہے کے کانٹے ہوں گے۔ وہ لوہے کے کانٹے سعدان جھاڑی کے کانٹوں کی طرح ہوں گے بعض مسلمان اس پل سے پلک جھپکنے میں گزر جائیں گے، بعض بجلی کی طرح، بعض آندھی کی طرح، بعض پرندوں کی طرح، بعض تیز رفتار اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کی طرح اور بعض اونٹوں کی طرح یہ سب صحیح سلامت پل صراط سے گزر جائیں گے اور بعض مسلمان کانٹوں سے اُلجھتے ہوئے وہاں سے گزریں گے اور بعض کانٹوں سے زخمی ہو کر دوزخ میں گر پڑیں گے اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو مؤمن نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے وہ اپنے ان مسلم بھائیوں کو جو دوزخ میں گرے پڑے ہوں گے ان کو چھڑانے کے لیے اللہ تعالیٰ سے اس طرح جھگڑیں گے جس طرح کہ کوئی اپنا حق مانگنے کے لیے بھی نہیں جھگڑتا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے ہمارے ربّ! یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے۔ ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے۔ ہمارے ساتھ حج کرتے تھے۔ اُن سے کہا جائے گا جن کو تم پہچانتے ہو ان کو دوزخ سے نکال لو۔ ان لوگوں پر دوزخ حرام کر دی جائے گی۔ پھر جنتی مسلمان بہت سی تعداد میں ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے جن میں سے بعض

اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبَّنَا اَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ هٰذَا فَيَقُوْلُ رِضَائِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

کی آدھی پنڈلیوں کو اور بعض کو گھٹنوں تک دوزخ کی آگ نے جلا ڈالا ہوگا پھر جنتی لوگ کہیں گے اے اللہ اب ان لوگوں میں سے کوئی باقی نہیں بچا جن کو دوزخ سے نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی کوئی بھلائی ہے اُسے بھی دوزخ سے نکال لاؤ۔ پھر جنتی لوگ بہت سی تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے۔ پھر اللہ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے اللہ جن لوگوں کو تو نے ہمیں دوزخ سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا۔ پھر اللہ فرمائیں گے جاؤ جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر بھی اگر کوئی بھلائی ہے اُسے بھی دوزخ سے نکال لاؤ۔ جنتی لوگ پھر جائیں گے اور بہت سی تعداد میں لوگوں کو دوزخ سے نکال لائیں گے اور پھر اللہ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہمیں دوزخ سے نکالنے کا حکم دیا تھا ہم نے ان میں کسی کو نہیں چھوڑا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جس کے دل میں تم ایک ذرہ کے برابر بھی کوئی بھلائی پاؤ اسے بھی دوخ سے نکال لاؤ۔ جنتی لوگ پھر جائیں گے اور دوزخ سے بہت بڑی تعداد میں اللہ کی مخلوق کو نکال لائیں گے پھر اللہ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے اللہ اب دوزخ میں بھلائی کا ایک ذرّہ بھی نہیں ہے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم مجھے اس حدیث میں سچا نہ سمجھو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا﴾ ''اللہ تعالیٰ ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں فرمائیں گے اور جو نیکی ہوگی اسے دوگنا فرمائیں گے اور اپنے پاس سے بہت سا ثواب عطا فرمائیں گے۔'' اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے فرشتوں نے شفاعت کر دی۔ انبیاء علیہم السلام نے شفاعت فرما دی۔ مؤمنوں نے شفاعت کر دی اور الرحم الراحمین (اللہ تعالیٰ) کے علاوہ کوئی ذات بھی باقی نہ رہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر آدمیوں کو جہنم سے نکالیں گے۔ یہ وہ آدمی ہوں گے جنہوں نے کوئی بھلائی نہیں کی ہوگی اور یہ لوگ جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ایک نہر میں ڈالیں گے جو جنت کے دروازوں پر ہوگی جس کا نام نہر الحیاۃ ہے۔ اس میں اتنی جلدی تر و تازہ ہوں گے جس طرح کہ دانہ پانی کے بہاؤ میں کوڑے کچرے کی جگہ اُگ آتا ہے تم دیکھتے ہو کبھی وہ دانہ پتھر کے پاس ہوتا ہے اور کبھی درخت کے پاس اور جو سورج کے رُخ پر ہوتا ہے وہ زرد یا سبز اُگتا ہے اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ تو ایسے بیان فرما رہے ہیں گویا کہ آپ جنگل میں جانوروں کو چراتے رہے ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: وہ لوگ اس نہر سے موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے نکلتے ہوں گے اور ان کی گردنوں میں سونے کے پٹے پڑے ہوئے ہوں گے جن کی وجہ سے جنت والے ان کو پہچان لیں گے اور ان کے بارے میں کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی عمل کے دوزخ سے آزاد فرمایا ہوگا اور پھر اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائیں گے جنت میں داخل ہو جاؤ اور تم جس چیز کو بھی دیکھو گے وہ چیز تمہاری ہو جائے گی۔ وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو جہاں والوں میں سے کسی کو بھی عطا نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارے لیے میرے پاس اس سے افضل چیز ہے۔ وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار وہ کونسی چیز ہے؟ جو اس سے بھی افضل ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے وہ افضل چیز ہے میری رضا۔ اب آج کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

(۴۵۵) قَالَ مُسْلِمٌ قَرَأْتُ عَلٰى عِيْسَى بْنِ حَمَّادٍ زُغْبَةَ

(۴۵۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم

الْمِصْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي الشَّفَاعَةِ وَ قُلْتُ لَهٗ أُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْكَ اَنَّكَ سَمِعْتَ مِنَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِعِيْسَى بْنِ حَمَّادٍ اَخْبَرَكُمُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَرٰى رَبَّنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ اِذَا كَانَ يَوْمٌ صَحْوٌ قُلْنَا لَا وَسُقْتُ الْحَدِيْثَ حَتّٰى انْقَضٰى اٰخِرُهٗ وَهُوَ نَحْوُ حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَ زَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا قَدَمٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَّارَاَيْتُمْ وَ مِثْلُهٗ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْجِسْرَ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَةِ وَاَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ وَمَا بَعْدَهٗ فَاَقَرَّ بِهٖ عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ۔

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے ربّ کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دن صاف ہو تو کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی دُشواری آتی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں اور باقی حدیث اسی طرح ہے لیکن اس حدیث میں یہ زائد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دے گا جنہوں نے کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا تو ان سے اللہ فرمائے گا کہ جنت میں جو کچھ تم نے دیکھا وہ بھی لے لو اور اس جیسا اتنا اور بھی لے لو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ تک (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ حدیث پہنچی ہے کہ پل صراط بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا اور لیث کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو تمام جہان والوں کو نہیں دیا۔

(۴۵۶) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ بِاَسْنَادِهِمَا نَحْوَ حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَقَدْ زَادَ وَنَقَصَ شَيْئًا۔

(۴۵۶) ایک دوسری سند کے ساتھ کچھ کمی بیشی کے ساتھ اسی طرح کی ایک روایت نقل کی گئی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی احادیث میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندوں کو آخرت میں اپنے دیدار کا شرف بخشیں گے۔ اہلسنّت والجماعت کا یہ اجماعی اور مسلّمہ مسئلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندوں کو اپنا دیدار نصیب فرمائیں گے اور کافر محروم رہیں گے۔ دیدار کس طرح ہوگا' اس کی کیفیت کیا ہوگی؟ اس سلسلہ میں اسی مذکورہ باب کی احادیث کا مطالعہ فرمائیں۔

۸۲: باب اِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ وَاِخْرَاجِ الْمُوَحِّدِيْنَ مِنَ النَّارِ

باب: شفاعت کے ثبوت اور موحدوں کو دوزخ سے نکالنے کے بیان میں

(۴۵۷) وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

(۴۵۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جسے چاہیں گے جنت میں داخل فرمائیں گے اور

الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ بِرَحْمَتِهٖ وَ يُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ انْظُرُوْا مَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا حُمَمًا قَدِامْتُحِشُوْا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ اَوِ الْحَيَآءِ فَيَنْبُتُوْنَ فِيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ اِلٰى جَانِبِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِيَةً۔

دوزخ والوں کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ وہ لوگ کوئلہ کی طرح جلے ہوئے ہوں گے پھر انہیں نہر الحیٰوۃ یا حیاء (راوی کو شک ہے) میں ڈالا جائے گا۔ وہ اس میں اس طرح اُگیں گے جس طرح دانہ پانی کے بہاؤ والی مٹی میں سے زردی مائل ہو کر اُگ پڑتا ہے۔

(۴۵۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ح وَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ كِلَا هُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرٍ يُّقَالُ لَهُ الْحَيٰوةُ وَلَمْ يَشُكَّا فِيْ حَدِيْثِ خَالِدٍ كَمَا تَنْبُتُ الْغُثَآءَ ةُ فِيْ جَانِبِ السَّيْلِ وَ فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِئَةٍ اَوْ حَمِيْلَةِ السَّيْلِ۔

(۴۵۸) حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس میں دانہ کی بجائے کوڑا کرکٹ کے اُگنے کا ذکر ہے۔

(۴۵۹)وَ حَدَّثَنِيْ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَهْلُ النَّارِ الَّذِيْنَ هُمْ اَهْلُهَا فَاِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلٰكِنْ نَّاسٌ مِّنْكُمْ اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ اَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَاَمَاتَهُمُ اللّٰهُ اِمَاتَةً حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيْئَ بِهِمْ ضَبَآئِرَ ضَبَآئِرَ فَبُثُّوْا عَلٰى اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ اَفِيْضُوْا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُوْنُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ بِالْبَادِيَةِ۔

(۴۵۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ جو دوزخ والے ہیں (کافر) وہ اس میں نہ تو مریں گے اور نہ زندہ رہیں گے لیکن کچھ لوگ جو اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے آگ انہیں جلا کر کوئلہ بنا دے گی اس کے بعد شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو یہ لوگ گروہ در گروہ لائے جائیں گے پھر انہیں جنت کی نہروں میں ڈالا جائے گا پھر جنت والوں سے کہا جائے گا کہ اے جنت والوان پر پانی ڈالو جس سے وہ تروتازہ ہو کر اُٹھ کھڑے ہوں گے جس طرح پانی کے بہاؤ سے آنے والی مٹی میں سے دانہ سرسبز و شاداب ہو کر نکل آتا ہے۔ (یہ سن کر) صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دیہات میں رہے ہوں۔ (مطلب یہ کہ آپ دانہ اُگنے کی جو اتنی درست تمثیل دے رہے ہیں۔)

(۴۶۰)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ بِمِثْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

(۴۶۰) ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے اس میں دانہ اُگنے تک کا ذکر ہے اس کے بعد کا ذکر نہیں۔

۸۳: باب اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا

(۴۶۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ کِلَیْهِمَا عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبِیْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ وَجَدْتُّهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَیَاْتِیْهَا فَیُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهَا مَلْاٰی فَیَرْجِعُ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَکَ مِثْلَ الدُّنْیَا وَ عَشَرَةَ اَمْثَالِهَا اَوْ اِنَّ لَکَ عَشَرَةَ اَمْثَالِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَقُوْلُ اَتَسْخَرُبِیْ اَوْ تَضْحَکُ بِیْ وَاَنْتَ الْمَلِکُ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ فَکَانَ یُقَالُ ذَاکَ اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً۔

(۴۶۲) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ کُرَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبِیْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنَ النَّارِ رَجُلٌ یَّخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَیُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَیَذْهَبُ فَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَیَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَیُقَالُ لَهٗ اَتَذْکُرُ الزَّمَانَ الَّذِیْ کُنْتَ فِیْهِ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَهٗ

باب: دوزخیوں میں سے سب سے آخر میں دوزخ سے نکلنے والے کے بیان میں

(۴۶۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ سب سے آخر میں دوزخ میں سے کون نکلے گا اور جنت والوں میں سے سب سے آخر میں کون جنت میں داخل ہوگا۔ وہ ایک آدمی ہوگا جو سرینوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا۔ اللہ اس سے فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جنت کے قریب آئے گا تو اسے افسوس ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس لوٹ آئے گا اور اللہ سے کہے گا اے میرے ربّ جنت تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ پھر فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ پھر آئے گا اس کے خیال میں یہ بات ڈال دی جائے گی کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹ آئے گا اور کہے گا اے میرے ربّ جنت تو بھری ہوئی ہے تو اللہ اس سے فرمائیں گے جا جنت میں چلا جا' تیرے لیے دنیا اور دس گنا دنیا کے برابر ہے۔ تو وہ کہے گا کہ آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں یا ہنس رہے ہیں اور آپ تو بادشاہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے اگلے دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا کہ پھر اس سے کہا جائے گا کہ یہ جنت والوں کیلئے سب سے کم تر درجہ ہے۔

(۴۶۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس آدمی کو پہچانتا ہوں جو دوزخ والوں میں سے سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا۔ ایک آدمی جو سرین کے بل گھسٹتا ہوا دوزخ سے نکلے گا اللہ اس سے فرمائیں گے کہ جنت میں چلا جا' وہ جائے گا پھر جنت میں داخل ہوگا تو دیکھے گا کہ سب جگہوں پر جنتی ہیں۔ اس سے کہا جائے گا کہ کیا تجھے وہ زمانہ یاد ہے جس میں تو تھا؟ (دوزخ میں) وہ کہے گا جی ہاں! یاد ہے۔ تو پھر اس سے کہا جائے گا کہ اپنی تمنا کرو اور وہ تمنا کرے گا تو اللہ اُس سے

تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهٗ لَكَ الَّذِىْ تَمَنَّيْتَ وَ عَشَرَةُ اَضْعَافِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُ بِىْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

فرمائیں گے کہ جس قدر تو نے تمنا کی وہ بھی تیرے لیے اور اس سے دس گنا دنیا کے برابر بھی۔ وہ کہے گا کہ کیا آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں اور آپ تو بادشاہوں کے بادشاہ ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

(۴۶۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِىْ مَرَّةً وَّيَكْبُوْ مَرَّةً وَّ تَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا مَاجَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِىْ نَجَّانِىْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِىَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اَدْنِنِىْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّىْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِىْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ وَ يُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَ رَبُّهٗ تَعَالٰى يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَالَا صَبْرَلَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَ يَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِىَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اَدْنِنِىْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَ شْرَبَ مِنْ مَّائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِىْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِىْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّىْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْاَلُنِىْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَ رَبُّهٗ تَعَالٰى يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَالَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَ يَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِىَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اَدْنِنِىْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَسْتَظِلَّ

(۴۶۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ گرتا پڑتا اور گھسٹتا ہوا دوزخ سے اس حال میں نکلے گا کہ دوزخ کی آگ اسے جلا رہی ہوگی۔ پھر جب دوزخ سے نکل جائے گا تو پھر دوزخ کی طرف پلٹ کر دیکھے گا اور دوزخ سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطا فرمائی ہے کہ اوّلین و آخرین میں سے کسی کو بھی وہ نعمت عطا نہیں فرمائی ہوگی۔ پھر اس کیلئے ایک درخت بلند کیا جائے گا۔ وہ آدمی کہے گا کہ اے میرے پروردگار مجھے اس درخت کے قریب کر دیجئے تاکہ میں اس کے سایہ کو حاصل کر سکوں اور (اس کے پھلوں سے) پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے ابن آدم اگر میں تجھے یہ دے دوں تو پھر اس کے علاوہ اور کچھ تو نہیں مانگے گا۔ وہ عرض کرے گا نہیں اے میرے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ اس سے اس کے علاوہ اور نہ مانگنے کا معاہدہ فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول فرمائیں گے کیونکہ وہ جنت کی ایسی ایسی نعمتیں دیکھ چکا ہوگا کہ جس پر اسے صبر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دیں گے وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور اس کے پھلوں کے پانی سے اپنی پیاس بجھائے گا پھر اس کے لیے ایک اور درخت ظاہر کیا جائے گا جو پہلے درخت سے کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا وہ آدمی عرض کرے گا اے میرے پروردگار مجھے اس درخت کے قریب فرما دیجئے تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں اور اس کا پانی پیوں اور اس کے بعد میں اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ اللہ فرمائیں

بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّآئِهَا لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِىْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِىْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهٖ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا وَ رَبُّهٗ تَعَالٰى يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَالَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِىْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَ مِثْلَهَا مَعَهَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّى وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَلَا تَسْئَلُوْنِىْ مِمَّ اَضْحَكُ قَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّىْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّىْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّىْ عَلٰى مَا اَشَآءُ قَادِرٌ۔

گے اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اور کوئی سوال نہیں کرے گا اور اب اگر تجھے اس درخت کے قریب پہنچا دیا تو پھر تو اور سوال کرے گا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے اس بات کا وعدہ لیں گے کہ وہ اور کوئی سوال نہیں کرے گا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ معذور ہوگا کیونکہ وہ ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا کہ جس پر وہ صبر نہ کر سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو درخت کے قریب کر دیں گے وہ اس کے سایہ میں آرام کرے گا اور اس کا پانی پیئے گا پھر اسے جنت کے دروازے پر ایک درخت دکھایا جائے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہوگا۔ وہ آدمی کہے گا اے میرے ربّ مجھے اس درخت کے قریب فرما دیجئے تا کہ میں اس کے سایہ میں آرام کروں اور پھر اس کا پانی پیوں اور اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس آدمی سے فرمائیں گے اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے بعد اور کوئی سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا۔ ہاں! اے میرے پروردگار اب میں اس کے بعد اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ اللہ اسے معذور سمجھیں گے کیونکہ وہ جنت کی ایسی ایسی نعمتیں دیکھے گا کہ جس پر وہ صبر نہیں کر سکے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دیں گے جب وہ اس درخت کے قریب پہنچے گا تو جنت والوں کی آوازیں سنے گا تو وہ پھر عرض کرے گا اے میرے ربّ! مجھے اس میں داخل کر دے تو اللہ فرمائیں گے اے ابن آدم تیرے سوال کو کون سی چیز روک سکتی ہے کیا تو اس پر راضی ہے کہ تجھے دنیا اور دنیا کے برابر دے دیا جائے؟ وہ کہے گا اے ربّ! اے ربّ العالمین تو مجھ سے مذاق کرتا ہے۔ یہ حدیث بیان کر کے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور لوگوں سے فرمایا کہ تم مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا؟ لوگوں نے کہا کہ آپ کس وجہ سے ہنسے؟ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ہنسے تھے۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ آپ کس وجہ سے ہنسے تھے؟ فرمایا: اللہ رب العالمین کے ہنسنے کی وجہ سے۔ جب وہ آدمی کہے گا کہ آپ ربّ العالمین ہونے کے باوجود مجھ سے مذاق فرما رہے ہیں تو اللہ فرمائیں گے کہ میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا مگر جو چاہوں کرنے پر قادر رہوں۔

۸۴: باب اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيْهَا

باب: سب سے ادنیٰ درجہ کے جنتی کا بیان

(۴۶۴) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِىْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ

(۴۶۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت والوں میں سے سب سے کم درجے کا وہ آدمی جنتی ہوگا جس کا چہرہ اللہ جہنم سے پھیر کر جنت کی طرف فرما

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً رَجُلٌ صَرَفَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ وَ مَثَّلَ لَهٗ شَجَرَةٌ ذَاتُ ظِلٍّ فَقَالَ اَیْ رَبِّ قَدِّمْنِیْ اِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اَكُوْنُ فِیْ ظِلِّهَا وَ سَاقَ الْحَدِيْثِ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِیْ مِنْكَ اِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَ زَادَ فِيْهِ وَ يُذَكِّرُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سَلْ كَذَا وَ كَذَا فَاِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِیُّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هُوَ لَكَ وَ عَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَاكَ لَنَا وَ اَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا اُعْطِیَ اَحَدٌ مِّثْلَ مَا اُعْطِيْتُ۔

دیں گے اور اس کے لیے ایک سایہ دار درخت بنا دیں گے۔ وہ آدمی کہے گا اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب فرما دیجئے تا کہ میں اس کے سایہ میں رہوں۔ باقی حدیث اسی طرح ہے جو گزر چکی لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ اے ابن آدم! تیری آرزوؤں کو کیا چیز ختم کر سکتی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ اللہ اس سے فرمائیں گے کہ فلاں فلاں چیز کے بارے میں سوال کر پھر جب اس کی ساری آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ بھی تیرے لیے اور اس سے دس گنا زائد بھی تیرے لیے ہے۔ پھر اللہ اسے اس کے گھر میں داخل فرما دیں گے اور خوبصورت آنکھوں والی دو حوریں اس کی زوجیت میں داخل ہو کر اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی کہ اس اللہ کا شکر ہے جس نے تجھے ہمارے لیے زندہ کیا اور ہمیں تیرے لیے زندہ کیا۔ وہ آدمی کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا عطا فرمایا ہے کہ کسی کو بھی اتنا نہیں عطا فرمایا۔

(۴۶۵) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ وَابْنِ اَبْجَرَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رِوَايَةً اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ وَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعَا الشَّعْبِیَّ يُخْبِرُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُهٗ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ وَابْنُ اَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ رَفَعَهٗ اَحَدُ هُمَا اُرَاهُ ابْنَ اَبْجَرَ قَالَ سَاَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهٗ مَا اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً قَالَ هُوَ رَجُلٌ يَّجِیْءُ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهٗ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ

(۴۶۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ منبر پر (تشریف رکھے) فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنے ربّ سے پوچھا کہ جنت والوں میں سے سب سے کم درجہ کا کونسا آدمی ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ ایک آدمی ہوگا جو سارے جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد جنت میں داخل ہوگا۔ اس آدمی سے کہا جائے گا جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ آدمی عرض کرے گا اے میرے ربّ میں کیسے جاؤں وہاں تو سب لوگوں نے اپنے اپنے مراتب اپنی اپنی جگہوں کو متعین کر لیا ہے۔ (یعنی جنت کے تمام محلات پر سب جنتیوں نے قبضہ کر لیا ہے) تو پھر اس آدمی سے اللہ فرمائیں گے کہ کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تجھے اتنا ملک دیا جائے جتنا دنیا کے بادشاہ کے پاس تھا؟ وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں راضی ہوں۔ پروردگار اس سے فرمائیں گے جاؤ اتنا ملک ہم نے تجھے دے دیا اور اتنا ہی اور۔ اور اتنا ہی اور۔ اور اتنا ہی اور۔ اور اتنا ہی اور۔ اور اتنا ہی اور۔ اور

نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ فَيُقَالُ لَهُ اَتَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِّنْ مُّلُوْكِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ لَكَ ذٰلِكَ وَ مِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ وَ مِثْلُهُ فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ رَضِيْتُ رَبِّ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكَ وَ عَشَرَةُ اَمْثَالِهِ وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ رَبِّ قَالَ رَبِّ فَاَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً قَالَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِيْ وَ خَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَعَيْنٌ وَّلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ وَّلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ وَ مِصْدَاقُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾ [السجدة:۱۷] الْاٰيَة۔

پانچویں مرتبہ میں وہ آدمی کہے گا میں راضی ہوگیا' اے میرے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تو یہ بھی لے لو اور اس کا دس گنا اور لے اور جو تیری طبیعت چاہے اور تیری آنکھوں کو پیارا لگے وہ بھی لے لو۔ وہ کہے گا پروردگار میں راضی ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ سب سے بڑے درجے والا جنتی کونسا ہے؟ اللہ نے فرمایا وہ تو وہ لوگ ہیں جن کو میں نے خود منتخب کیا ہے اور ان کی بزرگی اور عزت کو اپنے دست قدرت سے بند کر دیا اور پھر اس پر مہر بھی لگا دی تو یہ چیزیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اُن نعمتوں اور مرتبوں کا خیال گزرا اور اس چیز کی تصدیق کی جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے۔ وہ کہتا ہے: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾ یعنی: ''کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے لیے ان آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان چھپا کر رکھا ہے۔''

(۴۶۶) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَئَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنْ اَخَسِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا حَظًّا وَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ۔

(۴۶۶) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر فرما رہے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے جنت والوں میں سے سب سے کم درجے کے جنتی کے بارے میں پوچھا۔ باقی وہی حدیث ہے جو گزر چکی ہے۔

(۴۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِي الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُّؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا كَذَا وَ كَذَا وَ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا كَذَا وَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ

(۴۶۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس آدمی کو جانتا ہوں جو جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا وہ ایک آدمی ہوگا جو قیامت کے دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کرو اور بڑے گناہ مت پیش کرو۔ چنانچہ اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کیے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ فلاں دن تو نے یہ کام کیا اور فلاں دن ایسا کیا وغیرہ۔ وہ اقرار کرے گا اور انکار نہ کر سکے گا اور اپنے بڑے گناہوں سے ڈرے گا کہ کہیں وہ بھی نہ پیش ہو جائیں۔ حکم ہوگا کہ ہم نے تجھے ہر ایک گناہ کے بدلے میں ایک نیکی دی۔ وہ کہے گا اے میرے

كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَآءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ۔

پروردگار میں نے تو اور بھی بہت سے گناہ کے کام کیے ہیں، جنہیں میں آج یہاں نہیں دیکھ رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے سامنے والے دانت ظاہر ہو گئے۔

(۴۶۸)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۴۶۸) ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۴۶۹)حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ رَّوْحٍ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسْاَلُ عَنِ الْوُرُوْدِ فَقَالَ نَجِىْءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَنْ كَذَا وَ كَذَا انْظُرْ اَىْ ذٰلِكَ فَوْقَ النَّاسِ قَالَ فَتُدْعَى الْاُمَمُ بِاَوْثَانِهَا وَكَانَتْ تَعْبُدُ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ ثُمَّ يَاْتِيْنَا رَبُّنَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ مَنْ تَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ نَنْظُرُ رَبَّنَا فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلَيْكَ فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ يَضْحَكُ قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ وَيَتَّبِعُوْنَهٗ وَ يُعْطٰى كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ مُّنَافِقٍ اَوْ مُؤْمِنٍ نُوْرًا ثُمَّ يَتَّبِعُوْنَهٗ وَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ وَ حَسَكٌ تَاْخُذُ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُطْفَاُ نُوْرُ الْمُنَافِقِيْنَ ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُوْنَ فَتَنْجُوْ اَوَّلُ زُمْرَةٍ وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَا يُحَاسَبُوْنَ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَاَضْوَءِ نَجْمٍ فِى السَّمَآءِ ثُمَّ كَذٰلِكَ ثُمَّ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَ يَشْفَعُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً فَيُجْعَلُوْنَ بِفِنَآءِ الْجَنَّةِ وَ يَجْعَلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ يَرُشُّوْنَ عَلَيْهِمُ الْمَآءَ حَتّٰى يَنْبُتُوْا نَبَاتَ الشَّىْءِ فِى السَّيْلِ وَ

(۴۶۹) حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ اُن سے لوگ قیامت کے دن لوگوں کے حال کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم قیامت کے دن تمام امتوں سے بلندی پر ہوں گے پھر باقی امتوں کو ترتیب کے لحاظ سے ان کے بتوں کے ساتھ بلایا جائے گا۔ اس کے بعد ہمارا ربّ جلوہ افروز ہوگا۔ اللہ فرمائیں گے تم کسے دیکھ رہے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ (اپنے شایانِ شان) ہنستے ہوئے جلوہ افروز ہوں گے اور اپنے شایانِ شان ان کے ساتھ چل پڑیں گے اور سارے لوگ بھی انکے پیچھے چل پڑیں گے اور ہر ایک کو ایک نور ملے گا چاہے وہ مؤمن ہو یا منافق ہو اور لوگ اس نور کے پیچھے چلیں گے۔ پل صراط پر کانٹے ہوں گے۔ جسے اللہ تعالیٰ چاہیں گے پکڑ لیں گے پھر منافقوں کا نور بجھ جائے گا اور مؤمن نجات پا جائیں گے۔ مؤمنوں کا پہلا گروہ جو نجات پا جائے گا انکے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے اور یہ ستر ہزار ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔ پھر ان کے بعد ایک گروہ خوب چمکتے ہوئے تاروں کے طریقے پر ہوگا پھر اسی طرح (اسی ترتیب سے) شفاعت کا وقت آئے گا اور (نیک لوگ) شفاعت کریں گے یہاں تک کہ جن لوگوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا اور ان کے دل میں ایک جو کے دانہ کے برابر بھی اگر کوئی بھلائی ہوگی تو اُسے دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور انہیں جنت

يَذْهَبُ حُرَاقُهٗ ثُمَّ يُسْأَلُ حَتّٰى تُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَ عَشَرَةُ اَمْثَالِهَا مَعَهَا۔

کے سامنے ڈال دیا جائے گا اور جنت والے اُن پر پانی چھڑکیں گے جس سے وہ اس طرح تروتازہ ہو جائیں گے جیسے سیلاب کے پانی کی مٹی میں سے دانہ ہرا بھرا اُگ پڑتا ہے۔ اُن سے جلنے کے سارے آثار جاتے رہیں گے۔ پھر اُن سے پوچھا جائے گا پھر ہر ایک کو دنیا اور دس گنا دنیا کے برابر (انہیں جنت میں مقام) دیا جائے گا۔

(۴۷۰) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ سَمِعَهٗ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِاُذُنَيْهِ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُخْرِجُ نَاسًا مِّنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ۔

(۴۷۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۴۷۱) وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ قَالَ نَعَمْ۔

(۴۷۱) حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا کہ کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شفاعت کی بنا پر کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل فرمائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: ''ہاں''۔

(۴۷۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا قَيْسُ ابْنُ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ قَوْمًا يُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ يَحْتَرِقُوْنَ فِيْهَا اِلَّا دَارَاتِ وُجُوْهِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ۔

(۴۷۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کچھ لوگ جہنم سے نکال کر جنت میں اس حالت میں داخل کیے جائیں گے کہ ان کے چہروں کے علاوہ اُن کا سارا جسم جل چکا ہوگا۔

(۴۷۳) وَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ يَعْنِیْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ قَالَ كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِیْ رَاْیٌ مِّنْ رَاْیِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِیْ عِصَابَةٍ ذَوِیْ عَدَدٍ نُرِيْدُ اَنْ نَّحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ قَالَ فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَالِسٌ اِلٰى سَارِيَةٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

(۴۷۳) حضرت یزید فقیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خارجیوں کی باتوں میں سے ایک بات میرے دل میں جم گئی (کہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہمیشہ دوزخ میں رہے گا) چنانچہ ہم ایک بڑی جماعت کے ساتھ حج کے ارادہ سے نکلے کہ پھر (اس کے بعد خارجیوں والی اس بات کو) لوگوں میں پھیلائیں۔ یزید کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ سے گزرے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک ستون سے ٹیک لگائے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بیان فرما رہے ہیں اور جب انہوں نے دوزخیوں کا ذکر کیا تو میں نے اُن سے کہا اے صحابی رسول! یہ آپ لوگوں سے کیسی حدیثیں بیان کر رہے ہیں

مَا هٰذَا الَّذِیْ تُحَدِّثُوْنَ وَاللّٰهُ یَقُوْلُ: ﴿إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ﴾ [آل عمران:١٩٢] وَ ﴿كُلَّمَا أَرَادُوْا أَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا أُعِيْدُوْا فِيْهَا﴾ [السجدة:٢٠] فَمَا هٰذَا الَّذِیْ تَقُوْلُوْنَ قَالَ فَقَالَ أَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِیْ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ فِيْهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ يُخْرِجُ اللّٰهُ بِهٖ مَنْ يُّخْرِجُ قَالَ ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَخَافُ أَنْ لَّا أَكُوْنَ أَحْفَظُ ذَاكَ قَالَ غَيْرَ أَنَّهٗ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَّكُوْنُوْا فِيْهَا قَالَ يَعْنِي فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّمَاسِمِ قَالَ فَيَدْخُلُوْنَ نَهْرًا مِّنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ فَيَخْرُجُوْنَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيْسُ فَرَجَعْنَا وَقُلْنَا وَيْحَكُمْ أَتُرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللّٰهِ مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ أَوْ كَمَا قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتے ہیں: (اے رب) بے شک تو نے جسے دوزخ میں داخل کر دیا تو تو نے اسے رسوا کر دیا۔'' (دوسرے مقام پر یہ فرماتا ہے) ''جب دوزخی لوگ دوزخ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو انہیں پھر اسی میں داخل کر دیا جائے گا۔'' اِس (اللہ کے فرمان) کے بعد اب تم کیا کہتے ہو؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں! انہوں نے فرمایا کہ کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کے مقام کے بارے میں سنا جو اللہ تعالیٰ آپ کو قیامت کے دن عطا فرمائیں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر تو یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دوزخ سے جسے چاہیں گے نکال دیں گے اس کے بعد انہوں نے پلِ صراط اور لوگوں کا اس کے اوپر سے گزرنے کے بارے میں تذکرہ فرمایا۔ حضرت یزید کہتے ہیں کہ میں اس کو اچھی طرح یاد نہیں رکھ سکا۔ تاہم انہوں نے یہ فرمایا کہ کچھ لوگ دوزخ میں داخل ہونے کے بعد دوزخ سے نکال لیے جائیں گے۔ ابونعیم نے کہا کہ وہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکلیں گے جس طرح آبنوس کی جلی ہوئی لکڑیاں ہوتی ہیں پھر وہ لوگ جنت کی نہروں میں سے کسی نہر میں داخل ہوں گے اور اس میں یہ نہائیں گے اور پھر اس نہر سے کاغذ کی طرح سفید ہو کر نکلیں گے۔ (یہ حدیث سن کر) پھر ہم وہاں سے لوٹے اور ہم نے کہا افسوس تم (خارجی لوگوں) پر کیا تمہارا خیال ہے کہ شیخ (جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جیسا شخص) بھی رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! اللہ کی قسم ہم میں سے ایک آدمی کے علاوہ سب خارجی تھے عقائد سے تائب ہو گئے جیسا کہ ابونعیم نے کہا۔

(٤٧٤) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِیْ عِمْرَانَ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ أَیْ رَبِّ إِذَا أَخْرَجْتَنِیْ مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِیْ فِيْهَا فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا۔

(۴۷۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چار آدمی دوزخ سے نکال کر اللہ کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ اُن میں سے ایک آدمی دوزخ کی طرف دیکھ کر کہے گا اے میرے پروردگار! جب آپ نے مجھے اس دوزخ سے نکال لیا ہے تو اب اس میں دوبارہ نہ لوٹانا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات عطا فرما دیں گے۔

(٤٧٥) حَدَّثَنَا أَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ

(۴۷۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الْجَحْدَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَهْتَمُّوْنَ لِذٰلِكَ وَ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فَيُلْهَمُوْنَ لِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِاسْتَشْفَعْنَا عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا قَالَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُوْ الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَ نَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ قَالَ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيْلًا فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ تَعَالٰى مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ يَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ فَيَسْتَحْيِيْ رَبَّهٗ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رُوْحَ اللّٰهِ وَ كَلِمَتَهٗ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رُوْحَ اللّٰهِ وَ كَلِمَتَهٗ فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَاتَاَخَّرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ فَاِذَا اَنَا رَاَيْتُهٗ وَ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَاشَآءَ اللّٰهُ

ﷺ نے فرمایا کہ اللہ قیامت کے دن تمام لوگوں کو جمع فرمائیں گے اور وہ اس پریشانی سے بچنے کی کوشش کریں گے اور ابن عبید نے کہا ہے کہ یہ کوشش ان کے دلوں میں ڈالی جائے گی وہ کہیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کی طرف اگر کسی سے شفاعت کرائیں تا کہ اس جگہ سے ہم آرام حاصل کریں تو سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ آپ تمام مخلوقِ انسانی کے باپ ہیں۔ آپ کو اللہ نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا ہے اور اپنی (پیدا کی ہوئی) روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ اپنے پروردگار کے ہاں ہماری شفاعت فرمائیں تا کہ ہم اس جگہ سے راحت حاصل کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی خطا کو یاد کریں گے جو اُن سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے شرمائیں گے اور کہیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ نے بھیجا وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی خطا کو یاد کریں گے جو دنیا میں ان سے سرزد ہوئی اور اپنے ربّ سے شرمائیں گے اور فرمائیں گے کہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ' اُن کو اللہ نے اپنا خلیل بنایا۔ وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں وہ بھی اپنی اس خطا کو یاد کر کے جو دنیا میں اُن سے ہوئی تھی اپنے ربّ سے شرمائیں گے اور فرمائیں گے کہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے کلیم ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے توراۃ عطا فرمائی۔ وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی خطا کو یاد کر کے جو دُنیا میں ان سے ہوئی اپنے ربّ سے شرمائیں گے اور فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ چنانچہ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ کے پاس آئیں گے وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل

فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهُ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَارْفَعُ رَأْسِىْ فَاَحْمَدُ رَبِّى بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّلِىْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِىْ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَاْسَكَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهُ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَأْسِىْ فَاَحْمَدُ رَبِّىْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ رَبِّىْ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِىْ حَدًّا فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ فِى الثَّالِثَةِ اَوْ فِى الرَّابِعَةِ قَالَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِىَ فِى النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَىْ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِىْ رِوَايَتِهٖ قَالَ قَتَادَةُ اَىْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ۔

نہیں ہوں لیکن تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ (وہ محمد ﷺ) جن کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطاؤں کو معاف فرما دیا ہے (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معصوم عن الخطاء بنایا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر سارے لوگ میرے پاس آئیں گے میں اپنے پروردگار سے شفاعت کی اجازت مانگوں گا' مجھے اجازت دی جائے گی۔ پھر میں اپنے آپ کو دیکھوں گا کہ میں سجدہ میں گرا پڑا ہوں۔ جب تک اللہ چاہیں گے مجھے اس حال میں رکھیں گے پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنا سر اُٹھایئے۔ فرمایئے' سنا جائے گا' مانگئے' دیا جائے گا۔ شفاعت فرمایئے' شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اُٹھاؤں گا اور اپنے ربّ کی اُن کلمات کے ساتھ حمد بیان کروں گا جو وہ مجھے اس وقت سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا پھر مجھے کہا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنا سر اُٹھایئے' فرمایئے' سنا جائے گا' مانگئے' دیا جائے گا' شفاعت کیجئے' شفاعت قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر سجدہ سے اُٹھاؤں گا پھر میں اپنے رب کی حمد (اُن کلمات سے جو وہ مجھے اس وقت سکھائے گا) بیان کروں گا میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی جس کے مطابق میں لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ رسول اللہ ﷺ شفاعت فرما کر لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل فرمائیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے اے میرے پروردگار! اب دوزخ میں صرف وہ لوگ باقی رہ گئے ہیں جن کے حق میں قرآن نے ہمیشہ کا عذاب لازم کر دیا ہے۔

(۴۷۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَهْتَمُّوْنَ بِذٰلِكَ اَوْ يُلْهَمُوْنَ ذٰلِكَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِىْ عَوَانَةَ وَ قَالَ فِى الْحَدِيْثِ ثُمَّ اٰتِيْهِ الرَّابِعَةَ اَوْ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِىَ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ۔

(۴۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حشر کے دن سارے مؤمن جمع کیے جائیں گے۔ وہ اس دن سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے یا اُن کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی۔ یہ حدیث مذکورہ حدیث کی طرح ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ چوتھی بار میں ان کی شفاعت کروں گا اور یہ عرض کروں گا: اے پروردگار! اب دوزخ میں صرف وہ لوگ باقی رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے روکا ہے۔

(۴۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۴۷۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ قیامت کے دن مؤمنوں کو جمع فرمائیں گے۔ ان کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی (اس دن سے نجات حاصل

قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْهَمُوْنَ لِذٰلِكَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَ ذَكَرَ فِي الرَّابِعَةِ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ۔

کرنے کی کوشش کریں) باقی حدیث اسی طرح ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ چوتھی مرتبہ فرمائیں گے: اے پروردگار! اب تو دوزخ میں کوئی بھی باقی نہیں سوائے ان کے جن کو قرآن نے روک رکھا ہے یعنی اُن پر (دوزخ میں رہنا) ہمیشہ کے لیے لازم ہے۔

(۴۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَ هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ح وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيْرَةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً زَادَ ابْنُ مِنْهَالٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ يَزِيْدُ فَلَقِيْتُ شُعْبَةَ فَحَدَّثْتُهٗ بِالْحَدِيْثِ فَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِهٖ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْحَدِيْثِ اِلَّا اَنَّ شُعْبَةَ جَعَلَ مَكَانَ الذَّرَّةِ ذُرَةً قَالَ يَزِيْدُ صَحَّفَ فِيْهَا اَبُوْ بِسْطَامٍ۔

(۴۷۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ میں سے وہ آدمی نکال لیا جائے گا جس نے بھی لا الٰہ الّا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں جَو کے برابر بھی نیکی ہے اُسے بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ جس نے بھی لا الٰہ الّا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دِل میں گندم کے ایک ذرّہ کے برابر بھی نیکی ہوگی اسے بھی دوزخ کی آگ سے نکال لیا جائے گا۔

(۴۷۹) حَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ ابْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ ح وَ حَدَّثَنَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّ اللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ انْطَلَقْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ تَشَفَّعْنَا بِثَابِتٍ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الضُّحٰى فَاسْتَاْذَنَ لَنَا ثَابِتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَاَجْلَسَ ثَابِتًا مَّعَهٗ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا اَبَا حَمْزَةَ اِنَّ اِخْوَانَكَ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يَسْاَلُوْنَكَ اَنْ تُحَدِّثَهُمْ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ اشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهٗ خَلِيْلُ اللّٰهِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ

(۴۷۹) حضرت معبد بن ہلال کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملنا چاہتے تھے اور ان سے ملاقات کے لیے ہم نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی سفارش چاہی۔ جب ہم اُن تک پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ ہم اندر داخل ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے ثابت کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھا کر فرمایا: اے ابو حمزہ (یہ ان کی کنیت ہے) تیرے بصرہ والے بھائی تجھ سے پوچھتے ہیں کہ تم ان سے شفاعت والی حدیث بیان کرو۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔ پھر سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے کہ آپ اپنی اولاد کے لیے شفاعت فرمائیں۔ وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں تم حضرت ابراہیم علیہ السلام

السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهٗ كَلِيْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَيُؤْتٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَيُؤْتٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُوْتٰى فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا اَنْطَلِقُ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ فَاَقُوْمُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَحْمَدُهٗ بِمَحَامِدَ لَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ الْاٰنَ يُلْهِمُنِيْهِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِيْ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ لِيْ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ بُرَّةٍ اَوْ شَعِيْرَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنْهُمَا فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَرْجِعُ اِلٰى رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِيْ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ لِيْ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنْهَا فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ اِلٰى رَبِّيْ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِيْ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ لِيْ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ هٰذَا حَدِيْثُ اَنَسٍ الَّذِيْ اَنْبَاَنَا بِهٖ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهٖ فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَّانِ قُلْنَا لَوْ مِلْنَا اِلَى الْحَسَنِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ فِيْ دَارِ اَبِيْ خَلِيْفَةَ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ قُلْنَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ اَخِيْكَ

کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں لیکن تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں مگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ چنانچہ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں لیکن تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ وہ سب میرے پاس آئیں گے۔ میں ان سے کہوں گا کہ ہاں میں اس کا اہل ہوں اور میں ان کے ساتھ چل پڑوں گا اور اللہ سے اجازت مانگوں گا مجھے اجازت ملے گی اور میں اس کے سامنے کھڑا ہو کر اس کی ایسی حمد وثنا بیان کروں گا کہ آج میں اس پر قادر نہیں ہوں وہ حمد وثناء اللہ اسی وقت القاء فرمائیں گے اس کے بعد میں سجدہ میں گر جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اُٹھائیے اور فرمائیے سنا جائے گا اور مانگئے دیا جائے گا اور شفاعت کیجئے شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے پروردگار میری اُمت' میری اُمت۔ تو پھر اللہ فرمائیں گے جاؤ جس کے دل میں گندم یا جَو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو۔ میں ایسے سب لوگوں کو دوزخ سے نکال لوں گا۔ پھر اپنے پروردگار کے ساتھ آ کر اسی طرح حمد بیان کروں گا اور سجدہ میں پڑ جاؤں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اُٹھائیے' فرمائیے' سنا جائے گا' مانگئے' دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار! میری اُمت' میری اُمت۔ پھر اللہ پاک مجھے فرمائیں گے کہ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو اُسے دوزخ سے نکال لو میں ایسا ہی کروں گا اور پھر لوٹ کر اپنے ربّ کے پاس آؤں گا اور اسی طرح حمد بیان کروں گا۔ پھر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اُٹھائیے اور فرمائیے' سنا جائے گا۔ مانگئے' دیا

اَبِیْ حَمْزَةَ فَلَمْ نَسْمَعْ بِمِثْلِ حَدِيْثٍ حَدَّثَنَاهُ فِی الشَّفَاعَةِ فَقَالَ هِيْهِ فَحَدَّثْنَاهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ هِيْهِ قُلْنَا مَا زَادَنَا قَالَ قَدْ حَدَّثَنَا بِهٖ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَّهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيْعٌ وَّ لَقَدْ تَرَكَ شَيْئًا مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ الشَّيْخُ اَوْ كَرِهَ اَنْ يُّحَدِّثَكُمْ فَتَتَّكِلُوْا قُلْنَا لَهٗ حَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَ قَالَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ مَّا ذَكَرْتُ لَكُمْ هٰذَا اِلَّا وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُحَدِّثَكُمُوْهُ قَالَ ثُمَّ اَرْجِعُ اِلٰی رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فِی الرَّابِعَةِ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيَقُوْلُ لِیْ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِّیْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ لَكَ اَوْ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ اِلَيْكَ وَلٰكِنْ وَ عِزَّتِیْ وَ كِبْرِيَآئِیْ وَ عَظَمَتِیْ وَ جِبْرِيَآئِیْ لَاُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَاَشْهَدُ عَلَی الْحَسَنِ اَنَّهٗ حَدَّثَنَا بِهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اُرَاهُ قَالَ قَبْلَ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَّهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيْعٌ۔

جائے گا۔ شفاعت کریں شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار! میری اُمت' میری اُمت' پھر اللہ پاک مجھے فرمائیں گے کہ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوا سے دوزخ سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کروں گا اور پھر لوٹ کر اپنے رب کے پاس آؤں گا اور اسی طرح حمد بیان کروں گا پھر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا اے محمد ﷺ اپنا سر اُٹھایئے اور فرمایئے سنا جائے گا' مانگئے دیا جائے گا۔ شفاعت کریں' شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے میرے پروردگار میری اُمت' میری اُمت۔ مجھ سے اللہ پاک فرمائیں گے کہ جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانہ سے بھی کم' بہت کم اور بہت ہی کم ہو اُسے بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کروں گا۔ معبد بن ہلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو انہوں نے ہم سے بیان کی۔ جب ہم ان کے پاس سے نکلے اور حبان قبرستان کی بلندی پر پہنچے تو ہم نے کہا کاش کہ ہم حضرت حسن بصری کی طرف چلیں اور انہیں سلام عرض کریں۔ وہ ابوخلیفہ کے گھر میں چھپے ہوئے تھے۔ (حجاج بن یوسف کے خوف سے) پھر ہم ان کے پاس گئے اور انہیں سلام کہا۔ ہم نے کہا اے ابوسعید ہم تمہارے بھائی ابوحمزہ کے پاس سے آ رہے ہیں۔ انہوں نے شفاعت کے بارے میں ہم سے ایک حدیث بیان کی اس طرح کی حدیث ہم نے نہیں سنی۔ انہوں نے کہا بیان کرو۔ ہم نے جواب دیا۔ بس اس سے زیادہ انہوں نے بیان نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ حدیث تو ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیس سال قبل بیان کی تھی جب وہ طاقتور تھے۔ اب انہوں نے کچھ چھوڑ دیا' میں نہیں جانتا کہ وہ بھول گئے یا تم سے بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ ایسا نہ ہو کہ تم اسی پر بھروسہ کر بیٹھو اور نیک اعمال میں سستی کرنے لگو۔ ہم نے اُن سے کہا کہ وہ کیا ہے' ہم سے بیان کیجئے۔ یہ سن کر حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ ہنسے اور کہنے لگے کہ انسان کی پیدائش میں جلدی ہے میں نے تم سے یہ واقعہ اس لیے بیان کیا تھا کہ میں تم سے اس حصہ کو جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے چھوڑ دیا تھا وہ بیان کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر میں چوتھی مرتبہ اللہ کے پاس واپس لوٹ کر جاؤں گا اور اسی طرح حمد بیان کروں گا اور سجدہ میں پڑ جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا اے محمد! (ﷺ) اپنا سر اُٹھایئے فرمایئے سنا جائے گا۔ مانگئے' دیا جائے گا۔ شفاعت کریں شفاعت قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں عرض کروں گا' اے میرے پروردگار اس آدمی کو بھی مجھے جہنم سے نکالنے کی اجازت دیجئے جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہو۔ اللہ فرمائیں گے کہ یہ تیرا کام نہیں لیکن میری عزت و بزرگی اور جاہ و جلال کی قسم میں دوزخ سے ایسے آدمی کو بھی نکال دوں گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا۔ حضرت معبد کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث جو انہوں نے ہم سے بیان کی اس کو انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ انہوں نے بیس سال قبل سنی ہوگی جب حضرت انس رضی اللہ عنہ جوان تھے۔

(۴۸۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاتَّفَقَافِىْ سِيَاقِ الْحَدِيْثِ اِلَّا مَا يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا مِنَ الْحَرْفِ بَعْدَ الْحَرْفِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَ كَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِىْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِىْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَ تَدْنُوا الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا يُطِيْقُوْنَ وَمَا لَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ اَلَا تَرَوْنَ مَا اَنْتُمْ فِيْهِ اَلَاتَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ يَعْنِىْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ اِيْتُوْا آدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يٰاٰدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُوْلُ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّىْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ نَهَانِىْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلَى الْاَرْضِ وَ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِىْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلٰى قَوْمِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ نَبِىُّ اللّٰهِ وَ

(۴۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دستی کا گوشت پسند تھا اس لیے پوری دستی پیش کی گئی۔ (آپ نے اسے اپنے دانتوں سے کھانا شروع کیا) پھر فرمایا میں قیامت کے دن سب کا سردار ہوں گا' کیا تم جانتے ہو کہ یہ سب کس وجہ سے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوّلین وآخرین کو ایک ایسے ہموار میدان میں جمع فرمائیں گے کہ وہ سب آواز دینے والے کی آواز کو سنیں گے اور ہر آدمی کی نگاہ (یا اللہ کی نظر) سب کے پار جائے گی اور سورج قریب ہو جائے گا اور لوگوں کو نا قابل برداشت گھبراہٹ اور پریشانی کا سامنا ہوگا۔ اس وقت بعض لوگ دوسرے لوگوں سے کہیں گے کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارا کیا حال ہے اور کیا نہیں سوچتے کہ تم کس قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہو چکے ہو۔ آؤ ایسے آدمی کی تلاش کریں جو اللہ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے۔ پھر بعض لوگ ایک دوسرے سے مشورہ کر کے کہیں گے کہ چلو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو پھر لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے کہ اے آدم علیہ السلام آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں' اللہ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور آپ میں اپنی روح پھونکی ہے اور تمام فرشتوں کو آپ کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ آپ اللہ کے ہاں ہماری شفاعت فرمائیں کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کن پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور کیا آپ ہماری تکلیفوں کا مشاہدہ نہیں کر رہے؟ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میرا ربّ اس قدر جلال میں ہے کہ کبھی اس سے پہلے جلال میں نہیں آیا اور بات دراصل یہ ہے کہ اللہ نے مجھے درخت کے قریب جانے سے روکا تھا اور میں نے اس کی نافرمانی کی آج تو میں بھی اپنی فکر میں مبتلا ہوں' تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ زمین پر سب سے پہلے رسول ہیں۔ آپ کا نام اللہ نے شکر گزار بندہ

خَلِیْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ لَهُمْ اِبْرَاهِیْمُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَّمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا یَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَ ذَكَرَ كَذَبَاتِهٖ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُوْسٰی فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُوْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَ بِتَكْلِیْمِهٖ عَلَی النَّاسِ اَشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ لَهُمْ مُوْسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَّمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنِّیْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُوْنَ یَا عِیْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَ كَلِمَةٌ مِنْهُ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَانَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ لَهُمْ عِیْسٰی اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَّمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْكُرْ لَهٗ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ اذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَاْتُوْنِیْ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰی مَا قَدْ بَلَغَنَا فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِّرَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ وَیُلْهِمُنِیْ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَ حُسْنِ الثَّنَآءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَّمْ یَفْتَحْهُ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ یَا

رکھا ہے۔آج اللہ کے ہاں ہماری شفاعت کر دیجئے۔کیا آپ نہیں جانتے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ گئی ہے؟ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میرا ربّ اس قدر غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے اتنا غضبناک ہوا اور نہ اس کے بعد اتنا غضبناک ہوگا۔ میں نے اپنی قوم کے لیے بدُعا کی تھی جس کی وجہ سے وہ تباہ ہوگئی آج تو میں بھی اپنی فکر میں مبتلا ہوں۔تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر عرض کریں گے' آپ اللہ کے نبی ہیں اور ساری زمین والوں میں سے اللہ کے خلیل ہیں۔ ہماری اللہ کے ہاں شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ ہم کس حال میں ہیں اور کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ چکی ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السّلام فرمائیں گے کہ آج میرا پروردگار اتنا غضبناک ہے' نہ اس سے پہلے اتنا غضبناک ہوا اور نہ اس کے بعد اتنا غضبناک ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے جھوٹ بولنے کو یاد کر کے فرمائیں گے کہ آج تو میں بھی اپنی فکر میں مبتلا ہوں۔تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور ہمکلامی دونوں سے نوازا ہے۔آپ اللہ کے ہاں ہماری شفاعت فرمائیں۔کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس حال میں ہیں اور ہمیں کتنی تکلیفیں پہنچ رہی ہیں؟ پھر اُن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میرا ربّ اتنا غضبناک ہے کہ اتنا غضبناک نہ اس سے پہلے کبھی ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا اور میں نے بغیر حکم کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔آج تو میں بھی اپنی فکر میں مبتلا ہوں۔تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے۔اے عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے رسول ہیں۔آپ نے گہوارے میں بات کی' آپ کلمۃ اللہ ہیں' روح اللہ ہیں۔آج اللہ کے ہاں ہماری شفاعت فرمائیں۔کیا آپ نہیں جانتے کہ ہم

رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنْ بَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَآءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ مَابَيْنَ الْمِصْرَا عَيْنِ مِّنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ هَجَرٍ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ بُصْرٰى۔

کس حال میں ہیں' کیا آپ نہیں جانتے کہ ہمیں کتنی تکلیفیں پہنچ رہی ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میرا ربّ اتنا غضبناک ہے' اتنا غضبناک کہ نہ اس سے پہلے کبھی ہوا اور نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے قصور کا ذکر نہیں فرمایا اور فرمائیں گے کہ آج تو میں بھی اپنی فکر میں مبتلا ہوں۔ تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے) جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ (آپ فرماتے ہیں کہ) لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سارے قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ اپنے پروردگار کے ہاں ہماری شفاعت فرمائیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ ہم کس حال میں ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ ہماری تکلیف کس حد تک پہنچ گئی ہے۔ پھر میں چلوں گا' عرش کے نیچے آؤں گا پھر سجدہ میں پڑ جاؤں گا۔ پھر اللہ میرے (سینہ) کو کھول دے گا اور مجھے حمد و ثناء کے ایسے کلمات القاء فرمائے گا جو مجھے پہلے القا نہیں کیے گئے۔ پھر کہا جائے گا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا سر اُٹھایئے' مانگئے' دیا جائے گا' شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنا سر اُٹھاؤں گا۔ پھر عرض کروں گا' اے میرے پروردگار میری اُمت' میری اُمت۔ پھر کہا جائے گا کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی اُمت میں سے جن کا حساب نہیں لیا گیا انہیں جنت کے دائیں دروازوں سے داخل کر دو اور یہ لوگ اس کے علاوہ دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ جنت کے دروازوں کے کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ مکہ اور ہجر کے درمیان یا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔

(۴۸۱) حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ مِّنْ ثَرِيْدٍ وَّلَحْمٍ فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ وَ كَانَتْ اَحَبَّ الشَّاةِ اِلَيْهِ فَنَهَسَ نَهْسَةً فَقَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ نَهَسَ نَهْسَةً اُخْرٰى وَقَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَمَّا رَاٰى اَصْحَابَهٗ لَا يَسْئَلُوْنَهٗ قَالَ اَلَا تَقُوْلُوْنَ كَيْفَهٗ قَالُوْا كَيْفَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِىْ حَيَّانَ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ وَزَادَ فِىْ قِصَّةِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ وَ ذَكَرَ قَوْلَهٗ فِى الْكَوْكَبِ

(۴۸۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کے سامنے ثرید اور گوشت کا ایک پیالہ رکھا۔ آپ نے پیالے میں سے بکری کی ایک دستی اُٹھائی کیونکہ گوشت میں سے دستی ہی آپ کو پسند تھی۔ آپ نے اُسے دانتوں سے کھانا شروع کر دیا اور فرمایا قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ پھر دوبارہ آپ نے وہ دستی کھائی پھر فرمایا میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ جب آپ نے دیکھا کہ صحابہؓ اس کی وجہ نہیں پوچھ رہے تو آپ نے فرمایا کہ تم کیوں نہیں کہہ رہے کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ پھر صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! اسکی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا جس دن تمام لوگ اللہ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ پھر اس کے بعد وہی حدیث بیان فرمائی جو گزر چکی۔ البتہ اس سند میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب لوگ

هٰذَا رَبِّىْ وَ قَوْلَهٗ لِاٰلِهَتِهِمْ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَ قَوْلَهٗ اِنِّىْ سَقِيْمٌ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ اِلٰى عِضَادَتَىِ الْبَابِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ هَجَرٍ اَوْ هَجَرٍ وَ مَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِىْ اَىَّ ذٰلِكَ قَالَ۔

(۴۸۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ طَرِيْفِ بْنِ خَلِيْفَةَ الْبَجَلِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىُّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ اَبُوْ مَالِكٍ عَنْ رِبْعِىِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ اٰدَمَ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوْا اِلٰى ابْنِىْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِّنْ وَّرَآءَ وَرَآءَ اعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسٰى الَّذِىْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَ رُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ وَ يُؤْذَنُ لَهٗ وَ تُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَىِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ اَىُّ شَىْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَ يَرْجِعُ فِىْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَ شَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِىْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَ نَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ

جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے ستاروں کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ میرا ربّ ہے؟ اور اسی طرح میں نے اپنی قوم کے معبودانِ باطلہ کے بارے میں کہا تھا کہ یہ کام ان کے بڑے نے کیا ہے اور میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہاں میں بیمار ہوں اور جنت کے دروازوں اور کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے مقام میں ہے۔

(۴۸۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مؤمنوں کو جمع فرمائیں گے اور جنت ان کے قریب کر دی جائے گی پھر سارے مؤمن حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے باپ! ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھلوایئے۔ تو وہ فرمائیں گے کہ تمہارے باپ کی ایک خطا ہی نے تو تم کو جنت سے نکالا تھا' میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ جاؤ میرے بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس' وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں تو اس کا اہل نہیں ہوں۔ میرے خلیل ہونے کا مقام تو اس سے بہت پیچھے ہے۔ جاؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جن کو اللہ نے اپنے کلام سے نوازا ہے۔ پھر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں جاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس۔ وہ اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ جاؤ! محمد ﷺ کے پاس۔ وہ لوگ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے۔ پھر آپ کھڑے ہوں گے اور آپ کو شفاعت کی اجازت دیدی جائے گی اور امانت اور رحم کو چھوڑ دیا جائے گا اور وہ دونوں پل صراط کے دائیں اور بائیں جانب کھڑے ہو جائیں گے۔ تم میں سے پہلا آدمی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ میں نے عرض کیا میرا باپ اور میری ماں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں وہ کونسی چیز ہے جو بجلی کی طرح گزر جائے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے بجلی کی طرف نہیں دیکھا کہ کس طرح گزرتی ہے اور پلک

اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰی یَجِیْءَ الرَّجُلُ فَلَا یَسْتَطِیْعُ السَّیْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِیْ حَافَتَیِ الصِّرَاطِ کَلَالِیْبُ مُعَلَّقَةٌ مَّامُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَّ مَکْدُوْسٌ فِی النَّارِ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِیَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔

جھپکنے سے پہلے لوٹ آتی ہے۔اس کے بعد وہ لوگ پل صراط سے گزریں گے جو آندھی کی طرح گزر جائیں گے۔ اس کے بعد پرندوں کی رفتار سے گزریں گے۔ پھر اس کے بعد آدمیوں کے دوڑنے کی رفتار سے گزریں گے ہر آدمی اپنے اعمال کے مطابق جتنی رفتار سے دوڑے گا اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے ہوئے فرمار ہے ہوں گے اے میرے پروردگار! انہیں سلامتی سے گزار دے۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ بندوں کے اعمال انہیں عاجز کر دیں گے اور لوگوں میں چلنے کی طاقت نہیں ہوگی اور وہ اپنے آپ کو پل صراط سے گھسیٹتے ہوئے گزاریں گے اور پل صراط کے دونوں طرف لوہے کے کانٹے لٹک رہے ہوں گے اور جس آدمی کے بارے میں حکم ہوگا وہ اس کو پکڑ لے گا بعض ان کی وجہ سے زخمی حالت میں نجات پا جائیں گے اور بعض اُن سے اُلجھ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی جان ہے' جہنم کی گہرائی ستر (۷۰) سال کی مسافت کے برابر ہے۔

۸۵: باب فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ یَشْفَعُ فِی الْجَنَّةِ وَاَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمان میں کہ میں سب سے پہلے جنت میں شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ میرے تابع دار ہوں گے

(۴۸۳) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ یَشْفَعُ فِی الْجَنَّةِ وَاَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا۔

(۴۸۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سارے لوگوں میں سے سب سے پہلے میں جنت میں شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ میرے تابعدار ہوں گے۔

(۴۸۴) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مُخْتَارِ ابْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ۔

(۴۸۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ میرے تابعدار ہوں گے اور سب سے پہلا میں ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

(۴۸۵) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّةِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا

(۴۸۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جنت میں مَیں شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی کہ میری تصدیق کی گئی اور یہاں تک کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے

صُدِّقْتُ وَ اِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ نَبِيًّا مَّا يُصَدِّقُهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ۔

بعض نبی ایسے ہوں گے کہ ان کی اُمت میں سے ان کی تصدیق کرنے والا صرف ایک آدمی ہوگا۔

(۴۸۶)وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آتِیْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ۔

(۴۸۶)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن جنت کے دروازہ پر آؤں گا اور اسے کھلواؤں گا۔ جنت کا داروغہ کہے گا آپ کون ہیں؟ تو میں کہوں گا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ (داروغہ جنت) کہے گا کہ مجھے آپ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ کھولنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ (یعنی سب سے پہلے آپ کے لیے جنت کا دروازہ کھلے گا)

۸۶: باب اِخْتِبَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الشَّفَاعَةِ لِاُمَّتِهٖ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اِس بات کو پسند کرنا کہ میں (قیامت کے دن) اپنی اُمت کیلئے شفاعت کی دُعا سنبھال کر رکھوں

(۴۸۷)حَدَّثَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوْهَا فَاُرِيْدُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۴۸۷)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے ایک دُعا ہوتی ہے جسے وہ مانگتا ہے (اللہ کی بارگاہ میں وہ یقیناً قبول ہوتی ہے) تو میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دُعا کو قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے سنبھال کر رکھوں۔''

(۴۸۸)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِیْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةً فَاَرَدْتُّ اِنْشَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِئَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۴۸۸)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے ایک دُعا ہے (جو کہ یقیناً قبول ہوتی ہے) اور اگر اللہ نے چاہا تو میں چاہوں گا کہ میں اپنی یہ دُعا اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن کروں۔

(۴۸۹)حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَخِیْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ اَسِيْدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِیُّ مِثْلَ ذٰلِكَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۴۸۹)ایک دوسری سند کے ساتھ یہ روایت بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ذکر کی ہے۔

(۴۹۰)حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

(۴۹۰)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کعب بن احبار سے فرمایا کہ

اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ اَسِیْدِ بْنِ جَارِیَةَ الثَّقَفِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ لِکَعْبِ الْاَحْبَارِ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ یَدْعُوْهَا فَاَنَا اُرِیْدُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ اَنْ اَخْتَبِیَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَقَالَ کَعْبٌ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ نَعَمْ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے ایک دُعا ہوتی ہے جسے وہ مانگتا ہے (اللہ کے ہاں یقیناً قبول ہوتی ہے) تو میں چاہتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں یہ دُعا قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے سنبھال کر رکھوں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے یہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔

(۴۹۱) حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْکُرَیْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ کُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّیْ اِخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَهِیَ نَآئِلَةٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا۔

(۴۹۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے ایک دُعا ہوتی ہے جو ضرور قبول کی جاتی ہے تو ہر نبی نے جلدی کی کہ اپنی اس دُعا کو (دنیا ہی میں) مانگ لیا ہے اور میں نے اپنی دُعا کو قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے سنبھال رکھا ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو میری شفاعت میری اُمت کے ہر اس آدمی کے لیے ہوگی جو اس حال میں مرگیا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔

(۴۹۲) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ یَدْعُوْ بِهَا فَیُسْتَجَابُ لَهٗ فَیُؤْتَاهَا وَاِنِّیْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(۴۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے ایک دُعا ہوتی ہے جو ضرور قبول کی جاتی ہے۔ جب بھی وہ اپنی اُمت کیلئے اس دُعا کو مانگتا ہے تو اسے وہ دیا جاتا ہے اور میں نے (اپنی دُعا) قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے سنبھال رکھی ہے۔

(۴۹۳) حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا فِیْ اُمَّتِهٖ فَاسْتُجِیْبَ لَهٗ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَنْ اُؤَخِّرَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(۴۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے ایک دُعا ہوتی ہے جسے وہ اپنی اُمت کے حق میں مانگتا ہے تو اس کی وہ دُعا قبول کی جاتی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا تو میں اپنی دُعا کو قیامت کے دن تک اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے مؤخر کردوں۔

(۴۹۴) وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ غَسَّانَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ یَعْنُوْنَ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِکُلِّ

(۴۹۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے ایک دُعا ہوتی ہے جسے وہ اپنی اُمت کے لیے مانگتا ہے اور میں نے اپنی دُعا کو قیامت کے دن اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے

نَبِیٍّ دَعْوَةٌ دَعَاهَا لِاُمَّتِهٖ وَاِنِّیْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ محفوظ کرلیا ہے۔

(۴۹۵)وَ حَدَّثَنِیْهِ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِیْ خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاَسْنَادِ۔

(۴۹۵) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث ایک دوسری سند کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔

(۴۹۶)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنِیْهِ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ الْجَوْهَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ جَمِیْعًا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ قَالَ قَالَ اُعْطِیَ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ۔

(۴۹۶) اس سند کے ساتھ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ (صرف لفظی تبدیلی ہے)

(۴۹۷)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ۔

(۴۹۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پھر) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

(۴۹۸)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَابِهَا فِیْ اُمَّتِهٖ وَ خَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(۴۹۸) حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے لیے ایک دعا ہے (جو قبول کی جائے گی) جو اس نے اپنی اُمت کے لیے مانگی اور میں نے اپنی دُعا اپنی اُمت کے لیے قیامت کے دن بطورِ شفاعت روک رکھی ہے۔ (محفوظ کرلی ہے)

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے ایک بات تو یہ واضح کی گئی ہے کہ شفاعت برحق ہے' شفاعت کی وجہ سے اللہ کے وہ مؤمن بندے جو اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں چلے گئے ہوں گے وہ دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیے جائیں گے اور دوسری بات یہ واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑی شفاعت اور باقی تمام قسم کی شفاعتیں خاتم الانبیاء والمرسلین جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت کی ہیں۔ اُن میں سے بعض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لیے مخصوص ہیں کہ سب سے پہلے شفاعت کا دروازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کھولیں گے اور پھر شفاعت کبریٰ جو ساری مخلوق کے لیے کی جائے گی وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے خاص ہے۔ دیگر انبیاء علیہم السلام میں سے ہر نبی اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھے گا بلکہ نفسی نفسی پکار رہا ہوگا اور سارے نبی لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف بھیجیں گے اور شفاعت کی ایک قسم یہ کہ بلاحساب کے جنت میں بھیجے جانے کی۔ یہ بھی آپ ہی کے لیے خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

۸۷: باب دُعَاءِ النَّبِیِّ ﷺ لِاُمَّتِهٖ وَ بُکَآئِهٖ شَفَقَةً عَلَیْهِمْ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کیلئے دُعا فرمانا اور بطورِ شفقت رونے کا بیان

(۴۹۹)حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَی الصَّدَفِیُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بَکْرَ

(۴۹۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان جو ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے کی

بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ: ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهُ مِنِّيْ﴾ [ابراهيم:٣٦] الْاٰيَةَ وَقَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [المائده : ١١٨] فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّ رَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْكَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَهُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ۔

تلاوت فرمائی۔ ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ﴾ ''اے پروردگار (ان معبودانِ باطلہ) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے تو جس نے میری تابعداری کی تو وہ مجھ سے ہوا (میرا ہے) اور جس نے نافرمانی کی تو تو اس کو بخشنے والا' رحم کرنے والا ہے۔'' اور یہ آیت جس میں عیسیٰ کا فرمان ہے: ''کہ اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔'' پھر اللہ کے رسولؐ نے اپنے دست مبارک اُٹھائے اور فرمایا اے اللہ میری اُمت' میری اُمت اور آپ پر گریہ طاری ہو گیا تو اللہ نے فرمایا اے جبریل! جاؤ محمدؐ کے پاس حالانکہ تیرا ربّ خوب جانتا ہے۔ اُن سے پوچھ کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جبریلؑ رسول اللہؐ کی خدمت میں آئے اور جو آپ نے فرمایا اللہ کو اس کی خبر دی حالانکہ وہ اللہ سب سے زیادہ (اور سب کچھ) جاننے والا ہے۔ تو اللہ نے فرمایا: اے جبریل! جاؤ محمدؐ کی طرف اور ان سے کہہ دو کہ ہم آپ کو آپ کی اُمت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور ہم آپ کو نہیں بھولیں گے۔

٨٨: باب بَيَانِ اَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى الْكُفْرِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ وَّلَا تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِيْنَ

باب: اس بات کے بیان میں کہ جو آدمی کفر پر مرا وہ دوزخی ہے' اُسے نہ ہی کسی کی شفاعت اور نہ ہی مقربین کی قرابت کوئی فائدہ دے گی

(٥٠٠) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيْنَ اَبِيْ قَالَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفّٰى دَعَاهُ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ فِي النَّارِ۔

(٥٠٠) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: دوزخ میں۔ جب وہ آدمی واپس جانے لگا تو آپ نے اس کو بلایا اور پھر فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا باپ دونوں دوزخ میں ہیں۔

تشریح: کیونکہ وہ کفر پر مرے تھے اور جو کفر پر مرے وہ دوزخی ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے والد مسلمان تھے لیکن یہاں باپ سے مراد آپ ﷺ کا چچا ابو طالب ہے اور اہل عرب کے اسلوب کے مطابق چچا پر باپ کا اطلاق کر دیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

٨٩: باب فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾

باب: اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان میں کہ (اے نبی ﷺ) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں

(۵۰۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ [الشعراء : ٢١٤] دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَ خَصَّ فَقَالَ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا۔

(۵۰۱)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا' عام وخاص سب کو جمع فرمایا پھر آپ نے فرمایا: اے کعب بن لوی کے قبیلہ والو! اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے مرہ بن کعب کے قبیلہ والو! اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے عبد شمس کے قبیلے والو اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے عبد مناف کے قبیلہ والو اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے بنی ہاشم کے قبیلہ والو اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے بنی عبدالمطلب والو! اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! (رضی اللہ عنہا) اپنے آپ کو دوزخ سے بچا لے کیونکہ میں تمہارے لیے اللہ سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ سوائے اس کے کہ میں تمہارا رشتہ دار ہوں اور بحیثیت رشتہ داری کے میں تم سے صلہ رحمی کرتا رہوں گا۔

(۵۰۲)وَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ اَتَمُّ وَاَشْبَعُ۔

(۵۰۲)حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۵۰۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَّ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَّالِيْ مَا شِئْتُمْ۔

(۵۰۳)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (اُمّ المؤمنین) فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ صفا پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے فاطمہ! (رضی اللہ عنہا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی۔ اے صفیہ! عبدالمطلب کی بیٹی (آپ کی پھوپھی) اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ کے سامنے تمہارے بارے میں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا البتہ (یہاں) میرے مال میں سے جو چاہو لے لو۔

(۵۰۴)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ : ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ

(۵۰۴)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے'' (تو آپ نے اپنے خاندان والوں کو مخاطب کر کے فرمایا) اے قریش کی جماعت۔ تم اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے بدلہ میں) اللہ سے خرید لو۔ میں اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام

اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدُالْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا۔

نہیں آ سکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ اے صفیہ! رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی اللہ کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ اے فاطمہ! (رضی اللہ عنہا) محمد ﷺ کی بیٹی مجھ سے جو چاہو لے لو لیکن میں اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔

(۵۰۵)وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ ذَکْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا۔

(۵۰۵) ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۵۰۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا التَّیْمِیُّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ وَ زُهَیْرِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ﴾ [الشعراء:۲۱۴] قَالَ انْطَلَقَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَضْمَةٍ مِّنْ جَبَلٍ فَعَلٰی اَعْلَاهَا حَجَرًا ثُمَّ نَادٰی یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافَاهْ اِنِّیْ نَذِیْرٌ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَ مَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَی الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ یَرْبَأُ اَهْلَهٗ فَخَشِیَ اَنْ یَّسْبِقُوْهُ فَجَعَلَ یَهْتِفُ یَاصَبَاحَاهُ۔

(۵۰۶) حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ اور حضرت زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''اور آپ (ﷺ) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں'' تو رسول اللہ ﷺ پہاڑ کے سب سے بلند پتھر پر کھڑے ہوئے اور پھر آواز دی اے عبد مناف کے بیٹو میں تمہیں (عذاب سے) ڈرا رہا ہوں۔ میری اور تمہاری مثال اُس آدمی کی طرح ہے جس نے دشمن کو دیکھا ہو اور وہ دشمن سے اپنے گھر والوں کو بچانے کے لیے دوڑ پڑا ہو کہ کہیں دشمن اس سے پہلے نہ پہنچ جائے اور بلند آواز سے پکارا یا صَبَاحَاهُ خبردار! آگاہ ہو جاؤ۔ (دشمن یعنی اللہ کا عذاب آ رہا ہے)

(۵۰۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِیْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ زُهَیْرِ بْنِ عَمْرٍو وَ قَبِیْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

(۵۰۷) ایک دوسری سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۵۰۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ﴿وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ﴾ [الشعراء:۲۱۴] وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ یَا صَبَاحَاهُ فَقَالُوْا مَنْ هٰذَا الَّذِیْ یَهْتِفُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ فَاجْتَمَعُوْا

(۵۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو اور اپنی قوم کے مخلص لوگوں کو بھی ڈرایئے'' تو رسول اللہ ﷺ کوہِ صفا پر چڑھے اور بلند آواز کے ساتھ فرمایا: یَا صَبَاحَاهُ سنو! آگاہ ہو جاؤ۔ لوگوں نے کہا کہ یہ کون آواز لگا رہا ہے؟ تو سب کہنے لگے کہ محمد ﷺ آواز لگا رہے ہیں۔ تو سب آپ کی طرف جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: اے فلاں کے بیٹو! اے عبد مناف کے بیٹو! اے عبدالمطلب کے بیٹو! تو وہ

اِلَيْهِ فَقَالَ يَا بَنِیْ فُلَانٍ يَا بَنِیْ فُلَانٍ يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ يَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاجْتَمَعُوْا اِلَيْهِ فَقَالَ اَرَاَيْتُكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ قَالُوْا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَاِنِّیْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَیْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ اَمَا جَمَعْتَنَا اِلَّا لِهٰذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ: ﴿تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ [اللهب: ۱] كَذَا قَرَأَ الْاَعْمَشُ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

سب آپ کی طرف جمع ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک گھڑ سوار لشکر ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم نے تو کبھی آپ کو جھوٹا نہیں پایا تو آپ نے فرمایا میں تمہیں بہت سخت عذاب (آخرت کے عذاب) سے ڈرا رہا ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ابولہب نے کہا کہ (العیاذ باللہ) آپ کے لیے تباہی ہے۔ کیا آپ نے ہمیں اسی لیے جمع کیا ہے؟ پھر آپ کھڑے ہوئے تو یہ سورۃ نازل ہوئی: ''ٹوٹ گئے ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ خود بھی ہلاک ہو جائے۔''

(۵۰۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الصَّفَا فَقَالَ يَا صَبَاحَاهُ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ نُزُوْلَ الْاٰيَةِ: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ [الشعراء: ۲۱۴]

(۵۰۹) اس سند کے ساتھ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن کوہِ صفا پر چڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَا صَبَاحَاهُ سنو! آگاہ ہو جاؤ۔ باقی حدیث اسی طرح ہے جس طرح گزری لیکن اس میں آیت کریمہ کے نزول کا ذکر نہیں۔

۹۰: باب شَفَاعَةِ النَّبِیِّ ﷺ لِاَبِیْ طَالِبٍ وَالتَّخْفِيْفُ عَنْهُ بِسَبَبِهٖ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے ابوطالب کے عذاب میں تخفیف کے بیان میں

(۵۱۰)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاُمَوِیُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَفَعْتَ اَبَا طَالِبٍ بِشَیْءٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يَحُوْطُكَ وَ يَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِیْ ضَحْضَاحٍ مِنْ نَّارٍ وَّلَوْ لَا اَنَا لَكَانَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

(۵۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کو بھی کچھ فائدہ پہنچایا؟ کیونکہ وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے (لوگوں پر) غضبناک ہو جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہ دوزخ کے اُوپر کے حصہ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا (یعنی ان کے لیے دُعا نہ کرتا) تو وہ دوزخ کے سب سے نچلے حصے میں ہوتے۔

(۵۱۱)حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوْطُكَ وَ يَنْصُرُكَ وَ يَغْضَبُ لَكَ فَهَلْ نَفَعَهٗ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ وَجَدْتُّهٗ فِیْ غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ

(۵۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ابوطالب آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کی مدد کرتے اور آپ کے لیے لوگوں پر غصے ہوتے تھے تو کیا ان باتوں کی وجہ سے اُن کو کوئی فائدہ ہوا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے انہیں آگ کی شدت میں پایا تو میں انہیں ہلکی آگ میں نکال کر لے

فَاَخْرَجْتُهٗ اِلٰى ضَحْضَاحٍ۔

آیا۔

(۵۱۲)وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ اَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ح وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ۔

(۵۱۲)حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی ہے۔

(۵۱۳)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهٗ۔

(۵۱۳)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا شاید کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے ابو طالب کو فائدہ پہنچے کہ دوزخ کے اوپر والے حصے میں لایا جائے گا کہ جہاں آگ اُن کے ٹخنوں تک پہنچے گی جس کی شدت سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔

۹۱: باب اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا

باب: دوزخ والوں میں سے سب سے ہلکے عذاب کے بیان میں

(۵۱۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَّارٍ يَغْلِيْ دِمَاغُهٗ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ۔

(۵۱۴)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ والوں میں سب سے ہلکا جس کو عذاب ہوگا اس کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن کی شدت کی وجہ سے اُس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

(۵۱۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ۔

(۵۱۵)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ والوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا اور اسے آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن سے اُس کا دماغ کھول (اُبل) رہا ہوگا۔

(۵۱۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ

(۵۱۶)حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن دوزخ والوں میں سب

يَخْطُبُ وَ هُوَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَرَجُلٌ يُوْضَعُ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ۔

سے ہلکا عذاب اُس آدمی کو ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے آگ کے دو انگارے ہوں گے جن کی وجہ سے اُس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

(۵۱۷) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَّنْ لَّهٗ نَعْلَانِ وَ شِرَا كَانِ مِنْ نَّارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِيَ الْمِرْجَلُمَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَّاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا۔

(۵۱۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ والوں میں سب سے ہلکا عذاب اُس آدمی کو ہوگا جس کو آگ کی دو جوتیاں تسموں سمیت پہنائی جائیں گی جس سے اُس کا دماغ اس طرح کھول رہا ہوگا جس طرح ہانڈی میں پانی جوش سے کھولتا ہے۔ وہ سمجھ رہا ہوگا کہ اسے سب سے سخت عذاب دیا گیا ہے حالانکہ اُسے سب سے ہلکا عذاب دیا گیا ہے۔

۹۲: باب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى الْكُفْرِ لَا يَنْفَعُهٗ عَمَلٌ

باب: اس بات کی دلیل کا بیان کہ حالتِ کفر میں مرنے والے کو اسکا کوئی عمل فائدہ نہیں دیگا

(۵۱۸) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوٗدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَ يُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهٗ قَالَ لَا يَنْفَعُهٗ اِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ۔

(۵۱۸) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! ابن جدعان زمانہء جاہلیت میں (اسلام سے قبل حالت کفر میں) صلہ رحمی کرتا تھا' مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا اس سے اسکو فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا (یہ کام) اسے کوئی فائدہ نہ دینگے کیونکہ اس نے کبھی یہ نہیں کہا رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ یعنی: ''اے میرے پروردگار! قیامت کے دن میرے گناہوں کو معاف فرما دینا۔''

خلاصۃ الباب: اس باب کی حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کفر کی حالت میں مرنے والے نے اگر زندگی میں کوئی نیک کام کیا ہوگا تو مرنے کے بعد وہ اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا کیونکہ ایمان شرط ہے۔ اگر ایمان نہیں تو باقی سارے اعمال کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اگر ایمان ہے تو اللہ تعالیٰ ذرہ سے بھی نیک عمل کی قدر فرمائیں گے۔

۹۳: باب مُوَالَاةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمُقَاطَعَةُ غَيْرِهِمْ وَالْبَرَّآءَةُ مِنْهُمْ

باب: مؤمنوں سے تعلق رکھنے اور غیر مؤمنوں سے قطع تعلق اور برأت کا بیان

(۵۱۹) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ اٰلَ اَبِيْ يَعْنِيْ فُلَانًا

(۵۱۹) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ بلند آواز سے نہ کہ آہستہ آواز سے فرما رہے تھے آگاہ رہو کہ میرے باپ کی اولاد یعنی فلاں خاندان والے میرے دوست نہیں بلکہ میرا دوست (مددگار) تو اللہ ہے اور نیک

لَيْسُوْا لِیْ بِاَوْلِیَآءَ وَاِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰهُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مؤمن۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین کے دشمنوں سے کھلے عام بیزاری کا اظہار کرنا چاہیے اور اگر فتنہ و فساد کا خطرہ نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے کھلے عام محبت کا اظہار کرنا چاہیے۔

۹۴: باب الدَّلِيْلُ عَلٰى دُخُوْلِ طَوَآئِفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ

باب: بعض مسلمانوں کے بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہونے کے بیان میں

(۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

(۵۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ اس آدمی کو ان لوگوں میں سے کر دے۔ پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اُس نے بھی یہی کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے بھی دُعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان لوگوں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ عکاشہ! تم سے سبقت لے گئے ہیں۔

(۵۲۱) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الرَّبِيْعِ۔

(۵۲۱) ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

(۵۲۲) وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هُوَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِيْءُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ

(۵۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار کی ایک جماعت جنت میں داخل ہوگی جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عکاشہ بن محصن الاسدی (یہ سن کر) اپنے چادر سمیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دُعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! عکاشہ کو اُن میں سے کر دے۔ پھر ایک انصار کا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔ تو آپ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گیا ہے۔

(۵۲۳) وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَةٌ وَّاحِدَةٌ مِّنْهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ۔

(۵۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار آدمیوں کی ایک جماعت جنت میں داخل ہوگی جن کی صورتیں چاند کی طرح چمک رہی ہوں گی۔

(۵۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِيْ ابْنَ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوْا وَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرِقُوْنَ وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتَ مِنْهُمْ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

(۵۲۴) حضرت عمران ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ میری اُمت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ؐ! وہ کون سے لوگ ہونگے؟ آپ ؐ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جو نہ داغ لگوائیں گے اور نہ منتر کرتے ہوں گے اور اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہوں گے۔ عکاشہ ؓ (یہ سن کر) کھڑے ہوگئے۔ عرض کیا: اے اللہ کے نبی ؐ! دعا فرمائیں اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے (جو بغیر حساب جنت میں جائیں گے) آپ نے فرمایا کہ تم اُنہی میں سے ہو۔ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ؐ! دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا۔

(۵۲۵) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ اَبُوْ خُشَيْنَةَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْاَعْرَجِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرِقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔

(۵۲۵) حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ وہ کون سے لوگ ہیں؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو نہ منتر کرتے ہیں اور نہ بُرا شگون لیتے ہیں اور نہ داغ لگاتے ہیں اور اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

(۵۲۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۵۲۶) حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت کے ستر ہزار آدمی یا سات لاکھ راوی حدیث ابوحازم کو صحیح یاد نہیں کہ حضرت سہل ؓ نے ستر ہزار فرمایا یا

وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَوْ سَبْعُ مِائَةِ اَلْفٍ لَا يَدْرِیْ اَبُوْ حَازِمٍ اَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُوْنَ اٰخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ وُجُوْهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

سات لاکھ۔ آدمی جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے اور اُن میں سے پہلا آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ ان کا آخری نہ داخل ہو جائے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

(۵۲۷)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ رَاَى الْكَوْكَبَ الَّذِیْ انْقَضَّ الْبَارِحَةَ قُلْتُ اَنَا ثُمَّ قُلْتُ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَكُنْ فِیْ صَلٰوةٍ وَّلٰكِنِّیْ لُدِغْتُ قَالَ فَمَاذَا صَنَعْتَ قُلْتُ اسْتَرْقَيْتُ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ حَدِيْثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِیُّ فَقَالَ وَمَا حَدَّثَكُمُ الشَّعْبِیُّ قُلْتُ حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لَارُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ فَقَالَ قَدْ اَحْسَنَ مَنِ انْتَهٰى اِلٰى مَا سَمِعَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَرَاَيْتُ النَّبِیَّ وَ مَعَهُ الرُّهَيْطُ وَالنَّبِیَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِیَّ وَ لَيْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ اِذْ رُفِعَ لِیْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ اُمَّتِیْ فَقِيْلَ لِیْ هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهٗ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِیْ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ الْاٰخَرِ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِیْ هٰذِهٖ اُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَخَاضَ النَّاسُ فِیْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ صَحِبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِی الْاِسْلَامِ وَلَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَذَكَرُوْا اَشْيَآءَ فَخَرَجَ

(۵۲۷) حضرت حصین بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کس نے کل رات ٹوٹنے والے ستارہ کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ میں اس وقت نماز نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ مجھے بچھو نے ڈسا ہوا تھا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے جھاڑ پھونک کروائی۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے یہ جھاڑ پھونک کیوں کروائی؟ میں نے عرض کیا کہ اس حدیث کی بنا پر جو شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں بیان فرمائی۔ انہوں نے فرمایا کہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے تم سے کونسی حدیث بیان کی ہے؟ میں نے کہا کہ انہوں نے حضرت بریدۃ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حدیث بیان کی کہ یہ جھاڑ پھونک نفع نہیں دیتا سوائے نظر لگنے یا کاٹے ہوئے کے علاج کے سلسلہ میں۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے جو کچھ سنا اور اس پر عمل کیا اس نے اچھا کیا مگر ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے (دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی) اُمتیں لائی گئیں تو میں نے کسی نبی کے ساتھ دس سے بھی کم دیکھے اور کسی نبی کے ساتھ ایک آدمی اور دو آدمی دیکھے اور ایسا نبی بھی دیکھا کہ جن کے ساتھ کوئی بھی نہیں۔ پھر میرے سامنے ایک بڑی جماعت لائی گئی تو میں نے انہیں اپنا اُمتی خیال کیا تو مجھے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے لیکن آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں۔ میں نے دیکھا تو بہت بڑی جماعت نظر آئی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ آسمان کے

عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الَّذِىْ تَخُوْضُوْنَ فِيْهِ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَرْقُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَقَالَ اَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

دوسرے کنارے کی طرف دیکھیں۔ میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت نظر آئی تو مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی اُمت ہے اور ان میں ستر ہزار آدمی ایسے ہیں کہ جو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر اُٹھ کر آپ گھر میں تشریف لے گئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہونے والوں کے بارے میں گفتگو کی۔ کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ شاید ان سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اور کچھ لوگوں نے کہا کہ شاید ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو پیدائشی مسلمان ہیں اور انہوں نے کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرایا اور بعض لوگوں نے کچھ اور کہا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور پوچھا کہ تم لوگ کس کے بارے میں گفتگو کر رہے ہو؟ تو آپ کو اس کی خبر دی گئی۔ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے اور نہ منتر کراتے ہیں اور نہ بُرا شگون لیتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ عکاشہ بن محصن کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا کہ دُعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا تو انہی میں سے ہے۔ پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دُعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی اُنہی لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔

(۵۲۸) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَىَّ الْاُمَمُ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِىَ الْحَدِيْثِ نَحْوَ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَ حَدِيْثِهِ۔

(۵۲۸) حضرت سعد بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے اُمتیں لائی گئیں پھر باقی حدیث اُسی طرح بیان فرمائی لیکن اِس میں حدیث کا شروع والا حصہ بیان نہیں فرمایا۔

خُلاصَۃُ البَاب : اِس باب کی احادیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت ایسی ہوگی کہ جو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے سیدھی جنت میں داخل ہوگی۔ اس باب کی پہلی حدیث میں جب آپ نے فرمایا کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار آدمی بلا وجہ اور بلا عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے تو ایک آدمی جن کا نام اگلی احادیث سے ظاہر ہو رہا ہے حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن لوگوں میں سے کر دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی کہ اللہ تجھے اُن لوگوں میں سے کر دے۔ پھر ایک اور آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے بھی دُعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا۔ اس دوسرے آدمی کے بارے میں علماء لکھتے ہیں کہ وہ آدمی اس کا مستحق نہ تھا اور نہ ہی اس میں اس مرتبہ کی اہلیت تھی اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ وہ آدمی منافق تھا۔ آپ نے اسے گول مول جواب ارشاد فرمایا اس لیے کہ صراحتًا انکار فرمانا اخلاق کے خلاف تھا۔

اِس کے علاوہ دوسری بات اس باب کی احادیث سے اس اُمت محمدیہ کی عظمت اور فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور صحیح مسلم کی ایک اور حدیث ہے کہ ان ستر ہزار لوگوں میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہوں گے۔

۹۵: باب بَيَانُ كَوْنِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: جنت والوں میں سے آدھے اس اُمت محمدیہ میں سے ہونے والوں کا بیان

(۵۲۹) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ سَاُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ مَا الْمُسْلِمُوْنَ فِي الْكُفَّارِ اِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَآءَ فِيْ ثَوْرٍ اَسْوَدَ اَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَآءَ فِيْ ثَوْرٍ اَبْيَضَ۔

(۵۲۹) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں فرمایا کہ کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ جنت والوں میں سے چوتھائی تم میں سے ہوں (یہ سن کر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے) ہم نے تکبیر کہی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جنت والوں میں ایک تہائی تم میں سے ہوں (یہ سن کر خوشی میں) ہم نے تکبیر کہی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ جنت والوں میں آدھے تم میں سے ہوں گے اور اس کی وجہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مسلمان کافروں میں اس طرح سے ہیں جس طرح کہ ایک سفید بال سیاہ بیل میں یا ایک سیاہ بال سفید بیل میں۔

(۵۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ ذَاكَ اَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا اَنْتُمْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ۔

(۵۳۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے کہ جس میں تقریباً چالیس آدمی ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت والوں میں تمہاری تعداد چوتھائی ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہاں (ہم خوش ہیں)۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت والوں میں تمہاری تعداد تہائی ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہاں (ہم خوش ہیں) پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ جنت والوں میں آدھے تم ہو گے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوگا اور وہ مسلمان شرک کرنے والوں میں اس طرح سے نمایاں ہوگا کہ جس طرح ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں یا ایک کالا بال سرخ بیل کی کھال میں نمایاں ہوتا ہے۔

(۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَّهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْنَدَ ظَهْرَهٗ اِلٰى قُبَّةِ اَدَمٍ فَقَالَ اَلَا

(۵۳۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ہمیں ایک چمڑے کے خیمے میں ٹیک لگا کر ایک خطبہ دیا اور فرمایا آگاہ رہو کہ جنت میں سوائے مسلمان کے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ اے اللہ! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے۔ اے اللہ! گواہ رہنا۔ (پھر آپ

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَتُحِبُّوْنَ اَنَّكُمْ رُبُعُ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَا اَنْتُمْ فِیْ سِوَاكُمْ مِنَ الْاُمَمِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَآءِ فِی الثَّوْرِ الْاَبْيَضِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَآءِ فِی الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ۔

نے فرمایا) کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ جنت والوں میں تم چوتھائی ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہاں اے اللہ کے رسول! آپ نے پھر فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ جنت والوں میں تمہاری تعداد تہائی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں اے اللہ کے رسولؐ! آپ نے فرمایا کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ جنت والوں میں تعداد میں تم آدھے ہوگے۔ تم دوسری اُمتوں میں اس طرح سے ہو جس طرح ایک کالا بال سفید بیل میں یا ایک سفید بال سیاہ بیل میں۔ (یعنی ہر صورت میں نمایاں نظر آئے)

۹۶: باب قَوْلِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاٰدَمَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَا مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ

باب: اِس فرمان کے بیان میں کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ دوزخیوں کے ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے (۹۹۹) نکال لو

(۵۳۲)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ الْعَبَسِیُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَ الْخَيْرُ فِیْ يَدَيْكَ قَالَ يَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ قَالَ فَذَاكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَی النَّاسَ سُكَارٰی وَمَاهُمْ بِسُكَارٰی وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّنَا ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ اَلْفٌ وَّمِنْكُمْ رَجُلٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَ طْمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَ طْمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَ كَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ

(۵۳۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم! آدم علیہ السلام عرض کریں گے: لبیک۔ تیرے حکم کو پورا کرنے کے لیے میں حاضر ہوں اور نیک بختی اور بھلائی تیرے ہی قبضہ وقدرت میں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ فرمائیں گے دوزخیوں کی ایک جماعت نکالو۔ وہ کہیں گے، دوزخیوں کی کیسی جماعت؟ (دوزخیوں کی کتنی تعداد؟) آپ نے فرمایا کہ اللہ فرمائیں گے کہ ہر ہزار میں سے نوسو ننانویں دوزخی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہی وہ وقت ہوگا کہ (ڈر اور خوف کی شدت سے) بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور ہر حاملہ عورت اپنے حمل کو گرا دے گی اور تو لوگوں کو نشہ کی حالت میں دیکھے گا حالانکہ حقیقت میں وہ نشہ میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم یہ حدیث سن کر بہت پریشان ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کون سا آدمی جنتی ہے؟ آپ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ کہ ایک ہزار یاجوج ماجوج کے مقابلہ میں تم میں سے ایک آدمی ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَ طْمَعُ اَنْ تَکُوْنُوْا شَطْرَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِنَّ مَثَلَکُمْ فِی الْاُمَمِ کَمَثَلِ الشَّعْرَۃِ الْبَیْضَآءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ کَالرَّقْمَۃِ فِیْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ۔

قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اُمید کرتا ہوں کہ جنت والوں میں آدھے تم سے ہوں گے۔ تمہاری مثال دوسری اُمتوں میں ایسی ہے جس طرح سفید بال کالے بیل کی کھال میں یا ایک نشان گدھے کے پاؤں میں۔

(۵۳۴) حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ کِلَاھُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّھُمَا قَالَا مَا اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّعْرَۃِ الْبَیْضَآءِ فِی الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ کَالشَّعْرَۃِ السَّوْدَآءِ فِی الثَّوْرِ الْاَبْیَضِ وَلَمْ یَذْکُرَا اَوِ الرَّقْمَۃِ فِیْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ۔

(۵۳۴) حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں گدھے کا پاؤں میں نشان کا ذکر نہیں۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ دو ابواب کی احادیث میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو خوشخبری سنائی ہے کہ میری اُمت کے آدھے لوگ جنت میں جائیں گے۔ پہلے باب کی پہلی حدیث میں آپ ﷺ نے پہلے فرمایا کہ جنت والوں میں چوتھائی تم ہو گے۔ پھر فرمایا کہ تہائی تم ہو گے پھر فرمایا جنت والوں میں آدھے تم ہو گے۔ اس سلسلہ میں علماء لکھتے ہیں کہ اس میں ایک بڑا فائدہ ہے وہ یہ کہ اس طرح بار بار فرمانے سے بات ذہن نشین ہو جاتی ہے اور نیک اعمال میں رغبت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا فائدہ یہ کہ اس میں اُمت محمدیہ کی عظمت کو بیان کرنا مقصود ہے۔ اس کے علاوہ اس سے بار بار بشارت کا اظہار بھی مقصود ہے اور یہ بھی مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتنی کثیر نعمتوں پر بار بار شکر ادا کیا جائے اور اس کی حمد و ثنا بیان کی جائے کہ پروردگار نے ہمیں (اُمت محمدیہ) کو اتنی بڑی نعمت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نعمتوں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

فمنه الحمد ولك الشكر

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ''کتاب الایمان'' تکمیل کو پہنچی۔

کتاب الطھارۃ

۹۷: باب فَضْلِ الْوُضُوْءِ

باب: وضو کی فضیلت کے بیان میں

(۵۳۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ نَا اَبَانُ قَالَ نَا يَحْيٰى اَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْتَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَآءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَآئِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا۔

(۵۳۴) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہارت نصف ایمان کے برابر ہے اور الحمد للہ میزان (عدل) کو بھر دے گا اور سبحان اللہ والحمد للہ سے زمین و آسمان کی درمیانی فضا بھر جائے گی اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لیے حجت ہوگا یا تیرے خلاف ہوگا ہر شخص صبح کو اُٹھتا ہے' اپنے نفس کو فروخت کرنے والا ہے یا اس کو آزاد کرنے والا ہے۔

خُلاصۃُ البَاب: اس باب کی حدیث مبارکہ سے جناب نبی کریم ﷺ نے وضو کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ طہارت نصف ایمان کے برابر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ طہارت کا ثواب اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ ایمان کے آدھے ثواب کے برابر ہو جاتا ہے اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ ایمان ان سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو ایمان لانے سے پہلے کئے تھے۔ اسی طرح وضو کا بھی یہی حال ہے کیونکہ وضو بغیر ایمان کے صحیح نہیں ہوتا اور جب وضو ایمان پر موقوف ہوا تو آدھے ایمان کے برابر ہوا۔

طہارت و پاکیزگی کی اہمیت بیان فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کا اجر و ثواب اور اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس دُنیا کا ہر انسان خواہ وہ کسی حال اور کسی شغل میں زندگی گزار رہا ہو وہ روزانہ اپنے نفس اور اپنی جان کا سودا ضرور کرتا ہے پھر یا تو اس کو نجات دلانے والا ہے یا ہلاک کرنے والا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انسان کی زندگی ایک مسلسل تجارت اور سوداگری ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور رضا طلبی والی زندگی گزار رہا ہے تو اپنی ذات کے لیے بڑی اچھی کمائی کر رہا ہے اور اس کی نجات کا سامان فراہم کر رہا ہے اور اگر اس کے برعکس وہ نفس پرستی اور خدا فراموشی کی زندگی گزار رہا ہے تو وہ اپنی تباہی اور بربادی کما رہا ہے اور اپنی دوزخ بنا رہا ہے۔

۹۸: باب وُجُوْبِ الطَّهَارَةِ لِلصَّلٰوةِ

باب: نماز کے لیے طہارت کے ضروری ہونے کے بیان میں

(۵۳۵) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ وَاللَّفْظُ لِسَعِيْدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ

(۵۳۵) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' ابن عامر جو کہ بیمار تھے ان کی عیادت کے لیے آئے۔ ابن عامر نے کہا اے ابن عمر! کیا تم اللہ تعالیٰ سے میرے

قَالَ دَخَلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُوْدُهٗ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقَالَ اَلَا تَدعُوا اللّٰهَ لِيْ يَا ابْنَ عُمَرَ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ وَكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ۔

لیے دُعا نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی اور صدقہ نہیں قبول کیا جاتا اُس مالِ غنیمت میں سے جو تقسیم سے پہلے اُڑا لیا جائے اور تم بصرہ کے حاکم ہو چکے ہو۔

(۵۳۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَوَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ كُلُّهُمْ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۵۳۶) حضرت سماک بن حرب نبی اکرم ﷺ سے اسی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

(۵۳۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ابْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَخِيْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ۔

(۵۳۷) حضرت ہمام بن منبہ جو وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی ہیں سے روایت ہے انہوں نے چندوہ احادیث ذکر کیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں۔ اُن میں سے بعض احادیث کو ذکر کیا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کی جاتی جب وہ بے وضو ہو جائے یہاں تک کہ وُہ وضو کرلے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث کو ذکر فرمایا ہے جن سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نماز کے لیے طہارت شرط ہے اور طہارت کے بغیر خواہ وہ طہارت بالماء ہو یا بالتراب نماز قبول نہیں ہوتی اگر کوئی آدمی بطورِ مذاق ٹھٹھا بغیر طہارت نماز ادا کرے اور ایسا کرنے کو جائز سمجھے تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ احکامِ اسلام کی تحقیر اور مذاق انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ باقی ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا مستحب ہے' فرض نہیں۔ طہارت کے نماز کے لیے شرط ہونے میں کوئی فرق نہیں خواہ وہ نماز فرض ہو یا نفل' سجدۂ تلاوت ہو یا سجدۂ شکر یا نمازِ جنازہ وغیرہ۔

۹۹: باب صِفَةُ الْوُضُوْءِ وَ كَمَالِهٖ

باب: طریقہ وضو اور اسکو پورا کرنے کا بیان

(۵۳۸)وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ الطَّاهِرِ اَحْمَدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ

(۵۳۸) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) حمران رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کا پانی طلب فرمایا اور وضو کیا۔ پس اپنی دونوں ہتھیلیوں کو تین بار دھویا۔ پھر کلی کی اور ناک صاف کیا پھر اپنے چہرہ کو تین بار دھویا۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ کو تین بار کہنی تک دھویا پھر بائیں ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر

ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلٰثَ مَرَّاةٍ ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ بْنُ شِهَابٍ وَكَانَ عُلَمَآؤُنَا يَقُوْلُوْنَ هٰذَا الْوُضُوْءُ اَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّاُ بِهٖ اَحَدٌ لِلصَّلٰوةِ۔

اپنے دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر اسی طرح بائیں پاؤں کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا میرے اس وضو کی طرح۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑا ہوا اور دو رکعتیں پڑھیں اس طرح کہ ان میں اپنے دل میں باتیں نہ کرے تو اس کے گزشتہ (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے کہا کہ ہمارے علماء کہتے ہیں کہ یہ وضو نماز کے لیے سب سے کامل ترین وضو ہے۔

(۵۳۹) وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِیِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهٗ فِی الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(۵۳۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم حمران رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت عثمان نے ایک برتن (پانی کا) طلب فرمایا۔ پس انہوں نے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈال کر دھویا۔ پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر کلی کی اور ناک صاف کیا پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین بار دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں کو تین تین بار دھویا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں ادا کیں اس طرح کہ ان میں اپنے دل کے ساتھ باتیں نہ کرے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

خلاصۃ الباب: اس باب میں وضو کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اور کامل ترین ہونے کی وضاحت کی گئی ہے اور بقول علماء یہ احادیث جو کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں وضو کی احادیث میں سے کامل واکمل اور بنیاد واساس ہیں۔ ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ وضو کے اعضاء کو تین تین بار دھویا جائے اور یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے۔ ایک دفعہ دھونا واجب کو پورا کرتا ہے دو مرتبہ دھونا بھی کافی ہے لیکن تین مرتبہ دھونا سنت ہے اور اس سے زائد بلا عذر مکروہ و بدعت اور پانی کا ضیاع ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ سر کا مسح ہے اور مسح ایک دفعہ ہوگا نہ کہ تین مرتبہ۔ کیونکہ تین مرتبہ مسح کرنے سے تو غسل ہی ہو جائے گا جو کہ نص کے بھی خلاف ہے۔ اسی احادیث بالا میں وضو کی دو رکعتیں تحیۃ الوضو کا بھی ذکر ہے لیکن یاد رہے کہ جن اوقات میں نماز پڑھنا ممنوع ہے (طلوع، زوال، غروب) اور جن اوقات میں نوافل مکروہ ہیں (صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک) تحیۃ الوضو بھی نہ پڑھے جائیں گے۔

۱۰۰: باب فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ عَقْبَهٗ

باب: وضوءِ اسکے بعد نماز کی فضیلت کا بیان

(۵۴۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِىُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ وَهُوَ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَجَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ عِنْدَ الْعَصْرِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَوَا للّٰهِ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَوْلَا اٰيَةٌ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا حَدَّثْتُكُمْ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَتَوَضَّاُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيُصَلِّىْ صَلٰوةً اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِىْ تَلِيْهَا۔

(۵۴۰) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خادم حمران سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور مسجد کے صحن میں تھے پس ان کے پاس عصر کے وقت مؤذن آیا۔ آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر اللہ کی کتاب میں آیت نہ ہوتی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ﴾ الخ تو میں یہ حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کوئی مسلمان آدمی وضو نہیں کرتا پس وہ اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھتا ہے مگر اللہ معاف کر دیتا ہے اس کے وہ تمام (صغیرہ) گناہ جو اس نماز سے پیوستہ دوسری نماز کے درمیان کیے تھے۔

(۵۴۱) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ اُسَامَةَ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يُصَلِّى الْمَكْتُوْبَةَ۔

(۵۴۱) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے دوسری روایت نقل ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر فرض نماز ادا کرے باقی حدیث مثل سابق ہے۔

(۵۴۲) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ لٰكِنَّ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ عُثْمَانُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَ اللّٰهِ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا وَاللّٰهِ لَوْ لَا اٰيَةٌ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَتَوَضَّاُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يُصَلِّى الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الَّتِىْ تَلِيْهَا قَالَ عُرْوَةُ الْاٰيَةُ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿اللّٰعِنُوْنَ﴾ [البقرة: ۱۵۹]

(۵۴۲) حضرت حمران رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وضو کر چکے تو فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں اگر اللہ عزوجل کی کتاب میں یہ آیت نہ ہوتی تو میں یہ حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز ادا کرے تو اس کے گناہ متصل نماز تک معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ عروہ نے کہا کہ وہ یہ آیت ہے۔ بے شک وہ لوگ جو ہمارے دلائل اور ہدایات کو چھپاتے ہیں اس کے بعد کہ ہم نے اس کو واضح کیا ہے لوگوں کے لیے کتاب اللہ میں۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

(۵۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِى الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْوَلِيْدِ

(۵۴۳) حضرت عمرو بن سعید بن عاص رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر

قَالَ نَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَّكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَ هَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يَاْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ۔

تھا آپ نے وضو کے لیے پانی منگوا کر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو مسلمان فرض نماز کا وقت پائے اور اچھی طرح وضو کرے اور خشوع وخضوع سے نماز ادا کرے تو وہ نماز اس کے تمام پچھلے گناہوں کے لیے کفارہ ہو جائے گی۔ بشرطیکہ اس سے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ ہوا ہو اور یہ سلسلہ ہمیشہ قائم رہے گا۔

(۵۴۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّىُّ قَالَا نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِىُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَادِيْثَ لَا اَدْرِىْ مَا هِىَ اِلَّا اَنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِىْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ وَمَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً وَّفِىْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ اَتَيْتُ عُثْمَانَ فَتَوَضَّاَ۔

(۵۴۴) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولیٰ حمران رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا۔ پس آپ نے وضو فرمایا اور کہا کہ لوگ احادیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں مگر میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا میرے اس وضو کی طرح پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس طرح وضو کرے گا اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چل کر جانا نفل ہو جاتا ہے۔

(۵۴۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَاَبِىْ بَكْرٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى النَّضْرِ عَنْ اَبِىْ اَنَسٍ اَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَزَادَ قُتَيْبَةُ فِىْ رِوَايَتِهٖ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِىْ اَنَسٍ قَالَ وَعِنْدَهٗ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۵۴۵) حضرت ابوانس بن مالک بن ابی عامر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹھنے کی جگہ وضو فرمایا پھر کہا کہ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہ دکھلاؤں۔ پھر آپ نے وضو کیا تین تین بار۔ قتیبہ کی سند میں یہ زیادتی ہے کہ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔

(۵۴۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ اَبِىْ صَخْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانٍ قَالَ كُنْتُ اَضَعُ لِعُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَهُوْرَهٗ فَمَا اَتٰى عَلَيْهِ يَوْمٌ اِلَّا

(۵۴۶) حضرت حمران بن ابان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے طہارت کا پانی رکھا کرتا تھا اور آپ پر کوئی دن ایسا نہیں آیا کہ آپ نے کچھ پانی اپنے اُوپر نہ بہا لیا ہو (غسل نہ کیا ہو) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے حدیث بیان کی ہمارے اس نماز سے فارغ ہونے کے

وَهُوَ يُفِيضُ عَلَيْهِ نُطْفَةً وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ انْصِرَافِنَا مِنْ صَلٰوتِنَا هٰذِهٖ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهَا الْعَصْرَ فَقَالَ مَا اَدْرِىْ اُحَدِّثُكُمْ بِشَىْءٍ اَوْ اَسْكُتُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ خَيْرًا فَحَدِّثْنَا وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُوْرَ الَّذِىْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّىْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِّمَا بَيْنَهُنَّ۔

بعد۔ مسعر نے کہا کہ اس سے مراد نمازِ عصر تھی۔ پس آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تم کو ایک بات بتاؤں یا خاموش رہوں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اگر وہ بھلائی کی بات ہے تو ہم سے بیان فرمائیں اور اگر اس کے علاوہ ہے تو اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو مسلمان پاکی حاصل کرے اور پوری طہارت حاصل کرے پھر یہ پانچوں نماز ادا کرتا رہے تو یہ نمازیں اپنے درمیانی اوقات میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

(۵۴۷)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِىْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا جَمِيْعًا نَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ ابْنَ اَبَانَ يُحَدِّثُ اَبَا بُرْدَةَ فِىْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فِىْ اِمَارَةِ بِشْرٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالصَّلَوٰتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ مُعَاذٍ وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ فِىْ اِمَارَةِ بِشْرٍ وَلَا ذِكْرُ الْمَكْتُوْبَاتِ۔

(۵۴۷) حضرت حمران بن ابان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ ابو بردہ سے اس مسجد میں بشر کے دورِ حکومت میں بیان کرتے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کو اللہ کے حکم کے مطابق پورا کرے تو فرض نمازیں اپنے درمیانی اوقات میں سرزد ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ غندر کی روایت میں حکومت' بشر اور فرض نماز کی قید نہیں ہے۔

(۵۴۸)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ تَوَضَّاَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمًا وُضُوْءًا حَسَنًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ هٰكَذَا ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ غُفِرَلَهٗ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(۵۴۸) حضرت حمران رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیا اور بہت اچھی طرح وضو کیا پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر فرمایا جس نے اس طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا محض نماز ادا کرنے کے ارادہ سے' معاف کیے جاتے ہیں اُس کے گزشتہ گناہ۔

(۵۴۹)وَحَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ وَيُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ الْحَكِيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِىَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِىْ سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ

(۵۴۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جس نے نماز کے لیے پورا وضو کیا پھر فرض نماز پڑھنے کے لیے چلا لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ یا مسجد میں نماز پڑھی۔ اللہ اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔

عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاءَ لِلصَّلٰوۃِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ فَصَلَّاھَا مَعَ النَّاسِ اَوْ مَعَ الْجَمَاعَۃِ اَوْ فِی الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ۔

۱۰۱: باب الصَّلٰوتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَ رَمَضَانَ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ مَا اجْتُنِبَتَ الْکَبَائِرَ

باب: پانچوں نمازیں جمعہ سے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ ہیں جو کبائر سے بچتے رہیں

(۵۵۰)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ وَقُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ کُلُّھُمْ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ ابْنُ اَیُّوْبَ نَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْقُوْبَ مَوْلَی الْحُرَقَۃِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ الصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْکَبَائِرُ۔

(۵۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اپنے درمیانی اوقات میں سرزد ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

(۵۵۱)وَحَدَّثَنِیْ نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَھْضَمِیُّ قَالَ اَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی قَالَ نَا ھِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ کَفَّارَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ۔

(۵۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پنجگانہ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک گناہوں کا کفارہ ہیں جو ان کے درمیان سرزد ہو جائے۔

(۵۵۲)وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاھِرِ ھَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ قَالَ نَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ اَبِیْ صَخْرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اِسْحٰقَ مَوْلٰی زَائِدَۃَ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ الصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ مَا بَیْنَھُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

(۵۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک اپنے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں جب تک کبیرہ (گناہوں) کا ارتکاب نہ کرے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: مذکورہ دونوں ابواب کی تمام احادیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ وضو اور نماز اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک اور باقی عبادات گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں لیکن ان اعمال سے آدمی کے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں اور یہی مراد ہے جیسے بعض احادیث میں کبائر کی صراحت بھی مذکور ہوئی ہے کیونکہ کبیرہ بغیر توبہ معاف نہیں ہوتے۔ گناہوں کا نیکیوں سے معاف ہونا قرآن سے بھی ثابت ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ﴿اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ﴾ (ھود: ۱۱۴) اور امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا وضو کے پانی سے بذریعہ کشف یہ جان لینا کہ کون سا گناہ ڈھل رہا ہے' کتب تواریخ میں مرقوم ہے۔

۱۰۲: باب الذِّكرِ المُستَحَبِّ عَقبَ الوُضُوءِ

باب: وضو کے بعد ذکر مستحب ہونے کے بیان میں

(۵۵۳) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیْعَةَ یَعْنِی ابْنَ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ وَحَدَّثَنِی اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَتْ عَلَیْنَا رِعَایَةُ الْاِبِلِ فَجَاءَ تْ نَوْبَتِی فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِیٍّ فَاَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا یُحَدِّثُ النَّاسَ فَاَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهٖ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّاءُ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَ هٗ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّی رَكْعَتَیْنِ مُقْبِلٌ عَلَیْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ مَا اَجْوَدَ هٰذِهٖ فَاِذَا قَائِلٌ بَیْنَ یَدَیَّ یَقُوْلُ الَّتِی قَبْلَهَا اَجْوَدُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُمَرُ قَالَ اِنِّی قَدْ رَاَیْتُكَ جِئْتَ اٰنِفًا قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّاءُ فَیُبْلِغُ اَوْ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَآءَ۔

(۵۵۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے اُوپر اُونٹوں کا چرانا لازم تھا۔ پس جب میری باری آئی تو میں اُونٹوں کو شام کو واپس لے کر لوٹا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے باتیں کرتے ہوئے پایا۔ میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول میں سے یہ بات معلوم کی کہ جو مسلمان وضو کرے پس اچھی طرح ہو اس کا وضو اور پھر کھڑا ہو پس دو رکعتیں نماز ادا کرے اس طرح کہ اپنے دِل اور چہرہ سے پوری توجہ کرنے والا ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا یہ کلام کیسا عمدہ و اعلیٰ ہے۔ پس اچانک ایک کہنے والے نے کہا جو میرے آگے تھا کہ اس سے پہلی بات اور بھی اچھی و عمدہ تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ تم ابھی ابھی آئے ہو اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اُس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ اُن میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

(۵۵۴) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ قَالَ نَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ وَاَبِی عُثْمَانَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرِ ابْنِ مَالِكِ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَوَضَّاءَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

(۵۵۴) حضرت عقبہ بن عامر کی یہی روایت دوسری سند سے بھی منقول ہے لیکن اس میں کلمہ شہادت کے یہ الفاظ ہیں: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ باقی حدیث مثل سابق ہے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ باب سے وضو کے بعد کلمہ شہادت کی فضیلت معلوم ہوئی ہے اور ترمذی کی روایت میں اس کے بعد یہ الفاظ بھی مروی ہیں: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ)) اور بروایت امام نسائی رحمہ اللہ یہ الفاظ بھی وضو کے بعد مستحب ہیں:

((سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ)) اس لیے مستحب یہ ہے کہ

کلمہ شہادت کے ساتھ ان دونوں دُعاؤں کو بھی پڑھ لیں تا کہ تمام احادیث پر عمل ہو جائے اور اسی طرح غسل کے بعد بھی ادعیہ مذکورہ کا پڑھنا مستحب ہے۔

۱۰۳: باب اٰخَرُ فِیْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ

(۵۵۵) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمِ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قِیْلَ لَهٗ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِاِنَآءٍ فَاَکْفَأَ مِنْهَا عَلٰی یَدَیْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِیَدَیْهِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا کَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(۵۵۶) وَحَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ زَکَرِیَّآءَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ۔

(۵۵۷) وَحَدَّثَنِی اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ قَالَ نَا مَعْنٌ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ یَحْیٰی بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَلَمْ یَقُلْ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدَةٍ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰی قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَاَ مِنْهُ وَغَسَلَ رِجْلَیْهِ۔

(۵۵۸) وَحَدَّثَنِی عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ قَالَ نَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی بِمِثْلِ

باب: طریقہ وضو کے بیان میں دوسرا باب

(۵۵۵) حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ صحابی سے کسی نے عرض کیا کہ ہمارے لیے وضو کرو' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی طرح۔ انہوں نے پانی کا برتن منگوایا اور برتن کو جھکا کر اس سے پانی اپنے دونوں ہاتھوں پر ڈالا۔ پس ان کو تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اس سے پانی نکالا' کلی کی اور ناک صاف کیا ایک ہاتھ سے اور اسی طرح تین بار کیا پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور اپنے چہرہ کو تین بار دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دو دو مرتبہ دھویا پھر برتن سے ہاتھ تر کر کے سر کا مسح کیا اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کو لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کو لائے پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے پھر فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح تھا۔

(۵۵۶) حضرت عمرو بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح اس اسناد کے ساتھ روایت ہے لیکن اس میں ٹخنوں تک کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۵۷) حضرت عمرو بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت اسی طرح مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور اس میں کَفٍّ وَّاحِدَةٍ نہیں فرمایا اور اس میں مسح رأس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سر کا مسح آگے سے شروع کیا اور گدی تک لے گئے پھر لوٹا کر اسی جگہ لائے جہاں سے مسح شروع کیا تھا اور اپنے پاؤں کو دھویا۔

(۵۵۸) حضرت عمرو بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت ان الفاظ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کلی کی' ناک میں پانی

اِسْنَادِهِمْ واقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ غَرَفَاتٍ وَقَالَ اَيْضًا فَمَسَحَ بِرَاسِهٖ فَاَقْبَلَ بِهٖ وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَهْزٌ اَمْلٰى عَلَيَّ وُهَيْبٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَقَالَ وُهَيْبٌ اَمْلٰى عَلَيَّ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ مَرَّتَيْنِ۔

ڈالا اور صاف کیا تین چلوؤں سے اور یہ بھی فرمایا کہ مسح راُس آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے کو ایک مرتبہ کیا۔

(۵۵۹)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ ح وَحَدَّثَنِي هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِيُّ وَاَبُو الطَّاهِرِ قَالُوْا نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ حَبَّانَ ابْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ ابْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِيِّ ثُمَّ الْاَنْصَارِيِّ يَذْكُرُ اَنَّهٗ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ فَمَضْمَضَ ثُمَّ اسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَّالْاُخْرٰى ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ بِمَآءٍ غَيْرَ فَضْلِ يَدِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ۔

(۵۵۹)حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے کلی کی پھر ناک صاف کیا پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا اور دائیں ہاتھ کو تین بار اور بائیں کو تین مرتبہ اور اپنے سر کا مسح ایسے پانی سے کیا جو ہاتھوں سے بچا ہوا نہ تھا اور پاؤں کو دھویا۔ یہاں تک کہ خوب صاف کیا۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: باب مذکور میں وضو کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ حدیثِ اوّل سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوّلاً ہاتھوں کو دھونے کے لیے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے جائیں بلکہ علیحدہ دھوئے جائیں جب ہاتھ دھولیں تو پھر پانی والے برتن میں بھی ہاتھ ڈالے جاسکتے ہیں اور اسی طرح حدیثِ اوّل میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے لیے کَفٍ وَاحِدَةٍ کے الفاظ ہیں جس سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا لیکن حقیقت یہ نہیں بلکہ جیسا دوسری احادیث میں مذکور ہے کہ یہ لفظ کَفٍ وَاحِدَةٍ نہیں ہے اور ترمذی، ابوداؤد، طبرانی اور بابِ مذکور کی چوتھی روایت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کلی اور ناک کے لیے علیحدہ علیحدہ تین تین چلوؤں میں پانی لیا جائے۔ یہی مستحب و مختار عندالاحناف ہے۔ باقی کَفٍ وَاحِدَةٍ سے ایک چلو مراد نہیں بلکہ ایک ہتھیلی مراد ہے۔ اسی طرح سر کا مسح استیعاباً یعنی پورے سر کا سنت ہے کیونکہ چوتھائی فرض ہے۔

۱۰۴: باب الْاِيْتَارِ فِي الْاِسْتِنْثَارِ وَ الْاِسْتِجْمَارِ

باب: ناک میں پانی ڈالنا اور استنجاء میں ڈھیلوں کا طاق مرتبہ استعمال کرنے کے بیان میں

(۵۶۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا وَاِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي اَنْفِهٖ مَآءً ثُمَّ لْيَنْثُرْ۔

(۵۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو طاق (یعنی ایک، تین، پانچ مرتبہ) کرے اور جب تم میں سے کوئی وضو کرے پس چاہیے کہ اپنے ناک میں پانی ڈالے پھر اس کو جھاڑے یعنی صاف کرے۔

(۵۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ابْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ۔

(۵۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اپنے دونوں نتھنوں کو پانی ڈال کر صاف کرے پھر ناک جھاڑے۔

(۵۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِى اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ۔

(۵۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو کرے تو ناک صاف کرے اور جو استنجاء کرے تو وہ طاق مرتبہ کرے۔

(۵۶۳) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ح وَحَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۵۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

(۵۶۴) وَ حَدَّثَنِى بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِى الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيَاشِيْمِهٖ۔

(۵۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ تین بار ناک جھاڑے کیونکہ شیطان اس کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔

(۵۶۵) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ رَافِعٍ عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوْتِرْ۔

(۵۶۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی استنجاء کرے تو طاق مرتبہ کرے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: باب مذکور کی احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ استنجاء سے فراغت کے بعد استجمار یعنی پیشاب و پاخانہ کی جگہ کو صاف کرنے کے لیے جو ڈھیلا استعمال کیا جائے وہ طاق مرتبہ استعمال کیا جائے اور اسی طرح ناک کو بھی طاق مرتبہ صاف کیا جائے اور استجمار میں اصل صفائی اور انقاء ہے جو کہ غالباً تین مرتبہ سے حاصل ہو جاتا ہے اور مقصود بھی طہارت وصفائی ہے۔ تین مرتبہ استجمار مستحب ہے واجب نہیں۔ حدیثِ ابوداؤد سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ جس شخص نے طاق مرتبہ استجمار کیا اُس نے اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا اُس پر کوئی حرج نہیں۔

١٠٥ :باب وُجُوْبِ غُسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِكَمَا لِهِمَا

باب: وضو میں دونوں پاؤں کو کامل طور پر دھونے کے وجوب کے بیان میں

(٥٦٦) حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِيُّ وَاَبُو الطَّاهِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالُوْا اَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَالِمٍ مَوْلٰى شَدَّادٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ تُوُفِّيَ سَعْدُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَدَخَلَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَتَوَضَّاَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

(٥٦٦) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کے پاس (اُن کے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ آئے اور ان کے ہاں وضو کیا تو سیّدہ ؓ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! وضو پورا اور مکمل طور پر کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (خشک) ایڑیوں کے لیے آگ سے ویل یعنی عذاب ہے۔

(٥٦٧) وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(٥٦٧) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے اسی طرح کی حدیث دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٥٦٨) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاَبِيْ مَعْنِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَوْ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ جَنَازَةِ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَمَرَرْنَا عَلٰى بَابِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

(٥٦٨) حضرت سالم ؓ مولی مہری سے روایت ہے کہ میں اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر ؓ' سعد بن ابی وقاص ؓ کے جنازے میں جا رہے تھے۔ ہم حجرۂ عائشہ ؓ کے دروازے کے پاس سے گزرے تو حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے نبی کریم ﷺ کی اسی طرح کی حدیث روایت کی۔

(٥٦٩) حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ نَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنِيْ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ مَوْلٰى شَدَّادِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ كُنْتُ اَنَا مَعَ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(٥٦٩) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے نبی کریم ﷺ سے ایسی حدیث دوسری سند سے بھی منقول ہے۔

(٥٧٠) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ

(٥٧٠) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف لوٹے۔ جب ہم راستہ میں موجود ایک پانی پر پہنچے تو لوگوں نے عصر کی نماز کے وقت جلدی وضو کیا اور وہ جلد باز تھے۔ ہم جب پہنچے تو ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں' ان کو پانی چھوا تک نہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّاءُ وْا وَهُمْ عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَاالْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

نے ارشاد فرمایا: ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی اور عذاب ہے۔ اچھی طرح پورا وضو کیا کرو۔

(۵۷۱)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ شُعْبَةَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ وَفِي حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي يَحْيَى الْاَعْرَجِ۔

(۵۷۱) یہ روایت ایک دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے لیکن اس میں ''وضو مکمل کرو'' جملہ منقول نہیں ہے۔

(۵۷۲) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ وَاَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ جَمِيْعًا عَنْ اَبِي عَوَانَةَ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا فَنَادٰى وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

(۵۷۲) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم کو پایا اور عصر کی نماز کا وقت آ گیا تھا۔ ہم اپنے اپنے پاؤں پر مسح کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باآواز بلند ارشاد فرمایا (خشک) ایڑیوں کے لیے آگ سے ویل وعذاب ہے۔

(۵۷۳)حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ نَا الرَّبِيْعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى رَجُلًا لَمْ يَغْسِلْ عَقِبَهٗ فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

(۵۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک آدمی نے اپنی ایڑی کو نہیں دھویا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے جہنم سے عذاب ہے۔

(۵۷۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ رَاٰى قَوْمًا يَتَوَضَّئُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَاِنِّي سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ۔

(۵۷۴) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بعض لوگوں کو دیکھا جو برتن سے وضو کر رہے تھے تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ وضو پورا کرو کیونکہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایڑیوں (خشک) کے لیے جہنم سے عذاب ہے۔

(۵۷۵)وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

(۵۷۵) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (خشک) ایڑیوں کے لیے جہنم سے ویل یعنی عذاب ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیث میں نبی ﷺ سے ان لوگوں کے لیے سخت وعید عذاب جہنم کی سنائی گئی ہے جو وضو کرتے ہوئے پاؤں کی ایڑیوں کو دھونے میں احتیاط نہیں کرتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ وضو کرتے ہوئے ایڑیوں کو اہتمام سے دھویا جائے۔ دوسری بات یہ بھی واضح ہوئی کہ پاؤں کا مسح کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ روافض کا مذہب یہی ہے کہ پاؤں کا مسح کیا جائے۔ آپ کا منع فرمانا اور پھر

اگر ایڑیوں کے خشک رہ جانے پر عذابِ جہنم کی وعید ہے تو پاؤں پورے کو نہ دھونے پر کیسے عذابِ جہنم سے نجات مل سکتی ہے لیکن روافض نے تو مذہب ہی سارا بدل ڈالا ہے۔ پاؤں کا دھونا فرض ہے یہ مسح کے قائل ہوئے اور موزوں پر مسح کرنا جائز ہے لیکن یہ اس کا انکار کرتے ہیں۔علی ہذا القیاس

۱۰۶ :باب وُجُوْبِ اِسْتِيْعَابِ جَمِيْعِ اَجْزَآءِ مَحَلِّ الطَّهَارَةِ

باب :اعضاءِ وضو کے تمام اجزاء کو پورا دھونے کے وجوب کے بیان میں

(۵۷۶)وَ حَدَّثَنِىْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ مَعْقِلٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا تَوَضَّاَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلٰى قَدَمِهٖ فَاَبْصَرَهُ النَّبِىُّ ﷺ فَقَالَ ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْئَكَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلّٰى۔

(۵۷۶)حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے وضو کیا اور اس کے پاؤں پر ایک ناخن کے برابر جگہ خشک رہ گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ واپس جاؤ۔ پس اپنا وضو اچھی طرح کرو۔ پس وہ لوٹ گیا پھر نماز پڑھی۔

خُلاصۃ الباب : باب مذکور کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو میں وضو کے اعضاء کو پورا دھونا واجب ہے اگر تھوڑی سی جگہ بھی خشک رہ گئی تو وضو نہ ہوگا یہ اتفاقی مسئلہ ہے۔اسی حدیث بالا سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ناواقفیت کی بناء پر کسی سے کوئی کوتاہی ہو جائے تو اس کو نرمی سے سمجھا دینا چاہیے اور اسی طرح یہ حدیث روافض کے خلاف ہے کہ وہ مسح کے قائل ہیں اور اہلسنّت والجماعت کی دلیل ہے کہ اگر ایک ناخن کے برابر بھی جگہ خشک رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا تو جو پورا پاؤں ہی نہ دھوئے اس کا وضو کیسے ہو سکتا ہے؟

۱۰۷ :باب خُرُوْجِ الْخَطَايَا مَعَ مَآءِ الْوُضُوْءِ

باب :وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کے نکلنے کے بیان میں

(۵۷۷)حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَّشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ

(۵۷۷)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ مسلمان یا مؤمن وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے آنکھوں سے کیے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ۔ جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ جو انہوں نے کسی چیز کو پکڑ کر کیے جھڑ جاتے ہیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ۔ جب وہ اپنے پاؤں کو دھوتا ہے تو پاؤں جن گناہوں کی طرف چل کر گئے وہ تمام گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا

اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ۔

ہے۔

(۵۷۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رَبْعِیِّ الْقَیْسِیُّ قَالَ نَا اَبُوْ هِشَّامٍ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِیَادٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَکِیْمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاءَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ۔

(۵۷۸)حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے اچھی طرح پورا پورا وضو کیا تو اس کے تمام بدن کے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی دونوں احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادوارد ہوا ہے کہ وضو کرنے سے وضو کرنے والے کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ یہ وضو کی ایک بہت بڑی فضیلت ہے لیکن علماء کرام نے ان گناہوں سے صغیرہ گناہ مراد لیے ہیں کیونکہ کبائر بغیر توبہ معاف نہیں ہوتے۔ جیسا کہ وضواور اس کے بعد نماز کی فضیلت کے باب میں کبائر کا استثناء گزر چکا ہے۔ گناہوں کے جھڑ جانے سے مراد یہ ہے کہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور نامہ اعمال سے اور دل پر جو گناہوں کا نقطہ ہوتا ہے مٹا دیا جاتا ہے۔

۱۰۸ :باب اِسْتِحْبَابِ اِطَالَةِ الْغُرَّةِ وَ التَّحْجِیْلِ فِی الْوُضُوْءِ

باب:اعضاءوضو کے چمکانے کو لمبا کرنا اور وضو میں مقررہ حد سے زیادہ دھونے کے استحباب کے بیان میں

(۵۷۹)حَدَّثَنِیْ اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَکَرِیَّآءَ بْنِ دِیْنَارٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالُوْا نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِیَّةَ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ نُعَیْمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَتَوَضَّاءُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی حَتّٰی اَشْرَعَ فِی الْعَضُدِ ثُمَّ یَدَهُ الْیُسْرٰی حَتّٰی اَشْرَعَ فِی الْعَضُدِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی حَتّٰی اَشْرَعَ فِی السَّاقِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی حَتّٰی اَشْرَعَ فِی السَّاقِ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَتَوَضَّاءُ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْتُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ فَلْیُطِلْ غُرَّتَهٗ وَتَحْجِیْلَهٗ۔

(۵۷۹)حضرت نعیم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا۔ پس انہوں نے اپنا چہرہ دھویا تو اس کو پورا پورا دھویا پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ دھویا یہاں تک کہ بازو کا ایک حصہ دھو ڈالا پھر بایاں ہاتھ بھی بازو تک دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں پنڈلی تک دھویا پھر بایاں پاؤں پنڈلی تک دھویا۔ پھر فرمایا میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پورا اور کامل وضو کرنے کی وجہ سے تم لوگ قیامت کے دن روشن پیشانی اور ہاتھ پاؤں والے ہو کر اُٹھو گے پس تم میں سے جو طاقت رکھتا ہو تو وہ اپنی پیشانی اور ہاتھ پاؤں کی نورانیت کو لمبا اور زیادہ کرے۔

(۵۸۰)وَ حَدَّثَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِیْدِ الْاَیْلِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ

(۵۸۰)حضرت نعیم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ نُعَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ رَاٰی اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَتَوَضَّاءُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ حَتّٰی کَادَ یَبْلُغُ الْمَنْکِبَیْنِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ حَتّٰی رَفَعَ اِلَی السَّاقَیْنِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِیْ یَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَرِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو دھویا یہاں تک قریب تھا کہ وہ اپنے کندھوں کو بھی دھو ڈالیں گے۔ پھر انہوں نے اپنے پاؤں کو دھویا یہاں تک کہ پنڈلیوں تک پہنچ گئے۔ پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت کے لوگ قیامت کے دن چمکدار چہرہ اور روشن ہاتھ پاؤں والے ہو کر آئیں گے' وضو کے اثر کی وجہ سے لہٰذا تم میں سے جو اس چمک اور روشنی کو لمبا کر سکتا ہو تو اس کو زیادہ لمبے کرے۔

(۵۸۱)حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ جَمِیْعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِیِّ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا مَرْوَانُ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ سَعْدِ ابْنِ طَارِقٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَیْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِیَتُهٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّیْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ کَمَا یَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْرِفُنَا یَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَکُمْ سِیْمَا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَرِ الْوُضُوْءِ۔

(۵۸۱)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا حوض مقام عدن سے لے کر ایلہ تک کے فاصلہ سے بھی زیادہ بڑا ہوگا اور اس کا پانی برف سے زیادہ سفید' شہد ملے دودھ سے زیادہ میٹھا ہوگا اور اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں سے زیادہ ہوگی اور میں اس حوض سے دوسری اُمت کے لوگوں کو اس طرح روکوں گا جس طرح کوئی آدمی اپنے حوض سے دوسروں کے اُونٹوں کو (پانی پینے سے) روکتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ اس دن ہمیں پہچان لیں گے؟ فرمایا: ہاں! تمہارے لیے ایسا نشان ہوگا جو باقی اُمتوں میں سے کسی کے لیے نہ ہوگا۔ تم میرے سامنے آؤ گے' اس حال میں کہ (تمہارے چہرے' ہاتھ اور پاؤں) وضو کے اثر کی وجہ سے روشن اور چمکدار ہوں گے۔

(۵۸۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ وَّوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ قَالَا نَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرِدُ عَلَیَّ اُمَّتِی الْحَوْضَ وَاَنَا اَذُوْدُ النَّاسَ عَنْهُ کَمَا یَذُوْدُ الرَّجُلُ اِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ اِبِلِهٖ قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَتَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ لَکُمْ سِیْمَا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ غَیْرِکُمْ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ

(۵۸۲)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کے لوگ میرے پاس حوض پر آئیں گے اور میں اس سے لوگوں کو اس طرح دُور کروں گا جس طرح کوئی آدمی دوسرے آدمی کے اُونٹوں کو دُور کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ہم کو پہچان لیں گے؟ فرمایا: ہاں! تمہارے لیے ایک ایسی علامت ونشانی ہوگی جو تمہارے علاوہ کسی کے لیے نہ ہوگی۔ تم جس وقت میرے پاس آؤ گے تو وضو کے آثار کی وجہ سے تمہارے چہرے' ہاتھ اور پاؤں چمکدار اور روشن ہوں گے اور

آثَارِ الْوُضُوْءِ وَلَيُصَدَّنَّ عَنِّىْ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ فَلَا يَصِلُوْنَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰؤُلَآءِ مِنْ اَصْحَابِىْ فَيُجِيْبُنِىْ مَلَكٌ فَيَقُوْلُ وَهَلْ تَدْرِىْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔

تم میں سے ایک جماعت کو میرے پاس آنے سے روکا جائے گا۔ وہ میرے تک نہ پہنچ سکیں گے۔ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میری اُمت میں سے ہیں۔ ایک فرشتہ مجھے جواب دے گا کہ آپ کو معلوم بھی ہے کہ آپ کے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا نئی باتیں (بدعات) نکال لی تھیں؟

(۵۸۳) وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِّبْعِيِّ بْنِ خَرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِىْ لَاَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ وَّالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَذُوْدُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُوْدُ الرَّجُلُ الْاِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ تَرِدُوْنَ عَلَىَّ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ غَيْرِكُمْ۔

(۵۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض مقام عدن سے لے کر ایلہ کے فاصلہ سے بھی زیادہ بڑا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اس حوض سے لوگوں کو اس طرح دُور کروں گا جس طرح کوئی آدمی اجنبی اُونٹوں کو اپنے حوض سے دُور کرتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم کو پہچان لیں گے؟ فرمایا: ہاں! تم میرے پاس چمک دار، روشن چہرے اور ہاتھ پاؤں والے ہو کر آؤ گے وضو کے آثار کی وجہ سے اور یہ علامت تمہارے علاوہ کسی میں نہ ہوگی۔

(۵۸۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَسُرَيْجُ ابْنُ يُوْنُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنِى الْعَلَآءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَ لَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتُمْ اَصْحَابِىْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَىْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ اَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِىْ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّآلُّ فَاُنَادِيْهِمْ اَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ قَدْ

(۵۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے اور فرمایا: سلامتی ہو تم پر مؤمنوں کے گھر ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ ہم اپنے (دینی) بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا تم تو میرے صحابہ ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ اپنی اُمت کے ان لوگوں کو اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک نہیں آئے؟ آپ نے فرمایا: بھلا تم دیکھو اگر کسی شخص کی سفید پیشانی والے، سفید پاؤں والے گھوڑے سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو ان میں سے پہچان نہ لے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ جب آئیں گے تو وضو کے اثر کی وجہ سے ان کے چہرے ہاتھ اور پاؤں چمکدار اور روشن ہوں گے اور میں ان سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور سنو!

بَدَّلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا۔

بعض لوگ میرے حوض سے اس طرح دُور کیے جائیں گے جس طرح بھٹکا ہوا اُونٹ دُور کر دیا جاتا ہے۔ میں ان کو پکاروں گا اِدھر آ ؤ تو حکم ہوگا کہ انہوں نے آپ کے وصال کے بعد (دین کو) بدل دیا تھا۔ تب میں کہوں گا: دُور ہو جاؤ' دُور ہو جاؤ۔

(۵۸۵)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَ نَا مَعْنٌ قَالَ نَا مَالِكٌ جَمِيْعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ اِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّوْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِيْ۔

(۵۸۵)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے اور ارشاد فرمایا: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّوْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ)) باقی حدیث مبارکہ پہلی حدیث کی طرح ہے اور آدمیوں کے روکے جانے کا اس میں ذکر نہیں۔

۱۰۹: باب تَبْلُغُ الْحِلْيَةَ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءَ

باب: وضو میں پانی کے پہنچنے کی جگہ تک زیور ڈالے جانے کے بیان میں

(۵۸۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ اِبْطَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ فَقَالَ يَا بَنِيْ فَرُّوْخَ اَنْتُمْ هٰهُنَا لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّاْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُوْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔

(۵۸۶)حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا تھا اور وہ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے وہ اپنے ہاتھ دھونے کو بڑھاتے تھے یہاں تک کہ بغل تک دھویا۔ میں نے عرض کیا: اے ابو ہریرہ! یہ کیسا وضو ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے بنی فروخ! یعنی اے عجمی تم یہاں ہو؟ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: قیامت کے دن مؤمن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا اثر پہنچے گا۔

خلاصۃ الباب: مندرجہ بالا دونوں ابواب کی تمام احادیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول یہ فضیلت معلوم ہوئی کہ قیامت کے دن اعضاء وضو چمکدار اور روشن ہوں گے اور یہی اُمت محمدیہ علی صاحبہا والصلوۃ والتسلیم کی علامت و نشانی ہوگی۔ تو اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے اعضاء وضو کو طولاً زیادہ دھونا مستحب ہے اور بعض لوگوں کو دین میں نئی نئی بدعات نکالنے کے جرم کی وجہ سے حوضِ کوثر سے دُور کر دیا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سُحْقًا سُحْقًا فرمائیں گے اور جتنا اعضائے وضو کو دھویا جاتا ہے اتنے حصّہ تک قیامت کے دن جنتی کو زیور پہنایا جائے گا۔

۱۱۰ :باب فَضْلِ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءَ عَلَى الْمَكَارِهِ

باب: حالتِ تکلیف میں پورا وضو کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۵۸۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنِى الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَاءَ اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ۔

(۵۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جس سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور اس سے درجات بلند ہوتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: سختی اور تکلیف میں وضو کامل طور پر کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔ (بلندئ درجات کا ذریعہ ہیں) پس تمہارے لیے یہی رِباط ہے۔

(۵۸۸)حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَ نَا مَعْنٌ قَالَ نَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ جَمِيْعًا عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ ذِكْرُ الرِّبَاطِ وَفِىْ حَدِيْثِ مَالِكٍ ثِنْتَيْنِ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ۔

(۵۸۸) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت مروی ہے لیکن اس میں رِباط کا لفظ نہیں ہے اور مالک کی روایت میں فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ دو مرتبہ ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: باب مذکور کی حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کی فضیلت بیان فرمائی ہے بالخصوص جب تکلیف ہو یا سردی ہو یا سختی ہو اور وضو کرنا مشکل ہو تو وضو کی فضیلت اور بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح مسجد کی طرف چل کر جانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا بھی بہت زیادہ ثواب و اَجر رکھتا ہے۔ رِباط کا معنی ہے کسی جگہ کسی چیز کو روک رکھنا۔ یہاں یہ معنی ہوگا کہ اس آدمی نے باوجودیکہ دِل وضو پر آمادہ نہیں لیکن اس نے اپنے آپ کو ارشادِ رسول کے حوالہ کر دیا ہے۔

۱۱۱ :باب السِّوَاكِ

باب: مسواک کرنے کے بیان میں

(۵۸۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِىْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

(۵۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مؤمنین پر دُشوار نہ ہوتا اور زہیر کی حدیث میں ہے اگر مجھے اپنی اُمت پر دُشوار نہ معلوم ہوتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۵۹۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا ابْنُ

(۵۹۰) حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیّدہ عائشہ

بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے تو کون سے کام سے ابتداء فرماتے؟ تو انہوں نے فرمایا: مسواک سے۔

(۵۹۱)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ بَدَءَ بِالسِّوَاكِ۔

(۵۹۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔

(۵۹۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَرِيْرٍ الْمَعْوَلِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَطَرْفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهٖ۔

(۵۹۲) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر مسواک کا ایک سرا تھا۔

(۵۹۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

(۵۹۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لیے اُٹھتے تو مُنہ مبارک کو مسواک سے صاف کرتے تھے۔

(۵۹۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَقُوْلُوْا لِيَتَهَجَّدَ۔

(۵۹۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے تو (سب سے پہلے) مسواک فرماتے اور اس میں تہجد (کی نماز کا) ذکر نہیں کیا۔

(۵۹۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَحُصَيْنٌ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

(۵۹۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے تو (سب سے پہلے) مسواک فرماتے۔

(۵۹۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي اٰلِ عِمْرَانَ: ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

(۵۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصہ میں اُٹھے' باہر نکلے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر سورۂ آلِ عمران کی یہ آیت: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ﴾ سے ﴿فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ تک

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ : ﴿فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ [آل عمران: ۱۹۰، ۱۹۱] ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْبَيْتِ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ اِضْطَجَعَ ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ ثُمَّ رَجَعَ فَتَسَوَّكَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى۔

تلاوت فرمائی۔ پھر گھر واپس تشریف لائے۔ پس مسواک کی اور وضوفرمایا پھر کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی پھر آپ لیٹ گئے پھر اُٹھے اور باہر نکلے' آسمان کی طرف دیکھا اور یہی آیت تلاوت فرمائی پھر واپس آئے' مسواک کی اور وضوفرمایا پھر کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی۔

خلاصۃ الباب: باب مذکور کی احادیثِ مبارکہ سے مسواک کی اہمیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل معلوم ہوا۔ مسواک کرنا وضو کی سنتوں میں سے ہے اور مسواک سنت مؤکدہ ہے' فرض و واجب نہیں ہے۔ مسواک مردوں کے علاوہ عورتوں کے لیے بھی سنت ہے۔ مسواک کے بہت زیادہ فضائل اور بہت فوائد ہیں۔ حدیث میں ہے کہ مسواک کے ستر سے زائد فوائد ہیں۔ اسی طرح روزہ دار بھی ہر قسم کی مسواک گیلی ہو یا خشک کر سکتا ہے۔ مسواک کی اہمیت اس حدیث سے بھی معلوم ہوتی ہے جو بخاری شریف میں مروی ہے کہ آپ نے آخری وقت بھی سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا چبایا ہوا مسواک فرمایا۔ مسواک ہر قسم کے درخت کا کر سکتے ہیں۔ مقصود دانتوں کی صفائی ہے۔ دائیں ہاتھ سے دانتوں میں عرضاً مسواک کی جائے اور دائیں طرف سے شروع کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طولاً بھی مسواک کرنا ثابت ہے اور اس سے دانتوں کے درمیان خلا میں پھنسے ہوئے کھانے کے ریشے بھی اچھے طریقے سے صاف ہو جاتے ہیں۔ استعمال کے بعد مسواک کو صاف کر کے رکھا جائے اور اگر کسی وقت مسواک نہ مل سکے تو اُنگلی سے دانتوں کو مل لیا جائے۔

۱۱۲: باب خِصَالِ الْفِطْرَةِ

باب: فطرتی خصلتوں کے بیان میں

(۵۹۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ۔

(۵۹۷)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرنا' زیر ناف بال صاف کرنا' ناخن کاٹنا' بغلوں کے بال اُکھیڑنا اور مونچھیں کترانا۔

(۵۹۸)حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ۔

(۵۹۸)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرت (سنت) ہیں: (۱)ختنہ کرانا' (۲)زیر ناف بال صاف کرنا' (۳)مونچھیں کتروانا' (۴)ناخنوں کو کاٹنا اور (۵)بغلوں کے بالوں کو اُکھیڑنا۔

(۵۹۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ

(۵۹۹)حضرت انس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ ہمارے لیے مونچھیں کتروانے' ناخن کاٹنے' بغلوں کے بال اُکھیڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے میں مدت مقرر کی گئی ہے کہ ہم چالیس دن سے

اَنَسٌ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْإِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

زیادہ نہ چھوڑیں۔ (یعنی یہ زیادہ سے زیادہ مدت ہے وگرنہ بہتر اس عرصہ سے پہلے ہی ہے)

(٦٠٠)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى۔

(٦٠٠) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مونچھیں کترواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

(٦٠١)وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ۔

(٦٠١) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے مونچھوں کو جڑ سے کاٹنے اور ڈاڑھی کو بڑھانے کا۔

(٦٠٢)حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَوْفُوا اللِّحٰى۔

(٦٠٢) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مشرکوں کی مخالفت کیا کرو' مونچھیں کترواکر اور ڈاڑھی کو بڑھا کر۔

(٦٠٣)وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوْبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوا اللِّحٰى خَالِفُوا الْمَجُوْسَ۔

(٦٠٣) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھوں کو کتراؤ اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مجوس یعنی آتش پرستوں کی مخالفت کیا کرو۔

(٦٠٤)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّاءُ قَالَ مُصْعَبٌ وَّنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ زَادَ قُتَيْبَةُ قَالَ وَكِيْعٌ اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ۔

(٦٠٤) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' دس چیزیں سنّت ہیں: مونچھیں کتروانا' ڈاڑھی بڑھانا' مسواک کرنا' ناک میں پانی ڈالنا' ناخنوں کا کاٹنا' جوڑ دھونا' بغل کے بال اُکھیڑنا' زیر ناف بال صاف کرنا' پانی سے استنجاء کرنا۔ مصعب راوی بیان کرتے ہیں کہ دسویں چیز (کیا تھی) میں بھول گیا۔ شاید وہ کلی کرنا ہو۔

(۶۰۵) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِىْ زَآئِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَبُوْهُ وَ نَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ۔

(۶۰۵) ایک دوسری سند سے یہی حدیث روایت کی ہے لیکن اس میں نَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ کا لفظ نہیں۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث میں نبی کریم ﷺ کے ارشادات سے چند فطری باتیں معلوم ہوئیں لیکن فطرت سے یہاں مراد سنت ہے۔ مثلاً ختنہ کرنا' زیر ناف بال صاف کرنا' بغلوں کے بال مونڈنا' ڈاڑھی بڑھانا' مونچھیں کتروانا' ناخن کاٹنا' مسواک کرنا' ناک میں پانی ڈالنا' کلی کرنا' پانی سے استنجاء کرنا وغیرہ۔ یہ سب باتیں سنت ہیں۔ ختنہ کے بارے میں سنت یہ ہے کہ بچہ کی پیدائش سے ساتویں دن کیا جائے اور بعد میں بھی کیا جا سکتا ہے۔ زیر ناف بال' ناخن کاٹنا' بغلوں کے بال مونڈنا وغیرہ۔ ہفتہ میں ایک بار اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک چھوڑ سکتے ہیں بعد میں گناہ گار ہوگا۔ ڈاڑھی ایک قبضہ سے کم کاٹنا یا منڈوانا مکروہ ہے کیونکہ یہ مجوس کا طریقہ تھا۔ مونچھیں کتروانے کا حکم ہے اس لیے اتنی بڑی مونچھیں رکھنا جو اُوپر والے ہونٹ سے نیچے لٹک رہی ہوں مکروہ ہے۔ اسی طرح کلی کرنا' مسواک کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وغیرہ بھی سنت ہیں' واجب نہیں۔ جیسا کہ آخری حدیث سے واضح ہو رہا ہے۔

۱۱۳: باب الْاِسْتِطَابَةِ

باب: استنجاء کے بیان میں

(۶۰۶) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلَّ شَیْءٍ حَتّٰى الْخِرَآءَةَ قَالَ فَقَالَ اَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِىَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِىَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِىَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔

(۶۰۶) حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں ان سے کہا گیا کہ تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو ہر بات کی تعلیم دیتے ہیں یہاں تک کہ رفع حاجت کے لیے بیٹھنے کا طریقہ بھی بتا دیا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب و پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے سے اور دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے یا ہم استنجاء کریں تین سے کم پتھروں کے ساتھ یا گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرنے کو منع فرمایا۔

(۶۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا الْمُشْرِكُوْنَ اِنِّىْ اَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى يُعَلِّمَكُمُ الْخِرَآءَةَ فَقَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ نَهَانَا اَنْ يَّسْتَنْجِىَ اَحَدُنَا بِيَمِيْنِهٖ اَوْ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَنَهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِىْ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ۔

(۶۰۷) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو بعض مشرکین نے کہا میں نے دیکھا کہ تمہارے صاحب یعنی نبی ﷺ تم کو ہر بات سکھاتے ہیں یہاں تک کہ رفع حاجت کا طریقہ بھی تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک آپ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے یا قبلہ کی طرف رُخ کرے اور ہم کو گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنے کو منع فرمایا اور آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجاء نہ کرے۔

(۶۰۸)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا اَبُوْ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ اَوْ بِبَعَرٍ۔

(۶۰۸) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی یا مینگنی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں استنجاء کے آداب بیان فرمائے گئے ہیں مثلاً استنجاء کے وقت یا قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رُخ کر کے نہ بیٹھا جائے (نہ پیٹھ کر کے بلکہ شمالاً جنوباً بیٹھا جائے)۔ ہڈی، گوبر یا مینگنی اور لید وغیرہ کے ساتھ استنجاء نہ کیا جائے۔ اسی طرح استنجاء کے وقت تین پتھر استعمال کیے جائیں لیکن اصل مقصود انقاء اور صفائی ہے اور اگر وہ ایک ہی سے ہو جائے تو کافی ہے۔ تین پتھر ضروری نہیں ہیں۔ اسی طرح بلا ضرورت دائیں ہاتھ کے ساتھ بھی استنجاء نہ کیا جائے۔

۱۱۴: باب اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَآئِطٍ اَوْ بَوْلٍ

باب: پاخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف مُنہ کرنے کا بیان

(۶۰۹)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِبَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ قَالَ: نَعَمْ۔

(۶۰۹) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم رفع حاجت کے لیے جاؤ پیشاب یا پاخانہ کے لیے تو نہ قبلہ کی طرف مُنہ کرو اور نہ پیٹھ۔ البتہ مشرق یا مغرب کی طرف مُنہ کرو۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مُلکِ شام گئے۔ تو ہم نے وہاں بیت الخلاء قبلہ رُخ بنے ہوئے پائے۔ ہم قبلہ سے پھر جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے تھے۔

(۶۱۰)وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِيْ ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى حَاجَتِهٖ فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا۔

(۶۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلہ کی طرف نہ تو مُنہ کرے اور نہ پیٹھ۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم معلوم ہوا ہے کہ رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ کر کے نہ بیٹھے خواہ بیت الخلاء ہو یا جنگل۔ یہ حکم بیت اللہ کی تعظیم کی وجہ سے ہے۔ اس لیے پیشاب و پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح بیت المقدس کی طرف بھی مُنہ کر کے پیشاب وغیرہ کرنا مکروہ ہے۔

۱۱۵: باب الرُّخْصَةُ فِي

باب: عمارات میں اِس اَمر کی رُخصت کے بیان

ذٰلِكَ فِي الْاَبْنِيَةِ

میں

(٦١١) وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَى الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلَاتِي انْصَرَفْتُ اِلَيْهِ مِنْ شِقِّي فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ يَقُوْلُ نَاسٌ اِذَا قَعَدْتَ لِلْحَاجَةِ تَكُوْنُ لَكَ فَلَا تَقْعُدْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَلَا بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَلَقَدْ رَقِيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ۔

(٦١١) حضرت واسع بن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبلہ کی طرف اپنی پیٹھ کی ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ جب میں نماز ادا کر چکا تو میں آپ کی طرف اپنی ایک جانب سے پھرا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ جب تو قضائے حاجت کو بیٹھے تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف مُنہ کر کے نہ بیٹھ حالانکہ میں گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو اینٹوں پر قضائے حاجت کے لیے بیت المقدس کی طرف مُنہ کیے بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(٦١٢) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيْتُ عَلٰى بَيْتِ اُخْتِي حَفْصَةَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا لِحَاجَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ۔

(٦١٢) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنی بہن حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قضائے حاجت کے لیے مُلکِ شام کی طرف مُنہ کر کے بیٹھے ہوئے دیکھا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے بظاہر آپ کا قضائے حاجت کے وقت بیت الخلاء میں بیت المقدس کی طرف مُنہ کر کے بیٹھنا معلوم ہوتا ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ آپ نے کسی عذر یا مجبوری کی بناء پر ایسا کیا ہو یا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے پوری طرح نہ دیکھا ہو اور خیال کیا کہ آپ بیت المقدس کی طرف مُنہ کیے ہوئے ہیں۔ اصل بات وہی ہے جو پچھلے باب کے خلاصۃ الباب میں لکھی گئی کہ قبلہ اور بیت المقدس کی طرف بلا عذر مُنہ کرنا مکروہ ہے۔ خواہ بیت الخلاء ہو یا جنگل۔

١١٦: باب النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَآءِ بِالْيَمِيْنِ

باب: دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء کرنے سے روکنے کے بیان میں

(٦١٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُمْسِكَنَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَهُوَ يَبُوْلُ وَلَا

(٦١٣) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی حالت پیشاب میں اپنے عضو خاص کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے اور برتن میں سانس نہ لے۔

يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَآءِ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَآءِ۔

(۶۱۴)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَآءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔

(۶۱۴) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو اپنے ذکر (عضو مخصوص) کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

(۶۱۵)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ نَا الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْاِنَآءِ وَاَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَاَنْ يَسْتَطِيْبَ بِيَمِيْنِهٖ۔

(۶۱۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور آلہ تناسل کو دائیں ہاتھ سے چھونے اور دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب وغیرہ کے وقت اپنے آلۂ تناسل کو دایاں ہاتھ لگانے اور دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے اور پیتے وقت برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔ یہ ممانعت دائیں ہاتھ کی شرافت وعظمت کی وجہ سے ہے اور بلا عذر ایسا کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ اَمر ہے۔

۱۱۷: باب التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ وَغَيْرِهٖ

باب: طہارت وغیرہ میں دائیں طرف سے شروع کرنے کے بیان میں

(۶۱۶)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ اَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ۔

(۶۱۶) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طہارت فرماتے تو صفائی میں داہنی طرف سے ابتداء کرتے اور کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں (بھی) دائیں ہی طرف سے ابتداء کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

(۶۱۷)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي شَاْنِهٖ كُلِّهٖ فِي نَعْلَيْهِ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ۔

(۶۱۷) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ مثلاً جوتا پہننا اور کنگھی کرنا اور طہارت حاصل کرنا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی دونوں احادیث مبارکہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہر کام میں دائیں طرف سے شروع کرنا معلوم ہوا۔ خواہ وہ کنگھی کرنا ہو وضو کرنا ہو یا جوتا پہننا وغیرہ اور یہی سنت ہے لباس پہننے میں۔ کسی گھر میں یا مسجد یا کمرہ میں داخل ہونے میں بھی دائیں طرف کو اپنایا جائے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ عمل ہے۔

۱۱۸ :باب النَّهْيِ عَنِ التَّخَلِّيْ فِي الطُّرُقِ وَالظِّلَالِ

(۶۱۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنِى الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اتَّقُوْا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِىْ يَتَخَلّٰى فِى طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِى ظِلِّهِمْ۔

باب: راستہ اور سایہ میں پاخانہ وغیرہ کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۶۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لعنت کے دو کاموں سے بچو'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: وہ لعنت کے کام کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو لوگوں کے راستہ میں یا اُن کے سایہ (کی جگہ) میں قضائے حاجت کرے۔ یعنی اُس کا یہ عمل موجب لعنت ہے۔

۱۱۹ :باب الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ مِنْ التَّبَرُّزُ

(۶۱۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِى مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَتَبِعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيْضَاةٌ وَهُوَ اَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ سِدْرَةٍ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اسْتَنْجٰى بِالْمَآءِ۔

باب: قضائے حاجت کے بعد پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کے بیان میں

(۶۱۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور آپ کے پیچھے ایک لڑکا تھا جو پانی کا ایک لوٹا اُٹھائے ہوئے تھا اور وہ ہم میں سب سے چھوٹا تھا۔ اُس نے اِس برتن کو ایک بیری کے درخت کے پاس رکھ دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے قضائے حاجت کی اور آپ پانی سے استنجاء کر کے ہمارے پاس تشریف لائے۔

(۶۲۰)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِى مَيْمُوْنَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَآءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِىْ اِدَاوَةً مِّنْ مَّآءٍ وَّعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِىْ بِالْمَآءِ۔

(۶۲۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور میرے جیسا ایک اور نوجوان پانی کا برتن اور نیزہ اُٹھاتے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے ساتھ استنجاء فرماتے۔

(۶۲۱)وَحَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِى ابْنَ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِى رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِى مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَرَّزُ لِحَاجَتِهٖ

(۶۲۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے دُور تشریف لے جاتے تھے پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس (پانی) کے ساتھ استنجاء

فَاٰتِيهِ بِالْمَآءِ فَيَتَغَسَّلُ بِهٖ۔ فرماتے۔

خلاصۃ الباب: ان دونوں ابواب کی چاروں احادیثِ مبارکہ میں استنجاء کرنے کے بعض آداب کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً راستہ میں اور سایہ میں پیشاب وغیرہ نہ کیا جائے۔ اس طرح استنجاء اور قضاءِ حاجت کیلئے دُور جانا اور پانی سے استنجاء کرنا وغیرہ۔ اسی طرح صاحب فضل آدمی دوسروں سے کسی کام میں مدد لے سکتا ہے۔ اہل اللہ کی خدمت مستحب اور باعث اَجر وثواب ہے۔ اسی طرح تیسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ جگہ کو نرم کرنے کے لیے نیزہ وغیرہ بھی استعمال کر سکتے ہیں تا کہ پیشاب کی چھینٹوں سے بچا جا سکے۔ واللہ اعلم

۱۲۰: باب الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں

(۶۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِى مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ بَالَ جَرِيْرٌ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيلَ تَفْعَلُ هٰذَا فَقَالَ نَعَمْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ اِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ لِاَنَّ اِسْلَامَ جَرِيْرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَآئِدَةِ۔

(۶۲۲) حضرت ہمام سے روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ ان سے کہا گیا تم ایسا کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے پیشاب کیا پھر وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ ابراہیم کہتے ہیں لوگوں کو یہ حدیث بھلی لگتی تھی کیونکہ حضرت جریر سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد (جس میں آیت وضو ہو) مسلمان ہوئے یعنی آیت وضو میں پاؤں دھونے کا حکم ہے۔ ان کی یہ حدیث آیت وضو سے منسوخ نہیں ہے۔

(۶۲۳) وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ فِى هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِى مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ فِى حَدِيْثِ عِيسٰى وَسُفْيَانَ قَالَ فَكَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ لِاَنَّ اِسْلَامَ جَرِيْرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَآئِدَةِ۔

(۶۲۳) ایک دوسری سند سے بھی یہی روایت منقول ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ عبداللہ کے اصحاب کو یہ حدیث بھلی معلوم ہوتی تھی کیونکہ جریر نزولِ (سورہ) مائدہ کے بعد مسلمان ہوئے۔

(۶۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ حَتّٰى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّاَ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

(۶۲۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ ایک قوم کے کوڑے کی جگہ پر پہنچے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ میں علیحدہ ہو گیا۔ آپ نے (اشارہ سے) مجھے قریب بلایا' میں قریب ہو گیا یہاں تک کہ میں آپ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ نے وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

(۶۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ

(۶۲۵) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ

مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي وَآئِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَبُوْلُ فِي قَارُوْرَةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ كَانَ اِذَآ اَصَابَ جِلْدَ اَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهٗ بِالْمَقَارِيْضِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَوَ دِدْتُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ هٰذَا التَّشْدِيْدَ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِي اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰى فَاَتٰى سُبَاطَةً خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ حَتّٰى فَرَغَ۔

(۶۲۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِيْهَا مَآءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ مَكَانَ حِيْنَ حَتّٰى۔

(۶۲۷)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

(۶۲۸)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ اَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْ نَزَلَ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ جَآءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ كَانَتْ مَعِيَ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

(۶۲۹)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ

اشعری رضی اللہ عنہ پیشاب کے بارے میں بہت سختی کے ساتھ احتیاط فرماتے تھے اور ایک بوتل میں پیشاب کرتے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل میں سے اگر کسی کی جلد کو پیشاب لگ جاتا تو وہ اس کھال کو حکماً قینچیوں سے کاٹتا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ تمہارے ساتھی اس معاملہ میں اس قدر سختی نہ کرتے کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیدل چل رہا تھا تو آپ قوم کے کوڑے کی جگہ پر آئے جو ایک دیوار کے پیچھے تھا۔ آپ کھڑے ہوئے جیسا کہ تمہارا کوئی کھڑا ہوتا اور پیشاب کیا۔ میں آپ سے دُور ہو گیا۔ پس آپ نے مجھے اپنی طرف اشارہ کیا۔ میں آیا اور آپ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ پیشاب سے فارغ ہوئے۔

(۶۲۶) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈول لائے اور اس میں پانی تھا۔ پس انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی ڈالا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت سے فارغ ہوئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(۶۲۷) حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث دوسری اسناد کے ساتھ مروی ہے لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا پھر موزوں پر مسح کیا۔

(۶۲۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ اچانک اُترے اور اپنی حاجت سے فارغ ہوئے۔ پھر آپ واپس آئے تو میں نے اپنے پاس موجود برتن میں سے پانی ڈالا۔ آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

(۶۲۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے

اَبُوْ بَكْرٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ! خُذِالْإِدَاوَةَ فَاَخَذْتُهَا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ جَآءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ اَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى۔

ہیں ایک روز میں نبی کریمؐ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: اے مغیرہ! برتن لے آ۔ میں لے کر آیا۔ پھر میں آپ کے ساتھ نکل پڑا۔ رسول اللہؐ چلے یہاں تک کہ مجھ سے غائب ہوگئے۔ آپ اپنی حاجت سے فارغ ہوکر واپس آئے۔ آپ نے ایک تنگ آستینوں والا شامی جبہ پہنا ہوا تھا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس کی آستین سے نکالنا چاہا لیکن وہ بہت تنگ تھی تو آپ نے اس کے نیچے سے اپنا ہاتھ مبارک نکالا۔ پھر میں نے آپ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو فرمایا جیسے آپ کا نماز کے لیے وضو کرتے۔ پھر اپنے موزوں پر مسح فرمایا' پھر نماز ادا کی۔

(۶۳۰)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيْعًا عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهٗ بِالْإِدَاوَةِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتِ الْجُبَّةُ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى بِنَا۔

(۶۳۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کو پورا کرنے کے لیے باہر نکلے۔ پس جب آپ واپس آئے تو میں پانی کے برتن کے ساتھ آپ کو ملا۔ میں نے پانی ڈالا۔ آپ نے ہاتھوں کو دھویا پھر اپنے چہرے کو دھویا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلائیاں دھونی چاہیں۔ جبہ تنگ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلائیوں کو جبہ کے نیچے سے نکالا اور ان کو دھویا اور سر کا مسح کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ پھر ہم کو نماز پڑھائی۔

(۶۳۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِي قَالَ نَا زَكَرِيَّآءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَسِيْرٍ فَقَالَ لِي اَمَعَكَ مَآءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَآءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى اَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّي اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

(۶۳۱) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا: کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ اپنی سواری سے اُترے۔ آپ چلے یہاں تک کہ رات کی سیاہی میں چھپ گئے۔ پھر واپس آئے۔ میں نے آپ پر برتن سے پانی ڈالا۔ آپ نے اپنے چہرے کو دھویا اور آپ اُونی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ اس سے اپنی کلائیوں کو نہ نکال سکے (بوجہ تنگی) تو جبہ کے نیچے سے ان کو نکالا اور اپنی کلائیوں کو دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا پھر میں نے آپ کے موزے اُتارنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: ان کو چھوڑ دے۔ میں نے ان دونوں کو پاکی کی حالت میں پہنچا ہے اور ان دونوں پر مسح فرمایا۔

(۶۳۲)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَآئِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ وَضَّاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَتَوَضَّاءَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ۔

(۶۳۲) حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ پھر حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: میں نے ان دونوں کو پاک ہونے کی حالت پر داخل کیا ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی تمام احادیث مبارکہ سے موزوں پر مسح کرنے کا جواز معلوم ہوا۔ موزوں پر مسح کے بارے میں تقریباً چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات مروی ہیں اور حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسح کرتے دیکھا ہے۔ فقہاء اربعہ رحمۃ اللہ علیہم مسح علی الخفین کے قائل ہیں۔ صرف روافض موزوں پر مسح کرنے کا انکار کرتے ہیں۔ ان کا مذہب بھی عجیب ہے کہ وضو میں پاؤں کا دھونا فرض ہے اور یہ مسح کے قائل ہیں۔ موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور یہ انکار کرتے ہیں۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیخین یعنی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو فضیلت دینا ختنین یعنی حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا اور موزوں پر مسح کرنا اہلسنّت والجماعت کی علامات اور نشانیاں ہیں۔ موزے چمڑے کے ہوں یا نیچے چمڑہ ہو یا ایسی موٹی جرابیں ہوں جن پر مسح کرنے سے پانی کا اثر پاؤں تک نہ پہنچے اور دو تین میل تک چلنے سے پھٹیں نہیں لیکن ہر قسم کی جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں۔ موزوں پر مسح کرنے کے لیے شرط یہ ہے کہ جب موزے پہنے ہوں تو باوضو ہو یا کم از کم پاؤں دھو کر پہنے ہوں اور مسح پاؤں کے اُوپر کی طرف ہوگا نہ کہ نیچے کی جانب سے۔ جیسا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ: "اگر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو دیکھ کر اُس میں اپنی عقل کے استعمال کو جائز سمجھتے تو مسح جرابوں کے اوپر نہیں بلکہ نیچے کرتے مگر ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔" موزوں پر مسح کرنے کا انکار گمراہی ہے اور اجماعِ اُمت کے خلاف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۲۱: باب الْمَسْحِ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ

باب: پیشانی اور عمامہ پر مسح کرنے کا بیان

(۶۳۳)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ قَالَ نَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ قَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ فَأَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوْا فِي

(۶۳۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک سفر میں پیچھے رہ گئے۔ جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا تیرے پاس پانی ہے؟ تو میں پانی کا برتن لایا۔ پس آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں اور اپنے چہرہ مبارک کو دھویا۔ پھر آپ نے کلائیوں کو دھونے کا ارادہ فرمایا۔ جبہ کی آستین تنگ ہونے کی وجہ سے آپ نے اپنے ہاتھ کو جبہ کے نیچے سے نکالا اور جبہ کو اپنے کندھوں پر ڈال دیا اور دونوں کلائیوں کو دھویا اور اپنی پیشانی اور عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔ پھر آپ سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا اور اپنے ساتھیوں تک پہنچ گئے اور وہ نماز میں کھڑے ہو چکے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کو نماز

الصَّلٰوةِ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا۔

کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ پس جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کی آمد محسوس کی تو پیچھے ہٹنا شروع ہوئے تو آپ نے اشارہ فرمایا۔ انہوں نے صحابہ ؓ کو نماز پڑھائی۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور میں بھی کھڑا ہوا اور ہم نے اپنی فوت شدہ رکعت ادا کی۔

(۶۳۴)حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ۔

(۶۳۴) حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر اور سر کے اگلے حصّہ پر اور عمامہ پر مسح فرمایا۔

(۶۳۵)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بَكْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۶۳۵) حضرت مغیرہ ؓ سے ایک دوسری سند سے یہ روایت اسی طرح مروی ہے۔

(۶۳۶)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ التَّيْمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ۔

(۶۳۶) حضرت مغیرہ ؓ سے ایک اور سند کے ساتھ بھی یہی حدیث منقول ہے۔

(۶۳۷)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى حَدَّثَنِي الْحَكَمُ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِلَالٌ۔

(۶۳۷) حضرت بلال ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا۔

(۶۳۸)وَحَدَّثَنِيْهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

(۶۳۸) حضرت اعمش ؓ سے بھی اسی طرح یہ حدیث مروی ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

خُلاصَةُ الباب: اس باب کی احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ پیشانی پر مسح کرنا یعنی وہ بال جن کا رُخ چہرے کی طرف ہوتا ہے یہ فرض مقدارِ مسح ہے اور عمامہ یا ٹوپی پر مسح کرنا جائز نہیں۔ اصل میں آپ نے وضو سے قبل عمامہ اُتارا نہیں اور عمامہ کے نیچے ہاتھ داخل کر کے سر پر مسح فرمایا اور دیکھنے والے نے یہ سمجھا کہ آپ نے عمامہ پر مسح فرمایا ہے۔ اسی طرح عورت کے لیے بھی دوپٹہ کے نیچے سر پر ہی مسح کرنا فرض ہے اور پہلی حدیث سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کی ایک فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ امام الانبیاء‘ محبوب کبریا‘ سردارِ دو جہاں ﷺ نے ان کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی ان کے علاوہ یہ شرف وعظمت صرف سیّدنا صدیق اکبر ؓ کو حاصل ہے۔

۱۲۲ :باب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کی مدت کے بیان میں

(۶۳۹)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو ابْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِىءٍ قَالَ اَتَيْتُ عَآئِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ اَبِى طَالِبٍ فَسَلْهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِّلْمُقِيمِ قَالَ وَكَانَ سُفْيَانُ اِذَا ذَكَرَ عَمْرًا اَثْنٰى عَلَيْهِ

(۶۳۹) حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھنے کے لیے حاضر ہوا۔ تو انہوں نے فرمایا: اس کے بارے میں علی بن ابی طالب سے سوال کرو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات مدت مقرر فرمائی۔

(۶۴۰)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنُ اَبِى اُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

(۶۴۰) حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث دوسری سند سے مروی ہے۔

(۶۴۱)وحَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُغَيْرَةَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِىءٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ اِئْتِ عَلِيًّا فَاِنَّهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّى فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

(۶۴۱) حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے کہا علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ اس بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے پہلی حدیث کی طرح نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان فرمائی۔

خلاصۃ الباب : اس باب کی احادیث سے موزوں پر مسح کی مدت معلوم ہوئی کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کی مدت مسافر کے لیے تین دن رات مقرر فرمائی اور مقیم کے لیے ایک دن رات لیکن شرط یہ ہے کہ موزے کو اُتارا نہ جائے یا خود بخود نہ اُتر جائیں۔ اگر اُتر گئے یا اُتارے گئے تو اب دوبارہ پاؤں کا دھونا ضروری ہے اور اس مدت کی ابتداء اُس وقت سے ہے جب وضو ٹوٹے گا اور غسل کی اگر حاجت ہو جائے تو موزوں کو اُتارنا ضروری ہے اور جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے یعنی مسح بھی دوبارہ کرنا پڑے گا نیز موزے کا اُترنا بھی ناقض مسح ہے۔

۱۲۳ :باب جَوَازِ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا

باب: ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں ادا کرنے کے

بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ — جواز کے بیان میں

(٦٤٢)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِی قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ح وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِی عَلْقَمَةُ ابْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَّمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ۔

(٦٤٢)حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں ادا فرمائیں اور موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج وہ عمل فرمایا ہے جو اس سے قبل نہیں فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ایک وضو سے کئی اوقات کی نمازیں ادا کرنا جائز ہے اور آپ ﷺ نے بیان جواز کے لیے یہ عمل فرمایا باقی وضو علی الوضو افضل ہے۔ جس کی فضیلت اپنے مقام پر الگ ہے۔

١٢٤: باب كَرَاهَةِ غَمْسِ الْمُتَوَضِّئِ وَغَيْرِهٖ يَدَهُ الْمُشْكُوْكِ فِیْ نَجَاسَتِهَا فِی الْاِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا ثَلَاثًا

باب: وضو کرنے والے کو نجاست میں مشکوک ہاتھوں کو تین بار دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں ڈالنے کی کراہت کے بیان میں

(٦٤٣)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ وَحَامِدُ ابْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِیُّ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَّوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

(٦٤٣)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اُس کو تین مرتبہ دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اُس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

(٦٤٤)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا نَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ رَزِيْنٍ وَاَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِیْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ قَالَ يَرْفَعُهٗ بِمِثْلِهٖ۔

(٦٤٤)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث دوسری سند سے مروی ہے۔

(٦٤٥)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ

(٦٤٥)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح ایک اور سند سے بھی یہی حدیث منقول ہے۔

الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۶۴۶) وَحَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْرِغْ عَلٰى يَدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَ يَدَهٗ فِیْ اِنَآءِ هٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ فِيْمَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

(۶۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو چاہیے کہ اپنے ہاتھ پر تین بار پانی ڈالے اس کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اُس کا ہاتھ رات کو کہاں رہا۔

(۶۴۷) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِی الْحِزَامِیَّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِی ابْنَ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَآءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِیُّ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالُوْا جَمِيْعًا اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زِيَادٌ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ زَيْدًا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِیْ رِوَايَتِهِمْ جَمِيْعًا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ كُلُّهُمْ يَقُوْلُ حَتّٰى يَغْسِلَهَا وَلَمْ يَقُلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ ثَلَاثًا اِلَّا مَا قَدَّمْنَا مِنْ رِوَايَةِ جَابِرٍ وَّابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ وَّاَبِیْ صَالِحٍ وَّاَبِیْ رَزِيْنٍ فَاِنَّ فِیْ حَدِيْثِهِمْ ذِكْرَ الثَّلٰثِ۔

(۶۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختلف اسانید سے یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ہاتھ دھونے کا ذکر ہے اور تین بار کی قید نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں سو کر اُٹھنے کا ایک ادب ذکر کیا گیا ہے کہ جب آدمی سو کر اُٹھے یا اُس کے ہاتھ پر نجاست لگی ہو یا اُس کو شک ہو تو اپنے ہاتھ پانی کے برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین مرتبہ دھو لے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نجس و ناپاک چیز کو پاک کرنے کے لیے سات مرتبہ دھونا ضروری نہیں تین مرتبہ سے طہارت و صفائی حاصل ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۲۵: باب حُكْمِ وُلُوْغِ الْكَلْبِ

باب: کتے کے مُنہ ڈالنے کے حکم کے بیان میں

(۶۴۸) وَحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ رَزِيْنٍ وَاَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ۔

(۶۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کتا تمہارے کسی برتن میں مُنہ ڈال لے تو اُس کو بہا دو پھر اس برتن کو سات مرتبہ دھوؤ۔

(۶۴۹) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّآءَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ فَلْيُرِقْهُ۔

(۶۴۹) حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح یہ حدیث دوسری اسناد سے مروی ہے لیکن اس میں (موجود چیز) بہانے کا ذکر نہیں۔

(۶۵۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

(۶۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کتا تمہارے کسی برتن میں پیئے تو چاہیے کہ اس کو سات مرتبہ دھو ڈالو۔

(۶۵۱)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

(۶۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ جب اس میں کتا منہ ڈال جائے یہ ہے کہ اس کو سات مرتبہ دھوؤ اور ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ۔

(۶۵۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْهِ اَنْ يَّغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

(۶۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی متعدد احادیث میں سے یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے جب اس میں کتا منہ ڈالے کہ اس کو سات مرتبہ دھو دو۔

(۶۵۳)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِىْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِى الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ فِى التُّرَابِ۔

(۶۵۳) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا: ان لوگوں کو کیا ضرورت ہے اور کیا حال ہے کتوں کا۔ پھر شکاری کتے اور بکریوں کی نگرانی کے لیے کتے کی اجازت دے دی اور فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال جائے تو اس کو سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ساتھ اس کو مانجھو۔

(۶۵۴)وَحَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِىُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِى ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِىْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مِّنَ الزِّيَادَةِ وَرَخَّصَ فِىْ كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ ذَكَرَ الزَّرْعَ فِى الرِّوَايَةِ غَيْرُ يَحْيٰى۔

(۶۵۴) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔ حضرت یحییٰ بن سعید کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریوں اور شکار اور کھیتی کے کتے کی اجازت دی۔ ان کے علاوہ کسی دوسری روایت میں کھیتی کا ذکر نہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیث مبارکہ سے کتے کے جھوٹے کے ناپاک ہونے کا اور اس سے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ معلوم ہوا۔ کتے کے جھوٹے سے برتن کو پاک کرنے کے لیے سات مرتبہ دھونا ضروری نہیں بلکہ تین مرتبہ دھونے سے برتن پاک ہو جائے گا

کیونکہ سات مرتبہ دھونے کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور انہی سے دارقطنی وغیرہ میں تین مرتبہ دھونے کا حکم مروی ہے۔تو معلوم ہوا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تین مرتبہ دھونے کی حدیث سے سات مرتبہ کا حکم منسوخ ہے کیونکہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا عمل قولِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کوئی صحابی رضی اللہ عنہ قولِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نقل بھی کرے اور پھر فتویٰ اُس کے خلاف دے یہ ناممکنات میں سے ہے ورنہ اُس صحابی کی عدالت ختم ہو جائے گی اور امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا فتویٰ بھی تین مرتبہ دھونے کا ہے۔

۱۲۶ :باب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے روکنے کے بیان میں

(۶۵۵)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ۔

(۶۵۵)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۶۵۶) وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

(۶۵۶)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے غسل کرے۔

(۶۵۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبُلْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

(۶۵۷)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پانی جاری نہیں بلکہ ٹھہرا ہوا ہو (کھڑا ہوا پانی) اُس میں پیشاب نہ کر کہ پھر غسل کرے اُسی پانی سے۔

خُلاصۃ البَاب: اِس باب کی تینوں احادیث سے ثابت ہوا کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا جائز نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع فرمایا ہے۔اب بعض فقہاء کے نزدیک حرام اور بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔اسی طرح جاری پانی میں بھی پیشاب وغیرہ نہیں کرنا چاہیے اور پانی کے نزدیک بھی پیشاب کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔اسی طرح پاخانہ کرنا یا استنجاء کرنا یا پیشاب کسی برتن میں ڈال کر ٹھہرے ہوئے پانی میں ڈال دینا سب باتیں مکروہ ہیں۔

۱۲۷ :باب النَّهْيُ عَنِ الْاِغْتِسَالِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۶۵۸)وَحَدَّثَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِيُّ وَاَبُو الطَّاهِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ هٰرُوْنُ

(۶۵۸)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی جنبی حالت

ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ اَبَا السَّآئِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهٗ تَنَاوُلًا۔

میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔ کسی نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ آدمی کیسے غسل کرے؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس سے پانی علیحدہ لے لے اور (غسل کرے)

تشریح ☆ اِس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت سے منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے وہ پانی اگر قلیل ہے (یعنی وہ دہ دردہ سے کم ہے) تو ناپاک ہو جائے گا اور لوگوں کے لیے تکلیف کا باعث ہوگا۔ اس لیے ایسا کرنا مکروہ ہے۔ بلکہ سنت عمل یہ ہے کہ ڈول یا کسی اور برتن سے پانی لے کر علیحدہ جگہ غسل کرے۔

۱۲۸: باب وُجُوْبِ غَسْلِ الْبَوْلِ وَغَيْرِهٖ مِنَ النَّجَاسَاتِ اِذَا حَصَلَتْ فِی الْمَسْجِدِ وَاَنَّ الْاَرْضَ يَطْهُرُ بِالْمَآءِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ اِلٰی حَفْرِهَا

باب: پیشاب یا نجاست وغیرہ اگر مسجد میں پائی جائیں تو ان کے دھونے کے وجوب اور زمین پانی سے پاک ہو جاتی ہے اس کو کھودنے کی ضرورت نہیں کے بیان میں

(۶۵۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَلَا تُزْرِمُوْهُ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَّآءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ۔

(۶۵۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ بعض لوگ اُس کی طرف اُٹھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو اور مت روکو۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو آپ نے ایک ڈول پانی منگوایا اور اس پر اُنڈیل دیا۔

(۶۶۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِیِّ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنِ الدَّرَاوَرْدِیِّ قَالَ يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی اَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِیُّ عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَّذْكُرُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَامَ اِلٰی نَاحِيَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَبَالَ فِيْهَا فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوْهُ فَلَمَّا فَرَغَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذَنُوْبٍ فَصُبَّ عَلٰی بَوْلِهٖ۔

(۶۶۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مسجد کے ایک کونے میں کھڑا ہوا اور اس میں پیشاب کیا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم زور سے بولے (منع کرنے کی غرض سے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ جب وہ فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں پانی لانے کا حکم دیا۔ پس وہ اُس کے پیشاب پر ڈال دیا گیا۔

(۶۶۱)وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ

(۶۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ نَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَّهُوَ عَمُّ اِسْحٰقَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحٰبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَهْ مَهْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءٍ فَشَنَّهٗ عَلَيْهِ۔

ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے کھڑا ہو گیا تو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جا! ٹھہر جا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو مت روکو اور اُس کو چھوڑ دیا۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُس کو چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ اُس نے پیشاب کر لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو بلوایا اور اس کو فرمایا کہ مساجد میں پیشاب اور کوئی گندگی وغیرہ کرنا مناسب نہیں۔ یہ تو اللہ عزوجل کے ذکر اور قراءۃ قرآن کے لیے بنائی گئی ہیں یا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر آپ نے ایک آدمی کو حکم دیا تو وہ ایک ڈول پانی کا لے آیا اور اس جگہ پر بہا دیا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر پیشاب یا دوسری کوئی نجاست زمین پر لگ جائے تو وہ صرف دھونے سے پاک ہو جائے گی زمین کو کھرچنا ضروری نہیں ہے اور اسی طرح اگر زمین خشک ہو جائے تب بھی پاک ہو جائے گی اور اسی طرح مسجدوں کو پاک وصاف رکھنا بھی ضروری ہے اگر مسجد میں کوئی نجاست وغیرہ پڑ جائے تو فوراً اس کو ہٹا کر پانی بہا دیا جائے۔ لیکن جس طرح آج کل مساجد میں عموماً قالین (Carpet) وغیرہ بچھے ہوتے ہیں تو ان کو گندگی سے بچانا از حد ضروری ہے اور اگر بطورِ احتمال ایسا ہو بھی جائے تو پہلے کسی خشک کپڑے سے اور اس کے بعد گیلے کپڑے یا سے اچھی طرح صاف کر دیا جائے تو بھی پاکی حاصل ہو جائے گی۔ احادیثِ مذکورہ سے نبی کریمؐ کے اخلاقِ عالیہ بھی معلوم ہوئے اور دوسرے کوئی بات سمجھانے کا سلیقہ بھی معلوم ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپ کے حکم کی فوراً تعمیل کرنا بھی معلوم ہوا ہے اور مسجد کی تعمیر کا مقصد بھی معلوم ہوا اور زمین کو نجاست سے پاک کرنے کا طریقہ بھی معلوم ہوا۔

۱۲۹: باب حُكْمِ بَوْلِ الطِّفْلِ الرَّضِيْعِ وَ كَيْفِيَّةِ غَسْلِهٖ

باب: شیر خوار بچّے کے پیشاب کا حکم اور اس کو دھونے کے طریقہ کا بیان

(۶۶۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ فَاُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهٗ بَوْلَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

(۶۶۲) اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بچوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا تو آپ ان کے لیے برکت کی دُعا کرتے اور کوئی چیز چبا کر اُن کے مُنہ میں دیتے۔ آپ کے پاس ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے کرتے) پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اُس کے پیشاب (یعنی اپنے کرتے) پر ڈالا اور اس کو مبالغہ کی حد تک دھویا نہیں۔

(۶۶۳)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ

(۶۶۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَبِیٍّ یَرْضَعُ فَبَالَ فِیْ حِجْرِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَصَبَّهٗ عَلَیْهِ۔

کے پاس ایک شیر خوار بچہ لایا گیا تو اُس نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوایا اور اس پر ڈال دیا۔

(۶۶۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا عِیْسٰی قَالَ نَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ۔

(۶۶۴) حضرت ہشام ؒ سے ہی اسی طرح کی حدیث دوسری اسناد سے روایت کی ہے۔

(۶۶۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِیْ حَجْرِهٖ فَبَالَ قَالَ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی اَنْ نَضَحَ بِالْمَآءِ۔

(۶۶۵) حضرت اُمِ قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئیں' جو کھانا نہیں کھاتا تھا اور اُس نے اِس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بٹھا دیا تو اُس نے پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر پانی چھڑکنے سے زیادہ نہیں کیا۔

(۶۶۶)وَحَدَّثَنَاهُ یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی وَاَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَدَعَا بِمَآءٍ فَرَشَّهٗ۔

(۶۶۶) حضرت زہری سے روایت ہے کہ آپ نے پانی منگوایا اور چھڑک دیا۔

(۶۶۷)وَحَدَّثَنِیْهِ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اُمَّ قَیْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَّکَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِیْ بَایَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهِیَ اُخْتُ عُکَّاشَةَ ابْنِ مِحْصَنٍ اَحَدُ بَنِیْ اَسَدِ ابْنِ خُزَیْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ یَبْلُغْ اَنْ یَّاْکُلَ الطَّعَامَ قَالَ عُبَیْدُاللّٰهِ اَخْبَرَتْنِیْ اَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَآءٍ فَنَضَحَهٗ عَلٰی ثَوْبِهٖ وَلَمْ یَغْسِلْهُ غَسْلًا۔

(۶۶۷) حضرت عتبہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ اُمِ قیس بنت محصن پہلی ہجرت کرنے والی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور یہ عکاشہ بن محصن ؓ کی بہن تھیں جو بنی اسد بن خزیمہ قبلہ سے ایک تھے۔ (اور بدری صحابی ہیں) وہ فرماتی ہیں کہ وہ اپنے بیٹے کو جو ابھی کھانا کھانے کی عمر کو نہیں پہنچا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائیں۔ عبیداللہ راوی کہتے ہیں کہ اس نے مجھے خبر دی کہ اس کے اس بیٹے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اس کو دھویا نہیں۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شیر خوار بچہ یا بچی (infant) کا پیشاب نجس اور ناپاک ہے اور اس کا دھونا ضروری ہے۔ باقی ان احادیث میں نَضَحَ کا لفظ آیا ہے جس کا معنی چھڑکنا ہوتا ہے۔ یہ لفظ اس جگہ دھونے کے معنی میں ہے جیسا کہ حضرت علی ؓ کی حدیث (جو ائمہ حدیث نے اور خود امام مسلم ؒ نے بھی روایت کی ہے) میں ہے کہ آپ ؓ نے حضرت مقداد بن اسود ؓ کے ذریعہ مذی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے: ((اِذَاوَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَنْضِحْ)) الخ' تو جیسے مذی سے ذکر (عضو مخصوص) کو دھونا فرض ہے اسی طرح یہاں بھی نَضَحَ بمعنی غسل ہے نہ کہ چھڑکنے کے معنی میں۔

۱۳۰: باب حُکْمِ الْمَنِیِّ

باب: منی کے حکم کے بیان میں

(۶۶۸) وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّ رَجُلًا نَّزَلَ بِعَآئِشَةَ فَاَصْبَحَ یَغْسِلُ ثَوْبَهٗ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ اِنَّمَا کَانَ یُجْزِئُكَ اِنْ رَّاَیْتَهٗ اَنْ تَغْسِلَ مَکَانَهٗ فَاِنْ لَّمْ تَرَهٗ نَضَحْتَ حَوْلَهٗ وَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَفْرُکُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرْکًا فَیُصَلِّیْ فِیْهِ۔

(۶۶۸) حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک آدمی آیا اور اپنا کپڑا دھونا شروع ہوگیا تو سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تیرے لیے اس جگہ کا دھونا کافی ہے اگر تُو اس کو دیکھے اور اگر نہ دیکھے تو اس کے اردگرد پانی چھڑک دے۔ کیونکہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اس (منی کو) کھرچ دیا کرتی تھی اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) انہی کپڑوں میں نماز ادا کر لیتے۔

(۶۶۹) وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ نَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَآئِشَةَ فِی الْمَنِیِّ قَالَتْ کُنْتُ اَفْرُکُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۶۶۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ وہ منی کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

(۶۷۰) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ یَعْنِی ابْنَ زَیْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ جَمِیْعًا عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا هُشَیْمٌ عَنْ مُغِیْرَةَ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَهْدِیِّ بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ وَاصِلِ الْاَحْدَبِ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّمُغِیْرَةَ کُلُّ هٰؤُلَآءِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ فِیْ حَتِّ الْمَنِیِّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ حَدِیْثِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ۔

(۶۷۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دینے کے بارے میں مختلف اسناد سے حدیث روایت کی گئی ہے۔

(۶۷۱) وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَآئِشَةَ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ۔

(۶۷۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان راویوں کی حدیث کی طرح ہمام سے بھی حدیث مروی ہے۔

(۶۷۲) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ سَاَلْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ عَنِ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ اَیَغْسِلُهٗ اَمْ یَغْسِلُ الثَّوْبَ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِیْ عَآئِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَغْسِلُ الْمَنِیَّ ثُمَّ یَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوةِ فِیْ ذٰلِكَ الثَّوْبِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰی اَثَرِ الْغَسْلِ فِیْهِ۔

(۶۷۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی کو دھو ڈالتے پھر اس میں نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور میں کپڑوں پر دھونے کے اثر کی طرف دیکھ رہی ہوتی۔

(۶۷۳) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ اَبِي زَآئِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا ابْنُ اَبِي زَآئِدَةَ فَحَدِيْثُهُ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ وَاَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُالْوَاحِدِ فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۶۷۳) حضرت ابن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے) منی لگے کپڑے خود دھولیا کرتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے (یعنی منی کو میں خود اپنے ہاتھوں سے) دھوتی تھی۔

(۶۷۴) وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ نَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ ابْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَآئِشَةَ فَاحْتَلَمْتُ فِي ثَوْبَيَّ فَغَمَسْتُهُمَا فِي الْمَآءِ فَرَاَتْنِيْ جَارِيَةٌ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهَا فَبَعَثَتْ اِلَيَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ بِثَوْبَيْكَ قَالَ قُلْتُ رَاَيْتُ مَا يَرَى النَّآئِمُ فِيْ مَنَامِهٖ قَالَتْ هَلْ رَاَيْتَ فِيْهِمَا شَيْئًا قَالَ لَا قَالَتْ فَلَوْ رَاَيْتَ شَيْئًا غَسَلْتَهُ لَقَدْ رَاَيْتُنِي وَاِنِّي لَاَحُكُّهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِظُفُرِيْ۔

(۶۷۴) حضرت عبداللہ بن شہاب خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس مہمان تھا۔ مجھے کپڑوں میں احتلام ہوگیا تو میں نے ان کو پانی میں ڈبو دیا۔ پس مجھے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باندی نے دیکھا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر دی۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بلوایا اور فرمایا کہ تو نے اپنے کپڑوں کو ایسا کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے اپنے خواب میں وہ دیکھا جو سونے والا اپنے خواب میں دیکھتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تو نے ان میں کوئی چیز دیکھی؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا: اگر تُو کوئی چیز دیکھتا تو اس کو دھوتا اور میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے اس کو اگر خشک ہوتی تو اپنے ناخنوں سے کھرچ دیا کرتی تھی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر منی کپڑوں کو لگ جائے تو اس کو دھونا فرض ہے اور اگر خشک ہو اور کھرچ ڈالنے سے اس کا نشان وغیرہ اور اثر ختم ہو جائے تو یہ بھی جائز ہے لیکن ہمارے اس زمانہ میں اتنی گاڑھی منی بوجہ ضعف و ناقص غذا وغیرہ نہیں ہوتی اس لیے اس کا دھونا ہی ضروری ہے۔ اب اگر کپڑے پر کسی جگہ منی لگ جائے تو اتنی ہی جگہ دھو لے تو کافی ہے سارا کپڑا دھونا ضروری نہیں ہے۔ کھرچنے کی احادیث سے بعض گمراہ لوگوں نے کہا کہ منی پاک ہے جو کہ صحیح نہیں ہے کیونکہ منی کے پاک ہونے کے لیے کوئی نص نہیں بلکہ منی نجس ہے اگر نجس و ناپاک نہ ہوتی تو اس کو دھونے یا کھرچنے کے بارے میں احادیث کیوں وارد ہوتیں۔

اگلے باب سے خون کا نجس ہونا معلوم ہو رہا ہے اور منی جو خون سے بنتی ہے وہ کیسے پاک ہو سکتی ہے۔ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ نے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے منی کپڑوں پر لگے رہنے دی ہو اور نماز ادا کی ہو۔ اگر پاک ہوتی تو اس کے ساتھ نماز ادا کرے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ منی وغیرہ نجاسات سے کپڑوں کو دھو دینے کے بعد ان کو خشک کرنا ضروری نہیں بلکہ جب دھو دیا تو کپڑا پاک ہوگیا۔ منی خواہ جسم کے کسی حصے پر لگی ہو یا کپڑے پر اس کا دھونا ضروری ہے۔ بغیر دھوئے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۳۱: باب نَجَاسَةِ الدَّمِ وَ كَيْفِيَّةِ غَسْلِهِ

باب: خون کی نجاست اور اس کو دھونے کے طریقہ کے بیان میں

(۶۷۵) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ فَقَالَتْ اِحْدَانَا يُصِيْبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ تَحُتُّهٗ ثُمَّ تَقْرُصُهٗ بِالْمَآءِ ثُمَّ تَنْضَحُهٗ ثُمَّ تُصَلِّىْ فِيْهِ۔

(۶۷۵) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: ہم میں کسی عورت کے کپڑے حیض کے خون سے آلودہ ہو جائیں تو اس کو کس طرح پاک کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (سب سے پہلے) اُس کو کھرچ دو پھر پانی سے ملو پھر (اس کے بعد) دھولو پھر اُس میں نماز ادا کرلیا کرو۔

(۶۷۶) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ۔

(۶۷۶) حضرت ہشام بن عروہ نے بھی یہ حدیث دوسری اسناد سے روایت کی ہے۔

خُلاصۃ الباب: اس باب میں وارد احادیث سے معلوم ہوا کہ خون نجس اور ناپاک ہے اس کو دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ اچھی طرح مل کر دھولیں کہ اس کا اثر ختم ہو جائے۔ علماء نے بیان کیا ہے کہ نجاست کی دو قسمیں ہیں: دیکھی جانے والی اور نہ دیکھی جانے والی۔ پہلی قسم کی نجاست سے کپڑے وغیرہ کو پاک کرنے کا جواز جو ان احادیث میں وارد ہوا ہے کہ اس کا اثر اور بُو وغیرہ زائل ہو جائے اور اس کو تین بار دھونا مستحب ہے' فرض و واجب نہیں۔ اگر اس کا رنگ ختم نہ ہو سکے تو کوئی حرج نہیں اور دوسری قسم نجاست سے کپڑوں وغیرہ کے پاک کرنے کا طریقہ علماء احناف نے یہ بیان فرمایا کہ اس کی طہارت کے لیے دھونے والے کو اطمینان کر لینا کافی ہے اور چونکہ وہ تین بار دھونے سے حاصل ہو جاتا ہے تو تین بار دھولینا کافی ہے اور ہر بار نچوڑنا بھی ضروری ہے۔

۱۳۲: باب الدَّلِيْلِ عَلٰى نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَ وُجُوْبِ الْاِسْتِبْرَآءِ مِنْهُ

باب: بول کی نجاست پر دلیل اور اس سے بچنے کے وجوب کے بیان میں [1]

(۶۷۷) حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ

(۶۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب

---

[1] نوٹ: اس سلسلے میں مزید تفصیل دیکھنا مقصود ہو تو مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''بہشتی زیور'' حصہ اوّل میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے جو ادارہ نے بہت حق و احتیاط سے جدید کمپیوٹر کمپوزنگ میں طبع کی ہے۔

مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ قَالَ فَدَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهٗ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا۔

نہیں دیا جا رہا۔ ان میں سے ایک شخص چغلی کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب (کی چھینٹوں) سے نہ بچتا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گیلی ٹہنی منگوائی۔ اس کو دو ٹکڑوں میں توڑا۔ پھر ایک اس قبر پر اور ایک اُس قبر پر گاڑ دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید کہ ان سے عذاب کم کیا جائے گا جب تک کہ یہ خشک نہیں ہوں گی۔

(۶۷۸) حَدَّثَنِيْهِ اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْدِيُّ قَالَ نَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَكَانَ الْاٰخَرُ لَا يَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ اَوْ مِنَ الْبَوْلِ۔

(۶۷۸) حضرت اعمش سے یہ روایت کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ مرقوم ہے لیکن مفہوم ایک ہی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی دونوں احادیث مبارکہ سے ایک تو پیشاب کی نجاست معلوم ہوئی اور دوسرا یہ کہ اس کی وجہ سے عذابِ قبر ہوتا ہے۔ اس لیے پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط لازمی ہے۔ اسی طرح اس باب سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عذابِ قبر حق ہے۔ اسی طرح چغلی کی حرمت بھی ثابت ہوئی کیونکہ اس کی وجہ سے قبر والا عذاب میں مبتلا تھا اور یہ نبی کریم ﷺ کا معجزہ ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو یہ بات دکھا دی اور نہ یہ کہ آپ کو علم غیب حاصل تھا اور اس سے علم غیب کا ثبوت نہیں ہوتا۔ آپ نے دو شاخیں ان دونوں قبروں پر رکھی تھیں یہ صرف آپ ہی کی خصوصیت تھی۔

قبروں اور مزارات پر پھول ڈالنے کی بدعت:

ہمارے زمانہ میں جو عام رواج ہے کہ قبروں پر پھول ڈالے جاتے ہیں اس کا کوئی ثبوتِ شرعی نہیں ہے۔ بلکہ علماء نے اس کو بدعت قرار دیا ہے۔ حضرت مولانا شیخ بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اکابر علماء دیوبند میں سے ہیں انہوں نے اس حدیث کے ذیل میں انتہائی فیصلہ کن تحریر رقم کی ہے قارئین کے استفادہ کے لیے ان کی تحریر من وعن پیش کی جا رہی ہے۔

''قبروں پر پھول ڈالنے کے مسئلہ میں لوگوں نے غلو کیا ہے اور اس کو حنفیت کی علامت بنا دیا ہے اور جو قبروں پر پھول نہیں ڈالتے اُن کو وہابی کہتے ہیں۔ تم غور کرو ان قبروں والوں کے عذاب میں تخفیف کو نبی ﷺ کی شفاعت سے قرار دینا افضل ہے یا درخت کی تسبیح سے؟ اور اگر یہ لوگ اتباعِ حدیث کا دعویٰ کرتے ہیں تو قبر پر درخت کی شاخ لگائیں پھول کیوں ڈالتے ہیں؟ اور معذبین (جن کو عذاب ہو رہا ہو) کی قبروں پر شاخ لگائیں نہ کہ مقربین کی قبروں پر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو حدیث کی ظاہراً و باطناً اتباع کرتے تھے اُن سے منقول نہیں ہے کہ انہوں نے اس پر عمل کیا ہو مگر ایک یا دو نے۔ اگر اس میں کوئی فائدہ ہوتا تو وہ اس کو ترک نہ کرتے۔''

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر مذکور سے معلوم ہوا کہ قبروں پر پھول وغیرہ ڈالنا اور بالخصوص مزاراتِ اولیاء پر پھول ڈالنا کسی صحیح اور صریح حدیث سے ثابت نہیں ہے اور نہ ہی یہ عمل کسی بھی طور پر باعث اجر و ثواب ہے۔

کتاب الحیض

۱۳۳: باب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ فَوْقَ الْإِزَارِ

باب: ازار کے اُوپر سے حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت کے بیان میں

(۶۷۹) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَآئِضًا اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَأْتَزِرُ بِإِزَارٍ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

(۶۷۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم (ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن) میں سے اگر کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ازار باندھنے کا حکم فرماتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے ساتھ مباشرت فرماتے۔

(۶۸۰) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ عَلِىُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَآئِضًا اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَأْتَزِرَ فِيْ فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَاَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ۔

(۶۸۰) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم میں سے جب کسی کو حیض آتا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازار باندھنے کا حکم کرتے جب اس کا خونِ حیض جوش مار رہا ہوتا۔ پھر اس کے ساتھ رات گزارتے۔ سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو اپنی خواہش پر ایسا ضبط کر سکے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواہش پر کنٹرول حاصل تھا۔

(۶۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ نِسَآءَهٗ فَوْقَ الْإِزَارِ وَهُنَّ حُيَّضٌ۔

(۶۸۱) اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں کے ساتھ مباشرت کرتے ازار کے اوپر سے اس حال میں کہ وہ حائضہ ہوتیں۔

خُلاصۃ الباب: اِس باب کی تینوں احادیث سے معلوم ہوا کہ حالت حیض میں اپنی عورت کے ساتھ لیٹنا' بوس وکنار وغیرہ کرنا جائز ہیں اور جماع ناجائز ہے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو حالت حیض میں ازار باندھنے کا حکم فرماتے۔ پھر ان کے ساتھ مباشرت فرماتے۔ مباشرت بمعنی جسم ملانے کے ہے نہ کہ بمعنی جماع کے۔ قرینہ ازار باندھنا ہے۔

۱۳۴: باب الْاِضْطِجَاعِ مَعَ الْحَآئِضِ فِىْ

باب: حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنے

لِحَافٍ وَّاحِدٍ

کے بیان میں

(۶۸۲)وَحَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْضَجِعُ مَعِیَ وَاَنَا حَائِضٌ وَّبَيْنِی وَبَيْنَهٗ ثَوْبٌ۔

(۶۸۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ لیٹے ہوتے۔ اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی۔ میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک کپڑا ہوتا۔

(۶۸۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِی كَثِيْرٍ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْخَمِيْلَةِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِی فَقَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِی فَاضْطَجَعْتُ مَعَهٗ فِی الْخَمِيْلَةِ فَقَالَتْ وَكَانَتْ هِیَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ فِی الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

(۶۸۳) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا تو میں چپکے سے بستر سے نکل گئی۔ پس میں نے اپنے حیض والے کپڑے لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تجھے حیض آ گیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا لیا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔ فرماتی ہیں کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت میں ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس باب کی دونوں احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کے ساتھ اس کے خاوند کا ایک چادر میں لیٹنا جائز ہے بشرطیکہ جماع نہ کیا جائے کیونکہ حالتِ حیض میں جماع کرنا حرام ہے۔

۱۳۵ :باب جَوَازِ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَ تَرْجِيْلِهٖ وَ طَهَارَةِ سُؤْرِهَا، وَالْاِتِّكَاءِ فِیْ حِجْرِهَا وَ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْهِ

باب: حائضہ عورت کا اپنے خاوند کے سر کو دھونے اور اس میں کنگھی کرنے کے جواز اور اس کے جوٹھے کے پاک ہونے اور اس کی گود میں تکیہ لگانے اور اس میں قراءتِ قرآن کے بیان میں

(۶۸۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِیْ اِلَیَّ رَاْسَهٗ

(۶۸۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھتے تو اپنا سر مبارک میرے قریب کر دیتے اور میں اس میں کنگھی کرتی اور (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) بشری حاجت

فَأُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ۔

کے علاوہ گھر میں داخل نہ ہوتے تھے۔

(۶۸۵)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَرْوَةَ وَ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَادْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيْضُ فِيْهِ فَمَا اَسْئَلُ عَنْهُ اِلَّا وَاَنَا مَارَّةٌ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَدْخِلُ عَلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ اِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا وَّقَالَ ابْنُ رُمْحٍ اِذَا كَانُوْا مُعْتَكِفِيْنَ۔

(۶۸۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اگر میں (حالت اعتکاف میں ہوتی) تو گھر میں حاجت کے لیے داخل ہوتی اور چلتے چلتے مریض کی عیادت کر لیتی اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حالت اعتکاف میں ہوتے) تو مسجد میں رہتے ہوئے اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے تو میں اس میں کنگھی کرتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب معتکف ہوتے تو گھر میں سوائے حاجت کے داخل نہ ہوتے تھے۔

(۶۸۶)وَحَدَّثَنِي هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخْرِجُ اِلَيَّ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

(۶۸۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں اپنا سر مبارک (مسجد میں بیٹھے بیٹھے) میری طرف (میرے حجرے میں) نکال دیتے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کو دھو دیتی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی۔

(۶۸۷)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْنِي اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَاَنَا فِيْ حُجْرَتِي فَاُرَجِّلُ رَاْسَهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

(۶۸۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میرے قریب فرما دیتے اور میں اپنے حجرہ میں ہوتی۔ میں آپ کے سر میں اس حال میں کنگھی کرتی کہ میں حائضہ ہوتی۔

(۶۸۸) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا حَائِضٌ۔

(۶۸۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حالت حیض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھویا کرتی تھی۔

(۶۸۹)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَقُلْتُ

(۶۸۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسجد سے جائے نماز اُٹھا کر دو تو میں نے کہا: میں تو حائضہ ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

اِنَّ حَائِضٌ فَقَالَ اِنْ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔

(٦٩٠)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ وَّابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُنَاوِلَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ فَنَاوِلِيْنِيْهَا فَاِنَّ الْحَيْضَةَ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ۔

(٦٩٠) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد سے جاءنماز اُٹھا کر دوں۔ میں نے کہا میں تو حائضہ ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(٦٩١)وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُوْ كَامِلٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ۔

(٦٩١) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے کپڑا دیدے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میں حائضہ ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں۔

(٦٩٢)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَّسُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فَيَشْرَبُ۔

(٦٩٢) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حالت حیض میں پانی پیتی پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی تو آپ اپنا منہ مبارک اُس جگہ رکھتے جہاں میرا منہ (لگا) ہوتا تھا پھر نوش فرماتے اور میں ہڈی چوستی حالت حیض میں۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک میرے مُنہ رکھنے کی جگہ پر رکھتے۔ زہیر نے فَيَشْرَبُ ذکر نہیں کیا۔

(٦٩٣)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا دَاوٗدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَّكِیءُ فِيْ حِجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ۔

(٦٩٣) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگاتے جبکہ میں حائضہ ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف پڑھتے۔

(٦٩٤)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ

(٦٩٤) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا تو وہ اس کو نہ تو اپنے ساتھ کھلاتے اور نہ ان کو گھروں میں اپنے ساتھ رکھتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ

فِي الْبُيُوْتِ فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ﴾ اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ [البقرة:۲۲۲] فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ فَقَالُوْا مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ فَجَآءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا اَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ فِيْ آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا اَنْ لَّمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا۔

الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ﴾ ''آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیں کہ وہ گندگی ہے' پس جدا رہو عورتوں سے حیض میں'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جماع کے علاوہ ہر کام کرو۔ یہود کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے کہا کہ یہ آدمی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کا کیا ارادہ ہے؟ ہمارا کوئی کام نہیں چھوڑتا جس میں ہماری مخالفت نہ کرتا ہو۔ یہ سُن کر حضرت اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہودی اس' اس طرح کہتے ہیں۔ کیا ہم عورتوں سے جماع ہی نہ کریں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور متغیر ہوگیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کو ان دونوں پر غصہ آیا ہے۔ وہ دونوں اُٹھ کر باہر نکل گئے۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دودھ کا ہدیہ ان دونوں کے ہاں سے آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے پیچھے آدمی بھیجا اور ان کو دودھ پلایا۔ تو ہم نے معلوم کیا کہ آپ کو ان پر غصہ نہ تھا (بلکہ یہود پر تھا)

خلاصۃ الباب: اس باب میں مذکور تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ عورت حالتِ حیض میں اپنے خاوند کا سر دھو سکتی ہے اور کنگھی کر سکتی ہے۔ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھا پی سکتی ہے۔ کھانا پکا سکتی ہے' گھر میں رہ سکتی ہے۔ اس کی گود میں خاوند سر رکھ کر قرآنِ کریم کی تلاوت کر سکتا ہے وغیرہ۔ لیکن وہ خود حالتِ حیض میں تلاوت نہیں کرے گی۔ لیکن اگر کوئی خاتون استاد کسی مدرسے وغیرہ میں پڑھاتی ہو تو آیت کو رواں نہ پڑھے بلکہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے۔ (بہشتی زیور' حصہ دوم ص: ۵۷' مکتبۃ العلم) واللہ اعلم

۱۳۶: باب الْمَذْيِ

باب: مذی کے بیان میں

(۶۹۵) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ وَّاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَهُشَيْمٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَعْلٰى وَيُكْنٰى اَبَا يَعْلٰى عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّاُ۔

(۶۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے کثرت سے مذی آتی تھی اور میں حیا کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) کے میرے نکاح میں ہونے کی وجہ سے تو میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے آلۂ تناسل کو دھولے اور وضو کرے۔

(۶۹۶) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ

(۶۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت فاطمہ رضی

يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ مِنْهُ الْوُضُوْءُ۔

اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ سے مذی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے سے شرم محسوس کرتا تھا۔ اس لیے میں نے مقداد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے وضو لازم ہے۔

(۶۹۷) وَحَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ اَرْسَلْنَا الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهُ عَنِ الْمَذْيِ يَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ كَيْفَ يَفْعَلُ بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ۔

(۶۹۷) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں حکم معلوم کریں جو انسان سے خارج ہو تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (مذی محسوس ہونے پر) وضو کر اور اپنی شرمگاہ کو دھولے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے مذی کے حکم کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس سے غسل لازم نہیں آتا صرف ذکر (عضو تناسل) کو دھوئے اور وضو کر لے۔

مذی کی تعریف:

مذی ایک سفید پتلا پانی ہے جو شہوت کے وقت نکلتا ہے اور اس کے نکلنے سے شہوت کم نہیں ہوتی اور کبھی اس کا نکلنا محسوس بھی نہیں ہوتا۔

۱۳۷: باب غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ

باب: جب نیند سے بیدار ہو تو مُنہ اور دونوں ہاتھوں کے دھونے کے بیان میں

(۶۹۸) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ۔

(۶۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھے۔ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھو کر سوئے۔

تشریح ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر رات کو آدمی قضائے حاجت وغیرہ کے لیے اُٹھے تو اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھوئے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کو اُٹھنے کے بعد دوبارہ سونا بھی جائز ہے بشرطیکہ معمولات کے فوت (معطل) ہو جانے کا خدشہ نہ ہو۔

۱۳۸: باب جَوَازِ نَوْمِ الْجُنُبِ وَاسْتِحْبَابِ

باب: جنبی کے سونے کے جواز اور اس کیلئے شرمگاہ

اَلْوُضُوْءِ لَهٗ وَ غَسْلِ الْفَرْجِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ اَوْ يَنَامَ اَوْ يُجَامِعَ

کا دھونا اور وضو کرنا مستحب ہے جب وہ کھانے‘ پینے‘ سونے یا جماع کرنے کا ارادہ کرے

(٦٩٩)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ۔

(٦٩٩) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو فرما لیتے۔

(٧٠٠)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَوَكِيْعٌ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

(٧٠٠) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی ہوتے اور کھانے یا سونے کے ارادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرح وضو فرما لیتے۔

(٧٠١)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا جَمِيْعًا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِي قَالَا نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِي حَدِيْثِهٖ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ۔

(٧٠١) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی دوسری اسناد سے یہی حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(٧٠٢)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا اَبِي وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَا نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيَرْقُدُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ۔

(٧٠٢) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: ہاں! جب وضو کر لے۔

(٧٠٣)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ يَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ لِيَتَوَضَّاْ ثُمَّ لِيَنَمْ حَتّٰى يَغْتَسِلَ اِذَا شَآءَ۔

(٧٠٣) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی حالتِ جنابت میں سو سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کرو پھر سو جاؤ یہاں تک کہ جب چاہو غسل کرو۔ (نماز سے پہلے پہلے)۔

(٧٠٤)وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ

(٧٠٤) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ جَنَابَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔

ذکر کیا کہ اس کو رات کے وقت جنابت ہو جاتی ہے تو آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کر اور اپنے آلہ تناسل کو دھو لے پھر سو جا۔

(۷۰۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ اَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ اَمْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً۔

(۷۰۵) عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے بارے میں سوال کیا۔ پھر پوری حدیث ذکر کی یہاں تک کہ میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہونے کی حالت میں کیسے غسل فرمایا کرتے تھے؟ کیا سونے سے پہلے غسل فرماتے یا غسل سے پہلے نیند فرماتے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں طرح فرما لیتے تھے کبھی غسل فرماتے پھر سوتے اور کبھی وضو کر کے نیند فرماتے۔ میں نے کہا تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے اس معاملہ میں آسانی فرمائی ہے۔

(۷۰۶)وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِيْهِ هَارُوْنُ ابْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ جَمِيْعًا عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۷۰۶) حضرت معاویہ بن ابی صالح رضی اللہ عنہ سے بھی دوسری سند سے یہی حدیث مروی ہے۔

(۷۰۷)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ زَادَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا وَقَالَ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّعَاوِدَ۔

(۷۰۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے مجامعت کرے اور پھر دوبارہ اس عمل کا ارادہ کرے تو اُسے چاہیے کہ وضو کر لے۔

(۷۰۸)وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ نَا مِسْكِيْنٌ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ الْحَذَّاءِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

(۷۰۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی غسل کے ساتھ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پاس سے ہو آتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جنبی آدمی کا غسل سے پہلے سونا' کھانا' پینا' جماع کرنا وغیرہ جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ ان کاموں میں سے کوئی عمل کرنے سے قبل اپنے آلہ تناسل کو دھو لے اور وضو کر لے۔ اگر ایسا نہ کرے تو مکروہ ہے۔ باقی افضل یہ ہے کہ ان اُمور سے قبل ہی غسل کر لے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بیانِ جواز کے لیے ہے۔

۱۳۹ :باب وُجُوْبِ الْغُسْلِ عَلَى الْمَرْاَةِ بِخُرُوْجِ الْمَنِيِّ مِنْهَا

باب: منی عورت سے نکلنے پر غسل کے وجوب کے بیان میں

(۷۰۹)وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْحَنَفِیُّ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اَبِیْ طَلْحَةَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ جَآءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَّهِیَ جَدَّةُ اِسْحٰقَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهٗ وَعَآئِشَةُ عِنْدَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَةُ تَرٰی مَا يَرَی الرَّجُلُ فِی الْمَنَامِ فَتَرٰی مِنْ نَّفْسِهَا مَا يَرَی الرَّجُلُ مِنْ نَّفْسِهٖ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحْتِ النِّسَآءَ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ قَوْلُهَا تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ خَيْرٌ فَقَالَ لِعَآئِشَةَ بَلْ اَنْتِ فَتَرِبَتْ يَمِيْنُكِ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِذَا رَاَتْ ذٰلِكَ۔

(۷۰۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسحق کی دادی حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اُس نے آپ سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عورت اگر خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے اور اپنے جسم پر وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (تو وہ کیا کرے؟) تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اُم سلیم! تم نے عورتوں کو رُسوا کر دیا۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: بلکہ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ (یہ جملہ بطورِ بددُعانہ تھا): ہاں! اے اُمّ سلیم جب عورت اس طرح دیکھے تو اُس کو غسل کرنا چاہیے۔

(۷۱۰)حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْ اَنَّهَا سَاَلَتْ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰی فِیْ مَنَامِهَا مَا يَرَی الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَتْ ذٰلِكَ الْمَرْاَةُ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَهَلْ يَكُوْنُ هٰذَا فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشِّبْهُ اِنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَآءُ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشِّبْهُ۔

(۷۱۰) حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں جو خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت اس طرح دیکھے تو اُس کو غسل کرنا چاہیے۔ اُمّ سلمہ کہتی ہیں میں نے شرم کے باوجود عرض کیا کہ کیا واقعی ایسا ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ورنہ بچہ کی مشابہت (ماں یا باپ سے) کہاں سے ہو؟ مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے۔ پس جو ان میں اُوپر آ جاتا ہے یا بڑھ جاتا ہے تو اسی سے مشابہت ہوتی ہے۔

(۷۱۱)حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰی فِیْ مَنَامِهَا مَا يَرَی الرَّجُلُ فِی مَنَامِهٖ فَقَالَ اِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُوْنُ مِنَ الرَّجُلِ فَلْتَغْتَسِلْ۔

(۷۱۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس عورت کے بارے میں سوال کیا جو اپنے خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جب اس سے وہی چیز نکلے جو آدمی سے نکلتی ہے تو غسل کرے۔

(۷۱۲)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيَی التَّمِيْمِیُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ

(۷۱۲) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نبی

مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَآءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا۔

ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک اللہ حق بات سے حیا نہیں فرماتا کیا عورت پر جب اس کو احتلام ہو غسل واجب ہو جاتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! جب وہ پانی (منی) دیکھے پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا: اللہ تجھے ہدایت کرے اگر ایسا نہ ہوتا تو اسکا بچہ کس طرح اس کے مشابہ ہوتا۔

(۷۱۳)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَزَادَ قَالَتْ قُلْتُ فَضَحْتِ النِّسَآءَ۔

(۷۱۳) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث دوسری سند سے مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: تو نے عورتوں کو رُسوا کر دیا۔

(۷۱۴)وَحَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اُمَّ بَنِيْ اَبِيْ طَلْحَةَ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ هِشَامٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا اُفٍّ لَّكِ اَتَرَى الْمَرْاَةُ ذٰلِكَ۔

(۷۱۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں۔ باقی حدیث ہشام ہی کی حدیث کی طرح ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس سے کہا: تیرے لیے افسوس ہے کیا عورت بھی اس طرح کا خواب دیکھ سکتی ہے؟

(۷۱۵)حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ سَهْلٌ نَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَا ابْنُ اَبِيْ زَآئِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ مَسَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَغْتَسِلُ الْمَرْاَةُ اِذَا احْتَلَمَتْ وَاَبْصَرَتِ الْمَآءَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَهَا عَآئِشَةُ تَرِبَتْ يَدَاكِ وَاُلَّتْ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعِيْهَا يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكِ اِذَا عَلَا مَآؤُهَا مَآءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الْوَلَدُ اَخْوَالَهٗ

(۷۱۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا عورت کو جب احتلام ہو جائے اور وہ پانی دیکھے تو اس پر غسل فرض ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس سے کہا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں اور زخمی کیے جائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دے اگر عورت کا نطفہ غالب آ جاتا ہے مرد کے نطفہ سے تو بچہ اپنے ننھیال کے مشابہ ہو جاتا ہے اور جب مرد کا نطفہ اِس کے نطفہ کے اوپر آ جائے تو بچہ اپنے

وَاِذَا عَلَا مَآءُ الرَّجُلِ مَآءَهَا اَشْبَهَ اَعْمَامَهٗ۔

ددھیال کے مشابہ ہو جاتا ہے۔

خُلاصَۃُ البَاب: اِس باب کی تمام احادیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اور جب عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر مرد کی طرح غسل کرنا فرض ہوتا ہے۔

۱۴۰ :باب بَيَانِ صِفَةِ مَنِيِّ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ وَاَنَّ الْوَلَدَ مَخْلُوْقٌ مِّنْ مَّآئِهِمَا

باب: مرد اور عورت کی منی کی تعریف اور اس بات کے بیان میں کہ بچہ ان دونوں کے نطفہ سے پیدا کیا ہوا ہے

(۷۱۶)حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي اَخَاهُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَسْمَآءَ الرَّحَبِيُّ اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهٗ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَآءَ حِبْرٌ مِّنْ اَحْبَارِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَدَفَعْتُهٗ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا فَقَالَ لِمَ تَدْفَعُنِي فَقُلْتُ اَلَا تَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ اِنَّمَا نَدْعُوْهُ بِاسْمِهِ الَّذِيْ سَمَّاهُ بِهٖ اَهْلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اسْمِيْ مُحَمَّدٌ الَّذِيْ سَمَّانِيْ بِهٖ اَهْلِيْ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ جِئْتُ اَسْاَلُكَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنْفَعُكَ شَيْءٌ اِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ اَسْمَعُ بِاُذُنَيَّ فَنَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعُوْدٍ مَّعَهٗ فَقَالَ سَلْ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ اَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجَسْرِ قَالَ فَمَنْ اَوَّلُ النَّاسِ اِجَازَةً قَالَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَالَ زِيَادَةُ كَبِدِ النُّوْنِ قَالَ فَمَا غِذَآؤُهُمْ عَلٰى اِثْرِهَا قَالَ يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِيْ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ اَطْرَافِهَا

(۷۱۶)رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا کہ یہودی علماء میں سے ایک عالم نے آ کر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ کہا تو میں نے اس کو دھکا دیا۔ قریب تھا کہ وہ گر جاتا۔ اس نے کہا آپ مجھے کیوں دھکا دیتے ہیں۔ میں نے کہا تو نے یا رسول نہیں کہا۔ تو یہودی نے کہا ہم آپ (ﷺ) کو اسی نام سے پکارتے ہیں جو آپ (ﷺ) کے گھر والوں نے رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا نام جو میرے گھر والوں نے رکھا ہے وہ محمد (ﷺ) ہے۔ یہودی نے کہا کہ میں آپ (ﷺ) سے کچھ پوچھنے آیا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر میں تجھ کو کچھ بیان کروں تو تجھے کچھ فائدہ ہوگا؟ اُس نے کہا میں اپنے دونوں کانوں سے سنوں گا۔ (اُس وقت) آپ اپنے پاس موجود چھڑی سے زمین کرید رہے تھے۔ تب آپ نے فرمایا: پوچھ۔ یہودی نے کہا: جس دن زمین و آسمان بدل جائیں گے تو لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ اندھیرے میں پل صراط کے پاس۔ اُس نے کہا: لوگوں میں سب سے پہلے اس پر سے گزرنے کی اجازت کس کو ہوگی؟ آپ نے فرمایا: فقراء مہاجرین کو۔ یہودی نے کہا: جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کا تحفہ کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: مچھلی کے جگر کا ٹکڑا۔ اُس نے کہا: اس کے بعد ان کی غذا کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ان کے لیے جنت کا بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے

قَالَ فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ وَجِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَّا يَعْلَمُهٗ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ رَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ قَالَ يَنْفَعُكَ اِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ اَسْمَعُ بِاُذُنَيَّ قَالَ جِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ قَالَ مَآءُ الرَّجُلِ اَبْيَضُ وَمَآءُ الْمَرْاَةِ اَصْفَرُ فَاِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْاَةِ اَذْكَرَا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْاَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ اٰنَثَا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ لَقَدْ صَدَقْتَ وَاِنَّكَ لَنَبِيٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ سَاَلَنِيْ هٰذَا عَنِ الَّذِيْ سَاَلَنِيْ عَنْهُ وَمَا لِيَ عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى اَتَانِيَ اللّٰهُ بِهٖ۔

اطراف میں چرا کرتا تھا۔ اُس نے کہا: اس پر ان کا پینا کیا ہوگا؟ فرمایا: ایک چشمہ ہے جس کو سلسبیل کہا جاتا ہے۔ اُس نے کہا: آپ (ﷺ) نے سچ فرمایا اُس نے کہا میں آیا تھا کہ آپ (ﷺ) سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھوں جسے زمین میں رہنے والوں میں نبی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ سوائے ایک دو آدمیوں کے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھ کو بتاؤں تو تجھے فائدہ ہوگا۔ اُس نے کہا میں توجہ سے سنوں گا۔ میں آیا تھا کہ آپ سے سوال کروں بچے (کی پیدائش) کے بارے میں۔ فرمایا: مرد کا نطفہ سفید اور عورت کا پانی زرد ہوتا ہے۔ جب یہ دونوں پانی جمع ہوتے ہیں تو اگر مرد کی منی عورت کی منی پر غالب ہو جائے تو اللہ کے حکم سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آ جائے تو بچی پیدا ہوتی ہے اللہ کے حکم سے۔ یہودی نے کہا: آپ نے سچ فرمایا اور آپ اللہ کے نبی ہیں۔ پھر وہ پھرا اور چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اُس نے جو کچھ مجھ سے سوال کیا ان میں سے کسی بات کا علم میرے پاس نہ تھا یہاں تک کہ اللہ نے مجھے اسکا علم عطا فرما دیا۔

(۷۱۷) وَحَدَّثَنِيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَّامٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ زَآئِدَةُ كَبِدِالنُّوْنِ وَقَالَ اَذْكَرَ وَّاٰنَثَ وَلَمْ يَقُلْ اَذْكَرَا وَّ اٰنَثَا۔

(۷۱۷) حضرت معاویہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے یہی روایت کچھ الفاظ کی تبدیلی سے مروی ہے معنی اور مفہوم وہی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مرد کی منی سفید اور عورت کی منی زرد ہوتی ہے اور جس کسی کی منی (مرد و عورت میں سے) سبقت کر لے یا غالب آ جائے' بچہ کی مشابہت یا مماثلت اُسی سے ہوتی ہے۔

علم غیب کی نفی: حدیث کے آخری جملہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو علم غیب نہ تھا بلکہ اللہ کا عطا کردہ علم تھا جو کہ غیب نہیں ہوتا۔ علم غیب اُس علم کو کہتے ہیں جو بغیر کسی ذریعہ کے معلوم ہو۔ جو علم کسی ذریعہ اور واسطہ سے آئے وہ علم غیب نہیں بلکہ غیب کی خبر ہوتی ہے۔ علم غیب اور خبر غیب میں واضح فرق ہوتا ہے جو کہ بعض حضرات نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا کرے۔ (آمین)

علم غیب خاصہ الٰہی ہے اس کو غیر اللہ کے لیے ثابت کرنا اور ماننا شرک اور صریح گمراہی ہے۔

۱۴۱: باب صِفَةِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت کے طریقے کے بیان میں

(۷۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ

(۷۱۸) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت سے غسل کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھونے سے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَءُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّاءُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يَاْخُذُ الْمَآءَ فَيُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِيْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا رَاٰى اَنْ قَدِ اسْتَبْرَاَ حَفَنَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

شروع فرماتے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ دھوتے۔ پھر وضو فرماتے نماز کے وضو کی طرح۔ پھر پانی لے کر اپنی اُنگلیوں کو بالوں کی جڑوں میں ڈالتے یہاں تک کہ جب آپ دیکھتے کہ وہ صاف ہو گیا ہے تو اپنے سر پر چلو سے پانی ڈالتے، تین چلو۔ پھر اپنے پورے جسم پر پانی ڈالتے۔ پھر اپنے دونوں پاؤں دھوتے۔

(۷۱۹) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمْ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ۔

(۷۱۹) حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث دوسری سند سے مروی ہے لیکن اس میں پاؤں دھونے کا ذکر نہیں۔

(۷۲۰) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَدَاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الرِّجْلَيْنِ۔

(۷۲۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے غسل کرنے کے لیے اپنی ہتھیلیوں کو دھونے سے ابتداء فرماتے۔ باقی حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے لیکن اس میں پاؤں دھونے کا ذکر نہیں۔

(۷۲۱) وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْءِهٖ لِلصَّلٰوةِ۔

(۷۲۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے غسل کرنے کے لیے اپنی ہتھیلیوں کو دھونے سے ابتداء فرماتے۔ باقی حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے لیکن اس میں پاؤں دھونے کا ذکر نہیں۔

(۷۲۲) وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ اَفْرَغَ بِهٖ عَلٰى فَرْجِهٖ وَغَسَلَهٗ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى

(۷۲۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو دھونے سے شروع فرماتے۔ اپنے ہاتھ کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں جنابت سے غسل کے لیے پانی آپ کے پاس رکھ دیتی۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دو یا تین مرتبہ دھویا پھر برتن میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور اس کو بائیں ہاتھ سے دھونا۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ کو زمین پر خوب رگڑ کر

رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفِّهٖ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهٗ۔

صاف کیا۔ پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو فرمایا۔ پھر ہتھیلی بھر کر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالا۔ پھر اپنے سارے جسم کو دھویا پھر آپ نے اپنی جگہ سے علیحدہ ہو کر اپنے پاؤں کو دھویا پھر میں رومال لے آئی جو آپ نے واپس کر دیا۔

(۷۲۳)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّالْاَشَجُّ وَاِسْحٰقُ كُلُّهُمْ عَنْ وَكِيْعٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَيْسَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا اِفْرَاغُ ثَلَاثِ حَفَنَاتٍ عَلَى الرَّاْسِ وَفِیْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَّصْفُ الْوُضُوْءِ كُلِّهٖ يَذْكُرُ الْمَضْمَضَةَ وَالْاِسْتِنْشَاقَ فِيْهِ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ ذِكْرُ الْمِنْدِيْلِ۔

(۷۲۳) حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی روایت مروی ہے۔ اس میں وضو کی مکمل ترکیب کا ذکر ہے اور اس میں انہوں نے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا بھی ذکر کیا ہے اور ابی معاویہ کی حدیث میں رومال کا ذکر نہیں ہے۔

(۷۲۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ بِمِنْدِيْلٍ فَلَمْ يَمَسَّهٗ وَجَعَلَ يَقُوْلُ بِالْمَآءِ هٰكَذَا يَعْنِیْ يَنْفُضُهٗ۔

(۷۲۴) اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رومال (تولیہ) لایا گیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں چھوا اور بدن سے پانی کو ہاتھوں سے جھاڑ تیرہے۔

(۷۲۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَیْءٍ نَّحْوَ الْحِلَابِ فَاَخَذَ بِكَفِّهٖ بَدَءَ بِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ ثُمَّ اَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ۔

(۷۲۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تو دودھ دوہنے کی طرح کا کوئی برتن منگواتے پھر ہاتھ سے پانی لے کر سر کی دائیں جانب سے شروع کرتے پھر بائیں جانب دھوتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر پر ڈالتے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ غسل جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوئے پھر استنجاء کرے اور نجاست دُور کرے اگر لگی ہو پھر نماز کے وضو کی طرح مکمل وضو کرے پھر اپنے سر پر پانی ڈال کر ملے پھر تین مرتبہ اپنے پورے بدن پر پانی بہائے اور اگر پانی غسل خانہ میں جمع ہو جاتا ہو تو پاؤں کو باہر نکال کر دھوئے ورنہ وہیں دھولے۔

غسل جنابت کے لیے ناک میں پانی ڈالنا، کلی یعنی غرارہ کرنا اور پورے جسم پر پانی بہانا فرض ہے۔

ضروری وضاحت:

غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ غسل کرنے سے وضو بھی ہو جاتا ہے۔ خواہ مکمل وضو کیا ہو یا نہ کیا ہو البتہ سر کا مسح کر لینا چاہیے۔ ننگا ہونا ناقض وضو نہیں ہے اور غسل خواہ جنابت سے ہو یا ٹھنڈک کے لیے۔

۱۴۲ :باب الْقَدْرِ الْمُسْتَحَبّ مِنَ الْمَآءِ فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ وَ غُسْلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ فِيْ حَالَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّ غُسْلِ اَحَدِهِمَا بِفَضْلِ الْاٰخَرِ

باب: غسل جنابت میں مستحب پانی کی مقدار اور مرد وعورت کا ایک برتن سے ایک حالت میں غسل کرنے اور ایک کا دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کے بیان میں

(۷۲۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَآءٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

(۷۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے جنابت سے اور وہ (غسل جنابت والا) برتن تین صاع کا ہوتا تھا۔

(۷۲۷)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا ثَنَا سُفْيَانُ كِلَا هُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ فِي الْاِنَآءِ الْوَاحِدِ وَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ اٰصُعٍ۔

(۷۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں غسل کرلیا کرتے تھے اور وہ تین صاع کا تھا اور میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرلیا کرتے تھے۔ سفیان کہتے ہیں کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔

(۷۲۸)حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَا وَاَخُوْهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَسَاَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَدَعَتْ بِاِنَآءٍ قَدْرِ الصَّاعِ فَاغْتَسَلَتْ وَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهَا سِتْرٌ فَاَفْرَغَتْ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثًا قَالَ وَكَانَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذْنَ مِنْ رُّؤُوْسِهِنَّ حَتّٰى تَكُوْنَ كَالْوَفْرَةِ۔

(۷۲۸) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی بھائی آپ کے پاس گئے اور آپ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے ایک برتن ایک صاع کی مقدار کا منگوایا اور غسل کیا اس حال میں کہ ہمارے اور آپ کے درمیان پردہ حائل تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اپنے سروں کے بال کترواتی تھیں یہاں تک کہ کانوں تک ہو جاتے۔

(۷۲۹)وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ

(۷۲۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ بَدَءَ بِیَمِیْنِهٖ فَصَبَّ عَلَیْهَا مِنَ الْمَآءِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ صَبَّ الْمَآءَ عَلَی الْاَذٰی الَّذِیْ بِهٖ بِیَمِیْنِهٖ وَ غَسَلَ عَنْهُ بِشِمَالِهٖ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ صَبَّ عَلٰی رَاْسِهٖ قَالَتْ عَآئِشَةُ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ وَّ نَحْنُ جُنُبَانِ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو دائیں ہاتھ سے شروع کرتے۔ اس پر پانی ڈال کر دھوتے پھر نجاست پر دائیں ہاتھ سے پانی ڈال کر اس کو بائیں ہاتھ سے دھوتے۔ یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو کر اپنے سر پر پانی ڈالتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے۔

(۷۳۰) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ نَا لَیْثٌ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ كَانَتْ تَحْتَ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِیَ وَالنَّبِیُّ ﷺ فِیْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ یَّسَعُ ثَلَاثَةَ اَمْدَادٍ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِكَ۔

(۷۳۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرلیا کرتے جس میں تین مدیا اس کے قریب پانی آتا تھا۔

(۷۳۱) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ اَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ تَخْتَلِفُ اَیْدِیْنَا فِیْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

(۷۳۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں غسل جنابت اس طرح کر لیتے کہ ہمارے ہاتھ برتن میں آگے پیچھے پڑتے تھے۔

(۷۳۲) وَ حَدَّثَنَاهُ یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ وَاحِدٍ فَیُبَادِرُنِیْ حَتّٰی اَقُوْلَ دَعْ لِیْ دَعْ لِیْ قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ۔

(۷۳۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان میں موجود ایک ہی برتن سے اس طرح غسل کر لیتے کہ آپ مجھ سے پہلے پانی لے لیتے یہاں تک کہ میں کہتی میرے لیے پانی چھوڑ دیں' میرے لیے پانی چھوڑ دیں۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ دونوں جنبی ہوتے۔

(۷۳۳) وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَّاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ قُتَیْبَةُ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الشَّعْثَآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ مَیْمُوْنَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِیَ وَالنَّبِیُّ ﷺ فِیْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ۔

(۷۳۳) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

(۷۳۴) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ اَكْبَرُ

(۷۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (غسل سے) بچے ہوئے پانی سے غسل فرما لیا کرتے

عِلْمِیْ وَالَّذِیْ یَخْطُرُ عَلٰی بَالِیْ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ تھے۔
اَخْبَرَنِیْ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَیْمُوْنَةَ۔

(۷۳۵)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ کَانَتْ هِیَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَغْتَسِلَانِ فِی الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

(۷۳۵)حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

(۷۳۶)حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِیْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ یَعْنِی ابْنَ مَهْدِیٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَکَاکِیْكَ وَیَتَوَضَّاءُ بِمَکُّوْكٍ وَّقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی بِخَمْسِ مَکَاکِیَّ وَقَالَ ابْنُ مُعَاذٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنَ جَبْرٍ۔

(۷۳۶)حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل پانچ مکوک سے اور وضو ایک مکوک سے فرماتے تھے۔

(۷۳۷) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا وَکِیْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَتَوَضَّاءُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰی خَمْسَةِ اَمْدَادٍ۔

(۷۳۷)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے لے کر پانچ مد تک پانی سے فرمایا کرتے تھے۔

(۷۳۸)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ کِلَاهُمَا عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ اَبُوْ کَامِلٍ نَا بِشْرٌ قَالَ نَا اَبُوْ رَیْحَانَةَ عَنْ سَفِیْنَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَآءِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَیُوَضِّؤُهُ الْمُدُّ۔

(۷۳۸)حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت ایک صاع پانی سے اور وضو ایک مد سے ہوتا تھا۔

(۷۳۹)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَیَّةَ ح وَحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ عَنْ سَفِیْنَةَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَیَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ حُجْرٍ اَوْ قَالَ وَیُطَهِّرُهُ الْمُدُّ وَقَالَ وَقَدْ کَانَ کَبِرَ مَا کُنْتُ اَثِقُ بِحَدِیْثِهٖ۔

(۷۳۹)صحابی رسول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل اور ایک مد سے وضو فرمایا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب : اس باب کی تمام احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ غسل جنابت میں آپ نے پانی تین مد ایک صاع، تین صاع، پانچ مکوک استعمال فرمایا۔ یہ اختلاف باعتبار حالت ومواقع اور قلت وکثرت سے تھا۔ بہر حال طہارت کے لیے پانی کی کوئی خاص مقدار متعین نہیں۔ مستحب یہ ہے کہ تین صاع (تقریباً تیرہ کلو) سے کیا جائے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ مرد وعورت ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے بھی غسل جنابت جائز ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ درمیان میں پردہ ہو یا کپڑا باندھ کر غسل کیا جائے کیونکہ عورت کا پورا جسم ستر ہے اور خاوند کا بھی بلا وجہ عورت کے ستر کو دیکھنا مناسب نہیں ہے اسی طرح بیوی کیلئے بھی۔

۱۴۳: باب اِسْتِحْبَابِ اِفَاضَةِ الْمَآءِ عَلَى الرَّاسِ وَغَيْرِهٖ ثَلَاثًا

باب: سر وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنے کے استحباب کے بیان میں

(۷۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِى الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَمَّا اَنَا فَاِنِّىْ اَغْسِلُ رَاْسِىْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا اَنَا فَاِنِّىْ اُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِىْ ثَلَاثَ اَكُفٍّ۔

(۷۴۰) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غسل کے بارے میں بحث کرنے لگے۔ ان میں ایک نے کہا میں تو اپنا سر اس طرح دھوتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تو اپنے سر پر تین چلوؤں سے پانی ڈالتا ہوں۔

(۷۴۱) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِىْ ثَلٰثًا۔

(۷۴۱) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غسل جنابت کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

(۷۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَا اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ سَاَلُوا النَّبِىَّ ﷺ فَقَالُوْا اِنَّ اَرْضَنَا اَرْضٌ بَارِدَةٌ فَكَيْفَ بِالْغُسْلِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِىْ ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ سَالِمٍ فِىْ رِوَايَتِهٖ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ وَّقَالَ اِنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

(۷۴۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفد ثقیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ہم ٹھنڈی سرزمین کے باشندے ہیں، غسل کیسے کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

(۷۴۳) وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِى الثَّقَفِىَّ قَالَ ثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ صَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِّنْ مَّآءٍ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ اِنَّ شَعْرِىْ كَثِيْرٌ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ لَهٗ يَا ابْنَ اَخِىْ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَاَطْيَبَ۔

(۷۴۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرماتے تو اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈالتے۔ حسن بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میرے بال تو زیادہ ہیں۔ تو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: اے بھتیجے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تیرے بالوں سے زیادہ اور بہت پاکیزہ تھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ غسل میں اپنے سر پر اور اسی طرح باقی بدن پر تین بار پانی بہانا مستحب

ہے۔ غسل جنابت میں ایک بار فرض ہے۔

۱۴۴ : باب حُكْمِ ضَفَآئِرِ الْمُغْتَسِلَةِ

باب: غسل کرنے والی عورتوں کی مینڈھیوں کے حکم کے بیان میں

(۷۴۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِیْ اَفَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِیَ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَآءَ فَتَطْهُرِيْنَ۔

(۷۴۴) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے سر پر سختی کے ساتھ مینڈھیاں باندھتی ہوں کیا میں ان کو غسل جنابت کے لیے کھولوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! تیرے لیے تین چلو بھر کر اپنے سر پر ڈال لینا کافی ہے پھر اپنے پورے بدن پر پانی بہانے سے تو پاک ہو جائے گی۔

(۷۴۵)وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ اَيُّوْبَ ابْنِ مُوْسٰى فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَاَنْقُضُهُ لِلْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

(۷۴۵) حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے یہی حدیث مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ: کیا میں حیض اور جنابت کے لیے ان کو کھولوں؟ فرمایا: نہیں۔

(۷۴۶)وَحَدَّثَنِيْهِ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ قَالَ نَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِی ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ نَا اَيُّوْبُ ابْنُ مُوْسٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَفَاَحُلُّهُ فَاَغْسِلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَيْضَةَ۔

(۷۴۶) حضرت ایوب بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک اور سند سے یہی حدیث مروی ہے لیکن اس میں غسل جنابت میں مینڈھوں کے کھولنے کا سوال ہے' حیض کا ذکر نہیں کیا۔

(۷۴۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ يَحْيٰى اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ بَلَغَ عَآئِشَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَاْمُرُ النِّسَآءَ اِذَا اغْتَسَلْنَ اَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوْسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لِابْنِ عَمْرٍو هٰذَا يَاْمُرُ النِّسَآءَ اِذَا اغْتَسَلْنَ اَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوْسَهُنَّ اَفَلَا يَاْمُرُهُنَّ اَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوْسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ

(۷۴۷) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عورتوں کو غسل کے وقت سروں کو کھولنے کا حکم دیتے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تعجب ہے کہ وہ عورتوں کو غسل کے وقت اپنے سروں کو کھولنے کا حکم دیتے ہیں اور ان کو سروں کے منڈانے ہی کا حکم کیوں نہیں کر دیتے۔ حالانکہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے اور میں اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالنے سے زیادہ کچھ بھی نہیں کرتی تھی۔

وَمَا اَزِيْدُ عَلٰى اَنْ اُفْرِغَ عَلٰى رَاْسِى ثَلَاثَ اِفْرَاغَاتٍ۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی تمام احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ عورتوں کے لیے غسل جنابت کے وقت مینڈھیوں کا کھولنا ضروری نہیں اور مینڈھیاں عورتوں کا اپنے بالوں کی تھوڑی تھوڑی مقدار کو لے کر اُن کی لٹیں بنا لینے کو کہتے ہیں۔ بہرحال اگر پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے تو ان کو بندھے رہنے دینے میں کوئی حرج نہیں ورنہ کھولنا ضروری ہے۔

۱۴۵: باب اِسْتِحْبَابُ اِسْتِعْمَالِ الْمُغْتَسِلَةِ مِنَ الْحَيْضِ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فِىْ مَوْضِعِ الدَّمِ

باب: حیض کا غسل کرنے والی عورت کے لیے مشک لگا روئی کا ٹکڑا خون کی جگہ میں استعمال کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۷۴۸)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِى عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضَتِهَا قَالَ فَذَكَرَتْ اَنَّهٗ عَلَّمَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَةً مِنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِىْ بِهَا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاسْتَتَرَ وَاَشَارَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِيَدِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ وَاجْتَذَبْتُهَا اِلَىَّ وَعَرَفْتُ مَا اَرَادَ النَّبِىُّ ﷺ فَقُلْتُ تَتَبَّعِىْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ وَقَالَ ابْنُ اَبِى عُمَرَ فِىْ رِوَايَتِهٖ فَقُلْتُ تَتَبَّعِىْ بِهَا آثَارَ الدَّمِ۔

(۷۴۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ وہ حیض کے بعد غسل کس طرح کرے؟ فرماتی ہیں کہ آپ نے اس کو سکھایا کہ وہ کیسے غسل کرے پھر ایک خوشبو لگا ہوا روئی کا ٹکڑا لے اور اس سے پاکی حاصل کرے۔ اُس نے کہا کہ اس سے میں کیسے پاکی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ حاصل کر اور سبحان اللہ فرما کر آپ نے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے اپنے چہرہ پر ہاتھ رکھ کر اشارہ فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور میں نے معلوم کر لیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ فرمایا ہے۔ تو میں نے کہا اس کپڑے کے ساتھ خون کے آثار ختم کر دو۔

(۷۴۹)حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىُّ قَالَ نَا حَبَّانُ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهْرِ فَقَالَ خُذِىْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِىْ بِهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ۔

(۷۴۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پاکیزگی کے غسل کے طریقہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو خوشبودار روئی کا ٹکڑا لے اور اس سے پاکیزگی حاصل کر۔

(۷۵۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ

(۷۵۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بعد غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: پانی کو بیری کے پتوں کے ساتھ ملا کر

اَسْمَآءَ سَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ غُسْلِ الْمَحِیْضِ فَقَالَ تَاْخُذُ اِحْدَاکُنَّ مَآءَ ھَا وَسِدْرَتَھَا فَتَطَھَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰی رَاْسِھَا فَتَدْلُکُہٗ دَلْکًا شَدِیْدًا حَتّٰی تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِھَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَیْھَا الْمَآءَ ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَۃً مُّمَسَّکَۃً فَتَطَھَّرُ بِھَا فَقَالَتْ اَسْمَآءُ وَکَیْفَ اَتَطَھَّرُ بِھَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ تَطَھَّرِیْنَ بِھَا فَقَالَتْ عَآئِشَۃَ کَاَنَّھَا تُخْفِیْ ذٰلِکَ تَتَبَّعِیْنَ اَثَرَالدَّمِ وَسَاَلَتْہُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَۃِ فَقَالَ تَاْخُذُ مَآءً فَتَطَھَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّھُوْرَ اَوْ تُبْلِغُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰی رَاْسِھَا فَتَدْلُکُہٗ حَتّٰی تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِھَا ثُمَّ تُفِیْضُ عَلَیْھَا الْمَآءَ فَقَالَتْ عَآئِشَۃُ نِعْمَ النِّسَآءُ نِسَآءُ الْاَنْصَارِ لَمْ یَکُنْ یَمْنَعُھُنَّ الْحَیَآءُ اَنْ یَّتَفَقَّھْنَ فِی الدِّیْنِ۔

اچھی طرح پاکی حاصل کر۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈال اور خوب مل مل کر دھو۔ یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے اوپر پانی ڈال۔ پھر خوشبو لگا ہوا کپڑے کا ٹکڑا لے اور اس سے پاکی حاصل کر۔ اسماء نے کہا میں اس سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ تو آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! اس سے پاکی حاصل کر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چپکے سے کہا کہ اس کپڑے کے ساتھ خون کا اثر ختم کر دو۔ پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ سے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی لے کر خوب اچھی طرح طہارت حاصل کر۔ پھر سر پر پانی ڈال کر اس کو مل لو یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر اپنے جسم پر پانی ڈالو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انصاری عورتیں کیا خوب تھیں کہ ان کو (اُن کی فطری) حیا دین کے سمجھنے سے نہیں روکتی تھی۔

(٧٥١) وَحَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَۃُ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَقَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ تَطَھَّرِیْ بِھَا وَاسْتَتَرَ۔

(٧٥١) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی دوسری سند سے یہی حدیث مروی ہے۔

(٧٥٢) وَحَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی وَاَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ کِلَاھُمَا عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُھَاجِرٍ عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ شَکَلٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَغْتَسِلُ اِحْدَانَا اِذَا طَھُرَتْ مِنَ الْمَحِیْضِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ غُسْلَ الْجَنَابَۃِ۔

(٧٥٢) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بنت شکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جب ہم میں سے کوئی (عورت) حیض سے پاک ہو تو وہ (پاکی حاصل کرنے کیلئے) کیسے غسل کرے؟ باقی حدیث گزر چکی ہے۔ اس میں غسل جنابت کا ذکر نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ حائضہ عورت جب حیض کے بعد غسل کرے تو روئی یا کپڑے کا ٹکڑا لے کر اس کو خوشبو وغیرہ لگا کر اپنی حیض والی جگہ پر رکھ لے تا کہ بدبو وغیرہ زائل ہو جائے۔ اسی طرح نفاس سے غسل کرنے والی کے لیے بھی ایسا کرنا مستحب ہے۔

١٤٦: باب الْمُسْتَحَاضَۃِ وَغُسْلِھَا

باب: مستحاضہ اور اس کے غسل اور نماز کے بیان

وَصَلٰوتِهَا میں

(۷۵۳)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَآءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِى حُبَيْشٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّى امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِى الصَّلٰوةَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِىْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّىْ۔

(۷۵۳)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں مستحاضہ عورت ہوں۔ میں پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! وہ ایک رگ کا خون ہے جو کہ حیض کا خون نہیں۔ پس جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جائے تو اپنے آپ سے خون دھو لے یعنی غسل کر لے اور نماز پڑھ۔

(۷۵۴)وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ ح وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَاِسْنَادِهٖ وَفِىْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ عَنْ جَرِيْرٍ جَآءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتِ اَبِىْ حُبَيْشِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَسَدٍ وَّهِىَ اِمْرَاَةٌ مِّنَّا قَالَ وَفِىْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ زِيَادَةُ حَرْفٍ تَرَكْنَا ذِكْرَهٗ۔

(۷۵۴)حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی حبیش بن عبدالمطلب بن اسد جو ہماری عورتوں میں سے تھی۔ باقی حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے۔

(۷۵۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّى اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِى ثُمَّ صَلِّىْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّلٰكِنَّهٗ شَىْءٌ فَعَلَتْهُ هِىَ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِىْ رِوَايَتِهٖ ابْنَةُ جَحْشٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ اُمَّ حَبِيْبَةَ۔

(۷۵۵)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُمّ حبیبہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا کہ مجھے استحاضہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ رگ کا خون ہے۔ غسل کر پھر نماز ادا کر۔ تو وہ ہر نماز کے وقت غسل کرتی تھی۔ لیث نے کہا کہ ابن شہاب نے نہیں ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم فرمایا بلکہ اس نے خود ایسا کیا۔ ابن رُمح کی روایت میں بنت جحش کا ذکر ہے۔ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نہیں ہے۔

(۷۵۶)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِىُّ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(۷۵۶)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اُمّ حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی سات سال تک مستحاضہ رہی۔ اس نے رسول اللہ صلی

عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اِسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّي قَالَتْ عَآئِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِيْ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَآءَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ اَبَابَكْرِابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَقَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ هِنْدًا لَوْ سَمِعَتْ بِهٰذِ الْفُتْيَا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَتَبْكِيْ لِاَنَّهَا كَانَتْ لَا تُصَلِّيْ۔

اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں فتویٰ طلب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں بلکہ یہ رگ کا خون ہے۔ غسل کر اور نماز ادا کر۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے حجرے میں ایک برتن میں غسل کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خون کی سرخی پانی کے اُوپر آ جاتی۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: اللہ ہندہ پر رحم فرمائے اگر وہ یہ فتویٰ سن لیتی۔ اللہ کی قسم وہ روتی تھی کہ وہ ایسی صورت میں نماز ادا نہ کرتی تھی۔

(۷۵۷) وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ اَنَا اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتِ اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَآءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

(۷۵۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُمّ حبیبہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ سات سال سے مستحاضہ تھی۔ باقی حدیث پہلی کی طرح ہے۔

(۷۵۸) وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِيْنَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۷۵۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بنت جحش سات سال سے مستحاضہ تھی۔ باقی حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے۔

(۷۵۹) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ امْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ۔

(۷۵۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کے بارے میں پوچھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے اس کے نہانے کا برتن دیکھا' وہ خون سے بھرا ہوا تھا۔ تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنے دن تجھ کو حیض آتا تھا اتنے دن ٹھہری رہ۔ پھر غسل کر اور نماز ادا کر۔

(۷۶۰) حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيْمِيُّ قَالَ نَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ

(۷۶۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زوجہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما' اُمّ حبیبہ بنت جحش

جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ شَكَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خون (استحاضہ) کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: جتنے دن تجھ کو حیض روکتا ہے اتنے دن رُکی رہ۔ پھر غسل کر۔ پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں۔

خلاصۃ الباب: استحاضہ اس خون کو کہا جاتا ہے جو عورت کے ایام ماہواری کے علاوہ جاری ہو جائے جو کہ ایک رگ سے نکلتا ہے یا بیماری وغیرہ کا خون ہوتا ہے۔ یہ حیض کا خون نہیں اور اس کا حکم مثل پاک عورت کے ہے۔ نماز، روزہ، قراءۃ قرآن، قرآن کریم کو ہاتھ لگانا، سجدۂ تلاوت وغیرہ ادا کر سکتی ہے اور ایک نماز کے وقت میں وضو کرے اور اس وقت میں فرض و نفل جو عبادت چاہے ادا کر لے اور غسل ایسی عورت پر واجب نہیں۔ ہاں! اگر حیض کا خون جاری ہوا اور پھر ساتھ ہی استحاضہ شروع ہو گیا تو اب غسل کرنا پڑے گا اور ایام حیض اپنی عادت کے مطابق شمار کرلے گی۔ باقی استحاضہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۱۴۷: باب وُجُوْبِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَلَى الْحَائِضِ دُوْنَ الصَّلٰوةِ

باب: حائضہ پر روزے کی قضا واجب ہے نہ کہ نماز کی' کے بیان میں

(۷۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ ح وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَتَقْضِي إِحْدَانَا الصَّلٰوةَ أَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيْضُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ لَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ۔

(۷۶۱) حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ ہم عورتوں کو ایام حیض کی نمازوں کی قضا کرنی چاہیے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تو حروریہ ہے؟ (خوارج سے ہے) ہم میں سے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حیض آتا تو اس کو نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

(۷۶۲) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّ نِسَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحِضْنَ أَفَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَجْزِيْنَ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ تَعْنِي يَقْضِيْنَ۔

(۷۶۲) حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حائضہ نماز قضا کرے گی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تو حروریہ ہے؟ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن حائضہ ہوتی تھیں۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نماز قضا کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

(۷۶۳) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۷۶۳) حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ حائضہ

عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِيَّةٍ وَّلٰكِنِّي اَسْئَلُ قَالَتْ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔

روزوں کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تو حروریہ ہے؟ میں نے کہا: میں تو حروریہ نہیں ہوں بلکہ جاننا چاہتی ہوں۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں حیض آتا تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

خلاصۃ الباب: تمام ائمہ رحمہم اللہ علیہم کے نزدیک اتفاقی حکم ہے کہ حائضہ عورت ایامِ حیض کے روزوں کی قضا کرے گی اور نماز کی قضا نہیں کرے گی بلکہ ان ایام میں اور اسی طرح ایامِ نفاس میں اس پر نماز فرض ہی نہیں کیونکہ اس میں عورت کو مشکل تھی اور روزے سال میں ایک مرتبہ آتے ہیں اس میں مشکل نہیں۔ فرق واضح ہے کیونکہ اَلدِّيْنُ يُسْرٌ۔

۱۴۸: باب تَسَتُّرِ الْمُغْتَسِلِ بِثَوْبٍ وَّنَحْوِهٖ

باب: غسل کرنے والا کپڑے وغیرہ کے ساتھ پردہ کرے

(۷۶۴) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ۔

(۷۶۴) حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کرتے ہوئے پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔

(۷۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّهٗ لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى غُسْلِهٖ فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ ثُمَّ اَخَذَ ثَوْبَهٗ فَالْتَحَفَ بِهٖ ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ سُبْحَةَ الضُّحٰى۔

(۷۶۵) حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت حاضر ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بلند حصہ پر تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے بعد اپنے اوپر ایک کپڑا لپیٹا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔

(۷۶۶) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَسَتَرَتْهُ ابْنَتُهٗ فَاطِمَةُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا اغْتَسَلَ اَخَذَهٗ فَالْتَحَفَ بِهٖ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانَ سَجَدَاتٍ وَّذٰلِكَ

(۷۶۶) حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت دوسری سند سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کپڑے کے ساتھ پردہ کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر چکے تو آپ نے ایک کپڑا لپیٹ کر نمازِ چاشت کی آٹھ رکعتیں ادا

ضُحًی۔

کیں۔

(۷۶۷)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا مُوْسَى الْقَارِيُّ قَالَ نَا زَآئِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآءً فَسَتَرْتُهُ فَاغْتَسَلَ۔

(۷۶۷)حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پردہ ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اُس پردے کی اوٹ میں) غسل فرمایا۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی تمام احادیث سے معلوم ہوا جب آدمی غسل کرنا چاہے تو پردہ کی اوٹ میں کرے۔ بغیر پردہ کے غسل نہیں کرنا چاہیے یا کم از کم غسل کے وقت چادر وغیرہ باندھ کر غسل کرے۔ اسی طرح چاشت کی نماز سنّت ہے اور اس کی آٹھ رکعات آپ نے ادا فرمائیں۔

۱۴۹: باب تَحْرِيْمِ النَّظْرِ اِلَى الْعَوْرَاتِ

باب: شرمگاہ کی طرف دیکھنے کی حرمت کے بیان میں

(۷۶۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا زَيْدُ الْحُبَابِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَتِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَتِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تُفْضِي الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

(۷۶۸)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد دوسرے مرد کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھے اور نہ مَرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔

(۷۶۹)وَحَدَّثَنِيْهِ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا اَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ ابْنُ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا مَكَانَ عَوْرَةِ عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَعُرْيَةِ الْمَرْاَةِ۔

(۷۶۹)حضرت ضحاک بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ معنی اور مفہوم وہی ہے جو اوپر والی حدیث میں ہے۔ الفاظ کا تغیر وتبدل ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ مرد کا مرد کی شرمگاہ کو دیکھنا اور عورت کا عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا جیسے حرام ہے اسی طرح مرد کا عورت کی شرمگاہ کو اور عورت کا اجنبی مرد کی شرمگاہ کو دیکھنا بھی حرام ہے۔ مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک اور عورت کا پورا جسم ستر ہے سوائے چہرے ہاتھ اور پاؤں کے۔ یہ اعضاء جتنے عام کام کاج کے وقت کھل جاتے ہیں ان کا محرم مرد کے لیے بلا شہوت دیکھنا جائز ہے اور اجنبی مرد کے لیے عورت کا پورا جسم ستر ہے اور شہوت یا بلا شہوت ہر طرح سے عورت کا اجنبی مرد کی طرف دیکھنا اور مرد کا اجنبی عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ بچہ جب چار برس کا ہو جائے تو اس کی شرمگاہ کو دیکھنا جائز نہیں اور جب چھ برس کا ہو جائے تو گھٹنے سے ناف کے درمیان کے حصے کو دیکھنا جائز نہیں اور جب نو برس کا ہو جائے تو اس کے احکام وہی ہیں جو مرد اور عورت کے ہیں۔ واللہ اعلم

۱۵۰ :باب جَوَازِ الْاِغْتِسَالِ عُرْیَانًا فِی الْخَلْوَةِ

باب :خلوت میں ننگے ہو کر غسل کرنے کے جواز کے بیان میں

(۷۷۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ قَالَ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاِثْرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِىْ حَجَرُ ثَوْبِىْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ اِلٰى سَوْءَةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبَ مُوْسٰى بِالْحَجَرِ۔

(۷۷۰)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل ننگے غسل کرتے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے غسل کرتے تو لوگوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو ہمارے ساتھ غسل کرنے سے روکنے والی صرف یہ چیز ہے کہ آپ علیہ السلام کو ہرنیا کی بیماری ہے۔ ایک مرتبہ آپ غسل کرنے گئے۔ آپ نے اپنے کپڑے اُتار کر ایک پتھر پر رکھے۔ وہ پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے اور فرماتے جاتے تھے: اے پتھر! میرے کپڑے دے۔ میرے کپڑے دے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو تو کوئی بیماری نہیں۔ پتھر کھڑا ہو گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو دیکھا اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم اس پتھر پر موسیٰ علیہ السلام کی ضرب سے چھ یا سات نشانات موجود تھے۔

تشریح ☆ اِس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ غسل کرتے وقت اگر اطمینان ہو کہ مجھے دیکھنے والا کوئی نہیں تو ننگے ہو سکتے ہیں۔ یہ جواز کی حد تک ہے۔ باقی مستحب یہی ہے کہ خلوت اور تنہائی میں بھی ننگے ہو کر غسل نہ کیا جائے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے کہ: ''اے بندے تجھے اگر کوئی اور نہیں دیکھ رہا تو اللہ تو دیکھ رہا ہے۔''

۱۵۱ :باب الْاِعْتِنَاءِ بِحِفْظِ الْعَوْرَةِ

باب :ستر چھپانے میں احتیاط کرنے کا بیان

(۷۷۱)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ جَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَا اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ

(۷۷۱)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب کعبہ تعمیر کیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پتھر اُٹھا کر لا رہے تھے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ اپنا تہبند اُتار کر اپنے کندھے پر پتھر کے نیچے رکھ لو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تو بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور آپ کی آنکھیں

اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ حِجَارَةً فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى عَاتِقِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَفَعَلَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ اِزَارِيْ اِزَارِيْ فَشُدَّ عَلَيْهِ اِزَارُهٗ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَلٰى رَقَبَتِكَ وَلَمْ يَقُلْ عَلٰى عَاتِقِكَ۔

آسمان کی طرف لگ گئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: میری ازار' میری ازار۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند باندھ دیا گیا۔ ابن رافع کی روایت میں گردن پر تہبند رکھنے کا ذکر ہے کندھے پر نہیں۔

(۷۷۲) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ اِزَارُهٗ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهٗ يَا ابْنَ اَخِيْ لَوْ حَلَلْتَ اِزَارَكَ فَجَعَلْتَهٗ عَلٰى مَنْكِبِكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهٗ فَجَعَلَهٗ عَلٰى مَنْكِبِهٖ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ قَالَ فَمَا رُؤِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ عُرْيَانًا۔

(۷۷۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تعمیر کعبہ میں نبی کریم ﷺ لوگوں کے ساتھ پتھر لا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند باندھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے بھتیجے! اپنی ازار اُتار کر اپنے کندھوں پر رکھ لو پتھر کے نیچے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ نے اس کو اپنے کندھے پر رکھا تو غش کھا کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اتنی سی بھی) برہنہ حالت میں نہیں دیکھا گیا۔

(۷۷۳) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ بِحَجَرٍ اَحْمِلُهٗ ثَقِيْلٍ وَّعَلَيَّ اِزَارٌ خَفِيْفٌ قَالَ فَانْحَلَّ اِزَارِيْ وَمَعِيَ الْحَجَرُ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَضَعَهٗ حَتّٰى بَلَغْتُ بِهٖ اِلٰى مَوْضِعِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ارْجِعْ اِلٰى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً۔

(۷۷۳) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک بھاری پتھر اُٹھائے آ رہا تھا اور ہلکی ازار پہنے ہوئے تھا' وہ کھل گئی۔ میرے پاس پتھر تھا۔ میں اُس کو رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ یہاں تک کہ میں اس کی جگہ پر پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے کپڑے کی طرف واپس لوٹ جا اور اپنا کپڑا لے لے اور ننگے مت چلا کرو۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ستر چھپانے میں نبی کریم ﷺ کو قبل از اسلام ہی سے کتنی احتیاط تھی اور یہ حفاظت اللہ عزوجل کی طرف سے تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عریاں پھرنے سے منع فرمایا۔

۲۵۱: باب التَّسَتُّرِ عِنْدَ الْبَوْلِ

باب: پیشاب کے وقت پردہ کرنے کا بیان

(۷۷۴) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا نَا مَهْدِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ

(۷۷۴) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے

قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ یَعْقُوْبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ خَلْفَهٗ فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِیْثًا لَّا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ وَكَانَ اَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهٖ هَدَفٌ اَوْ حَآئِشُ نَخْلٍ قَالَ ابْنُ اَسْمَآءَ فِیْ حَدِیْثِهٖ یَعْنِیْ حَائِطَ نَخْلٍ۔

سواری پر سوار کر لیا۔ پھر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) میرے کان میں ایک راز کی ایسی بات بیان فرمائی جو میں لوگوں میں سے کسی کو نہ بتاؤں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پردہ سب سے زیادہ پسند تھا وہ ٹیلہ یا کھجور کے باغ کا تھا۔

تشریح ☆ اس باب کی حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ پیشاب کے وقت بھی پردہ ہونا چاہیے خواہ کسی ٹیلہ یا دیوار یا درخت ہی کا کیوں نہ ہو۔

۱۵۳: باب بَیَانِ اَنَّ الْجِمَاعَ كَانَ فِی اَوَّلِ الْاِسْلَامِ لَا یُوْجِبُ الْغُسْلَ اِلَّا اَنْ یُّنْزِلَ الْمَنِیَّ وَبَیَانِ نَسْخِهٖ وَاَنَّ الْغُسْلَ یَجِبُ بِالْجِمَاعِ

باب: جماع سے اوائل اسلام میں غسل واجب نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ منی نہ نکلے' اس حکم کے منسوخ ہونے اور جماع سے غسل واجب ہونے کے بیان میں

(۷۷۵) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَیَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَقُتَیْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اِسْمٰعِیْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِیْكٍ یَعْنِی ابْنَ نُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ اِلٰی قُبَآءٍ حَتّٰی اِذَا كُنَّا فِیْ بَنِیْ سَالِمٍ وَّقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی بَابِ عِتْبَانَ فَصَرَخَ بِهٖ فَخَرَجَ یَجُرُّ اِزَارَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْجَلْنَا الرَّجُلَ فَقَالَ عِتْبَانُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یُعْجَلُ عَنِ امْرَاَتِهٖ وَلَمْ یُمْنِ مَاذَا عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ۔

(۷۷۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوموار کے دن قبا کی طرف نکلا۔ یہاں تک کہ ہم بنی سالم کے محلّہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عتبان بن مالک کے دروازے پر ٹھہر گئے اور اس کو آواز دی۔ تو وہ اپنا تہبند گھسیٹتا ہوا نکلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے آدمی کو جلدی میں ڈالا۔ عتبان نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اپنی بیوی سے جلدی الگ ہو جائے اور منی نہ نکلے۔ اُس کے لیے کیا حکم ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی (غسل) پانی (منی کے خروج) سے واجب ہوتا ہے۔

(۷۷۶) حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ۔

(۷۷۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی' پانی سے واجب ہوتا ہے (یعنی خروجِ منی سے)۔

(۷۷۷) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ نَا

(۷۷۷) حضرت ابوالعلاء بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الْمُعْتَمِرُ قَالَ نَا اَبِى قَالَ نَا اَبُو الْعَلَاءِ ابْنُ الشِّخِيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْسَخُ حَدِيْثِهٖ بَعْضُهٗ بَعْضًا كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْاٰنُ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض احادیث کو دوسری احادیث سے منسوخ فرماتے جیسے قرآن کی آیات دوسری آیات کے لیے ناسخ ہوتی ہیں۔

(۷۷۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَخَرَجَ وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَقَالَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ۔

(۷۷۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر کے پاس سے گزرے تو اس کو بلوایا۔ وہ اس حال میں نکلے کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: شاید ہم نے تجھے جلدی میں ڈالا۔ اُس نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو جلدی کرے یا تجھ کو امساک ہو (انزال نہ ہوا ہو) تو تجھ پر غسل واجب نہیں ہوتا صرف وضو لازم ہوتا ہے۔

(۷۷۹)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِىُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ مِنَ الْمَرْاَةِ ثُمَّ يُكْسِلُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَا اَصَابَهٗ مِنَ الْمَرْاَةِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وَيُصَلِّىْ۔

(۷۷۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس شخص کے بارے میں سوال کیا جو عورت سے صحبت کرے اور بغیر انزال علیحدہ ہو جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو (رطوبت وغیرہ) عورت سے اس کو لگ جائے اُس کو دھو دے پھر وضو کرے اور نماز ادا کرے۔

(۷۸۰)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنِ الْمَلِيِّ يَعْنِىْ بِقَوْلِهِ الْمَلِيِّ عَنِ الْمَلِيِّ اَبُوْ اَيُّوْبَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِى الرَّجُلِ يَاْتِىْ اَهْلَهٗ ثُمَّ لَا يُنْزِلُ قَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّاُ۔

(۷۸۰) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنی اہلیہ سے ہم بستر ہوا اور انزال نہ ہوا ہو کہ وہ اپنے آلۂ تناسل کو دھوئے اور وضو کرے۔

(۷۸۱)وَحَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ

(۷۸۱) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ آپ کا اُس آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے اپنی بیوی سے جماع کیا اور انزال نہ ہوا؟ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے اور آلہء تناسل کو

اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ قَالَ قُلْتُ اَرَاَیْتَ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَلَمْ یُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ یَتَوَضَّاُ کَمَا یَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَیَغْسِلُ ذَکَرَهٗ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

دھو لے۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

(۷۸۲)وَحَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ عَنِ الْحُسَیْنِ عَنْ یَحْیٰی وَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ اَنَّ اَبَا اَیُّوْبَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۷۸۲) حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔

۱۵۴ :باب نَسْخِ :اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ وَوُجُوْبُ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَیْنِ

باب: صرف منی سے غسل کے نسخ اور ختانین کے مل جانے سے غسل کے واجب ہونے کا بیان

(۷۸۳)وَحَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ ح وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْغُسْلُ وَفِیْ حَدِیْثِ مَطَرٍ وَّاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ قَالَ زُهَیْرٌ مِّنْ بَیْنِهِمْ بَیْنَ اَشْعُبِهَا الْاَرْبَعِ۔

(۷۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی عورت کی چار شاخوں پر بیٹھ گیا اور کوشش کی یعنی جماع کیا تو تحقیق اُس پر غسل واجب ہے۔ خواہ انزال نہ ہو۔

(۷۸۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ کِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ ثُمَّ اجْتَهَدَ وَلَمْ یَقُلْ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ۔

(۷۸۴) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت اسی طرح مروی ہے۔ حدیث شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں انزال کا ذکر نہیں۔

(۷۸۵)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا حُمَیْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰی وَهٰذَا حَدِیْثُهٗ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ وَلَآ اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اخْتَلَفَ فِیْ ذٰلِكَ رَهْطٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ

(۷۸۵) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین وانصار کی ایک جماعت کا اس بارے میں اختلاف ہوا۔ انصار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا ٹپکنے یا پانی (منی) کے علاوہ غسل واجب نہیں ہوتا اور مہاجرین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ عضوین کے ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس معاملہ میں تسلی ابھی کروا دیتا ہوں۔ میں کھڑا ہوا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

وَالْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّوْنَ لَا يَجِبُ الْغُسْلُ اِلَّا مِنَ الدَّفْقِ اَوْ مِنَ الْمَآءِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ بَلْ اِذَا خَالَطَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَاَنَا اَشْفِيْكُمْ مِنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَاُذِنَ لِيْ فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّاهُ اَوْ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْئَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْكِ فَقَالَتْ لَا تَسْتَحْيِيْ اَنْ تَسْاَلَنِيْ عَمَّا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ اُمَّكَ الَّتِيْ وَلَدَتْكَ فَاِنَّمَا اَنَا اُمُّكَ قُلْتُ فَمَا مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ قَالَتْ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر اجازت طلب کی۔ مجھے اجازت دی گئی تو میں نے کہا: اے میری ماں یا مؤمنین کی ماں! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں لیکن مجھے آپ سے شرم آتی ہے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تو مجھ سے اس بات کے پوچھنے میں شرم نہ کر جو تو اپنی حقیقی والدہ سے پوچھنے والا ہے جس کے پیٹ سے تو پیدا ہوا ہے میں بھی تو تیری ماں ہوں۔ میں نے عرض کیا: غسل کو واجب کرنے والی کیا چیز ہے؟ تو آپؓ نے فرمایا: تو نے یہ مسئلہ پوری خبر رکھنے والی سے پوچھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور دونوں شرمگاہیں مل جائیں تو تحقیق غسل واجب ہو گیا۔

(۷۸۶)حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَّهَارُوْنُ ابْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا سَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ اَهْلَهٗ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَعَآئِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَا وَهٰذِهٖ ثُمَّ نَغْتَسِلُ۔

(۷۸۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو اپنی اہلیہ سے جماع کرتا ہے اور انزال سے پہلے آلہ تناسل کو نکال لے یعنی انزال نہ ہو۔ کیا ان دونوں پر غسل لازم ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں اور یہ اسی طرح کرتے ہیں پھر ہم غسل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب سے پہلے باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ جماع کرنے سے اُس وقت تک غسل واجب نہیں ہوتا جب تک انزال نہ ہو لیکن اس باب کی احادیث نے واضح کر دیا کہ جماع سے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ گزشتہ باب کی احادیث دوسرے باب کی احادیث سے منسوخ ہیں۔ پہلے باب کی احادیث اوائل اسلام کی ہیں اور اُمت مسلمہ کا اس بات پر اب اجماع ہے اور کسی کا اس میں اختلاف نہیں۔ تمام فقہاء رحمہم اللہ علیہم نزدیک جماع اور صحبت سے غسل واجب ہو جاتا ہے جبکہ حشفہ (آلہ تناسل کی سپاری) چھپ جائے تو مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے اور پہلے باب کی احادیث کو فقہاء نے خواب پر محمول کیا ہے کہ خواب میں کچھ دیکھنے سے اُس وقت تک غسل واجب نہیں ہوتا جب تک انزال نہ ہو۔

۱۵۵ :باب الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے پر وضو کے بیان میں

(۷۸۷)وَحَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ ابْنُ خَالِدٍ

(۷۸۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ہے۔

قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی عَبْدُالْمَلِكِ ابْنُ اَبِی بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

(۷۸۸)قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَجَدَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ عَلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ اِنَّمَا اَتَوَضَّاُ مِنْ اَثْوَارِ اَقِطٍ اَكَلْتُهَا لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَوَضَّوْءُ ا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

(۷۸۸)عبداللہ بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے پایا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے تھے اس لیے وضو کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آگ سے پکی ہوئی چیز سے وضو کرو۔

(۷۸۹)قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ خَالِدِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ عُثْمَانَ وَاَنَا اُحَدِّثُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَنَّهُ سَاَلَ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

(۷۸۹)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے پر وضو کرو۔

۱۵۶ :باب نَسَخَ الْوُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

(۷۹۰)وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنَ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

(۷۹۰)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کھائی پھر بغیر وضو کیے نماز ادا فرمائی۔

(۷۹۱) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ وَهْبُ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَكَلَ عَرْقًا اَوْ لَحْمًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ اَوْ لَمْ يَمَسَّ مَاءً۔

(۷۹۱)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہڈی والا یا بغیر ہڈی گوشت کھایا پھر وضو کیے بغیر نماز ادا کی یا پانی کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔

(۷۹۲)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ نَا الزُّهْرِیُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِیِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفٍ يَاْكُلُ مِنْهَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

(۷۹۲)حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بکری کی دستی سے گوشت کاٹ کر کھاتے ہوئے دیکھا۔ پھر آپ نے نیا وضو کیے بغیر نماز ادا فرمائی۔

(٧٩٣)وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَدُعِیَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَقَامَ وَطَرَحَ السِّكِّیْنَ وَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

(٧٩٣) حضرت جعفر بن عمرو ضمری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کی دستی سے چھری کے ساتھ گوشت کھاتے ہوئے دیکھا۔ آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور چھری رکھ دی اور دوبارہ وضو کیے بغیر نماز ادا فرمائی۔

(٧٩٤)قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(٧٩٤) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

(٧٩٥)قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِیْ بُكَیْرُ بْنُ الْاَشَجِّ عَنْ كُرَیْبٍ مَّوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

(٧٩٥) اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس بکری کا شانہ کھایا پھر وضو کیے بغیر نماز ادا فرمائی۔

(٧٩٦)قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَةَ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ كُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ بِذٰلِكَ۔

(٧٩٦) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے اسی طرح روایت کیا۔

(٧٩٧)قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ غَطَفَانَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اَشْهَدُ لَكُنْتُ اَشْوِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

(٧٩٧) حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری کی اوجھڑی بھونتا تھا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے) پھر وضو کیے بغیر نماز ادا کی۔

(٧٩٨)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا لَیْثٌ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا۔

(٧٩٨) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر اس کے بعد پانی منگوا کر کلی کی اور ارشاد فرمایا کہ اس (دودھ) میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

(٧٩٩)وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو ح وَحَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حتنا حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ مِثْلَهٗ۔

(٧٩٩) یہ حدیث بھی پہلی حدیث ہی کی طرح ہے۔ سند دوسری ہے۔

(٨٠٠)وَحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ

(٨٠٠) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے پہنے پھر نماز کے لیے تشریف لے جانے

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاُتِيَ بِهَدِيَّةٍ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ فَاَكَلَ ثَلٰثَ لُقَمٍ ثُمَّ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَمَا مَسَّ مَآءً۔

لگے تو آپ کے پاس روٹی اور گوشت کا ہدیہ لایا گیا۔ آپ نے اس سے تین لقمے کھائے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور پانی کو چھوا تک نہیں۔

(۸۰۱)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بِنِ كَثِيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرِو ابْنِ عَطَآءٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ حَلْحَلَةَ وَفِيْهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَهِدَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ صَلّٰى وَلَمْ يَقُلْ بِالنَّاسِ۔

(۸۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ باقی حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی پہلی حدیث کے علاوہ باقی تمام احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر باوضو آدمی آگ سے پکی ہوئی کوئی چیز کھالے تو اس کا وضو باقی رہتا ہے وضو پر کچھ اثر نہیں ہوتا اور نہ ہی دوسرا وضو کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلی حدیث بعد والی تمام احادیث سے منسوخ ہے یا وہاں وضو ہاتھ دھونے اور کلی وغیرہ کرنے کے معنی میں ہے اور وہ احناف کے نزدیک مستحب ہے کہ کوئی چیز کھانے کے بعد نماز سے پہلے کلی وغیرہ کرلی جائے۔

۱۵۷: باب الْوُضُوْءِ مِنْ لُّحُوْمِ الْاِبِلِ

باب: اُونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کے بیان میں

(۸۰۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَوَضَّاُ مِنْ لُّحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّاْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّاْ قَالَ اَتَوَضَّاُ مِنْ لُّحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّاْ مِنْ لُّحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَاُصَلِّيْ فِيْ مُبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ لَا۔

(۸۰۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا میں بکری کا گوشت کھانے سے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو وضو کر اور اگر نہ چاہے تو نہ کر۔ اُس نے کہا: کیا میں اُونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کروں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں! اُونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کر۔ پھر اُس نے کہا: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کروں؟ فرمایا: ہاں۔ اُس نے کہا: کیا میں اُونٹوں کے بیٹھنے کے مقام میں نماز ادا کروں؟ فرمایا: نہیں۔

(۸۰۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا زَآئِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ ح وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَاَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ كُلُّهُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ كَامِلٍ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ۔

(۸۰۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث دوسری اسناد سے بھی مروی ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اُونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیے لیکن یہاں بھی اس حدیث سے وضو اصطلاحی مراد نہیں بلکہ لغوی وضو یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا مراد ہے۔

۱۵۸ :باب الدَّلِيلِ عَلٰی اَنَّ مَنْ تَيَقَّنَ الطَّهَارَةَ ثُمَّ شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَلَهُ اَنْ يُّصَلِّيَ بِطَهَارَتِهِ تِلْكَ

باب: جس شخص کو وضو کا یقین ہو اور پھر اپنے بے وضو ہو جانے کا شک ہو جائے تو اس کے لیے اپنے اسی وضو سے نماز ادا کرنی جائز ہے کی دلیل کے بیان میں

(۸۰۴)وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَّعَبَّادِ ابْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ شُكِيَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدُ رِيحًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ۔

(۸۰۴) حضرت سعید اور عباد بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اس کو نماز میں خیال ہوتا ہے کہ اس کو حدث ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو نہ پائے (یعنی بو نہ سونگھے) نماز نہ توڑے۔

(۸۰۵)وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

(۸۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے پیٹ میں گڑبڑ معلوم کرے اور اس پر مشکل ہو جائے کہ اس کے پیٹ سے کوئی چیز نکلی ہے یا نہیں؟ تو وہ نہ نکلے مسجد سے یہاں تک کہ آواز سن لے یا بدبو پائے۔

خُلاصَۃُ الباب: اس باب کی دونوں احادیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وضو کی حالت میں جب تک وضو ٹوٹ جانے کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک صرف شک کی بنا پر وضو نہیں ٹوٹتا اور یہی حکم تمام اُمور یقینی اور مشکوک میں ہے کہ یقین صرف شک سے زائل نہیں ہوتا۔

۱۵۹ :باب طَهَارَةِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ

باب: مردار کی کھال رنگ دینے سے پاک ہو جانے کے بیان میں

(۸۰۶)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيٰى اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِّمَيْمُونَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ

(۸۰۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُمّ المومنین سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو ایک بکری کا صدقہ دیا گیا۔ وہ مرگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس پر سے گزر ا ہوا تو فرمایا: تم نے اس کی کھال کیوں نہ اُتار لی۔ تم اس کو رنگ کر اس سے نفع اُٹھاتے۔ انہوں نے کہا: یہ تو مُردار

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا عَنْ مَيْمُوْنَةَ۔

ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صرف اس کا کھانا حرام کیا گیا ہے۔

(۸۰۷) وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا۔

(۸۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری پائی جو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزادکردہ لونڈی کو صدقہ میں دی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ حاصل کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ مُردار ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا کھانا حرام ہے۔

(۸۰۸) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ يُوْنُسَ۔

(۸۰۸) حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث دوسری سند سے مروی ہے۔

(۸۰۹) وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِیُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِیْ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَطْرُوْحَةٍ اُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلَّا اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوْا بِهٖ۔

(۸۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پھینکی ہوئی بکری پر سے گزرے۔ جو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردی لونڈی کو صدقہ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کیوں نہ لے لی؟ تم اس کو رنگ دے کر اس سے نفع اُٹھاتے۔

(۸۱۰) وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِیُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ مُنْذُ حِيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ دَاجِنَةً كَانَتْ لِبَعْضِ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَاتَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ۔

(۸۱۰) سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں (رضی اللہ عنہن) میں سے کسی کے پاس ایک بکری پلی تھی، وہ مرگئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کیوں نہ اُتار لی۔ پھر تم اس سے فائدہ حاصل کرتے۔

(۸۱۱) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ لِّمَوْلَاةٍ لِّمَيْمُوْنَةَ فَقَالَ اَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا۔

(۸۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزادکردہ باندی کی (مردہ) بکری پر سے گزرے تو فرمایا: تم نے اس کی کھال سے نفع کیوں نہ اُٹھایا۔

(۸۱۲)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ وَعْلَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ۔

(۸۱۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کھال کو رنگ دیا گیا تو (اس رنگنے کے بعد) وہ پاک ہوگئی۔

(۸۱۳)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ جَمِیْعًا عَنْ وَکِیْعٍ عَنْ سُفْیَانَ کُلُّهُمْ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ یَعْنِیْ حَدِیْثَ یَحْیَی ابْنِ یَحْیٰی۔

(۸۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی روایت دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۸۱۴)حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَبُوْ بَکْرِ ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ نَا وَقَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِی حَبِیْبٍ اَنَّ اَبَا الْخَیْرِ حَدَّثَهٗ قَالَ رَاَیْتُ عَلَی ابْنُ وَعْلَةَ السَّبَائِیِّ فَرْوًا فَمَسِسْتُهٗ فَقَالَ مَالَكَ تَمَسُّهٗ قَدْ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ اِنَّا نَکُوْنُ بِالْمَغْرِبِ وَمَعَنَا الْبُرْبُرُ وَالْمَجُوْسُ نُؤْتٰی بِالْکَبْشِ قَدْ ذَبَحُوْهُ وَنَحْنُ لَا نَاکُلُ ذَبَائِحَهُمْ وَیَاْتُوْنَنَا بِالسِّقَاءِ یَجْعَلُوْنَ فِیْهِ الْوَدَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ دِبَاغُهٗ طُهُوْرُهٗ۔

(۸۱۴) حضرت ابوالخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن وعلہ سبائی کو ایک پوستین پہنے ہوئے دیکھا تو میں نے اس کو چھوا۔ انہوں نے کہا آپ کو کیا ہے کہ اس کو چھوتے ہو حالانکہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ہم مغربی ممالک میں قوم بربر اور آتش پرستوں کے ساتھ سکونت پذیر ہیں۔ وہ اپنی مذبوحہ بکری لاتے ہیں اور ہم ان کا مذبوحہ نہیں کھاتے اور ہمارے پاس مشکوں میں چربی ڈال کر لاتے ہیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اس کو رنگ دینا اس کو پاک کر دیتا ہے۔

(۸۱۵) وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَبُوْبَکْرِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَعْلَةَ السَّبَائِیُّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ اِنَّا نَکُوْنُ بِالْمَغْرِبِ فَیَاْتِیْنَا الْمَجُوْسُ بِالْاَسْقِیَةِ فِیْهَا الْمَاءُ وَالْوَدَكُ فَقَالَ اشْرَبْ فَقُلْتُ اَرَاْیٌ تَرَاهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ دِبَاغُهٗ طُهُوْرُهٗ۔

(۸۱۵) حضرت ابن وعلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ ہم مغربی ملک میں رہتے ہیں۔ ہمارے پاس مجوس مشکوں میں پانی اور چربی لاتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: پی لیا کرو۔ میں نے کہا: کیا یہ آپ کی رائے ہے؟ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھال کو رنگ دینا اس کو پاک کر دیتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مُردار جانور کی کھال کو جب رنگ دیا جائے اور اسکی بدبو وغیرہ ختم ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ اس کو استعمال کرنا' اس کی خرید و فروخت کرنا جائز ہے لیکن خنزیر کی کھال کو اگر رنگ بھی دیا جائے تو بھی

پاک نہیں ہوتی کیونکہ وہ نجس العین ہے اس کی کھال' بال' ہڈیاں وغیرہ سب چیزیں ناپاک اور نجس ہیں۔ باقی جانوروں کے بال وغیرہ اور کھال دباغت کے بعد پاک ہو جاتی ہے۔

۱۶۰ :باب التَّيَمُّمِ

باب: تیمّم کے بیان میں

(۸۱۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قَاسِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا صَنَعَتْ عَآئِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَّاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّقَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِيْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ التَّيَمُّمِ: فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَّهُوَ اَحَدُ النُّقَبَآءِ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ۔

(۸۱۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں نکلے۔ جب ہم مقام بیداء یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ (گم) گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے تلاش کرنے کے لیے رُک گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ اُسی جگہ ٹھہر گئے جہاں پانی نہ تھا اور نہ ان کے ساتھ پانی تھا۔ تو صحابہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو روک دیا ہے اور نہ ان کے پاس پانی ہے اور نہ اس جگہ پانی ہے۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر اپنے سر مبارک کو رکھے ہوئے تھے اور آپ نیند میں محو تھے اور کہا کہ تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے لوگوں کو ایسی جگہ روک رکھا ہے جہاں پانی نہیں اور نہ ان کے ساتھ پانی ہے اور حضرت ابوبکر صدیق (میرے والد) نے مجھے ڈانٹنا شروع کیا اور جو اللہ نے چاہا وہ کہا اور میری کوکھ (کمر کے نزدیک) اپنے ہاتھ سے کونچے (چٹکیاں) دینے لگے اور مجھے حرکت کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میری ران پر نیند کرنے نے روک دیا۔ یہاں تک کہ بغیر پانی کے صبح ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم: ﴿فَتَيَمَّمُوْا﴾ نازل فرمائی تو اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے اُونٹ کو اُٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہم نے اُس کے نیچے ہار پایا۔

(۸۱۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَآءَ

(۸۱۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریتاً لیا۔ وہ گم ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اس کو تلاش کرنے بھیجا۔ اسی حالت

قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ طَلَبِهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَّجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً۔

میں نماز کا وقت آ گیا اور انہوں نے نماز بغیر وضو ادا کی۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو اس بات کی شکایت کی تو آیت تیمم نازل ہوئی۔ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ آپ کو بہتر بدلہ عطا کرے۔ اللہ کی قسم! آپ پر کوئی ایسی پریشانی نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ پر سے ٹال نہ دیا ہو اور مسلمانوں کے لیے اس میں برکت رکھ دی۔

(۸۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَآءَ شَهْرًا كَيْفَ يَصْنَعُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ شَهْرًا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ الْاٰيَةُ فِيْ سُوْرَةِ الْمَآئِدَةِ: ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ [المائدة: ٦] فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَاَوْشَكَ اِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَآءُ اَنْ يَّتَيَمَّمُوْا بِالصَّعِيْدِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى لِعَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَآءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّآبَّةُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ضَرْبَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

(۸۱۸) حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھنے والا تھا۔ تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود سے مخاطب ہو کر فرمایا: اگر کوئی آدمی جنبی ہو جائے اور وہ پانی ایک مہینہ تک نہ پا سکے تو وہ نماز کا کیا کرے؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تیمم نہ کرے اگرچہ ایک مہینہ تک پانی نہ پائے۔ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آیت سورۃ مائدہ میں ہے: ﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر لوگوں کو اس آیت کی بنا پر اجازت دی گئی تو مجھے اندیشہ ہے کہ جب ان کو سردی لگے تو وہ تو مٹی کے ساتھ تیمم کرنے لگیں گے۔ تو ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ سے کہا کہ کیا آپ نے حضرت عمار کی یہ حدیث نہیں سنی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کی غرض سے بھیجا۔ میں جنبی ہو گیا اور میں پانی نہیں پاتا تھا۔ تو میں مٹی میں اس طرح لیٹا جس طرح جانور لیٹتا ہے۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بارے میں ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تجھے اس طرح دونوں ہاتھ سے کرنا کافی تھا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک بار زمین پر مارا اور اپنے بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کا مسح کیا اور پھر ہتھیلیوں کی پشت اور چہرے کا مسح کیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قول پر قناعت نہیں کی تھی۔

(۸۱۹) وَحَدَّثَنَا اَبُوْكَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ

(۸۱۹) حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت

قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ قَالَ نَا اَبُوْ مُوْسٰى لِعَبْدِاللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ فَنَفَضَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ۔

دوسری سند سے بھی منقول ہے لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لیے اس قدر تیمّم کافی تھا اور اپنے ہاتھ کو زمین پر مارا۔ پھر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اِس سے اپنے چہرے اور اپنے دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔

(۸۲۰)وَحَدَّثَنِى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمِ الْعَبْدِىُّ قَالَ نَا يَحْيٰى يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدِ الْقَطَّانَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنِّى اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَآءً فَقَالَ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَآءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِى التُّرَابِ وَصَلَّيْتُ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْاَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ لَمْ اُحَدِّثْ بِهٖ قَالَ الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِيْهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَ حَدِيْثِ ذَرٍّ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ الَّذِىْ ذَكَرَ الْحَكَمُ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيْكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

(۸۲۰) عبدالرحمن بن ابزیٰ رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں جنبی ہو گیا اور میں نے پانی نہیں پایا۔ آپ نے فرمایا: نماز نہ پڑھ۔ تو حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں کہ جب میں اور آپ ایک سریہ میں جنبی ہو گئے اور ہمیں پانی نہ ملا اور آپ نے نماز ادا نہ کی۔ بہرحال میں مٹی میں لیٹا اور نماز ادا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لیے کافی تھا کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتا پھر پھونک مارتا۔ پھر ان دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے عمار! اللہ سے ڈر۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر آپ نہ چاہیں تو میں یہ حدیث نہیں بیان کروں گا۔ حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت مذکور ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم تیری روایت کا بوجھ تجھ ہی پر ڈالتے ہیں۔

(۸۲۱)وَحَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنِّىْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَآءً وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ عَمَّارٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَىَّ مِنْ حَقِّكَ لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا وَلَمْ يَذْكُرْ حَدَّثَنِىْ سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ۔

(۸۲۱) حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں جنبی ہو گیا اور میں پانی نہیں پاتا تھا۔ باقی حدیث گزر چکی ہے اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہیں تو میں اس حدیث کو کسی سے بیان نہ کروں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حق مجھ پر لازم کیا ہے۔

(۸۲۲)قَالَ مُسْلِمٌ وَّرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي الْجَهْمِ ابْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اَبُو الْجَهْمِ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَّحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

(۸۲۲) حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام سے روایت کیا ہے کہ میں اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت عبدالرحمن بن یسار' ابوجہم بن حارث بن صمہ انصاری کے پاس حاضر ہوئے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی طرف سے آئے۔ آپ کو ایک آدمی ملا۔ اُس نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ ایک دیوار پر تشریف لائے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر سلام کا جواب دیا۔

(۸۲۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِي قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مَّرَّ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ۔

(۸۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی گزرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے۔ اُس نے سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر پانی نہ ملے تو تیمّم کر کے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ خواہ حدثِ اصغر یعنی وضو کی حاجت ہو یا حدثِ اکبر یعنی جنبی ہو۔ تیمّم صرف چہرے اور ہاتھوں کا کیا جائے گا نہ کہ پورے جسم کا۔ خواہ تیمّم حدثِ اصغر سے ہو یا حدثِ اکبر سے۔ احناف کے نزدیک تیمّم کے لیے دو ضربیں اور نیّت ضروری ہیں۔ ایک ضرب سے چہرے کا اور دوسری ضرب سے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کیا جائے۔ تیمّم کسی پاک مٹی یا اِس چیز سے جائز ہے جو مٹی کی جنس سے ہو یا ایسی کوئی چیز جس پر گرد و غبار جمع ہو خواہ وہ مٹی یا مٹی کی جنس سے نہ ہو۔ پانی نہ ملنے کی کئی صورتیں ہیں مثلاً پانی موجود نہ ہو یا پانی موجود ہے لیکن اس کے استعمال پر قدرت نہیں یا بیماری کی وجہ سے یا دشمن کے خوف کی وجہ سے ایک نماز کے لیے تیمّم کرنے کے بعد جب تک تیمّم توڑنے والا کوئی عذر پیش نہ آئے کئی اوقات کی نمازیں ادا کر سکتا ہے۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ نیز پانی کا مل جانا یا پانی کے استعمال پر قدرت ہو جانا بھی تیمّم کو توڑ دیتا ہے۔

۱۶۱: باب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

باب: مسلمانوں کے نجس نہ ہونے کی دلیل کے بیان میں

(۸۲۴)وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ قَالَ حُمَيْدٌ ثَنَا ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ

(۸۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ کے راستوں میں سے کسی راستہ پر جنبی حالت میں ملے تو آپ رضی اللہ عنہ خاموشی سے غسل کرنے چلے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

الطَّوِيْلِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ لَقِیَ النَّبِیَّ ﷺ فِی طَرِيْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ فَتَفَقَّدَهُ النَّبِیُّ ﷺ فَلَمَّا جَآءَ هُ قَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقِيْتَنِیْ وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

کو موجود نہ پایا۔ جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تو کہاں تھا؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! جب آپ مجھے ملے تو میں جنبی تھا۔ میں نے پسند نہ کیا کہ آپ کی مجلس میں اس طرح بیٹھوں۔ یہاں تک کہ میں نے غسل کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! بے شک مؤمن نجس نہیں ہوتا۔

(۸۲۵) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ فَحَادَ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ۔

(۸۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اس حال میں ملے کہ وہ جنبی تھا۔ وہ آپ کے پاس سے علیحدہ ہو گئے اور غسل کر کے واپس آئے اور عرض کیا کہ میں جنبی تھا۔ آپ نے فرمایا: بے شک مسلمان نجس نہیں ہوتا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی دونوں احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مسلمان اور مؤمن نجس و ناپاک حقیقی نہیں ہوتا۔ باقی جنبی اور بے وضو ہونا نجاست حکمی ہے۔ خواہ زندہ ہو یا مردہ اور کافر بھی مسلمان ہی کی طرح ہیں۔ ان کی نجاست اعتقادی ہے۔ اسی لیے فرمایا گیا: ﴿اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ﴾ [التوبۃ:۲۸] یعنی: ''مشرکین ناپاک ہیں'' یعنی اعتقاداً ناپاک و نجس ہیں ظاہری نجاست مُراد نہیں۔

۱۶۲: باب ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِیْ حَالِ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا

باب: حالتِ جنابت اور اس کے علاوہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بیان میں

(۸۲۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاۤءِ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا نَا ابْنُ اَبِیْ زَآئِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ۔

(۸۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ (عزوجل) کا ذکر ہر حال میں کرتے تھے۔

تشریح ☆ اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن قرآن مجید کی تلاوت حالت جنابت میں نہیں ہو سکتی۔ ایسے ہی حائضہ اور نفاس والی عورت بھی تلاوتِ قرآن مجید نہیں کر سکتی۔ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اکثر اوقات خواہ باوضو ہوں یا بے وضو اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ حالت جنابت میں زبان سے ذکر نہ فرماتے لیکن آپ ﷺ کا دلِ مبارک ہر وقت اللہ کے ذکر میں مستغرق رہتا تھا۔ بہر حال قضائے حاجت کے وقت اللہ کا ذکر کرنا مکروہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۶۳: باب جَوَازِ اَكْلِ الْمُحْدِثِ الطَّعَامَ

باب: بے وضو کھانا کھانے کا جواز اور

وَاَنَّهٗ لَا كَرَاهَةَ فِیْ ذٰلِكَ وَاَنَّ الْوُضُوْءَ لَيْسَ عَلَى الْفَوْرِ

وضو کے فوری طور پر ضروری (لازم) نہ ہونے کے بیان میں

(۸۲۷)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی التَّمِیْمِیُّ وَاَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ یَحْیٰی اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ وَقَالَ اَبُو الرَّبِیْعِ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَآءِ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ فَذَكَرُوْا لَهُ الْوُضُوْءَ فَقَالَ اُرِیْدُ اَنْ اُصَلِّیَ فَاَتَوَضَّاَ۔

(۸۲۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا لایا گیا۔ وہاں پر موجود لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو (کیلئے) یاد کرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جب نماز کا ارادہ کرتا ہوں تو وضو کرتا ہوں۔

(۸۲۸)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَاسُفْیٰنُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ مِنَ الْغَآئِطِ وَاُتِیَ بِطَعَامٍ فَقِیْلَ لَهٗ اَلَا تَوَضَّاُ فَقَالَ لِمَ اُصَلِّیْ فَاَتَوَضَّاُ۔

(۸۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ آپ بیت الخلاء سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو آپ کے پاس کھانا لایا گیا۔ آپ کو کہا گیا کیا آپ وضو نہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا: کیوں میں نماز پڑھتا ہوں جو وضو کروں۔

(۸۲۹)وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّآئِفِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ مَوْلٰی اٰلِ السَّآئِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْغَآئِطِ فَلَمَّا جَآءَ قُدِّمَ اِلَیْهِ طَعَامٌ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَوَضَّاُ قَالَ لِمَ اَلِلصَّلٰوةِ۔

(۸۲۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھانا لایا گیا اور آپ کو کہا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ وضو نہ کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں کیا نماز کے لیے؟

(۸۳۰)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ نَا سَعِیْدُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَضٰی حَاجَتَهٗ مِنَ الْخَلَآءِ فَقُرِّبَ اِلَیْهِ طَعَامٌ فَاَكَلَ وَلَمْ یَمَسَّ مَآءً قَالَ وَزَادَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قِیْلَ لَهٗ اِنَّكَ لَمْ تَوَضَّاْ قَالَ مَا اَرَدْتُ صَلٰوةً فَاَتَوَضَّاَ وَزَعَمَ عَمْرٌو اَنَّهٗ سَمِعَ مِنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْحُوَیْرِثِ۔

(۸۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو کھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا۔ سعید بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں جو وضو کروں۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تمام علماء کا اجماع ہے کہ وضو کے بغیر کھانا' پینا' اللہ کا ذکر کرنا' قرآن کو ہاتھ لگائے بغیر تلاوت کرنا' درود شریف پڑھنا جائز ہے اور اسی طرح وضو کے ٹوٹ جانے کے بعد فوراً وضو کرنا ضروری نہیں۔

۱۶۴: باب مَا يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ دُخُوْلَ الْخَلَآءِ؟

باب: بیت الخلاء جانے کا جب ارادہ کرے تو کیا کہے؟

(۸۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ يَحْيٰى اَيْضًا اَنَا هُشَيْمٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ فِي حَدِيْثِ حَمَّادٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَآءَ وَفِي حَدِيْثِ هُشَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَنِيْفَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْ خُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

(۸۳۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ الْخَبَائِثِ)) ''اے اللہ! میں ناپاکی اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(۸۳۲) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

(۸۳۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ بیت الخلاء جاتے وقت یہ دُعا پڑھتے: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ بیت الخلاء جاتے وقت ناپاک چیزوں اور نقصان دینے والی چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنا چاہیے۔ حدیث میں مختلف الفاظ سے یہ دعا وارد ہے۔ مقصود اللہ عزوجل کی پناہ ہے۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے اور جنگل وغیرہ میں کپڑا اُٹھانے سے پہلے اس دُعا کا پڑھنا مسنون ہے۔

۱۶۵: باب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ نَوْمَ الْجَالِسِ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ

باب: بیٹھے ہوئے کی نیند کا وضو کو نہ توڑنے کی دلیل کے بیان میں

(۸۳۳) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَنَبِيُّ اللّٰهِ يُنَاجِي الرَّجُلَ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ۔

(۸۳۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی سے محو گفتگو تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف نہیں کھڑے ہوئے یہاں تک کہ لوگ سو گئے۔

(۸۳۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ سَمِعَ اَنَسَ

(۸۳۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور نبی کریم ﷺ ایک آدمی سے سرگوشی کر رہے تھے

بْنَ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيْ رَجُلًا فَلَمْ يَزَلْ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَامَ اَصْحَابُهٗ ثُمَّ جَآءَ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

اور آپ سرگوشی میں مشغول رہے یہاں تک کہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کو نماز پڑھائی۔

(۸۳۵) حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّاُوْنَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ اِيْ وَاللّٰهِ۔

(۸۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سو جاتے پھر وضو کیے بغیر نماز ادا کرتے تھے۔ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو کہ تو نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا؟ تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم۔

(۸۳۶) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا حَبَّانُ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الْعِشَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ لِّيْ حَاجَةٌ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ اَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّوْا۔

(۸۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نمازِ عشاء کی اقامت کہی گئی ایک آدمی نے کہا میرے لیے ایک حاجت ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محو گفتگو ہو گئے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ سو گئے پھر انہوں نے نماز ادا کی۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بیٹھے ہوئے اگر آدمی سو جائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا اور اسی طرح حالت نماز میں قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ وغیرہ میں اگر سو گیا تو بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ لیٹ کر یا سہارا لگا کر اگر سو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

کتاب الصلٰوۃ

۱۶۶: باب بَدْءِ الْاَذَانِ

باب: اذان کی ابتداء کے بیان میں

(۸۳۷)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَا اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَا قُوْسًا مِثْلَ نَا قُوْسِ النَّصَارٰى وَ قَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔

(۸۳۷)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو جمع ہو جاتے اور نماز ادا کر لیتے اور کوئی آدمی ان کو نماز کے لیے نہیں پکارتا تھا۔ ایک دن انہوں نے اس بارے میں گفتگو کی۔ ان میں سے بعض نے کہا: نصاریٰ کے ناقوس کی طرح ناقوس لے لو اور بعض نے کہا کہ یہودیوں کی طرح سینگ۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تم کسی آدمی کو مقرر نہیں کر دیتے جو نماز کے لیے بلائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال اٹھو اور لوگوں کو نماز کے لیے پکارو۔

تشریح ☆اس حدیث مبارکہ سے اذان کی ابتداء کے بارے میں معلوم ہوا کہ اذان کی ابتداء کیسے ہوئی۔ ابتداءً صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے آپ جمع ہو جاتے اور نماز ادا کرتے پھر مشورہ ہوا تو کسی نے ناقوس اور کسی نے سینگ کا مشورہ دیا لیکن آپ نے پسند نہ فرمایا۔ (اس سے آج کل کے ان جاہل لوگوں کے اُس غلط طریقہ سے بھی واضح ممانعت ظاہر ہو رہی ہے کہ جو لوگ صبح، صبح مروّجہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں اور صلوٰۃ، صلوٰۃ کی آوازیں لگاتے ہیں۔ غور کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناپسندیدہ طریقے کو رواج دینا اور پھر اپنے آپ کو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی کہنا، ہٹ دھرمی ہو تو ایسی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صرف اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کاموں کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ کے مطابق حضرت بلال رضی اللہ عنہ مؤذنِ اوّل کو نماز کے لیے پکارنے کا حکم فرمایا اور یہ موجودہ اصطلاحی اذان نہ تھی بلکہ اس سے مراد صلوٰۃ، صلوٰۃ کہنا ہے۔

۱۶۷: باب الْاَمْرِ بِشَفْعِ الْاَذَانِ وَاِيْتَارِ الْاِقَامَةِ اِلَّا كَلِمَةَ الْاِقَامَةِ فَاِنَّهَا مُثَنَّاةٌ

باب: اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک کلمہ کے علاوہ ایک ایک بار کہنے کے حکم کے بیان میں

(۸۳۸)حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ جَمِيْعًا عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ

(۸۳۸)حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو بار کہیں اور اقامت ایک بار۔ ایوب کی حدیث میں اقامت کے سوا کا لفظ ہے۔

اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ زَادَ يَحْيٰى فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اَيُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

(۸۳۹)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرُوْا اَنْ يُّعْلِمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَیْءٍ يَّعْرِفُوْنَهٗ فَذَكَرُوْا اَنْ يُّنَوِّرُوْا نَارًا اَوْ يَضْرِبُوْا نَا قُوْسًا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

(۸۳۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے لوگوں کو نماز کے وقت کی اطلاع دینے کے لیے مشورہ کیا کہ جس چیز سے نماز کے وقت کا علم ہو جائے۔ بعض نے کہا کہ آگ روشن کر دی جائے یا ناقوس بجایا جائے۔ پس بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ کہیں۔

(۸۴۰)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ نَا خَالِدُ الْحَذَّآءُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوْا اَنْ يُّعْلِمُوْا بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَنْ يُّوْرُوْا نَارًا۔

(۸۴۰) حضرت خالد حذاء رحمۃ اللہ علیہ کی اسناد سے یہ حدیث اس طرح مروی ہے کہ جب لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے نماز کے وقت کی اطلاع دیئے جانے کے بارے میں مشورہ کیا۔ باقی حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے۔

(۸۴۱)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَا نَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

(۸۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان کو دو دو مرتبہ اور اقامت کو ایک ایک مرتبہ کہیں۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہا جائے سوائے قد قامت الصلوۃ کے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اذان کی طرح اقامت کے کلمات کو بھی دو دو مرتبہ کہا جائے۔ اس طرح اقامت کے کل کلمات سترہ ہوتے ہیں جس کی دلیل ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف میں حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ((اَلْاِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً)) کہ اقامت کے سترہ کلمات ہیں۔ ابن ماجہ میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ: عَنْ بِلَالٍ اَنَّهٗ كَانَ يُثَنِّى الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اذان اور اقامت میں کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے اس کے علاوہ اور دلائل بھی ہیں۔ اس باب کی احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اذان میں چونکہ اعلان مقصود ہوتا ہے تو کلمات کو لمبا کر کے آہستہ آہستہ ادا کیا جاتا ہے اور اقامت میں جلدی مقصود ہوتی ہے اس لیے کلمات کو جلدی جلدی ایک ایک لفظ کی مقدار پڑھا جاتا ہے۔

۱۶۸: باب صِفَةِ الْاَذَانِ

باب: طریقۂ اذان کے بیان میں

(۸۴۲)وَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْ غَسَّانَ نَا مُعَاذٌ وَّقَالَ اِسْحٰقُ اَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ

(۸۴۲) حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ اذان سکھائی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر دوبارہ:

عَنْعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ هٰذَا الْاَذَانَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ اِسْحٰقُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دومرتبہ اور: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ دومرتبہ اور: حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ دومرتبہ اور: حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ دومرتبہ اور اسحٰق نے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زیادہ کیا۔

تشریح ☆ اس باب کی حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر دومرتبہ پڑھا جائے لیکن ذخیرہ احادیث سے خود ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے جو ابن ماجہ وابی داؤد میں منقول ہے اللہ اکبر چار مرتبہ ہے۔ دوسری بات جو معلوم ہوئی وہ یہ کہ اذان میں شہادتین کو چار مرتبہ کہا جائے لیکن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان میں شہادتین دو دومرتبہ ہیں اور وہ آخر تک اسی طرح اذان دیتے رہے۔ حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث جو کہ کلمات اذان میں اصل اور بنیاد ہے کیونکہ انہوں نے کلماتِ اذان خواب میں ایک فرشتے سے سنے اور اسی طرح اذان پڑھی جاتی رہی اس میں بھی شہادتین دو دومرتبہ ہی ہیں۔

اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ اسلام میں یہ ہے کہ وہ مشرک بچوں کے ساتھ اذان کی نقل اُتار رہے تھے اور آپ نے آواز سنی تو ان کو بلایا۔ چونکہ ان کی آواز بلند اور خوش الحان تھی اس لیے آپ نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اب میرے سامنے اذان پڑھو۔ آپ پہلے پڑھتے جاتے اور پیچھے پیچھے کلماتِ اذان دُہراتے جاتے۔ تو آپ نے شہادتین جب پڑھیں تو انہوں نے کافروں کے ڈر اور خوف کی وجہ سے آہستہ کہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون تو آپ نے دوبارہ شہادت کو ان کے دِل میں راسخ کرنے کے لیے پڑھایا اور بلند آواز سے پڑھنے کو کہا۔ تو معلوم ہوا کہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان میں ترجیع اِن کے دل میں اسلام اور شہادت کو راسخ کرنے کے لیے تھی لیکن انہوں نے مبارک سمجھ کر اس کو اپنی اذان میں باقی رکھا اور ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت باقی روایات سے مرجوح ہے کیونکہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سب کے ہاں مسلّم ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان مشہور و معروف ہے بلکہ طبرانی میں روایت ہے کہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اذان میں ترجیع نہ کرتے تھے اور جن روایات میں ترجیع کا ذکر ہے وہ سنداً صحیح نہیں ہیں۔ اس لیے اذان میں شہادتین کا دو دومرتبہ کہنا ہی صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اسی پر احناف کا عمل ہے۔

۱۶۹: باب اِسْتِحْبَابِ اِتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنَيْنِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

باب: ایک مسجد کے لیے دو مؤذن رکھنے کے استحباب کے بیان میں

(۸۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى۔

(۸۴۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی۔

(۸۴۴) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ نَا الْقَاسِمُ عَنْ عَآئِشَةَ مِثْلَهٗ۔

(۸۴۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح روایت منقول ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب سے معلوم ہوا کہ ایک مسجد کے لیے دو مؤذن مقرر کیے جاسکتے ہیں تا کہ اگر ایک موجود نہ ہو تو دوسرا اذان واقامت وغیرہ اور مسجد کے دیگر کام سنبھال سکے یہ ایک اکرام واحسان کے طور پر ہے اور نماز کی اہمیت کے پیشِ نظر ہے۔

۱۷۰: باب جَوَازِ الْاَذَانِ الْاَعْمٰى اِذَا كَانَ مَعَهٗ بَصِيْرٌ

باب: نابینا آدمی کے ساتھ جب کوئی بینا آدمی ہو تو نابینا کی اذان کے جواز کے بیان میں

(۸۴۵)حَدَّثَنِیْ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِیُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِیْ ابْنَ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ اَعْمٰى۔

(۸۴۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دیتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔

(۸۴۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِیُّ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۸۴۶) حضرت ہشام سے بھی اسی طرح یہ حدیثِ مبارکہ مروی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی دونوں احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نابینا آدمی اذان دے سکتا ہے لیکن چونکہ اذان کے وقت کا معلوم کرنا یا قبلہ کا رُخ جاننا وغیرہ اذان کے لیے ضروری ہیں تو اس لیے صرف نابینا کو مؤذن رکھنا مکروہ ہے۔

۱۷۱: باب الْاِمْسَاكِ عَنِ الْاِغَارَةِ عَلٰى قَوْمٍ فِیْ دَارِ الْكُفْرِ اِذَا سَمِعَ فِيْهِمُ الْاَذَانَ

باب: دارالکفر میں جب اذان کی آواز سنے تو اس قوم پر حملہ کرنے سے روکنے کے بیان میں

(۸۴۷)حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيٰى يَعْنِیْ ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُغِيْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ رَاعِیْ مِعْزًى۔

(۸۴۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلوعِ فجر کے وقت حملہ کرتے تھے اور کان لگا کر اذان سنتے۔ اگر آپ اذان سنتے تو حملہ کرنے سے رُک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے۔ آپ نے ایک شخص کو اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مسلمان ہے۔ پھر اُس نے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم سے آزاد ہوگیا۔ اسکے بعد جب لوگوں نے دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس جگہ اذان دی جارہی ہو وہاں حملہ کرنے کی اجازت نہیں ہے چونکہ اذان شعائرِ اسلام میں سے ہے اور اذان کی آواز کا آنا ان لوگوں کے مسلمان ہونے کی دلیل ہے اور مسلمان پر حملہ کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۷۲: باب اِسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْاَلُ لَهُ الْوَسِيْلَةَ

باب: موذن کی اذان سننے والے کے لیے اسی طرح کہنے اور پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیج کر آپ ﷺ کے لیے وسیلہ کی دُعا کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۸۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

(۸۴۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے۔

(۸۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔

(۸۴۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن سے اذان سنو تو جیسے وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ اُس پر دس دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو ملے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ جو اللہ سے میرے وسیلہ کی دُعا کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

(۸۵۰) حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسَافٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ

(۸۵۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب موذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو تم میں سے کوئی ایک اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ پھر موذن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو یہ بھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔ پھر موذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو یہ بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے۔ پھر وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے تو یہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔ پھر وہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ تو یہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔ پھر وہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔

کہے تو یہ بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو یہ بھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خلوصِ دِل سے کہے تو یہ (ضرور) جنت میں داخل ہوگا۔

(۸۵۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ عَنِ الْحُکَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ الْقُرَیْشِیِّ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا اللَّیْثُ عَنِ الْحُکَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْھَدُ وَلَمْ یَذْکُرْ قُتَیْبَۃُ قَوْلَہٗ وَاَنَا۔

(۸۵۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤذن کی اذان سن کر جس نے یہ کہا: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ بعض روایات میں اَشْھَدُ کی بجائے اَنَا اَشْھَدُ ہے۔ معنی ومفہوم ایک ہی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اذان کا جواب دینا مستحب ہے لیکن عملی طور پر () جواب دینا یعنی نماز کی تیاری میں مصروف ہو جانا واجب ہے۔ کتنا مختصر عمل ہے اور فضیلت کتنی اہم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اس کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ اذان کا جواب یہ ہے، کہ جیسے مؤذن کہتا جائے سننے والا ویسے ہی کہے۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے جواب میں اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہی کہے اور مزید ''صلی اللہ علیہ وسلم'' بھی کہے۔ انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا ضعیف روایت ہے۔ اصل درود شریف پڑھنا ہے۔ حیعلتین کے جواب میں: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا جائے۔ اور اسی طرح اقامت کے جواب میں بھی پوری اقامت کا جواب دیا جائے نہ کہ صرف اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا۔ آخر میں درود شریف پڑھ کر دُعائے وسیلہ پڑھی جائے۔ لیکن یاد رہے کہ اذان کے بعد کی یہ دُعا یا کوئی اور دُعا ہاتھ اُٹھا کر مانگنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

۱۷۳: باب، فَضْلِ الْاَذَانِ وَھَرْبِ الشَّیْطٰنِ عِنْدَ سَمَاعِہٖ

باب: اذان کی فضیلت اور اذان سن کر شیطان کے بھاگنے کے بیان میں

(۸۵۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ نَا عَبْدَۃُ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَمِّہٖ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِیَۃَ ابْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَجَآءَہُ الْمُؤَذِّنُ یَدْعُوْہُ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ

(۸۵۲) حضرت طلحہ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک مؤذن آیا جو آپ کو نماز کی طرف بلا رہا تھا۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے مؤذن قیامت کے دن لمبی گردنوں والے ہوں

اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

گے۔

(۸۵۳)وَحَدَّثَنِیْہِ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ نَا سُفْیَانُ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ یَحْیٰی عَنْ عِیْسَی ابْنِ طَلْحَۃَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِمِثْلِہٖ۔

(۸۵۳) حضرت عیسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی حدیث روایت کی ہے۔

(۸۵۴)حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَآءِ قَالَ سُلَیْمَانُ فَسَاَلْتُہٗ عَنِ الرَّوْحَآءِ فَقَالَ ھِیَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ سِتَّۃٌ وَّثَلَاثُوْنَ مِیْلًا۔

(۸۵۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو روحا مقام تک بھاگ جاتا ہے۔ سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے ابوسفیان سے روحا کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ روحا مدینہ سے چھتیس میل دُور ہے۔

(۸۵۵)وَ حَدَّثَنَاہُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۸۵۵) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے بھی یہی حدیث دوسری اسناد سے مروی ہے۔

(۸۵۶)حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ وَّ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَیْبَۃَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوۃِ اَحَالَ لَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ صَوْتَہٗ فَاِذَا سَکَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ فَاِذَا سَمِعَ الْاِقَامَۃَ ذَھَبَ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ صَوْتَہٗ فَاِذَا سَکَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ۔

(۸۵۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو گوز مارتا ہوا (ہوا خارج کرتا ہوا) بھاگتا ہے) یہاں تک کہ اذان کی آواز نہ سنے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے۔ جب اقامت سنتا ہے تو پھر چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اقامت کی آواز نہیں سنتا۔ جب یہ ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ کر وسوسہ ڈالتا ہے۔

(۸۵۷)حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْحَمِیْدِ بْنُ بَیَانِ الْوَاسِطِیُّ قَالَ نَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ سُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ وَلَہٗ حُصَاصٌ۔

(۸۵۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مؤذن اذان پڑھتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کے لیے گوز ہوتا ہے۔

(۸۵۸)حَدَّثَنِیْ اُمَیَّۃُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ نَا یَزِیْدُ یَعْنِی ابْنَ زُرَیْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ سُھَیْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَبِیْ اِلٰی بَنِیْ حَارِثَۃَ قَالَ وَمَعِیَ غُلَامٌ لَنَا اَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاہُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِہٖ قَالَ

(۸۵۸) حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد نے بنی حارثہ کی طرف بھیجا۔ میرے ساتھ ایک لڑکا یا نوجوان تھا۔ تو اس کو ایک پکارنے والے نے اس کا نام لے کر پکارا اور میرے ساتھی نے دیوار پر دیکھا تو کوئی چیز نہ تھی۔ میں نے یہ بات اپنے

فَاَشْرَفَ الَّذِیْ مَعِیَ عَلَی الْحَائِطِ فَلَمْ یَرَ شَیْئًا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاَبِیْ فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ اَنَّکَ تَلْقٰی ھٰذَا لَمْ اُرْسِلْکَ وَلٰکِنْ اِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلٰوۃِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اَبَاھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ وَلّٰی وَلَہٗ حُصَاصٌ۔

باپ کو ذکر کی تو انہوں نے کہا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تمہارے ساتھ یہ واقعہ پیش آنے والا ہے تو میں تجھے نہ بھیجتا۔ لیکن جب تو ایسی آواز سنے تو اذان دیا کرو۔ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیرتا ہے اور اس کے لیے گوز ہوتا ہے۔

(۸۵۹) حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا الْمُغِیْرَۃُ یَعْنِی الْحِزَامِیَّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ لَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ التَّاْذِیْنَ فَاِذَا قُضِیَ التَّاْذِیْنُ اَقْبَلَ حَتّٰی اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطُرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِہٖ یَقُوْلُ لَہٗ اذْکُرْ کَذَا وَاذْکُرْ کَذَا لِمَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ مَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی۔

(۸۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اذان سنائی نہ دے۔ جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے اور جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جب اقامت پوری ہو جاتی ہے تو آ جاتا ہے یہاں تک کہ لوگوں کے دلوں میں خیالات ڈالتا ہے۔ اس کو کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر' فلاں بات یاد کر حالانکہ اس کو وہ باتیں پہلے یاد ہی نہیں تھیں۔ یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی۔

(۸۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ یَّدْرِیْ کَیْفَ صَلّٰی۔

(۸۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح جس طرح پہلی حدیث گزر چکی مگر اس میں ہے کہ: آدمی کی سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کس طرح نماز ادا کرے؟

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اذان پڑھنے والے کی فضیلت یہ ہوگی کہ قیامت کے دن اس کی گردن لمبی ہوگی۔ گردن لمبی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن مؤذن ممتاز نظر آئیں گے یا کثیر ثواب کے شوق میں گردن اُٹھا اُٹھا کر دیکھیں گے یا اللہ کی رحمت کے زیادہ اُمیدوار ہوں گے یا مؤذن کے اعمال کی کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ دوسری بات کہ اذان کے وقت شیطان بھاگ جاتا ہے وہ اذان کی آواز نہیں سنتا کیونکہ اذان میں دین کے شعائر کا اظہار اور قواعد وکلیاتِ اسلام کا اعلان ہے جو کہ شیطان کے لیے سب سے زیادہ تکلیف کا باعث ہے۔

۱۷۴: باب اِسْتِحْبَابُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ حَذْوَ الْمَنْکِبَیْنِ مَعَ تَکْبِیْرَۃِ الْاِحْرَامِ

باب: تکبیر تحریمہ کے ساتھ رکوع اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھانے کے

وَالرُّكُوْعِ وَفِي الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاَنَّهٗ لَا يَفْعَلُهٗ اِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ

استحباب اور جب سجدہ سے سر اُٹھائے تو ایسا نہ کرنے کے بیان میں

(۸۶۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ اَنْ يَّرْكَعَ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

(۸۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھاتے اور رکوع کرنے سے پہلے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند نہ کرتے تھے دونوں سجدوں کے درمیان۔

(۸۶۲)وحَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا بِحَذْوِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا يَفْعَلُهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ۔

(۸۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اس طرح اُٹھاتے کہ وہ آپ کے دونوں کندھوں کے برابر ہوتے۔ پھر تکبیر کہتے۔ جب رکوع کرتے تو اسی طرح کرتے۔ جب رکوع سے اُٹھتے تو اسی طرح کرتے اور جب سجدے سے سر اُٹھاتے تو ایسا نہ کرتے۔

(۸۶۳)حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنٌ وَّهُوَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح وَحَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ قُهْزَاذَ قَالَ نَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ۔

(۸۶۳) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔

(۸۶۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ رَاٰى مَالِكَ ابْنَ الْحُوَيْرِثِ اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔

(۸۶۴) حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت مالک بن حویرث کو دیکھا جب نماز ادا کرتے' تکبیر کہتے پھر اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے اور رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع سے اُٹھتے تو رفع الیدین کرتے اور انہوں نے حدیث بیان کی کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کرتے تھے۔

(۸۶۵)حَدَّثَنِی اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا اُذُنَیْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا اُذُنَیْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(۸۶۵) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے یہاں تک کہ وہ کانوں کے برابر ہو جاتے اور جب رکوع سے اپنے سر مبارک کو اُٹھاتے تو ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) ارشاد فرماتے اور اسی طرح یعنی رفع الیدین بھی کیا کرتے۔

(۸۶۶)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّهٗ رَاٰی نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْهِ۔

(۸۶۶) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا یہاں تک کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر اُٹھاتے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے ثابت ہوا کہ تکبیر تحریمہ اور رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد رفع الیدین کرنا مستحب ہے اور بعض احادیث میں ہر جھکنے اور اُٹھنے کے وقت بھی رفع الیدین مروی ہے۔ بہر حال سجدہ کو جاتے اور سجدہ سے اُٹھتے وقت رفع الیدین بالاجماع منسوخ ہے۔ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین سب کے نزدیک ثابت ہے۔ اختلاف صرف رکوع کو جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع الیدین میں ہے۔ احناف کے نزدیک یہ بھی منسوخ ہے کیونکہ مسلم شریف میں ہی حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم کو سرکش گھوڑوں کے دُموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نماز میں سکون کرو۔

(باب الامر بالسکون فی الصلٰوۃ' الخ ص:۱۸۳' صحیح مسلم مطبوعہ مکتبہ دارالسلام ریاض وصحیح مسلم' قدیمی کتب خانہ' کراچی' ص:۱۸۱)

نماز تکبیر تحریمہ سے شروع ہوتی ہے اور سلام پر ختم ہوتی ہے اس کے اندر کسی جگہ رفع الیدین کرنا خواہ دوسری' تیسری' چوتھی رکعت کے شروع میں ہو یا رکوع میں جانے یا رکوع سے سر اُٹھانے یا سجدوں میں جاتے اور سر اُٹھاتے وقت ہو اس رفع الیدین پر اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کو جانوروں کے سے فعل سے تشبیہ دی ہے۔ اس رفع الیدین کو خلافِ سکون بھی فرمایا اور پھر فرمایا کہ نماز سکون سے یعنی بغیر رفع الیدین کے پڑھا کرو۔ قرآن مجید میں بھی نماز میں سکون اختیار کرنے کی تاکید ہے۔ ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ﴾ [البقرة : ۲۳۸] ''اللہ کے سامنے نہایت سکون سے کھڑے ہو'' غور کریں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سکون کا حکم فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اندر رفع الیدین کو سکون کے خلاف فرمایا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے پارہ:۱۸' سورہ المومنون کی ابتدائی آیات میں ارشاد فرمایا: ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ ﴾ ''کامیاب ہو گئے وہ مومن جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں خشوع سے مراد ہے کہ جو اپنی نمازوں میں رفع الیدین نہیں کرتے۔ (تفسیر ابن عباس ص ۳۲۳) اور دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ ابتدائے اسلام میں نماز میں بولنے' سلام کا جواب دینے وغیرہ کی اجازت تھی جو کہ بعد میں

منسوخ ہوگئی اسی طرح یہ بھی ابتداءً تھا بعد میں منسوخ کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن مسعودؓ براء بن عازبؓ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت علیؓ ان کے علاوہ عشرہ مُبشّرہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے تکبیر تحریمہ کے بعد رفع الیدین ثابت نہیں ہے یہ حضرات صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع الیدین کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں سے کثیر کا یہی عمل تھا۔ دوسری بات کہ تکبیر تحریمہ واجب ہے رکوع کو جاتے ہوئے تکبیر سنت ہے۔ اسی طرح سجدہ کو جاتے اور اُٹھتے ہوئے بھی تکبیر کہنا سنت ہے۔ تو اگر سجدہ کے وقت رفع الیدین والی احادیث منسوخ ہیں تو رکوع والی رفع الیدین کی احادیث بھی منسوخ ہونی چاہیے کیونکہ دونوں کا حکم ایک ہی ہے اور تکبیر تحریمہ کا حکم دوسرا ہے۔ رکوع کو سجدہ کے حکم میں شامل کرنا قرینِ قیاس ہے۔

۱۷۵: باب اِثْبَاتِ التَّكْبِيْرِ فِیْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ فِی الصَّلٰوةِ اِلَّا رَفْعَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَيَقُوْلُ فِيْهِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

باب: نماز میں ہر جھکنے اور اُٹھنے کے وقت تکبیر کہنے اور رکوع سے اُٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنے کے اثبات کے بیان میں

(۸۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يُصَلِّیْ لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۸۶۷) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ان کو نماز پڑھاتے تو جب جھکتے یا اُٹھتے تو تکبیر کہتے۔ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھتا ہوں۔

(۸۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِیْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِی الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۸۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے جب رکوع سے اپنی پیٹھ اُٹھاتے اور پھر کھڑے کھڑے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے سر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر پوری نماز میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ اس کو پورا کر لیتے اور جب دوسری رکعت سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، بیٹھنے کے بعد۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نماز ادا کرتا ہوں۔

(۸۶۹)وحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنٌ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنِّیْ اَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۸۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ باقی حدیث پہلی کی طرح ہے لیکن آخری جملہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نماز ادا کرتا ہوں ذکر نہیں کیا۔

(۸۷۰)وحَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلْمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ حِيْنَ يَسْتَخْلِفُهٗ مَرْوَانُ عَلَی الْمَدِيْنَةِ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَفِیْ حَدِيْثِهٖ فَاِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰی اَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۸۷۰) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مروان نے مدینہ کا خلیفہ مقرر کیا۔ جب آپ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ باقی حدیث ابن جریج ؒ کی حدیث کی طرح ذکر کی اور ابوسلمہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نماز سے فارغ ہو کر مسجد والوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نماز ادا کرتا ہوں۔

(۸۷۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِیُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيٰی ابْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِی الصَّلٰوةِ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ فَقُلْنَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا التَّكْبِيْرُ قَالَ اِنَّهَا لَصَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۸۷۱) حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز میں جھکتے یا اُٹھتے تو تکبیر کہتے۔ ہم نے کہا: اے ابو ہریرہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تکبیر کیسی ہے؟ فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

(۸۷۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ يَعْنِی ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

(۸۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب جھکتے یا اُٹھتے تو تکبیر کہتے اور ارشاد فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح عمل کیا کرتے تھے۔

(۸۷۳)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ جَمِيْعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيٰی اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ

(۸۷۳) حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے پیچھے نماز ادا کی اور وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، جب سجدہ سے سر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں سے اُٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب ہم نماز سے

كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ كَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ اَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِىْ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ ﷺ اَوْ قَالَ قَدْ ذَكَّرَنِىْ هٰذَا صَلٰوةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

فارغ ہوئے تو عمران رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: تحقیق! انہوں نے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھائی ہے۔ یا کہا کہ انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد کرا دی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نماز میں جھکتے اور اُٹھتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے۔ احناف کے نزدیک تکبیر تحریمہ فرض ہے اور باقی تکبیرات انتقال سنت ہیں۔ دو رکعتوں میں کُل گیارہ تکبیرات ہوتی ہیں لیکن رکوع سے اُٹھتے وقت ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہنا چاہیے۔ امام کے لیے ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دونوں اور مقتدی کیلئے صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور منفرد کے لیے بھی دونوں کہنا مستحب ہے۔ امام تسمیع اور مقتدی تحمید کہے۔ منفرد کے لیے دونوں مستحب ہیں۔

۱۷۶: باب وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَّاَنَّهٗ اِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ وَلَا اَمْكَنَهٗ تَعَلُّمُهَا قَرَاَ مَا تَيَسَّرَ لَهٗ غَيْرَهَا

باب: ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے وجوب اور جب تک فاتحہ کا پڑھنا یا سیکھنا ممکن نہ ہو تو اس کو جو آسان ہو فاتحہ کے علاوہ پڑھ لینے کے بیان میں

(۸۷۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِىَّ ﷺ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۸۷۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز (کامل) نہیں اُس شخص کی جو فاتحہ الکتاب نہ پڑھے۔

(۸۷۵)حَدَّثَنِىْ اَبُوْ الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْتَرِئْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ.

(۸۷۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کی نماز (کامل) نہیں جس نے اُمّ القرآن نہ پڑھی۔

(۸۷۶)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ الْحُلْوَانِىُّ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ مَحْمُوْدَ بْنَ الرَّبِيْعِ الَّذِىْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ وَجْهِهٖ مِنْ بِئْرِهِمْ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ.

(۸۷۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ اُمّ القرآن (فاتحہ) نہیں پڑھی اُس کی نماز (کامل) نہیں۔

(۸۷۷)وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

(۸۷۷) دوسری سند کے ساتھ یہ حدیثِ مبارکہ روایت کی ہے۔

قَالَا نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَصَاعِدًا۔

(۸۷۸)حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَاْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ فَقَالَ اقْرَاْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ فَاِذَا قَالَ : ﴿مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ﴾ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ فَاِذَا قَالَ ﴿اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾ قَالَ هٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ قَالَ سُفْیَانُ حَدَّثَنِیْ بِهِ الْعَلَاءُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ یَعْقُوْبَ دَخَلْتُ عَلَیْهِ وَهُوَ مَرِیْضٌ فِیْ بَیْتِهٖ فَسَاَلْتُهٗ اَنَا عَنْهُ۔

(۸۷۸) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز ادا کی اور اس میں اُمّ القرآن (فاتحہ) نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے۔ آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا اور ناتمام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہم بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: فاتحہ کو دِل میں پڑھو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ نماز یعنی سورۃ فاتحہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دی گئی ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو وہ مانگے۔ جب بندہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور جب وہ ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ کہتا ہے تو اللہ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری تعریف بیان کی اور جب وہ ﴿مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ﴾ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور ایک بار فرماتا ہے کہ میرے بندے نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیئے اور جب وہ ﴿اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور بندے کے لیے وہ ہے جو اُس نے مانگا اور جب وہ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ کہتا ہے تو اللہ عزّ وجل فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اُس نے مانگا۔

(۸۷۹)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا السَّآئِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۸۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے۔

(۸۸۰)وحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْقُوْبَ اَنَّ اَبَا السَّآئِبِ مَوْلٰی بَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

(۸۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز ادا کی اور اس میں اُمّ القرآن یعنی سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔ باقی حدیث سفیان رحمہ اللہ ہی کی طرح ہے اور ان کی

هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً فَلَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَفِىْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَبْدِىْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِىْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِىْ۔

حدیث میں ہے کہ اللہ عز وجل فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس کا نصف میرے لیے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے۔

(۸۸۱)حَدَّثَنِى اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِىُّ قَالَ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُوَيْسٍ قَالَ اَخْبَرَنِى الْعَلَاءُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ اَبِىْ وَمِنْ اَبِى السَّآئِبِ وَكَانَا جَلِيْسَىْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِىَ خِدَاجٌ يَّقُوْلُهَا ثَلَاثًا بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۸۸۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز ادا کی اور اس میں اُمّ القرآن نہیں پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تین بار ارشاد فرمایا۔

(۸۸۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُّحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَآءَةٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَمَا اَعْلَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَنَّاهُ لَكُمْ وَمَا اَخْفَاهُ اَخْفَيْنَاهُ لَكُمْ۔

(۸۸۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز بغیر قراءت کے نہیں ہوتی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: پس جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے قراءت کی ہم نے بھی تمہارے لیے اس نماز میں بلند آواز سے پڑھا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ پڑھا ہم نے بھی تمہارے لیے آہستہ پڑھا۔

(۸۸۳)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِىْ كُلِّ الصَّلٰوةِ يَقْرَءُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى مِنَّا اَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنْ لَّمْ اَزِدْ عَلٰى اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اِنْ زِدْتَّ عَلَيْهَا فَهُوَ خَيْرٌ وَّاِنِ انْتَهَيْتَ اِلَيْهَا اَجْزَاَتْ عَنْكَ۔

(۸۸۳) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نماز میں قراءت ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نماز میں ہم کو سنایا ہم بھی اس نماز میں تم کو سناتے ہیں اور جس نماز میں آپ نے ہم سے اخفاء کیا ہم بھی اس میں تمہارے لیے اخفاء کرتے ہیں۔ آپ کو ایک نے کہا اگر میں اُمّ القرآن یعنی سورۃ فاتحہ پر زیادتی نہ کروں تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو فرمایا: اگر تو اس پر زیادتی کرے تو تیرے لیے بہتر ہے اور اگر اس پر ختم کر دے تو تجھ سے کافی ہے۔

(۸۸۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا يَزِيْدُ يَعْنِى ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِىْ كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا

(۸۸۴) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر نماز میں تلاوتِ قرآن ہے اور جس نماز میں ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنایا ہم بھی تم کو سناتے ہیں اور جس میں ہم سے پوشیدہ رکھا یعنی آہستہ تلاوت کی ہم بھی تم سے اخفاء کرتے ہیں۔

اَخفٰی مِنَّا اَخفَیْنَاهُ مِنکُمْ وَمَنْ قَرَأَ بِاُمِّ الْکِتَابِ فَقَدْ اَجْزَاَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ اَفْضَلُ۔

جس نے اُمّ الکتاب پڑھی تو اُس کے لیے کافی ہے اور جس نے زیادتی کی وہ افضل ہے۔

(۸۸۵)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِی سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ اَرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰی کَمَا کَانَ صَلّٰی ثُمَّ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَیْرَ هٰذَا عَلِّمْنِیْ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ فَعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّهَا۔

(۸۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے۔ ایک آدمی مسجد میں آیا اور نماز ادا کی۔ پھر حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: واپس جا اور نماز ادا کر تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ آدمی گیا۔ اُس نے اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا۔ آپ نے وعلیک السّلام کہا اور فرمایا کہ واپس جا نماز ادا کر تو نے نماز نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ تین بار اسی طرح ہوا۔ تو اُس آدمی نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے زیادہ اچھی نماز ادا نہیں کر سکتا۔ مجھے سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا: جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ۔ پھر قرآن میں سے جو تجھے آسانی سے یاد ہو پڑھ۔ پھر رکوع کر پھر کھڑا ہو۔ یہاں تک کہ برابر ہو جائے کھڑا ہونا۔ پھر اطمینان سے سجدہ کر اور اطمینان سے سیدھا ہو کر بیٹھ جا۔ پھر اسی طرح اپنی تمام نمازیں کیا کرو۔

(۸۸۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَا نَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ ابْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نَاحِیَةٍ وَّسَاقَا الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَزَادَا فِیْهِ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَکَبِّرْ۔

(۸۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نماز ادا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گوشہ میں تشریف فرما تھے۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اچھی طرح پورا وضو کر پھر قبلہ کی طرف مُنہ کر اور تکبیر کہہ۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ فاتحہ کا ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے لیکن اس میں قدرے تفصیل ہے کہ ہمارے زمانے کے بعد کے حضرات انہی احادیث کو دلیل بنا کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ دیکھو آپ نے

فرمایا: جس نے فاتحہ نہ پڑھی اُس کی نماز نہیں ہوتی۔ لیکن عرض یہ ہے کہ نمازی کی تین قسمیں ہیں اور ہر ایک کے احکام مختلف ہیں: (۱) امام۔ (۲) مقتدی۔ (۳) منفرد۔ ان احادیث سے مطلقاً قراءت فاتحہ کا حکم ہے مذکورہ باب کی کسی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جب امام قراءت کرے تو تم بھی قراءت کرو۔ ایک حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں کہ تم دِل میں قراءت کرو۔ تو دِل میں قراءت کا تصور ہوتا ہے؟ قراءت تو کہتے ہی اس کو ہیں جس میں کم از کم پڑھنے والا تو ضرور سُن سکے اور دل میں تصور کرنے سے آواز ہی پیدا نہیں ہوتی۔ جو سنائی دے اور احناف بھی یہ کہتے ہیں کہ جب امام قراءت کر رہا ہو تو مقتدی فاتحہ کا دِل میں دھیان کیے رکھے۔ اس سے نماز میں خشوع و خضوع پیدا ہوتا ہے۔

اِس باب کی تمام احادیث میں امام اور منفرد کے لیے قراءت کا حکم ہے نہ کہ مقتدی کے لیے کیونکہ تقریباً اسّی صحابہ رضی اللہ عنہم سے مختلف الفاظ سے یہ حدیث مروی ہے۔ ((قال رسول الله ﷺ من کان له امام فقراء ة الامام له قراء ة)) کہ جس کا امام ہو تو امام کی قراءت اُس کی قراءت ہے اور قرآن میں بھی ہے: ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ [الاعراف: ۲۰۴] ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو۔'' اس آیت کریمہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ یہ آیت نماز اور خطبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۸۱) اور فاتحہ بھی قرآن سے ہے۔ امام کا وظیفہ قراءت اور مقتدی کا وظیفہ خاموش رہنا اور کان لگانا ہے۔ اُوپر والی حدیث عام ہے خواہ جہری ہو یا سری سب کو شامل ہے اور سب نمازوں کا حکم یہی ہے۔ امام نمائندہ ہوتا ہے اور کلام نمائندہ ہی کیا کرتا ہے نہ کہ سارے بولنا شروع کر دیتے ہیں۔

دوسری حدیث میں۔ ((عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ انما الامام ليوتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرء فانصتوا)) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام کو اس لیے امام بنایا جاتا ہے کہ جب وہ تکبیر کہتے تم بھی تکبیر کہو، جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو پھر یہ کہ حدیث میں فرمایا: ((من کان له امام)) الخ جن کا امام ہو تو جو امام کو مانتے ہی نہ ہوں وہ جو مرضی کریں۔

حاصل کلام: جن احادیث میں نبی ﷺ نے جماعت کی نماز کا طریقہ بتایا ہے اُن میں یہی فرمایا کہ امام کی قراءت کے وقت خاموش رہو خواہ امام آہستہ قراءت کر رہا ہو یا اُونچی اور اس باب کی احادیث امام اور منفرد کیلئے ہیں کہ ان کی نماز بغیر فاتحہ ناقص ہے۔ ناقص ہونے سے معلوم ہوا کہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے نہ کہ فرض۔ کیونکہ فاتحہ کا پڑھنا اگر فرض ہوتا تو ناقص نہ بلکہ باطل کہا جاتا۔ اسی طرح اگر ((لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ)) کا مطلب یہ ہے کہ مقتدی کی بھی نماز سورۃ فاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی تو اسی طرح ایک حدیث میں ہے: ((لا جمعة اِلّا بخطبه)) کہ جمعہ خطبہ کے بغیر نہیں ہوتا تو یہاں کوئی مقتدی بھی خطبہ نہیں پڑھتا بلکہ سنتا ہے خواہ اس کو خطیب کی آواز سنائی دے رہی ہو یا نہ۔ خطبہ سمجھ آ رہا ہو یا نہ۔ اسی طرح نماز میں بھی خواہ امام کی قراءت سنائی دے رہی ہو یا نہ فاتحہ کا پڑھنا مقتدی کیلئے ضروری نہیں۔ یہ مسئلہ معرکہ آراء ہے۔ ہم نے انتہائی اختصاراً گفتگو کی ہے کیونکہ تشریح یہاں ہمارا مقصود نہیں۔ تفصیل کیلئے ہمارے زمانہ کے محقق عالم دین، شیخ الحدیث، مولانا سرفراز احمد صاحب صفدر کی کتاب ''احسن الکلام فی ترک القراءۃ خلف الامام'' کا مطالعہ فرمائیں اور صرف دلائل کے لیے میرے استاذِ مکرم مولانا انور خورشید صاحب کی معروف کتاب ''حدیث اور اہلحدیث'' کا مطالعہ بھی فائدہ سے خالی نہیں اور اسکے ساتھ مدینہ یونیورسٹی کے فاضل الشیخ محمد الیاس فیصل کی تالیف کردہ کتاب ''نماز پیغمبر ﷺ'' کا مطالعہ بھی لازمی ہے۔

۱۷۷: باب نَهْيِ الْمَامُوْمِ عَنْ جَهْرِهٖ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ اِمَامِهٖ

باب: مقتدی کے لیے اپنے امام کے پیچھے بلند آواز سے قراءت کرنے سے روکنے کے بیان میں

(۸۸۷)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ قَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ فَقَالَ اَيُّكُمْ قَرَاَ خَلْفِیْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا وَلَمْ اُرِدْ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا۔

(۸۸۷)حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی۔ آپ نے فرمایا: تم میں کون تھا جس نے میرے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی﴾ پڑھی؟ ایک شخص (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: میں نے اس کو پڑھنے میں خیر اور بھلائی کے علاوہ کوئی ارادہ نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: میں نے جانا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے قراءت میں اُلجھ رہا ہے۔

(۸۸۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ اَوْفٰی يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّی الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَهٗ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی﴾ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَاَ اَوْ اَيُّكُمُ الْقَارِئُ قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا۔

(۸۸۸)حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ ایک آدمی نے آپ کے پیچھے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی﴾ پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کس نے پڑھا یا فرمایا کون پڑھنے والا تھا؟ ایک آدمی نے عرض کی: ''میں'' تو آپ نے فرمایا: تحقیق میں نے گمان کیا کہ تم میں سے کوئی میری قراءت میں اُلجھن ڈال رہا ہے۔

(۸۸۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّی الظُّهْرَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا۔

(۸۸۹)حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور فرمایا: تحقیق میں نے معلوم کیا کہ تم میں سے کوئی مجھے قراءت میں اُلجھا رہا ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس باب کی تمام احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ نے ظہر اور عصر کی نماز میں اپنے پیچھے قراءت کرنے والے پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ احادیث بھی ترکِ قراءۃ خلف الامام کے لیے احناف کی دلیل ہیں اور اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی سورۃ امام کے پیچھے پڑھنے سے روکا گیا ہے تو فاتحہ بھی قرآن ہی کا حصہ ہے تو اس کا بھی مقتدی کا امام کے پیچھے پڑھنا منع ہے اور اگر سری نمازوں میں مقتدی قراءت نہیں کر سکتا تو جہری نماز میں تو بطریق اولیٰ قراءت ممنوع ہوئی۔ بعض حضرات دعویٰ تو عمل بالحدیث کا کرتے ہیں لیکن عمل حدیث پر نہیں بلکہ اپنی نفسانی خواہشات کا کرتے ہیں ورنہ یہی احادیث اُن کے خلاف ٹھوس دلیل ہیں۔ اللہ ان کو سمجھ عطا کرے۔ آمین

۱۷۸: باب حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يَجْهَرُ بِالْبَسْمَلَةِ

باب: بسم اللہ کو بلند آواز سے نہ پڑھنے والوں کی دلیل کے بیان میں

(۸۹۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَاءُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

(۸۹۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر' عمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز ادا کی ہے اور میں نے ان میں کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

(۸۹۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ اَسَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ سَاَلْنَاهُ عَنْهُ۔

(۸۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۸۹۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِىُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنْ عَبْدَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ وَعَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَيْهِ يُخْبِرُهٗ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِىِّ ﷺ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِىْ اَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَّلَا فِىْ اٰخِرِهَا۔

(۸۹۲) حضرت عبدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کلمات کو بلند آواز سے پڑھتے تھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر' عمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی وہ قراءت کو ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ سے شروع کرتے تھے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو اوّل قراءت اور نہ آخر میں پڑھتے تھے۔

(۸۹۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ذٰلِكَ۔

(۸۹۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی یہی حدیث روایت کی گئی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی تمام احادیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے ثلاثہ ابوبکر' عمر و عثمان رضی اللہ عنہم اپنی نماز میں قراءت الحمدللہ سے شروع کرتے تھے تو بسم اللہ فاتحہ یا کسی دوسری سورت کا سوائے سورۃ نمل کا جزء نہیں ہے۔ اگر بسم اللہ فاتحہ کا جزء ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم تسمیہ کو بھی فاتحہ سے پہلے بلند آواز سے پڑھتے۔
ہاں! تسمیہ قرآن کا جزء ہے۔ اسی لیے علماء کرام فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں تراویح میں کسی سورت سے پہلے ایک مرتبہ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھ لی جائے تاکہ قرآن مکمل ہو جائے۔

۱۷۹: باب حُجَّةِ مَنْ قَالَ الْبَسْمَلَةُ اٰيَةٌ مِّنْ اَوَّلِ كُلِّ سُوْرَةٍ سِوٰى بَرَآءَةٍ

(۸۹۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا الْمُخْتَارُ ابْنُ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِنَا اِذْ اَغْفٰى اِغْفَآءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَآءَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ نَهْرٌ وَّعَدَنِيْهِ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ وَّهُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٰنِيَتُهٗ عَدَدُ النُّجُوْمِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّهٗ مِنْ اُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ مَاتَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا اَحْدَثَ بَعْدَكَ۔

(۸۹۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اَغْفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِغْفَآءَةً بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ نَهْرٌ وَّعَدَنِيْهِ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اٰنِيَتُهٗ عَدَدَ النُّجُوْمِ۔

باب: سورۃ توبہ کے علاوہ بسم اللہ کو قرآن کی ہر سورت کا جز کہنے والوں کی دلیل کے بیان میں

(۸۹۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ پر غفلت سی طاری ہوئی۔ پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اُٹھایا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کس بات سے ہنسی آ رہی تھی؟ تو آپ نے فرمایا: مجھ پر ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی۔ پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ پڑھا۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے۔؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ ایک نہر ہے۔ مجھ سے میرے ربّ نے اس کا وعدہ کیا ہے۔ اس میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ وہ ایک حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری اُمت کے لوگ پانی پینے کے لیے آئیں گے اور اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کی تعداد کے برابر ہے۔ ایک شخص کو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا: یا اللہ! یہ میرا اُمتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جانتے ہو کہ اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد نئی باتیں گھڑی تھیں۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ ہمارے درمیان مسجد میں تشریف فرما تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ ہے جس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد (دین میں) نئی باتیں نکال لی تھیں۔

(۸۹۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غفلت سی طاری ہوئی۔ باقی حدیث گزر چکی ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: کوثر جنت میں ایک نہر ہوگی جس کا اللہ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے اور اس نہر پر ایک حوض ہے اور اس حدیث میں برتنوں کا ستاروں کی تعداد کے برابر ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: ان احادیث مبارکہ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سورۃ کوثر کے ساتھ تسمیہ کو بھی پڑھا تو یہ سورۃ کوثر کا جزو

ہوئی لیکن اُن کا یہ استدلال صحیح نہیں۔ اصل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کے آداب کے مطابق سورۃ کوثر سے پہلے بسم اللہ پڑھی ورنہ یہ اگر ہر سورت کا جزء ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سورۃ کے ساتھ پڑھتے یا سورۃ العلق کی ابتدائی آیات کے ساتھ جو کہ پہلی وحی کی آیات ہیں' نازل ہوئی اور اس سے پہلے باب کی احادیث سے بھی معلوم ہو چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے ثلاثہ نماز میں سورۃ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھتے تھے۔ تو معلوم ہوا کہ بسم اللہ ہر سورت کا جزء نہیں بلکہ یہ دو سورتوں میں فصل کرنے کے لیے لائی گئی ہے۔ اسی لیے علیحدہ لکھی جاتی ہے۔ بلکہ قرآن کا جزء ہے۔ سوائے سورۃ النمل کے کسی سورت کا جزء نہیں ہے۔

۱۸۰: باب وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهٖ فَوْقَ سُرَّتِهٖ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الْاَرْضِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینہ سے نیچے ناف سے اُوپر رکھنے اور سجدہ زمین پر دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے درمیان رکھنے کے بیان میں

(۸۹۶) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَمَوْلًى لَهُمْ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ اُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔

(۸۹۶) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا جب آپ نماز میں داخل ہوئے۔ تکبیر کہی اور ہمام نے بیان کیا کہ آپ نے دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اُٹھائے۔ پھر آپ نے چادر اوڑھ لی پھر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اُوپر رکھا۔ جب آپ نے رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو چادر سے نکالا پھر ان کو بلند کیا' تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔ جب آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا تو اپنے ہاتھوں کو بلند کیا پھر آپ نے سجدہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان کیا۔

تشریح ☆ اس باب کی حدیث مبارکہ میں نماز میں ہاتھ باندھنے کا اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا حکم ہے۔ اس میں یہ تشریح نہیں ہے کہ دونوں ہاتھوں کو نماز میں کہاں باندھا جائے لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے اور بائیں ہاتھ کے پہنچے پر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی اُنگلی سے حلقہ بنا کر مرد ناف کے نیچے اور عورت سینے پر ہاتھوں کو باندھے کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین چیزیں نبوت کے اخلاق میں سے ہیں: افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنا اور دائیں ہاتھ کو بائیں پر نماز میں ناف کے نیچے رکھنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نماز میں ناف سے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔

۱۸۱: باب التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں تشہد کے بیان میں

(۸۹۷) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ

(۸۹۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِذَا قَالَهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْئَلَةِ مَاشَآءَ۔

ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ یا اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ کہتے تھے۔ تو ایک دن ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ بذاتِ خود سلام ہے۔ یعنی اللہ کی صفت سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں قعدہ میں بیٹھے تو اُس کو چاہیے کہ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ پڑھے۔ جب کوئی یہ کلمہ کہے گا (عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ) تو اس کا سلام اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچے گا' آسمان وزمین میں۔ پھر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہے پھر اس کو اختیار ہے جو چاہے دُعا مانگے۔

(۸۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْئَلَةِ مَا شَآءَ۔

(۸۹۸) حضرت منصور رضی اللہ عنہ سے بھی اسی سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے لیکن اس میں ''اس کے بعد جو چاہے دُعا مانگے'' کا جملہ نہیں ہے۔

(۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدُ مِنَ الْمَسْئَلَةِ مَا شَآءَ اَوْ مَا اَحَبَّ۔

(۸۹۹) حضرت منصور رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے لیکن اس میں ہے: ''اس کے بعد اُس کو اختیار ہے جو پسند کرے دُعا مانگے۔''

(۹۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ وَقَالَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الدُّعَآءِ۔

(۹۰۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قعدہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ باقی حدیث منصور کی حدیث کی طرح ہے لیکن اس میں پسند کی دُعا مانگنے کا ذکر نہیں ہے۔

(۹۰۱) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّشَهُّدَ كَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَاقْتَصَّ

(۹۰۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھایا اس حال میں کہ میری ہتھیلی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی کے درمیان تھی۔ جیسے مجھے قرآن میں سے کوئی سورت سکھاتے تھے۔ پھر تشہد کا پورا قصہ بیان کیا جیسا کہ انہوں نے بیان کیا۔

التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوْا۔

(۹۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ۔

(۹۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اسی طرح سکھاتے تھے جیسے ہمیں قرآن کی سورۃ سکھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الخ ''تمام قولی' بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۹۰۳) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

(۹۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح ہمیں قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔

(۹۰۴) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ الْاُمَوِیُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ كَامِلٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ صَلٰوةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ قَالَ فَلَمَّا قَضٰی اَبُوْ مُوْسَی الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ اَنْ تَبْكَعَنِیْ بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا قُلْتُهَا وَلَمْ اُرِدْ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَی اَمَا تَعْلَمُوْنَ

(۹۰۴) حضرت حطان بن عبداللہ قاشی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب وہ قعدہ کے قریب تھے تو ایک شخص نے کہا: نماز نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز پوری کر لی اور سلام پھیر دیا تو فرمایا: تم میں سے کس نے اِس' اِس طرح کا یہ کلمہ کہا ہے؟ لوگ خاموش رہے۔ پھر فرمایا: تم میں کون ایسا' ایسا کلمہ کہنے والا ہے؟ لوگ خاموش رہے تو فرمایا: اے حطان شاید تو نے یہ کلمہ کہا ہو؟ میں نے عرض کی: میں نے نہیں کہا۔ میں تو آپ سے ڈرتا تھا کہ مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں تو ایک آدمی نے کہا میں نے کہا ہے اور میں نے اس کے ساتھ صرف نیکی ہی کا ارادہ کیا ہے۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نہیں جانتے کہ تم کو اپنی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمیں

كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِيْ صَلوٰتِكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلوٰتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

ہماری سنت واضح کی اور ہمیں نماز سکھائی اور فرمایا کہ جب تم نماز ادا کرو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں سے کوئی تمہاری امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو اور جب وہ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو تا کہ اللہ تم سے خوش ہو اور جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو کیونکہ امام رکوع تم سے پہلے کرتا ہے اور رکوع سے تم سے پہلے اُٹھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح تمہارا عمل اس کے مقابلے میں ہو جائے گا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اللہ تمہاری دُعاؤں کو سنتا ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کی زبانی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرمایا ہے۔ جب وہ تکبیر کہہ کر سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔ امام سجدہ تم سے پہلے کرتا ہے اور سجدہ سے تم سے پہلے اُٹھتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ عمل امام کے مقابلہ میں ہو جائے گا اور جب وہ قعدہ میں بیٹھ جائے تو تمہارے قول میں سب سے پہلے یہ قول ہو: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

(۹۰۵) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ نَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ كُلُّ هٰؤُلَآءِ عَنْ قَتَادَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اِلَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كَامِلٍ وَحْدَهٗ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ اَبُوْبَكْرِ ابْنُ اُخْتِ

(۹۰۵) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے تین مختلف اسانید سے یہی حدیث روایت کی گئی ہے لیکن اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو اور ان کی اس حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ جاری فرما دیا ہے۔ البتہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کی سند کے بارے میں ابونصر کے بھانجے ابوبکر نے گفتگو کی۔ تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سلیمان سے بڑھ کر زیادہ حافظہ والا کون ہو سکتا ہے؟ یعنی یہ روایت صحیح ہے۔ تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے ابوبکر نے کہا کہ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا کیا حال ہے؟ فرمایا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے: وہ میرے نزدیک صحیح ہے۔ یعنی جب امام قراءت کرے تو تم خاموش

اَبِی النَّضْرِ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِیْدُ اَحْفَظَ مِنْ سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَحَدِیْثُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ هُوَ صَحِیْحٌ یَعْنِیْ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا فَقَالَ هُوَ عِنْدِیْ صَحِیْحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هٰهُنَا قَالَ لَیْسَ كُلُّ شَیْءٍ عِنْدِیْ صَحِیْحٍ وَضَعْتُهٗ هٰهُنَا اِنَّمَا وَضَعْتُ هٰهُنَا مَا اَجْمَعُوْا عَلَیْهِ۔

رہو۔ تو اس نے کہا پھر آپ نے اس حدیث کو یہاں کیوں بیان نہیں کیا؟ تو امام رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: میں نے اس کتاب میں ہر اس حدیث کو نقل نہیں کیا جو میرے نزدیک صحیح ہو بلکہ اس میں مَیں نے اُن احادیث کو نقل کیا ہے جس کی صحت پر سب کا اجماع ہو۔

(۹۰۶)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَضٰی عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

(۹۰۶) ایک اور سند سے یہی حدیث حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کو جاری کر دیا ہے۔

تشریح ☆ اس باب کی حدیثِ مبارکہ میں نماز میں ہاتھ باندھنے کا اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا حکم ہے۔ اس میں یہ تشریح نہیں ہے کہ دونوں ہاتھوں کو نماز میں کہاں باندھا جائے لیکن امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے اور بائیں ہاتھ کے پہنچے پر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی اُنگلی سے حلقہ بنا کر مرد ناف کے نیچے اور عورت سینے پر ہاتھوں کو باندھے کیونکہ حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ تین چیزیں نبوت کے اخلاق میں سے ہیں: افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنا اور دائیں ہاتھ کو بائیں پر نماز میں ناف کے نیچے رکھنا۔ حضرت علی ؓ سے منقول ہے کہ نماز میں ناف سے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں تین تشہد چند الفاظ کی تبدیلی سے نقل کیے گئے ہیں۔ احناف کے نزدیک پہلی حدیث میں منقول حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کا تشہد پڑھنا زیادہ افضل ہے کیونکہ اس کی سند قوی ہے اور امامِ اعظم ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک قعدۂ اولیٰ و ثانیہ دونوں میں تشہد کا پڑھنا واجب ہے۔ قعدۂ اولیٰ میں بیٹھنا واجب اور قعدۂ ثانیہ میں بیٹھنا فرض ہے۔ واجب کے سہواً ترک ہو جانے پر سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ کی تحقیق:

قعدہ کے تشہد میں جو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیّ پڑھا جاتا ہے یہ اصل میں معراج کی رات جو اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان مکالمہ ہوا اس کی نقل حکایت ہے۔ یعنی اس سلام کو اس عقیدہ سے پڑھنا کہ جہاں کہیں بھی میں یہ سلام نبی کریم ﷺ کو کہتا ہوں آپ ﷺ اُس کو سنتے ہیں۔ یہ عقیدہ رکھنا صریحاً شرک ہے کیونکہ ہر جگہ، ہر وقت، ہر ایک کی، ہر گفتگو اور کلام کو سننے والی ذات صرف ایک اللہ کی ہے اور اُس جملہ سے اس عقیدہ کو ثابت کرنا غلط ہے کیونکہ یہ تو حکایت کو نقل کیا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں مولانا رشید احمد گنگوہی ؒ اپنے فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۱۶ میں فرماتے ہیں:

''اگر کسی کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود خطاب سلام کا سنتے ہیں وہ کفر ہے۔ خواہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ کہے یا اَیُّهَا النَّبِیُّ کہے اور جس کا عقیدہ یہ ہے کہ سلام وصلوٰۃ آپ ﷺ کو پہنچایا جاتا ہے ایک [illegible] ملائکہ کی اس کام کے واسطے [illegible] یا کہ احادیث میں آیا ہے تو دونوں طرح پڑھنا مباح ہے۔ پس بعد اس کے سنو کہ اگر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد [illegible] شریف کے

صیغہ بدل دیا تو کوئی حرج نہیں۔ کسی مصلحت کو یہ کیا ہوگا اور جو اصل تعلیم کے موافق پڑھا جائے جب بھی حرج نہیں۔ مقصود حکایت ہے دیکھو کہ حیات فخر عالم علیہ السلام میں بھی لوگ دُور دُور اپنے بیوت میں اور مکہ اور بلادِ بعید میں خطاب کے لفظ سے پڑھتے تھے۔ جیسا وہاں خطاب درست تھا اب بھی کیا وجہ ہے جو حرام ہو۔ غیب نہ وہاں تھا نہ یہاں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی ملائکہ پہنچاتے تھے اور اب بھی۔ (الخ)

اس عبارت سے تشہد میں اَیُّھَا النَّبِیُّ پڑھنے کا مقصد معلوم ہو گیا۔ اسی طرح اس باب کی حدیث جس میں تفصیلی طور پر جماعت کی نماز کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو۔ اگر اس جملہ کو ضعیف بھی مان لیا جائے تو پھر بھی ایک طبقے کی بات ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اگر مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو تم بھی سورۃ فاتحہ پڑھو لیکن یہ اس میں بھی نہیں تو معلوم ہوا کہ قراءتِ امام کا وظیفہ اور مقتدی کا وظیفہ انصات وسکوت ہے نہ کہ قراءت سورۃ فاتحہ۔

۱۸۲: باب الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف بھیجنے کے بیان میں

(۹۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نُّعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِيْ كَانَ اُرِيَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْئَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ۔

(۹۰۷) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے درود بھیجیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ آپ سے اس طرح کا سوال نہ کیا جاتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پڑھو اور سلام تم پہلے معلوم کر چکے ہو۔

(۹۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً

(۹۰۸) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کا طریقہ تو پہچان چکے

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ہیں۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(۹۰۹) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَمِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ مِسْعَرٍ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً۔

(۹۰۹) حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی حدیث روایت کی گئی ہے لیکن اس حدیث میں ہدیہ کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

(۹۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الْاَعْمَشِ وَعَنْ مِسْعَرٍ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّلَمْ يَقُلِ اللّٰهُمَّ۔

(۹۱۰) حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کے ساتھ بھی یہی حدیث مروی ہے لیکن اس میں اَللّٰهُمَّ بَارِكْ نہیں کہا بلکہ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہا ہے۔

(۹۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا رَوْحٌ وَّعَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا رَوْحٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(۹۱۱) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ نے فرمایا' کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ ''اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کی اولاد و ازواج پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا آلِ ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آپ کی ازواج (رضی اللہ عنہن) اور اولاد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آلِ ابراہیم پر۔ بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

(۹۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا اَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

(۹۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک بار مجھ پر درود بھیجے اللہ (عزوجل) اُس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔

خُلاصۃُ الباب: اس باب کی تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ تشہد اخیر میں درود شریف پڑھنا چاہیے۔ احناف کے نزدیک درود شریف کا پڑھنا سنت ہے۔ درودِ شریف کے الفاظ مختلف احادیث میں مختلف روایت کیے گئے ہیں بہر حال جو صیغے درود شریف کے احادیث میں وارد ہیں' اُن میں سے کوئی بھی پڑھنا جائز ہے۔

۱۸۳: باب التَّسْمِيعِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّامِينِ

باب: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ آمین کہنے کے بیان میں

(۹۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(۹۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے کہنے کے موافق ہوگا تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۹۱۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُمَيٍّ۔

(۹۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کے ہم معنی دوسری سند سے حدیث مروی ہے۔

(۹۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ۔

(۹۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے گی تو اُس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین فرمایا کرتے تھے۔

(۹۱۶) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِى ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ۔

(۹۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کی طرح۔ لیکن اس میں ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نہیں ذکر کیا۔

(۹۱۷) حَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلٰوةِ اٰمِيْنُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ فِى السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَ

(۹۱۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ پھر ان میں سے ایک کی آمین دوسرے کے موافق ہو جاتی ہے تو اُس (نمازی کے) گزشتہ گناہ معاف کر

اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

دیئے جاتے ہیں۔

(۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(۹۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو ملائکہ آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک کی آمین دوسرے کے موافق ہو جاتی ہے تو اُس نمازی کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(۹۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ بِمِثْلِهٖ۔

(۹۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۹۲۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهٗ اٰمِيْنَ فَوَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ اَهْلِ السَّمَآءِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(۹۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پڑھنے والا یعنی امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے اور اس کے پیچھے مقتدی آمین کہیں اور اس کا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے موافق ہو جائے تو اُس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: اِس باب میں تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور تحمید یعنی رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور آمین کہنے کے بارے میں معلوم ہوا تو جاننا چاہیے کہ تسمیع اور تحمید کا منفرد دونوں کے لیے کہنا سنت ہے اور امام کے لیے احناف کے نزدیک دونوں سنت ہیں لیکن مقتدی صرف رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے گا اور آمین کہنا امام اور مقتدی دونوں کے لیے سنت ہے لیکن دونوں آمین کو آہستہ کہیں گے۔ مذکورہ باب کی تمام احادیث میں آمین کا حکم ہے لیکن کسی بھی حدیث میں آمین بالجہر کا حکم نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان احادیث میں بشارت اُس کے لیے ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے تو فرشتوں کی آمین آہستہ ہوتی ہے نہ کہ غیر مقلدین کی طرح اُونچی آواز سے ترمذی شریف میں ہے۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھا اور آہستہ آمین کہی۔ اسی طرح آمین دُعا ہے۔ دُعا میں اصل اور افضل اخفاء ہے نہ کہ جہر۔ ﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً﴾ (القرآن) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ چار چیزوں کو امام آہستہ کہے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور آمین۔ تفصیلی دلائل احادیث کی روشنی میں دیکھنے کے لیے کتاب ''حدیث اور اہلحدیث'' کا مطالعہ کریں۔

۱۸۴: باب اِئْتِمَامِ الْمَاْمُوْمِ بِالْاِمَامِ

باب: مقتدی کا امام کی اقتداء کرنے کے بیان میں

(۹۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا

(۹۲۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب زخمی ہوگئی۔ ہم آپ کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَقَطَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ۔

عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ جب نماز پوری ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو' جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ اُٹھے تو تم بھی اُٹھو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(۹۲۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى لَنَا قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

(۹۲۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر کر زخمی ہو گئے تو آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی پھر پہلی حدیث کی طرح ذکر فرمایا۔

(۹۲۳)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا وَزَادَ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا۔

(۹۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے تو آپ کی دائیں جانب زخمی ہوگئی۔ اس میں یہ اضافہ فرمایا کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ باقی حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے۔

(۹۲۴)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَفِيْهِ اِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا۔

(۹۲۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑی پر سوار ہوئے تو آپ ﷺ اُس سے گر گئے اور آپ ﷺ کی دائیں جانب زخمی ہوگئی۔ باقی حدیث ان کی حدیث کی طرح ہے لیکن اس میں ہے جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔

(۹۲۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةُ يُوْنُسَ وَمَالِكٍ۔

(۹۲۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گھوڑے سے گر پڑے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب زخمی ہوگئی۔ باقی حدیث گزر چکی۔

(۹۲۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ

(۹۲۶) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَكٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَیْهِ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ یَعُوْدُوْنَهٗ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلُّوْا بِصَلَاتِهٖ قِیَامًا فَاَشَارَ اِلَیْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا۔

بیمار ہو گئے تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چند لوگ آپ کی عیادت کرنے کے لیے حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اُن کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ بیٹھ گئے۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ اُٹھے تو تم اُٹھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(۹۲۷) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ یَعْنِی ابْنَ زَیْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَیْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ جَمِیْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۹۲۷) حضرت عروۃ رضی اللہ عنہ سے بھی دوسری سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

(۹۲۸) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا اللَّیْثُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَكٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّیْنَا وَرَاءَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّاَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِیْرَهٗ فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا فَرَاٰنَا قِیَامًا فَاَشَارَ اِلَیْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّیْنَا بِصَلٰوتِهٖ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنْ كِدْتُّمْ اٰنِفًا لَتَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ یَقُوْمُوْنَ عَلٰی مُلُوْكِهِمْ وَهُوَ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَّاِنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا۔

(۹۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں ہم نے آپ کے پیچھے اس طرح نماز ادا کی کہ آپ بیٹھنے والے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا رہے تھے۔ آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو ہم کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا تو ہم بیٹھ گئے اور ہم نے آپ کی نماز کے ساتھ بیٹھ کر نماز ادا کی۔ جب سلام پھیرا تو آپ نے فرمایا: تم نے اس وقت وہ کام کیا جو فارسی اور رومی کرتے ہیں کہ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور وہ بیٹھا ہوتا ہے۔ ایسا نہ کرو۔ اپنے ائمہ کی اقتداء کرو۔ اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(۹۲۹) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ خَلْفَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ اَبُوْبَكْرٍ لِیُسْمِعَنَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ۔

(۹۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں سنانے کے لیے تکبیر کہی۔ باقی حدیث حضرت لیث کی طرح ہے۔

(۹۳۰) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا الْمُغِیْرَةُ یَعْنِی الْحِزَامِیَّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

(۹۳۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام صرف اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔

کی جائے تم اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تم تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تم رکوع کرو جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی سارے ہی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

(۹۳۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۹۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند سے بھی یہی حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۸۵: باب النَّهْىِ عَنْ مُّبَادِرَةِ الْاِمَامِ بِالتَّكْبِيْرِ وَغَيْرِهٖ

باب: امام سے تکبیر وغیرہ میں آگے بڑھنے کی ممانعت کے بیان میں

(۹۳۲)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُوْلُ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(۹۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تعلیم دیتے تھے کہ امام سے سبقت نہ کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

(۹۳۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِى الدَّرَاوَرْدِىَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ اِلَّا قَوْلَهٗ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَزَادَ وَلَا تَرْفَعُوْا قَبْلَهٗ۔

(۹۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث ایک دوسری سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان امام کا قول: ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ ہو تو تم آمین کہو نہیں ہے۔

(۹۳۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلٰى وَهُوَ ابْنُ عَطَآءٍ سَمِعَ اَبَا عَلْقَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِذَا وَافَقَ قَوْلُ اَهْلِ الْاَرْضِ

(۹۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام ڈھال ہے۔ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو جب زمین والوں کا قول آسمان والوں کے قول کے موافق ہو جائے تو ان کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

قَوْلَ اَهْلِ السَّمَآءِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(۹۳۵)حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ مَوْلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَآئِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ۔

(۹۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام صرف اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

تشریح ☆ ان ابواب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مقتدی کے لیے امام کی اقتداء ضروری ہے۔ کسی بھی رکن میں امام سے سبقت کرنا ممنوع ہے البتہ نماز میں قیام فرض ہے تو جو شخص کھڑے ہونے کی قدرت رکھتا ہو تو اُس کے لیے امام کے پیچھے بھی نماز کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے خواہ امام کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرة : ۲۳۸] ''اور اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔'' اور آگے آنے والے باب کی احادیث اس باب کی احادیث کے لیے صریح طور پر ناسخ ہیں کیونکہ یہ باب آپ کی زندگی مبارک کی آخری نمازوں کے بیان میں ہے۔

۱۸۶: باب اسْتِخْلَافِ الْاِمَامِ اِذَا عَرَضَ لَهٗ عُذْرٌ مِنْ مَّرَضٍ وَّسَفَرٍ وَّغَيْرِهِمَا مَنْ يُّصَلِّىْ بِالنَّاسِ وَاَنَّ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ جَالِسٍ لِّعِجْزِهٖ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ الْقِيَامُ اِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ وَنَسْخِ الْقُعُوْدِ خَلْفَ الْقَاعِدِ فِىْ حَقِّ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ

باب: مرض یا سفر کا عذر پیش آجائے تو امام کے لیے خلیفہ بنانے کے بیان میں جو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ صاحبِ طاقت وقدرت کے لیے امام کے پیچھے قیام کے لزوم اور بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے منسوخ ہونے کے بیان میں

(۹۳۶)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زَآئِدَةُ قَالَ نَا مُوْسٰى ابْنُ اَبِىْ عَآئِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَلَا تُحَدِّثِيْنِىْ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ضَعُوْا لِىْ مَآءً فِى

(۹۳۶) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض (وفات) کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ فرمایا: کیوں نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری سے افاقہ ہوا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ وہ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں اے اللہ کے رسول

الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ قَالَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّكَانَ رَجُلًا رَّقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ قَالَتْ فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٌ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّكَانَ اَبُوْبَكْرٌ يُّصَلِّيْ وَهُوَ قَآئِمٌ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ﷺ۔ آپ نے فرمایا: میرے لیے برتن میں پانی رکھ دو۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے اس سے غسل فرمایا پھر آپ چلنے لگے تو بیہوشی طاری ہوگئی پھر افاقہ ہوا تو فرمایا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں بلکہ یا رسول اللہ ﷺ وہ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے لیے برتن میں پانی رکھ دو۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے غسل فرمایا۔ پھر آپ چلنے لگے تو آپ پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو پوچھا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی؟ ہم نے عرض کیا: نہیں! بلکہ وہ تو آپ کا یا رسول اللہ ﷺ انتظار کر رہے ہیں۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد میں بیٹھے رسول اللہ ﷺ کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو اُس نے جا کر کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دِل آدمی تھے۔ اس لیے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر ان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی نماز پڑھائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی جان میں کچھ کمی محسوس کی تو دو آدمیوں کے سہارے ظہر کی نماز کیلئے نکلے۔ ان میں ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو آتے دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے ان کو اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ ہوں اور آپ نے ان دونوں کو فرمایا: مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دو۔ تو آپ کو ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا اور حضرت ابوبکرؓ نماز ادا کرتے رہے کھڑے ہوکر نبی ﷺ کی اقتداء میں اور صحابہ ابوبکرؓ کی نماز کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے اور نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے عبید اللہ نے کہا میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: کیا میں آپ کی خدمت میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی نبی ﷺ کے مرض کے

عَنْهَا عَنْ مَّرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الْاٰخَرَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

بارے میں حدیث پیش نہ کروں جو آپ نے مجھے بیان کی ہے تو انہوں نے کہا لے آؤ۔ تو میں نے سیّدہؓ کی حدیث اُن پر پیش کی۔ تو انہوں نے اس میں سے کوئی انکار نہیں کیا سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا: کیا سیّدہ نے تجھے عباسؓ کے ساتھ جو آدمی تھا اس کا نام بتایا؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو ابن عباسؓ نے کہا: وہ حضرت علیؓ تھے۔

(٩٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَاسْتَاذَنَ اَزْوَاجَهُ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِهَا فَاَذِنَّ لَهُ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدٌ لَّهُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّيَدٌ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ اٰخَرَ وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَحَدَّثْتُهُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

(٩٣٧) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداءً سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہوئے تو آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایامِ بیماری گزارنے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ کو اجازت دے دی گئی۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ اس حال میں نکلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہاتھ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما پر اور دوسرا ہاتھ ایک دوسرے آدمی پر تھا اور آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ حضرت عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے اس آدمی کو جس کا نام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نہیں لیا، وہ کون تھا؟ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(٩٣٨) وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَنْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَاْذَنَ اَزْوَاجَهُ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بِالَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ

(٩٣٨) زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف میں شدت ہوگئی تو آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے اجازت طلب فرمائی کہ آپ اپنے ایامِ بیماری میرے گھر میں گزاریں انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔ تو آپ دو آدمیوں کے درمیان نکلے اس حال میں کہ آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب اور ایک دوسرے آدمی کے سہارے۔ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس بات کی خبر دی تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا نام سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نہیں لیا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ۔

تھے۔

(۹۳۹)حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ اَنْ يُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهٗ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهٗ اَبَدًا وَّاِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ اَرٰى اَنَّهٗ لَنْ يَّقُوْمَ مَقَامَهٗ اَحَدٌ اِلَّا تَشَآءَمَ النَّاسُ بِهٖ فَاَرَدْتُ اَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ۔

(۹۳۹) زوجہ نبی ﷺ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (ابوبکر صدیق ؓ کے امام نہ بنانے پر) اصرار کیا اور اس بار بار کی اصرار کی وجہ یہ تھی کہ مجھے اس بات کا خیال نہ تھا کہ آپ کے بعد لوگ اس سے محبت کریں گے جو آپ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر کھڑا ہوگا۔ لیکن میرے دل میں یہ تھا کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کھڑا ہوگا لوگ اُس کو منحوس تصور کریں گے۔ تو اسی لیے میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر ؓ کو امام بنانے سے معاف رکھیں تو مناسب ہوگا۔

(۹۴۰)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاِبْنِ رَافِعٍ قَالَ عَبْدٌ اَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ قَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا قَرَءَ الْقُرْاٰنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهٗ فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا بِيْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِاَوَّلِ مَنْ يَّقُوْمُ فِيْ مَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ فَرَاجَعْتُهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْبَكْرٍ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ۔

(۹۴۰) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں داخل ہوئے تو فرمایا ابوبکر (ؓ) کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ابوبکر ؓ نرم دل آدمی ہیں۔ جب قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو اپنے آنسوؤں کو روک نہیں سکتے۔ اگر آپ ابوبکر ؓ کے علاوہ کسی اور کو حکم دیں تو مناسب ہوگا۔ سیّدہ ؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! میرے لیے سوا اس بات کے کوئی بات پیش نظر نہ تھی کہ لوگ بدشگونی لیں گے اُس سے جو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی جگہ کھڑا ہوگا۔ فرماتی ہیں کہ میں نے دو یا تین مرتبہ اصرار کیا لیکن آپ نے فرمایا کہ ابوبکر ہی لوگوں کو نماز پڑھائیں اور تم یوسف علیہ السلام کے دور کی عورتوں جیسی ہے۔

(۹۴۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ بِلَالٌ يُّؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ

(۹۴۱) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور حضرت بلال ؓ آپ کو نماز کے لیے بلانے آئے تو آپ نے فرمایا: ابوبکر (ؓ) کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھائے۔ سیّدہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ابوبکر ؓ بہت نرم دل آدمی ہیں۔ وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوکر لوگوں کو کب قرآن سنا سکیں گے؟ کاش آپ عمر (ؓ) کو حکم دیتے۔ آپ

وَاِنَّهٗ مَتٰی یَقُوْمُ مَقَامَكَ لَا یُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِیْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِیْفٌ وَاِنَّهٗ مَتٰی یَقُمْ مَقَامَكَ لَا یُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ كُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَاَمَرُوْا اَبَابَكْرٍ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً قَالَتْ فَقَامَ یُهَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِی الْاَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ اَبُوْبَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ یَتَاَخَّرُ فَاَوْمَاَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ قُمْ مَكَانَكَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی جَلَسَ عَنْ یَسَارِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَاَبُوْبَكْرٍ قَائِمًا یَقْتَدِیْ اَبُوْبَكْرٍ بِصَلٰوةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَقْتَدِی النَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

نے فرمایا: ابوبکر کو حکم کرو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیّدہ فرماتی ہیں میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ آپ کو کہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل آدمی ہیں۔ جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے۔ کاش آپ عمر کو حکم دیتے۔ تو انہوں نے آپ کو کہا تو آپ نے فرمایا: تم تو یوسف علیہ السلام کے دور کی عورتوں جیسی ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تو میں نے کہا۔ پس جب انہوں نے نماز شروع کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں تخفیف (کمی) محسوس کی تو آپ دو آدمیوں کے سہارے اس حال میں آئے کہ آپ کے پاؤں مبارک سے زمین میں لکیر سی پڑ رہی تھی۔ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آہٹ محسوس کرتے ہوئے پیچھے ہٹنا شروع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں (طرف) آ کر بیٹھ گئے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اقتداء کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے۔

(۹۴۲) حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِیْمِیُّ قَالَ اَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا عِیْسٰی ابْنُ یُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فَاُتِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اُجْلِسَ اِلٰی جَنْبِهٖ وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ وَاَبُوْبَكْرٍ یُسْمِعُهُمُ التَّكْبِیْرَ وَفِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ وَاَبُوْبَكْرٍ اِلٰی جَنْبِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ یُسْمِعُ النَّاسَ۔

(۹۴۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اس مرض میں کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا۔ ابن مسہر کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا گیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو تکبیر سنا رہے تھے۔

(۹۴۳) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَ نَا ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ هِشَامٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ وَاَلْفَاظُهُمْ

(۹۴۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ

مُتَقَارِبَةٌ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فِیْ مَرَضِهٖ فَكَانَ يُصَلِّیْ بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ وَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ يَّؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ اسْتَاْخَرَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیْ كَمَا اَنْتَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَآءَ اَبِیْ بَكْرٍ اِلٰى جَنْبِهٖ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُّصَلِّیْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِیْ بَكْرٍ۔

لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس وہ ان کو نماز پڑھاتے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طبیعت میں جب آرام محسوس کیا تو آپ باہر تشریف لائے۔ اس وقت لوگوں کی امامت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو وہیں کھڑے رہنے کا اشارہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ (نماز) ادا کر رہے تھے اور (صحابہ رضی اللہ عنہم) ابوبکر کی نماز کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے۔

(۹۴۴) حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِیْ وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ نَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّیْ لَهُمْ فِیْ وَجَعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِی الصَّلٰوةِ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ اِلَيْنَا وَهُوَ قَآئِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِی الصَّلٰوةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوْجِ النَّبِیِّ ﷺ وَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَارِجٌ لِلصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ. قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ۔

(۹۴۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضِ وفات میں اُن کو نماز پڑھاتے رہے یہاں تک کہ سوموار کے دن جب تمام صحابہ رضی اللہ عنہم صفوں میں نماز ادا کر رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ کا پردہ ہٹایا۔ پھر کھڑے ہو کر ہماری طرف دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ گویا کہ قرآن کے ورق کی طرح معلوم ہو رہا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ہم لوگ نماز ہی میں بے انتہا خوش ہو گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے پر اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایڑیوں پر اس گمان سے پیچھے ہٹ کر صف میں ملنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے نکلنے والے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ میں چلے گئے اور پردہ گرا دیا اور اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی۔

(۹۴۵) وَحَدَّثَنِيْهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَحَدِيْثُ صَالِحٍ اَتَمُّ وَاَشْبَعُ۔

(۹۴۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار سوموار کے دن پردہ کے اُٹھانے کے وقت کیا۔ اسی قصہ کے ساتھ باقی حدیث مبارکہ گزر چکی۔

(۹۴۶)وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا۔

(۹۴۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

(۹۴۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يُحَدِّثُ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ اَبُوْبَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهٗ فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ اَعْجَبَ اِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا قَالَ فَاَوْمَاَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ اَنْ يَتَقَدَّمَ وَاَرْخٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ ﷺ۔

(۹۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تین دن تک تشریف نہ لائے اور ان دنوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جماعت کراتے رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کے پاس کھڑے ہو کر اس کو اُٹھایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ہمارے لیے واضح ہوگیا تو ہم نے اس منظر سے زیادہ کوئی منظر نہیں دیکھا جو ہمارے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس سے زیادہ پسندیدہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ وہ نماز پڑھاتے رہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ نیچے گرا دیا پھر ہم آپ کی زیارت پر قادر نہ ہو سکے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔

(۹۴۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهٗ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرِیْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ قَالَ فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْبَكْرٍ حَيَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۹۴۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل آدمی ہیں۔ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز پڑھانے کی طاقت نہ پا سکیں گے۔ آپ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو یوسف علیہ السلام کے دور کی عورتوں کی طرح ہو تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ امام کا اپنے کسی عذر' سفر یا مرض کی وجہ سے اپنا نائب کسی باشرع آدمی کو بنانا جائز ہے اور اسی طرح یہ بھی واضح ہوا کہ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدی کو کھڑے ہو کر ہی نماز ادا کرنا چاہیے۔ اگر کھڑے ہونے کی طاقت ہو تو قیام کرنا فرض ہے۔ اسی طرح ان احادیث سے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت و افضلیت بھی معلوم ہوئی اور اسی میں خلافتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف بھی اشارہ تھا۔ اسی لیے تو سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو ہمارے دین کے لیے پسند کیا ہم نے اُن کو اپنی دنیا یعنی خلافت کے لیے پسند کر لیا اور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایامِ وفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار نماز ادا فرمائی اور سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان ایام میں کل ۱۹ یا ۲۱ نمازیں حیاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو

۱۸۷: باب تَقْدِيْمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُّصَلِّيْ بِهِمْ اِذَا تَاَخَّرَ الْاِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوْا مَفْسَدَةً بِالتَّقْدِيْمِ

(۹۴۹) وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ. قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَاُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْبَكْرٍ حَتَّى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَّا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَّا كَانَ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَّابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ۔

(۹۵۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ حَازِمٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ

باب: جب امام کو تاخیر ہو جائے اور کسی فتنہ وفساد کا خوف نہ ہو تو کسی اور کو امام بنانے کے بیان میں

(۹۴۹) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنوعمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ جب نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے تو میں اقامت کہوں؟ فرمایا: ہاں۔ فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو لوگ نماز میں تھے۔ آپ لوگوں میں سے گزرتے ہوئے (پہلی) صف میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ جب لوگوں کی تَصفِیق (اُلٹے ہاتھ پر ہاتھ مار کر تالی بجانا) زیادہ ہو گئی تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اللہ کی حمد کی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہو کر صف میں برابر آ گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تجھ کو حکم دیا تو تم اپنی جگہ پر کیوں نہ کھڑے رہے؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ابن قحافہ (اپنے والد کی کنیت کے ساتھ نام لیا) کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لوگوں کو نماز پڑھانا مناسب نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم کو کثرت کے ساتھ ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے دیکھا جب تمہیں نماز میں کوئی چیز پیش آ جائے تو تم سبحان اللہ کہو۔ جب سبحان اللہ کہا جائے گا تو امام متوجہ ہو جائے گا۔ تَصفِیق (تالی بجانا) عورتوں کیلئے ہے۔

(۹۵۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مالک کی حدیث کی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔ ان کی حدیث میں ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ بلند کیے اللہ کی

سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّفِيْ حَدِيْثِهِمَا فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَّدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهُ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ۔

تعریف کی اور پھر اُلٹے پاؤں لوٹ کر پیچھے صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔

(۹۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَقَ الصُّفُوْفَ حَتّٰى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَفِيْهِ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى۔

(۹۵۱) حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے۔ باقی حدیث ان کی حدیث کی طرح ہے اس میں اضافہ یہ ہے کہ آپ صفوں سے نکلتے ہوئے پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُلٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔

(۹۵۲) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَبُوْكَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ اِدَاوَةً قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَيَّ اَخَذْتُ اُهْرِيْقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَاَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ حَتّٰى اَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّاَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَاَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى تَجِدُ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى لَهُمْ فَاَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْاٰخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُتِمُّ صَلٰوتَهُ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَكْثَرُوا التَّسْبِيْحَ فَلَمَّا قَضٰى

(۹۵۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شرکت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر سے پہلے قضائے حاجت کے لیے باہر نکلے اور میں لوٹا اُٹھائے آپ کے ساتھ ہو گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف پلٹے تو میں لوٹے سے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا اور آپ نے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے۔ پھر اپنے چہرے کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے جبہ کو اپنی کہنیوں سے نکالنا چاہا تو آستین تنگ تھیں۔ آپ نے اپنا ہاتھ جبے کے اندر داخل کیا یہاں تک کہ اپنی کہنیوں کو جبے کے نیچے سے نکالا اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا۔ پھر موزوں کے اوپر والے حصہ پر مسح کیا۔ پھر آپ واپس آئے اور حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ یہاں تک کہ ہم نے لوگوں کو پایا کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو امام بنالیا ہے۔ انہوں نے ان کو نماز پڑھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو رکعتوں میں سے ایک رکعت ملی اور آپ نے لوگوں کے ساتھ دوسری رکعت ادا کی۔ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کو پورا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اس بات نے مسلمانوں کو پریشان کر دیا تو انہوں نے سبحان اللہ کہنے کی کثرت کر دی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز پوری کر لی تو ان کی

النَّبِیُّ ﷺ صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ اَحْسَنْتُمْ اَوْ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ يُغَبِّطُهُمْ اَنْ صَلَّوُا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا۔

طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے اچھا کیا یا فرمایا: تم نے ٹھیک کیا اور ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ تم نے نماز کو اس کے وقت میں ادا کیا۔

(۹۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ نَا حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبَّادٍ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَاَرَدْتُّ تَاْخِيْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ۔

(۹۵۳) حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت اسی طرح دوسری سند کے ساتھ بھی منقول ہے اس میں ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو پیچھے کروں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رہنے دو۔

تشریح: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی وقت امام کو تاخیر ہو جائے تو دوسرا آدمی جو باقی آدمیوں میں سے افضل ہو وہ نماز پڑھائے۔ اسی طرح اس میں امام کو متنبہ کرنے کا طریقہ یہ بھی بتایا گیا کہ مرد تو سبحان اللہ وغیرہ کہیں لیکن عورتیں تصفیق یعنی دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت پر ماریں۔ تالی نہ بجائیں۔

۱۸۸: باب تَسْبِيْحِ الرَّجُلِ وَتَصْفِيْقِ الْمَرْاَةِ اِذَا نَابَهُمَا شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ

باب: مرد کیلئے تسبیح اور عورت کیلئے تصفیق کے بیان میں جب نماز میں کچھ پیش آ جائے

(۹۵۴) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَّحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّقَدْ رَاَيْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُوْنَ وَيُشِيْرُوْنَ۔

(۹۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تسبیح مردوں کے لیے اور تصفیق (تالی بجانا) عورتوں کے لیے ہے۔ ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے چند علماء کو دیکھا جو تسبیح اور اشارہ کرتے تھے۔

(۹۵۵) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۹۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث اس سند کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔

(۹۵۶) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ فِي الصَّلٰوةِ۔

(۹۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث ایک اور سند سے نقل کی گئی ہے لیکن اس میں اضافہ ہے کہ یہ عمل نماز میں کریں۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت امام کو متنبہ کرنے کے لیے مرد تسبیح کہہ سکتے ہیں اور عورتیں دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر ماریں گی وہ تسبیح نہ کریں گی کیونکہ اُن کو آواز کو چھپا کر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۸۹: باب الْاَمْرِ بِتَحْسِيْنِ الصَّلٰوةِ وَاِتْمَامِهَا وَالْخُشُوْعِ فِيْهَا

باب: نماز تحسین کے ساتھ اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کے حکم کے بیان میں

(۹۵۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلٰوتَكَ اَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي اِذَا صَلّٰى كَيْفَ يُصَلِّي فَاِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهٖ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَآئِيْ كَمَا اُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔

(۹۵۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی پھر مڑے اور فرمایا: اے فلاں! تم نے اپنی نماز اچھی طرح ادا کیوں نہیں کی؟ کیا نمازی کو دکھائی نہیں دیتا کہ اُس نے کس طرح نماز ادا کی ہے حالانکہ وہ اپنے ہی لیے نماز ادا کرتا ہے اور اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں۔

(۹۵۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا سُجُوْدُكُمْ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ۔

(۹۵۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میرا رُخ ادھر دیکھتے ہو۔ اللہ کی قسم! مجھ پر تمہارے رکوع اور تمہارے سجود پوشیدہ نہیں اور میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

(۹۵۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ۔

(۹۵۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم! میں بے شک تم کو پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں اور فرمایا کہ بعض مرتبہ تم کو اپنی پیٹھ پیچھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں دیکھتا ہوں۔

(۹۶۰)حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنُ هِشَامٍ قَالَ اَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُمْ وَفِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ۔

(۹۶۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رکوع اور سجود پورا پورا ادا کیا کرو۔ پس اللہ کی قسم! میں تم کو اپنی پشت سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع یا سجدہ کرو۔

۱۹۰: باب تَحْرِيمِ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ اَوْ سُجُودٍ وَّنَحْوِهِمَا

باب: امام سے پہلے رکوع وسجدہ وغیرہ کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۹۶۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَّاللَّفْظُ لِاَبِیْ بَكْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ اَنَا وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَاالنَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔

(۹۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب نماز پوری کر چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ مجھ سے رکوع، سجدہ، قیام کے ادا کرنے اور سلام پھیرنے میں سبقت نہ کرو۔ میں تم کو آگے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں مَیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر تم وہ دیکھو جو میں دیکھتا ہوں تو تم کم ہنسو اور روؤ زیادہ۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا؟ فرمایا: میں نے جنت و دوزخ کو دیکھا۔

(۹۶۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ جَمِيْعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ۔

(۹۶۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث اِس سند سے بھی مروی ہے۔ لیکن اس میں نماز سے پھرنے کا ذکر نہیں۔

(۹۶۳)حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّاَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِیُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ نَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ اَمَا يَخْشَى الَّذِیْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔

(۹۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ آدمی اس بات سے نہیں ڈرتا جو اپنا سر امام سے پہلے اُٹھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کا سر گدھے کے سر سے تبدیل کر دے۔

(۹۶۴)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَاْمَنُ الَّذِیْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فِیْ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ فِیْ صُوْرَةِ حِمَارٍ۔

(۹۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امن میں نہیں رہتا وہ شخص جو نماز میں اپنا سر امام سے پہلے اُٹھاتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُس کی صورت کو گدھے کی صورت سے تبدیل کر دے۔

(۹۶۵)حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِیُّ

(۹۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ مُسْلِمٍ جَمِيْعًا عَنِ الرَّبِيْعِ ابْنِ مُسْلِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ الرَّبِيْعِ ابْنِ مُسْلِمٍ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَجْهَ حِمَارٍ۔

فرمایا: کیا بےخوف ہے وہ آدمی جو اپنا سر امام سے پہلے اُٹھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ گدھے کے چہرے کی طرح کر دے۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ جماعت کی نماز میں امام سے پہلے کسی رکن میں چلے جانا ناجائز و حرام ہے۔ اقتداء کا مطلب ہی پیچھے پیچھے چلنا ہے۔ صورت کا گدھے کی صورت سے بدل جانے کا مطلب یہ ہے کہ یہ مسخ صورت تو آخرت میں ہو گی یہاں پر حرکات و سکنات گدھے والی ہو جائیں گی یا یہ مسخ بالعموم نہیں ہو گا بلکہ کسی ایک آدھ آدمی کی ہو گی تا کہ عبرت رہے اور لوگ اس کے گناہ سے باخبر ہو جائیں۔ ورنہ عمومی طور پر ایسا عذاب نبی کریم ﷺ کی دُعا کی بدولت نہ ہو گا۔ واللہ اعلم

۱۹۱: باب النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے سے روکنے کے بیان میں

(۹۶۶) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَی السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ لَا تَرْجِعُ اِلَيْهِمْ۔

(۹۶۶) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ نماز میں اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں ان کو اس سے رُک جانا چاہیے ورنہ اندیشہ ہے کہ اُن کی نگاہ واپس نہ آئے۔

(۹۶۷) حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَّفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔

(۹۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو نماز میں دُعا کے وقت اپنی نظروں کو آسمان کی طرف اُٹھانے سے باز آ جانا چاہیے ورنہ اُن کی نگاہیں چھین لی جائیں گی۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی پہلی حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نماز میں باادب کھڑا ہونا چاہیے۔ آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانا ممنوع ہے۔ دوسری حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دُعا میں بھی آسمان کی طرف چہرہ نہیں اُٹھانا چاہیے لیکن علماء نے آسمان کی طرف دُعا میں مُنہ اُٹھانے کو جائز بتایا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آسمان دُعا کا قبلہ ہے جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہے۔

۱۹۲: باب الْاَمْرِ بِالسُّكُوْنِ فِی الصَّلٰوةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْاِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ

باب: نماز میں سکون کا حکم اور سلام کے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنے اور ہاتھ کو اُٹھانے کی ممانعت اور

السَّلَامِ وَاِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَالتَّرَآصِّ فِيْهَا وَالْاَمْرِ بِالْاِجْتِمَاعِ

پہلی صف کو پورا کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کے حکم کے بیان میں

(۹۶۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالِىْ اَرَاكُمْ رَافِعِىْ اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اسْكُنُوْا فِى الصَّلٰوةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حِلَقًا فَقَالَ مَا لِىْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَيَتَرَآصُّوْنَ فِى الصَّفِّ۔

(۹۶۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تم کو ہاتھ اُٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسا کہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ نماز میں سکون رکھا کرو۔ فرماتے ہیں دوبارہ ایک دن تشریف لائے تو ہم کو حلقوں میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تم کو متفرق طور پر بیٹھے ہوئے دیکھتا ہوں۔ پھر ایک مرتبہ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: کیا تم صفیں نہیں بناتے جیسا کہ فرشتے اپنے ربّ کے پاس صفیں بناتے ہیں۔ فرمایا کہ پہلی صف مکمل کیا کرو اور صف میں مل مل کر کھڑے ہوا کرو۔

(۹۶۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ جَمِيْعًا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۹۶۹) اس سند کے ساتھ بھی یہی حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۹۷۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِىْ زَآئِدَةَ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَامَ تُوْمُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اِنَّمَا يَكْفِىْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ۔

(۹۷۰) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے۔ ہم السَّلام علیکم و رحمۃ اللہ اور السَّلام علیکم و رحمۃ اللہ کہتے اور اپنے ہاتھ سے دونوں طرف اشارہ کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسا کہ سرکش گھوڑے کی دُم۔ تم میں سے ہر ایک کے لیے کافی ہے کہ وہ اپنی ران پر ہاتھ رکھے پھر اپنے بھائی پر اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام کرے۔

(۹۷۱)وَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ فُرَاتٍ يَعْنِى الْقَزَّازَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلَ

(۹۷۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ پس جب ہم سلام پھیرتے تو ہم اپنے ہاتھوں سے السَّلام علیکم السَّلام علیکم کہتے۔ نبی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا شَانُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَلَا يُوْمِئْ بِيَدِهٖ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا تو فرمایا: تمہارا کیا حال ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرتے ہو۔ جیسا کہ سرکش گھوڑوں کی دُم۔ جب تم میں سے کوئی سلام پھیرے تو چاہیے کہ اپنے ساتھی کی طرف اشارہ نہ کرے بلکہ اُس کی طرف متوجہ ہو۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں سکون کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ ان احادیث میں رفع الیدین عندالرکوع وغیرہ کی واضح طور پر ممانعت ہے کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز میں سکون کرو اور تکبیر تحریمہ تو ابتدائے نماز میں ہوتی ہے۔ باقی ارکان میں رفع الیدین منع ہے۔ اسی طرح سلام کے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنا منع ہے۔ پہلی صف کو پورا کر کے دوسری صف اور اسی طرح تمام صفوں کو پورا کرنا چاہیے اور صفوں میں مل جل کر کھڑا ہونا چاہیے۔ اس کی تفصیل قبل ازیں گزر چکی۔

۱۹۳: باب تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ وَاِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلُ مِنْهَا وَالْاِزْدِحَامُ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ عَلَيْهَا وَتَقْدِيْمِ اُولِى الْفَضْلِ وَتَقْرِيْبِهِمْ مِنَ الْاِمَامِ

باب: صفوں کو سیدھا کرنے اور پہلی صف کی فضیلت اور پہلی صف پر سبقت کرنے اور فضیلت والوں کو مقدم اور ان کا امام کے قریب ہونے کا بیان میں

(۹۷۲) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِى الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَلِيَلِيَنِىْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا۔

(۹۷۲) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر نماز کے وقت ہاتھ پھیرتے اور فرماتے برابر ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی اور چاہیے کہ تم میں سے جو عقلمند اور سمجھدار ہوں وہ میرے قریب ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج تو لوگوں میں سخت اختلاف ہوگیا ہے۔

(۹۷۳) وَ حَدَّثَنَا هُ اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا عِيْسٰى يَعْنِى ابْنَ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۹۷۳) حضرت ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح حدیث مروی ہے۔

(۹۷۴)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَا نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيَلِنِي مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔

(۹۷۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو عقل وشعور والے لوگ ہوں وہ میرے قریب ہوں پھر جو ان سے ملے ہوئے ہوں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد) تین مرتبہ فرمایا۔ نیز فرمایا: تم بازار کی لغو باتوں سے بچو۔

(۹۷۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔

(۹۷۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو درست کرو کیونکہ صفوں کو سیدھا کرنے سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔

(۹۷۶)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِيْ۔

(۹۷۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صفوں کو پورا کرو کیونکہ میں تم کو اپنی پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(۹۷۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ اَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ۔

(۹۷۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں صف کو درست رکھو کیونکہ صف کو سیدھا رکھنا نماز کی خوبصورتی میں سے ہے۔

(۹۷۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

(۹۷۸) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے اپنی صفوں کو درست رکھا کرو ورنہ اللہ تمہارے چہروں کے درمیان پھوٹ ڈال دے گا۔

(۹۷۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ نُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

(۹۷۹) حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا کرتے تھے جیسا کہ آپ ان کے

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا حَتّٰی کَاَنَّمَا یُسَوِّیْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰی رَاٰی اَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ یَوْمًا فَقَامَ حَتّٰی کَادَ یُکَبِّرُ فَرَاٰی رَجُلًا بَادِیًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ۔

ساتھ تیروں کو سیدھا کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ جب آپ ؐ نے دیکھا کہ ہم نے آپ سے اس بات کو سمجھ لیا ہے پھر ایک دن آپ ؐ نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ آپ تکبیر کہنے والے تھے کہ آپ ؐ نے ایک دیہاتی آدمی کے سینہ کو صف سے نکلا ہوا دیکھا۔ تو (آپ ؐ نے ارشاد) فرمایا: اے اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان پھوٹ ڈال دے گا۔

(۹۸۰)حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِیْعِ وَاَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۹۸۰) یہی حدیث اس دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(۹۸۱)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا۔

(۹۸۱) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ اذان دینے اور صف اوّل میں نماز پڑھنے کا کیا ثواب ہے اور وہ ان کو اگر بغیر قرعہ اندازی کے نہ پا سکیں تو قرعہ اندازی کریں اگر ان کو اوّل وقت نماز پڑھنے کی فضیلت کا پتہ چل جائے تو اس کی طرف سبقت کریں اور اگر ان کو عشاء اور فجر کی نماز کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ ضرور جائیں اگرچہ گھسٹ کر ہی کیوں نہ ہو۔

(۹۸۲)حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَااَبُو الْاَشْهَبِ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ الْعَبْدِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَّتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ۔

(۹۸۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پچھلی صف میں دیکھا تو ان سے فرمایا: آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو۔ تاکہ تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں۔ جو لوگ ہمیشہ پیچھے ہٹتے رہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ پیچھے کر دیتا ہے۔

(۹۸۳)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْمًا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ۔

(۹۸۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مسجد کے آخر میں دیکھا تو ان سے یہی فرمایا جو اُوپر ذکر ہوا ہے۔

(۹۸۴)حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ دِیْنَارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ

(۹۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

الْوَاسِطِيُّ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ اَبُوْ قَطَنٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ اَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً وَّقَالَ ابْنُ حَرْبٍ الصَّفِّ الْاَوَّلِ مَا كَانَتْ اِلَّا قُرْعَةً۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم یا وہ جانتے کہ پہلی صف میں کیا اَجر ہے تو اس کے لیے قرعہ اندازی ہوتی۔

(۹۸۵) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا۔

(۹۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَردوں کی بہترین صف پہلی اور سب سے بُری آخری ہے اور عورتوں کی سب سے افضل صف آخری اور سب سے بُری پہلی ہے۔

(۹۸۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۹۸۶) حضرت سہیل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس سند سے یہی حدیث روایت کی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی تمام احادیث مبارکہ سے یہ اُمور معلوم ہوئے کہ صفوں کو سیدھا کرنا نماز کی تکمیل کے لیے انتہائی ضروری ہے اور جماعت میں پہلی صف کا ثواب باقی صفوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ اِس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمانِ عالی شان ہے کہ اگر لوگوں کو پہلی صف کے ثواب کا علم ہو جائے تو وہ پہلی صف میں کھڑے ہونے کے لیے قرعہ اندازی کرنے لگ جائیں۔ اِس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ امام کے قریب (یعنی پہلی صف میں) صاحب علم اور صاحب فضل لوگوں کو کھڑا ہونا چاہیے اور ثواب کو حاصل کرنے کے لیے آگے والی صفوں میں سبقت کرنا چاہیے۔ صفوں کو سیدھا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نمازی اپنی ایڑیوں کو صفوں کے کنارے پر رکھے۔ پاؤں کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں اگر ایڑیاں برابر ہوں تو صف خود بخود سیدھی ہو جائے گی۔ ویسے بھی آج کل اکثر مساجد میں قالین بچھے ہوتے ہیں اور وہ بنائے ہی اِس مقصد سے جاتے ہیں۔

۱۹۴: باب اَمْرِ النِّسَآءِ الْمُصَلِّيَاتِ وَرَآءَ الرِّجَالِ اَنْ لَّا يَرْفَعْنَ رُءُوْسَهُنَّ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ

باب: مَردوں کے پیچھے نماز ادا کرنے والی عورتوں کیلئے حکم کے بیان میں کہ وہ مَردوں سے پہلے سجدہ سے سر نہ اُٹھائیں

(۹۸۷) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ مِثْلَ الصِّبْيَانِ مِنْ ضِيْقِ الْاُزُرِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَآئِلٌ يَّا مَعْشَرَ النِّسَآءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَرْفَعَ الرِّجَالُ۔

(۹۸۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ تنگی کی وجہ سے اپنے تہبند بچوں کی طرح اپنے گلوں میں باندھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے۔ تو کسی کہنے والے نے کہا: اے عورتوں کی جماعت! تم اپنے سروں کو مت اُٹھاؤ یہاں تک کہ مرد اپنا سر نہ اُٹھالیں۔

تشریح ☆ اس باب سے معلوم ہوا کہ اگر عورتیں (بوڑھی) جماعت کی نماز میں شریک ہوں تو ان کے لیے منع ہے کہ وہ اپنے سر مردوں کے سجدہ سے سر اُٹھانے سے پہلے اُٹھالیں لیکن عام عورتوں کو مسجد میں جا کر نماز پڑھنا ہی منع ہے۔ چونکہ اس سے فتنہ وفساد برپا ہونے کا یقین ہے۔ جیسا کہ اگلے باب میں آرہا ہے کہ عورتوں کے لیے اگر فتنہ وفساد کا ڈر نہ ہو تو وہ مسجد میں آسکتی ہیں ورنہ نہیں اور اس پُرفتن دور کا حال ہر عقلمند بخوبی جانتا ہے۔

۱۹۵: باب خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَى الْمَسَجِدِ اِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَّاَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مُطَيَّبَةً

باب: عورتوں کے لیے مسجد کی طرف نکلنا جبکہ فتنہ کا خوف نہ ہو اور وہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں

(۹۸۸) حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو و النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَاذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔

(۹۸۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی عورت اس سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو وہ اس کو نہ روکے۔

(۹۸۹) حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَمْنَعُوْا نِسَآئَكُمُ الْمَسَاجِدَ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ اِلَيْهَا قَالَ فَقَالَ بِلَالُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ۔

(۹۸۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی عورتوں کو مساجد سے نہ روکو جب وہ تم سے اس کی اجازت طلب کریں۔ بلال بن عبداللہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم ان کو ضرور منع کریں گے۔ جس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان پر اس قدر سخت ناراضگی کا اظہار کیا کہ اتنا کسی پر ناراض نہ ہوئے تھے اور فرمایا میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی خبر دیتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم ان کو ضرور منع کریں گے۔

(۹۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ وَابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ۔

(۹۹۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی باندیوں کو مسجدوں سے نہ روکو۔

(۹۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَآءُ كُمْ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ۔

(۹۹۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب تم سے تمہاری عورتیں مسجدوں کی طرف جانے کی اجازت طلب کریں تو ان کو اجازت دے دو۔

(۹۹۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

(۹۹۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عورتوں کو رات کے وقت مساجد کی طرف نکلنے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَآءَ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَزَبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ لَا نَدَعُهُنَّ۔

سے نہ روکو تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے نے عرض کیا کہ ہم تو ان کو نہیں جانے دیں گے تا کہ وہ اس کو دھوکہ وفریب کا ذریعہ نہ بنا لیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے کو خوب ڈانٹا اور فرمایا کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتا ہوں اور تو کہتا ہے ہم ان کو اجازت نہیں دیں گے۔

(۹۹۳)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۹۹۳) اسی حدیث کی دوسری سند بیان کی ہے۔

(۹۹۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِئْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لِعُمَرَ لَهٗ يُقَالُ لَهٗ وَاقِدٌ اِذَنْ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِهٖ وَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا۔

(۹۹۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کو رات کے وقت مساجد کی طرف جانے کی اجازت دے دو۔ تو ان کے بیٹے جن کو واقد کہا جاتا ہے، نے عرض کیا: وہ جب وہاں جانے کو دھوکہ وفریب کا ذریعہ بنائیں تو؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے سینہ پر ضرب ماری اور فرمایا: میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے: نہیں۔

(۹۹۵)حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ نَا سَعِيْدٌ يَعْنِيْ بْنَ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ نَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ بِلَالِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا النِّسَآءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَّاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ۔

(۹۹۵) حضرت بلال بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورتیں تم سے اجازت مانگیں تو ان کو مساجد کے ثواب حاصل کرنے سے منع نہ کرو۔ تو بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم تو اُن کو منع کریں گے۔ تو اس پر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہے کہ ہم منع کریں گے۔

(۹۹۶)حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَآءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ۔

(۹۹۶) حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی عورت عشاء کی نماز میں حاضر ہو تو اس رات (قبل از نماز) خوشبو نہ لگائے۔

(۹۹۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ

(۹۹۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا۔

روایت ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی عورت مسجد جائے تو خوشبو نہ لگائے۔

(۹۹۸)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَحْيٰى اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ۔

(۹۹۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی عورت خوشبو کی دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نمازِ عشاء میں شریک نہ ہو۔

(۹۹۹)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ اَنِسَآءُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ۔

(۹۹۹) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے اس بناؤ سنگھار کو دیکھ لیتے تو ان کو مسجدوں سے منع فرما دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد جانے سے منع کر دیا گیا تھا؟ تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں۔

(۱۰۰۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۱۰۰۰) اسی حدیث کو اس سند کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا مسجد میں نماز ادا کرنے کی غرض سے فتنہ وفساد کے دور میں اور خوشبو وغیرہ لگا کر جانا منع ہے اور آج کل کے پُرفتن دور میں جبکہ عورتیں بھی فیشن ایبل ہیں اور اکثر مرد بھی بے شرم و بے حیا ہیں، جو عورتوں کی تاڑ میں کھڑے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے علماء نے جوان و بالغ عورت کے لیے گھر سے نکلنا منع فرمایا ہے۔ اگر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتقاضائے شریعت واسلام خیر القرون کی عورتوں کے بارے میں فرما رہی ہیں کہ اگر ان کی حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ لیتے تو ان کو مسجدوں میں جانے سے منع فرما دیتے اب تو دور ہی فتنہ وفساد کا ہے اس میں عورتوں کو کیسے بازار، مساجد اور اسی طرح دوسرے مقامات پر جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی ہے کہ جو عورت گھر میں بیٹھے گی اُس کو مجاہدین فی سبیل اللہ کا ثواب دیا جائے گا۔ جو لوگ عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت دیتے ہیں اُن کی بے غیرتی اور ڈھٹائی کی انتہا ہے۔ عورتوں کی بے پردگی اور جانوروں کی طرح بازاروں میں کھلے چہرے گھومنے پھرنے سے جو بے حیائی اور بُرائیاں برپا ہو رہی ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ شریف الطبع ' باحیاء' با غیرت مسلمان کبھی بھی اپنی ماں' بہن' بیوی' بیٹی کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔

۱۹۶: باب التَّوَسُّطِ فِی الْقِرَآءَةِ فِی الصَّلٰوةِ الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْاِسْرَارِ اِذَا خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسِدَةً

باب: جہری نمازوں میں جب خوف ہو تو قرأت درمیانی آواز سے کرنے کے بیان میں

(۱۰۰۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيْعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ نَا هُشَيْمٌ قَالَ نَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾[بنی اسرائیل: ۱۱۰] قَالَ نَزَلَتْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَاِذَا سَمِعَ ذٰلِكَ الْمُشْرِكُوْنَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ ﷺ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ﴾ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ قِرَآءَتَكَ ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ اَصْحَابِكَ اَسْمِعْهُمُ الْقُرْاٰنَ وَلَا تَجْهَرْ ذٰلِكَ الْجَهْرَ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾ يَقُوْلُ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ۔

(۱۰۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا قول: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ کی تفسیر میں روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں چھپ کر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قراءتِ قرآن فرماتے تھے۔ جب مشرکین قرآن سنتے تو وہ قرآن اور اس کے نازل کرنے والے اور اس کو لانے والے کو بُرا کہتے تو اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: اس قدر بلند آواز سے نہ پڑھیں کہ مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت سن لیں اور نہ اتنا آہستہ پڑھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم بھی نہ سن سکیں بلکہ ان دونوں کے درمیان راستہ نکالیں۔ جہراً اور پوشیدہ کے درمیان۔

(۱۰۰۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَتْ اُنْزِلَ هٰذَا فِی الدُّعَآءِ۔

(۱۰۰۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کا قول: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ دُعا کے بارے میں نازل ہوا ہے۔

(۱۰۰۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَقَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِیْ ابْنَ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَوَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۱۰۰۳) اس سند سے بھی یہی حدیث روایت کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید کی قراءتِ درمیانی آواز سے نماز میں کی جائے تاکہ نہ کسی کو تکلیف ہو اور یہ بھی نہ ہو کہ مقتدی قراءت کی آواز سن بھی نہ سکیں اور دُعا بھی ایسے ہی کرنا چاہیے۔

۱۹۷: باب الْاِسْتِمَاعِ لِلْقِرَآءَةِ

باب: قراءتِ (قرآن) سننے کے بیان میں

(۱۰۰۴) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ﴾ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَكَانَ ذٰلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾ اَخْذَهٗ ﴿اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ﴾ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ نَّجْمَعَهٗ فِيْ صَدْرِكَ وَقُرْاٰنَهٗ فَتَقْرَاُهٗ ﴿فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ﴾ [القیمة:١٦-١٩] قَالَ اَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهٗ ﴿اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ﴾ [القیمة:١٦] اَنْ نُّبَيِّنَهٗ بِلِسَانِكَ فَكَانَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اَطْرَقَ فَاِذَا ذَهَبَ قَرَاَهٗ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ﴾۔

(۱۰۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان اور ہونٹ مبارک کو حرکت دیتے ہوئے دہراتے تھے اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل ہوتی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ﴾ آپ اپنی زبان کو یاد کرنے کی خاطر جلدی حرکت نہ دیں۔ ہمارے ذمہ ہے کہ اسے ہم آپ کے سینہ میں جمع کر دیں اور آپ اسے پڑھا دیں۔ فرمایا: جب ہم قرآن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کریں تو آپ اس کو سنیں۔ ﴿اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ﴾ ہم اس (قرآن کو) آپ کی زبان سے بیان کرائیں گے۔ پس اس کے بعد جب جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آتے تو آپ گردن جھکا دیتے اور جب جبریل علیہ السلام چلے جاتے تو آپ اللہ کے وعدہ کے مطابق قرآن پڑھتے۔

(۱۰۰۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَا اُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا اُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ﴾ قَالَ جَمْعَهٗ فِيْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَاَهٗ

(۱۰۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾ کی تفسیر میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نزولِ وحی سے تکلیف میں پڑ جاتے۔ آپ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں ہونٹوں کو تیرے لیے اسی طرح حرکت دوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرکت دیتے تھے پھر اپنے ہونٹوں کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حرکت دی تو سعید نے کہا: میں تم کو اسی طرح ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے پھر ہونٹ ہلائے۔ اللہ تعالیٰ نے آیاتِ ذیل نازل فرمائیں: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ﴾ تفسیر میں فرمایا: آپ کے سینہ میں اسے جمع کرنا کہ پھر آپ اسے قراءت کر سکیں ہمارے ذمہ ہے۔ ﴿فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ﴾ میں فرمایا کہ

﴿فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ﴾ قَالَ فَاسْتَمِعْ وَاَنْصِتْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَاَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا اَقْرَاَهُ۔

کان لگا کر سنو اور خاموش رہو۔ پھر ہم پر لازم ہے کہ آپ سے اس کی قراءت کرا دیں۔ پھر جب جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آتے تو آپ کان لگا کر سنتے اور جب وہ چلے جاتے تو آپ اس کی قراءت کے مطابق قراءت فرماتے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی آدمی قرآن مجید کی تلاوت بآوازِ بلند کر رہا ہو تو قرآن کا سننا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ [الاعراف: ۲۰۴] کا بھی یہی منشا و مقصود ہے۔ اگر کوئی آدمی لوگوں کی مشغولیت مثلاً گھریلو کام کاج، تجارتی مراکز، سونے کے وقت، دینی کتب کے مطالعہ کے دوران بآوازِ بلند قرآن مجید پڑھے گا تو پڑھنے والا ہی گناہ گار ہوگا نہ کہ اپنی مشغولیت کی وجہ سے قرآن کو نہ سن سکنے والا اور قرآن مجید کو پوری توجہ سے کان لگا کر سننا اس کا حق ہے اور فرضِ کفایہ ہے۔ اسی طرح ان آیات اور احادیث سے یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ نماز میں جب امام قرآن کی قراءت کر رہا ہو تو مقتدی کے لیے فاتحہ پڑھنے کی بجائے امام کی قراءت سننی چاہیے کیونکہ قرآن کا پڑھنا سنت اور سننا واجب و ضروری ہے۔

مساجد کے باہر لگائے گئے سپیکرز پر تراویح اور محافل شبینہ میں قرآن پڑھنے کا حکم:

ہمارے ملک میں کثرت کے ساتھ بعض حضرات مساجد میں رمضان المبارک میں تراویح کے علاوہ دورانِ سال بھی شبینہ کے لیے باہر کے لاؤڈ اسپیکر کھول کر ساری ساری رات لوگوں کے آرام و سکون کو برباد کیا جاتا ہے۔ اس رسم و رواج کے بارے میں علامہ غلام رسول صاحب سعیدی اپنی کتاب شرح صحیح مسلم شریف میں رقمطراز ہیں:

''ہمارے ہاں عام رواج یہ ہے کہ مساجد میں باہر کے لاؤڈ سپیکرز پر تراویح اور شبینہ پڑھتے ہیں۔ جس کی آواز باہر بازاروں، دکانوں اور محلوں کے گھروں میں جاتی ہے۔ لوگ اپنے اپنے کام میں مشغول ہوتے ہیں اور قرآن مجید نہیں سن سکتے جس سے قرآنِ مجید کا احترام ضائع ہوتا ہے۔ اس کا گناہ اور وبال اُن لوگوں پر ہوگا جو باہر کے سپیکرز کو کھول دیتے ہیں۔ مساجد کی انتظامیہ پر واجب ہے کہ وہ صرف اندر کے سپیکر کھولیں یا بغیر اسپیکر کے تراویح اور شبینہ پڑھیں۔''

مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوگیا کہ تراویح اور شبینہ میں باہر کے اسپیکر نہ کھولے جائیں تاکہ قرآن مجید کا ادب و احترام باقی رہے۔ علاوہ ازیں اس میں اور بھی بہت سی دیگر قباحتیں پائی جاتی ہیں۔ اللہ عزوجل ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

۱۹۸: باب الْجَهْرِ بِالْقِرَآءَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْقِرَآءَةِ عَلَى الْجِنِّ

باب: نمازِ فجر میں جہری قراءت اور جنات کے سامنے قراءت کے بیان میں

(۱۰۰۶) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَمَا رَاٰهُمْ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

(۱۰۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کے سامنے قرآن پڑھا نہ ان کو دیکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کی جماعت میں بازارِ عکاظ کا ارادہ کر کے جا رہے تھے اور شیطانوں اور آسمانی خبروں کا درمیانی واسطہ بند ہوگیا

طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيٰطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَا ذَاكَ اِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِيْنَ اَخَذُوْا نَحْوَ تِهَامَةٍ وَهُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ وَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ فَرَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا يَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا﴾ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾۔

اوران پر آگ کے شعلے برسائے جانے لگے تو شیطان اپنی قوم کی طرف واپس آئے تو انہوں نے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی چیز حائل ہوگئی ہے اور ہم پر آگ کے شعلے برسائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ضرور کوئی نئی بات پیش آ گئی ہے۔ پس پھرو تم مشرق و مغرب میں اور دیکھو کہ ہمارے اور آسمان کے درمیان کیا چیز حائل ہوگئی ہے۔ پس وہ چلے اور مشارق و مغارب میں پھرے۔ پس ان میں سے کچھ جنات تہامہ کی طرف سے گزرے اور آپ مقام نخل پر بازارِ عکاظ کو گئے اور اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو نمازِ فجر پڑھائی۔ جب انہوں نے توجہ وغور سے قرآن کی آواز سنی تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوگئی ہے۔ وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور انہوں نے کہا: اے ہماری قوم ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو ہدایت کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے اکیلے رب کے ساتھ شرک نہیں کریں گے۔ تو اللہ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ﴿قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ﴾ یعنی سورۃ الجن نازل فرمائی۔

(۱۰۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ فَقَالَ عَلْقَمَةُ اَنَا سَاَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لَا وَلٰكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْاَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا اسْتُطِيْرَ اَوِ اغْتِيْلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا هُوَ

(۱۰۰۷) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے علقمہ سے پوچھا کیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الجن میں تھے؟ تو علقمہ نے کہا: میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم میں سے کوئی لیلۃ الجن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔ لیکن ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو ہم نے آپ کو پہاڑی وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا۔ ہم نے کہا کہ آپ کو جن لے گئے یا کسی نے دھوکہ سے شہید کر دیا۔ بہرحال ہم نے وہ رات بدترین رات والی قوم کی طرح گزاری۔ جب ہم نے صبح کی تو آپ حراء کی طرف سے تشریف لائے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو گم پایا اور آپ کو تلاش کیا اور آپ کو نہ ڈھونڈ سکے ہم نے رات اس طرح گزاری جیسے کوئی قوم

جَآءٍ مِّنْ قِبَلِ حِرَآءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ نَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ اَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ فَقَالَ لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ اَيْدِيْكُمْ اَوْ فَرَ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِّدَوَآبِّكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَاِنَّهُمَا طَعَامُ اِخْوَانِكُمْ۔

سخت بے چینی میں رات گزارتی ہے۔آپ نے فرمایا: میرے پاس جنات کی طرف سے بلانے والا آیا' میں اس کے ساتھ چلا گیا اور میں نے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی۔فرمایا: پھر وہ ہمیں اپنے ساتھ لے گئے اور ہمیں اپنے جنات کے نشانات اور آگ کے نشانات دکھائے۔جنات نے آپ سے اپنے کھانے کی چیزوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اُن سے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس کو اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کیا گیا ہو تمہارے ہاتھوں میں آتے ہی وہ گوشت کے ساتھ پُر ہو جائے گی اور ہر مینگنی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔پھر آپ نے فرمایا کہ ہڈی اور مینگنی سے استنجاء نہ کرو کیونکہ یہ دونوں تمہارے بھائیوں (جنات) کا کھانا ہیں۔

(۱۰۰۸)وَ حَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِّنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

(۱۰۰۸)اس دوسری سند سے یہی حدیث اس اضافہ کے ساتھ روایت کی گئی ہے کہ وہ جن جزیرہ کے تھے۔

(۱۰۰۹)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاٰثَارُ نِيْرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

(۱۰۰۹)حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور یہ حدیث جنات کے آثار تک ہے اس سے آگے ذکر نہیں کی۔

(۱۰۱۰)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ اَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَهٗ۔

(۱۰۱۰)حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں لیلۃ الجن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا اور میری خواہش ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا۔

(۱۰۱۱)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَّعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَّنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اٰذَنَتْهُ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔

(۱۰۱۱)حضرت معن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے مسروق سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کو جنات کے رات کے وقت قرآن سننے کی خبر کس نے دی۔تو انہوں نے کہا: مجھے آپ کے والد ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ کو جنات کی خبر ایک درخت نے دی۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جنات بھی اللہ کی ایک مخلوق ہیں۔ خواہ وہ ہمیں نظر نہیں آتے اور وہ بھی ہماری اچھی اور بری مجلسوں میں حاضر ہوتے ہیں اور قراءتِ قرآن سنتے ہیں اور فجر کی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم قراءتِ قرآن اُونچی آواز سے کرتے تھے اور ان کی خوراک اللہ کے نام پر ذبح کیے جانے والے جانوروں کی ہڈیاں ہیں اور ان کے جانوروں کی خوراک جانوروں کی لید، گوبر اور مینگنی وغیرہ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے گوبر وغیرہ پہ پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے اور ہڈی کو نالی وغیرہ میں نہ ڈالا جائے۔

۱۹۹: باب الْقِرَاءَۃِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب: نمازِ ظہر وعصر میں قراءت کے بیان میں

(۱۰۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ نَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي الصَّوَّافَ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ وَاَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ۔

(۱۰۱۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتے اور پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور (اس کے علاوہ) کوئی دو اور سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے اور کبھی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں ایک آیت مبارکہ سناتے تھے اور ظہر کی پہلی رکعت لمبی اور دوسری چھوٹی ہوتی اور اسی طرح (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک ہوتا) صبح (فجر) کی نماز میں۔

(۱۰۱۳) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا هَمَّامٌ وَاَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَيَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

(۱۰۱۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھتے تھے اور کبھی ایک آیت ہمیں سنا دیتے۔ (برائے تعلیم) اور آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

(۱۰۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ يَحْيٰى نَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ

(۱۰۱۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ظہر اور عصر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے۔ پس ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ یہ کیا کہ جیسے: ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ پڑھی جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ اس سے نصف کا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں کا اندازہ ظہر کی آخری دو رکعتوں کی مقدار کا اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں ﴿الٓمّٓ﴾ کا اندازہ نہیں ذکر کیا بلکہ

قِيَامِهٖ مِنَ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ وَقَالَ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً۔

تیس آیات کی مقدار کہا ہے۔

(۱۰۱۵)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاءُ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَّفِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً اَوْ قَالَ نِصْفَ ذٰلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِيْ رَكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ۔

(۱۰۱۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کی مقدار کے برابر پڑھا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں پندرہ آیات کی مقدار اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیات کی مقدار کے برابر اور آخری دو رکعتوں میں اس کی آدھی مقدار۔

(۱۰۱۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ شَكَوْا سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرُوْا مِنْ صَلٰوتِهٖ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهٗ مَا عَابُوْهُ بِهٖ مِنْ اَمْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَخْرِمُ عَنْهَا اِنِّيْ لَاَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ فَقَالَ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ اَبَا اِسْحٰقَ۔

(۱۰۱۶) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لوگوں نے آپ کی ہر بات کی یہاں تک کہ نماز کی بھی شکایت کی ہے۔ تو انہوں نے کہا: بہرحال میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں اور میں نماز کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے کوتاہی نہیں کرتا۔ تو فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کے بارے میں ابو اسحٰق مجھے بھی یہی گمان تھا۔

(۱۰۱۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۱۰۱۷) عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی حدیث اس سند سے منقول ہے۔

(۱۰۱۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَوْكَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَمُدُّ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ وَمَا اٰلُوْا مَا اقْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ اَوْ ذَاكَ ظَنِّيْ بِكَ۔

(۱۰۱۸) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لوگوں نے آپ کی ہر بات کی یہاں تک کہ نماز کی بھی شکایت کی ہے۔ تو انہوں نے کہا: بہرحال میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور آخری دو کو مختصر کرتا ہوں اور میں نماز کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے کوتاہی نہیں کرتا۔ تو فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ کے بارے میں میرا بھی یہی گمان تھا۔

(۱۰۱۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاَبِىْ عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فَقَالَ تُعَلِّمُنِى الْاَعْرَابُ بِالصَّلٰوةِ۔

(۱۰۱۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ دیہاتی مجھے نماز سکھاتے ہیں۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

(۱۰۲۰) حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ يَعْنِى ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقْضِىْ حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ ثُمَّ يَاْتِىْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِمَّا يُطَوِّلُهَا۔

(۱۰۲۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ظہر کی جماعت کھڑی ہو جاتی اور جانے والا بقیع جاتا اور اپنی حاجت پوری کرتا پھر وضو کر کے آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے۔ اس قدر اس کو لمبا کرتے۔

(۱۰۲۱) وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ قَزْعَةُ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِىَّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ اِنِّىْ لَا اَسْئَلُكَ عَمَّا يَسْاَلُكَ هٰؤُلَآءِ عَنْهُ قُلْتُ اَسْئَلُكَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَالَكَ فِىْ ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَ صَلٰوةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَنْطَلِقُ اَحَدُنَا اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقْضِىْ حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَاْتِىْ اَهْلَهٗ فَيَتَوَضَّاُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى۔

(۱۰۲۱) حضرت قزعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہاں کثرت سے لوگ موجود تھے۔ جب لوگ ان سے جدا ہوئے تو میں نے کہا میں آپ سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھ رہے تھے۔ میں تو آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں سوال کرتا ہوں۔ تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں تیرے لیے بھلائی نہیں۔ اس لیے میں نے اپنا سوال دوبارہ دُہرایا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز کی جماعت کھڑی ہوتی تو ہم میں سے کوئی بقیع جاتا اور اپنی حاجت پوری کرتا پھر اپنے گھر آ کر وضو کرتا۔ پھر مسجد کی طرف لوٹتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے۔

۲۰۰: باب الْقِرَاءَةِ فِى الصُّبْحِ

باب: نمازِ فجر میں قراءت کے بیان میں

(۱۰۲۲) وَ حَدَّثَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَتَقَارَبَا فِى اللَّفْظِ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُسَيَّبِ بْنُ الْعَابِدِىُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّآئِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا النَّبِىُّ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ

(۱۰۲۲) حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مکہ میں نماز صبح پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مؤمنون شروع فرمائی۔ یہاں تک کہ موسیٰ و ہارون علیہما السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آنے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کر دیا اور حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود تھے اور عبدالرزاق کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت

فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَآءَ ذِكْرُ مُوْسٰى چھوڑ کر رکوع کیا۔
وَهٰرُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَّشُكُّ اَوِ اخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ اَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ السَّآئِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَّلَمْ يَقُلِ ابْنُ الْعَاصِ۔

(۱۰۲۳)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ سَرِيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ: ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ﴾ [التکویر:۱۷]

(۱۰۲۳) حضرت عمرو بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فجر کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ﴾ آیت سنی۔

(۱۰۲۴)حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَاَ: ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ [قٓ:۱] حَتّٰى قَرَاَ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ [قٓ:۱۰] قَالَ فَجَعَلْتُ اُرَدِّدُهَا وَلَا اَدْرِيْ مَا قَالَ۔

(۱۰۲۴) حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نماز ادا کی اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ پڑھی جب آپ نے ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ پڑھا تو اس آیت کو دُہراتے رہے اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے کیا کہا۔

(۱۰۲۵)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا شَرِيْكٌ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾۔

(۱۰۲۵) حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز میں ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔

(۱۰۲۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾ وَرُبَّمَا قَالَ: ﴿قٓ﴾۔

(۱۰۲۶) حضرت زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی تو آپ نے ایک رکعت میں ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾ پڑھا یا کبھی راوی کہتا ہے کہ سورۃ قٓ پڑھی۔ (بات ایک ہی ہے)

(۱۰۲۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَآئِدَةَ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ بِ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ بَعْدُ تَخْفِيْفًا۔

(۱۰۲۷) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ پڑھا کرتے تھے لیکن بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کچھ مختصر ہو گئی تھی۔

(۱۰۲۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ

(۱۰۲۸) حضرت سماک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت

وَّاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ وَلَا يُصَلِّيْ صَلٰوةَ هٰؤُلَاءِ قَالَ وَاَنْبَانِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ بِ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ وَنَحْوِهَا۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: آپ مختصر نماز ادا کرتے تھے۔ آپ ان لوگوں کی طرح نماز ادا نہ کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز میں سورۃ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ یا اس کی مثل دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۱۰۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ اَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

(۱۰۲۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ اور عصر میں بھی اسی کی طرح قرأت فرماتے تھے اور فجر کی نماز میں اس سے لمبی قراءت فرماتے۔

(۱۰۳۰) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ دَاوٗدُ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَفِي الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

(۱۰۳۰) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ پڑھتے تھے اور فجر میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے لمبی قراءت فرماتے تھے۔

(۱۰۳۱) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

(۱۰۳۱) حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات کی قراءت فرماتے تھے۔

(۱۰۳۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ سِتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ اٰيَةً۔

(۱۰۳۲) حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر میں ساٹھ سے سو آیات کے درمیان پڑھتے تھے۔

(۱۰۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَاُ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اِنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ۔

(۱۰۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُمّ الفضل بنت الحارث نے اسے وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: اے پیارے بیٹے! تو نے مجھے اپنی اس سورۃ کی قراءت کے ساتھ یاد کروا دیا کیونکہ سب سے آخر میں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے مغرب کی نماز میں سنا وہ یہی سورت تھی۔

(۱۰۳۴)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْیَانُ ح وَ حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِی حَدِیْثِ صَالِحٍ ثُمَّ مَا صَلّٰی بَعْدُ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

(۱۰۳۴)اِن اسناد کے ساتھ بھی یہی حدیث روایت کی گئی ہے لیکن اس میں یہ زیادہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا۔

(۱۰۳۵) وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَاُ بِالطُّوْرِ فِی الْمَغْرِبِ۔

(۱۰۳۵)حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نمازِ مغرب میں سورۃ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

(۱۰۳۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْیَانُ ح وَ حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۱۰۳۶)اِن اسناد کے ساتھ بھی یہی حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۰۱: باب الْقِرَآءَةِ فِی الْعِشَآءِ

باب: نمازِ عشاء میں قراءت کے بیان میں

(۱۰۳۷)حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ فِی سَفَرٍ فَصَلَّی الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ فَقَرَاَ فِیْ اِحْدَی الرَّكْعَتَیْنِ ﴿وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ﴾ [التین: ۱]۔

(۱۰۳۷)حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں نمازِ عشاء پڑھائی اور دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں ﴿وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ﴾ پڑھی۔

(۱۰۳۸)وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا لَیْثٌ عَنْ یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَآءَ فَقَرَاَ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ۔

(۱۰۳۸)حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ﴾ پڑھی۔

(۱۰۳۹)و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ ابْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَرَاَ فِی الْعِشَآءِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ

(۱۰۳۹)حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشاء کی نماز میں ﴿وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ﴾ سنی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (زیادہ) بہترین آواز (میں قرآن کی تلاوت) کسی سے نہیں

صَوْتًا مِّنْهُ۔

سنی۔

(۱۰۴۰) حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ مُعَاذٌ یُّصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَاْتِیْ فَیَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلّٰی لَیْلَةً مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ اَتٰی قَوْمَهٗ فَاَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی وَحْدَهٗ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهٗ اَنَا فَقْتَ یَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَاٰتِیَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَاُخْبِرَنَّهٗ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰی مَعَکَ الْعِشَآءَ ثُمَّ اَتٰی فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مُعَاذٍ فَقَالَ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اقْرَاْ بِکَذَا وَاقْرَاْ بِکَذَا قَالَ سُفْیَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو اِنَّ اَبَا الزُّبَیْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اِقْرَاْ ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾ ﴿وَالضُّحٰی﴾ ﴿وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی﴾ وَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی﴾ فَقَالَ عَمْرٌو وَنَحْوَ هٰذَا۔

(۱۰۴۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے پھر اپنی قوم کے پاس آتے اور ان کی امامت کرتے۔ ایک رات انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عشاء ادا کی پھر اپنی قوم کے پاس آئے اور ان کی امامت کی اور سورہ بقرہ شروع کر دی۔ ایک آدمی نے مُنہ موڑا، سلام پھیرا اور اکیلے نماز ادا کی اور چلا گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا: کیا تو منافق ہو گیا ہے اے فلاں! اُس نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی خبر دینے حاضر ہوں گا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اُونٹوں والے ہیں۔ دن بھر کام کرتے ہیں اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے ساتھ نمازِ عشاء ادا کی پھر آئے اور سورۃ البقرۃ شروع کر دی (امامت میں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے معاذ! کیا تو امتحان میں ڈالنے والا ہے۔ فلاں فلاں (سورتوں) کے ساتھ نماز پڑھایا کرو۔

(۱۰۴۱) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا لَیْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰی مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لِاَصْحَابِهِ الْعِشَآءَ فَطَوَّلَ عَلَیْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِّنَّا فَصَلّٰی فَاَخْبَرَ مُعَاذٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِکَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ مَا قَالَ مُعَاذٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِیْدُ اَنْ تَکُوْنَ فَتَّانًا یَا مُعَاذُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ

(۱۰۴۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز لمبی پڑھائی۔ ہم میں سے ایک آدمی نے علیحدہ ہو کر نماز ادا کی۔ معاذ رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی تو انہوں نے کہا کہ وہ منافق ہے۔ جب اس آدمی کو یہ بات پہنچی تو اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾ ﴿وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی﴾ اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی﴾ وغیرہ پڑھا کر۔ اِس بات کی خبر دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا تم فتنہ پرور بننا چاہتے ہو۔ اے معاذ! جب تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾ اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ

فَاقْرَاْ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ ﴿اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾۔

الْاَعْلٰى﴾ اور ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ اور ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ کے ساتھ نماز پڑھایا کرو۔

(۱۰۴۲) وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ۔

(۱۰۴۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشاء کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھ کر اپنی قوم کی طرف لوٹتے تھے۔ پھر ان کو یہی نماز پڑھاتے تھے۔

(۱۰۴۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَآءَ ثُمَّ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ۔

(۱۰۴۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمازِ عشاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے پھر اپنی قوم کی مسجد میں آ کر ان کو نماز پڑھاتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشاء کی نماز دو مرتبہ پڑھتے تھے۔ یعنی ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور پھر اپنی قوم کو پڑھاتے۔ ان احادیث سے یہ بات واضح نہیں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود فرمایا ہو کہ وہ آپ کے پیچھے فرض اور اپنی قوم کو خود نفل پڑھتے ہوئے نمازِ عشا پڑھاتے تھے۔ ان احادیث کے کئی جوابات دیئے گئے ہیں:

1. یہ احادیث منسوخ ہیں۔ دلیل نسخ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے پیش فرمائی۔
2. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نفل پڑھتے ہوں اور امامت میں فرض۔
3. حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم نہ ہو۔
4. احادیثِ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے زیادہ سے زیادہ اباحت ثابت ہوتی ہے حالانکہ دوسری روایات سے حرمت ثابت ہے اس لیے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتداء صحیح نہیں ہے۔

۲۰۲: باب اَمْرِ الْاَئِمَّةِ بِتَخْفِيْفِ الصَّلٰوةِ فِيْ تَمَامٍ

باب: ائمہ کے لیے نماز پوری اور تخفیف کے ساتھ پڑھانے کے حکم کے بیان میں

(۱۰۴۴) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ

(۱۰۴۴) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں فلاں فلاں آدمی کی وجہ سے جو ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے نماز سے رہ جاتا ہوں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم

عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزْ فَاِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس دن سے زیادہ غصہ میں کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو تم میں سے بعض تنفر کرنے والے ہیں۔ تم میں سے جو لوگوں کی امامت کرے تو وہ تخفیف کرے کیونکہ اس کی اقتداء میں بوڑھے کمزور اور حاجت مند لوگ ہوتے ہیں۔

(۱۰۴۵) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ وَوَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ۔

(۱۰۴۵) اِن اسناد کے ساتھ بھی یہی حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

(۱۰۴۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا الْمُغِيْرَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الصَّغِيْرَ وَالْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَالْمَرِيْضَ فَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَآءَ۔

(۱۰۴۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں بچے بوڑھے کمزور اور بیمار ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز ادا کرے تو جیسے چاہے پڑھے۔

(۱۰۴۷) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَا قَامَ اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلٰوةَ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَفِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِذَا قَامَ وَحْدَهٗ فَلْيُطِلْ صَلٰوتَهٗ مَا شَآءَ۔

(۱۰۴۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا کھڑا ہو تو جیسے چاہے اپنی نماز ادا کرے۔

(۱۰۴۸) وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَذَا الْحَاجَةِ۔

(۱۰۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ لوگوں میں کمزور، بیمار اور حاجت مند ہوتے ہیں۔

(۱۰۴۹) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۱۰۴۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا لیکن اس حدیث میں بیمار کے بجائے بوڑھے کا لفظ ہے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بَدَلَ السَّقِيْمَ الْكَبِيْرَ

(۱۰۵۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ اَنَا اَبِیْ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا مُوْسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانَ بْنُ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَيْئًا قَالَ اُدْنُهْ فَجَلَّسَنِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِیْ صَدْرِیْ بَيْنَ ثَدْيَیَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِیْ ظَهْرِیْ بَيْنَ كَتِفَیَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ فِيْهِمْ ذَاالْحَاجَةِ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَآءَ۔

(۱۰۵۰) حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: اپنی قوم کی امامت کیا کرو۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے دل میں کچھ محسوس کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: قریب ہو جا اور مجھے اپنے سامنا بٹھایا۔ پھر اپنی ہتھیلی میرے سینے پر میری چھاتی کے درمیان رکھی پھر فرمایا: گھوم جا اور اپنی ہتھیلی میری پیٹھ پر کندھوں کے درمیان رکھی۔ پھر فرمایا: اپنی قوم کی امامت کر۔ جو امامت کرے اُسے چاہیے مختصر کرے کیونکہ ان میں بوڑھے، مریض، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی اکیلے نماز ادا کرے تو جیسے چاہے ادا کرے۔

(۱۰۵۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ۔

(۱۰۵۱) حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جو آخری عہد لیا تھا وہ یہ تھا کہ جب تو امامت کرے تو ان کو مختصر نماز پڑھائے۔

(۱۰۵۲)حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّاَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِیُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يُوْجِزُ فِی الصَّلٰوةِ وَيُتِمُّ۔

(۱۰۵۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی اور کامل نماز پڑھاتے تھے۔

(۱۰۵۳)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِیْ تَمَامٍ۔

(۱۰۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے پوری نماز اور سب سے ہلکی پڑھانے والے تھے۔

(۱۰۵۴)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ

(۱۰۵۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور زیادہ کامل نماز پڑھانے والے کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔

جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَمْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۱۰۵۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنَسٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ مَعَ اُمِّهٖ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ الْخَفِيْفَةِ اَوْ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِيْرَةِ۔

(۱۰۵۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کسی بچّے کی اپنی ماں کے پاس (فرض نماز میں شریک خاتون کے پاس) رونے کی آواز سنتے تو چھوٹی سورۃ پڑھتے تھے۔

(۱۰۵۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيْرُ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ بِهٖ۔

(۱۰۵۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں اور میرا ارادہ اس کی طوالت کا ہوتا ہے لیکن میں بچّے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں اس کی والدہ کی شدتِ تکلیف کی وجہ سے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ امام کو نماز پڑھاتے ہوئے زیادہ لمبی قراءت وغیرہ کر کے نماز کو لمبا نہ کرنا چاہیے بلکہ تسبیحات بھی امام کے لیے تین ہی مستحب ہیں۔ نماز کو طویل کرنا امام کے لیے مکروہ ہے۔ مختصر لیکن ارکان کو کامل طور پر ادا کرنا ضروری ہے۔

۲۰۳: باب اِعْتِدَالَ اَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَتَخْفِيْفِهَا فِيْ تَمَامٍ

باب: ارکان میں میانہ روی اور پورا کرنے میں تخفیف کرنے کے بیان میں

(۱۰۵۷)حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ حَامِدٌ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَوَجَدْتُ قِيَامَهٗ فَرَكْعَتَهٗ فَاعْتِدَالَهٗ بَعْدَ رُكُوْعِهٖ فَسَجْدَتَهٗ فَجَلْسَتَهٗ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهٗ فَجَلْسَتَهٗ وَمَا بَيْنَ التَّسْلِيْمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

(۱۰۵۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے میں غور کیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام' رکوع اور رکوع کے بعد اعتدال (دیکھا) پھر سجدہ میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا پھر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا) سجدہ اور اُس کے بعد بیٹھنا' سلام کے درمیان اور نماز سے فارغ ہونا تقریباً برابر تھے۔

(۱۰۵۸)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

(۱۰۵۸) حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن الاشعث کے زمانہ میں ایک آدمی نے کوفہ پر غلبہ حاصل کیا۔ تو ابوعبیدہ بن عبداللہ

غَلَبَ عَلَى الْكُوْفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنَ ابْنِ الْاَشْعَثِ فَاَمَرَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّيْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكُوْعِ قَامَ قَدْرَ مَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاُ الْاَرْضِ وَمِلْاُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوْعُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدُهٗ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهٗ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ قَدْ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَلَمْ تَكُنْ صَلٰوتُهٗ هٰكَذَا۔

ؓ کو اس نے حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ وہ نماز پڑھاتے تھے۔ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ میں یہ دُعا پڑھ لیا۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ ''اے اللہ! تو اس تعریف کے لائق ہے جس سے تمام آسمان اور زمین اور جتنی جگہ تو چاہے بھر جائے۔ تو ہی تعریف اور بڑائی کے لائق ہے۔ جس کو تو کچھ عطا کرے اُس سے کوئی چھین نہیں سکتا اور جس سے تو کوئی چیز لے لے اُسے کوئی دے نہیں سکتا اور نہ کوئی کوشش تیرے مقابلہ میں کامیاب ہوسکتی ہے۔'' حکم کہتے ہیں میں نے یہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب ؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا رکوع اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے اور آپ کا سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً برابر برابر ہوتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے اس کا ذکر عمرو بن مرۃ سے کیا تو انہوں نے کہا: میں نے ابن ابی لیلیٰ کو دیکھا کہ ان کی نماز اس کیفیت کی نہ تھی۔

(۱۰۵۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ اَنَّ مَطَرَ ابْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوْفَةِ اَمَرَ اَبَا عُبَيْدَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

(۱۰۵۹) حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب مطر بن ناجیہ کوفہ پر غالب ہوا تو اس نے حضرت ابوعبیدہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ باقی حدیثِ مبارکہ پہلے گزر چکی ہے۔

(۱۰۶۰)حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنِّيْ لَا اٰلُوْ اَنْ اُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِنَا قَالَ فَكَانَ اَنَسٌ يَّصْنَعُ شَيْئًا لَّا اَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهٗ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ۔

(۱۰۶۰) حضرت انس ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں تم کو ایسی نماز پڑھانے میں کوتاہی نہیں کرتا جیسا کہ نبی ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت انس ؓ جو عمل کرتے تھے وہ میں تم کو کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ جب وہ رکوع سے سر اُٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہوتے۔ یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے ہیں۔ جب وہ سجدہ سے اپنا سر اُٹھاتے تو ٹھہرتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ وہ بھول چکے ہیں۔

(۱۰۶۱)وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ

(۱۰۶۱) حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی پوری نماز کسی کے پیچھے نہیں پڑھی۔ رسول اللہ

خَلْفَ اَحَدٍ اَوْجَزَ صَلٰوةً مِّنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ تَمَامٍ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَقَارِبَةً وَّكَانَتْ صَلٰوةُ اَبِیْ بَكْرٍ مُّتَقَارِبَةً فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز قریب قریب ہوتی تھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز بھی برابر برابر ہوتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب فجر کی نماز بھی لمبی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں۔ پھر سجدہ کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے۔ یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نماز کو اطمینان اور سکون کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ نہ زیادہ لمبی اور نہ اتنی مختصر کہ ارکان بھی پورے طور پر ادا نہ ہو سکیں۔ تمام ارکانِ واجبہ کو برابر برابر ادا کرنا چاہیے۔

۲۰۴: باب مُتَابَعَةِ الْاِمَامِ وَالْعَمَلِ بَعْدَهٗ

باب: امام کی پیروی اور ہر رکن اس کے بعد کرنے کے بیان میں

(۱۰۶۲) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ اَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِی الْبَرَآءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ اَرَ اَحَدًا يَحْنِیْ ظَهْرَهٗ حَتّٰی يَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَبْهَتَهٗ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَّرَآءَهٗ سُجَّدًا۔

(۱۰۶۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ جھوٹے نہیں ہیں' وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اُٹھاتے تو میں کسی کو بھی اپنی پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ماتھا زمین پر رکھتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سب لوگ سجدہ میں جاتے۔

(۱۰۶۳) حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ قَالَ اَنَا يَحْيٰی يَعْنِی ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِی الْبَرَآءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰی يَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهٗ۔

(۱۰۶۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ جھوٹے نہیں ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرماتے تو ہم سے کوئی اپنی کمر کو نہ جھکاتا تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پہنچ جاتے۔ پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سجدہ میں جاتے۔

(۱۰۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِیُّ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اِسْحٰقَ

(۱۰۶۴) حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا

الْفَزَارِيُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا رَكَعَ رَكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهٗ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهٗ۔

کرتے۔ جب آپ رکوع کرتے تو وہ بھی رکوع کرتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اُٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ پیشانی کو زمین پر رکھتے ہوئے دیکھتے۔ پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے۔

(۱۰۶۵)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ اَنَا اَبَانٌ وَغَيْرُهٗ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحْنُوْ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكُوْفِيُّوْنَ اَبَانٌ وَغَيْرُهٗ قَالَ حَتّٰى نَرَاهُ يَسْجُدُ۔

(۱۰۶۵)حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز پڑھتے) تھے تو ہم میں سے کوئی اپنی کمر کو نہیں جھکاتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے دیکھ لیتے تھے۔

(۱۰۶۶)حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ قَالَ نَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْاَشْجَعِيُّ اَبُوْ اَحْمَدَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سَرِيْعٍ مَوْلٰى اٰلِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ : ﴿فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾ [التكوير: ١٥، ١٦] وَكَانَ لَا يَحْنِیْ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَسْتَتِمَّ سَاجِدًا۔

(۱۰۶۶)حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازِ فجر ادا کی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: (فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ) اور ہم میں کوئی آدمی اپنی کمر کو نہ جھکاتا تھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح سجدہ میں نہ چلے جاتے۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ امام کی پیروی کرنی چاہیے اور ہر رکن کو امام کے بعد ادا کرنا چاہیے۔ امام پر سبقت کرنا جائز نہیں ہے۔ امام سے سبقت کرنے پر سخت وعیدات سابقہ ابواب میں گزر چکی ہیں۔

۲۰۵: باب مَا يَقُوْلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: جب نمازی رکوع سے سر اُٹھائے تو کیا کہے؟

(۱۰۶۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاُ الْاَرْضِ وَمِلْاُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔

(۱۰۶۷)حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کمر رکوع سے اُٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ ارشاد فرماتے تھے۔

(۱۰۶۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔

(۱۰۶۸)حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دعا کے ساتھ دُعا مانگتے تھے۔اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ الخ ''اے اللہ! تو ہی اُس تعریف کے لائق ہے جس سے آسمان وزمین بھر جائیں اوراس کے بعد جس ظرف کوتو چاہے وہ بھر جائے۔

(۱۰۶۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَاَةَ ابْنِ زَاهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ۔

(۱۰۶۹)حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشادفرماتے تھے:اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ''اے اللہ! تو ہی اس تعریف کا مستحق ہے جس سے تمام آسمان و زمین بھر جائیں اور جس ظرف کوتو چاہے وہ بھر جائے۔ اے اللہ! مجھے برف' اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے ایسا پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے۔''

(۱۰۷۰)وَ حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِیْ ح وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ رِوَايَةِ مُعَاذٍ كَمَا يُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّرَنِ وَفِیْ رِوَايَةِ يَزِيْدَ مِنَ الدَّنَسِ۔

(۱۰۷۰)اس سند کے ساتھ بھی یہی حدیث الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کی ہے۔معنی و مفہوم وہی ہے۔

(۱۰۷۱)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ قَالَ اَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِیُّ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنُ يَحْيٰی عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

(۱۰۷۱)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو:اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فرماتے''اے اللہ! تو ایسی تعریف کا مستحق ہے جس سے آسمان وزمین بھر جائیں اور جس ظرف کوتو چاہے وہ بھر جائے تو ہی ثنا اور بزرگی کے لائق ہے اور بندہ جو کہے تو سب سے زیادہ حقدار ہے۔ہم سب تیرے بندے ہیں۔اے اللہ! جو چیز تو عطا کرے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو کوئی چیز روک لے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے مقابلہ میں کوشش کرنے والے کی کوشش فائدہ مند نہیں۔

(۱۰۷۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ

(۱۰۷۲)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو:اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ

عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

اَلْحَمْدُ فرماتے۔ اس روایت میں اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ کے الفاظ نہیں ہیں۔

(۱۰۷۳)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا حَفْصٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اِلٰی قَوْلِهٖ وَ مِلْاُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدُ۔

(۱۰۷۳)ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ سے مِلْاُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ تک فرماتے۔اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں جو ادعیہ مذکور ہیں ان کو اگر کوئی اپنے نوافل وغیرہ میں پڑھنا چاہیے تو پڑھ سکتا ہے فرائض میں نہیں۔

۲۰۶: باب النَّهْیِ عَنْ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: رکوع اور سجدہ میں قراءتِ قرآن سے روکنے کے بیان میں

(۱۰۷۴) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمٰنُ ابْنُ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ اَلَا وَاِنِّیْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمٰنَ۔

(۱۰۷۴)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرضِ وفات) میں پردہ اُٹھایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صفیں باندھنے والے تھے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! سچے خوابوں کے علاوہ مبشراتِ نبوۃ میں سے کوئی اَمر باقی نہیں ہے جن کو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیے دکھایا جاتا ہے۔ آگاہ رہو مجھے رکوع یا سجدہ کرتے ہوئے قراءتِ قرآن سے منع کیا گیا ہے۔رکوع میں تو اپنے ربّ کی عظمت بیان کرو اور سجود میں دُعا کرنے کی کوشش کرو کہ تمہارے لیے قبول کی جائے۔

(۱۰۷۵)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السِّتْرَ وَرَاْسُهٗ مَعْصُوْبٌ فِی مَرَضِهِ الَّذِیْ

(۱۰۷۵)حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرضِ وفات) میں پردہ ہٹایا اور آپ کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ آپ نے تین بار فرمایا: اے اللہ! میں نے تبلیغ کر دی۔ نبوت کی خوشخبریوں میں

مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ۔

سے سچے خوابوں کے علاوہ کوئی باقی نہیں ہے۔ جن کو نیک بندہ دیکھتا ہے یا اس کے لیے دکھایا جاتا ہے۔ پھر اُوپر والی حدیث ہی کی مثل ذکر کی ہے۔

(۱۰۷۶)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا۔

(۱۰۷۶) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے قراءت کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۰۷۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ يَعْنِی ابْنَ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ يَقُوْلُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ۔

(۱۰۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع یا سجدہ کرتے ہوئے قرآن کی قراءت سے منع فرمایا۔

(۱۰۷۸)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ يَقُوْلُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ۔

(۱۰۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور سجود میں قراءت سے منع فرمایا ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں روکا ہے۔

(۱۰۷۹)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا اَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ نَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ يَقُوْلُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ۔

(۱۰۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ میں رکوع یا سجدہ کرتے ہوئے قراءت کروں۔

(۱۰۸۰)وَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى. قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِیُّ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ ابْنُ عُثْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ح وَ حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِیُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ عَمْرٍو ح وَ حَدَّثَنِیْ

(۱۰۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رکوع کرتے ہوئے قرآن کی قراءت سے منع فرمایا ہے۔ ان حضرات کی روایت میں سجدہ سے نہی کا ذکر نہیں ہے۔

هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ كُلُّ هٰؤُلَآءِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ اِلَّا الضَّحَّاكَ وَابْنَ عَجْلَانَ فَاِنَّهُمَا زَادَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ قَالُوْا نَهَانِيْ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِي رِوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُوْدِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ وَالْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ وَدَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ۔

(۱۰۸۱)وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السُّجُوْدِ۔

(۱۰۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور سند سے یہی حدیث مذکور ہے لیکن اس میں سجدہ کا ذکر نہیں۔

(۱۰۸۲)وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاكِعٌ لَّا يَذْكُرُ فِي الْاِسْنَادِ عَلِيًّا۔

(۱۰۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے قراءتِ قرآن سے منع کیا گیا ہے اس حال میں کہ میں رکوع کرنے والا ہوں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ رکوع اور سجدہ میں قرآنِ کریم کی تلاوت نہ کی جائے بلکہ رکوع میں اللہ کی عظمت سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ میں اللہ سے دُعا اور اللہ کی عظمت سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کے ساتھ بیان کی جائے۔

۲۰۷: باب مَا يُقَالُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: رکوع اور سجود میں کیا کہے؟

(۱۰۸۳)حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ۔

(۱۰۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سجدہ کرتے ہوئے بندہ اپنے ربّ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے پس سجود میں کثرت کے ساتھ دُعا کیا کرو۔

(۱۰۸۴)وَ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَيُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔

(۱۰۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدوں میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ پڑھتے تھے۔ ''اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف فرما دے۔ چھوٹے بڑے اوّل وآخر ظاہری و پوشیدہ۔''

(۱۰۸۵)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا زُهَيْرٌ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ

(۱۰۸۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع وسجدہ میں کثرت کے ساتھ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ الخ فرماتے تھے اور قرآن پر عمل کرتے۔ ''اے اللہ!

اَنْ يَقُوْلَ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

اے ہمارے ربّ تو ہی پاک ہے اور تعریف تیری ہی ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما۔"

(۱۰۸۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ الْكَلِمٰتُ الَّتِىْ اَرَاكَ اَحْدَثْتَهَا تَقُوْلُهَا قَالَتْ جُعِلَتْ لِىْ عَلَامَةٌ فِىْ اُمَّتِىْ اِذَا رَاَيْتُهَا قُلْتُهَا ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

(۱۰۸۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے پہلے یہ کلمات کثرت سے فرمایا کرتے تھے: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کلمات کیا ہیں جن کو میں دیکھتی ہوں کہ آپ نے ان کو کہنا شروع کر دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: میرے لیے میری اُمت میں ایک علامت مقرر کی گئی ہے۔ جب میں اس علامت کو دیکھتا ہوں تو یہ کلمات پڑھتا ہوں: ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ [الى اخر السورة] (یعنی اس سورت پر عمل کرتا ہوں)

(۱۰۸۷)حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ثَنَا مُفَضَّلٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ مُنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ: ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ يُصَلِّىْ صَلٰوةً اِلَّا دَعَآ اَوْ قَالَ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ رَبِّىْ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ۔

(۱۰۸۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ نازل ہوئی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نماز میں نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا نہ پڑھی ہو۔ سُبْحٰنَكَ رَبِّىْ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ۔

(۱۰۸۸)حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ نَا دَاوٗدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَالَتْ فَقَالَ خَبَّرَنِىْ رَبِّىْ اَنِّىْ سَاَرٰى عَلَامَةً فِىْ اُمَّتِىْ فَاِذَا رَاَيْتُهَا اَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَدْ رَاَيْتُهَا ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ (فَتْحُ مَكَّةَ) ﴿وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ

(۱۰۸۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت کے ساتھ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فرماتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ کثرت کے ساتھ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا: میرے ربّ نے مجھے خبر دی ہے کہ عنقریب میں اپنی اُمت میں ایک علامت دیکھوں گا۔ جب میں اس نشانی کو دیکھوں تو میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کی کثرت کروں۔ تو تحقیق میں نے اس علامت کو دیکھ لیا ہے۔ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (فَتْحُ مَكَّةَ) وَرَاَيْتَ النَّاسَ﴾ الخ "جب اللہ کی مدد آ گئی اور مکہ فتح ہو گیا اور لوگوں کو تو دیکھے گا اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوں

اللّٰہِ اَفْوَاجًافَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ كَانَ تَوَّابًا﴾۔

گے تو اللہ کی تسبیح بیان کر۔ اُس کی تعریف کے ساتھ اور اُس سے بخشش مانگ بے شک وہ رجوع فرمانے والا ہے۔''

(۱۰۸۹)حَدَّثَنِي حَسَنُ ابْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ كَيْفَ تَقُوْلُ اَنْتَ فِي الرُّكُوْعِ قَالَ اَمَّا سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنِّيْ لَفِيْ شَاْنٍ وَاِنَّكَ لَفِيْ اٰخَرَ۔

(۱۰۸۹) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء سے کہا کہ آپ رکوع میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ مجھے ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے وہ فرماتی ہیں میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا تو میں نے گمان کیا کہ آپ اپنی دوسری عورتوں کے پاس چلے گئے ہیں۔ میں نے ڈھونڈنا شروع کیا۔ واپس آئی تو آپ کو رکوع کرتے ہوئے یا سجدہ کرتے ہوئے پایا اور آپ فرما رہے تھے۔ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تو میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ میں کس گمان وخیال میں تھی اور آپ کس کام میں مصروف ہیں۔

(۱۰۹۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهٖ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِي ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

(۱۰۹۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا تو میں نے آپ کو تلاش کیا۔ آپ مسجد میں تھے اور میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر جا پڑا اس حال میں کہ آپ کھڑے ہونے والے تھے اور آپ فرما رہے تھے: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ الخ ''اے اللہ! میں تیرے غصہ سے تیری خوشی کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری حمد وثناء ایسی نہیں کر سکتا جیسی تو نے خود اپنی حمد وثناء بیان کی ہے۔''

(۱۰۹۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ نَبَّاَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

(۱۰۹۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع وسجود میں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۹۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ

(۱۰۹۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی ہے۔ اسناد دوسری ہیں۔

عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ حَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۲۰۸: باب فَضْلِ السُّجُوْدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

باب: سجود کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں

(۱۰۹۳)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ اَعْمَلُهٗ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ اَوْ قَالَ قُلْتُ بِاَحَبِّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ۔

(۱۰۹۳) حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا کہ آپ مجھے ایسے عمل کی خبر دیں جس کے کرنے سے مجھے اللہ جنت میں داخل کر دے یا میں نے کہا کہ مجھے اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کے بارے میں خبر دیں۔ وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر پوچھا تو وہ خاموش رہے۔ پھر میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تجھ پر اللہ کی رضا کے لیے سجدوں کی کثرت لازم ہے۔ تو جب بھی کوئی سجدہ کرتا ہے تو اللہ اس سجدہ کے سبب سے تیرا ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں اور اس کے ذریعہ تیری ایک خطا مٹا دیتے ہیں۔ معدان کہتے ہیں پھر میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملا تو ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی مجھے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی طرح بتایا۔

(۱۰۹۴)حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ نَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيْعَةُ بْنِ كَعْبِ الْاَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰتِيْهِ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔

(۱۰۹۴) حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرتا تھا اور آپ کے استنجاء اور وضو کے لیے پانی لایا کرتا تھا۔ آپ نے ایک دن فرمایا: مانگ۔ تو میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کچھ؟ میں نے عرض کیا بس یہی۔ تو آپ نے فرمایا: تو اپنے معاملہ میں سجود کی کثرت کے ساتھ میری مدد کر۔

۲۰۹: باب اَعْضَآءِ السُّجُوْدِ وَالنَّهْيُ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ وَالثَّوْبِ وَعَقْصِ الرَّاْسِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: سجدوں کے اعضاء کے بیان اور بالوں اور کپڑوں کے موڑنے اور نماز میں جوڑا باندھنے سے روکنے کے بیان میں

(۱۰۹۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْ الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ

(۱۰۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَنُهِيَ اَنْ يَّكُفَّ شَعْرَهٗ اَوْ ثِيَابَهٗ هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيٰى وَقَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَنُهِيَ اَنْ يَّكُفَّ شَعْرَهٗ وَثِيَابَهٗ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالْجَبْهَةِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور منع کیا گیا اپنے بالوں اور کپڑوں کو سنوارنے سے اور ابوالربیع کہتے ہیں کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ کپڑوں اور بالوں کو سمیٹنے سے منع کیا گیا اور وہ سات ہڈیاں ورج ذیل ہیں: دو ہتھیلیاں‘ دو گھٹنے اور دو پاؤں اور پیشانی۔

(۱۰۹۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَّلَا اَكُفَّ ثَوْبًا وَّلَا شَعْرًا۔

(۱۰۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹوں۔

(۱۰۹۷)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ وَّنُهِيَ اَنْ يَّكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ۔

(۱۰۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو سات (اعضاء) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اور کپڑوں اور بالوں کے سمیٹنے سے روکا گیا۔

(۱۰۹۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوٗسٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ۔

(۱۰۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سات (اعضاء) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے: پیشانی اور اپنے ہاتھ سے اپنی ناک پر اشارہ کیا۔ دونوں ہاتھ‘ دونوں پاؤں اور دونوں قدموں کی اُنگلیوں پر اور کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹنے کا حکم ہوا ہے۔

(۱۰۹۹)حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ وَّلَا اَكْفِتَ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ۔

(۱۰۹۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ بالوں اور کپڑوں کو نہ سنواروں۔ (سات اعضاء جن کا ذکر کیا وہ یہ ہیں) پیشانی‘ ناک‘ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

(۱۱۰۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَّهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ

(۱۱۰۰) حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی بندہ سجدہ کرے تو وہ اپنے سات اعضاء کے ساتھ سجدہ کرے اور اپنی پیشانی

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ اَطْرَافٍ وَّجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور اپنے دونوں قدموں کے ساتھ سجدہ کرے۔

(۱۱۰۱)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ مَالَكَ وَرَاْسِيْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ۔

(۱۱۰۱) حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو سر کے پیچھے جوڑا باندھے نماز پڑھتے دیکھا تو وہ ان کو کھولنے کھڑے ہوگئے۔ جب وہ فارغ ہوئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: تم نے میرا سر کیوں چھیڑا؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اِس لیے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اس طرح جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مشکیں باندھے نماز ادا کررہا ہو۔

خُلاصَۃُ الباب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں اپنے کپڑوں اور بالوں وغیرہ کو سنوارنے اور ٹھیک یا درست کرنے نہیں لگ جانا چاہیے اور اسی طرح سجدہ سات اعضاء پر کیا جائے گا اکثر لوگ سجدہ میں صرف پیشانی پر اکتفا کرتے ہیں یہ صحیح نہیں بلکہ اس کے ساتھ ناک کو بھی زمین پر رکھنا چاہیے اور پاؤں کی اُنگلیوں کو بھی قبلہ رُخ موڑ کر رکھنا چاہیے نہ کہ سرے سے پاؤں ہی زمین سے اُٹھائے رکھے جائیں جیسے بعض نمازیوں کی عادت ہوتی ہے۔

۲۱۰: باب الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْاَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَنْبَيْنِ وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجود میں میانہ روی اور سجدہ میں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھنے اور کہنیوں کو پہلوؤں سے اُوپر رکھنے اور پیٹ کو رانوں سے اُوپر رکھنے کے بیان میں

(۱۱۰۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔

(۱۱۰۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سجود میں میانہ روی اختیار کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

(۱۱۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَلَا يَتَبَسَّطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔

(۱۱۰۳) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن ابن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

(۱۱۰۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ۔

(۱۱۰۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ اور کہنیوں کو اُٹھا لے۔

(۱۱۰۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا بَكْرٌ وَّهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

(۱۱۰۵) حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اس قدر کشادہ رکھتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔

(۱۱۰۶)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ يُجَنِّحُ فِيْ سُجُوْدِهٖ حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ اِبْطَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اللَّيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ يَدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرٰى بَيَاضَ اِبْطَيْهِ۔

(۱۱۰۶) حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو اس طرح رکھتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی اور لیث کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو بغلوں سے جدا کر لیتے۔ یہاں تک کہ میں آپ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیتا۔

(۱۱۰۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ يَحْيٰى اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ عَمِّهٖ يَزِيْدَ ابْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَجَدَ لَوْ شَآءَتْ بَهْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ۔

(۱۱۰۷) حضرت اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اگر بکری کا بچہ آپ کے ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔

(۱۱۰۸)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَصَمِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ خَوّٰى بِيَدَيْهِ تَعْنِيْ جَنَّحَ حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ اِبْطَيْهِ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَاِذَا قَعَدَ اطْمَاَنَّ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

(۱۱۰۸) حضرت اُمّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنا جدا رکھتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تو بائیں ران پر مطمئن ہوتے۔

(۱۱۰۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ

(۱۱۰۹) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو جدا

لِعَمْرٍو قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يَرٰى مَنْ خَلْفَهٗ وَضَحَ اِبْطَيْهِ قَالَ وَكِيْعٌ تَعْنِيْ بَيَاضَهُمَا۔

رکھتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سجدہ میں مردوں کو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھنی چاہیں اور کہنیوں کو اس طرح اُٹھائیں کہ پہلوؤں سے جدا رہیں اور پیٹ رانوں سے جدا رہے۔ اس میں زیادہ عاجزی اور انکساری ہے۔

۲۱۱: باب مَا يَجْمَعُ صِفَةَ الصَّلٰوةِ وَمَا يُفْتَتَحُ بِهٖ وَيُخْتَمُ بِهٖ وَصِفَةَ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ مِنْهُ وَالسُّجُوْدِ وَالْاِعْتِدَالِ مِنْهُ وَالتَّشَهُّدِ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الرُّبَاعِيَةِ وَصِفَةَ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَالتَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

باب: طریقہ نماز کی جامعیت' اس کا افتتاح واختتام' رکوع وسجود کو اعتدال کے ساتھ ادا کرنے کا طریقہ' چار رکعات والی نماز میں سے ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد اور دونوں سجدوں اور پہلے قعدہ میں بیٹھنے کے طریقہ کے بیان میں

(۱۱۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِي الْاَحْمَرَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِي الْجَوْزَآءِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَآءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةُ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ وَيَنْهٰى اَنْ

(۱۱۱۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی ابتداء تکبیر تحریمہ اور الحمد للہ ربّ العالمین کی قراءت سے کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو سر کو اُونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ برابر سیدھا رکھتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو اس وقت تک دوسرا سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اُٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے اور ہر دو رکعتوں میں التحیات پڑھتے اور بائیں پاؤں کو بچھاتے اور اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر بچھا دے اس سے بھی منع فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عقبہ شیطان سے یعنی دونوں پاؤں کھڑے کر کے ایڑیوں پر بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔

يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطٰنِ۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: حدیثِ مذکور میں نماز پڑھنے کا مکمل طریقہ بیان فرمایا گیا ہے۔ رکوع وسجدہ کا طریقہ نماز کی ابتداء وانتہا اور قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ وغیرہ۔

۲۱۲: باب سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ وَالنَّدْبِ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلٰى سُتْرَةٍ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَحُكْمِ الْمُرُوْرِ وَدَفْعِ الْمَارِّ وَجَوَازِ الْاِعْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَالصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ وَبَيَانِ قَدْرِ السُّتْرَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ

باب: نمازی کے سترہ اور سترہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے استحباب اور نمازی کے آگے سے گزرنے سے روکنے اور گزرنے والے کے حکم اور گزرنے والے کو روکنے نمازی کے آگے لیٹنے کے جواز اور سواری کی طرف مُنہ کر کے نماز ادا کرنے اور سترہ کے قریب ہونے کے حکم اور مقدارِ سترہ اور اس کے متعلق اُمور کے بیان میں

(۱۱۱۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِيْ مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ۔

(۱۱۱۱) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی جیسی کوئی چیز رکھ کر نماز ادا کرے تو پھر اس کے آگے سے گزرنے والے کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

(۱۱۱۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

(۱۱۱۲) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نماز ادا کرتے اور جانور ہمارے آگے سے گزرتے۔ ہم نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مانند کوئی چیز اگر تمہارے آگے ہو تو جو بھی تمہارے سامنے سے گزرے تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔

(۱۱۱۳)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ

(۱۱۱۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سترہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح ہو۔

(۱۱۱۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

(۱۱۱۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سترہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔

(۱۱۱۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَآءَهٗ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَآءُ۔

(۱۱۱۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن نماز کے لیے جاتے تو نیزہ کا حکم دیتے جو آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ پھر اُس کی آڑ میں نماز پڑھاتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور آپ سفر میں بھی ایسے ہی فرماتے۔ پھر اسی کو امراء و حکام نے بھی مقرر کرلیا۔

(۱۱۱۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ اَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَغْرِزُ الْعَنَزَةَ وَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا زَادَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهِيَ الْحَرْبَةُ۔

(۱۱۱۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برچھی گاڑتے اور اُس کی آڑ میں نماز ادا کرتے۔

(۱۱۱۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا۔

(۱۱۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی اونٹنی کی آڑ میں نماز ادا کرتے۔

(۱۱۱۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى اِلٰى بَعِيْرٍ۔

(۱۱۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی اونٹنی کی آڑ میں نماز ادا کرتے۔ ابن نمیر کی روایت میں اُونٹ کا ذکر ہے۔

(۱۱۱۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا

(۱۱۱۹) حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مکہ میں حاضر ہوا اور آپ مقامِ ابطح میں سرخ چمڑے

سُفْيَانُ قَالَ نَا عَوْنُ بْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِیْ قُبَّةٍ لَّهٗ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهٖ فَمِنْ نَّائِلٍ وَّنَاضِحٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قَالَ فَتَوَضَّاَ وَاَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهٗ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّیْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

کے ایک قبہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے لیے وضو کا پانی لے کر نکلے۔ پس بعض لوگوں کو تو آپ کا بچا ہوا پانی پہنچا اور بعض نے اس کو چھڑک لیا۔ فرماتے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جبہ پہنے ہوئے نکلے گویا کہ میں اس وقت آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے وضو فرمایا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور میں نے ان کے منہ کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ وہ اپنے چہرہ کو دائیں بائیں پھیر رہے تھے اور حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہہ رہے تھے۔ پھر آپ کے لیے ایک برچھا گاڑا گیا۔ آپؐ آگے تشریف لے گئے اور ظہر کی دو رکعتیں (قصر) پڑھائیں۔ آپ کے آگے سے کتے اور گدھے گزرتے رہے لیکن اُن کو نہ روکا گیا۔ پھر آپ نے عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپ دو رکعتیں بھی ادا کرتے رہے یہاں تک کہ مدینہ واپس آ گئے۔

(۱۱۲۰) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ اَبِیْ زَآئِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَيْفَةَ اَنَّ اَبَاهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ وَّرَاَيْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ وَضُوْءًا فَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مُشَمِّرًا فَصَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَآبَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ۔

(۱۱۲۰) حضرت عون بن ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چمڑے کے سرخ قبہ میں دیکھا۔ کہتے ہیں میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ آپ کا بچا ہوا پانی لے کر نکلے۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس پانی کی طرف جلدی کرنے لگے۔ جس کو اس میں کچھ نہ ملا تو اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری لے لی۔ پھر میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ اس نے ایک نیزہ نکالا اور اس کو گاڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سرخ جبہ کو سمیٹتے ہوئے نکلے تو آپ نے لوگوں کو اس نیزہ کی آڑ میں نماز پڑھائی اور میں نے لوگ اور جانور دیکھے جو اس نیزہ کے آگے سے گزر رہے تھے۔

(۱۱۲۱) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ ح وَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّآءَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَآئِدَةَ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِیْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَعُمَرَ وَبْنِ اَبِیْ زَآئِدَةَ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّفِیْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰى بِالصَّلٰوةِ۔

(۱۱۲۱) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث اس سند کے ساتھ ذکر کی ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب دوپہر کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور نماز کے لیے اذان دی۔ باقی حدیث اُوپر والی حدیث کی طرح ہے۔

(۱۱۲۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ اِلَى الْبَطْحَآءِ فَتَوَضَّاَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيْهِ عَوْنٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جُحَيْفَةَ وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَّرَآءِهَا الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ۔

(۱۱۲۲) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحاء کی طرف نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ظہر کی نماز دو رکعتیں ادا کیں اور عصر دو رکعتیں ادا کیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نیزہ تھا جس کے پار سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

(۱۱۲۳)حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وُضُوْئِهٖ۔

(۱۱۲۳) اِس سند سے بھی یہی حدیث روایت کی گئی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے ہوئے پانی سے لینا شروع ہو گئے۔

(۱۱۲۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ وَّاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَحَدٌ۔

(۱۱۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں گدھی پر سوار ہو کر حاضر ہوا اور ان دنوں میں بلوغت کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں صف کے آگے سے گزر کر اُترا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور میں خود صف میں شریک ہو گیا اور اس بات پر مجھے کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

(۱۱۲۵)حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ اَقْبَلَ يَسِيْرُ عَلٰى حِمَارٍ وَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّيْ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ۔

(۱۱۲۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں گدھے پر سوار ہو کر حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ منیٰ میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ گدھا بعض صفوں سے گزر گیا تو وہ اس سے اُترے اور لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہو گئے۔

(۱۱۲۶) حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو وَ النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ بِعَرَفَةَ۔

(۱۱۲۶) وہی حدیث اِس سند کے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے لیکن اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے۔

(۱۱۲۷)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ مِنًى وَّلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ۔

(۱۱۲۷) اِس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث روایت کی ہے لیکن اس میں نہ منیٰ کا ذکر ہے نہ عرفہ کا بلکہ فتح مکہ یا حجۃ الوداع کا ذکر ہے۔

۲۱۳: باب مَنْعُ الْمَآءُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۱۲۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَّمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَاْهُ مَااسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطٰنٌ۔

(۱۱۲۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ گزرنے دے اور اس کو ہٹائے جہاں تک طاقت ہو اور اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ (لیکن یہ حکم منسوخ ہے)

(۱۱۲۹)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ نَا ابْنُ هِلَالٍ يَعْنِيْ حُمَيْدًا قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَصَاحِبٌ لِّيْ نَتَذَاكَرُ حَدِيْثًا اِذْ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ السَّمَّانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَا اُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَّرَاَيْتُ مِنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَبِيْ سَعِيْدٍ يُّصَلِّيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلٰى شَيْءٍ يَّسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِّنْ بَنِيْ اَبِيْ مُعَيْطٍ اَرَادَ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ فِيْ نَحْرِهٖ فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَادَ فَدَفَعَ فِيْ نَحْرِهٖ اَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْاُوْلٰى فَمَثَلَ قَائِمًا فَنَالَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ زَاحَمَ النَّاسَ فَخَرَجَ فَدَخَلَ عَلٰى مَرْوَانَ فَشَكٰى اِلَيْهِ مَالَقِيَ قَالَ وَدَخَلَ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ مَالَكَ وَلِابْنِ اَخِيْكَ جَآءَ يَشْكُوْكَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ

(۱۱۲۹) حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان کو دیکھا کہ جب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازِ جمعہ ایک سترہ کی آڑ میں ادا کر رہا تھا تو ایک نوجوان ابو معیط میں سے آیا اور اس نے ان کے سامنے سے گزرنے کا ارادہ کیا تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ پر مارا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا لیکن نکلنے کا کوئی راستہ سوائے ان کے آگے سے گزرنے کے نہ پایا تو وہ پھر گزرنے لگا۔ تو انہوں نے پہلے سے زیادہ سختی کے ساتھ اُس کے سینہ پر مارا۔ بالآخر وہ رُک کر کھڑا ہوگیا۔ مگر ابوسعید کی طرف سے اس کو رنج پہنچا۔ پھر لوگوں نے مزاحمت کی تو وہ نکل کر چلا گیا اور جا کر مروان کو شکایت کی جو اس کو پریشانی لاحق ہوئی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ مروان کے پاس پہنچے تو ان سے مروان نے کہا تمہارے بھتیجے کو تم سے کیا شکایت ہے کہ آ کر آپ کی شکایت کرتا ہے؟ تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرے تو لوگوں سے سترہ قائم کر لے پھر اگر کوئی اس کے سامنے سے گزرنے کا ارادہ کرے تو اس کے سینے میں مار کر اس کو دفع کرے۔ پس اگر وہ انکار کرے تو اُس سے جھگڑا کرے کیونکہ

يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِيْ نَحْرِهٖ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

وہ شیطان ہے۔

(۱۱۳۰) حَدَّثَنِي هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعْ اَحَدًا يَّمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ۔

(۱۱۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسی کو نہ گزرنے دے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

(۱۱۳۱) وَ حَدَّثَنِيْهِ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۱۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی روایت دوسری اِن کے ساتھ ذکر بھی منقول ہے۔

(۱۱۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَا ذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ قَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً۔

(۱۱۳۲) حضرت بسر بن سعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ زید بن خالد الجہنی نے ان کو ابی جہیم کی طرف اس لیے بھیجا کہ اس سے پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے لیے سنا ہے۔ ابوجہیم نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر گزرنے والا معلوم کرے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے میں اس پر کیا گناہ ہے تو اس کے لیے چالیس تک کھڑا رہنا بہتر ہے اُس کے آگے سے گزرنے کی نسبت۔ ابوالنضر کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ بسر نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال کہا۔

(۱۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمِ الْاَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

(۱۱۳۳) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۲۱۴: باب دُنُوِّ الْمُصَلِّيْ مِنَ السُّتْرَةِ

باب: جائے نماز سترہ کے قریب کرنے کے بیان میں

(۱۱۳۴) حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا

(۱۱۳۴) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ کَانَ بَیْنَ مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَیْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلّٰی اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کی جگہ رہتی تھی۔

(۱۱۳۵)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ یَزِیْدَ یَعْنِی ابْنَ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْاَکْوَعِ اَنَّهٗ کَانَ یَتَحَرّٰی مَوْضِعَ مَکَانِ الْمُصْحَفِ یُسَبِّحُ فِیْهِ وَذَکَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ کَانَ یَتَحَرّٰی ذٰلِكَ الْمَکَانَ وَکَانَ بَیْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ۔

(۱۱۳۵)حضرت یزید بن ابی عبید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصحف کی جگہ نماز پڑھنے کی سوچ میں تھے اور ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس مکان کی فکر فرماتے تھے اور منبر اور قبلہ کے درمیان بکری کے گزرنے کی مقدار جگہ ہوتی تھی۔

(۱۱۳۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا مَکِّیٌّ قَالَ یَزِیْدُ اَخْبَرَنَا قَالَ کَانَ سَلَمَةُ یَتَحَرَّی الصَّلٰوةَ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِیْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّی الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَتَحَرَّی الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا۔

(۱۱۳۶)حضرت یزید ؒ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ اس ستون کے پاس نماز کا ارادہ کر رہے تھے جو مصحف کے قریب تھا۔ میں نے کہا: یا ابا مسلم! کیا تم اس ستون کے پاس نماز کا ارادہ کر رہے ہو؟ تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس ستون کے پاس نماز کا ارادہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۱۵: باب قَدْرِ مَا یَسْتُرُ الْمُصَلّٰی

باب: نمازی کے سترہ کی مقدار کے بیان میں

(۱۱۳۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ یُوْنُسَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَاِنَّهٗ یَسْتُرُهٗ اِذَا کَانَ بَیْنَ یَدَیْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ یَکُنْ بَیْنَ یَدَیْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْکَلْبُ الْاَسْوَدُ قُلْتُ یَا اَبَا ذَرٍّ مَّا بَالُ الْکَلْبِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْکَلْبِ الْاَحْمَرِ مِنَ الْکَلْبِ الْاَصْفَرِ قَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا سَاَلْتَنِیْ فَقَالَ الْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطٰنٌ۔

(۱۱۳۷)حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو اور اس کے سامنے بطور سترہ اُونٹ کے کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو وہ کافی ہے اور اس کی مثل نہ ہو تو اس کی نماز کو گدھا‘ عورت اور سیاہ کتا منقطع کر دیتا ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا: اے ابوذر! سیاہ کتے کی سرخ و زرد کتے سے تخصیص کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سوال کیا جیسا تو نے مجھ سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔ (مطلب یہ کہ خشوع و خضوع جاتا رہتا ہے)

(۱۱۳۸)حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا سُلَیْمَانُ بْنُ

(۱۱۳۸)اِن اسناد سے بھی یہی حدیث منقول ہے۔

الْمُغِيْرَةِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَيْضًا قَالَ اَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَ بْنَ اَبِى الذَّيَّالِ ح وَ حَدَّثَنِىْ يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادِ الْمَعْنِىُّ قَالَ نَا زِيَادٌ الْبَكَّائِىُّ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ كُلُّ هٰؤُلَاۤءِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِاسْنَادِ يُوْنُسَ كَنَحْوِ حَدِيْثِهٖ۔

(۱۱۳۹)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا الْمَخْزُوْمِىُّ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ نَا يَزِيْدُ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِىْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

(۱۱۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت' گدھا اور کتا نماز کو قطع (ختم) کر دیتا ہے۔ ہاں! اگر (اُونٹ کے) کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے برابر سترہ (لگایا ہوا) ہوتو نماز باقی رہتی ہے۔

۲۱۶: باب الْاِعْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَىِ الْمُصَلِّىْ

باب: نمازی کے سامنے لیٹنے کے بیان میں

(۱۱۴۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ۔

(۱۱۴۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان جنازہ کی طرح لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔

(۱۱۴۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يُصَلِّىْ صَلٰوتَهٗ مِنَ اللَّيْلِ كُلَّهَا وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِىْ فَاَوْتَرْتُ۔

(۱۱۴۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ اپنی رات کی پوری نماز ادا کرتے اور میں آپ اور قبلہ کے درمیان لیٹنے والی ہوتی تھی۔ پس جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے بھی اُٹھادیتے اور میں وتر ادا کر لیتی تھی۔

(۱۱۴۲)وَ حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ فَقُلْنَا الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقَالَتْ اِنَّ الْمَرْاَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّىْ۔

(۱۱۴۲) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا چیز نماز کو توڑتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: عورت اور گدھا۔ تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عورت بُرا جانور ہے۔ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح لیٹے دیکھا جیسے جنازہ لٹایا جاتا ہے اس حال میں کہ آپ نماز ادا کر رہے تھے۔

(۱۱۴۳)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالَا نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ

(۱۱۴۳) حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ذکر کیا گیا کہ

غِيَّاثٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ الْاَعْمَشُ وَ حَدَّثَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحَمِيْرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ وَاِنِّیْ عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةٌ فَتَبْدُوْ لِیَ الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَجْلِسَ فَاُوْذِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ۔

کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں کے مشابہ کر دیا حالانکہ اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلہ کے درمیان چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی اور اگر مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی تو میں ناپسند کرتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دوں۔ تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے پاس سے نکل جاتی تھی۔

(۱۱۴۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِیْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّیْ فَاَكْرَهُ اَنْ اَسْنَحَهٗ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیِ السَّرِيْرِ حَتّٰى اَنْسَلَّ مِنْ لِّحَافِیْ۔

(۱۱۴۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: تم نے ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے دیکھا کہ میں چارپائی پر لیٹنے والی ہوتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور چارپائی کے درمیان نماز ادا کرتے۔ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے نکلنا ناپسند ہوتا تو میں چارپائی کے پایوں کی طرف سے کھسک کر لحاف سے باہر آ جاتی۔

(۱۱۴۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُّهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔

(۱۱۴۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سونے والی ہوتی اور میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دباتے۔ میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی۔ فرماتی ہیں ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

(۱۱۴۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ جَمِيْعًا عَنِ الشَّيْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ وَاَنَا حِذَاءَهٗ وَاَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا اَصَابَنِیْ ثَوْبُهٗ اِذَا سَجَدَ۔

(۱۱۴۶) زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا مجھ سے کبھی لگ جاتا تھا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

(۱۱۴۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَنَا حَآئِضٌ وَّعَلَيَّ مِرْطٌ وَّعَلَيْهِ بَعْضُهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ۔

(۱۱۴۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں حالتِ حیض میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں ہوتی اور جو چادر مجھ پر ہوتی اس کا بعض حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہوتا تھا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ جس نمازی کے آگے سترہ نہ ہو اُس کے آگے سے گزرنا منع ہے اور سخت گناہ ہے اور نمازی کو چاہیے کہ وہ نماز سے پہلے ہی سترہ کا انتظام کرے اور امام کا سترہ تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے۔

۲۱۷: باب الصَّلٰوةِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّصِفَةِ لُبْسِهٖ

باب: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے اور اس کے پہننے کے طریقہ کے بیان میں

(۱۱۴۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

(۱۱۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سوال کرنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟

(۱۱۴۹)حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۱۴۹) ان اسناد کے ساتھ بھی یہی حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۱۱۵۰)حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرٌو ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَيُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اَوَ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ۔

(۱۱۵۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار کر پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں؟

(۱۱۵۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُصَلِّیْ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ

(۱۱۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔

الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

(۱۱۵۲)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ۔

(۱۱۵۲) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِس (چادر) کے دونوں کناروں کو کندھوں پر ڈالنے والے تھے۔

(۱۱۵۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ بِهٰذَا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَّلَمْ يَقُلْ مُشْتَمِلًا۔

(۱۱۵۳) اس اُوپر والی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ آپ کپڑے کے ساتھ تَوَشّح کرنے والے تھے۔ مُشْتَمِلًا نہیں کہا۔

(۱۱۵۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فِيْ ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

(۱۱۵۴) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ نے اس کے دونوں کناروں میں مخالفت کی ہوئی تھی۔

(۱۱۵۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّلْتَحِفًا بِهٖ مُّخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ زَادَ عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ۔

(۱۱۵۵) یہ حدیث اِس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس روایت میں ہے کہ اپنے کندھوں پر۔

(۱۱۵۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّتَوَشِّحًا بِهٖ۔

(۱۱۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے توشح کیا ہوا تھا۔

(۱۱۵۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيْعًا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۱۱۵۷) یہ روایت ان اسناد سے روایت کی گئی ہے۔ لیکن ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

(۱۱۵۸)حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ مُّتَوَشِّحًا بِهٖ وَعِنْدَهٗ

(۱۱۵۸) حضرت ابو الزبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں متوشحا نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ ان کے پاس کپڑے موجود تھے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے

ثِيَابَهُ وَقَالَ جَابِرٌ اِنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

فرمایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۵۹)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّي عَلٰى حَصِيْرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ۔

(۱۱۵۹)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چٹائی پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ اسی پر سجدہ کرتے ہیں اور میں نے آپ ﷺ کو ایک کپڑے میں توشحا نماز پڑھتے دیکھا۔

(۱۱۶۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ وَرِوَايَةُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّسُوَيْدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ۔

(۱۱۶۰)اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کر دی ہیں۔ابو کریب کی روایت میں ہے کہ آپ نے کپڑے کے دونوں کنارے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے اور ابوبکر وسوید کی روایت میں توشح کا ذکر بھی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے لیکن باوجود کپڑوں کے ہوتے ہوئے ایسا کرنا مکروہ ہے۔توشح کا مطلب یہ ہے کہ کپڑے کا جو کنارہ دائیں کندھے پر ہو اُس کو بائیں ہاتھ کے نیچے سے لے جائیں اور جو بائیں کندھے پر ہو اُس کو دائیں ہاتھ کے نیچے سے لے جائیں اور پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر باندھ لیا جائے۔

کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ

۲۱۸: باب الْمَسَاجِدِ وَ مَوَاضِعِ الصَّلٰوۃِ

باب: مساجد اور نماز پڑھنے کی جگہوں کے بیان میں

(۱۱۶۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ بَیْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً وَاَیْنَمَا اَدْرَکَتْكَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَّفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ کَامِلٍ ثُمَّ حَیْثُمَا اَدْرَکَتْكَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّهْ فَاِنَّهٗ مَسْجِدٌ۔

(۱۱۶۱) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! زمین میں سب سے پہلی کونسی مسجد بنائی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے عرض کیا: اس کے بعد کونسی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا: ان دونوں مسجدوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس سال کا۔ پھر جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لو۔ وہی مسجد ہے۔

(۱۱۶۲)حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ یَزِیْدَ التَّیْمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ اَقْرَاُ عَلٰی اَبِی الْقُرْاٰنَ فِی السُّدَّۃِ فَاِذَا قَرَاْتُ السَّجْدَۃَ سَجَدَ فَقُلْتُ لَهٗ یَااَبَتِ اَتَسْجُدُ فِی الطَّرِیْقِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ بَیْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَیْثُ مَا اَدْرَکَتْكَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ۔

(۱۱۶۲) حضرت ابراہیم بن یزید تیمی سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کو مسجد سے باہر سائبان میں قرآن سنایا کرتا تھا۔ جب میں سجدہ کی آیت پڑھتا تو وہ سجدہ کر لیتے۔ میں نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! کیا آپ راستہ ہی میں سجدہ کر لیتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: زمین میں سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسی؟ آپ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: چالیس سال کا۔ پھر ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے۔ جہاں تو نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھ لے۔

(۱۱۶۳)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ عَنْ سَیَّارٍ عَنْ یَزِیْدَ الْفَقِیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ کَانَ کُلُّ نَبِیٍّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّۃً وَ بُعِثْتُ اِلٰی

(۱۱۶۳) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ پہلے ہر نبی صرف خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں ہر سرخ اور سیاہ کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ پہلے کسی نبی کے لیے مالِ غنیمت حلال نہیں ہوتا تھا وہ صرف میرے

كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ وَ اُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَيِّبَةً طَهُوْرًا وَ مَسْجِدًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيْرَةِ شَهْرٍ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ۔

لیے حلال کر دیا گیا ہے اور صرف میرے لیے تمام رُوئے زمین پاک اور مسجد بنا دی گئی لہٰذا جو آدمی جس جگہ بھی نماز کا وقت پائے وہاں نماز پڑھ لے اور میری ایسے رعب سے مدد کی گئی جو ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جاتا ہے اور مجھ کو شفاعت عطا کی گئی۔

(۱۱۶۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

(۱۱۶۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

(۱۱۶۵)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰئِكَةِ وَ جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ وَ ذَكَرَ خَصْلَةً اُخْرٰى۔

(۱۱۶۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں اور لوگوں پر تین چیزوں کی بناء پر فضیلت دی گئی ہے۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنا دی گئی ہیں اور ہمارے لیے ساری رُوئے زمین مسجد بنا دی گئی ہے اور اس کی مٹی پانی نہ ملنے کے وقت ہمارے لیے پاک کرنے والی بنا دی گئی۔ (یعنی تیمم) اور ایک اور خصلت بیان فرمائی۔

(۱۱۶۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنِيْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۱۶۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

(۱۱۶۷)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّ مَسْجِدًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَ خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ۔

(۱۱۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ وجوہ سے (دیگر) انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے گئے۔ (۲) رُعب کے ذریعے میری مدد کی گئی اور (۳) میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا اور میرے لیے تمام رُوئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ بنا دی گئی اور مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔ (یعنی میں خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں)

(۱۱۶۸)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(۱۱۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا۔ رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی۔ خواب میں

بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُوْتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا۔

زمین کے خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دُنیا سے تشریف لے گئے اور تم وہ خزانے نکال رہے ہو۔

(۱۱۶۹)وَ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔

(۱۱۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

(۱۱۷۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۱۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح نقل فرمایا۔

(۱۱۷۱)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَاُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ۔

(۱۱۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دشمن کے مقابلہ میں رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے گئے اور سونے کی حالت میں زمین کے خزانوں کی چابیاں لا کر میرے ہاتھوں میں رکھ دی گئی ہیں۔

(۱۱۷۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ۔

(۱۱۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا ذکر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور مجھے جوامع الکلم عطا فرمائے گئے۔

خُلاصۃُ الباب : اِس باب کی احادیث میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُن خصوصیات کو ذکر کیا گیا ہے جو دوسرے تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو نہیں دی گئیں ہیں جن کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء علیہم السلام ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ حضرت ہروی رحمہ اللہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں: جوامع الکلم سے مراد قرآن کریم اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مبارک اور پاکیزہ اقوال ہیں کہ جن کے الفاظ تو کم ہیں اور معانی بہت زیادہ ہیں۔ (نووی جلد نمبر ا ص: ۱۹۹)

۲۱۹: باب اِبْتِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد بنانے کے بیان میں

(۱۱۷۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ يَحْيٰى اَنَا عَبْدُالْوَارِثِ

(۱۱۷۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مدینہ پہنچے اور شہر کے بالائی علاقہ کے ایک محلّہ میں تشریف لے گئے (جو بنو عمرو

ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ الضُّبَعِیِّ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَنَزَلَ فِیْ عُلُوِّ الْمَدِیْنَةِ فِیْ حَیٍّ یُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِیْهِمْ اَرْبَعَ عَشَرَةَ لَیْلَةً ثُمَّ اِنَّهٗ اَرْسَلَ اِلٰی مَلَاءِ بَنِی النَّجَّارِ فَجَآءُوْا مُتَقَلِّدِیْنَ بِسُیُوْفِهِمْ قَالَ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَ اَبُوْبَکْرٍ رِدْفُهٗ وَمَلَاُ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَاءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ حَیْثُ اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ وَ یُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّهٗ اُمِرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَاءِ بَنِی النَّجَّارِ فَجَآءُوْا فَقَالَ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَکَانَ فِیْهِ مَا اَقُوْلُ کَانَ فِیْهِ نَخْلٌ وَّ قُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَ خَرِبٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ وَ بِالْخَرِبِ فَسُوِّیَتْ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً وَّجَعَلُوْا عِضَادَتَیْهِ حِجَارَةً قَالَ فَکَانُوْا یَرْتَجِزُوْنَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ

اَللّٰهُمَّ اَنَّهٗ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَةِ
فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ

بن عوف کا علاقہ کہلاتا تھا) آپ نے وہاں چودہ راتیں قیام فرمایا۔ پھر آپ نے قبیلہ بنونجار کو بلوایا۔ وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں یہ منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ میں نبیؐ کو دیکھ رہا تھا۔ آپ اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابوبکرؓ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنونجار آپ کے اردگرد تھے۔ آپ ابوایوبؓ کے گھر کے صحن میں اُترے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ آپ جہاں نماز کا وقت پاتے وہیں نماز پڑھ لیتے تھے یہاں تک کہ بکریوں کے باڑہ میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ پھر اس کے بعد آپ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور بنونجار (کے سرداروں) کو بلوایا۔ جب وہ آئے تو فرمایا: تم اپنا باغ مجھے فروخت کر دو۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو آپ سے اس باغ کی قیمت نہیں لیں گے۔ ہم اس کا معاوضہ صرف اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہیں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس باغ میں جو چیزیں تھیں انہیں میں بتاتا ہوں۔ اس میں کچھ کھجوروں کے درخت، مشرکین کی قبریں اور کھنڈرات تھے۔ پس نبیؐ نے کھجور کے درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا، وہ کاٹ دیئے گئے۔ مشرکین کی قبریں اُکھاڑ کر پھینک دی گئیں اور کھنڈرات ہموار کر دیئے گئے اور کھجور کی لکڑیاں قبلہ کی طرف گاڑھ دی گئیں اور اس کے دونوں طرف پتھر لگا دیئے گئے۔ (اس کام کے دوران) رسول اللہؐ اور صحابہ کرامؓ رجز یہ کلمات پڑھ رہے تھے۔

اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے
پس تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما

(۱۱۷۴)حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِیْ اَبُو التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ یُّبْنَی الْمَسْجِدُ۔

(۱۱۷۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱۷۵)وَ حَدَّثَنَاهُ یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ نَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۱۷۵) ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اسی طرح نقل کیا ہے۔

۲۲۰: باب تَحْوِيْلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدَسِ اِلَى الْكَعْبَةِ

باب: بیت المقدس سے کعبۃ اللہ کی طرف قبلہ بدلنے کے بیان میں

(۱۱۷۶) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ ﴿وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ﴾ [البقرة: ۱۲٤] فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَحَدَّثَهُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ۔

(۱۱۷۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس کی طرف (رُخ کر کے) سولہ مہینہ تک نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ جو سورۃ البقرہ میں نازل ہوئی: ''اور تم جہاں کہیں بھی ہو اپنا مُنہ مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کر لو۔'' یہ آیت کریمہ اُس وقت نازل ہوئی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی یہ حکم سن کر چلا۔ راستہ میں انصار کی ایک جماعت کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ اس آدمی نے اُن سے یہ حدیث بیان کی تو وہ لوگ سنتے ہی (نماز کی حالت ہی میں) بیت اللہ کی طرف پھر گئے۔

(۱۱۷۷) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيٰى قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ۔

(۱۱۷۷) حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس کی طرف (رُخ کر کے) سولہ یا سترہ مہینوں تک نماز پڑھی پھر ہمیں کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ مَّالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِقُبَآءٍ اِذَا جَآءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوْهَا وَ كَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

(۱۱۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگ صبح کی نماز قباء میں پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران ایک آنے والے نے آ کر کہا کہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور بیت اللہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پہلے ان کے مُنہ شام کی طرف تھے پھر کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

(۱۱۷۹) حَدَّثَنِيْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اِذَا جَآءَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

(۱۱۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۱۱۸۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ نَحْوَ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَتْ ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [البقرة:۱۴۲] فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ قَدْ صَلُّوْا رَكْعَةً فَنَادٰی اَلَا اِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ فَمَالُوْا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ۔

(۱۱۸۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرح رُخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ پس یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: یعنی: ''تحقیق ہم آپ کا چہرہ آسمان کی طرف اُٹھا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ ہم ضرور آپ کو اس طرف پھیر دیں گے جس طرف کو آپ قبلہ پسند کرتے ہیں۔ پس آپ اپنا منہ مسجد حرام (کعبہ کی طرف) پھیر لیجئے۔'' (البقرہ) بنوسلمہ میں سے ایک آدمی اُدھر سے گزر رہا تھا۔ وہ فجر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے اور ایک رکعت بھی پڑھ لی تھی۔ اُس آدمی نے بلند آواز سے کہا کہ قبلہ بدل گیا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ لوگ اسی حالت میں قبلہ کی طرف پھر گئے۔

۲۲۱: باب النَّهْیِ عَنْ بِنَآءِ الْمَسْجِدِ عَلَی الْقُبُوْرِ وَ اتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِیْهَا وَالنَّهْیِ عَنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

باب: قبروں پر مسجد بنانے اور اُن پر مُردوں کی تصویریں رکھنے اور اُن کو سجدہ گاہ بنانے کی ممانعت کا بیان

(۱۱۸۱)حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ یَعْنِی الْقَطَّانَ قَالَ نَا هِشَامٌ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِیْسَةً رَاَیْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِیْهَا تَصَاوِیْرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَ صَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

(۱۱۸۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اُمّ حبیبہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں کا یہی حال تھا کہ جب ان میں کوئی نیک مرجاتا تھا تو وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہیں تصویر بناتے یہی لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین مخلوق ہوں گے۔

(۱۱۸۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَا نَا وَكِیْعٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهُمْ تَذَاكَرُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ فَذَكَرَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِیْبَةَ كَنِیْسَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

(۱۱۸۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرضِ وفات میں آپ کے پاس لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہیں تو حضرت اُمّ سلمہ اور حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی ایک گرجا کا ذکر کیا۔ پھر وہی حدیث ذکر فرمائی جو گزر چکی۔

(۱۱۸۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَیْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ ذَكَرْنَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ

(۱۱۸۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں

ﷺ كَنِيْسَةَ رَاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ۔

نے حبشہ میں دیکھا تھا۔ اسے ماریہ کہا جاتا ہے۔ باقی حدیث وہی ہے جیسے گزر چکی۔

(۱۱۸۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عمرو النَّاقِدُ قَالَا نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِىْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ فَلَوْلَا ذَاكَ اُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ اَنَّهُ خُشِىَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا وَ فِىْ رِوَايَةِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ وَلَوْ لَا ذَاكَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَتْ۔

(۱۱۸۴)حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُس بیماری میں کہ جس میں آپ کھڑے (دوبارہ تندرست) نہیں ہوئے۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ اگر آپ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر مبارک کو ظاہر کر دیتے (کھلی جگہ بنا دیتے) سوائے اس کے کہ آپ کو اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں آپ کی قبر کو سجدہ گاہ نہ بنالیا جائے۔

(۱۱۸۵)حَدَّثَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ وَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔

(۱۱۸۵)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ و برباد کر دے کہ انہوں نے اپنے انبیاء (علیہم السلام) کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

(۱۱۸۶)وَ حَدَّثَنِىْ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا الْفَزَارِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمّ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔

(۱۱۸۶)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں (علیہم السلام) کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

(۱۱۸۷)وَ حَدَّثَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىُّ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَرْمَلَةُ اَنَا وَ قَالَ هٰرُوْنُ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ وَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوْا۔

(۱۱۸۷)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے چہرۂ مبارک پر چادر ڈال لی پھر جب گھبراہٹ ہوتی تو چہرۂ مبارک سے چادر ہٹا دیتے اور فرماتے کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں (علیہم السلام) کی قبروں کو سجدگاہ بنالیا۔ آپ ڈرتے تھے کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ (اُمتی) بھی ایسا نہ کرنے لگ جائیں۔

(۱۱۸۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا زَكَرِيَّاءُ ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُنْدَبٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنِّيْ اَبْرَءُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خَلِيْلًا وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔

(۱۱۸۸) حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پانچ دن پہلے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس چیز سے بَری ہوں کہ تم میں سے کسی کو اپنا دوست بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل (دوست) بنایا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا اور اگر میں اپنی اُمت سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو (حضرت) ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے نبیوں (علیہم السلام) اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔ خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا۔ میں تمہیں اس سے روکتا ہوں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں جناب نبی کریم ﷺ نے قبروں پر مسجد بنانے اور ان پر تصاویر لگانے سے منع فرمایا ہے۔ علماء اور محدثین رحمہم اللہ لکھتے ہیں کہ قبرستان اور قبروں پر مسجد بنانا حرام ہے اور بنانے والا قابل سزا اور لعنت کا مستحق ہے۔ اسی باب کی احادیث میں غور فرمائیں کہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اس وجہ سے آپ نے اپنی قبر مبارک کو ظاہر نہیں بنوایا بلکہ اپنی زوجہ مطہرہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں اپنی قبر مبارک کو بنوایا اس لیے کہ آپ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ: ''نبی کا جس جگہ انتقال ہوتا ہے وہ وہیں دفن ہوتا ہے'' اور اس کے علاوہ قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں اور نہ ہی قبروں کا طواف کرنا' وہاں روشنی کرنا' نذر و نیاز چڑھانا وغیرہ۔ ان سب اُمور کی ممانعت فرمائی گئی ہے اور ایسے ہی قبر کو چومنا وغیرہ اس طرح کی تمام خرافات کا ارتکاب کرنے والا موجب لعنت ہے۔ اسی وجہ سے آپ نے اپنی قبر مبارک ظاہر نہیں فرمائی تاکہ لوگ قبر کی تعظیم میں حد سے نہ بڑھ جائیں اور یہ تعظیم کفر و شرک تک نہ پہنچ جائے۔ جس طرح کہ یہود و نصاریٰ کا حال ہوا۔ اللّٰھم احفظنا منہ۔

۲۲۲: باب فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

باب: مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی ترغیب دینے کے بیان میں

(۱۱۸۹)وَ حَدَّثَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِيُّ وَاَحْمَدُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ ابْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى

(۱۱۸۹) حضرت عبید اللہ خولانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) بنانے لگے تو انہوں نے لوگوں کو اس (سلسلہ) میں باتیں کرتے سنا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے مجھ پر بہت زیادتی کی ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ ابْنُ عِيْسٰى فِيْ رِوَايَتِهٖ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ۔

سنا ہے کہ جو آدمی اللہ کے لیے مسجد بنائے گا۔ راوی بکیر نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ ابن عیسیٰ نے اپنی روایت میں کہا کہ اس جیسا جنت میں ایک مکان بنائے گا۔

(۱۱۹۰)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَاَحَبُّوْا اَنْ يَدَعَهٗ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

(۱۱۹۰) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس چیز کو بُرا سمجھا اور اس بات کو پسند کرنے لگے کہ اسے اسی حالت پر چھوڑ دیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو اللہ کی (رضا) کے لیے مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر بنائیں گے۔

۲۲۳: باب النَّدْبِ اِلٰى وَضْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ وَنَسْخِ التَّطْبِيْقِ

باب: رکوع کی حالت میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنے اور تطبیق کے منسوخ ہونے کے بیان میں

(۱۱۹۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَ عَلْقَمَةَ قَالَا اَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِيْ دَارِهٖ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَلَمْ يَاْمُرْنَا بِاَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ وَ ذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهٗ فَاَخَذَ بِاَيْدِيْنَا فَجَعَلَ اَحَدَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا قَالَ فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِيْقَاتِهَا وَ يَخْنُقُوْنَهَا اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِمِيْقَاتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً وَاِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوْا

(۱۱۹۱) حضرت اسود اور حضرت علقمہؒ فرماتے ہیں کہ ہم دونوں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے گھر میں آئے تو انہوں نے فرمایا کیا ان لوگوں نے تمہارے پیچھے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اُٹھو اور نماز پڑھو۔ پھر ہمیں اذان کا اور اقامت کا حکم نہیں دیا۔ ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو ہمارا ہاتھ پکڑ کر ایک کو دائیں طرف کر دیا اور دوسرے کو بائیں طرف کر دیا۔ پھر جب رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تو انہوں نے ہمارے ہاتھوں پر مارا اور ہتھیلیوں کو جوڑ کر (رانوں کے درمیان) رکھ دیا۔ جب نماز پڑھائی تو فرمایا کہ تمہارے اوپر ایسے حکام مقرر ہوں گے جو نمازوں کو اس کے وقت سے تاخیر میں پڑھیں گے اور عصر کی نماز کو اتنا تنگ کر دیں گے کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو جائے گا لہٰذا جب تم ان کو ایسا کرتے ہوئے دیکھو تو تم اپنی نماز وقت پر پڑھ لو اور پھر ان کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو اور جب تم

جَمِيعًا وَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَفْرُشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَلْيَحْنِ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَلَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَاهُمْ۔

تین آدمی ہوتو سب مل کر نماز پڑھ لو اور جب تین سے زیادہ ہوتو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کھڑا ہو اور جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور جھکے اور دونوں ہتھیلیاں جوڑ کر رانوں میں رکھ لے۔ گویا کہ میں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

(۱۱۹۲)وَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا مُفَضَّلٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَ جَرِيْرٍ فَلَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ۔

(۱۱۹۲) یہ روایت بھی ایک دوسری سند کے ساتھ الفاظ کی کچھ تبدیلی کے ساتھ اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۱۹۳)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۱۱۹۳) حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پیچھے والوں نے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ایک کو دائیں طرف اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کیا۔ پھر رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ حضرت عبداللہ نے ہمارے ہاتھوں پر مارا اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھا پھر جب نماز پڑھ لی تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

(۱۱۹۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي يَعْفُوْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِي قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ لِي اَبِي اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ اِنَّا نُهِيْنَا عَنْ هٰذَا وَ اُمِرْنَا اَنْ نَضْرِبَ بِالْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ۔

(۱۱۹۴) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھے تو میرے باپ نے میرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے دوسری مرتبہ اس طرح کیا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ ہمیں اس سے روک دیا گیا ہے اور ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۱۱۹۵)حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ

(۱۱۹۵) اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

اَبِیْ یَعْفُوْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰی قَوْلِہٖ فَنُھِیْنَا عَنْہُ وَلَمْ یَذْکُرَا مَابَعْدَہٗ۔

(۱۱۹۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ نَا وَکِیْعٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَکَعْتُ فَقُلْتُ بِیَدَیَّ ھٰکَذَا یَعْنِیْ طَبَّقَ بِھِمَا وَ وَضَعَھُمَا بَیْنَ فَخِذَیْہِ فَقَالَ اَبِیْ اِنَّا قَدْ کُنَّا نَفْعَلُ ھٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِالرُّکَبِ۔

(۱۱۹۶) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رکوع کیا۔ پھر میں نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لیا۔ میرے باپ نے کہا کہ پہلے ہم ایسے ہی کرتے تھے پھر ہمیں بعد میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

(۱۱۹۷)حَدَّثَنِی الْحَکَمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الزُّبَیْرِ ابْنِ عَدِیٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ فَلَمَّا رَکَعْتُ شَبَّکْتُ اَصَابِعِیْ وَجَعَلْتُھُمَا بَیْنَ رُکْبَتَیَّ فَضَرَبَ یَدَیَّ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ قَدْ کُنَّا نَفْعَلُ ھٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا اَنْ نَّرْفَعَ اِلَی الرُّکَبِ۔

(۱۱۹۷) حضرت مصعب بن سعد ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ پھر جب میں نے رکوع کیا تو میں نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔ انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا پھر جب نماز پڑھ لی تو فرمایا کہ پہلے ہم اسی طرح کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ نماز میں رکوع کی حالت میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا چاہیے اور یہی تمام ائمہ کرام رحمہم اللہ علیہم متفقہ مسلک ہے اور یہی مسنون عمل ہے اور اس باب کی آخری چار روایات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ پہلا حکم یعنی گھٹنوں کے درمیان ہاتھ رکھنا منسوخ ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۲۲۴: باب جَوَازِ الْاِقْعَآءِ عَلَی الْعَقِبَیْنِ

باب: (نماز میں) ایڑیوں پر بیٹھنے کے جائز ہونے کے بیان میں

(۱۱۹۸)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ تَقَارَبَا فِی اللَّفْظِ قَالَا جَمِیْعًا اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ طَاؤٗسًا یَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْاِقْعَآءِ عَلٰی قَدَمَیْنِ فَقَالَ ھِیَ السُّنَّۃُ فَقُلْنَا لَہٗ اِنَّا لَنَرَاہُ جُفَآءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ ھِیَ سُنَّۃُ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(۱۱۹۸) حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عباس ؓ سے قدموں* (ایڑیوں) پر بیٹھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) سنت ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم تو اس طرح بیٹھنے میں مشقت کا سبب خیال کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے: یہ تو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔

۲۲۵: باب تَحْرِیْمِ الْکَلَامِ فِی الصَّلٰوۃِ وَ نَسْخِ مَا کَانَ مِنْ اِبَاحَتِہٖ

باب: نماز میں کلام کی حرمت اور کلام کے مباح ہونے کی تنسیخ کے بیان میں

(۱۱۹۹)و حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ تَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيْثِ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهْ مَا شَانُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَ اُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ فَوَ اللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قَالَ وَ مِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّهُمْ وَ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ قَالَ وَكَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ قِبَلَ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ عَنْ غَنَمِهَا وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ لٰكِنِّيْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا

(۱۱۹۹) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اِسی دوران جماعت میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہہ دیا تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: کاش کہ میری ماں مجھ پر رو چکی ہوتی۔ (یعنی میں مرگیا ہوتا) تم مجھے کیوں گھور رہے ہو؟ یہ سن کر وہ لوگ اپنی رانوں پر اپنے ہاتھ مارنے لگے۔ پھر جب میں نے دیکھا کہ وہ لوگ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔ جب رسول اللہؐ نماز سے فارغ ہو گئے' میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان' میں نے آپ سے پہلے اور نہ ہی آپ کے بعد' آپ سے بہتر کوئی سکھانے والا نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے جھڑکا اور نہ ہی مجھے مارا اور نہ ہی مجھے گالی دی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ نماز میں لوگوں سے باتیں کرنی درست نہیں بلکہ نماز میں تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے (یا جیسا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے زمانہ جاہلیت پایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی دولت سے نوازا ہے۔ ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ میں نے عرض کیا ہم میں سے کچھ لوگ بُرا شگون لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو وہ لوگ اپنے دل میں پاتے ہیں تم اس طرح نہ کرو (تم کسی کام سے ان کو نہ روکو یا یہ کہ یہ تم کو نہ روکے) پھر میں نے عرض کیا ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ایک نبی بھی لکیریں کھینچتے تھے تو جس آدمی کا لکیر کھینچنا اس کے مطابق ہو وہ صحیح ہے۔ (لیکن اس طرح لکیر کھینچنا کسی کو معلوم نہیں اسلئے حرام ہے) راوی معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک لونڈی تھی جو اُحد اور جوانیہ کے علاقوں میں میری بکریاں چرایا کرتی تھی۔ ایک دن میں وہاں گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا میری ایک بکری کو اُٹھا کر لے گیا ہے۔ آخر میں بھی بنی آدم سے ہوں (انسان

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِىْ بِهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ لَهَا اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِى السَّمَآءِ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

ہوں)' مجھے بھی غصہ آتا ہے' جس طرح کہ دوسرے لوگوں کو غصہ آ جاتا ہے۔ میں نے اسے ایک تھپڑ مار دیا۔ پھر میں رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا۔ مجھ پر یہ بڑا گراں گزرا اور میں نے عرض کیا: کیا میں اس لونڈی کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: اُسے میرے پاس لاؤ۔ میں اُسے آپ کے پاس لے آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اُس لونڈی نے کہا آسمان میں۔ آپ نے اُس سے پوچھا میں کون ہوں؟ اُس لونڈی نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کے مالک سے فرمایا کہ اسے آزاد کر دے کیونکہ یہ لونڈی مؤمنہ ہے۔

(۱۲۰۰) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۱۲۰۰) حضرت یحییٰ بن کثیر سے اِس سند کے ساتھ اسی طرح ایک روایت نقل کی گئی ہے۔

(۱۲۰۱) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ وَ اَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوْا اَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِى الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِىِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِى الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ فِى الصَّلٰوةِ شُغْلًا۔

(۱۲۰۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں نماز کی حالت میں سلام کر لیا کرتے تھے اور آپ ہمیں سلام کا جواب بھی دیا کرتے تھے۔ پھر جب ہم نجاشی کے ہاں سے واپس آئے تو ہم نے آپ پر سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم نماز میں آپ پر سلام کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سلام کا جواب بھی دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ نماز ہی میں مشغول رہنا چاہیے۔ (نماز میں تسبیحات اور قرأت کے علاوہ کوئی اور بات نہیں کرنی چاہیے)۔

(۱۲۰۲) حَدَّثَنِىْ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِىُّ قَالَ نَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاَسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۱۲۰۲) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اس طرح کی ایک اور روایت نقل کی گئی ہے۔

(۱۲۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِىِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِى الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهٗ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ فِى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ: ﴿وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ [البقرة:

(۱۲۰۳) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں باتیں کیا کرتے تھے۔ ہر آدمی نماز میں اپنے ساتھ والے سے باتیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''اللہ کے سامنے خاموش کھڑے ہو جاؤ۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز میں خاموش رہنے کا حکم دیا اور نماز میں بات کرنے سے

۲۳۸] فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ۔

روک دیا۔

(۱۲۰۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۱۲۰۴)اس سند کے ساتھ اسی طرح کی ایک اور روایت نقل کی گئی ہے۔

(۱۲۰۵)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِیْ لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ وَهُوَ يَسِيْرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ اِلَیَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِیْ فَقَالَ اِنَّكَ سَلَّمْتَ اٰنِفًا وَاَنَا اُصَلِّیْ وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِيْنَئِذٍ قِبَلَ الْشَّرْقِ۔

(۱۲۰۵)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ پھر میں واپس آیا تو آپ چل رہے تھے۔ راوی قتیبہ کہتے ہیں کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے آپ پر سلام کیا۔ آپ نے مجھے اشارہ سے جواب دیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور پھر مجھے فرمایا کہ تو نے مجھے نماز کی حالت میں سلام کیا تھا اس وقت آپ کا چہرۂ مبارک مشرق کی طرف تھا۔

(۱۲۰۶)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّیْ عَلٰی بَعِيْرِهٖ فَكَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِیْ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَا زُهَيْرٌ بِيَدِهٖ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِیْ هٰكَذَا فَاَوْمَا زُهَيْرٌ اَيْضًا بِيَدِهٖ نَحْوَ الْاَرْضِ وَاَنَا اَسْمَعُهٗ يَقْرَاُ يُوْمِیْ بِرَاْسِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِی الَّذِیْ اَرْسَلْتُكَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِیْ اَنْ اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ قَالَ زُهَيْرٌ وَ اَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهٖ اَبُو الزُّبَيْرِ اِلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهٖ اِلٰی غَيْرِ الْكَعْبَةِ۔

(۱۲۰۶)حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (کسی کام سے) بھیجا اور آپ بنی مصطلق کی طرف جا رہے تھے جب میں واپس آیا تو آپ اپنے اُونٹ پر نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر میں نے بات کی تو آپ نے (ہاتھ سے) اس طرح اشارہ کیا۔ زہیر راوی کہتے ہیں کہ جس طرح آپ نے اشارہ کیا اُسی طرح اشارہ کر کے میں نے بتایا۔ میں نے پھر بات کی تو آپ نے مجھ سے اشارہ اس طرح فرمایا۔ راوی زہیر نے اس کو بھی زمین کی طرف اشارہ کر کے بتایا اور میں سُن رہا تھا کہ آپ قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ اپنے سر سے اشارہ کر رہے ہیں۔ پھر جب فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ جس کام کے لیے میں نے تجھے بھیجا تھا اُس کام کا کیا کیا؟ اور میں نماز میں تھا جس کی وجہ سے میں تجھ سے بات نہیں کر سکا۔ راوی زہیر کہتے ہیں کہ ابوالزبیر قبلہ کی طرف رُخ کیے ہوئے بیٹھے تھے تو ابوالزبیر نے اپنے ہاتھ کے ساتھ بنی مصطلق کی طرف اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ (کے اشارہ) سے بتایا کہ وہ کعبہ کی طرف نہیں تھے۔

(۱۲۰۷)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيْرٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِیْ فِی

(۱۲۰۷)حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو آپ نے مجھے ایک کام سے بھیجا۔ جب میں واپس آیا تو آپ اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا چہرہ

سَفَرٍ فَبَعَثَنِیْ فِیْ حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّیْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَ وَجْهُهٗ عَلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِیْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ۔

مبارک قبلہ کی طرف بھی نہیں تھا۔ میں نے آپ پر سلام کیا تو آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ میں نماز میں تھا جس کی وجہ سے میں تمہارے سلام کا جواب نہ دے سکا۔

(۱۲۰۸)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُعَلَّی بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا كَثِيْرُ بْنُ شِنْظِيْرٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَاجَةٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادٍ۔

(۱۲۰۸) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا۔ باقی حدیث وہی ہے جو گزر چکی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث سے نماز میں بات کرنے کی حرمت اور ابتدائے اسلام میں نماز میں جو بات ہوتی تھی اُس کی منسوخی واضح ہوئی۔ اس لیے نماز میں ہر قسم کی بات کرنا حرام ہے اور نماز کی حالت میں سلام کا جواب دینا یا چھینک کر الحمد للہ کہنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا یا ہاتھ کے اشارہ سے کوئی جواب وغیرہ دینا جائز نہیں۔ واللہ اعلم

۲۲۶: باب جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطٰنِ فِیْ اَثْنَاءِ الصَّلٰوةِ وَ التَّعَوُّذِ مِنْهُ وَ جَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيْلِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: دورانِ نماز شیطان پر لعنت کرنا اور اُس سے پناہ مانگنا اور نماز میں عمل قلیل کرنے کے جواز میں

(۱۲۰۹)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَیَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَیَّ الصَّلٰوةَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمْكَنَنِیْ مِنْهُ فَذَعَتُّهٗ فَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَرْبِطَهٗ اِلٰى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا تَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ اَجْمَعُوْنَ اَوْ كُلُّكُمْ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ اَخِیْ سُلَيْمٰنَ عَلَيْهِ السَّلَامَ: ﴿رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ﴾[ص:۳۵] فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا وَقَالَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ۔

(۱۲۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گزشتہ رات ایک بڑا جن میری نماز توڑنے کے لیے میری طرف بڑھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میرے قبضہ میں کر دیا۔ میں نے اس کا گلا دبا دیا اور میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ جب صبح ہو تو سب لوگ اسے دیکھ لیں پھر مجھے میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دُعا یاد آ گئی: ''اے پروردگار! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے'' پھر اللہ تعالیٰ نے اس جن کو ذلیل و رُسوا کرتے ہوئے بھگا دیا۔

(۱۲۱۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ

(۱۲۱۰) حضرت شیبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی

جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا شَبَابَةُ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهٗ فَذَعَتُّهٗ وَاَمَّا ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ فَقَالَ فِىْ رِوَايَتِهٖ فَدَعَتُّهٗ۔

طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۲۱۱)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِىُّ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ عَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَ بَسَطَ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِى الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَّمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَ رَاَيْنَاكَ بَسَطْتَّ يَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَآءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهٗ فِىْ وَجْهِىْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَخْذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمٰنَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

(۱۲۱۱)حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ۔آپ فرماتے تھے: ''میں اللہ تعالیٰ کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں'' پھر فرمایا کہ میں تجھ پر تین مرتبہ اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں اور آپ نے اپنا ہاتھ پھیلایا جیسے کوئی چیز لے رہے ہوں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کچھ کہتے ہوئے سنا جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا اور ہم نے آپ کو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے بھی دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تاکہ میرا مُنہ جلائے تو میں نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ تین مرتبہ کہا۔ پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی پوری لعنت بھیجتا ہوں۔ وہ تین مرتبہ تک پیچھے نہیں ہٹا۔ پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا۔ اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دُعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینہ والوں کے لڑکے اس کے ساتھ کھیلتے۔

۲۲۷: باب جَوَازِ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِى الصَّلٰوةِ وَاَنَّ ثِيَابَهُمْ مَحْمُوْلَةٌ عَلَى الطَّهَارَةِ حَتّٰى يَتَحَقَّقَ نَجَاسَتُهَا وَاَنَّ الْفِعْلَ الْقَلِيْلَ لَا يُبْطِلُ الصَّلٰوةَ وَ كَذَا اِذَا فَرَّقَ الْاَفْعَالُ

باب: نماز میں بچوں کے اُٹھانے کے جواز اور جب تک ناپاکی ثابت نہ ہو کپڑوں کے پاک ہونے اور عمل قلیل اور اس طرح کے متفرق افعال سے نماز کے باطل نہ ہونے کے بیان میں

(۱۲۱۲)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ

(۱۲۱۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمامہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی ہیں کو اُٹھائے ہوئے نماز پڑھ رہے

عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلِاَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ نَعَمْ۔

تھے۔ یہ حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (حالت قیام میں) کھڑے ہوتے تو اُسے اُٹھا لیتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے۔

(۱۲۱۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَا عَامِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَ اُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا۔

(۱۲۱۳) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کا امام بنے ہوئے اور امامہ حضرت ابوالعاص کی بیٹی اور آپ ﷺ کی (نواسی) آپ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی کو آپ ﷺ کے کندھے پر بیٹھا دیکھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو اُسے آپ ﷺ نیچے بٹھا دیتے اور جب آپ سجدہ سے سر اُٹھاتے تو پھر اسے اپنے کندھے پر بٹھا لیتے۔

(۱۲۱۴)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ ح وَ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لِلنَّاسِ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عُنُقِهٖ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا۔

(۱۲۱۴) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا اور حضرت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی امامہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر تھیں پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اسے نیچے (زمین) پر بٹھا دیتے۔

(۱۲۱۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيْعًا عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوْسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ اَمَّ النَّاسَ فِيْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ۔

(۱۲۱۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لے آئے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے گزری لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں لوگوں کے امام بنے۔

خلاصۃ الباب: نماز میں عمل کثیر کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس سے مطلقاً نماز فاسد ہو جاتی ہے اور عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور عمل قلیل وہ ہے کہ نماز کی حالت میں کوئی ایسا کام کہ جس میں دونوں ہاتھ استعمال میں نہ آئیں۔ عمل کثیر اسے کہتے ہیں کہ نماز کی حالت میں ایسا کام کرنا جس پر دونوں ہاتھ استعمال میں آئیں۔ عمل قلیل کی چند صورتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر ماں نماز کی حالت میں اپنے بچے کو اُٹھائے اور اس کو دودھ نہ پلائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور اس کی دلیل میں مذکورہ باب کی

احادیث ہیں کہ جس میں آپ نے اس چیز کو ناپسند نہیں سمجھا۔

۲۲۸: باب جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَّهٗ لَا كِرَاهَةَ فِيْ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ لِحَاجَةٍ وَ جَوَازِ صَلٰوةِ الْاِمَامِ عَلٰى مَوْضِعٍ اَرْفَعُ مِنَ الْمَامُوْمِيْنَ لِلْحَاجَةِ كَتَعْلِيْمِهِمُ الصَّلٰوةِ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ

باب: نماز میں ایک دوقدم چلنے اور کسی ضرورت کی وجہ سے امام کا مقتدیوں سے (نسبتاً) بلند جگہ پر ہونے کے بیان میں

(۱۲۱۶) وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ يَحْيٰى اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ نَفَرًا جَاءُ وْا اِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِي الْمِنبَرِ مِنْ اَيِّ عُوْدٍ هُوَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَا عْرِفُ مِنْ اَيِّ عُوْدٍ هُوَ وَمَنْ عَمِلَهٗ وَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا عَبَّاسٍ فَحَدِّثْنَا قَالَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى امْرَاَةٍ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ اِنَّهٗ لَيُسَمِّيْهَا يَوْمَئِذٍ اُنْظُرِىْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلُ لِيْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا فَعَمِلَ هٰذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَتْ هٰذَا الْمَوْضِعَ فَهِيَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ وَ كَبَّرَ النَّاسُ وَرَاءَ هٗ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ فِيْ اَصْلِ الْمِنبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ۔

(۱۲۱۶) حضرت عبدالعزیز بن ابی حازم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور منبر کے بارے میں آپس میں جھگڑنے لگے کہ وہ کس لکڑی کا تھا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ وہ کس قسم کی لکڑی کا تھا اور کس نے اسے بنایا تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے دن اس پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں نے اس سے کہا: اے ابو العباس! ہمیں بیان کرو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی طرف اپنا قاصد بھیجا۔ راوی ابو حازم کہتے ہیں کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اس دن اس عورت کا نام لے رہے تھے کہ تو اپنے لڑکے کو جو کہ بڑھئی ہے کہہ دے کہ میرے لیے ایک منبر بنا دے کہ جس پر میں بیٹھ کر لوگوں سے بات کرو۔ چنانچہ اس لڑکے نے تین سیڑھیوں کا ایک منبر بنا دیا۔ پھر رسول اللہؐ کے حکم پر وہ منبر اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔ اس منبر کی لکڑی غابہ کے مقام کی جھاؤ کی لکڑی تھی اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے تکبیر کہی اور آپ منبر پر تھے پھر آپ نے (رکوع) سے سر اُٹھایا اُلٹے پاؤں نیچے اُتر کر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر آپ لوٹے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ اسلئے کیا ہے کہ تم میری اقتداء کرو اور تم میری طرح نماز پڑھنا سیکھ لو۔

(۱۲۱۷) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ

(۱۲۱۷) حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی

الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِیُّ الْقُرَشِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالُوْا نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَاَلُوْهُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ مِنْبَرُ النَّبِیِّ ﷺ وَسَاقُوا الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ۔

اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۲۲۹: باب كَرَاهَةِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے دوران کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۲۱۸) حَدَّثَنِی الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَی الْقَنْطَرِیُّ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ جَمِیْعًا عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَ فِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۱۲۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی نماز کی حالت میں کوکھ پر ہاتھ رکھے اور ابوبکر کی روایت میں ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

خُلاصۃ الباب: نماز کے دوران کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے ممانعت کی وجہ بیان کرتے ہوئے علماء نے لکھا ہے کہ چونکہ یہ کام شیطانی ہے اور اسی طرح یہودی اور مغرور اور متکبر () لوگوں کا فعل ہے۔ اللّٰھم احفظنا منہ۔

۲۳۰: باب كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصٰی وَ تَسْوِیَةِ التُّرَابِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز کی حالت میں کنکریاں صاف کرنے اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۲۱۹) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا وَكِیْعٌ قَالَ نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَیْقِیْبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَسْحَ فِی الْمَسْجِدِ یَعْنِی الْحَصٰی قَالَ اِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔

(۱۲۱۹) حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کی جگہ میں سے کنکریاں صاف کرنے کے بارے میں فرمایا کہ اگر تمہیں ایسا کرنا ہی پڑ جائے تو صرف ایک بار کرو۔

(۱۲۲۰) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَیْقِیْبٍ اَنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْمَسْحِ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَاحِدَةً۔

(۱۲۲۰) حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکریاں صاف کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک مرتبہ۔

(۱۲۲۱) وَ حَدَّثَنِیْهِ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ قَالَ نَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ

(۱۲۲۱) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

قَالَ فِيهِ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ۔

(۱۲۲۲)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔

(۱۲۲۲) حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ والی جگہ سے مٹی برابر کرنے والے ایک آدمی سے فرمایا: اگر تمہیں ایسا کرنا ہی پڑ جائے تو ایک مرتبہ کرو۔

۲۳۱: باب النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا وَالنَّهْيِ عَنْ بُصَاقِ الْمُصَلِّي بَيْنَ يَدَيْهِ وَ عَنْ يَمِيْنِهِ

باب: مسجد میں نماز کی حالت اور نماز کے علاوہ تھوکنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۲۲۳)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ اِذَا صَلّٰى۔

(۱۲۲۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف دیوار میں تھوک لگا ہوا دیکھا۔ آپ نے اسے کھرچ دیا۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے چہرے کے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کے سامنے ہوتے ہیں جب وہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔

(۱۲۲۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح وَ حَدَّثَنِي هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ رَاٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ اِلَّا الضَّحَّاكَ فَاِنَّ فِي حَدِيثِهِ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ۔

(۱۲۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے ساتھ کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

(۱۲۲۵)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ يَحْيٰى اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى

(۱۲۲۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ رخ (والی دیوار) میں بلغم لگا دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک کنکری کے ساتھ کھرچ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی

نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِهِ اَوْ اَمَامَهُ وَلٰكِنْ يَبْزُقُ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

اپنی دائیں طرف یا اپنے سامنے کی طرف تھوکے بلکہ بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے۔

(۱۲۲۶)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَبِيْ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَ اَبَا سَعِيْدٍ اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى نُخَامَةً بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

(۱۲۲۶)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۲۲۷)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ اَوْ مُخَاطًا اَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ۔

(۱۲۲۷)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رُخ والی دیوار میں تھوک یا بلغم لگا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا۔

(۱۲۲۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا بَالُ اَحَدِكُمْ يَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهٖ فَيَتَنَخَّعُ اَمَامَهُ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّسْتَقْبَلَ فَيُتَنَخَّعَ فِيْ وَجْهِهٖ فَاِذَا تَنَخَّعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَخَّعْ عَنْ يَسَارِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ فِيْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ۔

(۱۲۲۸)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ (رُخ والی دیوار) میں تھوک دیکھا تو آپ نے لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا: تم لوگ کیا کرتے ہو کہ تم میں سے کوئی اپنے ربّ کی طرف مُنہ کر کے کھڑا ہوتا ہے تو پھر وہ اپنے سامنے تھوکتا ہے۔کیا تم میں سے کوئی آدمی پسند کرتا ہے کہ کوئی آدمی اس کی طرف منہ کر کے اس کے منہ میں تھوک دے۔ جب تم میں سے کسی کو تھوک آئے تو اپنی بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے اور اگر اس طرح نہ کر پائے تو اِس طرح کرے۔ راوی قاسم نے اس طرح کر کے بتایا کہ اپنے کپڑے میں تھوکے پھر اسے صاف کر دے۔

(۱۲۲۹)وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُالْوَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ بْنِ عُلَيَّةَ وَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَرُدُّ ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ۔

(۱۲۲۹)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بن علیہ کی روایت کی طرح نقل کیا ہے اور اس حدیث میں اتنا زائد ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے کو کھرچ رہے ہیں۔

(۱۲۳۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهٖ تَحْتَ قَدَمِهٖ۔

(۱۲۳۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے ربّ سے مناجات کرتا ہے اس لیے نہ تو وہ اپنے سامنے تھوکے اور نہ اپنی دائیں طرف اور لیکن اپنے بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے (تھوک سکتا ہے)

(۱۲۳۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَ كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

(۱۲۳۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں تھوکنا (سخت) گناہ ہے اور اس (تھوکنے) کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔

(۱۲۳۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ اَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَ كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

(۱۲۳۲) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مسجد میں تھوکنے کے بارے میں پوچھا' انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔

(۱۲۳۳)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ وَ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ ابْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ نَا وَاصِلٌ مَوْلٰى اَبِيْ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَ سَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةُ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا تُدْفَنُ۔

(۱۲۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے اچھے اور بُرے اعمال مجھ پر پیش کیے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں سے اچھا عمل راستہ میں سے تکلیف دینے والی چیز کا دُور کر دینا پایا اور میں نے اُن کے بُرے اعمال میں سے (سب سے بُرا عمل) مسجد میں تھوکنا اور اس کا دفن نہ کرنے کو پایا۔

(۱۲۳۴)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا كَهْمَسٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاَيْتُهٗ تَنَخَّعَ

(۱۲۳۴) حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے تھوکا اور پھر اپنے جوتے سے

فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ۔

اُسے مسل دیا۔

(۱۲۳۵) وَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى۔

(۱۲۳۵) حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکا پھر اپنے بائیں جوتے سے مسل دیا۔

۲۳۲: باب جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِي النَّعْلَيْنِ

باب: جوتے پہن کر نماز پڑھنے کے جواز کے بیان میں

(۱۲۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ۔

(۱۲۳۶) حضرت سعید بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتے پہن کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔

(۱۲۳۷) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ اَبُوْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا بِمِثْلِهِ۔

(۱۲۳۷) اس سند کے ساتھ حضرت سعد بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا (مذکورہ حدیث کی طرح)۔

۲۳۳: باب كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ لَّهٗ اَعْلَامٌ

باب: نقش ونگار والے کپڑوں میں نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان میں

(۱۲۳۸) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِيْ خَمِيْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ وَ قَالَ شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ فَاذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةٍ۔

(۱۲۳۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش ونگار تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان نقش و نگار نے مجھے اپنے میں مشغول کر دیا ہے۔ پس جاؤ ابی جہم کو یہ چادر دے دو اور مجھے اس کی چادر لا دو۔

(۱۲۳۹) وَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ خَمِيْصَةٍ ذَاتِ اَعْلَامٍ فَنَظَرَ اِلٰى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ اذْهَبُوْا بِهٰذِهِ الْخَمِيْصَةِ اِلٰى اَبِيْ

(۱۲۳۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی چادر میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے کہ جس کے اُوپر نقش و نگار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک اس چادر کے نقش و نگار کی طرف پڑ گئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جاؤ اس چادر کو ابوجہم بن حذیفہ

جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيِّهٖ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا فِيْ صَلٰوتِيْ۔

کو دیدو اور اُن کی چادر مجھے لا دو کیونکہ اِس چادر نے میری نماز میں خلل ڈال دیا ہے۔

(۱۲۴۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهٗ خَمِيْصَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَعْطَاهَا اَبَا جَهْمٍ وَ اَخَذَ كِسَآءً لَهٗ اَنْبِجَانِيًّا۔

(۱۲۴۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نقش ونگار والی ایک چادر تھی جس کی وجہ سے نماز میں آپ کو خلل محسوس ہوا۔ آپ نے وہ چادر ابوجہم کو دے دی اور اُن کی سادہ چادر اُن سے لے لی۔

۲۳۴:باب كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَكْلَهٗ فِي الْحَالِ وَ كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ مَعَ مُدَافِعَةِ الْحَدَثِ وَ نَحْوِهٖ

باب: کھانا سامنے موجود ہو اور اسے کھانے کو بھی دِل چاہتا ہو' ایسی حالت میں نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان میں

(۱۲۴۱)اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَآءِ۔

(۱۲۴۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شام کا کھانا سامنے موجود ہو اور نماز بھی کھڑی ہونے والی ہو تو پہلے کھانا کھا لو۔

(۱۲۴۲)وَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قُرِّبَ الْعَشَآءُ وَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ۔

(۱۲۴۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شام کا کھانا سامنے ہو اور نماز بھی کھڑی ہونے والی ہو تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے کھانا کھا لو اور کھانا چھوڑ کر نماز میں جلدی نہ کرو۔

(۱۲۴۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ حَفْصٌ وَ وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۱۲۴۳) اس سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ" کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

(۱۲۴۴)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَا نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وُضِعَ عَشَآءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

(۱۲۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی آدمی کے سامنے شام کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز بھی کھڑی ہونے لگی ہو تو پہلے تم کھانا کھا لو اور جلدی نہ کرو جب تک کہ کھانے سے فارغ نہ

فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ۔

ہو جاؤ۔

(۱۲۴۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَ

(۱۲۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔

حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَمَّادُ ابْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اَيُّوْبَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

(۱۲۴۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَتِيْقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ اَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَآئِشَةَ حَدِيْثًا وَ كَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً وَكَانَ لِاُمِّ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهٗ عَآئِشَةُ مَالَكَ لَا تَحَدَّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ اَخِیْ هٰذَا اَمَا اِنِّیْ قَدْ عَلِمْتُ مِنْ اَيْنَ اُتِيْتَ هٰذَا اَدَّبَتْهُ اُمُّهٗ وَاَنْتَ اَدَّبَتْكَ اُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَاَضَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَاٰى مَائِدَةَ عَآئِشَةَ قَدْ اُتِیَ بِهَا قَامَ قَالَتْ اَيْنَ قَالَ اُصَلِّیْ قَالَتِ اجْلِسْ قَالَ اِنِّیْ اُصَلِّیْ قَالَتِ اجْلِسْ غُدَرُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ۔

(۱۲۴۶) حضرت ابن ابی عتیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور قاسم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بہت باتیں کرنے والے آدمی تھے اور اس کی ماں اُمّ ولد تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا کہ تجھے کیا ہوا کہ تم میرے اس بھتیجے کی بات کیوں نہیں کرتے؟ میں جانتی ہوں کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ اسے اس کی ماں نے ادب سکھایا ہے اور تجھے تیری ماں نے ادب سکھایا ہے۔ یہ سُن کر قاسم غصہ میں آ گیا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر اس کا اظہار بھی کیا۔ جب قاسم نے دیکھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا دسترخوان لگ رہا ہے تو قاسم اُٹھ کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟ قاسم نے کہا: نماز پڑھنے کیلئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ قاسم نے کہا میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ارے بے وفا بیٹھ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کھانا سامنے ہو اور پیشاب یا پاخانہ کا تقاضا ہو تو نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

(۱۲۴۷)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حَزْرَةَ الْقَاصُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ عَتِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ فِی الْحَدِيْثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ۔

(۱۲۴۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح حدیث نقل کی ہے لیکن اس میں قاسم کے واقعہ کو ذکر نہیں کیا۔

۲۳۵: باب نَهْيِ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا اَوْ كُرَّاثًا اَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهٗ رَائِحَةٌ كَرِيْهَةٌ

باب: لہسن، پیاز، بدبودار چیز یا اس جیسی کوئی اور چیز کھا کر مسجد میں جانے کی ممانعت کے بیان میں

مِّنْ حُضُوْرِ الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَذْهَبَ ذٰلِكَ الرِّيْحُ وَاِخْرَاجِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ

جب تک کہ اس کی بدبو نہ چلی جائے اور یا مسجد سے نکل جائے

(۱۲۴۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِىْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِى الثُّوْمَ فَلَا يَاْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ فِىْ غَزْوَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ۔

(۱۲۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں فرمایا کہ جس نے اس درخت سے کھایا یعنی لہسن کو کھایا تو وہ مساجد میں نہ آئے۔ راوی زہیر نے غزوہ کا ذکر کیا اور خیبر کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۲۴۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ اللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا يَعْنِى الثُّوْمَ۔

(۱۲۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اس ترکاری کو کھایا تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے جب تک کہ اس کی بدبو نہ چلی جائے یعنی لہسن۔

(۱۲۵۰)وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِى ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنِ الثُّوْمِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّىْ مَعَنَا۔

(۱۲۵۰) حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے لہسن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس درخت (لہسن) سے کھایا' تو وہ نہ ہمارے قریب آئے اور نہ ہی ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

(۱۲۵۱)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِيَنَّا بِرِيْحِ الثُّوْمِ۔

(۱۲۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس درخت سے کھایا تو وہ نہ ہماری مسجد کے قریب آئے اور نہ ہی لہسن کی بدبو سے ہمیں تکلیف دے۔

(۱۲۵۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِىِّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَاَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ

(۱۲۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع فرمایا۔ ہمیں ان کے کھانے کی ضرورت پیش آئی تو ہم نے کھالیا تو آپ نے فرمایا جو اس بدبودار درخت میں سے کھالے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو اُن چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن چیزوں سے انسان کو تکلیف ہوتی

تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْهُ الْاِنْسُ۔

ہے۔

(۱۲۵۳)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ وَفِیْ رِوَایَةِ حَرْمَلَةَ زَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ لِیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِهٖ وَاَنَّهٗ اُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهٗ رِیْحًا فَسَاَلَ فَاُخْبِرَ بِمَا فِیْهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ کَرِهَ اَکْلَهَا قَالَ کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَا تُنَاجِیْ۔

(۱۲۵۳) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے پیاز یا لہسن کھایا وہ ہم سے علیحدہ رہے یا ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے۔ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ایک ہانڈی لائی گئی جس میں سالن تھا۔ آپ نے اس میں بدبو محسوس کی۔ آپ نے اس سالن کے بارے میں پوچھا کہ اس میں کیا ہے؟ آپ کو اس بارے میں خبر دی گئی تو آپ نے اپنے صحابہؓ میں سے ایک صحابی کے ہاں اسے بھیجنے کا حکم فرمایا چونکہ آپ نے اس کھانے کو ناپسند فرمایا اس لیے آپ کے اس صحابی نے بھی اس کھانے کو ناپسند فرمایا تو آپ نے فرمایا: تم کھاؤ کیونکہ میں (فرشتوں) سے مناجات کرتا ہوں تم اُن سے مناجات نہیں کرتے۔

(۱۲۵۴)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّوْمِ وَقَالَ مَرَّةً مَنْ اَکَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْکُرَّاثَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ۔

(۱۲۵۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس لہسن کے درخت میں سے کھایا اور ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ جس نے پیاز، لہسن اور گندنا کھایا تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے اُن چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جن سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

(۱۲۵۵)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَا جَمِیْعًا اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ یُرِیْدُ الثُّوْمَ فَلَا یَغْشَنَا فِیْ مَسْجِدِنَا وَلَمْ یَذْکُرِ الْبَصَلَ وَالْکُرَّاثَ۔

(۱۲۵۵) اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس میں پیاز اور گندنا کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۲۵۶)حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمْ نَعْدُ اَنْ فُتِحَتْ خَیْبَرُ فَوَقَعْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثُّوْمِ وَالنَّاسُ جِیَاعٌ فَاَکَلْنَا مِنْهَا اَکْلًا شَدِیْدًا ثُمَّ رُحْنَا اِلَی الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

(۱۲۵۶) حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ابھی تک ہم واپس نہ لوٹے تھے کہ خیبر فتح ہو گیا۔ اس دن رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ؓ اس لہسن کے درخت پر گر پڑے اور لوگ اس دن بھوکے تھے تو ہم نے بہت زیادہ لہسن کھا لیا پھر ہم مسجد کی طرف آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدبو محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس خبیث درخت سے کچھ کھایا تو وہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّيْحَ فَقَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرَبَنَّا فِيْ مَسْجِدِنَا فَقَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ بِيْ تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لِيْ وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ اَكْرَهُ رِيْحَهَا۔

ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔لوگ کہنے لگے کہ لہسن حرام ہو گیا تو یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں اس چیز کو حرام نہیں کرتا جسے اللہ تعالیٰ نے میرے لیے حلال کر دیا ہو لیکن یہ لہسن کا درخت ایسا ہے کہ اس کی بدبو مجھے ناپسند ہے۔

(۱۲۵۷)وَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ فَنَزَلَ نَاسٌ مِنْهُمْ فَاَكَلُوْا مِنْهُ وَلَمْ يَاْكُلْ اٰخَرُوْنَ فَرُحْنَا اِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْكُلُوا الْبَصَلَ وَاَخَّرَ الْاٰخَرِيْنَ حَتّٰى ذَهَبَ رِيْحُهَا۔

(۱۲۵۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ پیاز کے کھیت پر سے گزرے۔ اُن میں سے کچھ لوگوں نے کھیت میں سے پیاز کھایا اور کچھ لوگوں نے نہیں کھایا۔ پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ گئے۔ آپ نے ان لوگوں کو بلا لیا جنہوں نے پیاز نہیں کھایا اور دوسروں کو نہیں بلایا۔ (جنہوں نے پیاز کھایا) جب تک کہ اس کی بدبو نہ چلی گئی۔

(۱۲۵۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَ ذَكَرَ اَبَابَكْرٍ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ كَاَنَّ دِيْكًا نَقَرَنِيْ ثَلٰثَ نَقَرَاتٍ وَاِنِّيْ لَا اُرَاهُ اِلَّا حُضُوْرَ اَجَلِيْ وَاِنَّ اَقْوَامًا يَاْمُرُوْنَنِيْ اَنْ اَسْتَخْلِفَ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِيْنَهٗ وَلَا خِلَافَتَهٗ وَلَا الَّذِيْ بَعَثَ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ فَاِنْ عَجِلَ بِيْ اَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُوْرٰى بَيْنَ هٰؤُلَاۗءِ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَاِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ اَقْوَامًا يَطْعَنُوْنَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ اَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِيْ هٰذِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاُولٰۗئِكَ اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ ثُمَّ اِنِّيْ لَا اَدَعُ بَعْدِيْ شَيْئًا اَهَمَّ عِنْدِيْ مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهٗ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا

(۱۲۵۸) حضرت معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں اللہ کے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگیں ماریں اور میں اسے یہی خیال کرتا ہوں کہ میری موت قریب ہے۔ کچھ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں اپنا خلیفہ مقرر کر دوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین اور خلافت اور اس چیز کو جسے دے کر اپنے نبی ﷺ کو بھیجا ہے ضائع نہیں کرے گا۔ اگر میری موت جلد ہی آ جائے تو خلافت مشورہ کے بعد اُن چھ حضرات کے درمیان رہے گی جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک راضی رہے اور میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ اس معاملہ میں جن کو خود میں نے اپنے ہاتھ سے مارا ہے اسلام پر طعن کریں گے۔ اگر انہوں نے اس طرح کیا تو وہ اللہ کے دشمن اور کافر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا اہم نہیں سمجھتا جتنا اہم میرے نزدیک کلالہ ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں اتنا نہیں پوچھا جتنا کہ کلالہ کے بارے میں پوچھا اور آپ نے کسی چیز میں اتنی

اَغْلَظَ لِیْ فِیْ شَیْءٍ مَا اَغْلَظَ لِیْ فِیْهِ حَتّٰی طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِیْ صَدْرِیْ فَقَالَ یَا عُمَرُ اَلَا تَکْفِیْکَ اٰیَةُ الصَّیْفِ الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَآءِ وَاِنِّیْ اِنْ اَعِشْ اَقْضِ فِیْهَا بِقَضِیَّةٍ یَقْضِیْ بِهَا مَنْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ لَّا یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ عَلٰی اُمَرَآءِ الْاَمْصَارِ فَاِنِّیْ اِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَیْهِمْ لِیَعْدِلُوْا عَلَیْهِمْ وَلِیُعَلِّمُوا النَّاسَ دِیْنَهُمْ وَ سُنَّةَ نَبِیِّهِمْ وَیَقْسِمُوْا فِیْهِمْ فَیْاَهُمْ وَ یَرْفَعُوْا اِلَیَّ مَا اَشْکَلَ عَلَیْهِمْ مِنْ اَمْرِهِمْ ثُمَّ اِنَّکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ تَاْکُلُوْنَ شَجَرَتَیْنِ لَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِیْثَتَیْنِ هٰذَا الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ رِیْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِی الْمَسْجِدِ اَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَی الْبَقِیْعِ فَمَنْ اَکَلَهُمَا فَلْیُمِتْهُمَا طَبْخًا۔

سختی نہیں فرمائی جتنی کہ اس مسئلہ میں۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنی اُنگلی مبارک میرے سینے میں ماری۔ پھر فرمایا: اے عمر؟! کیا تجھے وہ آیت کافی نہیں جو گرمیوں کے موسم میں سورۂ نساء کے آخر میں نازل ہوئی: ﴿یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَةِ﴾ ''آپ سے حکم پوچھتے ہیں' فرمادیں کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے۔'' (النساء:۱۷۶) اور اگر میں زندہ رہا تو کلالہ کے بارے میں ایسا فیصلہ کروں گا جس کے متعلق ہر آدمی جس نے قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو۔ اس کے بارے میں فیصلہ کرے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ تو ان لوگوں پر گواہ رہنا کہ جنہیں میں نے شہروں کی حکومت دی اور میں نے انہیں اسی لیے بھیجا ہے کہ وہ ان پر انصاف کریں اور ان لوگوں کو دین کی باتیں سکھائیں اور ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سکھائیں اور جو مالِ غنیمت ان کو ملے اسے تقسیم کریں اور جس معاملہ میں کوئی مشکل پیش آئے تو میری طرف رجوع کریں پھر (فرمایا) اے لوگو! تم دو درختوں کو کھاتے ہو۔ میں ان کو خبیث سمجھتا ہوں۔ یہ درخت پیاز اور لہسن کے ہیں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ مسجد میں ان درختوں کی کسی آدمی سے بدبو محسوس کرتے تو حکم فرماتے کہ اسے بقیع کی طرف نکال دیا جائے۔ تو جو آدمی انہیں کھائے تو خوب انہیں پکا کر ان کی بدبو مار دے۔

(۱۲۵۹) حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ کِلَا هُمَا عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ جَمِیْعًا عَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۱۲۵۹) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں مسجد کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی بتایا گیا کہ کوئی بھی بدبودار چیز مثلاً پیاز' لہسن' سگریٹ' حقہ' بیڑی وغیرہ استعمال کر کے مسجد میں نہیں آنا چاہیے اور یہ حکم ہر مسجد کے لیے ہے۔

اور جہاں تک لہسن کے کھانے کا تعلق ہے اس سلسلہ میں علماء اُمت کا اجماع ہے کہ لہسن اور پیاز کا کھانا جائز ہے اور آپ کے لیے بھی اس کا کھانا درست تھا لیکن آپ کو اس کی بدبو ناپسند تھی جس کی وجہ سے آپ اس سے احتراز فرماتے تھے۔

اس باب کی حدیث نمبر ۱۲۵۸ میں امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چند چیزوں کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے اُن میں سے ایک یہ کہ میرے بعد ان چھ حضرات میں سے مشورہ کر کے اپنا خلیفہ مقرر کر لینا جن سے آپ اپنی آخری عمر تک راضی رہے۔ وہ حضرات یہ تھے: (۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بھی اگرچہ اُن حضرات میں سے تھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رشتہ داری کی وجہ سے ان

میں ان کا نام شامل نہیں فرمایا اور دوسری بات کلالہ کے بارے میں ہے۔ کلالہ اس آدمی کو کہا جاتا ہے کہ جس کے مرنے کے بعد اس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اس لیے مملکت اسلامیہ میں حکمرانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ عدل وانصاف قائم کریں اور ایسے لوگوں کا خیال کریں کہ جن کا کوئی وارث نہ ہو۔ واللہ اعلم

۲۳۶: بَاب النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّآلَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُوْلُهُ مَنْ سَمِعَ النَّاشِدَ

باب: مسجد میں گمشدہ چیز کو تلاش کرنے کی ممانعت کے بیان میں اور یہ کہ تلاش کرنے والے کو کیا کہنا چاہیے؟

(۱۲۶۰) حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔

(۱۲۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مسجد میں کسی آدمی کو اپنی گمشدہ چیز کو بلند آواز کے ساتھ تلاش کرتے ہوئے سنے تو اسے کہنا چاہیے کہ اللہ کرے تیری یہ چیز نہ ملے کیونکہ یہ مسجدیں اس لیے نہیں بنائی گئیں۔

(۱۲۶۱) وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْمُقْرِئُ قَالَ نَا حَيْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَسْوَدِ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۲۶۱) اس سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

(۱۲۶۲) وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعٰى اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهٗ۔

(۱۲۶۲) حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے مسجد میں آواز لگائی اور اس نے کہا کہ میرا سرخ اُونٹ کون لے گیا ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے وہ نہ ملے کیونکہ مسجدیں اُنہی کاموں کے لیے ہوتی ہیں جن کے لیے بنائی گئی ہیں۔

(۱۲۶۳) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا صَلّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعٰى اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهٗ۔

(۱۲۶۳) حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ میرا سرخ اُونٹ کون لے گیا؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تجھے نہ ملے کیونکہ مسجدیں اُن کاموں کے لیے ہیں جس کے لیے بنائی گئی ہیں۔

(۱۲۶۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ

(۱۲۶۴) حضرت ابن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے

بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ شَيْبَةُ بْنُ نَعَامَةَ اَبُوْ نُعَامَةَ رَوٰى عَنْهُ مِسْعَرٌ وَ هُشَيْمٌ وَ جَرِيْرٌ وَ غَيْرُهُمْ مِنَ الْكُوْفِيِّيْنَ۔

روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد مسجد کے دروازہ سے اندر داخل ہوا۔ آگے حدیث اسی طرح ہے جس طرح گزر چکی۔

۲۳۷: باب السَّهْوِ فِي الصَّلٰوةِ وَالسُّجُوْدِ لَهٗ

باب: نماز میں بھولنے اور اس کے لیے سجدہ سہو کرنے کے بیان میں

(۱۲۶۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَآءَهُ الشَّيْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

(۱۲۶۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اُس کے پاس آ کر اُسے مشتبہ کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ اس نے نماز کی کتنی (رکعات) پڑھی ہیں۔ پس جب تم میں سے کوئی اس کو پائے تو وہ بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرے۔

(۱۲۶۶) حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۱۲۶۶) اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۲۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ بِالْاَذَانِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْاَذَانَ فَاِذَا قُضِيَ الْاَذَانُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ نَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

(۱۲۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت پھیر کر گوز مارتے ہوئے بھاگتا ہے تاکہ وہ اذان نہ سن سکے۔ پھر جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر پشت پھیر کر بھاگ جاتا ہے جب تکبیر پوری ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے اور نمازی (کے دِل میں) وسوسہ ڈالتا ہے اور اس کی بھولی ہوئی باتوں کو یاد کراتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو' فلاں بات یاد کر۔ یہاں تک کہ نمازی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے نماز میں کتنی رکعات پڑھی ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تو بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرے۔

(۱۲۶۸)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو وَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰی وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَ زَادَ فَهَنَّاهُ وَ مَنَّاهُ وَ ذَكَّرَهٗ مِنْ حَاجَاتِهٖ مَالَمْ یَكُنْ یَذْكُرُ۔

(۱۲۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے تکبیر پڑھی جاتی ہے تو شیطان پشت پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ باقی حدیث مذکورہ حدیث کی طرح ہے لیکن اس میں یہ زائد ہے کہ پھر وہ آ کر اسے اپنی ضرورتیں یاد دلاتا ہے جو اسے یاد نہ تھیں۔

(۱۲۶۹)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَیْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ یَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ وَ نَظَرْنَا تَسْلِیْمَهٗ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

(۱۲۶۹) حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جس میں دو رکعتیں پڑھا کر بغیر قعدہ کیے کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی اور ہم سلام پھیرنے کے انتظار میں تھے کہ آپ نے اللہ اکبر کہا پھر بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے پھر آپ نے سلام پھیرا۔

(۱۲۷۰)وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا لَیْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ الْاَسْدِیِّ حَلِیْفِ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِیْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَ عَلَیْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ یُكَبِّرُ فِیْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ وَ سَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِیَ مِنَ الْجُلُوْسِ۔

(۱۲۷۰) حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں (درمیانی) قعدہ کیے بغیر کھڑے ہو گئے جب آپ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو آپ نے آخری قعدہ میں سلام سے پہلے دو سجدے کیے ہر سجدہ میں تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدے کیے۔ یہ سجدے اس قعدہ کے بدلے میں تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے تھے۔

(۱۲۷۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَیْدٍ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَیْنَةَ الْاَزْدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِی الشَّفْعِ الَّذِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّجْلِسَ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَمَضٰی فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَ فِیْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ سَجَدَ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

(۱۲۷۱) حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی نماز کی جن دو رکعت کے بعد بیٹھنے کا ارادہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کیے۔

(۱۲۷۲)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ خَلَفٍ قَالَ نَا مُوْسَی بْنُ دَاوٗدَ قَالَ نَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَیْدِ

(۱۲۷۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز

بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اِتْمَامًا لِّاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِّلشَّيْطٰنِ۔

میں شک ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تین یا چار؟ تو شک کو چھوڑ کر اور جتنی رکعات کا یقین ہو اس کے مطابق نماز پڑھے۔ پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے اور اگر اس نے پانچ رکعات پڑھ لی ہوں تو ان دو سجدوں کے ساتھ اس کی چھ رکعات ہو جائیں گی اور اگر پوری چار رکعات پڑھی ہوں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب بن جائیں گے۔

(۱۲۷۳)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ مَعْنَاهُ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ۔

(۱۲۷۳)اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۲۷۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُثْمَانُ ابْنَا اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ اَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

(۱۲۷۴)حضرت علقمہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ راوی ابراہیم کہتے ہیں کہ کچھ زیادہ کیا یا کم۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ کیا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے اس طرح نماز پڑھائی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے پاؤں پلٹے اور قبلہ رُخ ہو کر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا پھر اپنا چہرۂ مبارک ہماری طرف متوجہ کر کے فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا لیکن میں تمہاری طرح کا انسان ہوں۔ میں بھول بھی سکتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو۔ لہٰذا جب میں بھول جایا کروں تو مجھے یاد دلا دیا کرو اور جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک ہو تو خوب غور کرے۔ پھر جو درست ہو اس کے مطابق نماز پوری کرے۔ پھر دو سجدے کر کے سلام پھیر دے۔

تشریح ☆ اس حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اقرار فرمایا ہے کہ میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں۔ اس سے پوری وضاحت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے اس کے باوجود اگر کوئی ہٹ دھرمی پہ اَڑا رہے تو ہدایت بہر حال اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

(۱۲۷۵)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْكُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ بِشْرٍ ح وَ

(۱۲۷۵)اس سند کے ساتھ کچھ کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ اسی

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ وَفِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ۔

طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۲۷۶)حَدَّثَنَاهُ عَبْدُاللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا مَنْصُورٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ۔

(۱۲۷۶)اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۱۲۷۷)وَ حَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ۔

(۱۲۷۷)اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔ صرف الفاظ کی تبدیلی ہے۔

(۱۲۷۸)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبُ ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ۔

(۱۲۷۸)اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔ راوی نے کہا کہ جو صحیح ہے اس میں غور کرے یہی درستگی کے زیادہ قریب ہے۔

(۱۲۷۹)وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا فُضَيْلُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ قَالَ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرٰى أَنَّهُ الصَّوَابُ۔

(۱۲۷۹)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔ (صرف الفاظ کی تبدیلی ہے)

(۱۲۸۰)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ هٰؤُلَاءِ وَ قَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ۔

(۱۲۸۰)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۱۲۸۱)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

(۱۲۸۱)حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں زیادتی ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ کیسے؟ عرض کیا گیا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھ دیں۔ پس آپ نے دو سجدے کیے۔

(۱۲۸۲)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ صَلّٰى بِهِمْ خَمْسًا۔

(۱۲۸۲)اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۱۲۸۳)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَلْقَمَةُ

(۱۲۸۳)حضرت ابراہیم بن سوید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز کی پانچ رکعات پڑھا دیں جب انہوں نے سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کہ اے ابوشبل! آپ نے پانچ رکعتیں پڑھا

الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا اَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ وَكُنْتُ فِيْ نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَاَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلٰى قَدْ صَلَّيْتُ خَمْسًا قَالَ لِيْ وَاَنْتَ اَيْضًا يَا اَعْوَرُ تَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ زِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا قَالُوْا فَاِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ وَ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

دیں۔ انہوں نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ میں نے اس طرح نہیں کیا۔ لوگوں نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ راوی ابراہیم کہتے ہیں کہ میں ایک کونے میں تھا اور میں اس وقت تھا بھی کم سن۔ میں نے بھی کہا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ وہ کہنے لگے: اے کانے! تو بھی اسی طرح کہتا ہے۔ میں نے کہا ہاں! یہ سن کر وہ لوٹے اور پھر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا اور پھر کہا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کر دیا۔ آپ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز میں زیادتی ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھا دی ہیں۔ آپ نے (چہرہ مبارک) قبلہ رخ کیا پھر دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا اور فرمایا میں تمہاری طرح انسان ہوں' میں بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو۔ ابن نمیر کی حدیث میں یہ زائد ہے کہ جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو دو سجدے کرے۔

(۱۲۸۴)وَ حَدَّثَنَاهُ عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ اَنَا اَبُوْبُكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُوْنَ وَاَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

(۱۲۸۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز میں زیادتی ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ کیسے؟ ہم نے عرض کیا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھا دیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح کا انسان ہوں۔ میں بھی اسی طرح یاد کرتا ہوں جس طرح تم یاد کرتے ہو اور میں بھی بھول جاتا ہوں جس طرح کہ تم بھول جاتے ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھولنے کے دو سجدے کیے۔

(۱۲۸۵)و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيْمِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَالْوَهْمُ مِنِّىْ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا

(۱۲۸۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ زیادتی یا کچھ کمی کے ساتھ نماز پڑھائی۔ راوی ابراہیم کہتے ہیں کہ یہ وہم میری طرف سے ہے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز میں زیادتی ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا: میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں۔ میں بھول جاتا ہوں

تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ۔

جس طرح تم بھول جاتے ہو۔ جب تم میں سے کوئی آدمی بھول جائے تو بیٹھ کر دو سجدے کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ قبلہ رُخ ہوئے۔ پھر دو سجدے کیے۔

(۱۲۸۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا حَفْصٌ وَاَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْکَلَامِ۔

(۱۲۸۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سلام اور بات کرنے کے بعد بھولنے کے دو سجدے کیے۔

(۱۲۸۷)وَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ زَکَرِیَّاءَ قَالَ نَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِمَّا زَادَ اَوْ نَقَصَ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَایْمُ اللّٰهِ مَا جَآءَ ذَاکَ اِلَّا مِنْ قِبَلِیْ قَالَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدَثَ فِی الصَّلٰوةِ شَیْءٌ فَقَالَ لَا قَالَ فَقُلْنَا لَهُ الَّذِیْ صَنَعَ فَقَالَ اِذَا زَادَ الرَّجُلُ اَوْ نَقَصَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ۔

(۱۲۸۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے نماز میں کچھ زیادتی کی یا کمی کی۔ ابراہیم کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم یہ شبہ مجھے ہوا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر ہم نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب کسی آدمی سے نماز میں کچھ زیادتی ہو یا کمی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ دو سجدے کرے پھر آپ نے دو سجدے کیے۔

(۱۲۸۸)وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ قَالَ نَا اَیُّوْبُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِیْرِیْنَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ اِمَّا الظُّهْرَ وَاِمَّا الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَتٰی جِذْعًا فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ اِلَیْهَا مُغْضَبًا وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ فَهَابَا اَنْ یَتَکَلَّمَا وَ خَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ قَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِیْنًا وَّ شِمَالًا فَقَالَ مَا یَقُوْلُ ذُوالْیَدَیْنِ قَالُوْا صَدَقَ

(۱۲۸۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی کی طرف آئے جو مسجد میں قبلہ رُخ لگی ہوئی تھی۔ اس پر ٹیک لگا کر غصہ کی حالت میں کھڑے ہوگئے۔ جماعت میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ یہ دونوں حضرات اس بات سے ڈرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کریں اور جلدی جانے والے لوگ یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز کم کر دی گئی تو ذوالیدین کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی ﷺ دائیں اور بائیں طرف دیکھ کر فرمانے لگے کہ ذوالیدین کیا کہتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ سچ کہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف دو رکعات ہی پڑھائی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو

لَمْ تُصَلِّ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَ رَفَعَ قَالَ وَاُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ وَسَلَّمَ۔

رکعات اور پڑھائیں اور سلام پھیرا پھر تکبیر کہی' پھر سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اُٹھایا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور سر اُٹھایا۔ راوی محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عمران بن حصین کے بارے میں خبر دی گئی کہ انہوں نے کہا اور سلام پھیرا۔

(۱۲۸۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْدٰى صَلٰوةَ الْعَشِيِّ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُفْيَانَ۔

(۱۲۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ باقی حدیث سفیان کی حدیث کی طرح ہے۔ (جو کہ پیچھے گزری)

(۱۲۹۰)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلٰى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

(۱۲۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو ذوالیدین کھڑے ہو کر کہنے لگے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز کم کر دی گئی یا آپ بھول گئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس میں سے کوئی بات بھی نہیں۔ اُس نے عرض کیا کہ کچھ تو ہوا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں! اے اللہ کے رسول! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نماز پوری فرمائی۔ پھر آخری قعدہ میں سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔

(۱۲۹۱)وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ نَا اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ۔

(۱۲۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز کی دو رکعات پڑھائیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔ بنی سلیم کے ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز میں کمی ہوگئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں؟ باقی حدیث اسی طرح ہے جس طرح گزر چکی۔

(۱۲۹۲)وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

(۱۲۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تو بنی سلیم کا

صَلٰوۃَ الظُّھْرِ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ۔

ایک آدمی کھڑا ہوا۔ باقی حدیث اسی طرح سے ہے جس طرح گزر چکی۔

(۱۲۹۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُلَیَّۃَ قَالَ زُھَیْرٌ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی الْمُھَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثِ رَکَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَہٗ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ یُقَالُ لَہُ الْخِرْبَاقُ وَ کَانَ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ لَہٗ صَنِیْعَہٗ وَ خَرَجَ غَضْبَانَ یَجُرُّ رِدَاءَ ہٗ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ھٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی رَکْعَۃً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

(۱۲۹۳) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی تو آپ نے تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر اپنے گھر تشریف لے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک آدمی کھڑا ہوا جسے خرباق کہا جاتا ہے اور اس کے ہاتھ بھی لمبے تھے۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر آپ نے جو کیا وہ آپ کو اُس نے یاد دلا دیا۔ آپ غصہ میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور لوگوں تک پہنچ گئے پھر آپ نے فرمایا: کیا یہ سچ کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر آپ نے ایک رکعت پڑھائی پھر سلام پھیرا۔ پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔

(۱۲۹۴)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ نَا عَبْدُالْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ نَا خَالِدٌ وَھُوَ الْحَذَّآءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی الْمُھَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ ثَلٰثِ رَکَعَاتٍ مِّنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَۃَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِیْطُ الْیَدَیْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّی الرَّکْعَۃَ الَّتِیْ کَانَ تَرَکَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

(۱۲۹۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور اپنے حجرۂ مبارک میں تشریف لے گئے۔ اتنے میں ایک لمبے ہاتھوں والے آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز کم کر دی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں نکلے اور جو رکعت چھوٹ گئی تھی وہ پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا۔ پھر دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر نماز میں سے کچھ بھول ہو جائے تو آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر پھر دو سجدے کیے جائیں اور پھر تشہد اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔ یہ واضح رہے کہ نماز میں سے اگر کوئی واجب چھوٹا تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے ہوگی اور اگر کوئی فرض چھوٹ گیا تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہوگی بلکہ دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی۔

دوسری بات اس باب کی احادیث میں یہ ہے کہ وہ نماز جس میں آپ بھول گئے تو اس نماز کے بعد جب آپ کو یاد کروایا جاتا (بات چیت ہوئی) تو اس کے بعد آپ وہ عمل کرتے پھر سجدۂ سہو کرتے۔ اس سلسلہ میں علماء فرماتے ہیں کہ اس طرح کے واقعات نماز میں بات چیت کی حرمت سے پہلے کے ہیں اور یہی مسلک حنفیہ کا ہے اور اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سجدۂ سہو سلام کے بعد ہے۔

۲۳۸: باب

سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ

باب: سجدۂ تلاوت (اور اس کے متعلقہ احکام) کے بیان میں

(۱۲۹۵)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَيَقْرَاُ سُوْرَةً فِيْهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَ نَسْجُدُ مَعَهٗ حَتّٰى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِمَكَانِ جَبْهَتِهٖ۔

(۱۲۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن پڑھتے تھے پھر اس میں سجدہ والی سورہ پڑھتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کرتے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کو اپنی پیشانی رکھنے کے لیے (بوجہ تنگی) جگہ نہیں ملتی تھی۔

(۱۲۹۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْاٰنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتّٰى ازْدَحَمْنَا عِنْدَهٗ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَكَانًا لِيَسْجُدَ فِيْهِ فِيْ غَيْرِ صَلٰوةٍ۔

(۱۲۹۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن پڑھتے اور سجدہ والی آیت سے گزرتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہجوم کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو سجدہ کرنے کی جگہ نہیں ملتی تھی۔ یہ سجدہ نماز کے علاوہ میں ہوتا تھا۔

(۱۲۹۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَرَاَ ﴿وَالنَّجْمِ﴾ فَسَجَدَ فِيْهَا وَ سَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَ قَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

(۱۲۹۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم پڑھی۔ پھر اس میں سجدہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جتنے لوگ تھے سب نے سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے آدمی کے۔ اس نے مٹی کی ایک مٹھی بھر کر اپنی پیشانی سے لگائی اور کہا کہ مجھے یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے دیکھا کہ وہ اس کے بعد حالتِ کفر ہی میں مارا گیا۔

(۱۲۹۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ وَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى﴾ فَلَمْ يَسْجُدْ۔

(۱۲۹۸) حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا امام کے ساتھ قراءت کرنی چاہیے تو فرمایا کہ امام کے ساتھ قراءت نہیں کرنی چاہیے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۃ) ﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى﴾ پڑھی اور سجدہ نہیں کیا۔

(۱۲۹۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيٰنَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَءَ لَهُمْ: ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَ فِيْهَا۔

(۱۲۹۹) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی پھر سجدہ کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ میں سجدہ کیا ہے۔

(۱۳۰۰)وَ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ هِشَامٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۳۰۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۱۳۰۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَآءِ بْنِ مِيْنَآءَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِىِّ ﷺ فِىْ: ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ وَ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾

(۱۳۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ: ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ میں سجدہ کیا۔

(۱۳۰۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ مَوْلٰى بَنِىْ مَخْزُوْمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ وَ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾

(۱۳۰۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ میں سجدہ کیا۔

(۱۳۰۳)وَ حَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهٗ۔

(۱۳۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۱۳۰۴)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِىُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَاَ: ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ فَقَالَ سَجَدْتُّ بِهَا خَلْفَ اَبِى الْقَاسِمِ ﷺ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُهَا۔

(۱۳۰۴) حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے نماز میں ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی۔ پھر سجدہ کیا۔ میں نے کہا: آپ نے یہ کیسا سجدہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں اُن کے ساتھ سجدہ کیا ہے اور میں بھی ہمیشہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح) یہ سجدہ کرتا رہوں گا۔

(۱۳۰۵)وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عِیْسَی ابْنُ یُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ قَالَ نَا یَزِیْدُ یَعْنِی ابْنَ زُرَیْعٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَۃَ قَالَ نَا سُلَیْمُ ابْنُ اَخْضَرَ کُلُّھُمْ عَنِ التَّیْمِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّھُمْ لَمْ یَقُوْلُوْا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ ﷺ۔

(۱۳۰۵)اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۳۰۶)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ اَبِیْ مَیْمُوْنَۃَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَسْجُدُ فِیْ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِیْھَا فَقَالَ نَعَمْ رَاَیْتُ خَلِیْلِیْ ﷺ یَسْجُدُ فِیْھَا فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِیْھَا حَتّٰی اَلْقَاہُ قَالَ شُعْبَۃُ قُلْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

(۱۳۰۶)حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ (کی تلاوت کے بعد) سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔تو میں نے عرض کیا کہ آپ (اس سورہ) میں سجدہ کررہے ہیں۔تو آپ نے فرمایا کہ ہاں! میں نے اپنے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے اور میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا۔

خلاصۃ الباب: قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے اگر کوئی سجدہ والی آیت آجائے تو یہ آیت سجدہ پڑھنے اور سننے والے دونوں پر واجب ہے اور خود اس باب کی احادیث سے سجدۂ تلاوت کا وجوب ثابت ہو رہا ہے۔عند الاحناف پورے قرآن مجید میں چودہ سجدے واجب ہیں اور پ ۱۷ سورۃ الحج کا دوسرا سجدہ واجب نہیں ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

۲۳۹:باب صِفَۃِ الْجُلُوْسِ فِی الصَّلٰوۃِ وَ کَیْفِیَّۃِ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الْفَخِذَیْنِ

باب: نماز میں بیٹھنے اور رانوں پر ہاتھ رکھنے کی کیفیت کے بیان میں

(۱۳۰۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِیِّ الْقَیْسِیُّ قَالَ نَا اَبُوْ ھِشَامٍ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَھُوَ ابْنُ زِیَادٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَکِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا قَعَدَ فِی الصَّلٰوۃِ جَعَلَ قَدَمَہُ الْیُسْرٰی بَیْنَ فَخِذِہٖ وَ سَاقِہٖ وَ فَرَشَ قَدَمَہُ الْیُمْنٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَ اَشَارَ بِاِصْبَعِہٖ۔

(۱۳۰۷)حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنے بائیں پاؤں ران اور پنڈلی کے درمیان کر لیتے تھے اور اپنا دایاں پاؤں بچھا دیتے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھ لیتے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ لیتے اور (تشہد میں شہادت کے کلمات پڑھتے ہوئے) اپنی اُنگلی سے اشارہ فرماتے۔

(۱۳۰۸)حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا لَیْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاللَّفْظُ لَہٗ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا قَعَدَ یَدْعُوْ

(۱۳۰۸)حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگنے کے لیے بیٹھتے تو دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور اپنی شہادت والی اُنگلی سے اشارہ

وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَ اَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَ وَضَعَ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهٗ۔

فرماتے اور انگوٹھا اپنی درمیانی اُنگلی پر رکھتے اور بایاں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔

(۱۳۰۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى بَاسِطُهَا عَلَيْهَا۔

(۱۳۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی شہادت والی اُنگلی اُٹھاتے۔ وہ اُنگلی جو انگوٹھے کے قریب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے دُعا کرتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر بچھا دیتے۔

(۱۳۱۰)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَ عَقَدَ ثَلَاثًا وَ خَمْسِيْنَ وَ اَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

(۱۳۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھتے اور اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھتے اور ترپین (۵۳) کی شکل بناتے اور شہادت والی اُنگلی سے اشارہ فرماتے۔

(۱۳۱۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِيْ فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ قُلْتُ وَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَ قَبَضَ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَ اَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

(۱۳۱۱) حضرت علی بن عبدالرحمٰن المعادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے روکا اور فرمایا اس طرح جیسا کہ رسول اللہ کیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بیٹھتے تو آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو دائیں ران پر رکھتے اور دوسری ساری اُنگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے کے ساتھ والی اُنگلی (سبابہ) سے اشارہ فرماتے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھتے۔

(۱۳۱۲)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَ زَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَ كَانَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِهٖ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيْهِ مُسْلِمٌ۔

(۱۳۱۲) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۲۴۰: باب السَّلَامِ لِلتَّحْلِيْلِ مِنَ الصَّلٰوةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَ كَيْفِيَّتِهٖ

باب: نماز سے فراغت کے وقت سلام پھیرنے کی کیفیت کے بیان میں

(۱۳۱۳)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ اَنَّ اَمِيْرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَنّٰى عَلِقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِىْ حَدِيْثِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهٗ۔

(۱۳۱۳) حضرت ابومعمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک امیر تھا جو دونوں طرف سلام پھیرا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے یہ طریقہ کہاں سے سیکھا ہے۔ حکم اپنی حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(۱۳۱۴)وَ حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهٗ مَرَّةً اَنَّ اَمِيْرًا اَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَنّٰى عَلِقَهَا۔

(۱۳۱۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک امیر آدمی دونوں طرف سلام پھیرتا ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے (یہ طریقہ) کہاں سے سیکھا ہے؟

(۱۳۱۵)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ۔

(۱۳۱۵) حضرت عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخساروں کی سفیدی بھی دیکھتا۔

۲۴۱: باب الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے بعد کے ذکر کا بیان

(۱۳۱۶)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِىْ بِذَا اَبُوْ مَعْبَدٍ ثُمَّ اَنْكَرَهٗ بَعْدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَآءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ۔

(۱۳۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہونے کو تکبیر (اللہ اکبر) کے ذریعہ پہچان لیتے تھے۔

(۱۳۱۷)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَآءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِىْ مَعْبَدٍ فَاَنْكَرَهٗ وَ قَالَ لَمْ

(۱۳۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہونے کو تکبیر (اللہ اکبر) کے ذریعہ پہچان لیتے تھے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (اس حدیث کا) ابی معبد سے ذکر کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ میں نے یہ حدیث بیان نہیں کی۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس سے پہلے آپ ہی نے

اُحَدِّثُكَ بِهٰذَا قَالَ عَمْرٌو قَدْ اَخْبَرَنِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

مجھ سے بیان کی تھی۔

(۱۳۱۸)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَّهٗ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ۔

(۱۳۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں اُس وقت بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب میں ذکر کو سنتا تو مجھے معلوم ہو جاتا کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں۔

۲۴۲: باب اِسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنَ الْمَاْثِمِ وَ الْمَغْرَمِ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ

باب: تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان عذابِ قبر اور عذابِ جہنم اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنہ اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگنے کے استحباب کے بیان میں

(۱۳۱۹)حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ هٰرُوْنُ نَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ عِنْدِيْ امْرَاَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ وَهِيَ تَقُوْلُ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ فَارْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ اِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُوْدُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ شَعَرْتِ اَنَّهٗ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(۱۳۱۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ایک یہودی عورت میرے پاس بیٹھی تھی اور وہ کہہ رہی تھی کہ کیا تم جانتی ہو کہ تم قبروں میں آزمائی جاؤ گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر کانپ اُٹھے اور فرمایا کہ یہودی آزمائے جائیں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم چند راتیں ٹھہرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتی ہو کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں میں آزمائی جاؤ گی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (کہ جس دن سے) میں نے رسول اللہ سے سنا (اس کے بعد سے) آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے رہے۔

(۱۳۲۰)حَدَّثَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَ عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَرْمَلَةُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدٍ

(۱۳۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اس کے بعد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے رہے۔

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ یَسْتَعِیْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(۱۳۲۱)حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ زُهَیْرٌ نَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ عَجُوْزَانِ مِنْ عُجُزِ یَهُوْدِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَتَا اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عُجُوْزَیْنِ مِنْ عُجُزِ یَهُوْدِ الْمَدِیْنَةِ دَخَلَتَا عَلَیَّ فَزَعَمَتَا اَنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ ثُمَّ قَالَتْ فَمَا رَاَیْتُهٗ بَعْدُ فِیْ صَلٰوةٍ اِلَّا یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(۱۳۲۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مدینہ منورہ کی دو بوڑھی یہودی عورتیں میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اُن کو جھٹلایا اور ان کی تصدیق کو اچھا نہیں سمجھا۔ پھر وہ دونوں عورتیں نکل گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مدینہ کی دو یہودی بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں تھیں۔ وہ خیال کرتی ہیں کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق فرمائی کہ انہیں عذاب دیا جاتا ہے کہ جن کو جانور تک سنتے ہیں۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے رہے۔

(۱۳۲۲)وَ حَدَّثَنِیْ هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَفِیْهِ قَالَتْ وَمَا صَلّٰى صَلٰوةً بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَّا سَمِعْتُهٗ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(۱۳۲۲) اس سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کے بعد آپ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی کہ جس میں قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی گئی ہو۔

۲۴۳: باب مَا یُسْتَعَاذُ مِنْهُ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز میں (فتنوں سے) پناہ مانگنے کے بیان میں

(۱۳۲۳)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَسْتَعِیْذُ فِیْ صَلٰوتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

(۱۳۲۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

(۱۳۲۴)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ وَابْنُ نُمَیْرٍ وَ اَبُوْ كُرَیْبٍ وَّ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِیْعًا عَنْ وَكِیْعٍ قَالَ اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَ نَا وَكِیْعٌ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَآئِشَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ

(۱۳۲۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی (نماز میں) تشہد پڑھے تو اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں کی پناہ مانگے (اور یہ دُعا مانگے): اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ

عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ''اے اللہ میں تجھ سے جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔''

(۱۳۲۵)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ اَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَ وَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

(۱۳۲۵)حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دُعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ میں تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے گناہ اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔'' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک کہنے والے نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرض سے بہت کثرت سے پناہ مانگتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بھی بولتا ہے اور وعدہ خلافی بھی کرتا ہے۔

(۱۳۲۶)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ نَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَآئِشَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

(۱۳۲۶)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (نماز میں) تشہد پڑھ کر فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں کی پناہ مانگے: (۱) جہنم کے عذاب سے۔ (۲) قبر کے عذاب سے۔ (۳) زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ (۴) مسیح دجال کے شر سے۔

(۱۳۲۷)وَ حَدَّثَنِيْهِ الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا عِيْسٰى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ جَمِيْعًا عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاٰخِرَ۔

(۱۳۲۷)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی تشہد سے فارغ ہو اور اس میں آخر کا ذکر نہیں۔

(۱۳۲۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ

(۱۳۲۸)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ عزوجل سے) یہ دُعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ میں تجھ سے قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔''

(۱۳۲۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

(۱۳۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ سے اللہ کے عذاب کی پناہ مانگو۔ تم اللہ تعالیٰ سے قبر کے عذاب کی پناہ مانگو۔ تم اللہ تعالیٰ سے مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگو۔ تم اللہ تعالیٰ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو۔

(۱۳۳۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

(۱۳۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس حدیث کو) اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۱۳۳۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

(۱۳۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس حدیث کو) اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۱۳۳۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

(۱۳۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے عذاب اور جہنم کے عذاب اور دجال کے فتنہ سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(۱۳۳۳)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَآءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بَلَغَنِىْ اَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهٖ اَدَعَوْتَ بِهَا فِىْ

(۱۳۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ دُعا سکھایا کرتے تھے جس طرح کہ قرآنِ مجید کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ تم کہو: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ ''اے اللہ ہم تجھ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں اور میں تجھ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔'' صاحب مسلم امام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے طاوس کی یہ بات پہنچی کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تو نے اپنی نماز میں یہ دُعا مانگی؟ اس نے جواب میں کہا کہ

صَلٰوتَكَ فَقَالَ لَا قَالَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ لِاَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلٰثَةٍ اَوْ اَرْبَعَةٍ اَوْ كَمَا قَالَ۔

نہیں تو حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپنی نماز دوبارہ پڑھ کیونکہ طاؤس نے اسے تین یا چار راویوں سے نقل کیا ہے۔

تشریح: حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے بیٹے کو اس دُعا کا تلقین کرنا اور فرمانا کہ اگر نماز میں یہ دُعا نہیں مانگی تو دوبارہ نماز پڑھ۔ اس دُعا کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

۲۴۴: باب اِسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَ بَيَانِ صِفَتِهٖ

باب: نماز کے بعد ذکر کے استحباب اور اس کے طریقے کے بیان میں

(۱۳۳۴) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيْدٍ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ اسْمُهٗ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اَسْمَآءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ الْوَلِيْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

(۱۳۳۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور یہ دُعا مانگتے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ راوی ولید کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم استغفار کس طرح فرمایا کرتے تھے؟ تو فرمایا کہ آپ اس طرح فرماتے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

(۱۳۳۵) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

(۱۳۳۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد نہیں بیٹھتے تھے مگر اتنی مقدار میں کہ جس میں (درج ذیل تسبیح) کہتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

(۱۳۳۶) وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِي الْاَحْمَرَ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاَسْنَادِ وَ قَالَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

(۱۳۳۶) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۳۳۷) وَ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُالْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

(۱۳۳۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۳۳۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ

(۱۳۳۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ

مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو فرمایا کرتے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو عطا فرمائے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے مقابلہ میں کوئی نفع دینے والی نہیں ہے۔

(۱۳۳۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ فِیْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ فَاَمْلَاهَا عَلَیَّ الْمُغِيْرَةُ فَكَتَبْتُ بِهَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ۔

(۱۳۳۹) اس سند کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔

(۱۳۴۰)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِیْ لُبَابَةَ اَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لَهٗ وَرَّادٌ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ حِيْنَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا اِلَّا قَوْلَهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ۔

(۱۳۴۰) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس میں وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۳۴۱)وَ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِیُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِی ابْنَ الْمُفَضَّلِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِیْ اَزْهَرُ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ۔

(۱۳۴۱) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۳۴۲)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْمَكِّیُّ قَالَ نَا سُفْيٰنُ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِیْ لُبَابَةَ وَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعَا وَ رَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اكْتُبْ اِلَیَّ بِشَیْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ

(۱۳۴۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے لکھنے والے (کاتب) فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ آپ نے رسول اللہ سے جو کچھ سنا ہو مجھے لکھ کر بھیجو۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت اور اسی کی تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو عطا فرمائے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک

وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

لے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کوئی کوشش تیری کوشش کے مقابلہ میں نفع دینے والی نہیں ہے۔''

(۱۳۴۳)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

(۱۳۴۳) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز میں جب بھی سلام پھیرتے تو یہ کہتے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ سے لے کر وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ تک۔''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اُسکا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہت اور اُسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دینے والا نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم صرف اُسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اُسی کی ساری نعمتیں ہیں۔ اُسی کا فضل وثناء حسن ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ خالص اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

(۱۳۴۴)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلًى لَهُمْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

(۱۳۴۴) اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس کے آخر میں یہ ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو ہر نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

(۱۳۴۵)وَ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَوِ الصَّلَوَاتِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ۔

(۱۳۴۵) حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ہر نماز یا نمازوں کے بعد (یہ کلمات پڑھتے) پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی جیسے گزری۔

(۱۳۴۶)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ اِثْرِ الصَّلٰوةِ

(۱۳۴۶) حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُن کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد (یہ کلمات) کہتے تھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے اور اس کے آخر میں ہے۔ انہوں

اِذَا سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ وَكَانَ يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

نے کہا کہ وہ اس دعا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتے تھے۔

(۱۳۴۷)حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كِلَا هُمَا عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ هٰذَا حَدِيْثُ قُتَيْبَةَ اَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَ يَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَ يَتَصَدَّقُوْنَ وَ لَا نَتَصَدَّقُ وَ يُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ تَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَ تُكَبِّرُوْنَ وَ تَحْمَدُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَزَادَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سُمَيٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ اَهْلِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ وَهِمْتَ اِنَّمَا قَالَ تُسَبِّحُ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَ ثَلٰثِيْنَ وَ تَحْمَدُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ تُكَبِّرُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ فَرَجَعْتُ اِلٰى اَبِيْ صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَتّٰى يَبْلُغَ مِنْ جَمِيْعِهِنَّ ثَلَاثَةً وَّ ثَلَاثِيْنَ قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ رَجَآءَ بْنَ حَيْوَةَ فَحَدَّثَنِيْ بِمِثْلِهٖ عَنْ اَبِيْ

(۱۳۴۷)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین فقراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ مالدار لوگ اعلیٰ درجہ اور ہمیشہ کی نعمتوں میں چلے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا کہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جس طرح کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور وہ بھی روزہ رکھتے ہیں جس طرح کہ ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ صدقہ نکالتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں دے سکتے۔ وہ (غلام) آزاد کرتے ہیں اور ہم آزاد نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں کوئی ایسی چیز نہ سکھاؤں کہ جو تم سے سبقت لے گئے ہیں تم انہیں پا لو اور اپنے بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور کوئی تم سے افضل نہ ہو سوائے اس کے کہ جو تمہارے جیسے کام کرے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد تینتیس، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھا کرو۔ راوی ابوصالح کہتے ہیں کہ مہاجرین فقراء دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ ہمارے مالدار بھائیوں (رضی اللہ عنہم) نے بھی یہ سن لیا ہے اور وہ بھی اسی طرح کرنے لگے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتے ہیں۔ اس روایت میں غیر قتیبہ نے یہ زائد کہا ہے کہ لیث بن عجلان سے روایت ہے کہ سمی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنے گھر والوں میں سے کسی سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ تم کو وہم ہو گیا ہے بلکہ اس طرح فرمایا ہے کہ ۳۳ دفعہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ پھر میں ابوصالح کے پاس لوٹا اور اُن سے میں نے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ۔ اس طرح کہے کہ پوری تعداد ۳۳ مرتبہ ہو جائے۔ ابن عجوان کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رجاء بن حیوۃ سے بیان کی تو انہوں نے اسی طرح مجھ سے ابوصالح

صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے۔

(۱۳۴۸)وَ حَدَّثَنِیْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ الْعَيْشِیُّ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ اِلَّا اَنَّهٗ اَدْرَجَ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَوْلَ اَبِیْ صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَ زَادَ فِی الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ سُهَيْلٌ اِحْدٰى عَشْرَةَ اِحْدٰى عَشْرَةَ فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ كُلُّهٗ ثَلَاثَةٌ وَ ثَلَاثُوْنَ۔

(۱۳۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ (فقراء مہاجرین) نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مالدار لوگ اعلیٰ درجہ اور ہمیشہ کی نعمتیں (جنت) لے گئے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ مہاجرین فقراء پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ سہیل راوی کہتے ہیں کہ ہر ایک کلمہ گیارہ گیارہ مرتبہ کہے تا کہ سب کلمات تینتیس (۳۳) مرتبہ ہو جائیں۔

(۱۳۴۹)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلٰثًا وَّ ثَلٰثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَاَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً۔

(۱۳۴۹) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد کچھ دُعائیں ایسی ہیں کہ جن کو پڑھنے والا یا جن کو کرنے والا کبھی محروم نہیں ہوتا۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔

(۱۳۵۰)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیِّ الْجَهْضَمِیُّ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ نَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَاَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

(۱۳۵۰) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد کی (کچھ دُعائیں) ایسی ہیں کہ جن کا کہنے والا یا کرنے والا محروم نہیں ہوتا۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔

(۱۳۵۱)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِیُّ عَنِ الْحَكَمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۱۳۵۱) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۳۵۲)حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِیُّ قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ

(۱۳۵۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳

الْمَذْحِجِيّ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ كَبَّرَ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ وَ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ ۹۹ (کی تعداد) کلمات ہو گئے اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے لا الٰہ الّا اللہ وحدہٗ آخر تک کہہ لیا تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(۱۳۵۳)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۳۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل کر کے فرمایا۔

۲۴۵: باب مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان پڑھی جانے والی دُعاؤں کے بیان میں

(۱۳۵۴)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلٰوةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ اَنْ يَّقْرَاَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ اَرَاَيْتَ سُكُوْتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ۔

(۱۳۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی تکبیر (تحریمہ) کہتے تو قرأت سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے ہیں تو اس میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا (کہ میں یہ دُعا) پڑھتا ہوں: "اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ" اے اللہ میرے اور گناہوں کے درمیان اس قدر دُوری کر دے کہ جس قدر تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دُوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح صاف فرما دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔"

(۱۳۵۵)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ يَعْنِيْ بْنَ زِيَادٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

(۱۳۵۵) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۳۵۶)قَالَ مُسْلِمٌ وَ حُدِّثْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَ

(۱۳۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

يُوْنُسَ الْمُؤَدِّبِ وَ غَيْرِهِمَا قَالُوْا نَا عَبْدُالْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ نَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اِسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ وَلَمْ يَسْكُتْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے قرأت شروع فرماتے اور خاموش نہ ہوتے۔

(۱۳۵۷)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا قَتَادَةُ وَ ثَابِتٌ وَ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَ قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا۔

(۱۳۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور صف میں داخل ہوگیا اور اس کا سانس پھول رہا تھا۔ اس نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم میں سے نماز میں یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ لوگ خاموش رہے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا کہ تم میں سے یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ اس نے کوئی غلط بات نہیں کہی۔ تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں آیا تو میرا سانس پھول رہا تھا تب میں نے (یہ کلمات) کہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ جو ان کلمات کو اُوپر لے جانے کیلئے جھپٹ رہے تھے۔

(۱۳۵۸)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ رَجُلٌ فِي الْقَوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

(۱۳۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ جماعت میں سے ایک آدمی نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح کے کلمات کہنے والا کون ہے؟ جماعت میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے تعجب ہوا کہ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو پھر کبھی نہیں چھوڑا جب سے اس بارے میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔

۲۴۶: باب اِسْتِحْبَابِ اِتْيَانِ الصَّلٰوةِ بِوَقَارٍ وَّ سَكِيْنَةٍ وَّالنَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِهَا سَعْيًا

باب: نماز پڑھنے والوں کے لیے وقار اور سکون کے ساتھ آنے کے استحباب اور دوڑتے ہوئے آنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۳۵۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ نَا اِبْرَاھِیْمُ یَعْنِی ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ وَ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَۃُ بْنُ یَحْیٰی وَاللَّفْظُ لَہٗ قَالَ نَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَ عَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔

(۱۳۵۹) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز (جماعت) کھڑی ہو جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اس طرح چلتے ہوئے آؤ کہ تم پر سکون طاری ہو اور جو (رکعات) تم پالو انہیں پڑھ لو اور جو چھوٹ جائیں اُنہیں (نماز کے بعد) پوری کرلو۔

(۱۳۶۰)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَ قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ ابْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا تَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا وَ عَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ یَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَھُوَ فِیْ صَلٰوۃٍ۔

(۱۳۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے تکبیر کہی جائے تو تم دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان سے آؤ اور نماز کی جتنی رکعتیں تمہیں مل جائیں انہیں پڑھو اور جو چھوٹ جائیں انہیں (نماز کے بعد) پوری کرلو کیونکہ جب تم میں سے کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے۔

(۱۳۶۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ فَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔

(۱۳۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لیے آواز دی جائے تو تم اس انداز میں آؤ کہ تم پر سکون (واطمینان) طاری ہو اور نماز کی جتنی رکعات تمہیں مل جائیں اُنہیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں (چھوٹ جائیں) اُنہیں (بعد میں) پوری کرلو۔

(۱۳۶۲)وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا الْفُضَیْلُ یَعْنِی ابْنَ عِیَاضٍ عَنْ ھِشَامٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَہٗ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ نَا ھِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا یَسْعَ اِلَیْھَا اَحَدُکُمْ وَلٰکِنْ لِیَمْشِ وَ عَلَیْہِ السَّکِیْنَۃُ وَ الْوَقَارُ صَلِّ

(۱۳۶۲) حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو تم میں سے کوئی آدمی دوڑتا ہوا نہ آئے بلکہ سکون اور وقار سے چلتا ہوا آئے۔ جو نماز تم پالو اُسے پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اُسے بعد میں پورا کرلو۔

مَا اَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ۔

(۱۳۶۳)حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّوْرِىُّ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَ جَلَبَةً فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالُوْا اسْتَعْجَلْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا سَبَقَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

(۱۳۶۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے تیز دوڑنے کی آواز سنی۔ (نماز کے بعد) آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے نماز کی طرف جلدی کی۔ آپ نے فرمایا کہ اب ایسے نہ کرنا۔ جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون سے آؤ' جو تمہیں مل جائیں (رکعات) انہیں پڑھ لو اور جو چھوٹ جائیں اُنہیں پورا کر لو۔

(۱۳۶۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۱۳۶۴)اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۲۴۷: باب مَتٰى يَقُوْمُ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ نماز کیلئے کب کھڑا ہو؟

(۱۳۶۵)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ اِذَا اُقِيْمَتْ اَوْ نُوْدِىَ۔

(۱۳۶۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو تم مت کھڑے ہو جب تک کہ مجھے نہ دیکھ لو۔ ابن حاتم کہتے ہیں کہ جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے یا اذان دی جائے۔

(۱۳۶۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ اَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَيْبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ وَ زَادَ اِسْحٰقُ فِىْ رِوَايَتِهٖ حَدِيْثَ مَعْمَرٍ وَ شَيْبَانَ حَتّٰى تَرَوْنِىْ قَدْ خَرَجْتُ۔

(۱۳۶۶)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔ لیکن روایت میں یہ زائد ہے کہ یہاں تک کہ تم مجھے دیکھ لو جب میں نکلوں۔

(۱۳۶۷)حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا

(۱۳۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو ہم صفیں سیدھی کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے مصلے پر کھڑے ہو گئے' تکبیر کہنے سے پہلے

الصُّفُوْفَ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ يَنْطُفُ رَاْسُهٗ مَآءً فَكَبَّرَ فَصَلّٰى بِنَا۔

آپ کو کچھ یاد آیا تو آپ چلے گئے اور ہمیں فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو یہاں تک کہ آپ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہہ کر ہمیں نماز پڑھائی۔

(۱۳۶۸)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَمْرٍو وَ يَعْنِي الْاَوْزَاعِيَّ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ وَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ مَقَامَهٗ فَاَوْمَا اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ اَنْ مَكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَاْسُهٗ يَنْطُفُ الْمَآءَ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

(۱۳۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے اپنی صفیں باندھ لیں تو رسول اللہ ﷺ تشریف لا کر اپنی جگہ کھڑے ہو گئے۔

(۱۳۶۹)وَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَاْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ النَّبِيُّ ﷺ مَقَامَهٗ۔

(۱۳۶۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کے لیے اقامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے پر کہی جاتی تھی اور لوگ اپنی صفیں بنا لیتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے سے پہلے اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو جاتے۔

(۱۳۷۰)وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ ابْنُ اَعْيَنَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ اِذَا دَحَضَتْ فَلَا يُقِيْمُ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِيْنَ يَرَاهُ۔

(۱۳۷۰) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ جب زوال ہو جاتا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے اور اقامت نہ کہتے جب تک کہ نبی ﷺ تشریف نہ لاتے تو جب آپ تشریف لاتے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو دیکھ لیتے تو تب نماز کی اقامت کہتے۔

۲۴۸: باب مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلٰوةَ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اُس نے نماز پالی

(۱۳۷۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

(۱۳۷۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز میں ایک رکعت پالی تو اُس نے نماز پالی۔

(۱۳۷۲)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

(۱۳۷۲)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پالی تو اُس نے نماز کو پالیا۔

(۱۳۷۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَالْاَوْزَاعِیِّ وَ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ كُلُّ هٰؤُلَاۗءِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ وَ لَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَعَ الْاِمَامِ وَفِیْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ كُلَّهَا۔

(۱۳۷۳)ان مختلف سندوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ اُس نے پوری نماز کو پالیا۔

(۱۳۷۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاۗءِ بْنِ يَسَارٍ وَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَ عَنِ الْاَعْرَجِ حَدَّثُوْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

(۱۳۷۴)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز سے ایک رکعت پالی تو اُس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جس آدمی نے عصر کی نماز سے ایک رکعت کو پالیا سورج غروب ہونے سے پہلے تو اُس نے عصر کی نماز کو پالیا۔

(۱۳۷۵)وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ نَا عُرْوَةُ عَنْ عَاۗئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ كِلَا هُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَالسِّيَاقُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عَاۗئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَالسَّجْدَةُ اِنَّمَا هِیَ الرَّكْعَةُ۔

(۱۳۷۵)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے سورج کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز میں سے ایک سجدہ کو پالیا یا جس آدمی نے سورج کے نکلنے سے پہلے صبح کی نماز سے ایک سجدہ کو پالیا تو اُس نے اِس نماز کو پالیا اور سجدہ سے رکعت مراد ہے۔

(۱۳۷۶)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ۔

(۱۳۷۶)اس سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۳۷۷)وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ ابْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ

(۱۳۷۷)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اُس نے نماز پالی اور جس آدمی نے سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز سے ایک رکعت پالی تو اُس نے نماز پالی۔

(۱۳۷۸)وَ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۱۳۷۸)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۲۴۹:باب اَوْقَاتِ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ

باب: پانچ نمازوں کے اوقات کے بیان میں

(۱۳۷۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

(۱۳۷۹)حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عصر کی نماز کچھ دیر سے پڑھی تو عروہ نے اس سے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے امام بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھائی تو حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ سمجھ کر کہہ کیا کہتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے بشر بن ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے میری امامت کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ پانچوں نمازوں کو اپنی اُنگلیوں کے ساتھ شمار کرتے تھے۔

(۱۳۸۰)اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيْرَةُ اَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ جِبْرِيْلَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى

(۱۳۸۰)حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک دن عصر کی نماز کافی دیر سے پڑھی۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں خبر دی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے کہ ایک دن انہوں نے نماز میں دیر کر دی تو حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے مغیرہ یہ کیا کیا؟ کیا تو نہیں جانتا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتَ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ اَوَ اَنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ اَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ۔

رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی، رسول اللہؐ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی، رسول اللہؐ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی، رسول اللہؐ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر حضرت جبریلؑ نے فرمایا کہ آپ کو اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حضرت عروہ سے فرمایا: اے عروہ! دیکھو (غور کرو) تم کیا بیان کر رہے ہو؟ کہ جبریلؑ نے رسول اللہ ﷺ کو نمازوں کے اوقات بتائے۔ حضرت عروہ نے کہا کہ بشیر بن ابن مسعودؓ نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔

(۱۳۸۱) قَالَ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ۔

(۱۳۸۱) حضرت عروہ ؓ نے فرمایا کہ مجھ سے (اُمّ المؤمنین) حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس حال میں عصر کی نماز پڑھتے تھے کہ سورج ان کے صحن میں ہوتا تھا۔ سایہ کے ظاہر ہونے سے پہلے۔

(۱۳۸۲) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ لَمْ يَفِيْءِ الْفَيْءُ بَعْدُ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ۔

(۱۳۸۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں اس حال میں عصر کی نماز پڑھتے تھے کہ سورج نکلا ہوا ہوتا تھا کہ اس کے بعد میں سایہ بلند نہیں ہوتا تھا۔

(۱۳۸۳) وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

(۱۳۸۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج (دھوپ) ان کے صحن میں ہوتی تھی اور چڑھتی نہ تھی۔

(۱۳۸۴) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ۔

(۱۳۸۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج (دھوپ ابھی) میرے حجرہ میں ہوتی تھی۔

(۱۳۸۵) حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمَسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ

(۱۳۸۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّسْقُطَ الشَّفَقُ فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَآءَ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ۔

ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم فجر کی نماز پڑھ چکو تو اس کا وقت باقی ہے جب تک سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے۔ پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ چکو تو عصر تک اس کا وقت باقی ہے۔ جب تم عصر کی نماز پڑھ چکو تو اس کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے۔ جب تم مغرب کی نماز پڑھ چکو تو اس کا وقت شفق کے غروب ہونے تک ہوتا ہے۔ پھر جب تم عشاء کی نماز پڑھ چکو تو اس کا وقت آدھی رات تک ہوتا ہے۔ (عشاء کی نماز کا یہ مستحب وقت ہے)

(۱۳۸۶)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِىُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ وَاسْمُهٗ يَحْيٰى بْنُ مَالِكٍ الْاَزْدِىُّ وَ يُقَالُ الْمَرَاغِىُّ وَالْمَرَاغُ حَىٌّ مِنَ الْاَزْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

(۱۳۸۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظہر کا وقت اس وقت تک ہے کہ جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت اُس وقت تک باقی ہے جب تک کہ سورج زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت اُس وقت تک باقی ہے جب تک کہ شفق کی تیزی نہ جائے اور عشاء کا وقت آدھی رات تک اور فجر کا وقت اُس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک کہ سورج نہ نکلے۔

(۱۳۸۷)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِىْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهٗ مَرَّةً وَّلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ۔

(۱۳۸۷) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۳۸۸)وَ حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِىُّ قَالَ نَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَ وَقْتُ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ

(۱۳۸۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے کہ آدمی کا سایہ اس کی لمبائی کے برابر ہو جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کی نماز کا وقت اُس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ سورج زرد نہ ہو اور مغرب کی نماز کا وقت شفق غائب ہونے تک رہتا ہے اور عشاء کی نماز کا وقت بالکل آدھی رات تک رہتا ہے اور صبح کی نماز کا وقت صبح صادق سے سورج کے نکلنے تک رہتا

صَلٰوةِ الصُّبۡحِ مِنۡ طُلُوۡعِ الۡفَجۡرِ مَالَمۡ تَطۡلُعِ الشَّمۡسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمۡسُ فَاَمۡسِكۡ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطۡلُعُ بَيۡنَ قَرۡنَيِ الشَّيۡطٰنِ۔

ہے۔ پھر جب سورج نکلنے لگے تو کچھ دیر کے لیے نماز سے رُک جائے کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

(۱۳۸۹)وَ حَدَّثَنِيۡ اَحۡمَدُ بۡنُ يُوۡسُفَ الۡاَزۡدِيُّ قَالَ نَا عَمۡرُو بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ رَزِيۡنٍ قَالَ نَا اِبۡرَاهِيۡمُ يَعۡنِي ابۡنَ طَهۡمَانَ عَنِ الۡحَجَّاجِ وَهُوَ ابۡنُ الۡحَجَّاجِ عَنۡ قَتَادَةَ عَنۡ اَبِيۡ اَيُّوۡبَ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَمۡرِو بۡنِ الۡعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَنۡ وَقۡتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَقۡتُ صَلٰوةِ الۡفَجۡرِ مَالَمۡ يَطۡلُعۡ قَرۡنُ الشَّمۡسِ الۡاَوَّلُ وَ وَقۡتُ صَلٰوةِ الظُّهۡرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمۡسُ عَنۡ بَطۡنِ السَّمَآءِ مَالَمۡ تَحۡضُرِ الۡعَصۡرُ وَ وَقۡتُ صَلٰوةِ الۡعَصۡرِ مَالَمۡ تَصۡفَرَّ الشَّمۡسُ وَ يَسۡقُطۡ قَرۡنُهَا الۡاَوَّلُ وَ وَقۡتُ صَلٰوةِ الۡمَغۡرِبِ اِذَا غَابَتِ الشَّمۡسُ مَالَمۡ يَسۡقُطِ الشَّفَقُ وَ وَقۡتُ صَلٰوةِ الۡعِشَآءِ اِلٰى نِصۡفِ اللَّيۡلِ۔

(۱۳۸۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی نماز کا وقت اُس وقت تک ہے جب تک کہ سورج کا اوپر کا کنارہ نہ نکلے اور ظہر کی نماز کا وقت اُس وقت تک ہے کہ جب آسمان کے درمیان سے سورج ڈھل جائے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کی نماز کا وقت اُس وقت تک ہے جب تک کہ سورج زرد نہ ہو جائے اور اس کے اوپر کا کنارہ غروب نہ ہو جائے اور مغرب کی نماز کا وقت اُس وقت تک ہے کہ جب سورج غروب ہو جائے اور اُس وقت تک ہے جب تک کہ شفق غائب نہ ہو جائے اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک رہتا ہے۔

(۱۳۹۰)حَدَّثَنَا يَحۡيَى بۡنُ يَحۡيَى التَّمِيۡمِيُّ قَالَ اَنَا عَبۡدُاللّٰهِ بۡنُ يَحۡيَى ابۡنِ اَبِيۡ كَثِيۡرٍ قَالَ سَمِعۡتُ اَبِيۡ يَقُوۡلُ لَا يُسۡتَطَاعُ الۡعِلۡمُ بِرَاحَةِ الۡجِسۡمِ۔

(۱۳۹۰) حضرت عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ علم جسم کے آرام کے ساتھ حاصل نہیں ہوسکتا۔

(۱۳۹۱) حَدَّثَنِيۡ زُهَيۡرُ بۡنُ حَرۡبٍ وَ عُبَيۡدُاللّٰهِ بۡنُ سَعِيۡدٍ كِلَا هُمَا عَنِ الۡاَزۡرَقِ قَالَ زُهَيۡرٌ نَا اِسۡحٰقُ ابۡنُ يُوۡسُفَ الۡاَزۡرَقُ قَالَ نَا سُفۡيَانُ عَنۡ عَلۡقَمَةَ بۡنِ مَرۡثَدٍ عَنۡ سُلَيۡمَانَ بۡنِ بُرَيۡدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ عَنۡ اَبِيۡهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ عَنۡ وَقۡتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيۡنِ يَعۡنِي الۡيَوۡمَيۡنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمۡسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهۡرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الۡعَصۡرَ وَالشَّمۡسُ مُرۡتَفِعَةٌ بَيۡضَآءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ

(۱۳۹۱) حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ تو دو دن ہمارے ساتھ نماز پڑھ۔ چنانچہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا (کہ اذان دو) انہوں نے اذان دی۔ پھر آپ نے بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو انہوں نے عصر کی اقامت کہی کہ سورج ابھی تک بلند اور سفید تھا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو انہوں نے سورج کے غروب ہونے کے وقت مغرب کی اقامت کہی۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو انہوں نے شفق کے غائب ہونے کے وقت میں عشاء

الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهٗ فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ بِهَا فَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ بِهَا وَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَاَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَآءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ۔

کی نماز کی اقامت کہی۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو انہوں نے طلوعِ فجر کے وقت میں فجر کی نماز کی اقامت کہی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپؐ نے ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا حکم فرمایا اور خوب ٹھنڈے وقت میں پڑھی اور عصر کی نماز پڑھی کہ سورج ابھی بلند تھا لیکن پہلے دن سے ذرا اوپر سے پڑھی اور مغرب شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھی اور عشاء تہائی رات کے بعد پڑھی اور فجر کی نماز اُس وقت پڑھی کہ جب خوب روشنی پھیل گئی۔ پھر فرمایا کہ نماز کے وقت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ تو اُس نے عرض کیا: میں ہوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: یہ نمازوں کے جو اوقات تم نے دیکھے ہیں ان کے درمیان تمہاری نمازوں کے اوقات ہیں۔

(۱۳۹۲)حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَ نَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اشْهَدْ مَعَنَا الصَّلٰوةَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ بِغَلَسٍ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَآءِ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعِشَآءِ حِيْنَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْعِشَآءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ بَعْضِهٖ شَكَّ حَرَمِيٌّ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ مَا بَيْنَ مَا رَاَيْتَ وَقْتٌ۔

(۱۳۹۲) حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھنے لگا۔ آپ نے فرمایا: ہمارے ساتھ نمازیں پڑھ کر دیکھ لو۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اندھیرے میں صبح کی اذان دی پھر طلوعِ فجر کے وقت صبح کی نماز پڑھی پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے ظہر کی اذان دی کہ جس وقت سورج آسمان کے درمیان سے ڈھل گیا۔ پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو عصر کا حکم فرمایا اور سورج ابھی بلند تھا۔ پھر آپ نے مغرب کا حکم فرمایا جس وقت کہ سورج غروب ہوگیا۔ پھر آپ نے عشاء کا حکم فرمایا جس وقت کہ شفق غائب ہوگیا پھر اگلی صبح کو خوب روشنی پھیل جانے پر فجر کی نماز کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا حکم فرمایا پھر آپ نے عصر کا حکم فرمایا اور سورج ابھی سفید تھا۔ اس میں زردی کا اثر نہیں ہوا تھا۔ پھر آپ نے شفق کے غائب ہونے سے پہلے مغرب کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے تہائی رات کے گزر جانے پر عشاء کی اذان کا حکم فرمایا۔ حرمی راوی کو اس میں شک ہے پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا وہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ یہ وقت جو تُو نے دیکھا اس کا درمیانی وقت نمازوں کا ہے۔

(۱۳۹۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ نَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَتَاهُ سَائِلٌ يَّسْاَلُهٗ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَ الْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَآءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

(۱۳۹۳) حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھنے والا (ایک آدمی) آیا۔ آپ نے اسے اس وقت کوئی جواب نہ دیا اور صبح صادق کے طلوع ہو جانے پر فجر کی نماز پڑھی کہ لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے تھے۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو ظہر کی نماز سورج کے ڈھل جانے پر پڑھی اور کہنے والا کہہ رہا تھا کہ دوپہر ہوگئی اور آپ تو ان سے زیادہ جاننے والے تھے۔ پھر حکم فرمایا اور عصر کی نماز قائم کی اور سورج ابھی بلند تھا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا اور سورج کے غروب پر ہی مغرب کی نماز قائم کی۔ پھر آپ نے حکم فرمایا اور شفق کے غائب ہونے پر عشاء کی نماز قائم کی اور پھر اگلے دن فجر کی نماز کو مؤخر فرمایا۔ جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والے نے کہا کہ سورج نکل گیا یا نکلنے والا ہے اور پھر آپ نے ظہر کی نماز کو مؤخر فرمایا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت قریب تھا اور پھر عصر کی نماز میں اتنی تاخیر فرمائی کہ کہنے والے نے کہا کہ سورج زرد ہوگیا ہے اور مغرب اتنی دیر سے پڑھی کہ شفق ڈوبنے کو ہوگئی اور عشاء کی نماز اتنی دیر سے پڑھی کہ تہائی رات کا ابتدائی حصہ ہوگیا۔ پھر صبح کے وقت پوچھنے والے کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان میں ہے۔

(۱۳۹۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى سَمِعَهٗ مِنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَائِلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهٗ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ۔

(۱۳۹۴) یہ حدیث بھی اسی سند کے ساتھ اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز دوسرے دن شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھائی۔

۲۵۰: باب اِسْتِحْبَابِ الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ لِمَنْ يَّمْضِيْ اِلٰى جَمَاعَةٍ وَيَنَالُهُ الْحَرُّ فِيْ طَرِيْقِهٖ

باب: سخت گرمی میں ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کے استحباب کے بیان میں

(۱۳۹۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

(۱۳۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سخت گرمی ہو تو نماز (ظہر) کو ٹھنڈا کرو (ٹھنڈے وقت میں پڑھو) کیونکہ سخت گرمی دوزخ کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔

(۱۳۹۶)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ سَوَآءً۔

(۱۳۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۳۹۷)وَ حَدَّثَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَ عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ عَمْرٌو وَاَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ۔

(۱۳۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی ہو تو نماز (ظہر) کو ٹھنڈا کرو کیونکہ سخت گرمی دوزخ کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔

(۱۳۹۸)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ۔

(۱۳۹۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ گرمی دوزخ کی بھاپ کی وجہ سے ہے تو تم نماز (ظہر) کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

(۱۳۹۹)حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْرِدُوْا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

(۱۳۹۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے احادیث کو ذکر فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گرمی میں نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ سخت گرمی دوزخ کی بھاپ کی وجہ سے ہے۔

(۱۴۰۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُهَاجِرًا اَبَا الْحَسَنِ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۴۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے ظہر (کی نماز کیلئے) اذان دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھنڈا ہونے دو، ٹھنڈا ہونے دو یا فرمایا: انتظار کرو، انتظار کرو اور فرمایا کہ سخت گرمی

بِالظُّهْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ اَبْرِدْ اَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ۔

دوزخ کے بھاپ لینے کی وجہ سے ہے تو جب گرمی زیادہ ہو تو (ظہر) کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہاں تک انتظار کیا کہ ٹیلوں کے سائے تک دیکھ لیے۔

(۱۴۰۱) وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ اَكَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَآءِ وَ نَفَسٍ فِی الصَّيْفِ فَهُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ۔

(۱۴۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ کی آگ نے اپنے ربّ سے شکایت کی اور اُس نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میرا بعض حصہ بعض حصہ کو کھا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت عطا فرمائی۔ ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔ تو اس وجہ سے تم (گرمیوں میں) سخت گرمی پاتے ہو اور (سردیوں میں) سخت سردی پاتے ہو۔

(۱۴۰۲) وَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِیُّ قَالَ نَا مَعْنٌ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَ ذَكَرَ اَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ اِلٰى رَبِّهَا فَاَذِنَ لَهَا فِیْ كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَآءِ وَ نَفَسٍ فِی الصَّيْفِ۔

(۱۴۰۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ سخت گرمی دوزخ کے سانس لینے کی وجہ سے ہے اور ذکر فرمایا کہ دوزخ نے اپنے ربّ سے شکایت کی تو اسے ہر سال میں دو سانس لینے کی اجازت دی گئی' ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔

(۱۴۰۳) وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاْذَنْ لِیْ اَتَنَفَّسْ فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَآءِ وَ نَفَسٍ فِی الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُّمْ مِّنْ بَرْدٍ اَوْ زَمْهَرِيْرٍ فَمِنْ نَّفَسِ جَهَنَّمَ وَ مَا

(۱۴۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ نے کہا کہ اے میرے ربّ! میرا بعض حصہ بعض حصہ کو کھا گیا ہے اس لیے مجھے سانس لینے کی اجازت عطا فرمائیں تو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو دو سانس لینے کی اجازت عطا فرما دی۔ ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں اور تم جو سردی پاتے ہو یہ دوزخ کے سانس سے ہے اور اسی طرح تم جو گرمی پاتے ہو یہ بھی جہنم کے سانس لینے سے ہے۔

وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ اَوْ حَرُوْرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ۔

۲۵۱: باب اِسْتِحْبَابِ تَقْدِيْمِ الظُّهْرِ فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ فِيْ غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ!

باب: سخت گرمی کے علاوہ ظہر کی نماز پہلے وقت میں پڑھنے کے استحباب کے بیان میں

(۱۴۰۴) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ كِلَا هُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ۔

(۱۴۰۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز جب سورج ڈھل جاتا تو پڑھتے تھے۔

(۱۴۰۵) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةَ فِي الرَّمْضَآءِ فَلَمْ يُشْكِنَا۔

(۱۴۰۵) حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرمیوں میں نماز کی شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کو دُور نہیں فرمایا۔

(۱۴۰۶) وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَ عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ عَوْنٌ اَنَا وَقَالَ ابْنُ يُوْنُسَ وَاللَّفْظُ لَهٗ نَا زُهَيْرٌ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ حَرَّ الرَّمْضَآءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحٰقَ اَفِي الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفِيْ تَعْجِيْلِهَا قَالَ نَعَمْ۔

(۱۴۰۶) حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور سخت گرمی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری شکایت کو دُور نہیں فرمایا۔ زہیر نے کہا کہ میں نے ابواسحٰق سے کہا کہ کیا ظہر (کی نماز میں)؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: کیا ظہر کو جلدی پڑھیں؟ فرمایا: ہاں۔

(۱۴۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُّمَكِّنَ جَبْهَتَهٗ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهٗ فَسَجَدَ عَلَيْهِ۔

(۱۴۰۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سخت گرمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو جب ہم میں سے کوئی اپنی پیشانی کو زمین پر رکھنے کی طاقت نہ رکھتا (تپش کی وجہ سے) تو وہ اپنے کپڑے کو بچھا کر اس پر سجدہ کرتا۔

۲۵۲: باب اِسْتِحْبَابِ التَّبْكِيْرِ بِالْعَصْرِ!

باب: عصر کی نماز کو ابتدائی وقت میں پڑھنے کے استحباب کے بیان میں

(۱۴۰۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ فَيَاْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ لَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فَيَاْتِي الْعَوَالِيَ۔

(۱۴۰۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ سورج بلند ہوتا اور کوئی عوالی کی طرف جانے والا عوالی پہنچ جاتا تو پھر بھی سورج بلند ہوتا۔ قتیبہ کی روایت میں عوالی جانے کا ذکر نہیں۔

(۱۴۰۹)وَ حَدَّثَنِي هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بِمِثْلِهٖ سَوَآءً۔

(۱۴۰۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث مبارکہ نقل کی ہے۔

(۱۴۱۰)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰى قُبَاءٍ فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

(۱۴۱۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر کوئی قباء کی طرف جانے والا جاتا تو وہاں پہنچ جانے کے بعد بھی سورج بلند ہوتا۔

(۱۴۱۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ۔

(۱۴۱۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر ایک انسان قبیلہ عمرو بن عوف کی طرف جاتا تو اُن کو (اُس وقت) عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔

(۱۴۱۲)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَ دَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَهٗ اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا

(۱۴۱۲) حضرت علاء بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے گھر میں ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر میں گئے۔ وہ گھر مسجد کے ایک کونے میں تھا تو جب ہم اُن کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے عصر کی نماز پڑھ لی؟ تو ہم نے اُن سے کہا کہ ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عصر کی نماز پڑھ لو۔ تو ہم کھڑے ہوئے تو ہم نے نماز پڑھی۔ جب ہم فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ تو منافق کی نماز ہے کہ سورج کو بیٹھے دیکھتا رہتا ہے۔ جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان میں ہوتا ہے تو کھڑا ہو کر چار

كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا اِلَّا قَلِيْلًا۔

ٹھونگیں مارنے لگ جاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا مگر بہت تھوڑا۔

(١٤١٣)وَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَ هٰذِهِ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَهٗ۔

(١٤١٣)حضرت امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر ہم نکلے یہاں تک کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے تو ہم نے اُن کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے عرض کیا اے چچا جان! یہ آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: عصر کی نماز اور یہ وہ نماز ہے جسے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

(١٤١٤) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ عَمْرٌو اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُوْسَى بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَنْحَرَ جَزُوْرًا لَنَا وَ نَحْنُ نُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ اَكَلْنَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَ قَالَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

(١٤١٤)حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوگئے تو بنی سلمہ کا ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ایک اُونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ موجود ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا چلو اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ ہم نے دیکھا کہ ابھی تک اُونٹ ذبح نہیں ہوا تھا۔ پھر اسے ذبح کیا گیا۔ پھر اس کا گوشت کاٹا گیا۔ پھر اس گوشت کو پکایا گیا۔ پھر ہم نے اس گوشت کو سورج غروب ہونے سے پہلے کھالیا۔

(١٤١٥)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ۔

(١٤١٥)حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر ہم اُونٹ ذبح کر کے دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر اُسے پکایا جاتا تو ہم پکا ہوا گوشت سورج کے غروب ہونے سے پہلے کھالیتے۔

(١٤١٦)حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ

(١٤١٦)اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن

يُوْنُسَ وَ شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا نَا الْاَوْزَاعِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَهٗ۔

اس میں ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم اُونٹ ذبح کرتے تھے اور یہ نہیں کہا کہ ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

۲۵۳: باب التَّغْلِيْظِ فِيْ تَفْوِيْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز کے فوت کر دینے میں عذاب کی وعید کے بیان میں

(۱۴۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ۔

(۱۴۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی سے عصر کی نماز فوت ہوگئی۔ گویا کہ اُس کے گھر والے اور اس کا مال ہلاک ہوگیا۔

(۱۴۱۸) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَمْرٌو يَبْلُغُ بِهٖ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَفَعَهٗ۔

(۱۴۱۸) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی۔

(۱۴۱۹) وَ حَدَّثَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرَ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ۔

(۱۴۱۹) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کی عصر کی نماز فوت ہوگئی تو گویا کہ اس کے گھر والے اور اس کا مال ہلاک ہوگیا۔

۲۵۴: باب الدَّلِيْلِ لِمَنْ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ

باب: اس بات کی دلیل کے بیان میں کہ صلٰوۃ وسطٰی نمازِ عصر ہے

(۱۴۲۰) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَ بُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُوْنَا وَ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ۔

(۱۴۲۰) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوۂ) احزاب کے دن فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے کہ انہوں نے ہمیں صلٰوۃ وسطٰی سے روکے رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔

(۱۴۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۱۴۲۱) حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۴۲۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰی حَتّٰی آبَتِ الشَّمْسُ مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ نَارًا وَ بُيُوْتَهُمْ اَوْ بُطُوْنَهُمْ شَكَّ شُعْبَةُ فِی الْبُيُوْتِ وَالْبُطُوْنِ۔

(۱۴۲۲) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب والے دن ارشاد فرمایا کہ کافروں نے ہمیں نمازِ وسطٰی (عصر) سے روک رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ اللہ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔ شعبہ راوی کو شک ہے کہ بیوت فرمایا یا بطون فرمایا۔ (یعنی گھر یا پیٹ)۔

(۱۴۲۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ بُيُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ وَلَمْ يَشُكَّ۔

(۱۴۲۳) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے اور اس میں بغیر کسی شک کے بُيُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ فرمایا۔

(۱۴۲۴)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَی بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيٰی سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰی فُرْضَةٍ مِّنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَاَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَ بُيُوْتَهُمْ اَوْ قَالَ قُبُوْرَهُمْ وَ بُطُوْنَهُمْ نَارًا۔

(۱۴۲۴) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب کے دن فرمایا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کے راستوں میں سے ایک راستہ پر تشریف فرما تھے (فرمایا) کہ مشرکوں نے ہمیں نمازِ وسطٰی (عصر کی نماز) سے روک رکھا ہے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا ہے۔ اللہ (عزوجل) ان کی قبروں اور گھروں کو یا (آپ ﷺ نے) فرمایا: ان کی قبروں یا ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔

(۱۴۲۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

(۱۴۲۵) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب والے دن فرمایا: کافروں نے ہمیں صلوٰۃ وسطٰی یعنی عصر کی نماز پڑھنے سے روک رکھا ہے۔ اللہ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء اور مغرب کے درمیان عصر کی نماز ادا فرمائی۔

(۱۴۲۶)وَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَامِيُّ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ

(۱۴۲۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کی نماز سے روک دیا۔ یہاں تک کہ سورج سرخ یا زرد ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ اَوِ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا اَوْ قَالَ حَشَى اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا۔

وسلم نے فرمایا کہ مشرکوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ (نمازِ عصر) سے روک دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔

(۱۴۲۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَآئِشَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَتْنِىْ عَآئِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَ قَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّىْ ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰى ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (وَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ) وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ البقرة۲۳۸ قَالَتْ عَآئِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۱۴۲۷) حضرت ابو یونس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے غلام فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم فرمایا کہ میں ان کے لیے قرآن لکھوں اور فرماتی ہیں کہ جب تو اس آیت پر پہنچے تو مجھے بتانا: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ تو جب میں اس آیت پر پہنچا تو آپ کو میں نے بتایا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اس آیت کو اس طرح لکھو: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى (وَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ) وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کو اسی طریقے سے سنا ہے۔

(۱۴۲۸)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَاْنَاهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَنَزَلَتْ ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ فَكَانَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيْقٍ لَهٗ هِيَ اِذًا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَآءُ قَدْ اَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَ كَيْفَ نَسَخَهَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

(۱۴۲۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی بحَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ تو ہم اس آیت کو جب تک اللہ نے چاہا اسی طرح پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ فرما دیا تو اس طرح آیت نازل ہوئی: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ تو ایک آدمی جو کہ حضرت شقیق کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اب نمازِ عصر ہی یہی نماز (نمازِ وسطیٰ) ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تجھے بتا دیا ہے کہ یہ آیت کیسے نازل ہوئی اور اللہ نے اسے کیسے منسوخ فرما دیا اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

(۱۴۲۹)قَالَ وَرَوَاهُ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَقِيْقِ ابْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَاْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ زَمَانًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ۔

(۱۴۲۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس آیت کو ایک عرصہ دراز تک اسی طرح پڑھتے رہے۔ باقی حدیث اسی طرح سے ہے جیسے گزری۔

(۱۴۳۰)وَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

(۱۴۳۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

الْمُعْنَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اَبُوْ غَسَّانَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیَى بْنِ كَثِیْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ یَسُبُّ كُفَّارَ قُرَیْشٍ وَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كِدْتُّ اَنْ اُصَلِّیَ الْعَصْرَ حَتّٰی كَادَتْ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوَاللّٰهِ اِنْ صَلَّیْتُهَا فَنَزَلْنَا اِلٰی بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَوَضَّاْنَا فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق والے دن قریش کے کافروں کو سب وشتم کرنے لگے اور عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم عصر کی نماز ابھی تک نہیں پڑھی اور سورج غروب ہونے کے قریب ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! اگر میں نے بھی عصر کی نماز پڑھی ہو۔ پھر ہم بطحان کی طرف اُترے۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور ہم نے بھی وضو کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھائی پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

(۱۴۳۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا اَنَا وَكِیْعٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ یَحْیَى بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۴۳۱) اس سند میں یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۲۵۵: باب فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَ الْمُحَافَظَةِ عَلَیْهِمَا

باب: صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان پر محافظ (فرشتے) مقرر کرنے کے بیان میں

(۱۴۳۲)حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْكُمْ مَلَآئِكَةٌ بِاللَّیْلِ وَ مَلٰئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَ یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْكُمْ فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَیْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاهُمْ وَهُمْ یُصَلُّوْنَ۔

(۱۴۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس آتے ہیں اور فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں وہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر یہ اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ پھر ان کا ربّ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو نماز کی حالت میں چھوڑا اور ہم ان کے پاس سے آئے تو اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

(۱۴۳۳)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ وَ الْمَلٰئِكَةُ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْكُمْ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِی الزِّنَادِ۔

(۱۴۳۳) اس سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی ہے۔

(۱۴۳۴)وَ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ

(۱۴۳۴) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ

مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ نَا قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَاتُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ ثُمَّ قَرَءَ جَرِيْرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾ [طٰه:۱۳۰]۔

ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ بلاشبہ تم اپنے ربّ کو اس طرح سے دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور اسے دیکھنے میں تم کسی قسم کی دِقت محسوس نہیں کرتے۔ پس اگر تم سے ہو سکے تو سورج کے نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے کی نمازوں یعنی عصر اور فجر کی نمازوں کو قضاء نہ کرنا۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾ ''سورج کے نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے ربّ کی پاکی حمد کے ساتھ بیان کرو۔''

(۱۴۳۵) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ وَكِيْعٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهٗ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ وَ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَلَمْ يَقُلْ جَرِيْرٌ۔

(۱۴۳۵) اس سند کے ساتھ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ تمہیں عنقریب اپنے ربّ کے سامنے پیش کیا جائے گا اور اپنے ربّ کو اس طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ پھر آپ نے پڑھا۔

(۱۴۳۶) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ وَ مِسْعَرٍ وَالْبَخْتَرِيِّ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعُوْهُ مِنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَ وَعَاهُ قَلْبِيْ۔

(۱۴۳۶) حضرت ابوبکر بن عمارۃ بن رویبہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ آدمی ہرگز دوزخ میں نہیں جائے گا جس نے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی۔ یعنی فجر اور عصر کی نماز۔ بصرہ کے ایک آدمی نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ تو اُس آدمی نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ میرے کانوں نے اسے سنا اور میرے دِل نے اسے یاد رکھا۔

(۱۴۳۷) وَ حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ

(۱۴۳۷) حضرت ابن عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آدمی دوزخ میں نہیں جائے گا جس نے سورج نکلنے سے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا وَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَشْهَدُ بِهٖ عَلَيْهِ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهٗ بِالْمَكَانِ الَّذِيْ سَمِعْتَهٗ مِنْهُ۔

پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی اور ان کے پاس بصرہ کا ایک آدمی تھا' اُس نے کہا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! (اُس آدمی نے کہا) میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے اسی جگہ سے سنا جس سے میں سُن سکتا ہوں۔

(۱۴۳۸)وَ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدِ الْاَزْدِيُّ قَالَ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(۱۴۳۸) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی نے دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر کی نمازیں) پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۴۳۹)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ خِرَاشٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا جَمِيْعًا نَا هَمَّامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ نَسَبَا اَبَابَكْرٍ فَقَالَا ابْنُ اَبِيْ مُوْسٰى۔

(۱۴۳۹) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۲۵۶: باب بَيَانِ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ مغرب کی نماز کا ابتدائی وقت سورج غروب ہونے کے وقت ہے

(۱۴۴۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔

(۱۴۴۰) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اُس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج غروب ہوتا (اور اتنا غروب ہوتا) کہ نظروں سے اوجھل ہو جاتا۔

(۱۴۴۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهٗ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ۔

(۱۴۴۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے تو ہم میں سے جو کوئی نماز سے فارغ ہوتا تو وہ اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا۔

(۱۴۴۲)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِنَحْوِهٖ۔

(۱۴۴۲) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۲۵۷: باب بَیَانِ وَقْتِ الْعِشَآءِ وَ تَاْخِیْرِھَا

باب: عشاء کی نماز کے وقت اور اس میں تاخیر کے بیان میں

(۱۴۴۳) وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِیُّ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَا نَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ اَنَّ ابْنَ شِھَابٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً مِنَ اللَّیَالِیْ بِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ وَهِیَ الَّتِیْ تُدْعَی الْعَتَمَةَ فَلَمْ یَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْیَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِاَھْلِ الْمَسْجِدِ حِیْنَ خَرَجَ عَلَیْھِمْ مَا یَنْتَظِرُھَا اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِ غَیْرُکُمْ وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ یَّفْشُوَ الْاِسْلَامُ فِی النَّاسِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَ ذُکِرَ لِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تَنْزُرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الصَّلٰوَاتِ وَ ذٰلِكَ حِیْنَ صَاحَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۱۴۴۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی اور اس کو عتمہ پکارا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ عورتیں اور بچے سو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (باہر) تشریف لائے جس وقت آپ تشریف لا رہے تھے تو مسجد والوں (نمازیوں) سے فرمایا کہ تمہارے علاوہ زمین والوں میں سے کوئی بھی اس کا انتظار نہیں کر رہا اور یہ لوگوں میں اسلام کے پھیلنے سے پہلے کی بات ہے۔ حرملہ نے اپنی روایت میں زیادہ کیا ہے اور اس میں اس طرح ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت چلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی طرف متوجہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ مناسب نہیں کہ تم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نماز کا کہو۔

(۱۴۴۴) وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ الزُّھْرِیِّ وَ ذُکِرَ لِیْ وَمَا بَعْدَهٗ۔

(۱۴۴۴) اس سند کے ساتھ ایک اور روایت میں اس طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۱۴۴۵) حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ کِلَاھُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَکْرٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ ھٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ اَلْفَاظُھُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوْا جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْمُغِیْرَةُ بْنُ حَکِیْمٍ عَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ

(۱۴۴۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی یہاں تک کہ رات کا بہت سا حصہ گزر گیا اور یہاں تک کہ مسجد والے (نمازی حضرات) سو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور نماز پڑھائی اور فرمایا کہ عشاء کی نماز کا یہی وقت ہوتا اگر مجھے میری اُمت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا۔

بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّھَا اَخْبَرَتْہُ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتِ اعْتَمَ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ لَیْلَۃٍ حَتّٰی ذَھَبَ عَامَّۃُ اللَّیْلِ وَ حَتّٰی نَامَ اَھْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی فَقَالَ اِنَّہٗ لَوَقْتُھَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَوْلَا اَنْ یَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ۔

(۱۴۴۶)وَ حَدَّثَنِیْ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ زُھَیْرٌ نَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَکَثْنَا ذَاتَ لَیْلَۃٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ فَخَرَجَ اِلَیْنَا حِیْنَ ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ اَوْ بَعْدَہٗ فَلَا نَدْرِیْ اَشَیْءٌ شَغَلَہٗ فِیْ اَھْلِہٖ اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ فَقَالَ حِیْنَ خَرَجَ اِنَّکُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوۃً مَا یَنْتَظِرُھَا اَھْلُ دِیْنٍ غَیْرُکُمْ وَلَوْ لَا اَنْ یَّثْقُلَ عَلٰی اُمَّتِیْ لَصَلَّیْتُ بِھِمْ ھٰذِہِ السَّاعَۃَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَلّٰی۔

(۱۴۴۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم عشاء کی نماز کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے تو آپ تہائی رات کے وقت یا اس کے بعد ہماری طرف تشریف لائے ہمیں نہیں معلوم کہ آپ اپنے گھر میں کسی کام میں مصروف رہے یا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ تھی۔ تو نکلتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تم اس نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے سوا کوئی بھی دین والا جس کا انتظار نہیں کر رہا اور اگر میری اُمت پر بوجھ نہ ہوتا تو میں اسی وقت نماز پڑھتا۔ پھر آپ نے مؤذن کو حکم فرمایا تو اس نے نماز کی اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

(۱۴۴۷)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْھَا لَیْلَۃً فَاَخَّرَھَا حَتّٰی رَقَدْنَا فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَیْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَیْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ الْاَرْضِ اللَّیْلَۃَ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ غَیْرُکُمْ۔

(۱۴۴۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اپنے کسی کام میں مصروف تھے تو آپ نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو گئے' پھر ہم جاگے' پھر ہم سو گئے' پھر ہم جاگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے۔ پھر فرمایا کہ زمین والوں میں سے تمہارے علاوہ رات کو نماز کا انتظار کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔

(۱۴۴۸)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِیُّ قَالَ نَا بَھْزُ بْنُ اَسَدٍ الْعَمِّیُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ ثَابِتٍ اَنَّھُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْعِشَآءَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ اَوْکَادَ یَذْھَبُ شَطْرُ اللَّیْلِ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاِنَّکُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ قَالَ اَنَسٌ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ خَاتَمِہٖ مِنْ فِضَّۃٍ وَّرَفَعَ اِصْبَعَہُ الْیُسْرٰی بِالْخِنْصِرِ۔

(۱۴۴۸) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں آدھی رات تک یا آدھی رات کے قریب تک تاخیر کر دی۔ پھر آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ لوگوں نے نماز پڑھی اور سو گئے اور تم نماز میں ہو۔ جب تک تم نماز کے انتظار میں ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا کہ میں آپ کی چاندی کی انگوٹھی کی سفیدی (چمک) دیکھ رہا ہوں۔

(۱۴۴۹)وَ حَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا اَبُوْ زَیْدٍ سَعِیْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ نَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِّنْ نِّصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَآءَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى وَ بِيْصِ خَاتِمِهٖ فِيْ يَدِهٖ مِنْ فِضَّةٍ۔

(۱۴۴۹) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم نے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کیا یہاں تک کہ آدھی رات کے قریب ہوگئی۔ پھر آپ تشریف لائے اور نماز پڑھائی' پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے (حضرت انس ؓ فرماتے ہیں) گویا کہ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ چاندی کی انگوٹھی آپ کے دست مبارک میں چمک رہی ہے۔

(۱۴۵۰)وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ الْعَطَّارُ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا قُرَّةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ۔

(۱۴۵۰) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح سے نقل کی گئی ہے لیکن اس میں (ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ) یعنی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ اس کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۴۵۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَصْحَابِيَ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِيَ فِي السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِيْ بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِّنْهُمْ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَصْحَابِيْ وَلَهٗ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ اَمْرِهٖ حَتّٰى اَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهٗ عَلٰى رِسْلِكُمْ اُعْلِمُكُمْ وَاَبْشِرُوْا اَنَّ مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ يُّصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا نَدْرِيْ اَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَرِحِيْنَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۱۴۵۱) حضرت ابوموسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے وہ ساتھی جو میرے ساتھ کشتی میں آئے تھے بقیع کی پتھریلی زمین میں اُترے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تھے اور ہم میں سے ایک جماعت کے لوگ ہر رات عشاء کی نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باری باری حاضر ہوتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ اپنے کسی کام میں مصروف تھے یہاں تک کہ نماز میں تاخیر ہوگئی اور آدھی رات کے بعد تک ہوگئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سب کو نماز پڑھائی پھر جب نماز پوری ہوگئی تو جو لوگ اس وقت موجود تھے ان سے فرمایا کہ ذرا ٹھہرو! میں تمہیں بتاتا ہوں اور تمہیں خوشخبری ہو کہ تمہارے اوپر اللہ کا یہ احسان ہے کہ لوگوں میں سے اس وقت تمہارے علاوہ کوئی بھی نماز نہیں پڑھ سکا یا یہ فرمایا کہ اس وقت تمہارے علاوہ کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ (راوی نے کہا) کہ ہم نہیں جانتے کہ کون سا کلمہ فرمایا۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ خوشخبری سنی تو خوشی خوشی ہم واپس لوٹے۔

(۱۴۵۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَيُّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ

(۱۴۵۲) حضرت ابن جریج ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؓ سے کہا کہ تمہارے نزدیک عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے

اَنْ اُصَلِّیَ الْعِشَآءَ الَّتِیْ یَقُوْلُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ اِمَامًا وَّ خِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَعْتَمَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ الْعِشَآءَ قَالَ حَتّٰی رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَیْقَظُوْا وَرَقَدُوْا وَاسْتَیْقَظُوْا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ عَطَآءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ الْاٰنَ یَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَآءً وَاضِعًا یَدَهٗ عَلٰی شِقِّ رَاْسِهٖ قَالَ لَوْلَا اَنْ یَّشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُّصَلُّوْهَا كَذٰلِكَ قَالَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَآءً كَیْفَ وَضَعَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی رَاْسِهٖ یَدَهٗ كَمَا اَنْبَاَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَبَدَّدَلِیْ عَطَآءٌ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ شَیْئًا مِّنْ تَبْدِیْدٍ ثُمَّ وَضَعَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ عَلٰی قَرْنِ الرَّاْسِ ثُمَّ صَبَّهَا یُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَی الرَّاْسِ حَتّٰی مَسَّتْ اِبْهَامُهٗ طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّا یَلِی الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَی الصُّدْغِ وَنَاحِیَةِ اللِّحْیَةِ لَا یُقَصِّرُ وَلَا یَبْطُشُ بِشَیْءٍ اِلَّا كَذٰلِكَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ كَمْ ذُكِرَ لَكَ اَخَّرَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَتَئِذٍ قَالَ لَا اَدْرِیْ قَالَ عَطَآءٌ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اُصَلِّیَهَا اِمَامًا وَّ خِلْوًا مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِیُّ ﷺ لَیْلَتَئِذٍ فَاِنْ شَقَّ عَلَیْكَ ذٰلِكَ خِلْوًا اَوْ عَلَی النَّاسِ فِی الْجَمَاعَةِ وَاَنْتَ اِمَامُهُمْ فَصَلِّهَا وَسَطًا لَا مُعَجَّلَةً وَّلَا مُؤَخَّرَةً۔

کونسا وقت زیادہ بہتر ہے؟ وہ وقت کہ جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں۔ امام کے ساتھ پڑھے یا اکیلا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر فرما دی یہاں تک کہ لوگ سو گئے پھر جاگے اور پھر سو گئے اور پھر جاگے تو حضرت عمر بن خطاب ؓ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ''نماز''۔ عطا کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی ﷺ تشریف لائے گویا کہ میں اب بھی اس کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ نے اپنے سر مبارک پر اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میری اُمت پر کوئی دقت نہ ہوتی تو میں اسے اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عطاء ؒ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے اپنے سر پر ہاتھ کیسے رکھا ہوا تھا جیسا کہ اسے حضرت ابن عباس ؓ نے بتایا۔ عطاء ؒ نے اپنی اُنگلیاں کچھ کھولیں پھر اپنی انگلیوں کے کنارے اپنے سر پر رکھے پر ان کو سر سے جھکایا اور پھیرا یہاں تک کہ آپ کا انگوٹھا کان کے اس کنارے کی طرف پہنچا جو کنارہ مُنہ کی طرف ہے۔ پھر آپ کا انگوٹھا کنپٹی تک اور داڑھی کے کنارے تک ہاتھ نہ کسی کو پکڑتا تھا اور نہ ہی ہاتھ کسی چیز کو چھوتا تھا۔ میں نے عطاء ؒ سے کہا کہ کیا آپ کو اس کا بھی ذکر کیا کہ نبی ﷺ نے رات کی نماز میں کتنی دیر فرمائی؟ کہنے لگے کہ میں نہیں جانتا۔ عطاء ؒ کہنے لگے کہ میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں چاہے امام کے ساتھ نماز پڑھوں یا اکیلا نماز پڑھوں دیر کر کے جس طرح کہ نبی ﷺ نے اس رات دیر کر کے نماز پڑھائی۔ اگر مجھے تنہائی میں مشقت ہو یا لوگوں پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں اور تُو ان کا امام ہو تو انہیں درمیانی وقت میں نماز پڑھاؤ نہ تو جلدی اور نہ ہی دیر کر کے۔

(۱۴۵۳)حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ یَحْیٰی اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ۔

(۱۴۵۳) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھا کرتے تھے۔

(۱۴۵۴)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَّكَانَ يُخِفُّ الصَّلٰوةَ وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ كَامِلٍ يُخَفِّفُ۔

(۱۴۵۴) حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نمازوں (کے اوقات) کی طرح نماز پڑھا کرتے تھے اور عشاء کی نماز تمہاری نماز سے کچھ تاخیر کر کے پڑھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تخفیف فرمایا کرتے تھے۔

(۱۴۵۵)وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اِلَّا اِنَّهَا الْعِشَآءُ وَهُمْ يُعْتِمُوْنَ بِالْاِبِلِ۔

(۱۴۵۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری نمازوں کے نام پر دیہاتی غالب نہ آ جائیں کیونکہ دیہاتی عشاء کو عتمہ کہتے ہیں اور عتمہ اندھیرا چھا جانے کو کہتے ہیں۔

(۱۴۵۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَآءَ فَاِنَّهَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَآءُ فَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ۔

(۱۴۵۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیہاتی تمہاری عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ آ جائیں کیونکہ وہ اللہ کی کتاب میں عشاء ہے اور دیہاتی دیر سے اُونٹوں کا دودھ دوہتے ہیں۔

۲۵۸: باب اِسْتِحْبَابِ التَّبْكِيْرِ بِالصُّبْحِ فِىْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَهُوَ التَّغْلِيْسُ وَ بَيَانِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا

باب: صبح کی نماز (فجر) کو اس کے اوّل وقت میں پڑھنے اور اس میں قرأت کی مقدار کے بیان میں

(۱۴۵۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو و ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نِسَآءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّيْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ۔

(۱۴۵۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مؤمن عورتیں صبح (فجر) کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتی تھیں پھر اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی (اپنے گھروں کو) واپس لوٹتی تھیں کہ انہیں کوئی بھی نہیں پہچانتا تھا۔

(۱۴۵۸)وَ حَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ

(۱۴۵۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ مؤمن عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز میں حاضر

كَانَ نِسَآءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنْ تَغْلِيْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلٰوةِ۔

ہوتی تھیں۔ پھر وہ اپنے گھروں کو لوٹتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز اندھیرے میں پڑھنے کی وجہ سے اُن عورتوں کو کوئی نہیں پہچانتا تھا۔

(۱۴۵۹)وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَا نَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّى الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ رِوَايَتِهٖ مُتَلَفِّفَاتٍ۔

(۱۴۵۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تھے اور عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی واپس آتی تھیں اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

(۱۴۶۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَآءَ اَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَاَحْيَانًا يُعَجِّلُ كَانَ اِذَا رَاٰهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَاِذَا رَاٰهُمْ قَدْ اَبْطَئُوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوْا اَوْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْهَا بِغَلَسٍ۔

(۱۴۶۰) حضرت محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حجاج مدینہ منورہ میں آیا تو ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (نمازوں کے اوقات کے بارے میں) پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز گرمی کے وقت پڑھتے تھے اور عصر کی نماز جب سورج صاف ہوتا اور مغرب کی نماز جب سورج ڈوب جاتا اور عشاء کی نماز میں کبھی تاخیر فرماتے اور کبھی جلدی پڑھ لیتے۔ جب دیکھتے تھے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور جب دیکھتے کہ لوگ دیر سے آئے ہیں تو دیر فرماتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

(۱۴۶۱)وَ حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ فَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ غُنْدُرٍ۔

(۱۴۶۱) حضرت محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حجاج نمازوں میں دیر کرتا تھا تو ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ باقی حدیث اسی طرح سے ہے۔

(۱۴۶۲)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَسْاَلُ اَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ اٰ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ قَالَ فَقَالَ

(۱۴۶۲) حضرت سیار بن سلامہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابو یسال ابو برزہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں سنا۔ راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے اس کو حضرت ابو برزہؓ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا گویا کہ میں اس وقت اس کو سن رہا ہوں۔ (مطلب یہ کہ اتنا یاد ہے) پھر اس نے کہا کہ میں نے اس کو سنا وہ ابو یسال سے

كَاَنَّمَا اَسْمَعُهُ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَسْاَلُهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَايُبَالِىْ بَعْضَ تَاْخِيْرِهَا قَالَ يَعْنِى الْعِشَآءَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّى الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْمَغْرِبَ لَا اَدْرِىْ اَىَّ حِيْنٍ ذَكَرَ قَالَ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ وَ كَانَ يُصَلِّى الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ جَلِيْسِهِ الَّذِىْ يَعْرِفُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کوئی پرواہ نہ فرماتے تھے عشاء کی نماز میں اگر چہ آدھی رات تک دیر ہو جاتی اور نماز سے پہلے سونے اور نماز کے بعد باتیں کرنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ راوی شعبہؒ نے کہا کہ پھر میں نے اُن سے ملاقات کی اور ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ظہر کی نماز جب سورج ڈھل جاتا تو پڑھتے تھے اور عصر کی نماز جب آدمی مدینہ کے آخر تک چلا جاتا تھا اور سورج ابھی باقی ہوتا تھا اور مغرب کی نماز کے بارے میں مَیں نہیں جانتا کہ وہ کس وقت پڑھتے تھے۔ شعبہ نے کہا میں نے اُن سے پھر ملاقات کی اور اُن سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ صبح کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے کہ آدمی اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو دیکھ لیتا جسے جانتا تھا تو اسے پہچان لیتا تھا اور اس میں ساٹھ (آیات سے لے کر) سو (آیات) تک پڑھا کرتے تھے۔

(۱۴۶۳)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَرْزَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايُبَالِىْ بَعْضَ تَاْخِيْرِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَ اَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

(۱۴۶۳) حضرت ابو برزہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کو آدھی رات تک دیر سے پڑھنے کی کوئی پرواہ نہ فرماتے تھے اور نماز سے پہلے سونے کو اور نماز کے بعد باتیں کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ پھر میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا یا تہائی رات تک۔

(۱۴۶۴)حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ قَالَ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِىُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ اَبِى الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَرْزَةَ الْاَسْلَمِىَّ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْرَاُ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْمِائَةِ اِلَى السِّتِّيْنَ وَ كَانَ يَنْصَرِفُ حِيْنَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا وَجْهَ بَعْضٍ۔

(۱۴۶۴) حضرت ابو برزۃ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو تہائی رات تک دیر سے پڑھا کرتے تھے اور عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو اور عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے اور فجر کی نماز میں سو آیات سے لے کر ساٹھ آیات تک پڑھا کرتے تھے اور نماز سے فارغ ہوتے تو ہم ایک دوسرے کو پہچان لیتے تھے۔

۲۵۹: باب كَرَاهَةِ تَاْخِيْرِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَامُوْمُ اِذَا

باب: اس بات کے بیان میں کہ مختار (مستحب) وقت سے نماز کو تاخیر سے پڑھنا مکروہ ہے اور جب

اَخَّرَهَا الْاِمَامُ

امام تاخیر کرے تو مقتدی بھی ایسے ہی کریں

(۱۴۶۵)حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَ اَبُوْكَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَآءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا اَوْ يُمِيتُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا۔

(۱۴۶۵)حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس وقت کیا کرو گے جب تم پر ایسے حکمران ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے دیر کر کے پڑھیں گے یا نماز کو اس کے وقت سے مٹا ڈالیں گے؟ تو میں نے عرض کیا کہ اس وقت میرے لیے کیا حکم ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا لیکن اگر اُن کے ساتھ بھی پالو تو پڑھ لینا کیونکہ وہ تمہارے لیے نفل نماز ہو جائے گی۔ راوی خلف نے لفظ عَنْ وَقْتِهَا کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۴۶۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِي اُمَرَآءُ يُمِيتُوْنَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَاِلَّا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ۔

(۱۴۶۶)حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابوذر! عنقریب میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو نماز کو (اپنے وقت سے) مٹا ڈالیں گے تو تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا تو اگر تو نے نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لیا تو وہ نماز (جو حاکم کے ساتھ پڑھی گئی) تیرے لیے نفل ہوگی ورنہ تو نے تو اپنی نماز پوری کر ہی لی۔

(۱۴۶۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيْلِي اَوْصَانِي اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ وَاَنْ اُصَلِّيَ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَ الْقَوْمَ قَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ وَاِلَّا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً۔

(۱۴۶۷)حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ میں سنوں اور فرمانبرداری کروں اگر چہ ہاتھ پاؤں کٹا ہوا غلام ہو اور یہ کہ میں نماز کو اپنے وقت پر پڑھوں اگر تو لوگوں کو پائے کہ انہوں نے نماز پڑھ لی ہے تو تو نے اپنی نماز پہلے ہی پوری کر لی ورنہ وہ نماز تیرے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۱۴۶۸)وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ

(۱۴۶۸)حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور (ساتھ ہی) میری ران پر ہاتھ مارا کہ تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں باقی رہ جائے گا جو نماز کو اپنے وقت سے تاخیر کر کے پڑھیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ایسے وقت کے لیے مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا پھر اپنی

يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَاِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَاَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ۔

ضرورت پوری کرنے کے لیے جانا پھر اگر نماز کی اقامت کہی جائے اس حال میں کہ تم مسجد میں ہو تو نماز پڑھ لینا۔

(۱۴۶۹)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّآءِ قَالَ اَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلٰوةَ فَجَآءَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهٗ صَنِيْعَ ابْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلٰى شَفَتِهٖ فَضَرَبَ فَخِذِيْ وَقَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَضَرَبَ فَخِذِيْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَضَرَبَ فَخِذِيْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا اُصَلِّيْ۔

(۱۴۶۹) حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن زیاد نے نماز میں تاخیر کی تو حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے۔ میں نے ان کے لیے کرسی ڈالی وہ اس کرسی پر بیٹھے تو میں نے ان سے ابن زیاد کے کام کا ذکر کیا تو انہوں نے اپنے ہونٹ دبائے اور میری ران پر مارا اور فرمایا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا جس طرح تو نے مجھ سے پوچھا ہے اور انہوں نے بھی میری ران پر مارا جس طرح میں نے تیری ران پر مارا اور فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا اور اگر تو نے نماز اُن کے ساتھ بھی پالی تو پڑھ لینا تو یہ مت کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے اس لیے اب میں نماز نہیں پڑھتا۔

(۱۴۷۰)وَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ نَعَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اَوْ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِيْتَ فِيْ قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَاِنَّهَا زِيَادَةُ خَيْرٍ۔

(۱۴۷۰) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارا کیا حال ہوگا یا فرمایا کہ تیرا کیا حال ہوگا کہ جب تو ایسے لوگوں میں باقی رہ جائے گا جو نماز کو اپنے وقت سے دیر کر کے پڑھتے ہیں؟ تو نماز کو اپنے وقت پر پڑھ۔ تو اگر (اس کے بعد) نماز کھڑی ہو جائے تو تو ان کے ساتھ نماز پڑھ کیونکہ یہ زیادہ بہتر ہے۔

(۱۴۷۱)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ مَطَرٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ نُصَلِّيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ اُمَرَآءَ فَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِيْ ضَرْبَةً اَوْجَعَتْنِيْ وَقَالَ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ عَنْ ذٰلِكَ فَضَرَبَ فَخِذِيْ وَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ

(۱۴۷۱) حضرت ابوالعالیہ براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم جمعہ کے دن حکمرانوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں وہ نماز میں تاخیر کرتے ہیں۔ راوی ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میری ران پر ایک ہاتھ مارا تو مجھے درد ہونے لگا اور فرمایا کہ میں نے بھی اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھو اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل کر دیا کرو۔ راوی نے کہا' حضرت عبداللہ نے مجھ سے ذکر کیا

مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ذُكِرَ لِىْ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ ضَرَبَ فَخِذَ اَبِىْ ذَرٍّ۔

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی ران پر بھی ہاتھ مارا تھا۔

۲۶۰: باب فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ وَ بَيَانِ التَّشْدِيْدِ فِى التَّخَلُّفِ عَنْهَا وَاَنَّهَا فَرْضُ كِفَايَةٍ

باب: نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت اور اس کے چھوڑنے میں سخت وعید اور اس کے فرضِ کفایہ ہونے کے بیان میں

(۱۴۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَ عِشْرِيْنَ جُزْئًا۔

(۱۴۷۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا پچیس گنا اُس نماز سے افضل ہے جو تم میں سے کوئی اکیلا نماز پڑھے۔

(۱۴۷۳) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةٌ فِى الْجَمِيْعِ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً قَالَ وَ تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِى صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ [الاسراء:۷۸] ﴿اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾۔

(۱۴۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو (قرآن کی یہ آیت) پڑھو: ﴿اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾

(۱۴۷۴) وَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدٌ وَّ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ بِخَمْسَةٍ وَ عِشْرِيْنَ جُزْءًا۔

(۱۴۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

(۱۴۷۵) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا اَفْلَحُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ۔

(۱۴۷۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے والے کی پچیس نمازوں کے برابر ہے۔

(۱۴۷۶) حَدَّثَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ

(۱۴۷۶) حضرت عمر بن عطاء بن ابی خوار فرماتے ہیں کہ ہم حضرت

قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ عَطَآءِ بْنِ اَبِی الْخُوَارِ اَنَّهٗ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اِذْ مَرَّ بِهِمْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ خَتَنُ زَيْدِ بْنِ زَبَّانَ مَوْلَى الْجُهَنِيِّيْنَ فَدَعَاهُ نَافِعٌ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةٌ مَعَ الْاِمَامِ اَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ صَلٰوةً يُصَلِّيْهَا وَحْدَهٗ۔

نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوعبداللہ وہاں سے گزرے۔ حضرت نافع نے انہیں بلا لیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کے ساتھ ایک نماز پڑھنا اکیلے پچیس نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

(۱۴۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

(۱۴۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے والے سے ستائیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

(۱۴۷۸) وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ سَبْعًا وَّ عِشْرِيْنَ۔

(۱۴۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا (اُس کے) اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔

(۱۴۷۹) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ بِضْعًا وَّ عِشْرِيْنَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِیْ رِوَايَتِهٖ بِسَبْعٍ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

(۱۴۷۹) اس سند میں ابن نمیر نے بیس اور کچھ زیادہ اور ابوبکر کی روایت میں ستائیس درجہ ہے۔

(۱۴۸۰) وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِضْعًا وَّ عِشْرِيْنَ۔

(۱۴۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ زیادہ اور بیس۔

(۱۴۸۱) وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَ نَاسًا فِیْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْهَا فَاٰمُرَ بِهِمْ فَيُحَرِّقُوْا عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ بُيُوْتَهُمْ وَلَوْ عَلِمَ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا لَشَهِدَهَا يَعْنِیْ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ۔

(۱۴۸۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو نمازوں میں موجود نہ پایا تو فرمایا کہ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر اُن آدمیوں کی طرف جاؤں جو نماز سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ پھر میں لکڑیاں جمع کروا کے ان کے گھروں کو جلا ڈالنے کا حکم دوں اور اگر ان میں سے کسی کو معلوم ہو جائے کہ انہیں گوشت سے پُر ہڈی ملے گی تو وہ اس نماز یعنی عشاء کی نماز میں ضرور حاضر ہو۔

(۱۴۸۲)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَثْقَلَ صَلٰوةٍ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَآءِ وَ صَلٰوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَ تَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّىَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِىَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِّنْ حَطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ۔

(۱۴۸۲)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اور اگر وہ جان لیں کہ ان نمازوں میں کتنا (اجر وثواب ہے) تو یہ ان نمازوں کو پڑھنے کے لیے ضرور آئیں اگر چہ ان کو گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے اور میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں نماز کا حکم دوں پھر وہ قائم کی جائے پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر چلوں کہ لکڑیوں کا ڈھیر اُن کے ساتھ ہو۔ان لوگوں کی طرف جو (جان بوجھ کر) نماز میں حاضر نہیں ہوتے' ان کے گھروں کو آگ کے ساتھ جلا ڈالوں۔

(۱۴۸۳)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَانِىْ اَنْ يَّسْتَعِدُّوْا لِىْ بِحُزَمٍ مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحَرَّقُ بُيُوْتٌ عَلٰى مَنْ فِيْهَا۔

(۱۴۸۳)حضرت ہمام بن منبہ اُن چند چیزوں میں سے نقل فرماتے ہیں جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی ہیں۔اُن احادیث میں یہ حدیث ذکر فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں اپنے جوانوں کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ان گھروں پر آگ لگا دوں جن میں وہ ہیں۔

(۱۴۸۴)وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

(۱۴۸۴)اس سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث نقل فرمائی۔

(۱۴۸۵)وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ سَمِعَهٗ مِنْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ۔

(۱۴۸۵)حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے لیے فرمایا کہ جو جمعہ (کی نماز) سے پیچھے رہ جاتے ہیں کہ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ایسے آدمیوں کے گھروں پر آگ لگا دوں جو جمعہ (کی نماز) سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

۲۶۱: باب يُجِبُّ اِيْتَانِ الْمَسْجِدِ عَلٰى مَنْ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ جو اذان کی آواز

سَمِعَ النِّدَآءَ

سنے اُس کیلئے مسجد میں آنا واجب ہے

(۱۴۸۶)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ۔

(۱۴۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا آدمی آیا۔ اُس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا کوئی ایسا رہبر نہیں ہے جو مجھے مسجد کی طرف لے کر آئے۔ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اس لیے پوچھا تا کہ اسے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مل جائے۔ آپ نے اُسے اجازت دے دی۔ جب وہ پشت پھیر کر جانے لگا تو آپ نے اُسے بلایا اور فرمایا کیا تو (نماز کے لیے اذان) کی آواز سنتا ہے؟ اُس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تیرے لیے ضروری ہے کہ مسجد میں آ کر نماز پڑھ۔

۲۶۲:باب صَلَاةِ الْجُمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى

باب: اس بات کے بیان میں کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنن ہدیٰ میں سے ہے

(۱۴۸۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ نَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَاَيْتَنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ۔

(۱۴۸۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم دیکھتے تھے کہ سوائے منافق کے نماز سے کوئی بھی پیچھے نہیں رہتا تھا۔ جس کا نفاق ظاہر ہو یا وہ بیمار ہو۔ اگر بیمار ہوتا تو بھی دو آدمیوں کے سہارے چلتا ہوا (مسجد میں) نماز پڑھنے کے لیے آ جاتا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنن ہدیٰ سکھایا ہے (ہدایت کی باتیں) اور سنن ہدیٰ میں یہ کہ اس مسجد میں نماز پڑھنا کہ جس میں اذان دی جاتی ہو۔

(۱۴۸۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ اَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَآءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ

(۱۴۸۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی یہ چاہتا ہو کہ وہ کل اسلام کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اُن ساری نمازوں کی حفاظت کرے جہاں سے اُنہیں پکارا جاتا ہے (یعنی اذان)۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے طریقے متعین کر دیے ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں

سُنَنِ الْهُدٰی وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِیْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّیْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰی مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّيَرْفَعُهٗ بِهَا دَرَجَةً وَّ يَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰی بِهٖ يُهَادٰی بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰی يُقَامَ فِی الصَّفِّ۔

نماز پڑھو جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والے اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم نے اپنے نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ دیا ہے اور اگر تم اپنے نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی آدمی نہیں جو پاکی حاصل کرے اور اچھی طرح پاکی حاصل کرے۔ پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے ہر قدم پر جو وہ رکھتا ہے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کے ایک درجے کو بلند کرتا اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ منافق کے سوا کوئی بھی نماز سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہ جس کا نفاق ظاہر ہو جاتا اور ایک آدمی جسے دو آدمیوں کے سہارے لایا جاتا تھا یہاں تک کہ اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔

۲۶۳: باب النَّهْیِ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ اِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

باب: جب مؤذن اذان دیدے تو مسجد سے نکلنے کی ممانعت کے بیان میں

(۱۴۸۹) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا فِی الْمَسْجِدِ مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِیْ فَاَتْبَعَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَصَرَهٗ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ۔

(۱۴۸۹) حضرت ابوشعثاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو مؤذن نے اذان دی تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور مسجد سے جانے لگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی نگاہ سے اُس کا پیچھا کرتے رہے یہاں تک کہ وہ مسجد سے نکل گیا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آدمی نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

(۱۴۹۰) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْمَكِّیُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِیِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَرَاٰی رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْاَذَانِ فَقَالَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ۔

(۱۴۹۰) حضرت اشعث بن ابی شعثاء صحابی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے ایک آدمی کو اذان کے بعد مسجد سے نکلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

۲۶۴: باب فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِیْ جَمَاعَةٍ

باب: عشاء اور صبح (فجر) کی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۱۴۹۱) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ

(۱۴۹۱) حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت

سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهٗ فَقَعَدْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور اکیلے بیٹھ گئے تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس آدمی نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اُس نے آدھی رات قیام کیا اور جس آدمی نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا کہ اُس نے ساری رات قیام کیا۔ (مطلب یہ کہ اللہ جل جلالہٗ اُس کے نامہ اعمال میں ساری رات عبادت کا ثواب لکھتا ہے)۔

(۱۴۹۲)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سَهْلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۱۴۹۲) حضرت عثمان بن حکیم رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح سے نقل کی گئی ہے۔

(۱۴۹۳)حَدَّثَنِيْ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ فِيْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهٗ فَيَكُبَّهٗ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔

(۱۴۹۳) حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے۔ اللہ کی ذمہ داری میں خلل نہ ڈالو تو جو اس طرح کرے گا اللہ اُسے اوندھے مُنہ جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔

(۱۴۹۴)وَ حَدَّثَنِيْهِ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْقَسْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔

(۱۴۹۴) حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جندب قسری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے۔ کوئی اللہ کی ذمہ داری میں خلل نہ ڈالے تو جو آدمی اللہ سے کسی چیز کے ساتھ اللہ کی ذمہ داری کو طلب کرے گا تو اللہ اُسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔

(۱۴۹۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبِ ابْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَكُبَّهٗ فِيْ

(۱۴۹۵) حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح یہ حدیث نقل کی ہے لیکن اس میں اوندھے مُنہ جہنم کی آگ میں ڈالے جانے کا ذکر

نَارِ جَهَنَّمَ۔

نہیں ہے۔

۲۶۵:باب الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ

باب: کسی عذر کی وجہ سے جماعت چھوڑنے کی رخصت کے بیان میں

(۱۴۹۶)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَوَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي مُصَلًّى أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُو عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ لَهُ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِينَ قَالَ فَقَالَ

(۱۴۹۶)حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے وہ صحابی ہیں جو انصار میں سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری بینائی ختم ہوگئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں اور جب بارش ہوتی ہے تو میرے اور اُن کے درمیان ایک نالہ ہے جو بہتا ہے جس کی وجہ سے میں ان کی مسجد میں ان کو نماز پڑھانے کے لیے نہیں آسکتا اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں تاکہ میں اس جگہ کو (جہاں آپ نماز پڑھائیں) میں اپنی نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اسی طرح کروں گا اگر اللہ نے چاہا تو۔ عتبان کہتے ہیں کہ اگلے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دن چڑھے ہی میرے ہاں تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر آنے کی) اجازت طلب فرمائی اور میں نے آپ کو اجازت دی۔ آپ گھر میں داخل ہوئے۔ ابھی آپ بیٹھے نہیں تھے اور فرمایا کہ تو کہاں چاہتا ہے کہ ہم تیرے گھر میں نماز پڑھیں؟ عتبان کہتے ہیں کہ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ آپ نے دو رکعتیں نماز کی پڑھائیں۔ پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔ عتبان کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کے لیے حریرہ بنایا ہوا تھا۔ ہم نے آپ کو روکا کہ آپ کو وہ حریرہ کھلائیں اور ہمارے اردگرد کے لوگ بھی آگئے۔ یہاں تک کہ گھر میں کچھ لوگوں کا ایک اجتماع ہوگیا۔ ان لوگوں میں سے ایک کہنے والا نے کہا کہ مالک بن دخشن کہاں ہے؟ ان میں سے کسی نے (جذبات میں آکر) کہا: یہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ اَحَدُ بَنِيْ سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَصَدَّقَهُ بِذٰلِكَ۔

کہ وہ تو منافق ہے' وہ اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت نہیں کرتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے اس طرح نہ کہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے جو لا الٰہ الا اللہ کہا ہے وہ اس سے صرف اللہ کی رضا چاہتا ہے۔ عتبان کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں (ان لوگوں میں سے کسی نے) کہا کہ ہم نے اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقوں کے لیے کرتا دیکھا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اللہ کی رضا کی خاطر لا الٰہ الا اللہ کہے اللہ نے اُس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا ہے۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت حصین بن محمد رضی اللہ عنہ انصاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو محمود بن ربیع نے بیان کی ہے تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔ حضرت حصین بن محمد رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی سالم کے سردار ہیں۔

(۱۴۹۷) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ اَوِ الدُّخَيْشِنِ وَ زَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَفَرًا فِيْهِمْ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا اَظُنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ فَحَلَفْتُ اِنْ رَجَعْتُ اِلٰى عِتْبَانَ اَنْ اَسْاَلَهٗ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُهٗ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهٗ وَهُوَ اِمَامُ قَوْمِهٖ فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيْهِ كَمَا حَدَّثَنِيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَرَآئِضُ وَ اُمُوْرٌ نُرٰى اَنَّ الْاَمْرَ انْتَهٰى اِلَيْهَا فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ۔

(۱۴۹۷) حضرت عتبان بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ پھر آگے حدیث اسی طرح بیان کی سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ہے کہ ایک نے کہا کہ مالک بن دُخشن یا دُخیشن کہاں ہے؟ محمود (جو کہ راویٔ حدیث ہیں) کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث چند آدمیوں سے بیان کی۔ اُن میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرا خیال نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو جو تو نے کہا ہے۔ محمود راوی نے کہا کہ پھر میں نے قسم کھائی کہ میں عتبان کی طرف جا کر ان سے پوچھوں گا تو میں ان کی طرف گیا تو میں نے ان کو بہت بوڑھا پایا' ان کی بینائی جاتی رہی تھی اور وہ اپنی قوم کے امام تھے۔ تو میں ان کے پہلو کی طرف جا کر بیٹھ گیا اور میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے اسی طرح حدیث بیان کی جیسے پہلے بیان کی تھی۔ زہری کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد بہت سی چیزیں فرض ہوئیں اور احکام نازل ہوئے اور ہم نے دیکھا کہ کام (دین) ان پر انتہا ہو گیا تو جو اس کی استطاعت رکھتا ہے کہ دھوکہ نہ کھائے تو وہ دھوکہ نہ کھائے۔

(۱۴۹۸) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ اِنِّيْ لَاَعْقِلُ مَجَّةً مَجَّهَا

(۱۴۹۸) حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کلی کرنا یاد ہے کہ جو کلی آپ نے ہمارے گھر کے ڈول سے کی تھی۔ حضرت محمود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عتبان بن مالک

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ دَلْوٍ فِيْ دَارِنَا قَالَ مَحْمُوْدٌ فَحَدَّثَنِيْ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بَصَرِيْ قَدْ سَآءَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى قَوْلِهٖ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ وَ حَبَسْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَشِيْشَةٍ صَنَعْنَا هَالَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ زِيَادَةِ يُوْنُسَ وَ مَعْمَرٍ۔

رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمایا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ پھر آگے ایسی حدیث بیان فرمائی جو ابھی گزری یہاں تک کہ آپ نے ہمیں دو رکعتیں نماز پڑھائیں اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جشیشہ کھلانے کے لیے روک لیا جو ہم نے آپ کے لیے بنایا تھا اور اس کے بعد حدیث میں یونس اور معمر کی زیادتی کا ذکر نہیں ہے۔

۲۶۶: باب جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى حَصِيْرٍ وَ خُمْرَةٍ وَ ثَوْبٍ وَ غَيْرِهِمَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ

باب: جماعت کے ساتھ نوافل اور پاک چٹائی وغیرہ پر نماز پڑھنے کے جواز کے بیان میں

(۱۴۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآئِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

(۱۴۹۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُن کی دادی ملیکہ رضی اللہ عنہا نے ایک کھانے پر جو انہوں نے بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا تو آپ نے اس کھانے میں سے کھایا' پھر فرمایا: کھڑے ہو جاؤ میں تمہارے (خیر و برکت) کے لیے نماز پڑھوں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک چٹائی لے کر کھڑا ہو گیا جو کثرتِ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو گئی تھی۔ میں نے اس پر پانی چھڑکا۔ پھر اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ میں نے اور ایک یتیم نے آپ کے پیچھے ایک صف باندھی اور بڑھیا ملیکہ بھی ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئی پھر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی پھر آپ تشریف لے گئے۔

(۱۵۰۰) وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ شَيْبَانُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا فَرُبَّمَا تَحْضُرُ الصَّلٰوةُ وَهُوَ فِيْ بَيْتِنَا قَالَ فَيَاْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِيْ تَحْتَهٗ فَيُكْنَسُ ثُمَّ يُنْضَحُ ثُمَّ يَؤُمُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَقُوْمُ خَلْفَهٗ فَيُصَلِّيْ

(۱۵۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے اچھے اخلاق والے تھے بعض مرتبہ آپ ہمارے گھر میں ہوتے تھے تو نماز کا وقت آ جاتا تو اس چٹائی کو اُٹھانے کا حکم فرماتے جس چٹائی پر آپ تشریف فرماتے۔ پھر اسے صاف کیا جاتا پھر اسے پانی سے دھویا جاتا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام بنتے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور کھجور کے پتوں کی بنی

بِنَا قَالَ وَ كَانَ بِسَاطُهُمْ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ۔

ہوئی ہوتی تھی۔

(۱۵۰۱)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّيْ وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلَا صَلِّيَ بِكُمْ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَصَلّٰى بِنَا فَقَالَ رَجُلٌ لِثَابِتٍ اَيْنَ جَعَلَ اَنَسًا مِّنْهُ قَالَ جَعَلَهٗ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ دَعَالَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُوَيْدِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ فَدَعَالِيْ بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِيْ اٰخِرِ مَا دَعَا لِيْ بِهٖ اَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَ بَارِكْ لَهٗ فِيْهِ۔

(۱۵۰۱)حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر داخل ہوئے جبکہ گھر میں مَیں اور میری والدہ اور اُمّ حرام میری خالہ تھیں۔آپ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں اور وہ وقت کسی نماز (فرض) کا بھی نہیں تھا۔ایک آدمی نے ثابت سے پوچھا کہ آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہاں کھڑا کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے انہیں اپنی دائیں طرف کھڑا کیا۔ پھر آپ نے ہمارے گھر والوں کے لیے ہر طرح کی دنیا و آخرت کی بھلائی کی دُعا فرمائی۔ میری والدہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! انس آپ کا ایک چھوٹا سا خادم ہے اس کے لیے آپ دُعا فرمائیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے میرے لیے ہر طرح کی بھلائی کی دُعا فرمائی اور دُعا کے آخر میں جو میرے لیے تھی اس کے ساتھ یہ فرمایا: اے اللہ! ان کے مال اور ان کی اولاد میں کثرت اور ان کے لیے اس میں برکت عطا فرما۔

(۱۵۰۲)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعَ مُوْسَى بْنَ اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْ خَالَتِهٖ قَالَ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا۔

(۱۵۰۲)حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور ان کی والدہ یا ان کی خالہ کو نماز پڑھائی اور ارشاد فرمایا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف کھڑا کیا اور (اُس) خاتون کو ہمارے پیچھے کھڑا کیا۔

(۱۵۰۳)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۱۵۰۳)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۱۵۰۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ كِلَا هُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَاَنَا حِذَآءَهٗ وَ رُبَّمَا اَصَابَنِيْ ثَوْبُهٗ اِذَا سَجَدَ وَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَةٍ۔

(۱۵۰۴)حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے اور بعض مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میرے ساتھ لگتے تھے جب سجدہ کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۱۵۰۵)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیُّ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَهٗ يُصَلِّیْ عَلٰى حَصِيْرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ۔

(۱۵۰۵) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چٹائی پر نماز پڑھتے ہوئے پایا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرما رہے تھے۔

۲۶۷: باب فَضْلِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فِیْ جَمَاعَةٍ وَ فَضْلِ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ وَ كَثْرَةِ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَ فَضْلِ الْمَشْیِ اِلَيْهَا

باب: فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت اور نماز کے انتظار اور کثرت کے ساتھ مسجد کی طرف قدم اُٹھانے اور اُس کی طرف چلنے کی فضیلت کے بیان میں

(۱۵۰۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْكُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَ صَلٰوتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ بِضْعًا وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَّ ذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ فَلَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَ حُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِی الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِیَ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلٰئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَالَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَالَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ۔

(۱۵۰۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کا اپنے گھر میں نماز پڑھنے پر اور اس کا بازار میں نماز پڑھنے پر کچھ اوپر بیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور یہ اس لیے کہ تم میں سے کوئی جب وضو کرتا اور خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد میں آتا ہے اسے نماز کے علاوہ کسی نے نہیں اُٹھایا اور نہ ہی نماز کے علاوہ اس کا کسی چیز کا ارادہ ہے تو کوئی قدم نہیں اُٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے (ایک قدم) کے بدلہ میں اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ نماز ہی کے حکم میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اسے روکے رکھتی ہے (یعنی جب تک نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے) اور فرشتے تمہارے لیے دُعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی اسی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے جس میں اس نے نماز پڑھی ہے (فرشتے) کہتے رہتے ہیں اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ جب تک وہ انہیں تکلیف نہ دے اور جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو (وہ فرشتے دُعا ہی کرتے رہتے ہیں)۔

(۱۵۰۷)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ قَالَ اَنَا عَبْثَرٌ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ۔

(۱۵۰۷) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے اِس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۵۰۸)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُصَلِّیْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِیْ مَجْلِسِهٖ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُحْدِثْ وَاَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ۔

(۱۵۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک تم میں سے کوئی اپنی نماز پڑھنے کی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے (دُعا کرتے رہتے ہیں اور) کہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ جب تک وہ آدمی بے وضو نہ ہو اور تم میں سے ہر ایک نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک کہ اسے نماز روکے رکھتی ہے۔ (نماز کے انتظار میں)

(۱۵۰۹)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلٰوةٍ مَا كَانَ فِیْ مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ وَ تَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ اَوْ يُحْدِثَ قُلْتُ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُوْ اَوْ يَضْرِطُ۔

(۱۵۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ نماز کے انتظار میں رہے اور فرشتے (اس کے لیے دُعا کرتے ہیں اور) کہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ یہاں تک کہ وہ واپس چلا جائے یا اسے حدث لاحق ہو جائے۔ میں نے عرض کیا کہ حدث کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہوا خارج کردے۔

(۱۵۱۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ لَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَّنْقَلِبَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةُ۔

(۱۵۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی نماز ہی کے حکم میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اسے روکے رکھتی ہے (انتظار میں ہوتا ہے) گھر جانے میں نماز کے علاوہ اور کوئی چیز اسے نہیں روکتی۔

(۱۵۱۱)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فِیْ صَلٰوةٍ مَالَمْ يُحْدِثْ تَدْعُوْلَهٗ

(۱۵۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی جب تک نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے تو وہ نماز ہی کے حکم میں رہتا ہے اور جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو تو فرشتے اس کے لیے دُعا کرتے ہیں: اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر

الْمَلٰئِكَةُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔

رحم فرما۔

(۱۵۱۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا۔

(۱۵۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی۔

۲۶۸: باب فَضْلُ كَثْرَةِ الْخُطَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

باب: مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اُٹھا کر جانے والوں کی فضیلت کے بیان میں

(۱۵۱۳)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ اِلَيْهَا مَمْشًى فَاَبْعَدُهُمْ وَالَّذِیْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰی يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِیْ يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَنَامُ وَ فِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ كُرَيْبٍ حَتّٰی يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ فِيْ جَمَاعَةٍ۔

(۱۵۱۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے نماز کا سب سے بڑا اجر اُس آدمی کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ دُور سے اس کی طرف چل کر آتا ہے' پھر جو ان کے بعد میں آنے والا ہو اور وہ آدمی جو امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور اس آدمی کا اجر اُس آدمی سے زیادہ ہے جو نماز پڑھتا ہے پھر سو جاتا ہے اور ابوکریب کی روایت میں ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے۔

(۱۵۱۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰی قَالَ اَنَا عَبْثَرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَّا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَ كَانَ لَا تُخْطِئُهٗ صَلٰوةٌ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ قُلْتُ لَهٗ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِي الظَّلْمَآءِ وَفِي الرَّمْضَآءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِیْ اَنَّ مَنْزِلِیْ اِلٰی جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِیْ مَمْشَایَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَ رُجُوْعِیْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰی اَهْلِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ۔

(۱۵۱۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی تھا کہ جس کو میرے سے زیادہ کوئی آدمی اسے نہیں جانتا کہ وہ مسجد سے اتنی دُور ہے اور اس کی کوئی نماز بھی نہیں چھوٹتی تھی تو میں نے اس سے کہا کہ اگر تو ایک گدھا خرید لے کہ جس پر تو سوار ہو کر اندھیرے میں اور گرمیوں میں آیا کرے۔ اس نے کہا کہ میرے لیے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں کہ میرا گھر مسجد کے کونے میں ہو بلکہ میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا لکھا جائے اور واپس جانا جب میں اپنے گھر کی طرف واپس جاؤں تو یہ بھی لکھا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے یہ سارا ثواب تیرے لیے جمع کر دیا ہے۔

(۱۵۱۵) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ كِلَاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِنَحْوِهٖ۔

(۱۵۱۵) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۵۱۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا

(۱۵۱۶) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کا ایک آدمی

عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بَیْتُهٗ اَقْصٰی بَیْتٍ فِی الْمَدِیْنَةِ فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلٰوةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّعْنَا لَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ یَافُلَانُ لَوْ اَنَّكَ اشْتَرَیْتَ حِمَارًا یَقِیْكَ مِنَ الرَّمْضَآءِ وَ یَقِیْكَ مِنْ هَوَامِّ الْاَرْضِ قَالَ اَمَ وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ بَیْتِیْ مُطَنَّبٌ بِبَیْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَمَلْتُ بِهٖ حِمْلًا حَتّٰی اَتَیْتُ بِهٖ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ ذَكَرَ لَهٗ اَنَّهٗ یَرْجُوْ فِیْ اَثَرِهِ الْاَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ۔

تھا اُس کا گھر مدینہ منورہ سے بہت دُور تھا اور اس کی کوئی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھوٹتی بھی نہیں تھی۔ حضرت اُبی فرماتے ہیں کہ ہمیں اس کی اِس تکلیف کا احساس ہوا تو میں نے اس آدمی سے کہا اے فلاں! کاش کہ تو ایک گدھا خرید لیتا جو تجھے گرمی اور زمین کے کیڑے مکوڑوں سے بچاتا تو اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر محمد ﷺ کے قریب ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی کی یہ بات ناگوار لگی۔ میں اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے آپ کو اس آدمی کی اس بات سے آگاہ کیا۔ آپ نے اس آدمی کو بلایا تو اس نے اسی بات کی طرح آپ کے سامنے ذکر کیا اور یہ کہ میں اپنے قدموں کے اجر کی اُمید رکھتا ہو۔ نبی ﷺ نے اس آدمی سے فرمایا کہ تجھے وہی اَجر ملے گا جس کی تو نے نیت کی ہے۔

(۱۵۱۷)حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَزْهَرَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ نَا وَكِیْعٌ قَالَ نَا اَبِیْ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۱۵۱۷) حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح یہ حدیث بھی نقل کی گئی۔

(۱۵۱۸)حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا زَكَرِیَّآءُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَیْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَتْ دِیَارُنَا نَائِیَةً مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّبِیْعَ بُیُوْتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً۔

(۱۵۱۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر مسجد سے دُور تھے تو ہم نے چاہا کہ ہم اپنے گھروں کو بیچ دیں اور مسجد کے قریب گھر لے لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرما دیا اور فرمایا کہ تمہارے لیے ہر قدم کے ساتھ ایک درجہ ہے۔

(۱۵۱۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِی الْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلَمَةَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّكُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا

(۱۵۱۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد کے گرد کچھ جگہیں خالی ہوئیں تو بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں تو یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ مجھے تمہاری یہ بات پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! ہم نے یہ ارادہ کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی سلمہ! اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں

ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ۔

(آپ نے دوبارہ فرمایا) اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔

(۱۵۲۰)حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ كَهْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبِقَاعُ خَالِيَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ فَقَالُوْا مَا كَانَ يَسُرُّنَا اَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا۔

(۱۵۲۰) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ وہ مسجد کے قریب والی جگہوں میں منتقل ہو جائیں۔ راوی نے کہا کہ وہاں کچھ مکان خالی تھے۔ یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: اے بنی سلمہ! تم اپنے گھروں میں رہو' تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ اب ہمیں (مسجد کے قریب) منتقل ہونے کی اتنی خوشی نہ ہوتی۔ (جتنی کہ آپ کے یہ فرمانے پر کہ تمہارے قدموں کے نشانات بھی لکھے جاتے ہیں)۔

۲۶۹: باب الْمَشْيِ اِلَى الصَّلٰوةِ تُمْحٰى بِهِ الْخَطَايَا وَتُرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ

باب: مسجد کی طرف نماز کے لیے جانے والے کے ایک ایک قدم پر گناہ مٹ جاتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں

(۱۵۲۱)حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ اَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَآئِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ اِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً۔

(۱۵۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے گھر میں طہارت حاصل کرے (وضو کرے) پھر وہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر کی طرف چلے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک فریضہ کو پورا کرے تو اُن کے قدموں میں سے ایک سے گناہ مٹیں گے اور دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا۔

(۱۵۲۲)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ كِلَا هُمَا عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِيْ حَدِيْثِ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ

(۱۵۲۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور ابوبکر کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں سے پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا اُس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟ صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ اس پر سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے

شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا۔

کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(۱۵۲۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْكُرَیْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰی بَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ وَمَا یُبْقِیْ ذٰلِكَ مِنَ الدَّرَنِ۔

(۱۵۲۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال اُس گہری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر بہہ رہی ہو اور وہ روزانہ اس میں سے پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ حسن کہنے لگا کہ پھر تو اُس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔

(۱۵۲۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ۔

(۱۵۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی صبح کے وقت مسجد کی طرف آتا ہے یا شام کے وقت تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ضیافت تیار رکھتے ہیں کہ وہ صبح آئے یا شام آئے۔

۲۷۰: باب فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِیْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ

باب: صبح (فجر) کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے اور مسجدوں کی فضیلت کے بیان میں

(۱۵۲۵)وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَیْرٌ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِیْرًا كَانَ لَا یَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْهِ الصُّبْحَ اَوِ الْغَدَاةَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَ كَانُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ فَیَاْخُذُوْنَ فِیْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ فَیَضْحَكُوْنَ وَ یَتَبَسَّمُ۔

(۱۵۲۵) حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں بہت زیادہ۔ آپ اپنی اس جگہ سے کھڑے نہیں ہوتے تھے جس جگہ صبح کی نماز پڑھتے تھے جب تک کہ سورج نہ نکل آتا پھر جب سورج نکل آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور لوگ باتیں کرتے رہتے تھے اور زمانہ جاہلیت کا تذکرہ کرتے اور ہنستے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسکراتے۔

(۱۵۲۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِیَّاءَ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ جَلَسَ فِیْ مُصَلَّاهُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا۔

(۱۵۲۶) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تھے تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج خوب اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

(۱۵۲۷)وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ کِلَا هُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَقُوْلَا حَسَنًا۔

(۱۵۲۷) حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے اِس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۵۲۸)وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ قَالَا نَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ ذُبَابٍ فِیْ رِوَایَةِ هَارُوْنَ وَ فِیْ حَدِیْثِ الْاَنْصَارِیِّ حَدَّثَنِی الْحَارِثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مِهْرَانَ مَوْلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَسَاجِدُهَا وَ اَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَسْوَاقُهَا۔

(۱۵۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔

۲۷۱: باب مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ امامت کرنے کا زیادہ مستحق کون ہے؟

(۱۵۲۹)وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا کَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَاُهُمْ۔

(۱۵۲۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو اُن میں سے ایک امام بنے اور اُن میں سے امامت کا مستحق وہ ہے جو اُن میں سے زیادہ (قرآن مجید) پڑھا ہو۔

(۱۵۳۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ وَّ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ کُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۱۵۳۰) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۵۳۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ جَمِیْعًا عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۵۳۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل فرمائی ہے۔

(۱۵۳۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ کِلَا هُمَا عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ نَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ

(۱۵۳۲) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کا امام وہ آدمی بنے جو اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کو سب سے زیادہ جاننے والا ہو اور اگر قرآن مجید کے جاننے میں سب برابر ہوں تو پھر وہ آدمی امام بنے جو رسول اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَآءَ ةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا یُؤَمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا یَقْعُدُ فِیْ بَیْتِهٖ عَلٰی تَکْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ قَالَ الْاَشَجُّ فِیْ رِوَایَتِهٖ مَکَانَ سِلْمًا سِنًّا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا سب سے زیادہ جاننے والا ہوتو اگر سنت کے جاننے میں بھی سب برابر ہوں تو وہ آدمی جس نے ہجرت پہلے کی ہوتو اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو وہ آدمی امام بنے جس نے اسلام پہلے قبول کیا ہو اور کوئی آدمی کسی آدمی کی سلطنت میں جا کر امام نہ بنے اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے سوائے اس کی اجازت کے۔

(۱۵۳۳)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا جَرِیْرٌ وَّ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَا الْاَشَجُّ قَالَ نَا ابْنُ فُضَیْلٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْیَانُ کُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۱۵۳۳) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۱۵۳۴)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ رَجَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ وَاَقْدَمُهُمْ قِرَاءَ ةً فَاِنْ کَانَتْ قِرَآءَ تُهُمْ سَوَآءً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَکْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا تَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ فِیْ اَهْلِهٖ وَلَا فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا تَجْلِسْ عَلٰی تَکْرِمَتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا اَنْ یَّاْذَنَ لَكَ اَوْ بِاِذْنِهٖ۔

(۱۵۳۴) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ لوگوں کا امام وہ آدمی بنے جو اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کا سب سے زیادہ جاننے والا ہو اور سب سے اچھا پڑھتا ہوتو اگر اُن کا پڑھنا برابر ہو تو وہ آدمی امام بنے جس نے ان میں سے پہلے ہجرت کی ہو اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو وہ آدمی امامت کرے جو ان میں سب سے بڑا ہو اور کوئی آدمی کسی آدمی کے گھر میں امام نہ بنے اور نہ ہی اس کی حکومت میں اور نہ ہی اس کے گھر میں اس کی عزت کی جگہ پر بیٹھے سوائے اس کے کہ وہ اجازت دیدے۔

(۱۵۳۵)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ نَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً وَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِیْمًا رَقِیْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اَهْلَنَا فَسَاَلَنَا عَنْ مَنْ تَرَکْنَا مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰی اَهْلِیْکُمْ فَاَقِیْمُوْا فِیْهِمْ وَ عَلِّمُوْهُمْ وَ مُرُوْهُمْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ

(۱۵۳۵) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سب جوان اور ہم عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور ہم آپ کے پاس بیس راتیں ٹھہرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مہربان اور نرم دل تھے۔ آپ کو اس چیز کا خیال ہوگیا کہ ہمیں اپنے وطن جانے کا اشتیاق ہوگیا ہے۔ آپ نے ہم سے پوچھا کہ تم اپنے گھر والوں میں سے کس کو چھوڑ کر آئے ہو تو ہم نے آپ کو اس سے باخبر کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کی طرف واپس جاؤ اور اُن میں ٹھہرو اور ان کو دین کی باتیں سکھاؤ اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے کوئی

اَكْبَرُكُمْ۔

اذان دے۔ پھر تم میں سے جو سب سے بڑا ہو وہ تمہارا امام بنے۔

(۱۵۳۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ح۔

(۱۵۳۶) حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۱۵۳۷)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اَبُوْ سُلَيْمَانَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاسٍ وَ نَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ وَاقْتَصَّا جَمِيْعًا الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

(۱۵۳۷) حضرت مالک بن حویرث ابی سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ہم جوان ہم عمر تھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے گزری۔

(۱۵۳۸)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَ صَاحِبٌ لِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا الْاِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهٖ قَالَ لَنَا اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔

(۱۵۳۸) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے پھر جب ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے ہمیں فرمایا کہ جب نماز کا وقت آئے تو تم اذان دینا اور اقامت کہنا اور تم میں سے جو بڑا ہو اسے اپنا امام بنا لینا۔

(۱۵۳۹)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ نَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ قَالَ نَا خَالِدٌ بْنُ الْحَذَّآءُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ قَالَ الْحَذَّآءُ وَ كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَآءَةِ۔

(۱۵۳۹) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۲۷۲: باب اِسْتِحْبَابِ الْقُنُوْتِ فِيْ جَمِيْعِ الصَّلٰوَاتِ اِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِيْنَ نَازِلَةٌ وَّالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَاسْتِحْبَابِهٖ فِي الصُّبْحِ دَائِمًا وَ بَيَانِ اَنْ مَحَلَّهٗ بَعْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْاَخِيْرَةِ وَ اِسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِهٖ

باب: تمام نمازوں میں قنوت پڑھنے کے استحباب کے بیان میں جب مسلمانوں پر کوئی آفت آئے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنا اور اس کے پڑھنے کا وقت صبح کی نماز میں آخری رکعت میں رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد ہے اور بلند آواز کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے

(۱۵۴۰)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ

(۱۵۴۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت فجر کی نماز میں قرأت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے اور رکوع سے اپنا سر اُٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَ ةِ وَ يُكَبِّرُ وَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَ عَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِىْ يُوْسُفَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَ رِعْلًا وَ ذَكْوَانَ وَ عُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ثُمَّ بَلَغَنَا اَنَّهٗ تَرَكَ ذٰلِكَ لَمَّا اُنْزِلَ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾ [آل عمران:۱۲۸]

وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے پھر کھڑے کھڑے یہ دُعا فرماتے: ''اے اللہ! ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مؤمنوں کو کافروں سے نجات عطا فرما۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی سختی نازل فرما اور ان پر بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی طرح قحط سالی مسلط فرما۔ اے اللہ! قبیلہ لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرما (یعنی اپنی رحمت سے دُور فرما دے) انہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔'' پھر ہمیں یہ بات پہنچی کہ آپ نے یہ دُعا چھوڑ دی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾ ''اے پیغمبر اسلام! اس معاملہ میں) آپ کا کوئی اختیار نہیں ہے (اے اللہ!) ان کو توبہ کی توفیق عطا فرمایا ان کو عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔''

(۱۵۴۱) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِىْ يُوْسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

(۱۵۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے لیکن اس روایت میں كَسِنِىْ يُوْسُفَ تک ہے اس کے بعد اور کچھ ذکر نہیں کیا۔

(۱۵۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِىُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِىْ صَلٰوةٍ شَهْرًا اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ يَقُوْلُ فِىْ قُنُوْتِهٖ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَ طْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِىْ يُوْسُفَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۱۵۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھی۔ جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے کھڑے ہوتے تو یہ دُعا فرماتے: ''اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی سختی نازل فرما۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے قحط کی طرح کا قحط نازل فرما۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد یہ دُعا کرنی چھوڑ دی۔ تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ نے ان کے لیے یہ دعا چھوڑ دی۔ تو مجھے کہا گیا

وَسَلَّمَ تَرَكَ الدُّعَآءَ بَعْدُ فَقُلْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ تَرَكَ الدُّعَآءَ لَهُمْ قَالَ فَقِيْلَ وَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا۔

کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ جن کے لیے نجات کی دعا کی جاتی تھی وہ تو آ گئے ہیں۔

(۱۵۴۳)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي الْعِشَآءَ اِذْ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ اَللّٰهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْاَوْزَاعِيِّ اِلٰى قَوْلِهِ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَابَعْدَهُ۔

(۱۵۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کرنے سے پہلے یہ دُعا کی: ''اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عطا فرما'' پھر اس طرح ذکر فرمائی: كَسِنِيْ يُوْسُفَ تک اور اس کے بعد ذکر نہیں فرمایا۔

(۱۵۴۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَاُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَ يَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَلْعَنُ الْكُفَّارَ۔

(۱۵۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح نماز پڑھاؤں گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر اور عشاء اور صبح (یعنی تمام جہری نمازیں) کی نماز میں قنوت پڑھتے اور مؤمنوں کے لیے دُعا کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

(۱۵۴۵) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَصْحٰبَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّ ذَكْوَانَ وَ لِحْيَانَ وَ عُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ قُرْاٰنًا قَرَاْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدُ اَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَ رَضِيْنَا عَنْهُ۔

(۱۵۴۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر تیس دن تک صبح کے وقت بدُعا فرمائی کہ جنہوں نے بئر معونہ والوں کو شہید کر دیا تھا۔ خاص طور پر رِعل اور ذکوان اور لحیان اور عصیہ والوں کے خلاف بدُعا فرمائی کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے بارے میں جو بئر معونہ میں شہید کر دیے گئے قرآن نازل فرمایا۔ ہم اس حصّے کو پڑھتے بھی رہے پھر بعد میں اسے منسوخ کر دیا گیا۔ ''ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم نے اپنے ربّ سے ملاقات کی وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اُس سے راضی ہوئے۔''

(۱۵۴۶)وَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ

(۱۵۴۶) محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں دُعائے قنوت

هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا۔

پڑھی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں! رکوع کے بعد (حالات) کی آسانی تک۔

(۱۵۴۷)وَ حَدَّثَنِی عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰی رِعْلٍ وَّ ذَكْوَانَ وَ يَقُوْلُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔

(۱۵۴۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رِعل اور ذکوان کے خلاف بددُعا فرماتے اور فرماتے کہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی ہے۔

(۱۵۴۸)وَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَدْعُوْ عَلٰی بَنِیْ عُصَيَّةَ۔

(۱۵۴۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھی جس میں بنی عصیہ کے خلاف بددُعا فرمائی۔

(۱۵۴۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُهٗ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰی اُنَاسٍ قَتَلُوْا اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ۔

(۱۵۴۹) حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی جس میں ان لوگوں کے خلاف بددُعا فرمائی جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ان لوگوں کو شہید کر دیا تھا کہ جن کو قراء (کرام) کہا جاتا تھا۔

(۱۵۵۰)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلٰی سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَی السَّبْعِيْنَ الَّذِيْنَ اُصِيْبُوْا يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ كَانُوْا يُدْعَوْنَ الْقُرَّآءَ فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰی قَتَلَتِهِمْ۔

(۱۵۵۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی لشکر کے لیے اتنا پریشان ہوتا نہیں دیکھا جتنا کہ آپ اُن ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کی وجہ سے پریشان ہوئے کہ جنہیں بئر معونہ میں شہید کر دیا گیا جن کو قراء کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ آپ ایک مہینہ اُن شہداء کے قاتلوں کے خلاف بددُعا فرماتے رہے۔

(۱۵۵۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا حَفْصٌ وَ ابْنُ فُضَيْلٍ

(۱۵۵۱) اس سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی

ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ مَرْوَانُ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَ یَزِیْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ۔

حدیث کی طرح روایت کیا۔

(۱۵۵۲)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا الْاَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا یَلْعَنُ رِعْلًا وَ ذَكْوَانَ وَ عُصَیَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔

(۱۵۵۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ قنوت پڑھتے رہے جس میں آپ رِعل' ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیجتے رہے کہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

(۱۵۵۳)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

(۱۵۵۳) اس سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی۔

(۱۵۵۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَآءٍ مِنْ اَحْیَآءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ۔

(۱۵۵۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی جس میں عرب کے کئی قبیلوں کے خلاف بددعا فرماتے رہے۔ پھر اسے چھوڑ دیا۔

(۱۵۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ نَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

(۱۵۵۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب کی نمازوں میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۱۵۵۶)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

(۱۵۵۶) حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نمازوں میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۱۵۵۷)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِیُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ خُفَافِ ابْنِ اِیْمَاءِ الْغِفَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ وَ رِعْلًا وَ ذَكْوَانَ وَ عُصَیَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ۔

(۱۵۵۷) حضرت خفاف بن ایما غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں فرمایا: اے اللہ! بنی لحیان اور رِعل اور ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرما کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرما اور قبیلہ اسلم کو سلامتی عطا فرما۔ (آفات سے حفاظت فرما)

(۱۵۵۸)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَ قُتَیْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ

(۱۵۵۸) حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ خُفَافُ بْنُ اِيْمَاءٍ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِىْ لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَ ذَكْوَانَ ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا پھر رکوع سے اپنا سر اُٹھایا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قبیلہ غفار کی مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو سلامتی عطا فرمائے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔ اے اللہ! بنی لحیان پر لعنت فرما اور رِعل اور ذکوان پر لعنت فرما پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں چلے گئے۔ حضرت خفاف نے فرمایا کہ کافروں پر اسی وجہ سے لعنت کی جاتی ہے۔

(۱۵۵۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْهِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءٍ بِمِثْلِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ۔

(۱۵۵۹) اس سند کے ساتھ حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے لیکن اس میں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ کافروں پر لعنت اسی وجہ سے کی جاتی ہے۔

۲۷۳:باب قَضَآءِ الصَّلٰوةِ الْفَائِتَةِ وَ اِسْتِحْبَابِ تَعْجِيْلِ قَضَآئِهَا

باب: فوت شدہ نمازوں کی قضاء اور ان کو جلد پڑھنے کے استحباب کے بیان میں

(۱۵۶۰)حَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ وَ قَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهٗ وَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمْ اِسْتِيْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَىْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِىْ الَّذِىْ اَخَذَ

(۱۵۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غزوۂ خیبر سے واپس ہوئے تو ایک رات چلتے رہے یہاں تک کہ جب آپ کو نیند کا غلبہ ہوا تو رات کے آخری حصہ میں اُترے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم آج رات پہرہ دو تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھنی شروع کر دی' جتنی نماز اُن سے پڑھی جا سکی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سو گئے۔ پھر جب فجر کا وقت قریب ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح طلوع ہونے والی جگہ کی طرف اپنا رُخ کر کے اپنی اُونٹنی سے ٹیک لگائی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر بھی نیند کا غلبہ ہو گیا۔ پھر نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور نہ ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بیدار ہوا یہاں تک کہ دھوپ اُن پر آ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن میں سے سب سے پہلے بیدار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ دیکھی تو گھبرا گئے اور فرمایا اے بلال! تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر

بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِنَفْسِكَ فَقَالَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَیْئًا ثُمَّ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ فَصَلّٰی بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ ﴿اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ﴾ [طه:١٤] قَالَ یُوْنُسُ وَ کَانَ ابْنُ شِهَابٍ یَقْرَؤُهَا لِلذِّکْرٰی۔

قربان، میرے نفس کو بھی اسی نے روک لیا جس نے آپ کے نفس مبارک کو روک لیا۔ پھر آپ نے فرمایا: یہاں سے کوچ کرو۔ پھر کچھ دُور چلے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا۔ پھر اُنہوں نے نماز کی اقامت کہی تو آپ نے ان کو صبح کی نماز پڑھائی۔ جب نماز پوری ہوگئی تو آپ نے فرمایا کہ جو آدمی نماز پڑھنی بھول جائے تو جب اُسے یاد آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس نماز کو پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ﴾ میری یاد کیلئے نماز قائم کر۔ پس راوی کہتے ہیں کہ ابن شہاب اس لفظ کو لِلذِّکْرٰی پڑھا کرتے تھے۔ یعنی یاد کے لیے۔

(۱۵۶۱)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ کِلَاهُمَا عَنْ یَحْیٰی قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا یَزِیْدُ بْنُ کَیْسَانَ قَالَ نَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَیْقِظْ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَاْخُذْ کُلُّ رَجُلٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهٖ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِیْهِ الشَّیْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَقَالَ یَعْقُوْبُ ثُمَّ صَلّٰی سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلَّی الْغَدَاۃَ۔

(۱۵۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے آخری حصہ میں (ایک جگہ آرام کرنے) اُترے اور ہم میں سے کوئی بھی بیدار نہیں ہوا' یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آدمی اپنی سواری (اُونٹ) کی لگام پکڑے (اور چلے) کیونکہ اس جگہ میں شیطان آ گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے ایسے ہی کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا اور دو رکعت نماز سنت پڑھی اور راوی یعقوب نے کہا کہ سَجَدَ کی بجائے صلّٰی ہے۔ پھر نماز کی اقامت کہی گئی پھر آپ نے صبح کی فرض نماز پڑھائی۔

(۱۵۶۲)حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا سُلَیْمٰنُ یَعْنِی ابْنَ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اِنَّکُمْ تَسِیْرُوْنَ عَشِیَّتَکُمْ وَ لَیْلَتَکُمْ وَ تَاْتُوْنَ الْمَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا یَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ فَبَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَسِیْرُ حَتّٰی ابْهَارَّ اللَّیْلُ وَاَنَا اِلٰی جَنْبِهٖ قَالَ فَنَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَاَتَیْتُهٗ فَدَعَمْتُهٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ اُوْقِظَهٗ حَتّٰی اعْتَدَلَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰی تَهَوَّرَ اللَّیْلُ

(۱۵۶۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب فرمایا اور اس میں فرمایا کہ تم دوپہر سے لے کر ساری رات چلتے رہو گے اور اگر اللہ نے چاہا تو کل صبح پانی پر پہنچو گے تو لوگ چلے اور اُن میں کوئی کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ چلتے رہے یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی اور میں آپ کے پہلو میں تھا۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُونگھنے لگے۔ آپ اپنی سواری پر سے جھکے تو میں نے آپ کو جگائے بغیر سہارا دے دیا۔ یہاں تک کہ آپ اپنی سواری پر سیدھے ہوگئے۔ پھر چلے یہاں تک کہ جب

مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ قَالَ فَدَعَمْتُهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ اُوْقِظَهٗ حَتّٰى اعْتَدَلَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ مَالَ مَيْلَةً هِيَ اَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ حَتّٰى كَادَ يَنْجَفِلُ فَاَتَيْتُهٗ فَدَعَمْتُهٗ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ مَتٰى كَانَ هٰذَا مَسِيْرَكَ مِنِّيْ قُلْتُ مَا زَالَ هٰذَا مَسِيْرِيْ مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَانَا نَخْفٰى عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرٰى مِنْ اَحَدٍ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هٰذَا رَاكِبٌ اٰخَرُ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ قَالَ فَمَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهٖ قَالَ فَقُمْنَا فَزِعِيْنَ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَاَةٍ كَانَتْ مَعِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَّاءٍ قَالَ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ لِاَبِيْ قَتَادَةَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَاَتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ رَكِبْنَا مَعَهٗ قَالَ فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ اِلٰى بَعْضٍ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيْطِنَا فِيْ صَلٰوتِنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا لَكُمْ فِيَّ اُسْوَةٌ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوْا قَالَ ثُمَّ قَالَ اَصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوْا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ

رات بہت زیادہ ہوگئی تو آپ پھر اپنی سواری پر جھکے تو میں نے آپ کو جگائے بغیر سیدھا کیا یہاں تک کہ آپ اپنی سواری پر سیدھے ہوگئے پھر چلے یہاں تک کہ جب سحر کا وقت ہوگیا پھر ایک بار اور پہلی دونوں بار سے زیادہ مرتبہ جھکے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ گر پڑیں۔ میں پھر آیا اور آپ کو سہارا دیا تو آپ نے اپنا سر اُٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوقتادہ۔ آپ نے فرمایا: تم کب سے اس طرح میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں رات سے اسی طرح آپ کے ساتھ چل رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تیری حفاظت فرمائے جس طرح تو نے اللہ کے نبی (ﷺ) کی حفاظت کی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تو دیکھتا ہے کہ ہم لوگوں (کی نظروں) سے پوشیدہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا تو کسی کو دیکھ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ ایک سوار ہے یہاں تک کہ سات سوار جمع ہوگئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ راستہ سے ایک طرف ہوگئے اور اپنا سر مبارک رکھا پھر فرمایا تم ہماری نمازوں کا خیال رکھنا تو رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے بیدار ہوئے اور سورج آپ کی پشت پر تھا۔ پھر ہم بھی گھبرائے ہوئے اُٹھے۔ آپ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ تو ہم سوار ہوگئے۔ پھر ہم چلے یہاں تک کہ جب سورج بلند ہوگیا' آپ اُترے' پھر آپ نے وضو کا برتن منگوایا جو کہ میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ پھر آپ نے اس سے وضو فرمایا جو کہ دوسرے وضو سے کم تھا اور اس میں سے کچھ پانی باقی بچ گیا۔ پھر آپ نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ہمارے اس وضو کے پانی کے برتن کی حفاظت کرو کیونکہ اس سے عنقریب ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں (سنت) پھر آپ نے صبح کی نماز اسی طرح پڑھی جس طرح آپ روزانہ پڑھتے ہیں۔ (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہوئے پھر ہم میں سے ہر ایک آہستہ آہستہ یہ کہہ رہا تھا کہ ہماری اس غلطی کا کفارہ کیا ہوگا جو ہم نے

وَ عُمَرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِيُخَلِّفَكُمْ وَ قَالَ النَّاسُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَاِنْ يُطِيْعُوْا اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ يَرْشُدُوْا قَالَ فَانْتَهَيْنَا اِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَ حَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ اطْلِقُوْا لِي غُمَرِيْ قَالَ وَدَعَا بِالْمِيْضَاءَةِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَ اَبُوْ قَتَادَةَ يَسْقِيْهِمْ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَاَى النَّاسُ مَا فِي الْمِيْضَاةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَا كُلُّكُمْ سَيَرْوٰى قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَاَسْقِيْهِمْ حَتّٰى مَا بَقِيَ غَيْرِيْ وَ غَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَ اشْرَبْ فَقُلْتُ لَااَشْرَبُ حَتّٰى تَشْرَبَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا قَالَ فَشَرِبْتُ وَ شَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّيْنَ رِوَاءً قَالَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ اِنِّيْ لَاُحَدِّثُ النَّاسَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ مَسْجِدِ الْجَامِعِ اِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ اُنْظُرْ اَيُّهَا الْفَتٰى كَيْفَ تُحَدِّثُ فَاِنِّيْ اَحَدُ الرَّكْبِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقُلْتُ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِالْحَدِيْثِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ حَدِّثْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِكُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ قَالَ عِمْرَانُ لَقَدْ شَهِدْتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ اَنَّ اَحَدًا حَفِظَهٗ كَمَا حَفِظْتُهٗ۔

نماز میں کی کہ ہم بیدار نہیں ہوئے؟ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہارے لیے مقتدیٰ (راہنما) نہیں ہوں۔ پھر فرمایا کہ سونے میں کوئی تفریط نہیں ہے بلکہ تفریط تو یہ ہے کہ ایک نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آ جائے تو اگر کسی سے اس طرح ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جس وقت بھی وہ بیدار ہو جائے نماز پڑھ لے اور جب اگلا دن آ جائے تو وہ نماز اس کے وقت پر پڑھے پھر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ لوگوں نے ایسے کیا ہوگا۔ پھر آپ نے خود ہی فرمایا کہ جب لوگوں نے صبح کی تو انہوں نے اپنے نبیؐ کو نہ پایا تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ تمہارے پیچھے ہوں گے۔ آپ کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ آپ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور لوگوں نے کہا رسول اللہؐ تمہارے آگے ہوں گے اگر وہ لوگ حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کی بات مان لیتے تو وہ ہدایت پا لیتے۔ انہوں نے کہا کہ پھر ہم ان لوگوں کی طرف اس وقت پہنچے جس وقت دن چڑھ چکا تھا اور ہر چیز گرم ہوگئی اور وہ سارے لوگ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ہمیں تو پیاس نے ہلاک کر دیا۔ آپ نے فرمایا: تم ہلاک نہیں ہوئے۔ پھر فرمایا: میرا چھوٹا پیالہ لاؤ۔ پھر آپ نے پانی کا برتن (لوٹا) منگوایا تو رسول اللہؐ پانی (اس برتن سے) اُنڈیلنے لگے اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو پانی پلانے لگے تو جب لوگوں نے دیکھا کہ پانی تو صرف ایک ہی برتن میں ہے تو وہ اس پر ٹوٹ پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سکون سے رہو تم سب کے سب سیراب ہو جاؤ گے۔ پھر لوگ سکون و اطمینان سے پانی پینے لگے۔ رسول اللہ ﷺ پانی اُنڈیلتے رہے اور میں ان لوگوں کو پلاتا رہا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہؐ کے علاوہ کوئی بھی باقی نہ رہا۔ راوی نے کہا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی ڈالا اور مجھ سے فرمایا: پیو۔ میں نے عرض کیا: میں نہیں پیوں گا جب تک کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نہیں پئیں گے۔ آپ نے فرمایا: قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔ تو پھر میں نے پیا اور رسول اللہ ﷺ نے پیا۔ راوی نے کہا کہ پھر سب لوگ پانی پر مطمئن اور آسودہ آ گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن رباح نے کہا کہ میں جامع مسجد میں اس حدیث کو بیان کرتا ہوں۔ عمران بن حصین کہنے لگے: اے جوان! ذرا غور کرو کیا بیان کر رہے ہو

کیونکہ اس رات میں بھی ایک سوار تھا۔ میں نے کہا کہ آپ تو حدیث کو زیادہ جانتے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ تُو کس قبیلہ سے ہے؟ میں نے کہا: انصار سے۔ انہوں نے کہا کہ پھر تو تم اپنی حدیثوں کو اچھی طرح جانتے ہو۔ پھر میں نے قوم سے حدیث بیان کی۔ عمران کہنے لگے کہ اس رات میں بھی موجود تھا مگر مجھے نہیں معلوم کہ جس طرح تمہیں یاد ہے کسی اور کو بھی یاد ہوگا۔

(۱۵۶۳) وَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَ نَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَآءٍ الْعُطَارِدِيَّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ فَاَدْلَجْنَا لَيْلَتَنَا حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسْنَا فَغَلَبَتْنَا اَعْيُنُنَا حَتّٰى بَزَغَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَّا اَبُوْبَكْرٍ وَّ كُنَّا لَا نُوْقِظُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَنَامِهِ اِذَا نَامَ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَامَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ وَرَاَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ فَقَالَ ارْتَحِلُوْا فَسَارَبِنَا حَتّٰى اِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلّٰى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيْدِ فَصَلّٰى ثُمَّ عَجَّلَنِيْ فِيْ رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ نَطْلُبُ الْمَآءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا اَيْنَ الْمَآءُ قَالَتْ اَيْهَاهُ اَيْهَاهُ لَامَاءَ لَكُمْ قُلْنَا فَكَمْ بَيْنَ اَهْلِكِ وَ بَيْنَ الْمَآءِ قَالَتْ مَسِيْرَةُ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ قُلْنَا انْطَلِقِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ اَمْرِهَا شَيْئًا حَتّٰى انْطَلَقْنَا بِهَا فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهَا فَاَخْبَرَتْهُ مِثْلَ

(۱۵۶۳) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں چلا تو ایک رات ہم چلتے رہے۔ یہاں تک کہ رات صبح کے قریب ہوگئی تو ہم اُترے۔ ہماری آنکھ لگ گئی (ہم سو گئے) یہاں تک کہ دھوپ نکل آئی تو سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور ہم اللہ کے نبی ﷺ کو جب آپ سو رہے ہوں' نہیں جگایا کرتے جب تک کہ آپ خود بیدار نہ ہوں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو نبی ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر اپنی بلند آواز کے ساتھ تکبیر پڑھنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ بھی بیدار ہوگئے۔ پھر جب آپ نے سر اُٹھایا اور سورج کو دیکھا کہ وہ نکلا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا یہاں سے نکل چلو۔ ہمارے ساتھ آپ بھی چلے یہاں تک کہ سورج سفید ہوگیا۔ تو آپ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی علیحدہ رہا۔ اُس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اُس آدمی سے فرمایا: اے فلاں! ہمارے ساتھ (نماز) پڑھنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟ اُس نے کہا: اے اللہ کے نبی! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا اور اس نے مٹی کے ساتھ تیمّم کیا۔ پھر نماز پڑھی۔ پھر آپ نے مجھے جلدی سے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیجا تاکہ ہم پانی تلاش کریں اور ہم بہت سخت پیاسے ہوگئے۔ ہم چلتے رہے کہ ہم نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ ایک سواری پر اپنے دونوں پاؤں لٹکائے ہوئے جا رہی ہے۔ دو مشکیزے اس کے پاس ہیں۔ ہم نے اُس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اُس عورت نے کہا کہ پانی بہت دُور ہے۔ پانی بہت دُور ہے۔ پانی تمہیں نہیں مل سکتا۔ ہم نے کہا کہ تیرے گھر والوں سے کتنی دُور ہے؟ اُس عورت نے کہا کہ ایک دن اور ایک رات کا چلنا ہے (یعنی

الَّذِیْ اَخْبَرَتْنَا وَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا مُوْتِمَةٌ لَهَا صِبْيَانٌ اَيْتَامٌ فَاَمَرَ بِرَاوِيَتِهَا فَاُنِيْخَتْ فَمَجَّ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ الْعُلْيَاوَيْنِ ثُمَّ بَعَثَ بِرَاوِيَتِهَا فَشَرِبْنَا وَ نَحْنُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا عِطَاشًا حَتّٰى رَوِيْنَا وَ مَلَاْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَاِدَاوَةٍ وَغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ اَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيْرًا وَّهِيَ تَكَادُ تَنْضَرِجُ مِنَ الْمَآءِ يَعْنِي الْمَزَادَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوْا مَا كَانَ عِنْدَ كُمْ فَجَمَعْنَا لَهَا مِنْ كِسَرٍ وَّ تَمْرٍ وَ صَرَّلَهَا صُرَّةً فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَاَطْعِمِيْ هٰذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِيْ اَنَّا لَمْ نَرْزَاْ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا فَلَمَّا اَتَتْ اَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيْتُ اَسْحَرَ الْبَشَرِ اَوْ اِنَّهُ لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ كَانَ مِنْ اَمْرِهِ ذَيْتَ وَ ذَيْتَ فَهَدَى اللّٰهُ ذٰلِكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَاَسْلَمَتْ وَاَسْلَمُوْا۔

اتنی لمبی مسافت ہے) ہم نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی طرف چل۔ اس عورت نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کیا ہیں؟ تو ہم اس عورت کو مجبور کر کے آپ کی طرف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے حالات وغیرہ پوچھے تو اس نے آپ کو اسی طرح بتائے جس طرح ہمیں بتائے کہ وہ عورت یتیموں والی ہے اور اس کے پاس بہت سے یتیم بچے ہیں۔ آپ نے اس کے اونٹ بٹھلانے کا حکم فرمایا۔ پھر اسے بٹھلا دیا گیا۔ آپ نے مشکیزوں کے اوپر والے حصوں سے کلی کی۔ پھر اُونٹ کو کھڑا کر دیا گیا۔ پھر ہم نے پانی پیا اور ہم چالیس آدمی پیاسے تھے یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے اور ہمارے پاس مشکیزے، برتن وغیرہ جو تھے وہ سب بھر لیے اور ہمارے جس ساتھی کو غسل کی حاجت تھی اسے غسل بھی کروایا سوائے اس کے کہ ہم نے کسی اونٹ کو پانی نہیں پلایا اور اس کے مشکیزے اسی طرح پانی سے بھرے پڑے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس جو کچھ ہے اسے لاؤ تو ہم نے بہت سارے ٹکڑوں اور کھجوروں کو جمع کیا اور آپ نے اس کی ایک پوٹلی باندھی اور اس عورت سے فرمایا کہ اس کو لے جاؤ اور اپنے بچوں کو کھلاؤ اور اس بات کو بھی جان لے کہ ہم نے تیرے پانی میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا تو جب وہ عورت اپنے گھر آئی تو کہنے لگی کہ میں سب سے بڑے جادوگر انسان سے ملاقات کر کے آئی ہوں یا وہ نبی ہے جس طرح کہ وہ خیال کرتا ہے اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا تو اللہ نے اس ایک عورت کی وجہ سے ساری بستی کے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی وہ خود بھی اسلام لے آئی اور بستی والے بھی اسلام لے آئے۔ (مسلمان ہو گئے)

(۱۵۶۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ نَا عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ الْاَعْرَابِيُّ عَنْ اَبِيْ رَجَآءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَسَرَيْنَا لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قُبَيْلَ الصُّبْحِ وَ قَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ الَّتِيْ لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ اَحْلٰى مِنْهَا فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سَلْمِ بْنِ زَرِيْرٍ وَزَادَ وَ نَقَصَ وَ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَاٰى مَا اَصَابَ النَّاسَ وَ كَانَ اَجْوَفَ جَلِيْدًا

(۱۵۶۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ یہاں تک کہ رات کے آخری حصہ میں صبح کے قریب ہم لیٹ گئے اور اس وقت کسی آدمی کو بھی آرام کرنے سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں لگتی تھی۔ پھر ہمیں دھوپ کی گرمی کے علاوہ کسی چیز نے نہیں جگایا اور یہ حدیث سلم بن زریر کی حدیث کی طرح بیان کی گئی ہے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جاگے اور انہوں نے لوگوں کا حال دیکھا اور وہ بلند آواز والے اور طاقت والے تھے تو انہوں نے بلند آواز سے تکبیر کہنا شروع کر دی۔ یہاں

فَكَبَّرَ وَ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِشِدَّةِ صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا اِلَيْهِ الَّذِىْ اَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاضَيْرَ ارْتَحِلُوْا وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ۔

تک کہ رسول اللہ ﷺ بھی بیدار ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شدتِ آواز کی وجہ سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو لوگوں نے آپ کو اپنا حال سنانا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بات نہیں' چلو۔ (یہاں سے کوچ کر چلو)

(۱۵۶۵)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ' عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ' عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ فِىْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ۔

(۱۵۶۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ سفر رات کے وقت پڑاؤ کرتے تو اپنی دائیں کروٹ لیٹتے اور اگر صبح صادق سے کچھ دیر پہلے پڑاؤ کرتے تو اپنے بازو کو کھڑا کرتے اور ہتھیلی پر اپنا چہرہ رکھتے تھے۔

(۱۵۶۶)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِىَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ قَتَادَةُ ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ﴾۔

(۱۵۶۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی نماز پڑھنی بھول جائے جب اسے یاد آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس نماز کو پڑھ لے۔ اس کے سوا اس کا کوئی کفارہ نہیں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ﴾ (قرآن کی یہ آیت) پڑھی۔

(۱۵۶۷) وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ۔

(۱۵۶۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا اور اس میں اس بات کا ذکر نہیں کہ سوائے اس کے اس کا کوئی کفارہ نہیں۔

(۱۵۶۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِىَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

(۱۵۶۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی نماز پڑھنی بھول جائے یا سوتا رہ جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب بھی اس کو یاد آ جائے اس نماز کو پڑھ لے۔

(۱۵۶۹)وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِىٍّ الْجَهْضَمِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ نَا الْمُثَنّٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ﴾۔

(۱۵۶۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز میں سو جائے یا نماز سے غافل ہو جائے (سوتا جائے یا بھول جائے) تو اسے چاہیے کہ جب اسے نماز یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ﴾ "میری یاد کیلئے نماز قائم کرو۔"

کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا

۲۷۴: باب صَلٰوۃِ الْمُسَافِرِیْنَ وَ قَصْرِھَا

(۱۵۷۰) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّھَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَ زِیْدَ فِیْ صَلٰوۃِ الْحَضَرِ۔

(۱۵۷۱) وَ حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاھِرِ وَ حَرْمَلَۃُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ نَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ حَدَّثَنِی عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰہُ الصَّلٰوۃَ حِیْنَ فَرَضَھَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَتَمَّھَا فِی الْحَضَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ عَلَی الْفَرِیْضَۃِ الْاُوْلٰی۔

(۱۵۷۲) وَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ الصَّلٰوۃَ اَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَکْعَتَیْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوۃُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّھْرِیُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَۃَ مَا بَالُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تُتِمُّ فِی السَّفَرِ قَالَ اِنَّھَا تَاَوَّلَتْ کَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

(۱۵۷۳) حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بَابَیْہِ عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﴿فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾ [النساء:۱۰۱]

باب: مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام کا بیان

(۱۵۷۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ارشاد فرماتی ہیں کہ حضر اور سفر میں دو' دو رکعتیں فرض کی گئیں تھیں تو سفر کی نماز (اسی طرح) برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز میں زیادتی کر دی گئی۔

(۱۵۷۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ارشاد فرماتی ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے نماز کی دو رکعتیں فرض فرمائیں پھر اس نماز کو حضر میں پورا فرمایا اور سفر کی نماز کو پہلی فرضیت پر ہی برقرار رکھا۔

(۱۵۷۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے نماز کی دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں تو سفر کی نماز کو اسی طرح برقرار رکھا اور حضر کی نماز کو پورا کر دیا گیا۔ زہری کہتے ہیں کہ میں نے عروہ سے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کی وہی تاویل کی جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تاویل کی۔

(۱۵۷۳) حضرت ابویعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ﴿فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾ ''تم پر کوئی حرج نہیں کہ اگر تم نماز میں قصر کرو' شرط یہ ہے کہ تمہیں کافروں سے فتنہ کا ڈر ہو' اور اب تو لوگ امن میں ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے بھی اس سے تعجب ہوا جس سے تجھے تعجب ہوا' تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے

فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔

اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ صدقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ کیا ہے تو تم اللہ کے صدقہ کو قبول کرو۔ (یعنی قصر نماز نہ پڑھو)

(۱۵۷۴)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ۔

(۱۵۷۴) اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۵۷۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِی السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

(۱۵۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا کہ اللہ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے حضر میں چار رکعتیں، سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت فرض فرمائی ہے۔

(۱۵۷۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيْعًا عَنْ قَاسِمِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَمْرٌو نَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِیُّ قَالَ نَا اَيُّوْبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِیُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَ عَلَى الْمُقِيْمِ اَرْبَعًا وَ فِی الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

(۱۵۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے مسافر پر نماز کی دو رکعتیں اور مقیم پر چار رکعتیں اور خوف میں (مجاہد) پر ایک رکعت فرض فرمائی ہے۔

(۱۵۷۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِیِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ اُصَلِّیْ اِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ اِذَا لَمْ اُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِی الْقَاسِمِ ﷺ۔

(۱۵۷۷) حضرت موسیٰ بن سلمہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ جب میں مکہ میں ہوں تو مجھے کیسے نماز پڑھنی پڑھے گی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ دو رکعتیں ہیں۔

(۱۵۷۸)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيْرُ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا اَبِیْ جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۱۵۷۸) اس سند کے ساتھ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۵۷۹)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا عِيْسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

(۱۵۷۹) حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کے راستہ میں حضرت

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ وَاَقْبَلْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جَآءَ رَحْلَهٗ وَجَلَسَ وَ جَلَسْنَا مَعَهٗ فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ نَحْوَ حَيْثُ صَلّٰى فَرَاٰى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَآءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنِّيْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ صَحِبْتُ اَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ صَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الاحزاب:۲۱]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں نمازِ ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر وہ آئے اور ہم بھی اُن کے ساتھ آئے۔ یہاں تک کہ ایک جگہ آ کر وہ بھی بیٹھ گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے تو ان کی توجہ اس طرف ہوئی جس جگہ پر نماز پڑھی تھی۔ اس جگہ انہوں نے کچھ لوگوں کو کھڑا دیکھا تو انہوں نے فرمایا: یہ سب لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: یہ لوگ سنتیں پڑھ رہے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں بھی سنتیں پڑھتا تو میں نماز ہی پوری پڑھاتا۔ پھر فرمانے لگے: اے بھتیجے! میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اُٹھا لیا۔ (اس دُنیا سے رخصت ہو گئے) اور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا تو انہوں نے بھی دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں تک کہ وہ بھی اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا تو انہوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں تک کہ وہ بھی اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے اور میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا تو انہوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھیں یہاں تک کہ وہ بھی اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: ''تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ طیبہ بہترین نمونہ ہے۔''

(۱۵۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَجَآءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَعُوْدُنِيْ قَالَ وَ سَاَلْتُهٗ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمَا رَاَيْتُهٗ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَاَتْمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الاحزاب:۲۱]

(۱۵۸۰) حضرت حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے اُن سے سفر میں سنتوں (کے پڑھنے) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں رہا ہوں تو میں نے آپ کو سنتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اگر میں سنتیں پڑھتا تو (نماز فرض) پوری پڑھتا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔''

(۱۵۸۱) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا نَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا نَا

(۱۵۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نمازِ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

اِسْمٰعِیْلُ کِلَا هُمَا عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّی الظُّهْرَ بِالْمَدِیْنَةِ اَرْبَعًا وَ صَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ رَکْعَتَیْنِ۔

(۱۵۸۲)حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا سُفْیَانُ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ وَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَیْسَرَةَ سَمِعَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِیْنَةِ اَرْبَعًا وَ صَلَّیْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ رَکْعَتَیْنِ۔

(۱۵۸۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعتیں پڑھیں۔

(۱۵۸۳)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ کِلَا هُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَزِیْدَ الْهُنَائِیِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَجَ مَسِیْرَةَ ثَلَاثَةِ اَمْیَالٍ اَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شُعْبَةُ الشَّاكُّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ۔

(۱۵۸۳) حضرت یحییٰ بن یزید ہنائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قصر نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت میں سفر کرتے تو دو رکعت نماز پڑھتے۔ راوی شعبہ کو شک ہے کہ میل کا لفظ ہے یا فرسخ کا۔

(۱۵۸۴)حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِیٍّ قَالَ زُهَیْرٌ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُمَیْرٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ السِّمْطِ اِلٰی قَرْیَةٍ عَلٰی رَاْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ اَوْ ثَمَانِیَةَ عَشَرَ مِیْلًا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ صَلّٰی بِذِی الْحُلَیْفَةِ رَکْعَتَیْنِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَفْعَلُ کَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَفْعَلُ۔

(۱۵۸۴) حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شرحبیل بن سمط کے ایک گاؤں کی طرف نکلا جو کہ سترہ یا اٹھارہ میل کی مسافت پر تھا تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے ان سے کہا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے اُن سے کہا تو انہوں نے کہا کہ میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔

(۱۵۸۵)وَ حَدَّثَنِیْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ وَلَمْ یُسَمِّ شُرَحْبِیْلَ وَقَالَ اِنَّهٗ اَتٰی اَرْضًا یُقَالُ لَهٗ دُوْمِیْنُ مِنْ حِمْصَ عَلٰی رَاْسِ ثَمَانِیَةَ عَشَرَ مِیْلًا۔

(۱۵۸۵) حضرت شعبہ نے اس سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ایک روایت میں راوی نے کہا کہ وہ ایسی زمین میں آئے جسے دُومین کہا جاتا ہے جس کی مسافت اٹھارہ میل ہے۔

(۱۵۸۶)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا هُشَیْمٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی

(۱۵۸۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ دو دو رکعات پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ واپس لوٹ

مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا۔

آئے۔ میں نے عرض کیا: آپ مکّہ مکرمہ میں کتنا ٹھہرے؟ آپ نے فرمایا: دس (روز)۔

(۱۵۸۷)وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ۔

(۱۵۸۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل کی ہے۔

(۱۵۸۸)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

(۱۵۸۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ سے حج کے ارادہ سے نکلے۔ پھر اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۱۵۸۹)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ جَمِيْعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ۔

(۱۵۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی اور حج کا ذکر نہیں کیا۔

۲۷۵: باب قَصْرُ الصَّلٰوةِ بِمِنًى

باب: منیٰ میں نماز قصر کر کے پڑھنے کے بیان میں

(۱۵۹۰)وَ حَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ بِمِنًى وَغَيْرِهٖ رَكْعَتَيْنِ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا اَرْبَعًا۔

(۱۵۹۰) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ وغیرہ میں مسافر کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنے خلافت کے آغاز میں دو رکعت پڑھتے تھے پھر وہ پوری چار رکعت پڑھنے لگے۔

(۱۵۹۱)وَ حَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ بِمِنًى وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرِهٖ۔

(۱۵۹۱) زہری سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۵۹۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَ عُمَرُ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ وَ عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اِنَّ

(۱۵۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت کی ابتداء میں دو رکعات پڑھی ہیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چار رکعتیں پڑھنے لگ گئے تو

عُثْمَانَ صَلّٰی بَعْدُ اَرْبَعًا فَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اِذَا صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ صَلّٰی اَرْبَعًا وَاِذَا صَلّٰھَا وَحْدَہٗ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو چار رکعت پڑھتے تھے اور جب وہ اکیلے نماز پڑھتے تو دو رکعت نماز پڑھتے۔ (سفر میں)۔

(۱۵۹۳)وَ حَدَّثَنَاہُ ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا نَا یَحْیٰی وَھُوَ الْقَطَّانُ ح وَ حَدَّثَنَاہُ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ ح وَ حَدَّثَنَاہُ ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا عُقْبَۃُ بْنُ خَالِدٍ کُلُّھُمْ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ۔

(۱۵۹۳)اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۵۹۴)وَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَۃُ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ بِمِنًی صَلٰوۃَ الْمُسَافِرِ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ قَالَ سِتَّ سِنِیْنَ قَالَ حَفْصٌ وَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یُصَلِّیْ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَاْتِیْ فِرَاشَہٗ فَقُلْتُ اَیْ عَمِّ لَوْ صَلَّیْتَ بَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَاَتْمَمْتُ الصَّلٰوۃَ۔

(۱۵۹۴)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں آٹھ سال یا فرمایا چھ سال قصر نماز پڑھی۔ حفص نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی منیٰ میں دو رکعتیں پڑھتے پھر اپنے بستر پر آتے۔ میں نے عرض کیا اے چچا جان! کاش آپ ان کے بعد دو رکعتیں اور پڑھ لیتے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس طرح کرتا تو نماز پوری نہ کرتا۔

(۱۵۹۵)وَ حَدَّثَنَاہُ یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالصَّمَدِ قَالَا نَا شُعْبَۃُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَقُوْلَا فِی الْحَدِیْثِ بِمِنًی وَلٰکِنْ قَالَا صَلّٰی فِی السَّفَرِ۔

(۱۵۹۵)اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے مگر اس روایت میں منیٰ کا تذکرہ نہیں ہے اور لیکن انہوں نے کہا کہ سفر میں نماز پڑھی۔

(۱۵۹۶)حَدَّثَنَاہُ قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ نَا اِبْرَاھِیْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ صَلّٰی بِنَا عُثْمَانُ بِمِنًی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فَقِیْلَ ذٰلِکَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَ صَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَ صَلَّیْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ فَلَیْتَ حَظِّیْ مِنْ اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ رَکْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ۔

(۱۵۹۶)حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں ہمارے ساتھ چار رکعتیں نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ کہا گیا تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں اور میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں اور میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ پس کاش کہ میرے نصیب میں یہ ہوتا کہ چار رکعتوں میں سے دو رکعتیں مقبول ہوتیں۔

(۱۵۹۷)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ

(۱۵۹۷)اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی

قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَ ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا عِيْسٰى كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

ہے۔

(۱۵۹۸)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرُهٗ رَكْعَتَيْنِ۔

(۱۵۹۸) حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں اُس وقت دو رکعتیں پڑھیں جب لوگ امن اور اکثریت میں تھے۔

(۱۵۹۹)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِىْ حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ رض قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى وَ النَّاسُ اَكْثَرُ مَا كَانُوْا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ مُسْلِمٌ حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ اَخُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لِاُمِّهٖ۔

(۱۵۹۹) حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے منیٰ میں نماز پڑھی اور لوگ بہت زیادہ تعداد میں تھے اور پھر آپ نے حجۃ الوداع میں بھی دو رکعت نماز پڑھی۔ مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حارثہ بن وہب خزاعی' حضرت عبید اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔

۲۷۶: باب الصَّلٰوةِ فِى الرِّحَالِ فِى الْمَطَرِ

باب: بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کے بیان میں

(۱۶۰۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِىْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَ رِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ۔

(۱۶۰۰) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک ایسی رات میں نماز کے لیے اذان دی کہ جس میں سردی اور ہوا چل رہی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔ پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرماتے جب رات (سخت) سردی ہوتی اور بارش ہوتی۔ آگاہ ہو جاؤ کہ نماز اپنے گھروں میں پڑھو۔

(۱۶۰۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ نَادٰى بِالصَّلٰوةِ فِىْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَ رِيْحٍ وَ مَطَرٍ فَقَالَ فِىْ اٰخِرِ نِدَائِهٖ اَلَا صَلُّوْا فِىْ رِحَالِكُمْ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ اَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِى

(۱۶۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز کے لیے ایک ایسی رات میں پکارا کہ جس میں سردی' ہوا اور بارش تھی۔ پھر اپنے اس پکارنے کے آخر میں فرمایا: آگاہ رہو نماز اپنے گھروں میں ہی پڑھو۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم فرماتے جب رات سرد ہوتی یا بارش ہوتی سفر میں وہ یہ کہتے: آگاہ رہو! نماز اپنے گھروں میں پڑھو۔

السَّفَرِ اَنْ يَقُوْلَ اَلَا صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ۔

(۱۶۰۲)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ نَادٰى بِالصَّلٰوةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهٖ وَ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَلَمْ يُعِدْ ثَانِيَةً اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ۔

(۱۶۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز کے لیے ضجنان میں اذان دی۔ پھر اس طرح ذکر فرمایا: ''آگاہ ہو جاؤ نماز اپنے گھروں میں پڑھو'' اور اس میں دوسرا جملہ دوبارہ نہیں دُہرایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول سے: اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ۔

(۱۶۰۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ لِيُصَلِّ مَنْ شَآءَ مِنْكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ۔

(۱۶۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو بارش ہونے لگی۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو چاہے اپنی قیام گاہ (گھر) میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

(۱۶۰۴) حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لِمُؤَذِّنِهٖ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ اِذَا قُلْتَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ قَالَ فَكَانَ النَّاسُ اسْتَنْكَرُوْا ذٰلِكَ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ ذَا قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اَنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْا فِي الطِّيْنِ وَالدَّحْضِ۔

(۱۶۰۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بارش والے دن میں اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تو (اپنی اذان میں) کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (تو اس کے بعد) حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ نہ کہہ بلکہ تو کہہ: صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ ''اپنے گھروں میں نماز پڑھو'' راوی کہتے ہیں کہ لوگوں کو یہ نئی بات معلوم ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم اس میں تعجب کرتے ہو؟ اس طرح انہوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے اگرچہ جمعہ (اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا) ضروری ہے مگر میں اسے ناپسند سمجھتا ہوں کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چل کر جاؤ۔''

(۱۶۰۵)وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ كَامِلٍ الْجُحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ رَدْغٍ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ قَدْ فَعَلَهٗ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ

(۱۶۰۵) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں پانی اور کیچڑ والے دن (بارش میں) خطبہ ارشاد فرمایا لیکن اس میں جمعہ کا ذکر نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انہوں نے اسی طرح کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا)۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بِنَحْوِهٖ۔

(۱۶۰۶)وَ حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ هُوَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ نَا اَيُّوْبُ وَعَاصِمٌ الْاَحْوَلُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ۔

(۱۶۰۶) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن انہوں نے اپنی حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱۶۰۷)وَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ وَكَرِهْتُ اَنْ تَمْشُوْا فِي الدَّحْضِ وَالزَّلَلِ۔

(۱۶۰۷) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے بارش والے دن میں جمعہ کے دن اذان دی۔ باقی حدیث اسی طرح ذکر فرمائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند سمجھتا ہوں کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

(۱۶۰۸)وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَمَرَ مُؤَذِّنَهٗ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَ ذَكَرَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ فَعَلَهٗ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ۔

(۱۶۰۸) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے مؤذن کو حکم فرمایا۔ باقی حدیث کچھ لفظی تبدیلی کے ساتھ اسی طرح ذکر فرمائی۔

(۱۶۰۹)وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وُهَيْبٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ اَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُؤَذِّنَهٗ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۱۶۰۹) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے مؤذن کو بارش والے دن میں جمعہ کے روز حکم فرمایا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے گزری۔

۲۷۷: باب جَوَازِ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّآبَّةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ

باب: سفر میں سواری پر اُس کا رُخ جس طرف بھی ہو نفل نماز پڑھنے کے جواز کے بیان میں

(۱۶۱۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ سُبْحَتَهٗ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ۔

(۱۶۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نفل نماز پڑھا کرتے تھے۔ اُس کا رُخ چاہے جس طرف بھی ہو۔

(۱۶۱۱)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ اَبُوْ خَالِدٍ

(۱۶۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ

الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ۔

وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ اُس کا رُخ چاہے جس طرف بھی ہو۔

(۱۶۱۲)وَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ قَالَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ ﴿فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ [البقرة:۱۱۵]

(۱۶۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر نماز پڑھی' اس حال میں کہ آپ مکّہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے اور اس سواری کا رُخ خواہ کسی طرف ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس موقع پر (یہ آیت کریمہ) نازل ہوئی: ''تم جہاں کہیں بھی اپنا رُخ کرو اللہ کی ذات کو اُدھر ہی پاؤ گے۔''

(۱۶۱۳)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عُمَرَ ﴿فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ وَقَالَ فِيْ هٰذَا نَزَلَتْ۔

(۱۶۱۳) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی کچھ لفظی تبدیلی کے ساتھ اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۶۱۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ۔

(۱۶۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا' اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ خیبر کی طرف تھا۔

(۱۶۱۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَسِيْرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِطَرِيْقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيْدٌ فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ فَقَالَ لِيْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ لَهٗ خَشِيْتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ۔

(۱۶۱۵) حضرت سعید بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکّہ مکرمہ کے راستہ سے جا رہا تھا۔ سعید کہتے ہیں کہ جب مجھے صبح طلوع ہونے کا ڈر ہوا تو میں نے اُتر کر وتر پڑھے۔ پھر اُن سے جا کر مل گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا تو کہاں رہ گیا تھا؟ تو میں نے اُن سے عرض کیا کہ میں نے فجر کے طلوع ہونے کے ڈر سے وتر پڑھ لیے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کیا تیرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں نمونہ نہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ اللہ کی قسم (آپ ہی میرے لیے نمونہ ہیں)۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُونٹ پر نمازِ وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۱۶۱۶)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلَى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

(۱۶۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رُخ کسی بھی طرف ہو۔ حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(۱۶۱۷)وَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهٖ۔

(۱۶۱۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۱۶۱۸)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ ض اَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَ يُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ۔

(۱۶۱۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سنتیں پڑھا کرتے تھے چاہے اس کا رُخ کسی طرف بھی ہو اور اسی سواری پر وتر بھی پڑھا کرتے تھے سوائے اس کے کہ اس سواری پر فرض نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(۱۶۱۹)وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ۔

(۱۶۱۹) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں رات کی (نماز کی) سنتیں اپنی سواری کی پشت پر پڑھتے دیکھا ہے اس کا رُخ چاہے جس طرف بھی ہو (چاہے کعبہ کی مخالف سمت ہی)۔

(۱۶۲۰)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ تَلَقَّيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَوَجْهُهٗ ذَاكَ الْجَانِبَ وَاَوْمَا هَمَّامٌ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ لَهٗ رَاَيْتُكَ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ لَمْ اَفْعَلْهُ۔

(۱۶۲۰) حضرت انس بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملے جس وقت وہ شام سے آئے۔ ہم نے اُن سے عین التمر پر ملاقات کی۔ میں نے اُنہیں دیکھا کہ وہ گدھے پر نماز پڑھ رہے ہیں اور اس کا رُخ اس طرف ہے۔ ہمام کہتے ہیں کہ اس کا رُخ قبلہ کی بائیں طرف تھا تو میں نے اُن سے عرض کیا کہ میں نے آپ کو قبلہ کے علاوہ (کی طرف رُخ کر کے) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا نہ ہوتا تو میں بھی اس طرح نہ کرتا۔

۲۷۸: باب جَوَازُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

باب: سفر میں دو نمازوں کے جمع کر کے پڑھنے

فِی السَّفَرِ

کے جواز کے بیان میں

(۱۶۲۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

(۱۶۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (کسی سفر میں) جب جانے کی جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے۔

(۱۶۲۲)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا جَدَّبِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بَعْدَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَدَّبِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

(۱۶۲۲) حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب (کسی سفر میں) جلدی جانا ہوتا تو شفق کے غائب ہونے کے بعد مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جب (کسی سفر میں) جلدی جانا ہوتا تو مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

(۱۶۲۳)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو نا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

(۱۶۲۳) حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (کسی سفر وغیرہ) میں جلدی جانا ہوتا تو۔

(۱۶۲۴)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ ض قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ۔

(۱۶۲۴) حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ان کے باپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو کسی سفر میں جلدی جانا ہوتا تو مغرب کی نماز کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے۔

(۱۶۲۵)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِيْ ابْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى اَنْ يَّدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

(۱۶۲۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرنا ہوتا تھا تو ظہر (کی نماز کو) عصر (کی نماز) کے وقت تک مؤخر فرماتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُتر کر دونوں کو جمع کر کے پڑھتے اور اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو پھر ظہر کی نماز ہی پڑھتے اور پھر آپ سوار ہو جاتے۔

(۱۶۲۶)وَ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ

(۱۶۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں دو

الْمَدَائِنِيُّ قَالَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا۔

نمازوں کو جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تھے تو ظہر کی نماز کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ عصر کی نماز کے ابتدائی وقت میں داخل ہو جاتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نمازوں (ظہر اور عصر) کو اکٹھی پڑھتے۔

(۱۶۲۷) وَ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَ عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰى اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الْعِشَآءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ۔

(۱۶۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر کی جلدی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو عصر کی نماز کے ابتدائی وقت تک مؤخر فرماتے پھر ان دونوں کو اکٹھی پڑھتے اور مغرب کی نماز کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ شفق کے غائب ہونے کے وقت مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا پڑھتے۔

۲۷۹: باب الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

باب: کسی خوف کے بغیر دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھنے کے بیان میں

(۱۶۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ۔

(۱۶۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف کے اور بغیر کسی سفر کے ظہر اور عصر کی نمازوں کا اکٹھا کیا اور مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھا ہے۔

(۱۶۲۹) وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ وَ عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ جَمِيْعًا عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ ابْنُ يُوْنُسَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا بِالْمَدِيْنَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ فَسَاَلْتُ سَعِيْدًا لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَمَا سَاَلْتَنِي فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِهٖ۔

(۱۶۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف اور بغیر کسی سفر کے ظہر اور عصر کی نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھا ہے۔ حضرت ابو الزبیر کہتے ہیں کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ نے اس طرح کیوں فرمایا؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا جیسا کہ تو نے مجھ سے پوچھا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے چاہا کہ آپ کی اُمت میں سے کسی کو کوئی مشقت نہ ہو۔

(۱۶۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا قُرَّةُ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

(۱۶۳۰) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں نمازوں کو جمع فرمایا۔ وہ سفر کہ جس میں آپ غزوہ تبوک میں تشریف

تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرَهَا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ۔

لے گئے تھے۔ آپ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا پڑھا۔ حضرت سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں فرمایا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے چاہا کہ آپ کی اُمت کو کوئی مشقت نہ ہو۔

(۱۶۳۱)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرٍ عَنْ مُعَاذٍ ض اقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِيْعًا۔

(۱۶۳۱) حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک (کے سفر میں) نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازوں کو اکٹھا کر کے اور مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھتے تھے۔

(۱۶۳۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ نَا عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ۔

(۱۶۳۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر اور عصر کی نمازوں اور مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع فرمایا۔ راوی عامر بن واثلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے ایسے کیوں فرمایا؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے چاہا کہ آپ کی اُمت کو کوئی مشقت نہ ہو۔

(۱۶۳۳)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ كِلَا هُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ كَيْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا اَرَادَ اِلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ۔

(۱۶۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف اور بغیر بارش وغیرہ کے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع فرمایا اور وکیع کی حدیث ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیوں فرمایا؟ انہوں نے کہا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو کوئی مشقت نہ ہو اور حضرت ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ نے کس ارادے سے ایسے فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو کوئی مشقت نہ ہو۔

(۱۶۳۴)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ

(۱۶۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں

بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَ سَبْعًا جَمِيْعًا قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا الشَّعْثَاءِ اَظُنُّهُ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَ عَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَ عَجَّلَ الْعِشَآءَ قَالَ وَاَنَا اَظُنُّ ذٰلِكَ۔

نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعتیں (ظہر اور عصر) اکٹھی کر کے اور سات رکعتیں (مغرب اور عشاء) اکٹھی کر کے پڑھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابوشعثاء میرا خیال ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز دیر کر کے اور عصر کی نماز جلدی پڑھی اور مغرب کی نماز میں دیر کر کے عشاء کی جلدی پڑھی۔ انہوں نے کہا کہ میرا بھی اسی طرح خیال ہے۔

(۱۶۳۵)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّ ثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ۔

(۱۶۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں سات اور آٹھ رکعتیں یعنی ظہر' عصر' مغرب اور عشاء اکٹھی اکٹھی پڑھی ہیں۔

(۱۶۳۶)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيْتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ بَدَتِ النُّجُوْمُ وَ جَعَلَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ قَالَ فَجَآءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ لَا يَفْتُرُ وَلَا يَنْثَنِي الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَتُعَلِّمُنِيْ بِالسُّنَّةِ لَا اُمَّ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ فَحَاكَ فِيْ صَدْرِيْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَاَتَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُ فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ۔

(۱۶۳۶) حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دن عصر کی نماز کے بعد جس وقت کہ سورج غروب ہوگیا اور ستارے ظاہر ہوگئے ہمیں خطبہ دیا اور لوگ کہنے لگے: نماز' نماز۔ راوی نے کہا کہ پھر بنی تمیم کا ایک آدمی آیا۔ وہ خاموش نہیں ہو رہا تھا اور نہ ہی (بار بار) نماز' نماز کہنے سے باز آ رہا تھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیری ماں مر جائے کیا تو مجھے سنت سکھا رہا ہے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھا ہے۔ عبداللہ شقیق کہتے ہیں کہ اس سے میرے دل میں کچھ خلجان سا محسوس ہوا تو میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی تصدیق فرمائی۔

(۱۶۳۷)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَا اُمَّ لَكَ اَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلٰوةِ

(۱۶۳۷) حضرت عبداللہ شقیق عقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: ''نماز''۔ آپ خاموش رہے۔ پھر اُس آدمی نے کہا: ''نماز''۔ آپ خاموش رہے۔ پھر اُس آدمی نے کہا: ''نماز''۔ آپ خاموش رہے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیری ماں مر جائے' کیا تو ہمیں نماز سکھاتا ہے۔ ہم رسول اللہ

كُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھا کرتے تھے۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: سفر میں جلدی کی وجہ سے نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا اس طرح کہ مغرب کی نماز اس کے آخری وقت میں اور اس کے بعد جب عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جائے تو عشاء کی نماز اس کے ابتدائی وقت میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن ایک ہی وقت میں دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھنا صرف حج کے موقع پر عرفات اور مزدلفہ کے مقام میں پڑھنے کے علاوہ کسی اور مقام پر دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ مسند ابی شیبہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے کہ بلا عذر دو نمازوں کو جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے' واللہ اعلم بالصواب۔

۲۸۰: باب جَوَازِ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ

باب: نماز پڑھنے کے بعد دائیں اور بائیں طرف سے پھرنے کے جواز کے بیان میں

(۱۶۳۸) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَّفْسِهٖ جُزْءًا لَا يَرٰى اِلَّا اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَكْثَرَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهٖ۔

(۱۶۳۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی آدمی اپنی ذات کو شیطان کا ہرگز حصہ نہ بنائے یہ نہ دیکھے کہ نماز کے بعد صرف دائیں جانب ہی پھرنا اس پر ضروری ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ مرتبہ دیکھا ہے کہ آپ بائیں طرف بھی پھرتے تھے۔

(۱۶۳۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ وَ عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا عِيْسٰى جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۱۶۳۹) اس سند کے ساتھ حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے اسی طرح یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۱۶۴۰) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ السُّدِّيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا كَيْفَ اَنْصَرِفُ اِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِيْنِىْ اَوْ عَنْ يَسَارِىْ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

(۱۶۴۰) حضرت سدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب میں نماز پڑھ لوں (تو اس کے بعد) کس طرف پھروں دائیں طرف یا بائیں طرف؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تر دائیں طرف پھرتے دیکھا ہے۔

(۱۶۴۱) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

(۱۶۴۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے بعد) دائیں طرف پھرتے تھے۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس باب کی پہلی حدیث میں فرمایا گیا کہ کوئی آدمی اپنی ذات کو شیطان کا حصہ نہ بنائے یہ سمجھ کر کہ نماز کے بعد صرف دائیں طرف ہی پھرنا حق اور ضروری ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ سے نماز کے بعد دونوں طرف پھرنے کے بارے میں روایات منقول

ہیں لیکن زیادہ تر آپ کا معمول دائیں طرف پھرنے کا تھا۔ دوسری بات یہ کہ کسی ایک بات کو اپنے ذہن کے مطابق حق اور ضروری سمجھنا اسے شیطان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی اس بات کی وجہ سے شیطان کا حصہ ہو گیا تو جو جاہل طبقہ بہت سی رسم و رواج' بدعات و خرافات کو اپنی طرف سے دین کا حصہ قرار دیتے ہیں اور ان کو حق اور ضروری سمجھتے ہیں۔ ان خرافات و بدعات کا قلع قمع کرنے والوں سے جھگڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ تو اس حدیث کی رو سے بذاتِ خود شیطان کے حصہ میں آ گئے۔

۲۸۱: باب اِسْتِحْبَابِ يَمِيْنِ الْإِمَامِ

باب: امام کے دائیں طرف کھڑے ہونے کے استحباب کے بیان میں

(۱٦۴۲) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِىْ زَآئِدَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْبَرَآءِ عَنِ الْبَرَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ۔

(۱٦۴۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم آپ کے دائیں طرف کھڑے ہونے کو پسند کرتے تھے تاکہ آپ ہماری طرف رُخ کر کے متوجہ ہوں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا رَبِّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ ''اے پروردگار مجھے اس دن کے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔ (قیامت کے دن)

(۱٦۴۳) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ۔

(۱٦۴۳) اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس میں يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۸۲: باب كَرَاهَةِ الشُّرُوْعِ فِىْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ فِىْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ سِوَاءً السُّنَّةِ الرَّاتِبَةِ كَسُنَّةِ الصُّبْحِ وَالظُّهْرِ وَغَيْرِهِمَا وَ سَوَاءً عَلِمَ اَنَّهٗ يُدْرِكُ الرَّكْعَةَ مَعَ الْاِمَامِ اَمْ لَا

باب: نماز کی (یعنی فرض نماز کی) اقامت کے بعد نفل نماز شروع کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۱٦۴۴) وَ حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَآءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔

(۱٦۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی اقامت کہی جائے تو کوئی نماز نہ پڑھی جائے سوائے فرض نماز کے۔

(۱٦۴۵) وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا

(۱٦۴۵) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی

شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِی وَرْقَاءُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

ہے۔

(۱۶۴۶)وَ حَدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ الْحَارِثِیُّ قَالَ نَا رَوْحٌ قَالَ نَا زَکَرِیَّاءُ ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ یَسَارٍ یَقُوْلُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةُ۔

(۱۶۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کی اقامت کہی جائے (یعنی جس وقت فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے) تو کوئی نماز نہ پڑھی جائے سوائے (اِس) فرض نماز کے۔

(۱۶۴۷)وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا زَکَرِیَّاءُ ابْنُ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۱۶۴۷) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۶۴۸)وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ قَالَ نَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِیْتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِی بِهٖ وَلَمْ یَرْفَعْهُ۔

(۱۶۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی۔ حماد نے کہا کہ پھر میں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے مجھے حدیث بیان کی لیکن مرفوع نہیں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے بیان نہیں فرمائی۔)

(۱۶۴۹)وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ قَالَ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَیْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ یُصَلِّیْ وَقَدْ اُقِیْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَکَلَّمَهٗ بِشَیْءٍ لَا نَدْرِیْ مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا اَحَطْنَا بِهٖ نَقُوْلُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِیْ یُوْشِكُ اَنْ یُّصَلِّیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ اَرْبَعًا قَالَ الْقَعْنَبِیُّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَالِكِ بْنُ بُحَیْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَبُو الْحُسَیْنِ مُسْلِمٌ وَ قَوْلُهٗ عَنْ اَبِیْهِ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ خَطَاءٌ۔

(۱۶۴۹) حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور صبح کی نماز کی اقامت ہو چکی تھی۔ آپ نے اس سے کچھ بات فرمائی، ہم نہیں جانتے کہ آپ نے اُس سے کیا فرمایا۔ تو جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے اُسے گھیر لیا۔ ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھے کیا فرمایا ہے؟ اُس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ اب تم میں سے کوئی آدمی صبح کی چار رکعتیں پڑھنے لگا ہے۔ قعنبی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا ہے ابو الحسین (صاحب مسلم) فرماتے ہیں کہ باپ کے واسطہ سے اس حدیث میں خطاء ہے۔

(۱۶۵۰)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ بُحَیْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اُقِیْمَتْ صَلٰوةُ

(۱۶۵۰) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صبح کی نماز کی اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا تو۔

الصُّبحِ فَرَاى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ اَتُصَلِّي الصُّبحَ اَرْبَعًا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو صبح کی چار رکعات نماز پڑھتا ہے؟

(۱۶۵۱)حَدَّثَنِي اَبُوْ كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفُزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ الصَّلٰوتَيْنِ اِعْتَدَدْتَ اَبِصَلٰوتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلٰوتِكَ مَعَنَا؟

(۱۶۵۱) حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ اُس آدمی نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعات نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جماعت میں شامل ہوگیا) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں آدمی تو نے دو نمازوں میں سے کس کو فرض قرار دیا؟ کیا جو نماز تو نے اکیلے پڑھی یا وہ نماز جو تو نے ہمارے ساتھ پڑھی ہے؟ (اسے فرض قرار دیا)

خلاصۃ الباب: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت اور تاکید کی گئی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ فجر کی نماز سے قبل کی دوسنتوں کی بھی بڑی تاکید کی گئی ہے۔ علماء نے دونوں طرح کی احادیث میں تطبیق دیتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کی فضیلت امام کے ساتھ کم از کم ایک رکعت پڑھ لینے سے حاصل ہو جاتی ہے اس لیے ہمارے علماء اس بات کے قائل ہو گئے کہ اگر امام کے ساتھ ایک رکعت مل جائے تو پوری اُمید ہو تو اس صورت میں فجر کی سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں اور سنت عمل یہ ہے کہ یہ سنتیں گھر ہی میں پڑھی جائیں یا مسجد کے دروازہ پر یا کسی ایسی جگہ پر کہ جہاں امام کے قرأت کرنے کی آواز نہ آ رہی ہو کیونکہ قرأتِ قرآن سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ سنتیں جماعت سے ہٹ کر کسی علیحدہ جگہ پر ہی پڑھی جائیں' واللہ اعلم بالصواب۔

۲۸۳: باب مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے؟

(۱۶۵۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ اَوْ عَنْ اَبِي اُسَيْدٍ ض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ قَالَ مُسْلِمٌ

(۱۶۵۲) حضرت ابو حمید یا حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو اُسے چاہیے کہ یہ (دُعا) کہے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے'' اور جب (مسجد سے نکلے تو اسے چاہیے کہ یہ (دُعا) کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ''اے اللہ! میں تجھ

سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ كَتَبْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ كِتَابِ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ وَ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ يَحْيَى الْحَمَّانِيَّ يَقُوْلُ وَاَبِيْ اُسَيْدٍ۔

سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

(۱۶۵۳)وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ اَوْ اَبِيْ اُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۶۵۳)اس سند کے ساتھ حضرت ابوحمید یا حضرت اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مذکورہ حدیث کی طرح نقل فرمایا۔

۲۸۴:باب اِسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ وَ كَرَاهَةِ الْجُلُوْسِ قَبْلَ صَلٰوتِهَا وَاَنَّهَا مَشْرُوْعَةٌ فِيْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ

باب: دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کے استحباب اور نماز سے پہلے بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں

(۱۶۵۴)وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔

(۱۶۵۴)حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اُسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

(۱۶۵۵)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ بْنِ خَلْدَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُكَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ جُلُوْسٌ قَالَ فَاِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ لَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

(۱۶۵۵)حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی بیٹھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو بیٹھے ہوئے اور دوسرے لوگوں کو بھی بیٹھے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ نہ بیٹھے جب تک کہ دو رکعات نہ پڑھ لے۔

۲۸۵:باب اِسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ فِي

باب: سفر سے واپس آنے پر سب سے پہلے مسجد میں

اَلْمَسْجِدِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلَ قُدُوْمِهٖ

آ کر دو رکعتیں پڑھنے کے استحباب کے بیان میں

(۱۶۵۶)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِیُّ اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ لِیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ وَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فِی الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِیْ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

(۱۶۵۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا کچھ قرض تھا۔ آپ نے وہ قرض مجھے ادا فرمایا اور کچھ زیادہ بھی عطا فرمایا اور میں مسجد میں آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو۔

(۱۶۵۷)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اشْتَرٰی مِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعِيْرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَنِیْ اَنْ آتِیَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّیَ رَكْعَتَيْنِ۔

(۱۶۵۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اُونٹ خریدا تو جب میں مدینہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں مسجد میں آ کر دو رکعت نماز پڑھوں۔

(۱۶۵۸)وَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِی الثَّقَفِیَّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاةٍ فَابْطَاَبِیْ جَمَلِیْ وَاَعْيَا ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِیْ وَ قَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُّهٗ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْاٰنَ حِيْنَ قَدِمْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ۔

(۱۶۵۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلا۔ میرا اُونٹ آہستہ آہستہ چلتا تھا اور تھک جاتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے (وہاں) چلے گئے اور میں اگلے دن پہنچا تو میں مسجد میں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس وقت آیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اُونٹ کو چھوڑ و اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھو۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے نماز پڑھی۔ پھر واپس لوٹا۔

(۱۶۵۹)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا الضَّحَّاكُ يَعْنِیْ اَبَا عَاصِمٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيْعًا اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَ عَنْ عَمِّهٖ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِی الضُّحٰی فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ۔

(۱۶۵۹) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے واپس نہیں آتے مگر دن میں چاشت کے وقت۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے پھر اس میں دو رکعات نماز پڑھتے پھر مسجد میں بیٹھتے۔

۲۸۲: باب اِسْتِحْبَابِ صَلٰوةِ الضُّحٰى وَاِنْ اَقَلَّهَا رَكْعَتَانِ وَاَكْمَلَهَا ثِمَانِ رَكْعَاتٍ وَّاَوْسَطُهَا اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ اَوْ سِتٌّ وَالْحَثُّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

باب: نمازِ چاشت پڑھنے کے استحباب اور ان کی رکعتوں کی تعداد کے بیان میں

(۱۶۶۰) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَّجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهٖ۔

(۱۶۶۰) حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں سوائے اس کے کہ آپ کسی سفر وغیرہ سے تشریف لاتے۔ (تو پڑھتے)

(۱۶۶۱) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَيْسِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَّجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهٖ۔

(۱۶۶۱) حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہیں سوائے اس کے کہ آپ کسی سفر وغیرہ سے تشریف لاتے۔ (تو پڑھتے)

(۱۶۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ خَشْيَةَ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ۔

(۱۶۶۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کبھی چاشت کی نماز پڑھی ہو اور میں اس کو پڑھتی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عمل کو اس لیے چھوڑتے تھے حالانکہ اس عمل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے صرف اس ڈر سے کہ لوگ بھی وہ عمل کرنے لگ جائیں گے پھر وہ عمل اُن پر فرض کر دیا جائے گا۔

(۱۶۶۳) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِي الرِّشْكَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مُعَاذَةُ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ۔

(۱۶۶۳) حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کی کتنی رکعات پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: چار رکعتیں اور جتنی چاہتے زیادہ پڑھتے۔

(۱۶۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا

(۱۶۶۴) اس سند کے ساتھ اس طرح حدیث روایت کی گئی

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ يَزِيْدُ مَاشَآءَ اللّٰهُ۔

ہے (اور اس میں راوی نے کہا کہ اور جتنی اللہ چاہے زیادہ پڑھتے)

(۱۶۶۵) وَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِیُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ نَا قَتَادَةُ اَنَّ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةَ حَدَّثَتْهُمْ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّی الضُّحٰی اَرْبَعًا وَّ يَزِيْدُ مَاشَآءَ اللّٰهُ۔

(۱۶۶۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کی چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور جتنی اللہ چاہتا زیادہ پڑھ لیتے۔

(۱۶۶۶) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۱۶۶۶) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۱۶۶۷) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا اَخْبَرَنِیْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الضُّحٰی اِلَّا اُمُّ هَانِیْءٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلّٰی ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰی صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ قَوْلَهٗ قَطُّ۔

(۱۶۶۷) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے خبر نہیں دی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو سوائے اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے کیونکہ وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے اور آپ نے آٹھ رکعات پڑھیں اور اتنی جلدی میں پڑھیں کہ میں نے پہلے کبھی اتنی جلدی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا' سوائے اس کے کہ آپ رکوع و سجود پورے پورے فرماتے تھے اور ابن بشار نے اپنی حدیث میں قط (کبھی) کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

(۱۶۶۸) وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِیُّ قَالَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ وَ حَرَصْتُ عَلٰی اَنْ اَجِدَ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰی فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُحَدِّثُنِیْ ذٰلِكَ غَيْرَ اُمِّ هَانِیْءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰی بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاُتِیَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ

(۱۶۶۸) حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا اور مجھے اس بات کی آرزو بھی تھی کہ میں کسی ایسے آدمی کو ملوں جو مجھے خبر دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے تو مجھے کوئی بھی آدمی نہیں ملا جو مجھے یہ بیان کرتا ہو سوائے حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابو طالب کے۔ انہوں نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز دن چڑھنے کے بعد تشریف لائے۔ پھر ایک کپڑا لایا گیا جس سے پردہ کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا۔ پھر آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس میں آپ کا قیام لمبا تھا یا رکوع یا

فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ لَا اَدْرِىْ اَقِيَامُهُ فِيْهَا اَطْوَلُ اَمْ رُكُوْعُهُ اَمْ سُجُوْدُهُ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ قَالَتْ فَلَمْ اَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ قَالَ الْمُرَادِيُّ عَنْ يُوْنُسَ وَلَمْ يَقُلْ اَخْبَرَنِىْ۔

سجود۔ اس کا ہر (رکن) تقریباً برابر تھا۔ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کو یہ نماز نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد پڑھتے دیکھا ہے۔ مرادی نے یونس سے روایت کیا ہے اور اس میں اَخْبَرَنِیْ نہیں کہا۔

(۱۶۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِى النَّضْرِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِىءٍ بِنْتِ اَبِىْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ هَانِىءٍ بِنْتَ اَبِىْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَ فَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ اُمُّ هَانِىءٍ بِنْتُ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِىءٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِىَ رَكْعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمَ ابْنُ اُمِّىْ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهُ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِىءٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِىءٍ وَ ذٰلِكَ ضُحًى۔

(۱۶۶۹) حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابو طالب فرماتی ہیں کہ میں فتح مکہ والے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی بیٹی نے ایک کپڑے کے ساتھ پردہ کیا ہوا تھا۔ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے سلام کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا ابو طالب کی بیٹی۔ آپ نے فرمایا: مرحبا۔ (خوش آمدید) اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا ہو۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے کھڑے ہو کر آٹھ رکعتیں نماز پڑھیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میری ماں جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ایک ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہیں جسے میں پناہ دے چکی ہوں اور وہ آدمی فلاں بن ہبیرہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ ہانی ہم نے پناہ دی جسے تو نے پناہ دی۔ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ نماز چاشت کی نماز تھی۔

(۱۶۷۰) وَ حَدَّثَنِىْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ اَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلٍ عَنْ اُمِّ هَانِىءٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِىْ بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

(۱۶۷۰) حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے سال ان کے گھر میں آٹھ رکعتیں نماز کی پڑھی ہیں' ایک ہی کپڑے میں کہ جس کے دائیں حصے کو بائیں جانب اور بائیں حصہ کو دائیں جانب ڈال رکھا تھا۔

(۱۶۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ الضُّبَعِىُّ قَالَ نَا مَهْدِىٌّ وَّهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ نَا وَاصِلٌ مَوْلٰى اَبِىْ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ الدِّيْلِىِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهُ

(۱۶۷۱) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں جو کوئی آدمی صبح کرتا ہے تو اُس کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے۔ تو ہر مرتبہ سبحان اللہ کہنہ صدقہ ہے۔ ہر ایک مرتبہ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک

قَالَ يَصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَ كُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَ كُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْىٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَ يُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى۔

مرتبہ لا الٰہ الاّ اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بُرائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب صدقات کا متبادل چاشت کی نماز کی دو رکعتوں کا پڑھ لینا ہے۔

(۱۶۷۲)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ نَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْ صَانِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ بِثَلٰثٍ بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ۔

(۱۶۷۲)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے وصیت فرمائی ہر مہینہ میں تین دن تین روزے رکھنے کی اور دو رکعت چاشت کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی۔

(۱۶۷۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ وَ اَبِيْ شِمْرٍ الضُّبَعِيِّ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۶۷۳)اس سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح نقل فرمایا۔

(۱۶۷۴)و حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ نَا مُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّانَاجِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ رَافِعِ الصَّائِغُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِثَلَاثٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

(۱۶۷۴)اس سند کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین (باتوں) کی وصیت فرمائی۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۱۶۷۵)وَ حَدَّثَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ اَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ ﷺ بِثَلَاثٍ لَنْ اَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ صَلٰوةِ الضُّحٰى وَ بِاَنْ لَا اَنَامَ حَتّٰى اُوْتِرَ۔

(۱۶۷۵)حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین (ایسی باتوں) کی وصیت فرمائی جن کو میں زندگی بھر کبھی نہیں چھوڑوں گا: (۱) ہر مہینے تین دنوں کے روزے۔ (۲) اور چاشت کی نماز (۳) اور اس بات کی کہ میں نہ سوؤں یہاں تک کہ میں وتر پڑھ لوں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے آپ سے چاشت کی نماز اور اس کی رکعتیں ثابت ہیں اور ایک حدیث میں جسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ایسے اعمال کو پسند فرماتے تھے لیکن صرف ڈر اور خوف کی وجہ سے نہیں کرتے تھے کہ اگر لوگ بھی اسے کرنے لگ جائیں تو کہیں وہ اعمال فرض نہ قرار دے دیئے جائیں اور پھر کسی عمل کے فرض ہو جانے کے بعد اس عمل کو نہ

کرنا بہت ہی سخت گناہ ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۷: باب اِسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَ الْحَثِّ عَلَيْهِمَا وَ تَخْفِيفِهِمَا وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا وَ بَيَانُ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَقْرَأُ فِيهِمَا

باب: فجر کی دو رکعات سنت کے استحباب اور ان کی ترغیب کے بیان میں

(۱۶۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ حَفْصَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ وَ بَدَا الصُّبْحُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ۔

(۱۶۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مؤذن صبح کی نماز کے لیے اذان دے کر خاموش ہو گیا اور صبح ظاہر ہو گئی تو آپ نے نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی دو رکعتیں پڑھیں۔

(۱۶۷۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ مَالِكٌ۔

(۱۶۷۷) حضرت نافع سے اس سند کے ساتھ اس طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۱۶۷۸) وَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

(۱۶۷۸) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب طلوعِ فجر ہو جاتا تھا تو کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے سوائے دو ہلکی رکعتوں کے۔

(۱۶۷۹) وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا النَّضْرُ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۱۶۷۹) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۶۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

(۱۶۸۰) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر روشن ہو جاتی تھی تو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۱۶۸۱) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَ يُخَفِّفُهُمَا۔

(۱۶۸۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اذان سنتے تو نمازِ فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے اور وہ دونوں رکعتیں ہلکی ہوتیں۔

(۱۶۸۲)وَ حَدَّثَنِیْهِ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا عَلِیٌّ یَعْنِی ابْنَ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا هُ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَکْرٍ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَّ ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا هُ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا وَکِیْعٌ کُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ۔

(۱۶۸۲)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس حدیث میں طلوعِ فجر کا بھی ذکر ہے۔

(۱۶۸۳)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَآءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

(۱۶۸۳)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

(۱۶۸۴)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی ابْنَ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا کَانَتْ تَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَیُخَفِّفُ حَتّٰی اِنِّیْ اَقُوْلُ هَلْ قَرَاَ فِیْهِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

(۱۶۸۴)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کی دو رکعتیں اتنی ہلکی پڑھتے تھے یہاں تک کہ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے ان دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ پڑھی ہے؟

(۱۶۸۵)حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیِّ سَمِعَ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَقَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَقُوْلُ هَلْ یَقْرَاُ فِیْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْکِتٰبِ۔

(۱۶۸۵)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر طلوع ہوتا تو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں عرض کرتی کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں؟

(۱۶۸۶)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَآءٌ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ یَکُنْ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ۔

(۱۶۸۶)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتوں پر جتنا التزام فرماتے تھے اس سے زیادہ نفلوں میں سے کسی چیز پر اتنا اہتمام نہیں ہوتا تھا۔

(۱۶۸۷)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ ابْنُ نُمَیْرٍ جَمِیْعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ نَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ شَیْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَسْرَعَ مِنْهُ اِلَی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

(۱۶۸۷)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے نفل نمازوں میں سے کسی کو اتنی تیزی سے پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جس قدر تیزی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۱۶۸۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

(۱۶۸۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازِ فجر کی دو رکعات پڑھنا دُنیا اور جو کچھ دُنیا میں ہے اُن تمام سے بہتر ہے۔

(۱۶۸۹)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ قَالَ اَبِيْ نَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ شَاْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَهُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا۔

(۱۶۸۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوعِ فجر کے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کی شان کے بارے میں فرمایا کہ ان کا پڑھنا میرے نزدیک ساری دُنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

(۱۶۹۰)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾۔

(۱۶۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کی دو رکعتوں میں ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھی۔

(۱۶۹۱)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا الْفَزَارِيُّ يَعْنِيْ مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ [البقرة:۱۳۶] الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا: ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران:۵۲]

(۱۶۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کی دونوں رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ میں سے: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ پوری آیت اور ان دونوں رکعتوں میں سے دوسری رکعت میں ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ پڑھتے تھے۔

(۱۶۹۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ: ﴿تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ [آل عمران:۶۴] الاية۔

(۱۶۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کی دو رکعتوں میں: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ اور سورۂ آلِ عمران کی آیت: ﴿تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ پڑھتے تھے۔

(۱۶۹۳)وَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ۔

(۱۶۹۳) اس سند کے ساتھ حضرت عثمان بن حکیم رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی۔

۲۸۸: باب فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ قَبْلَ

باب: فرض نمازوں سے پہلے اور بعد مؤکدہ سنتوں

الْفَرَآئِضِ وَ بَعْدُهُنَّ وَ بَيَان عَدَدِهِنَّ

کی فضیلت اوران کی تعداد کے بیان میں

(۱۶۹۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِىْ سُلَيْمٰنَ بْنُ حَيَّانَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَنْبَسَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ بِحَدِيْثٍ يُتَسَارُّ اِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ حَبِيْبَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى اثْنَتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِىْ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ بُنِىَ لَهٗ بِهِنَّ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنْبَسَةُ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَ قَالَ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَّقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَّا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ۔

(۱۶۹۴)حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عنبسہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے اپنی اس بیماری میں کہ جس میں ان کی وفات ہوگئی مجھ سے ایک ایسی حدیث بیان کی کہ جس سے خوشی ہوتی ہے۔ فرمایا کہ میں نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں تو اس کے لیے اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ جنت میں مکان بنائیں گے۔ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جس وقت سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے ان کو نہیں چھوڑا۔ عنبسہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ جب سے میں نے ان کو حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا ان کو نہیں چھوڑا اور نعمان بن سالم فرماتے ہیں کہ میں نے جس وقت سے حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔

(۱۶۹۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِىُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا دَاوٗدُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ۔

(۱۶۹۵)حضرت نعمان بن سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی ہے اس میں ہے کہ جس آدمی نے ہر دن میں بارہ رکعتیں پڑھیں تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔

(۱۶۹۶)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّىْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرٌو وَّمَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(۱۶۹۶)حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مسلمان بندہ روزانہ بارہ رکعتیں فرض نمازوں کے علاوہ نفلی (یا سنتوں) میں سے اللہ کے لیے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بناتے ہیں یا (فرمایا کہ) اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس کے بعد سے اُن نمازوں کو پڑھتی رہی ہوں۔ اس طرح عمرو اور نعمان نے بھی اپنی اپنی روایات میں اسی طرح کہا ہے۔

(۱۶۹۷) وَ حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِیُّ قَالَا نَا بَهْزٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ اَخْبَرَنِی قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی لِلّٰهِ کُلَّ یَوْمٍ فَذَکَرَ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۶۹۷) حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بندہ وضو کرے اور کامل طور سے وضو کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے لیے روزانہ نماز پڑھے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۱۶۹۸) وَ حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا نَا یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِی نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَیْنِ وَ بَعْدَهَا سَجْدَتَیْنِ وَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَیْنِ وَ بَعْدَ الْعِشَآءِ سَجْدَتَیْنِ وَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَیْنِ فَاَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَآءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ بَیْتِهٖ۔

(۱۶۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ مگر مغرب' عشاء اور جمعہ کی رکعتیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھیں۔

۲۸۹: باب جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَ فِعْلِ بَعْضِ الرَّكْعَةِ قَائِمًا وَ بَعْضِهَا قَاعِدًا

باب: نفل نماز کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھنے اور ایک رکعت میں کچھ کھڑے ہو کر اور کچھ بیٹھ کر پڑھنے کے جواز کے بیان میں

(۱۶۹۹) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ نَا هُشَیْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ یَخْرُجُ فَیُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ یَدْخُلُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ یَدْخُلُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ الْعِشَآءَ وَ یَدْخُلُ بَیْتِیْ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَکَعَاتٍ فِیْهِنَّ الْوِتْرُ وَکَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَ لَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا وَ

(۱۶۹۹) حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ میرے گھر میں ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے پھر باہر تشریف لاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر گھر میں آ کر دو رکعتیں پڑھتے اور آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے تھے پھر (گھر میں) تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور آپ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے گھر میں تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو نو رکعتیں پڑھتے اور جب فجر طلوع ہو جاتی تھی تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے جس میں وتر بھی ہیں اور لمبی رات تک کھڑے ہو کر

كَانَ اِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَ سَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

اور لمبی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے اور جب آپ کھڑے ہونے کی حالت میں پڑھتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر کرتے۔

(۱۷۰۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

(۱۷۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لمبی رات تک نماز پڑھتے تھے تو جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو کھڑے ہو کر رکوع فرماتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھ کر رکوع فرماتے۔

(۱۷۰۱)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ اُصَلِّيْ قَاعِدًا فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

(۱۷۰۱) حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فارس کے ملک میں بیمار ہو گیا تھا تو میں بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ تو میں نے اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ لمبی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۱۷۰۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَ لَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَ كَانَ اِذَا قَرَاَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

(۱۷۰۲) حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لمبی رات تک کھڑے ہو کر بھی اور لمبی رات تک بیٹھ کر بھی نماز پڑھتے تھے اور جب آپ کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر فرماتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر فرماتے۔

(۱۷۰۳)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَاَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ قَائِمًا وَ قَاعِدًا فَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

(۱۷۰۳) حضرت شقیق بن عقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کثرت سے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے پھر جب آپ نماز کھڑے ہو کر شروع فرماتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر فرماتے اور جب نماز بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع بھی بیٹھ کر فرماتے۔

(۱۷۰۴)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ

(۱۷۰۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى اِذَا كَبِرَ قَرَاَ جَالِسًا حَتّٰى اِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلٰثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ هُنَّ ثُمَّ رَكَعَ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کی نماز میں سے کسی میں بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضعیف ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ جب سورۃ میں سے تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر ان کو پڑھتے پھر رکوع فرماتے۔

(۱۷۰۵)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَ تِهِ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(۱۷۰۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اور قرأت بھی بیٹھنے ہی کی حالت میں کرتے تو جب تیس یا چالیس آیات کی تعداد قرأت باقی رہ جاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہونے کی حالت میں قرأت فرماتے پھر رکوع و سجود فرماتے پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح فرماتے۔

(۱۷۰۶)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِي هِشَامٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اِنْسَانٌ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً۔

(۱۷۰۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) بیٹھ کر پڑھتے پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو آپ کھڑے ہو کر رکوع فرماتے (اتنی مقدار کے لیے کھڑے ہوتے) جتنی مقدار میں ایک انسان چالیس آیات پڑھ سکتا ہے۔

(۱۷۰۷)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَاُ فِيْهِمَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ۔

(۱۷۰۷) حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں کیسے کیا کرتے تھے جبکہ آپ بیٹھے ہوں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ دونوں رکعتوں میں قرأت فرماتے پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو آپ کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے۔

(۱۷۰۸)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ

(۱۷۰۸) حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں! جب لوگوں (کی فکروں اور غم نے) آپ کو بوڑھا کر دیا۔

(۱۷۰۹) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۱۷۰۹) اس سند کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۱۷۱۰) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ كَثِيْرًا مِنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

(۱۷۱۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت نہیں فرمائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ بیٹھ کر نمازیں پڑھنے لگے۔ (وصال سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے بیٹھ کر نمازیں پڑھیں)

(۱۷۱۱) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ ثَقُلَ كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا۔

(۱۷۱۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک بھاری اور ثقیل ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے بیٹھ کر نمازیں پڑھتے تھے۔

(۱۷۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَ كَانَ يَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا۔

(۱۷۱۲) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نمازیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے ایک سال پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نفل پڑھنے لگے اور سورۃ اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ سورت لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

(۱۷۱۳) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ جَمِيْعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُمَا قَالَا بِعَامٍ وَّاحِدٍ اَوِ اثْنَيْنِ۔

(۱۷۱۳) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۷۱۴) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

(۱۷۱۴) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

بْنُ مُوْسٰی عَنْ حَسَنِ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی صَلّٰی قَاعِدًا۔

وصال نہیں ہوا جب تک کہ آپ نے بیٹھ کر نماز نہ پڑھ لی ہو۔

(۱۷۱۵) وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی رَاْسِهٖ فَقَالَ مَالَكَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ۔

(۱۷۱۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے۔ تو میں آپ کی خدمت میں آیا تو آپ کو میں نے بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر مبارک پر رکھا۔ آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ حدیث بیان کی گئی کہ آپ نے فرمایا ہے کہ آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے اور آپ بھی تو بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ صحیح ہے لیکن میں تم میں سے کسی جیسا نہیں ہوں۔

(۱۷۱۶) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِیْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا سُفْیَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ رِوَایَةِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ یَحْیَی الْاَعْرَجِ۔

(۱۷۱۶) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۲۹۰: باب صَلٰوةِ اللَّیْلِ وَعَدَدَ رَكْعَاتِ النَّبِیِّ ﷺ فِی اللَّیْلِ وَاَنَّ الْوِتْرَ رَكْعَةً وَاِنَّ الرَّكْعَةَ صَلٰوةٌ صَحِیْحَةٌ

باب: رات کی نماز (تہجد) اور نبی ﷺ کی رات کی نماز کی رکعتوں کی تعداد اور وتر پڑھنے کے بیان میں

(۱۷۱۷) وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً یُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمُؤَذِّنُ فَیُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

(۱۷۱۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے کہ اس میں سے ایک رکعت کے ذریعہ وتر بنا لیتے تو جب اس سے فارغ ہوتے تو دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔ یہاں تک کہ مؤذن آتا۔ پھر آپ ہلکی ہلکی دو رکعات پڑھتے۔

(۱۷۱۸) وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ

(۱۷۱۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے فجر کی نماز کے درمیان تک گیارہ رکعتیں

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ وَهِيَ الَّتِيْ يَدْعُوا النَّاسُ الْعَتَمَةَ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ۔

پڑھتے تھے اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت کے ذریعہ وتر بنا لیتے پھر جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور فجر ظاہر ہو جاتی اور مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا (تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اطلاع دے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر ہلکی ہلکی دو رکعت پڑھتے پھر آپ دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کہنے کے لیے آتا۔

(۱۷۱۹)وَحَدَّثَنَاهُ حَرْمَلَةُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ سَاقَ حَرْمَلَةُ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَ تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاِقَامَةَ وَ سَائِرُ الْحَدِيْثِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرٍو سَوَآءً۔

(۱۷۱۹) حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ کچھ لفظی رد و بدل کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۱۷۲۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا۔

(۱۷۲۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اُن میں سے پانچ کو وتر بنا لیتے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کسی میں نہ بیٹھتے سوائے اس کے آخر میں۔

(۱۷۲۱)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۱۷۲۱) حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۱۷۲۲)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

(۱۷۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت (سنت) کے ساتھ تیرہ رکعتیں نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۱۷۲۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۱۷۲۳) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں نماز کس طرح پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان ہو یا رمضان کے علاوہ آپ گیارہ رکعتوں

وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

سے زیادہ (رات کو) نماز نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں تو اس طرح پڑھتے کہ ان کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارے میں کچھ نہ پوچھ۔ پھر آپ تین رکعت وتر پڑھتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں تو سوتی ہیں پر میرا دل نہیں سوتا۔

(۱۷۲۴) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَآءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

(۱۷۲۴) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: آپ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ (پہلے) آٹھ رکعتیں اور پھر (تین رکعت) وتر پڑھتے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تو جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت (سنت) پڑھتے۔

(۱۷۲۵) وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ ح وَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيْرِيُّ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِيْ ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَآئِمًا يُوْتِرُ مِنْهُنَّ۔

(۱۷۲۵) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ باقی حدیث اسی طرح سے بیان فرمائی۔ اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھتے وتر انہی میں سے ہوتے۔

(۱۷۲۶) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ اَيْ اُمَّهْ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ ثَلَاثَ عَشْرَةَ

(۱۷۲۶) حضرت عبداللہ بن ابی لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: اے اماں جان! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں خبر دیجیے۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ کی نماز رمضان اور رمضان کے علاوہ رات کو تیرہ رکعتیں ہوتی تھیں۔ انہی میں سے دو رکعات (سنت) فجر کی بھی

رَكْعَةً بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ۔

ہوتیں۔

(۱۷۲۷)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ عَشَرَ رَكَعَاتٍ وَ يُوْتِرُ بِسَجْدَةٍ وَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

(۱۷۲۷) حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں دس رکعتیں پڑھتے تھے اور ان کو ایک رکعت کے ذریعہ وتر بنا لیتے اور فجر کی دو رکعت (سنت) پڑھتے۔ تو یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

(۱۷۲۸) وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَ يُحْيِى اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَآءِ الْاَوَّلِ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِيْدُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ وَضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ۔

(۱۷۲۸) حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید سے اُن احادیث کے بارے میں پوچھا جو اُن سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بیان کی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں سو جاتے اور رات کے آخری حصہ میں جاگتے پھر اگر آپ کو اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف کوئی حاجت ہوتی تو اس حاجت کو پوری فرما لیتے۔ پھر آپ سو جاتے اور جب پہلی اذان ہوتی تو فوراً اُٹھ جاتے۔ اللہ کی قسم! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ نہیں فرمایا کہ کھڑے ہو کر اپنے اوپر پانی بہاتے اور نہ ہی اللہ کی قسم یہ فرمایا کہ آپ غسل فرماتے اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ کیا چاہتے اور اگر آپ جنبی نہ ہوتے تو آپ نماز کے لیے وضو فرماتے پھر دو رکعات نماز پڑھتے۔

(۱۷۲۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا عَمَّارُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ صَلٰوتِهِ الْوِتْرَ۔

(۱۷۲۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے آخر میں وتر پڑھتے۔

(۱۷۳۰)حَدَّثَنِىْ هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُحِبُّ الدَّآئِمَ قَالَ قُلْتُ اَىَّ حِيْنٍ كَانَ يُصَلِّىْ فَقَالَتْ كَانَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ

(۱۷۳۰) حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ صدیقہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ہمیشگی (والے عمل) کو (جس عمل پر مداومت (مستقلاً) ہو اگرچہ تھوڑا ہو) پسند فرماتے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ آپ نماز کس وقت پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب

قَامَ فَصَلّٰی۔

(مرغ) کا چیخنا سنتے تو آپ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔

(۱۷۳۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ اَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا اَلْفٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّحَرُ الْاَعْلٰی فِیْ بَيْتِیْ اَوْ عِنْدِیْ اِلَّا نَائِمًا۔

(۱۷۳۱)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے آخری حصہ میں اپنے گھر میں یا اپنے پاس سوتے ہوا ہی پایا۔(یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز پڑھ کر سو جاتے)۔

(۱۷۳۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا صَلّٰی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِیْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ۔

(۱۷۳۲)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں (سنت) پڑھ لیتے تو اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں فرماتے' ورنہ لیٹ جاتے۔

(۱۷۳۳)وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَتَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

(۱۷۳۳)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح روایت نقل کرتی ہیں۔

(۱۷۳۴)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ فَاِذَا اَوْتَرَ قَالَ قُوْمِیْ فَاَوْتِرِیْ يَا عَآئِشَةُ۔

(۱۷۳۴)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد) پڑھ لیتے اور وتر پڑھنے لگتے تو مجھے فرماتے: اے عائشہ! اُٹھو اور وتر پڑھو۔

(۱۷۳۵)وَ حَدَّثَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِیُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّیْ صَلٰوتَهٗ بِاللَّيْلِ وَ هِیَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِذَا بَقِیَ الْوِتْرُ اَيْقَظَهَا فَاَوْتَرَتْ۔

(۱۷۳۵)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز (تہجد) پڑھتے تھے اور وہ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) آپ کے سامنے لیٹی ہوتیں۔ تو جب وتر پڑھنے باقی رہ جاتے تو آپ اُن کو جگا دیتے اور وہ وتر پڑھ لیتیں۔

(۱۷۳۶)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِیْ يَعْفُوْرٍ وَاسْمُهٗ وَاقِدٌ وَ لَقَبُهٗ وَقْدَانُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْتَهٰی وِتْرُهٗ اِلَی السَّحَرِ۔

(۱۷۳۶)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصّہ میں وتر (کی نماز) پڑھی یہاں تک کہ سحر کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی نماز پہنچ گئی۔

(۱۷۳۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ۔

(۱۷۳۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر (کی نماز) رات کے ہر حصہ میں سے ابتدائی رات اور درمیانی رات اور رات کے آخر میں پڑھی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر (کی نماز) سحر کے وقت تک پہنچ گئی۔

(۱۷۳۸)وَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا حَسَّانُ قَاضِيْ كِرْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلٰى اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

(۱۷۳۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ مین وتر (کی نماز) پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وتر کی نماز رات کے آخر تک پہنچ گئی۔

۲۹۱: باب جَامِعُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَمَنْ نَامَ عَنْهُ اَوْ مَرِضَ

باب: جب آپؐ سوئے رہتے یا کوئی تکلیف وغیرہ ہوتی تو آپؐ تہجد کی نماز (دن کو پڑھتے)

(۱۷۳۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ ابْنِ عَامِرٍ اَرَادَ اَنْ يَّغْزُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَرَادَ اَنْ يَّبِيْعَ عَقَارًا لَهٗ بِهَا فَيَجْعَلَهٗ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَ يُجَاهِدَ الرُّوْمَ حَتّٰى يَمُوْتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ لَقِيَ اُنَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَنَهَوْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ رَهْطًا سِتَّةً اَرَادُوْا ذٰلِكَ فِيْ حَيَاةِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهُمْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ اُسْوَةٌ فَلَمَّا حَدَّثُوْهُ بِذٰلِكَ رَاجَعَ امْرَاَتَهٗ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، وَاَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا، فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ عَآئِشَةُ فَاْتِهَا فَسَلْهَا، ثُمَّ ائْتِنِيْ فَاَخْبِرْنِيْ بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهَا فَاَتَيْتُ عَلٰى حَكِيْمِ بْنِ اَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهٗ اِلَيْهَا فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِبِهَا لِاَنِّيْ نَهَيْتُهَا اَنْ تَقُوْلَ فِيْ هَاتَيْنِ الشِّيْعَتَيْنِ شَيْئًا فَاَبَتْ

(۱۷۳۹) حضرت زُرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کا ارادہ کیا تو وہ مدینہ منورہ آ گئے اور اپنی زمین وغیرہ بیچنے کا ارادہ کیا تا کہ اس کے ذریعہ سے اسلحہ اور گھوڑے وغیرہ خرید سکیں اور مرتے دَم تک روم والوں سے جہاد کریں تو جب وہ مدینہ منورہ میں آ گئے اور مدینہ والوں میں سے کچھ لوگوں سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اس طرح کرنے سے منع کیا اور ان کو بتایا کہ اللہ کے نبی ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں چھ آدمیوں نے بھی اسی طرح کا ارادہ کیا تھا تو اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں بھی اس طرح کرنے سے روک دیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے لیے میری زندگی میں نمونہ نہیں ہے؟ جب مدینہ والوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اپنی اس بیوی سے رجوع کیا جس کو وہ طلاق دے چکے تھے اور اپنے اس رجوع کرنے پر لوگوں کو گواہ بنالیا۔ پھر وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف آئے تو اُن سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کیا میں تجھے وہ آدمی نہ بتاؤں جو زمین والوں میں سے سب سے زیادہ

فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا قَالَ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَانْطَلَقْنَا
إِلَى عَائِشَةَ فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا فَأَذِنَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا
فَقَالَتْ أَحَكِيمٌ فَعَرَفَتْهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ مَنْ مَعَكَ قَالَ
سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ
فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ أُصِيبَ
يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا) أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَإِنَّ
خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنُ قَالَ
فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى
أَمُوتَ ثُمَّ بَدَا لِي فَقُلْتُ أَنْبِئِينِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ ﴿يَا أَيُّهَا
الْمُزَّمِّلُ﴾ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ
قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هٰذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا وَأَمْسَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى
خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ فِي آخِرِ هٰذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ فَصَارَ قِيَامُ
اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ!
(رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا) أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَ
طَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ
اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا
يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَ
يَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ
ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ
تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ
وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا

رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں جانتا ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ کون ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تو ان کی طرف جا اور اُن سے پوچھ پھر اس کے بعد میرے پاس آ اور وہ جو جواب دیں مجھے بھی اس سے باخبر کرنا۔ (حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا) کہ میں پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف چلا (اور پہلے میں) حکیم بن افلح کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف لے کر چلو۔ وہ کہنے لگے کہ میں تجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف لے کر نہیں جا سکتا کیونکہ میں نے انہیں اس بات سے روکا تھا کہ وہ اُن دو گروہوں (علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ) کے درمیان کچھ نہ کہیں تو انہوں نے نہ مانا اور چلی گئیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اُن پر قسم ڈالی تو وہ ہمارے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف آنے کے لیے چل پڑے اور ہم نے اجازت طلب کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں اجازت دی اور ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حکیم بن افلح کو پہچان لیا اور فرمایا کیا یہ حکیم ہیں؟ حکیم کہنے لگے کہ جی ہاں! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تیرے ساتھ کون ہے؟ حکیم نے کہا کہ سعد بن ہشام ہیں؟ آپ (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: ہشام کون ہے؟ حکیم نے کہا کہ عامر کا بیٹا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عامر پر رحم کی دعا فرمائی اور اچھے کلمات کہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عامر غزوۂ اُحد میں شہید کر دیئے گئے تھے تو میں نے عرض کیا اے اُمّ المؤمنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتائیے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا ہاں! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کے نبی ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تو تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں اُٹھ کھڑا ہو کر جاؤں اور مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ پوچھوں۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے رسول

اَسَنَّ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهُ اللَّحْمُ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِثْلَ صَنِیْعِهِ الْاَوَّلِ فَتِلْكَ تِسْعٌ یَا بُنَیَّ وَکَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ یُّدَاوِمَ عَلَیْهَا وَکَانَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِیَامِ اللَّیْلِ صَلّٰی مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ رَکْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِیَّ اللّٰهِ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ کُلَّهٗ فِیْ لَیْلَةٍ وَّلَا صَلّٰی لَیْلَةً اِلَی الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا کَامِلًا غَیْرَ رَمَضَانَ قَالَ وَانْطَلَقْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَحَدَّثْتُهٗ بِحَدِیْثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ وَ لَوْ کُنْتُ اَقْرَبُهَا اَوْ اَدْخُلُ عَلَیْهَا لَاَتَیْتُهَا حَتّٰی تُشَافِهَنِیْ بِهٖ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَیْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِیْثَهَا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی نماز) کے قیام کے بارے میں بتایئے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تو نے: ﴿یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے ابتداء ہی میں رات کا قیام فرض کر دیا تھا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک سال رات کو قیام فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کے آخری حصہ کو بارہ مہینوں تک آسمان میں روک دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے آخر میں تخفیف نازل فرمائی تو پھر رات کا قیام (تہجد) فرض ہونے کے بعد نفل ہو گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ اے اُمّ المؤمنین! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (نماز) وتر کے بارے میں بتایئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ آپ کو رات کو جب چاہتا بیدار کر دیتا تو آپ مسواک فرماتے اور وضو فرماتے اور نو رکعات نماز پڑھتے۔ ان رکعتوں میں نہ بیٹھتے سوائے آٹھویں رکعت کے بعد اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے اور اس کی حمد کرتے اور اس سے دُعا مانگتے پھر آپ اُٹھتے اور سلام نہ پھیرتے پھر کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے پھر آپ بیٹھتے' اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے اور اس کی حمد بیان فرماتے اور اس سے دُعا مانگتے۔ پھر آپ سلام پھیرتے۔ سلام پھیرنا ہمیں سنا دیتے۔ پھر آپ سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے بیٹھے دو رکعات نماز پڑھتے تو یہ گیارہ رکعتیں ہو گئیں۔ اے میرے بیٹے! پھر جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور آپ کے جسم مبارک پر گوشت آ گیا تو سات رکعتیں وتر کی پڑھنے لگے اور دو رکعتیں اسی طرح پڑھتے جس طرح پہلے بیان کیا تو یہ نو رکعتیں ہوئی۔ اے میرے بیٹے! اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی نماز پڑھتے تو اس بات کو پسند فرماتے کہ اس پر دوام (ہمیشگی) کی جائے اور جب آپ پر نیند کا غلبہ ہوتا یا کوئی درد وغیرہ ہوتی کہ جس کی وجہ سے رات کا قیام (تہجد) نہ ہو سکتا ہو تو آپ دن کو بارہ رکعتیں پڑھتے اور مجھے نہیں معلوم کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی رات میں سارا قرآن مجید پڑھا ہو اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہے کہ آپ نے صبح تک ساری رات نماز پڑھی ہو اور نہ ہی یہ کہ آپ نے پورا مہینہ روزے رکھے ہوں' سوائے رمضان کے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف گیا اور ان سے اس ساری حدیث کو بیان کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سیّدہ عائشہ صدیقہؓ نے سچ فرمایا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا یا ان کی خدمت میں حاضری دیتا تو میں یہ حدیث سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بالمشافہ (براہِ راست) سنتا۔ راوی کہتے ہیں کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے تو میں اُنکی حدیث آپ کو بیان نہ کرتا۔

(۱۷۴۰) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی

(۱۷۴۰) حضرت زرارہ بن اوفیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ہشام نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پھر وہ اپنی جائیداد بیچنے کے

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لِيَبِيْعَ عَقَارَهٗ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

لیے مدینہ منورہ کی طرف چلے گئے (اس کے بعد) آگے اسی طرح حدیث ذکر کی۔

(۱۷۴۱)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْوِتْرِ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَ قَالَ فِيْهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنَ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ اُصِيْبَ يَوْمَ اُحُدٍ۔

(۱۷۴۱) حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے وتر کے بارے میں پوچھا اور پوری حدیث بیان کی جس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابن عامر۔ وہ کہنے لگیں: وہ کتنے اچھے آدمی تھے۔ یہ عامر رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے تھے۔

(۱۷۴۲)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى اَنَّ سَعْدَ ابْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهٗ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سَعِيْدٍ وَ فِيْهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ اُصِيْبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَ فِيْهِ فَقَالَ حَكِيْمُ ابْنُ اَفْلَحَ اَمَا اِنِّيْ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا اَنْبَاْتُكَ بِحَدِيْثِهَا۔

(۱۷۴۲) حضرت زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ہشام ان کے ہمسائے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اور سعید کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اس حدیث میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہشام کون ہے؟ وہ کہنے لگے کہ ابن عامر۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ وہ کیا ہی اچھے آدمی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے تھے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حکیم بن افلح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تو ان کے پاس نہیں جاتا تو میں اُن کی حدیث تیرے سامنے بیان نہ کرتا۔

(۱۷۴۳)وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ سَعِيْدٌ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ اَوْ غَيْرِهٖ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

(۱۷۴۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز (تہجد) کسی درد یا کسی اور وجہ سے فوت ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن میں بارہ رکعات پڑھ لیتے۔

(۱۷۴۴)وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهٗ وَكَانَ اِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ مَرِضَ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

(۱۷۴۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی کام کرتے تو اس پر دوام (مستقل) فرماتے اور جب رات کو سو جاتے تھے یا بیمار تو دن میں بارہ رکعات نماز پڑھ لیتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ ساری رات بیدار رہے ہوں اور نہ ہی رمضان کے علاوہ

قَالَتْ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى الصَّبَاحِ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا اِلَّا رَمَضَانَ۔

پورا مہینہ روزے رکھے ہوں۔

(۱۷۴۵)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ وَ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

(۱۷۴۵) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی وظیفہ سے یا اس میں سے کسی عمل سے سو جائے (یعنی رات کے وقت پڑھنے وغیرہ کا جو معمول ہو) تو (وہ اپنے اس عمل کو) فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے درمیان کر لے تو اس کے لیے اس طرح لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے رات کو ہی پڑھ لیا۔

۲۹۲:باب صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضَ الْفِصَالُ

باب:صلوٰۃ الاوّابین (چاشت کی نماز) کا وقت وہ ہے جب اُونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں

(۱۷۴۶)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ اَمَا لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ۔

(۱۷۴۶) حضرت قاسم شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جماعت کو دیکھا کہ وہ لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں کو اچھی طرح علم ہے کہ نماز اس وقت کے علاوہ میں افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلوٰۃ الاوّابین (چاشت کی نماز) اس وقت ہے جس وقت اُونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہو جائیں۔

(۱۷۴۷)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا الْقَاسِمُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَهْلِ قُبَاءٍ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ۔

(۱۷۴۷) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا والوں کی طرف نکلے (انہیں دیکھا) کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صلوٰۃ الاوّابین کا وقت اُس وقت ہے کہ جب اُونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگ جائیں۔

۲۹۳:باب صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ

باب: رات کی نماز (نماز تہجد) دو دو رکعت ہے اور وتر ایک رکعت رات کے آخری حصہ میں ہے

(۱۷۴۸)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔

(۱۷۴۸)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔تو جب تم میں سے کسی آدمی کو صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے (یہ رکعت) اس ساری نماز کو جو اس نے پڑھی ہے طاق کر دے گی۔

(۱۷۴۹)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا عَمْرٌو عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ۔

(۱۷۴۹)حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو رکعتیں ہے، جب صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ کر آخری دو رکعتوں کو وتر (طاق) بنا لے۔

(۱۷۵۰)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

(۱۷۵۰)حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کس طرح سے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تجھے صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت کے ذریعہ سے اسے وتر بنا لے۔

(۱۷۵۱)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ وَ بُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ السَّائِلِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِكَ وِتْرًا ثُمَّ سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ وَاَنَا بِذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِيْ هُوَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(۱۷۵۱)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور میں آپ اور سوال کرنے والے کے درمیان میں تھا۔اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کس طرح سے ہے؟ آپ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔تو جب تجھے صبح ہونے کا ڈر ہو تو (اپنی دو رکعتوں کے ساتھ) ایک رکعت اور پڑھ لے اور اپنی آخری نماز وتر کو کر۔ پھر ایک آدمی نے ایک سال کے بعد پوچھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُسی جگہ تھا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ وہی آدمی تھا یا کوئی اور آدمی۔ پھر آپ نے اس آدمی سے اسی طرح فرمایا۔

(۱۷۵۲)وَ حَدَّثَنِی اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ وَ بُدَيْلٌ وَّ عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْغُبَرِیُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيْتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلُ النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَا بِمِثْلِهٖ وَ لَيْسَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا ثُمَّ سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهٗ۔

(۱۷۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا۔ پھر اسی طرح حدیث ذکر فرمائی اور اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ پھر اس آدمی نے سال کے بعد پوچھا۔

(۱۷۵۳)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَ سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ هَارُوْنُ نَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔

(۱۷۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر کی نماز صبح ہونے کے قریب پڑھ لیا کرو۔

(۱۷۵۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِهٖ وِتْرًا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ۔

(۱۷۵۴) حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو آدمی رات کو نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اپنی نماز کے آخر میں وتر کو پڑھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح حکم فرماتے تھے۔

(۱۷۵۵)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ ح وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيٰى كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

(۱۷۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

(۱۷۵۶)حَدَّثَنِی هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِهٖ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُهُمْ۔

(۱۷۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو آدمی رات کو نماز پڑھے تو اُسے چاہیے کہ اپنی نماز کے آخر میں صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اسی طرح حکم فرمایا کرتے تھے۔

(۱۷۵۷)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

(۱۷۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخر میں ایک رکعت وتر کی نماز ہے۔

(۱۷۵۸)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

(۱۷۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْوِتْرُ رَکْعَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ۔

نے ارشاد فرمایا: وتر رات کے آخر میں ایک رکعت کی وجہ سے ہے۔

(۱۷۵۹)وَ حَدَّثَنِیْ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ نَا ھَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَۃُ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَکْعَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ وَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رَکْعَۃٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ۔

(۱۷۵۹)حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر (کی نماز) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتر رات کے آخر میں ایک رکعت کی وجہ سے ہے اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتر رات کے آخر میں ایک رکعت کے ملانے کی وجہ سے ہے۔

(۱۷۶۰)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ وَ ھَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَھُمْ اَنَّ رَجُلًا نَادٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اُوْتِرُ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فَلْیُصَلِّ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِنْ اَحَسَّ اَنْ یُّصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَۃً فَاَوْتَرَتْ لَہٗ مَا صَلّٰی قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَلَمْ یَقُلِ ابْنِ عُمَرَ۔

(۱۷۶۰)حضرت ولید بن کثیر فرماتے ہیں کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے آپ کو آواز دی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں رات کی نماز کو وتر کیسے کروں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی (رات کو) نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ دوٗ دو رکعتیں پڑھے اور اگر اسے احساس ہو کہ صبح نہ ہو جائے تو وہ آخری دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لے تو یہ اس کے لیے وتر کی نماز ہو جائے گی۔

(۱۷۶۱)وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ ھِشَامٍ وَ اَبُوْ کَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ اَرَاَیْتَ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ اُطِیْلُ فِیْھِمَا الْقِرَاءَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَ یُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ قَالَ قُلْتُ اِنِّیْ لَسْتُ عَنْ ھٰذَا اَسْاَلُکَ قَالَ اِنَّکَ لَضَخْمٌ اَلَا تَدَعُنِیْ اَسْتَقْرِئُ لَکَ الْحَدِیْثَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَ یُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ وَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْغَدَاۃِ کَاَنَّ

(۱۷۶۱)حضرت انس بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا۔ میں نے کہا کہ صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا میں اُن میں قرأت لمبی کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ رات کو دوٗ دو رکعات نماز پڑھتے تھے اور ایک رکعت ساتھ ملا کر وتر پڑھ لیتے تھے۔ ابن سیرینؒ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں آپ سے یہ نہیں پوچھ رہا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو موٹی عقل والا ہے مجھے تو نے اتنا وقت بھی نہ دیا کہ میں تجھ سے پوری حدیث پڑھ کر سناتا۔ رسول اللہؐ رات کی نماز (تہجد) دوٗ دو رکعت کر کے پڑھتے تھے اور ایک

الْاَذَانَ بِاُذُنَیْهِ قَالَ خَلَفٌ اَرَاَیْتَ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ یَذْکُرْ صَلٰوةِ۔

رکعت ساتھ ملا کر وتر پڑھ لیتے اور دو رکعات (سنت) صبح کی نماز سے پہلے آپ ﷺ ایسے وقت میں پڑھتے گویا کہ اذان کی آواز آپ ﷺ کے کانوں میں ہی ہوتی۔ خلف نے اَرَاَیْتَ الرَّکْعَتَیْنِ کہا ہے اور اس میں صلوٰۃ کا ذکر نہیں۔

(۱۷۶۲)وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمِثْلِهٖ وَ زَادَ یُوْتِرُ بِرَکْعَةٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ وَفِیْهِ فَقَالَ بَهْ بَهْ اِنَّكَ لَضَخْمٌ۔

(۱۷۶۲) حضرت انس بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے پوچھا۔ پھر آگے اسی طرح حدیث نقل کی اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ انہوں نے فرمایا: ٹھہر ٹھہر۔ کیونکہ تو موٹا آدمی ہے۔

(۱۷۶۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ حُرَیْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا رَاَیْتَ اَنَّ الصُّبْحَ یُدْرِکُكَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ فَقِیْلَ لِاِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مَا مَثْنٰی مَثْنٰی قَالَ اَنْ تُسَلِّمَ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ۔

(۱۷۶۳) حضرت عقبہ بن حریث ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعتیں ہیں۔ تو جب صبح ہونے کے قریب دیکھے تو ایک رکعت ساتھ ملا کر وتر پڑھ لے۔ حضرت ابن عمر ؓ سے عرض کیا گیا کہ دو دو رکعتوں کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے۔

(۱۷۶۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا۔

(۱۷۶۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔

(۱۷۶۵)وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ شَیْبَانَ عَنْ یَحْیٰی قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ نَضْرَةَ الْعَوَقِیُّ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ۔

(۱۷۶۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر (کی نماز) کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

۲۹۴: باب مَنْ خَافَ اَنْ لَّا یَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوْ لَهٗ

باب: جو شخص ڈرے اس بات سے کہ وتر رات کے آخری حصہ میں نہ پڑھ سکے گا وہ رات کے پہلے حصہ میں پڑھ لے

(۱۷۶۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا حَفْصٌ وَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

(۱۷۶۶) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کو یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہیں اُٹھ سکے گا تو اُسے چاہیے کہ وہ شروع رات ہی میں (عشاء کی نماز کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ وَ قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ مَحْضُوْرَةٌ۔

بعد) وتر پڑھ لے اور جس آدمی کو اس بات کی تمنا ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں قیام کرے تو اسے چاہیے کہ وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصہ کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ اس کے لیے افضل ہے اور ابو معاویہ رضی اللہ عنہ نے مَشْهُوْدَةٌ کی جگہ مَحْضُوْرَةٌ کا لفظ کہا ہے۔

(۱۷۶۷)وَحَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ وَّهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّكُمْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ ثُمَّ لْيَرْقُدْ وَمَنْ وَّثِقَ بِقِيَامٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَاِنَّ قِرَاءَةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ۔

(۱۷۶۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جس آدمی کو اس بات کا ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہ اُٹھ سکے گا تو اُسے چاہیے کہ وتر پڑھ لے پھر سو جائے اور جس آدمی کو رات کو اُٹھنے کا یقین ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصہ میں قرأت کرنا ایسا ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

۲۹۵: باب اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

باب: سب سے افضل نماز لمبی قرأت والی ہے

(۱۷۶۸)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

(۱۷۶۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل نماز لمبی قرأت والی نماز ہے۔

(۱۷۶۹)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

(۱۷۶۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سب سے لمبی قرأت والی نماز۔ ابوبکر نے نَا الْاَعْمَشُ کی جگہ عَنِ الْاَعْمَشِ کا لفظ کہا ہے۔

۲۹۶: باب فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُّسْتَجَابٌ فِيْهَا الدُّعَاءَ

باب: رات کی اُس گھڑی کے بیان میں جس میں دُعا ضرور قبول کی جاتی ہے

(۱۷۷۰)وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا

(۱۷۷۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اُس وقت جو مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے دُنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرما دیں گے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی

اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔

ہے۔

(۱۷۷۱)وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَسْئَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

(۱۷۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اُس وقت جو مسلمان بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگے گا' اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں گے۔

۲۹۷: باب التَّرْغِيْبُ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرَ فِيْ آخِرِ اللَّيْلِ وَالْاِجَابَةِ فِيْهِ

باب: رات کے آخری حصہ میں دُعا اور ذکر کی ترغیب کے بیان میں

(۱۷۷۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ وَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ وَمَنْ يَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَهٗ۔

(۱۷۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا ربّ تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمانِ دُنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جس وقت رات کے آخر کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دُعا کرے اور میں اس کی دُعا کو قبول کروں اور کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اسے عطا کروں اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے اور میں اُسے بخش دوں۔

(۱۷۷۳)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِیُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِیْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَهٗ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِیْءَ الْفَجْرُ۔

(۱۷۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جس وقت رات کا ابتدائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں' کون ہے جو مجھ سے دُعا کرے اور میں اس کی دُعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اسے عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے اور میں اسے معاف کر دوں۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔

(۱۷۷۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطٰى

(۱۷۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدھی رات یا رات کا دو تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اُسے عطا کیا جائے۔ کیا ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اس کی دُعا قبول کی جائے۔ کیا

هَلْ مِنْ دَاعٍ يُّسْتَجَابُ لَهٗ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُلَهٗ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ۔

ہے کوئی مغفرت مانگنے والا ہے کہ اُسے بخش دیا جائے۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

(۱۷۷۵)حَدَّثَنِىْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا مُحَاضِرٌ اَبُو الْمُوَرِّعِ قَالَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ مَرْجَانَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ ض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِى السَّمَآءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِىْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ اَوْ يَسْاَلُنِىْ فَاُعْطِيَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدِيْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ قَالَ مُسْلِمٌ ابْنُ مَرْجَانَةَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ مَرْجَانَةُ اُمُّهٗ۔

(۱۷۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آدھی رات یا رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمانِ دنیا میں نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں یا وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں۔ پھر فرماتا ہے کہ کون اسے قرض دے گا (اللہ کو) جو کبھی مفلس نہ ہوگا اور نہ ہی کسی پر ظلم کرے گا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن مرجانہ وہ سعید بن عبداللہ ہے اور مرجانہ ان کی ماں ہے۔

(۱۷۷۶)وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ۔

(۱۷۷۶) اس سند کے ساتھ حضرت سعد بن سعید رضی اللہ عنہ سے اسی طرح یہ حدیث نقل کی گئی ہے اور یہ زائد ہے کہ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے ہاتھوں کو پھیلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو اُسے قرض دیتا ہے جو کبھی مفلس نہ ہوگا اور نہ ہی کسی پر ظلم کرے گا۔ (اللہ جل جلالہٗ)

تشریح: اللہ تعالیٰ کا اپنے ہاتھوں کو پھیلانا یہ اُس کی شایانِ شان ہے اور اسی طرح یہ فرمان بطور شفقت و رحمت کے ہے تاکہ اس کے بندے اپنے اللہ عزوجل کے سامنے جھک جائیں۔

(۱۷۷۷)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَ اَبُوْبَكْرٍ ابْنَا اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِىُّ وَاللَّفْظُ لِابْنَىْ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِىْ مُسْلِمٍ يَرْوِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ نَزَلَ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَآئِبٍ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

(۱۷۷۷) حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مہلت عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ رات کا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا کوئی مغفرت مانگنے والا ہے۔ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے۔ کیا کوئی سوال کرنے والا ہے۔ کیا کوئی دُعا کرنے والا ہے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

(۱۷۷۸)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا

(۱۷۷۸) حضرت ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ منصور کی حدیث پوری اور

الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ اَتَمُّ وَاَكْثَرُ

زائد ہے۔

۲۹۸: باب التَّرْغِيْبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيْحُ

باب: رمضان المبارک میں قیام یعنی تراویح کی ترغیب اوراس کی فضیلت کے بیان میں

(۱۷۷۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(۱۷۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی نے ایمان اور ثواب سمجھ کر رمضان کی رات کو قیام کیا (یعنی تراویح) تو اس کے سارے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(۱۷۸۰)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

(۱۷۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان (کی رات میں) قیام (تراویح) کی ترغیب دیا کرتے تھے۔سوائے اس کے کہ اس میں آپ بہت تاکیدی حکم فرماتے ہوں اور فرماتے کہ جو آدمی رمضان میں (رات کو) ایمان اور ثواب سمجھ کر قیام کرے (یعنی تراویح پڑھے) تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے اور آپ کا یہ حکم اسی طرح باقی رہا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آغاز میں اسی طرح یہ حکم باقی رہا۔

(۱۷۸۱)وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(۱۷۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس نے ایمان اور ثواب کی نیّت سے شب قدر میں قیام کیا تو اس کے سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۱۷۸۲)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُوَافِقُهَا اُرَاهُ قَالَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ۔

(۱۷۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو آدمی شب قدر میں قیام کرتا ہے اور اس کی شب قدر سے موافقت ہو جائے (اسے پالے) راوی نے کہا کہ میرا خیال ہے آپ نے فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نیت ہو تو اُسے بخش دیا جاتا ہے۔

(۱۷۸۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى

(۱۷۸۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ قَالَ وَ ذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ۔

ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی پھر آپ نے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگ زیادہ ہو گئے۔ پھر لوگ تیسری یا چوتھی رات بھی (مسجد) میں جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہ لائے پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں (رات کی نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا تھا تو مجھے تمہاری طرف نکلنے کے لیے کسی نے نہیں روکا سوائے اسکے کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ واقعہ رمضان المبارک ہی کے بارے میں تھا۔

(۱۷۸۴) وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُوْنَ ذٰلِكَ فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَفِقَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ الصَّلٰوةَ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا۔

(۱۷۸۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خبر دیتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے درمیانی حصہ میں نکلے۔ آپ نے مسجد میں نماز پڑھی تو کچھ آدمیوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی تو صبح لوگ اس کا تذکرہ کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ دوسری رات نکلے تو پہلی رات سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی تو لوگوں نے صبح کا ذکر کیا۔ تیسری رات میں مسجد والے بہت زیادہ جمع ہو گئے تو آپ باہر نکلے۔ لوگوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھر گئی تو آپ مسجد والوں کی طرف نہ نکلے۔ مسجد والوں میں سے کچھ آدمی پکار کر کہنے لگے: نماز۔ رسول اللہ ﷺ پھر بھی ان کی طرف نہ نکلے یہاں تک کہ آپ فجر کی نماز کے لیے نکلے تو جب فجر کی نماز پوری ہو گئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف آپ متوجہ ہوئے پھر تشہد پڑھا اور فرمایا: اما بعد! (حمد و صلوٰۃ کے بعد) کہ تمہاری آج کی رات کی حالت مجھ سے چھپی ہوئی نہ تھی لیکن مجھے ڈر لگا کہ کہیں تم پر رات کی نماز (تراویح) فرض نہ کر دی جائے پھر تم اس کے پڑھنے سے عاجز آ جاؤ۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کی راتوں میں قیام (یعنی تراویح) کی ترغیب دیا کرتے تھے پھر آپ ﷺ کے وصال کے بعد قیام رمضان کے بارے میں آپ ﷺ کا حکم اسی طرح رہا پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں بھی یہ حکم اسی طرح رہا اور لوگ اپنے طور پر عبادت کرتے رہے اور پھر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں لوگوں کو مسجد میں جمع فرما کر ایک امام کی اقتداء میں نماز پڑھوائی۔

رکعاتِ تراویح: ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تراویح بیس رکعت ہیں اور احناف' شوافع اور حنابلہ کے نزدیک نمازِ تراویح جماعت سے پڑھنا افضل ہے جبکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تراویح اکیلے گھر میں پڑھنے کو افضل قرار دیتے ہیں اور ایک قول میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے چھتیس تراویح بھی منقول ہیں اس کی وجہ علماء نے یہ بیان کی کہ مدینہ والوں کو جب پتہ چلا کہ مسجدِ حرام میں تراویح کی چار رکعت کے بعد طواف کرتے ہیں تو انہوں نے ان چار وقفوں میں سے ہر ایک میں چار نفل شروع کر دیئے اس طرح وہ سولہ نفل زیادہ پڑھ لیتے تھے۔

(حسن المعبود ص: ۱۳۲)

الغرض رمضان المبارک کی تمام راتوں میں عشاء کے فرضوں کے بعد وتروں سے پہلے باجماعت نمازِ تراویح میں قرآن مجید مکمل کرنے کا باضابطہ سلسلہ خلیفہ دوم حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہوا اور دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی کیفیت پر اور اسی تعداد میں تراویح پڑھیں اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ اسلاف صحابہ رضی اللہ عنہم' اسلاف تابعین اور اسلاف فقہاءِ اُمت رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی معمول رہا اور حرمین شریفین میں آج تک اسی پر عمل ہو رہا ہے چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی راتوں میں تراویح کی ترغیب تو دی لیکن ان سب تفصیلات کی وضاحت نہیں فرمائی تاکہ نمازِ تراویح فرض نہ ہو جائے اس لیے مزاج شناسِ نبوت ((لو كان بعدي نبي لكان عمر)) نے حضرات انصار و مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے اس محبوب و مرغوب عمل کو باضابطہ شکل دی چونکہ وحی کا سلسلہ منقطع ہونے کے بعد اب فرضیت تراویح کا خطرہ نہ تھا لیکن اس کے باوجود اس مقدس و بابرکت مہینے میں کچھ لوگ سستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صرف آٹھ رکعت تراویح پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں مزید یہ کہ اپنے اس عمل کے لیے مختلف حیلے بہانے تراشتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ بیس رکعت تراویح کی تعداد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مقرر ہوئی اور یہ بدعت عمر ہے لیکن یہ عجیب نرالی منطق ہے کہ دورِ فاروقی میں تراویح کی کیفیت اور طریقہ (یعنی ایک امام کے پیچھے پورا مہینہ تراویح پڑھنا) تو قابل قبول ہے لیکن تعدادِ تراویح میں اختلاف کرتے ہیں چونکہ پورا ماہِ رمضان تراویح پڑھنا فاروقِ اعظم کے دورِ خلافت ہی میں تو ہوا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں موطاء امام مالک' باب ماجاء فی قیام رمضان)

پورے چودہ سو سالہ دور میں ایک بھی قابل ذکر آدمی ایسا نہیں ملتا کہ جس نے یہ فتویٰ دیا ہو کہ آٹھ سے زیادہ تراویح جائز نہیں اور نہ ہی کبھی یہ ثابت ہوا ہے کہ مسجدِ نبوی میں باجماعت صرف آٹھ تراویح ادا کی گئی ہوں تو پھر جو لوگ آٹھ تراویح پڑھنے پر مصر ہوں اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیتے ہوں ہم ایسے حضرات سے صرف اتنا عرض کریں گے کہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے مبارک زمانہ سے لے کر آج تک کہ تمام مسلمانوں کے طرز پر تراویح پڑھنا ان کی مخالفت سے بہت بہتر ہے' خاص طور پر اس آدمی کے لیے جو مسجد میں جماعت کے ساتھ نمازِ تراویح پڑھتا ہو۔ (نمازِ پیمبر)

آٹھ تراویح کے جواز میں جو احادیث پیش کی جاتی ہیں ان کے جواب میں علماء لکھتے ہیں کہ وہ نمازِ تہجد کے متعلق ہیں اور تہجد اور تراویح میں کئی لحاظ سے فرق ہے: (۱) تہجد سونے کے بعد جبکہ تراویح سونے سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ (۲) تراویح باجماعت ہیں جبکہ تہجد بلا جماعت ہے۔ (۳) تہجد کی مشروعیت قرآن مجید سے ثابت ہے جبکہ تراویح کی مشروعیت احادیث سے ثابت ہے۔ (۴) تہجد کی نماز (ایک قول کے مطابق) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی جبکہ نمازِ تراویح کے بارے میں ایسا کوئی قول نہیں۔ (۵) نمازِ تہجد سارے سال کے لیے ہے جبکہ نمازِ تراویح صرف ماہِ رمضان کے ساتھ مخصوص ہے' واللہ اعلم بالصواب

۲۹۹: باب النَّدُبِ الْاَكِيْدِ اِلٰى قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ بَيَانِ وَ دَلِيْلِ مَنْ قَالَ اَنَّهَا لَيْلَةُ

باب: شب قدر میں قیام کی تاکید اور اس بات کی دلیل کے بیان میں کہ جو کہے کہ شب قدر

سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ

(۱۷۸۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ وَ قِيْلَ لَهُ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ اَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ اُبَيٌّ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ يَحْلِفُ مَا يَسْتَثْنِيْ وَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ اللَّيْلَةُ صَبِيْحَةِ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَ اَمَارَتُهَا اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَآءَ لَا شُعَاعَ لَهَا۔

ستائیسویں رات ہے

(۱۷۸۵) حضرت زِر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اوران سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی سارا سال قیام کرے وہ لیلۃ القدر کو پہنچ گیا۔حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اس اللہ کی قسم کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ شب قدر رمضان میں ہے وہ بغیر استثناء کے قسم کھاتے اور فرماتے اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ وہ کونسی رات ہے۔ وہ وہی رات ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کا حکم فرمایا۔ وہ رات کہ جس کی صبح ستائیس (تاریخ) ہوتی ہے اور اس شب قدر کی علامت یہ ہے کہ اس دن کی صبح روشن ہوتی ہے تو اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔

(۱۷۸۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ اَبِيْ لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِيْ اُبَيٌّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهَا وَاَكْثَرُ عِلْمِيْ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَاِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِيْ هٰذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ بِهَا صَاحِبٌ لِّيْ عَنْهُ۔

(۱۷۸۶) حضرت زِر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے شب قدر کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم میں اس رات کو جانتا ہوں اور مجھے زیادہ علم ہے کہ وہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قیام کا حکم فرمایا۔وہ ستائیسویں کی رات ہے اور شعبہ کو اس بات میں شک ہے کہ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ رات جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قیام کا حکم فرمایا۔ شعبہ نے کہا کہ یہ حدیث میرے ایک ساتھی نے اُن سے نقل کی ہے۔

(۱۷۸۷)وَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ اِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ وَمَا بَعْدَهٗ۔

(۱۷۸۷) شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل فرمائی اور شعبہ کا شک اور اس کے بعد والے الفاظ ذکر نہیں فرمائے۔

۳۰۰:باب صَلٰوةُ النَّبِيِّ ﷺ وَ دُعَآئِهٖ بِاللَّيْلِ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور رات کی دُعا کے بیان میں

(۱۷۸۸)حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ

(۱۷۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک رات اپنی

قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَاَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَ يَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءً ا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كِرَاهِيَةَ اَنْ يَرٰى اَنِّيْ كُنْتُ اَنْتَبِهُ لَهٗ فَتَوَضَّاْتُ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَ كَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَ عَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَ عَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّ خَلْفِيْ نُوْرًا وَّ عَظِّمْ لِيْ نُوْرًا قَالَ كُرَيْبٌ وَّ سَبْعًا فِي التَّابُوْتِ فَلَقِيْتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِيْ بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَ شَعْرِيْ وَ بَشَرِيْ وَ ذَكَرَ الْخَصْلَتَيْنِ۔

خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھ کھڑے ہوئے۔ قضاء حاجت کے لیے آئے پھر اپنا چہرۂ انور اور اپنے مبارک ہاتھوں کو دھویا' پھر سو گئے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور مشکیزہ کی طرف آ کر اس کا مُنہ کھولا۔ پھر وضو فرمایا۔ دو وضوؤں کے درمیان والا وضو یعنی کثرت سے پانی نہیں گرایا اور وضو پورا فرمایا پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ پھر میں بھی اُٹھا اور انگڑائی لی تا کہ آپ اس کو یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کی کیفیت کو دیکھنے کے لیے بیدار تھا تو میں نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کے لیے آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھما کر اپنی دائیں طرف لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ رکعت نماز پڑھائی پھر لیٹ کر سو گئے۔ یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے اور یہ آپ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب آپ سوتے تو خراٹے لیا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو نماز کے لیے بیدار فرمایا تو آپ اُٹھے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا اور آپ نے یہ دعا کی: ''اے اللہ! میرا دِل روشن فرما اور میری آنکھیں روشن فرما اور میرے کانوں میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے لیے نور کو بڑا فرما۔ راوی کریب نے کہا کہ سات الفاظ اور فرمائے ہیں جو کہ میرے تابوت (دِل) میں ہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بعض اولاد سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان الفاظ کا ذکر کیا اور وہ الفاظ یہ ہیں: میرے پٹھے اور میرے گوشت اور میرے خون اور میرے بال اور میری کھال میں نور فرما دے اور دو (اور) چیزوں کا ذکر فرمایا۔

(۱۷۸۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِيَ خَالَتُهٗ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ

(۱۷۸۹) حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک رات انہوں نے اپنی خالہ اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بچھونے کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہا بچھونے کے طول میں لیٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ یہاں تک کہ آدھی رات یا اس سے کچھ پہلے

قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَآءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔

یا اس کے کچھ بعد بیدار ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نیند کی وجہ سے اپنے ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو مل رہے تھے پھر آپ نے سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیات پڑھیں پھر آپ ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اس میں وضو فرمایا اور اچھی طرح وضو فرمایا پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی کھڑا ہوا اور اسی طرح کیا جس طرح رسول اللہؐ نے فرمایا تھا پھر میں گیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو رسول اللہؐ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر مروڑا۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے وتر کی نماز پڑھی پھر آپ لیٹ گئے۔ یہاں تک کہ اذان دینے والا آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے دو رکعتیں ہلکی سی پڑھیں (سنت فجر) پھر آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔

(۱۷۹۰) وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْفِهْرِيِّ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمٰنَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى شَجْبٍ مِنْ مَّآءٍ فَتَسَوَّكَ فَتَوَضَّاَ وَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَآءِ اِلَّا قَلِيْلًا ثُمَّ حَرَّكَنِيْ فَقُمْتُ وَ سَآئِرُ الْحَدِيْثِ نَحْوُ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

(۱۷۹۰) حضرت مخرمہ بن سلیمان سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ پھر آپ ﷺ نے پانی کی ایک پرانی مشک سے پانی لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک فرمائی پھر وضو فرمایا اور پانی زیادہ نہیں بلکہ کم بہایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حرکت دی اور میں کھڑا ہو گیا۔ باقی حدیث اُسی طرح ہے۔

(۱۷۹۱) وَحَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا عَمْرٌو وَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَاَخَذَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَصَلّٰى فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

(۱۷۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا (میری خالہ) کے ہاں (ایک رات) میں سویا اور رسول اللہ ﷺ اس رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے تو رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے (کان سے) پکڑا اور اپنی دائیں طرف کر لیا۔ آپ نے اس رات میں تیرہ رکعتیں نماز پڑھیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے اور جب بھی سوتے تو خراٹے لیتے تھے پھر آپ

ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَفَخَ وَ كَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهٖ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ۔

کے پاس مؤذن آیا تو آپ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھائی اگرچہ آپ نے وضو نہیں فرمایا۔ (راوی) عمر نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو بکیر بن اشج سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کریب نے اُن سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

(۱۷۹۲) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْتُ لَهَا اِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْقِظِيْنِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ الْاَيْسَرِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَجَعَلَنِيْ مِنْ شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَجَعَلْتُ اِذَا اَغْفَيْتُ يَاْخُذُ بِشَحْمَةِ اُذُنِيْ قَالَ فَصَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ احْتَبٰى حَتّٰى اِنِّيْ لَاَسْمَعُ نَفَسَهٗ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

(۱۷۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث رضی اللہ عنہ کے ہاں گزاری۔ تو میں نے اپنی خالہ سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوں تو مجھے جگا دیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے بائیں پہلو کی طرف کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرے ہاتھ سے پکڑ کر مجھے اپنی دائیں طرف کر دیا اور مجھے جب بھی اُونگھ آنے لگتی تو آپ میرے کان کی لو پکڑتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کی سوتے ہوئے (خراٹوں کی) آواز سنی۔ پھر جب فجر ظاہر ہو گئی تو آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں۔ (سنتِ فجر)

(۱۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهٖ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا قَالَ وَصَفَ وُضُوْءَهٗ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهٗ وَ يُقَلِّلُهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخْلَفَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ

(۱۷۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہوئے۔ آپ نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس ہلکے وضو کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ کا وضو ہلکا تھا اور آپ نے پانی بھی کم استعمال فرمایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر میں بھی کھڑا ہوا اور اسی طرح سے کیا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے پیچھے کر کے اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا اور نماز پڑھی۔ پھر آپ لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور نماز کی اطلاع دی تو آپ باہر تشریف لائے اور صبح کی نماز پڑھائی حالانکہ آپ نے وضو نہیں فرمایا۔ (راوی) سفیان فرماتے

يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ وَ هٰذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِاَنَّهُ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَ لَا يَنَامُ قَلْبُهُ۔

ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ خصوصیت ہے کیونکہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کی آنکھیں سوتی ہیں اور آپ کا قلب اطہر نہیں سوتا۔ (اس لیے وضو نہیں ٹوٹا)

(۱۷۹۴) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَبَقَيْتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ اَوِ الْقَصْعَةِ فَاَكَبَّهُ بِيَدِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَاَخَذَنِي فَاَقَامَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ فَتَكَامَلَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَكُنَّا نَعْرِفُهُ اِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي صَلٰوتِهِ اَوْ فِي سُجُوْدِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَّفِي سَمْعِي نُوْرًا وَّفِي بَصَرِي نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَّاَمَامِي نُوْرًا وَّخَلْفِي نُوْرًا وَّفَوْقِي نُوْرًا وَّتَحْتِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِي نُوْرًا اَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُوْرًا۔

(۱۷۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک رات گزاری تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کو دیکھنے کے لیے جاگتا رہا۔ کہتے ہیں کہ آپ کھڑے ہوئے اور پیشاب کیا۔ پھر آپ نے اپنے چہرۂ مبارک اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر آپ سو گئے۔ پھر آپ کھڑے ہو کر ایک مشکیزے کی طرف گئے۔ آپ نے اس کا منہ کھولا اور اس کا پانی ایک بڑے گیلن یا ایک بڑے پیالے میں ڈالا پھر آپ نے اس برتن کو اپنے ہاتھوں سے اپنے اُوپر جھکایا یا پھر آپ نے وضو فرمایا اور بہت اچھے طریقے سے وضو فرمایا یا درمیانی وضو۔ پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آیا اور آپ کے بائیں پہلو کی طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے (کان سے) پکڑ کر اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا تو رسول اللہ نے تیرہ رکعتیں نماز مکمل پڑھیں۔ پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے۔ ہم پہچانتے تھے کہ آپ جب سوتے ہیں تو خراٹے لیتے ہیں۔ پھر آپ نماز کے لیے باہر تشریف لائے اور آپ اپنی نمازوں اور اپنے سجدوں میں دُعا مانگتے ہوئے یہ فرماتے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَّفِي سَمْعِي نُوْرًا وَّفِي بَصَرِي نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَّاَمَامِي نُوْرًا وَّخَلْفِي نُوْرًا وَّفَوْقِي نُوْرًا وَّتَحْتِي نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِي نُوْرًا اَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُوْرًا اے اللہ! میرے دل کو روشن اور میرے کانوں میں روشنی اور میری آنکھوں میں نور اور میرے دائیں کو روشن اور میرے بائیں کو روشن میرے آگے، پیچھے، اوپر، نیچے کو روشن فرما اور مجھے روشن فرما یا آپ نے فرمایا کہ مجھے (سر سے پاؤں تک) روشن فرما۔

(۱۷۹۵) وَحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ نَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلَمَةُ فَلَقِيْتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ

(۱۷۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کریب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو اُس نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ میں اپنی خالہ (اُمّ المؤمنین) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ وَ قَالَ وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا وَلَمْ يَشُكَّ۔

لائے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔ غندر راوی کہتے ہیں بغیر کسی شک کے آپ نے دُعا فرمائی: وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا اے اللہ! مجھے روشن کر دے۔

(١٧٩٦) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ رِشْدِيْنَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً اُخْرٰى فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا هُوَ الْوُضُوْءُ وَقَالَ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا۔

(١٧٩٦) حضرت ابو رشدین ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ ؓ کے ہاں گزاری اور آگے اسی طرح حدیث بیان کی لیکن اس حدیث میں مُنہ اور ہاتھ دھونے کا ذکر نہیں ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ پھر آپ مشکیزے کے پاس آئے' اُس کا مُنہ کھولا اور دو وضوؤں کے درمیان والا وضو فرمایا پھر آپ اپنے بستر پر آ کر سو گئے۔ پھر آپ دوسری مرتبہ اُٹھ کھڑے ہوئے تو آپ مشکیزے کے پاس آئے اور اس کا مُنہ کھولا۔ پھر آپ نے وضو فرمایا کہ وہ ہی وضو تھا اور آپ نے فرمایا: اے اللہ مجھے عظیم روشنی فرما۔ وَاجْعَلْنِيْ نُوْرًا کا ذکر نہیں کیا۔

(١٧٩٧) وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلْمَانَ الْحَجْرِيِّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ كُرَيْبًا حَدَّثَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا فَتَوَضَّاَ وَلَمْ يُكْثِرْ مِنَ الْمَآءِ وَلَمْ يُقَصِّرْ فِي الْوُضُوْءِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ قَالَ وَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنِيْهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَنَسِيْتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَمِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِيْ

(١٧٩٧) حضرت عقیل بن خالد ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن کھیل ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ہاں گزاری۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مشکیزے کی طرف کھڑے ہوئے' اس سے (اپنے اُوپر) پانی بہایا اور وضو فرمایا اور پانی زیادہ استعمال نہیں فرمایا اور نہ ہی آپ نے وضو میں کمی فرمائی اور آگے حدیث اسی طرح سے ہے اور اس حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات میں اُنیس کلموں سے دُعا فرمائی۔ سلمہ کہتے ہیں کہ کریب نے مجھے وہ کلمات بیان کیے ہیں مجھے اُن میں سے بارہ کلمات یاد ہیں اور باقی کلمات میں بھول گیا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میرے دل میں نور فرما اور میری زبان کو روشن کر اور میرے کانوں کو روشن کر اور میری آنکھوں کو روشن کر اور میرے اوپر روشنی کر اور میرے نیچے روشنی کر اور میرے دائیں روشنی کر اور میرے بائیں روشنی کر اور میرے آگے روشنی کر اور

نُوْرًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْرًا وَمِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا۔

میرے پیچھے روشنی کر اور میرے نفس کو روشن کر اور میرے لیے بڑی روشنی فرما۔

(١٧٩٨)وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ رَقَدْتُ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا لِاَنْظُرَ كَيْفَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَنَّ۔

(١٧٩٨) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری جس رات کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے تا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت کو دیکھ سکوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو کچھ وقت اپنی اہلیہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں فرمائیں پھر آپ سو گئے اور آگے اسی طرح حدیث بیان کی اور اس حدیث میں ہے پھر آپ کھڑے ہوئے' آپ نے وضو فرمایا اور مسواک استعمال فرمائی۔

(١٧٩٩)حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَ تَوَضَّاَ وَهُوَ يَقُوْلُ ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ [آل عمران: ١٩٠] فَقَرَاَ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَ يَتَوَضَّاُ وَ يَقْرَاُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا۔

(١٧٩٩) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گزاری تو آپ بیدار ہوئے اور آپ نے مسواک فرمائی اور وضو فرمایا اور یہ فرما رہے تھے: ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ ''بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں'' آپ نے یہ آیات پڑھیں یہاں تک کہ سورہ (آلِ عمران) ختم ہوگئی پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور ان میں قیام اور رکوع اور سجدوں کو لمبا فرمایا پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اسی طرح کر کے چھ رکعتیں پڑھیں ہر مرتبہ مسواک فرماتے اور وضو فرماتے اور یہی آیات پڑھتے پھر آپ نے تین رکعات نماز وتر پڑھی پھر مؤذن نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نماز کے لیے یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: اے اللہ! میرے دِل میں نور اور میری زبان میں نور اور میرے کانوں میں اور میری آنکھوں کو روشن اور میرے پیچھے اور میرے آگے اور میرے اُوپر اور میرے نیچے روشن فرما۔ اے اللہ! مجھے روشنی سے نواز دے۔

(۱۸۰۰)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ بِتُّ ذَاتَ لَیْلَۃٍ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّیْلِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْقِرْبَۃِ فَتَوَضَّاَ فَقَامَ فَصَلّٰی فَقُمْتُ لَمَّا رَاَیْتُہٗ صَنَعَ ذٰلِکَ فَتَوَضَّاْتُ مِنَ الْقِرْبَۃِ ثُمَّ قُمْتُ اِلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ مِنْ وَرَآءِ ظَھْرِہٖ یُعَدِّلُنِیْ کَذٰلِکَ مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِھَا اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ قُلْتُ اَفِی التَّطَوُّعِ کَانَ ذٰلِکَ قَالَ نَعَمْ۔

(۱۸۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل پڑھنے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشکیزے کی طرف کھڑے ہوئے۔ آپ نے وضو فرمایا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو میں بھی کھڑا ہو گیا اور میں نے بھی اسی طرح کیا جس طرح میں نے آپ کو کرتے دیکھا اور مشکیزے (کے پانی) سے میں نے وضو کیا اور میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ نے میری پشت کے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنی پشت مبارک کے پیچھے سے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ میں نے کہا کہ کیا یہ کام نفل میں کیا تھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں۔

(۱۸۰۱)وَحَدَّثَنِیْ ھَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ قَیْسَ بْنَ سَعْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِی الْعَبَّاسُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَھُوَ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ فَبِتُّ مَعَہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ فَقَامَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَتَنَاوَلَنِیْ مِنْ خَلْفِ ظَھْرِہٖ فَجَعَلَنِیْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ۔

(۱۸۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا اور آپ میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھے تو میں نے ان کے ساتھ وہ رات گزاری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر دیا۔

(۱۸۰۲)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا عَبْدُالْمَلِکِ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ وَ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ۔

(۱۸۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث اسی طرح اس سند کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔

(۱۸۰۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَۃَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً۔

(۱۸۰۳) حضرت ابو جمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۱۸۰۴)وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ

(۱۸۰۴) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ میں آج کی

قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَۃَ اَخْبَرَہٗ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اللَّیْلَۃَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِکَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً۔

رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں' دو لمبی لمبی۔ دو لمبی سے لمبی پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دونوں پہلی دونوں پڑھی گئی سے کم پڑھیں پھر اس سے کم اور پھر اس سے کم دو رکعات پڑھیں پھر اس سے کم دو رکعات پڑھیں پھر آپ نے تین وتر پڑھے تو یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

(۱۸۰۵)وَحَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِیُّ اَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ نَا وَرْقَاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَانْتَھَیْنَا اِلٰی مَشْرَعَۃٍ فَقَالَ اَلَا تُشْرِعُ یَا جَابِرُ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَعْتُ قَالَ ثُمَّ ذَھَبَ لِحَاجَتِہٖ وَوَضَعْتُ لَہٗ وُضُوْءًا قَالَ فَجَآءَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْہِ فَقُمْتُ خَلْفَہٗ فَاَخَذَ بِاُذُنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ۔

(۱۸۰۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا تو ہم ایک گھاٹی کی طرف اُترے۔ آپ نے فرمایا: اے جابر! کیا تو پار نہیں اُترتا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُترے اور میں بھی اُترا پھر آپ قضاء حاجت کے لیے چلے گئے اور میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ آپ آئے اور وضو فرمایا پھر کھڑے ہوئے ایک ہی کپڑا دونوں سمتوں کی طرف اس کے کنارے اوڑھے ہوئے آپ نے نماز پڑھی تو میں بھی آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور آپ نے میرے کان کو پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف کر دیا۔

(۱۸۰۶)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ جَمِیْعًا عَنْ ھُشَیْمٍ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ نَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْحُرَّۃَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ ھِشَامٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ لِیُصَلِّیَ افْتَتَحَ صَلٰوتَہٗ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

(۱۸۰۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے شروع فرماتے۔

(۱۸۰۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیَفْتَتِحْ صَلٰوتَہٗ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

(۱۸۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات کو (نماز کیلئے) کھڑا ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے شروع کرے۔

(١٨٠٨)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِىْ مَا قَدَّمْتُ وَ اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَ اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

(۱۸۰۸)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آدھی رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دُعا فرماتے: ''اے اللہ! ساری تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔تو آسمانوں اورزمین کا نور ہےاور ساری تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔تو آسمانوں اورزمین کوقائم رکھنےوالا ہےاور ساری تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں اور وہ چیزیں کہ جوان آسمانوں اورزمین میں ہیں۔تو حق ہےاور تیراوعدہ برحق ہےاور تیرا فرمان حق ہےاور تجھ سے ملاقات حق ہےاور جنت حق ہےاور دوزخ حق ہےاور قیامت حق ہے۔اے اللہ! میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں اور تجھی پر ایمان لایا ہوں اور تجھی پر میں نے بھروسہ کیا ہےاور میں تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور میں تیری خاطر اوروں سے جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں۔پس تو میرے اگلے پچھلے اور باطنی اور ظاہری گناہ بخش دے۔تو ہی میرا معبود ہے۔تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔''

(١٨٠٩)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمٰنَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهٗ مَعَ حَدِيْثِ مَالِكٍ لَمْ يَخْتَلِفَا اِلَّا فِىْ حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قَيَّامُ قَيِّمُ وَقَالَ مَا اَسْرَرْتُ وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيْهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَ يُخَالِفُ مَالِكًا وَّ ابْنُ جُرَيْجٍ فِىْ اَحْرُفٍ۔

(۱۸۰۹)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی طرح نقل فرمایا۔باقی ابن جریج کی حدیث کے الفاظ مالک کی حدیث کے ساتھ متفق ہیں اور کوئی اختلاف نہیں سوائے دوحرفوں کے ابن جریج نے قَيَّامُ کی جگہ قَيِّمُ کا لفظ استعمال کیااور مَا اَسْرَرْتُ کا لفظ کہا ہےاور باقی ابن عیینہ کی حدیث میں کچھ باتیں زائد ہیں اور مالک اور ابن جریج کی روایت سے کچھ باتوں میں مختلف ہے۔

(١٨١٠)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا مَهْدِىٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ نَا عِمْرَانُ الْقَصِيْرُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاللَّفْظُ قَرِيْبٌ مِّنْ اَلْفَاظِهِمْ۔

(۱۸۱۰)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(١٨١١)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَ اَبُوْ مَعْنٍ الرَّقَاشِىُّ قَالُوْا قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ

(۱۸۱۱)حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنی نماز

اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ اِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

شروع فرماتے تو کس طرح شروع کرتے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب بھی رات کو آپ اپنی نماز کو شروع فرماتے تو (یہ دُعا پڑھتے): ''اے اللہ! جبریل اور میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار۔ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے۔ ظاہر اور باطن کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان جس میں وُہ اختلاف کرتے ہیں مجھے سیدھا راستہ دکھا اور اے اللہ! حق کی جن باتوں میں اختلاف ہو گیا ہے تو مجھے ان میں سیدھے راستے پر رکھ۔ بے شک تو ہی جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔''

(۱۸۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا يُوْسُفُ الْمَاجِشُوْنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَ بَصَرِيْ وَ مُخِّيْ وَ

(۱۸۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ''میں اپنا رُخ اُس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا فرمایا اور میں شریک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ربّ العالمین کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہی میرا ربّ ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے۔ پس تو میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے اور مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی اچھے اخلاق کی ہدایت نہیں دے سکتا اور بُرے اخلاق مجھ سے دُور فرما۔ تیرے سوا مجھ سے کوئی بُرے اخلاق دُور کرنے والا نہیں ہے۔ میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں اور ساری بھلائیاں تیرے دست قدرت میں ہیں اور شر کی نسبت تیری طرف

عَظْمِیْ وَ عَصَبِیْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْ ءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْ ءَ الْاَرْضِ وَمِلْ ءَ مَا بَیْنَهُمَا وَمِلْ ءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْ ءٍ بَعْدُ وَاِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ تَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَکُوْنُ مِنْ آخِرِ مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

نہیں ہے۔ میں تیری طرف آتا ہوں تو برکت والا ہے اور تو بلند ہے میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں'' اور جب آپ رکوع میں جاتے تو فرماتے: اے اللہ! تیرے لیے میں نے رکوع کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں۔ میرا کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے سب تجھ سے ڈرتے ہیں'' اور جب آپ رکوع سے سر اُٹھاتے تو یہ فرماتے۔ اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے ساری ایسی تعریفیں ہیں جس سے سارے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ بھر جائے اور جو تو چاہے اس سے وہ بھر جائے'' اور جب آپ سجدہ کرتے تو یہ فرماتے: ''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھی پر ایمان لایا اور تیرا ہی فرمانبردار ہوں۔ میرا چہرہ اُس ذات کو سجدہ کر رہا ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کے کانوں اور اس کی آنکھوں کو تراش کر بنایا۔ اللہ برکتوں والا ہے اور سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔'' پھر آپ آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان یہ فرماتے۔ ''اے اللہ! میرے اُن گناہوں کی مغفرت فرما جو میں نے پہلے کیے اور جو میں نے بعد میں کیے اور جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے ظاہر کیے اور جو میں نے زیادتی کی اور جن کو تُو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تُو ہی آگے کرنے والا ہے اور تُو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔''

(۱۸۱۳) وَحَدَّثَنَاهُ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالَا نَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ وَقَالَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَالَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَ قَالَ وَ صَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَ قَالَ وَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَلَمْ یَقُلْ بَیْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ۔

(۱۸۱۳) حضرت اعرج رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے پھر فرماتے: وَجَّهْتُ وَجْهِیَ اور فرماتے: اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے اپنا سر اُٹھاتے تو فرماتے: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ صَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَہ' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ حدیث کے آخر تک اور تشہد اور سلام کے درمیان کا ذکر نہیں فرمایا۔

۳۰۱: باب اِسْتِحْبَابِ تَطْوِیْلِ الْقِرَاءَةِ فِیْ

باب: رات کی نماز (تہجد) میں لمبی قرأت کے

صَلٰوۃِ اللَّیۡلِ استحباب کے بیان میں

(۱۸۱۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ وَ اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ ح وَ حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ جَمِیْعًا عَنْ جَرِیْرٍ کُلُّھُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ وَاللَّفْظُ لَہٗ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَۃَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَۃَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَۃَ فَقُلْتُ یَرْکَعُ عِنْدَ الْمِائَۃِ ثُمَّ مَضٰی فَقُلْتُ یُصَلِّی بِھَا فِیْ رَکْعَۃٍ فَمَضٰی فَقُلْتُ یَرْکَعُ بِھَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَآءَ فَقَرَاَھَا ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَاَھَا یَقْرَاُ مُتَرَسِّلًا اِذَا مَرَّ بِاٰیَۃٍ فِیْھَا تَسْبِیْحٌ سَبَّحَ وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَاَلَ وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَکَعَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ فَکَانَ رُکُوْعُہٗ نَحْوًا مِنْ قِیَامِہٖ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ثُمَّ قَامَ طَوِیْلًا قَرِیْبًا مِمَّا رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی فَکَانَ سُجُوْدُہٗ قَرِیْبًا مِنْ قِیَامِہٖ قَالَ وَفِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ الزِّیَادَۃَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔

(۱۸۱۴)حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے سورۃ البقرہ شروع فرمادی تو میں نے (دِل میں) کہا کہ آپ سو آیات پر رکوع فرمائیں گے۔ پھر آپ آگے چلے۔ میں نے (دِل) میں کہا کہ آپ اس سورۃ کو دو رکعتوں میں پوری فرمائیں گے۔ پھر آگے چلے میں نے (دِل) میں کہا کہ آپ اس ایک پوری سورت پر رکوع فرمائیں گے۔ (اس کے بعد) پھر آپ نے سورۂ نساء شروع فرمادی۔ پوری سورت پڑھی۔ پھر آپ نے سورۃ آلِ عمران شروع فرمادی۔ اس کو آپ نے ترتیل اور خوبی کے ساتھ پڑھا۔ جب آپ اس آیت سے گزرتے کہ جس میں تسبیح ہوتی تو آپ سُبْحَانَ اللّٰہ کہتے اور جب آپ کسی ایسے سوال سے گزرتے تو آپ سوال فرماتے اور جب آپ تعوذ والی آیت پر سے گزرتے تو آپ پناہ مانگتے پھر آپ رکوع فرمایا اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر ہوگیا۔ پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا۔ پھر اس کے بعد رکوع کے برابر دیر تک لمبا قیام فرمایا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ بھی آپ کے قیام کے برابر لمبا تھا اور جریر کی حدیث میں اتنا زائد ہے کہ آپ نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ بھی کہا۔

(۱۸۱۵)وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ کِلَاھُمَا عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَطَالَ حَتّٰی ھَمَمْتُ بِاَمْرِ سَوْءٍ قَالَ قِیْلَ وَمَا ھَمَمْتَ بِہٖ قَالَ ھَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَہٗ۔

(۱۸۱۵)حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے بہت لمبا قیام کیا یہاں تک کہ میں نے ایک بُرے کام کا ارادہ کرلیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ تو نے کس کام کا ارادہ کیا تھا۔ اُس نے کہا کہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو قیام میں چھوڑ دوں۔

(۱۸۱۶)وَحَدَّثَنَاہُ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ الْخَلِیْلِ وَ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُسْہِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ۔

(۱۸۱۶)حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

۳۰۲: باب الْحَثِّ عَلٰی صَلٰوۃِ اللَّیْلِ وَاِنْ قَلَّتْ

باب: رات کی نماز (تہجد پڑھنے) کی ترغیب کے بیان میں اگرچہ کم رکعتیں ہی ہوں

(۱۸۱۷) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاِسْحٰقُ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَیْلَۃً حَتّٰی اَصْبَحَ قَالَ ذَاکَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیْطٰنُ فِیْ اُذُنِہٖ اَوْ قَالَ فِیْ اُذُنَیْہِ۔

(۱۸۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ رات سویا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس آدمی کے دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کرتا ہے یا آپ نے فرمایا اس کے کان میں۔

(۱۸۱۸) وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا لَیْثٌ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ اَنَّ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ حَدَّثَہٗ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَہٗ وَ فَاطِمَۃَ فَقَالَ اَلَا تُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰہِ فَاِذَا شَآءَ اَنْ یَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قُلْتُ لَہٗ ذٰلِکَ ثُمَّ سَمِعْتُہٗ وَھُوَ مُدْبِرٌ یَضْرِبُ فَخِذَہٗ وَ یَقُوْلُ ﴿وَ کَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا﴾۔

(۱۸۱۸) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ انہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جگایا اور فرمایا: کیا تم نماز (تہجد) نہیں پڑھتے؟ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری جانیں تو اللہ کے قبضہ و قدرت میں ہیں۔ وہ جب ہمیں اُٹھانا چاہے ہمیں اُٹھا دیتا ہے جس وقت میں نے آپ سے یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ پھر میں نے آپ سے جاتے ہوئے سنا: اپنی رانوں پر ہاتھ مار رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ انسان بہت زیادہ جھگڑالو ہے۔

(۱۸۱۹) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْقِدُ الشَّیْطٰنُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَاْسِ اَحَدِکُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ اِذَا نَامَ بِکُلِّ عُقْدَۃٍ یَضْرِبُ عَلَیْکَ لَیْلًا طَوِیْلًا فَاِذَا اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ وَاِذَا تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عَنْہُ عُقْدَتَانِ فَاِذَا صَلّٰی انْحَلَّتِ الْعُقَدُ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ۔

(۱۸۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے ہر ایک آدمی کی گردن پر جب وہ سو جاتا ہے تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر ایک گرہ پر پھونک مارتا ہے کہ ابھی رات بڑی لمبی (باقی) ہے تو جب کوئی بیدار ہوتا ہے اور اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو اس پر سے دو گرہیں کھل جاتی ہیں اور جب وہ نماز پڑھ لیتا ہے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں پھر وہ صبح کو ہشاش بشاش، خوش مزاج اُٹھتا ہے ورنہ اس کی صبح نفس کی خباثت اور سستی کے ساتھ ہوتی ہے۔

خُلاصۃ الباب: ان احادیث میں بار بار غور فرمائیں کہ رسول اللہ ؐ نے اپنے اُمتیوں کو تہجد کی نماز کی کس طرح ترغیب دی ہے۔ اس باب کی آخری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تہجد پڑھنے والے پر کس طرح سے روحانی اور جسمانی طور پر اثرات ظاہر ہوتے ہیں اور نہ

پڑھنے والا اپنی صبح کس انداز میں کرتا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ تہجد کے وقت بیدار ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تاکہ وہ نفس کی خباثت سے بچ جائے۔ آمین

۳۰۳: باب اِسْتِحْبَابُ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ فِيْ بَيْتِهٖ وَجَوَازُهَا فِي الْمَسْجِدِ

باب: نفل نماز اپنے گھر میں پڑھنے کے استحباب اور مسجد میں جواز کے بیان میں

(۱۸۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔

(۱۸۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی نمازوں (نفلی) کو اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔

(۱۸۲۱) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔

(۱۸۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھو اور گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔

(۱۸۲۲) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا۔

(۱۸۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنی مسجد میں اپنی نماز پوری کر لے تو اُسے چاہیے کہ اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے رکھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں اس کی نمازوں کی برکت سے خیر فرما دے گا۔

(۱۸۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَ الْمَيِّتِ۔

(۱۸۲۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ (عزوجل) کو یاد کیا جاتا ہے اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ (عزوجل) کو یاد نہیں کیا جاتا زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔

(۱۸۲۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

(۱۸۲۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ کیونکہ شیطان اُس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس گھر میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔

(۱۸۲۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ احْتَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ اَوْ حَصِيْرٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْهَا قَالَ فَتَتَبَّعَ اِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَآءُوْا يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ قَالَ ثُمَّ جَآءُوْا لَيْلَةً فَحَضَرُوْا وَاَبْطَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوْا الْبَابَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ۔

(۱۸۲۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے پتوں یا چٹائی سے ایک حجرہ بنایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز پڑھنے کے لیے باہر تشریف لائے۔ بہت سے آدمیوں نے آپ کی اقتداء کی اور آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ پھر ایک رات سب لوگ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر فرمائی اور ان کی طرف آپ باہر تشریف نہ لائے تو ان لوگوں نے اپنی آوازوں کو بلند کیا اور دروازے پر کنکریاں ماریں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم اس طرح کرتے رہے تو میرا خیال ہے کہ یہ نماز تم پر فرض کر دی جائے گی اور تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے۔

(۱۸۲۶)وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ اِلَيْهِ نَاسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ۔

(۱۸۲۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک چٹائی سے ایک حجرہ بنایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حجرہ میں کئی راتیں نماز پڑھی یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکٹھے ہو گئے پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی اور اس میں یہ زائد ہے کہ اور اگر تم پر (یہ نماز) فرض کر دی جاتی تو تم اسے قائم نہ رکھ سکتے۔

۳۰۴: باب فَضِيْلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهٖ وَالْاَمْرُ بِالْاِقْتِصَادِ فِي الْعِبَادَةِ وَهُوَ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهَا مَا يُطِيْقُ الدَّوَامَ عَلَيْهِ وَاَمْرُ مَنْ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ وَفَتَرَ عَنْهَا وَلُحِقَّهٗ ملل وَ نَحْوُهٗ بِاَنَّ يَتْرُكَهَا حَتّٰى يَزُوْلُ ذٰلِكَ

باب: عمل پر دوام (ہمیشگی کرنے والوں) کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۲۷)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيْرٌ وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ وَ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَثَابُوْا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَايَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ وَكَانَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلُوْا عَمَلًا اَثْبَتُوْهُ۔

(۱۸۲۷)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ کے پاس ایک چٹائی تھی اور آپ رات کو اس کا ایک حجرہ سا بنا لیتے تھے۔ پھر اس میں نماز پڑھتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اس چٹائی کو بچھا لیتے۔ ایک رات صحابہؓ کا ہجوم ہو گیا تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم پر اتنا عمل کرنا لازم ہے جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا جبکہ تم عمل کرنے سے تھک جاتے ہو اور اللہ کے نزدیک اعمال میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل ہے جس پر دوام (ہمیشگی) ہو اور اگر چہ وہ عمل تھوڑا ہو اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی معمول تھا کہ جب کوئی عمل کرتے تو اسے مستقل مزاجی سے کرتے۔ (یعنی ہمیشہ کرتے)

(۱۸۲۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ۔

(۱۸۲۸)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا: (وہ عمل) جو ہمیشہ ہو اگر چہ تھوڑا ہی ہو۔

(۱۸۲۹)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْاَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً وَاَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَطِيْعُ۔

(۱۸۲۹)حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل (عبادت) کا طریقہ کیا تھا؟ کیا دنوں میں کسی دن میں کوئی مخصوص عمل فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمیشہ عمل (عبادت) فرماتے تھے اور تم میں سے کون ایسی طاقت رکھتا ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاقت رکھتے تھے۔

(۱۸۳۰)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِي قَالَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ قَالَ وَ كَانَتْ عَائِشَةُ اِذَا عَمِلَتِ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ۔

(۱۸۳۰)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کو اعمال میں سے سب سے پسندیدہ ترین وہ عمل ہے کہ جو ہمیشہ ہو اگر چہ تھوڑا ہی ہو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب بھی کوئی عمل کرتی تھیں تو پھر اسے اپنے لیے لازم کر لیتی تھیں۔ (ہمیشہ کرتی تھیں)

(۱۸۳۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ ح

(۱۸۳۱)حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں

وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ فَاِذَا كَسِلَتْ اَوْ فَتَرَتْ اَمْسَكَتْ بِهٖ فَقَالَ حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا كَسِلَ اَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَ فِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ فَلْيَقْعُدْ۔

داخل ہوئے اور ایک رسّی دوستونوں کے درمیان لٹکی ہوئی دیکھی۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ (یہ رسّی) حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی ہے۔ وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں تو جب انہیں سستی ہوتی ہے یا وہ تھک جاتی ہیں تو اِس رسّی کو پکڑ لیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: (اِس رسّی) کو کھول دو۔ تم میں سے ہر ایک کو نماز اپنے تازہ دَم ہونے کے وقت پڑھنی چاہیے پھر جب سستی یا تھکاوٹ ہو جائے تو وہ بیٹھ جائے اور زہیر کی حدیث میں ہے کہ اُسے چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے۔

(۱۸۳۲)وَحَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

(۱۸۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح نقل فرمائی۔

(۱۸۳۳)وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ ابْنِ حَبِيْبِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَرَّتْ بِهَا وَ عِنْدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ وَزَعَمُوْا اَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَمُ اللّٰهُ حَتّٰى تَسْاَمُوْا۔

(۱۸۳۳) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حولاء بنت ثویب رضی اللہ عنہا ان کے پاس سے گزریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ اس حولا بنت ثویب رضی اللہ عنہا کے متعلق لوگوں کا خیال ہے کہ وہ رات کو نہیں سوتیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کو نہیں سوتیں؟ تم اتنا عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتی ہو اللہ کی قسم! اللہ ثواب عطا فرمانے سے نہیں تھکے گا یہاں تک کہ تم تھک جاؤ گی۔

(۱۸۳۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِنْدِيْ امْرَاَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ امْرَاَةٌ لَا تَنَامُ تُصَلِّيْ قَالَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَوَ اللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَ كَانَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا

(۱۸۳۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ایک عورت میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا: یہ عورت کون ہے؟ میں نے کہا یہ ایک ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں ہے۔ نماز پڑھتی رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم پر اتنا عمل لازم ہے جس کی تم طاقت رکھتی ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ (ثواب عطا فرمانے) سے نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم تھک جاتی ہو اور آپ کو دین میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہی عمل تھا کہ جس پر دوام ہو اور ہمیشہ

دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ وَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ اَنَّهَا امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ۔

ہو اور ابو اُسامہ کی حدیث میں ہے کہ وہ عورت قبیلہ بنی اسد کی عورت تھی۔

خُلاصَةُ البَاب: اس باب کی احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اس بات کی تعلیم دی ہے کہ انسان اُتنا عمل کرے جس پر وہ لگا تار مستقل مزاجی سے ہمیشگی اختیار کر سکے اور اس عمل کا کیا فائدہ کہ کیا تو بہت زیادہ لیکن کبھی کبھار اور اعمال پر مداومت (ہمیشگی) کرنے والوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے اعمال اللہ تعالیٰ کو بہت پسندیدہ ہیں۔

۳۰۵: باب اَمْرِ مَنْ نَعِسَ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَوِ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ اَوِ الذِّكْرُ بِاَنْ يَّرْقُدَ اَوْ يَقْعُدَ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ

باب: نماز یا قرآنِ مجید کی تلاوت یا ذکر کے دوران اونگھنے یا سستی غالب آنے پر اس کے جانے تک سونے یا بیٹھے رہنے کے حکم کے بیان میں

(۱۸۳۵) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ۔

(۱۸۳۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی آدمی کو اُونگھ آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ سو جائے یہاں تک کہ اُس کی نیند اس سے جاتی رہے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کی حالت میں اُونگھ آتی ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ استغفار کرنے کی بجائے اپنے آپ ہی کو بُرا کہنے لگ جائے۔

(۱۸۳۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ۔

(۱۸۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی رات کو (نماز پڑھنے کے لیے) کھڑا ہو تو اس کی زبان قرآن مجید پڑھنے میں اٹک رہی ہو اور وہ نہ سمجھ رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے (یعنی سو جائے)۔

كتاب فضائل القرآن وما يتعلق به

٣٠٦:باب الْاَمْرُ بِتَعَهُّدِ الْقُرْاٰنِ وَكِرَاهَةِ قَوْلِ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَذَا وَ جَوَازُ قَوْلِ اُنْسِيْتُهَا

باب: قرآنِ مجید یادر کھنے کے حکم اور یہ کہنے کی ممانعت کے بیان میں کہ میں فلاں آیت بھول گیا اور آیت بھلا دی گئی کہنے کے جواز میں

(۱۸۳۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِىْ كَذَا وَ كَذَا اٰيَةً كُنْتُ اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَ كَذَا۔

(۱۸۳۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک آدمی کا قرآن مجید پڑھنا سنا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی کہ جسے میں فلاں سورت سے چھوڑ دیتا تھا۔

(۱۸۳۸)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدَةُ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِىْ اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا۔

(۱۸۳۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک آدمی کا قرآن پڑھنا سنا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے مجھے ایک آیت یاد دلا دی جسے مجھے بھلا دیا گیا تھا۔

(۱۸۳۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍعَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَ اِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

(۱۸۳۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھنے والے کی مثال اُس اُونٹ کی طرح ہے جو بندھا ہوا ہو کہ اگر اس کے مالک نے اس کا خیال رکھا ہو تو وہ رُک جائے اور اگر اسے چھوڑ دے تو وہ چلا جائے۔

(۱۸۴۰)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالَ نَا اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ جَمِيْعًا عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَاِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ فَقَرَاَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَاِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ۔

(۱۸۴۰) اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس میں اتنا زائد ہے کہ جب قرآن پڑھنے والا اسے رات دن پڑھتا رہے تو اسے یاد رہتا ہے اور جب اسے نہ پڑھے تو وہ اسے بھول جاتا ہے۔

(۱۸۴۱)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ مَالِاَحَدِهِمْ يَقُوْلُ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَ كَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا۔

(۱۸۴۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بُرا ہو اُس کا تم میں سے جو کوئی یہ کہے کہ میں فلاں، فلاں بھول گیا بلکہ وہ بھلا دیا گیا۔ قرآن مجید کو یاد رکھو اور اس کا خیال رکھو کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں میں سے اُن چار پایوں سے زیادہ دوڑنے والا ہے جن کا ایک پاؤں بندھا ہوا ہے۔

(۱۸۴۲)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِی وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ تَعَاهَدُوْا هٰذِهِ الْمَصَاحِفَ وَ رُبَّمَا قَالَ الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَ كَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ۔

(۱۸۴۲) حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قرآن مجید کا خیال رکھو کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں میں سے اُن چوپایوں سے زیادہ بھاگنے والا ہے جن کا ایک پاؤں بندھا ہوا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت کو بہت بھول گیا بلکہ وہ یہ کہے کہ مجھے بھلا دیا گیا۔

(۱۸۴۳)وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدَةُ ابْنُ اَبِی لُبَابَةَ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ اَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ سُوْرَةَ كَيْتَ وَ كَيْتَ اَوْ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَ كَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ۔

(۱۸۴۳) حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی آدمی کے لیے یہ کہنا بُرا ہے کہ میں فلاں، فلاں سورت بھول گیا یا فلاں، فلاں آیت بھول گیا بلکہ وہ یہ کہے کہ مجھے بھلا دیا گیا۔

(۱۸۴۴)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِیُّ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا وَلَفْظُ الْحَدِيْثِ لِابْنِ بَرَّادٍ۔

(۱۸۴۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کا خیال رکھو۔ قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضہ وقدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے یہ قرآن مجید اُونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہے اپنے باندھنے سے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں قرآن مجید کے آداب کے سلسلہ میں اوّلًا تو یہ بات بتائی گئی کہ انسان کو قرآن مجید کی تلاوت کثرت کے ساتھ کرتے رہنا چاہیے اور اگر وہ قرآن مجید میں سے کہیں سے کوئی سورہ یا کوئی آیت وغیرہ بھول جائے تو وہ یہ نہ کہے کہ میں بھول گیا بلکہ وہ یہ کہے کہ مجھے یہ بھلا دیا گیا۔

۳۰۷: باب اِسْتِحْبَابُ تَحْسِيْنُ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ

باب: خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کے استحباب کے بیان میں

(۱۸۴۵) حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ۔

(۱۸۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو (ایسے پیار اور محبت) سے نہیں سنتا جتنا کہ وہ اس نبی کی آواز کو کہ جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن پڑھے۔

(۱۸۴۶) وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو وَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ كَمَا يَاْذَنُ لِنَبِیٍّ يَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ۔

(۱۸۴۶) حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کی سند کے ساتھ اس حدیث میں ہے کہ جس طرح اس نبی سے سنتا ہے کہ جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن پڑھے۔

(۱۸۴۷) وَحَدَّثَنِیْ بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔

(۱۸۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح کہ اس نبی کی آواز کو جو خوش الحانی اور بلند آواز سے پڑھے۔

(۱۸۴۸) وَحَدَّثَنِیْ ابْنُ اَخِیْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ نَا عَمِّیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُو بْنُ مَالِكٍ وَ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَآءً وَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ۔

(۱۸۴۸) اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس میں آپ نے سَمِعَ کا لفظ نہیں فرمایا۔

(۱۸۴۹) وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ نَا هِقْلٌ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ يَحْيَی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ كَاَذْنِهٖ لِنَبِیٍّ يَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔

(۱۸۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز پر اتنا اجر عطا نہیں فرماتے جتنا کہ نبی کے خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے پر عطا فرماتے ہیں۔

(۱۸۵۰) وَحَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِ يَحْيَی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ اَيُّوْبَ قَالَ فِیْ رِوَايَتِهٖ كَاِذْنِهٖ۔

(۱۸۵۰) اس سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

(۱۸۵۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَوِ الْاَشْعَرِیَّ اُعْطِیَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔

(۱۸۵۱) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آلِ داؤد کی خوش الحانی سے حصہ عطا فرمایا گیا ہے۔

(۱۸۵۲)وَحَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رَشِيْدٍ قَالَ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا طَلْحَةُ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِیْ مُوْسٰى لَوْ رَاَيْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ قِرَاءَ تَكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔

(۱۸۵۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اگر تم مجھے گزشتہ رات دیکھتے جب میں تمہارا قرآن مجید سن رہا تھا یقیناً تمہیں آلِ داؤد کی خوش الحانی سے حصہ ملا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خوش الحانی سے قرآن مجید سننا سنت اللہ ہے اس لیے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس محبت اور خوشی کے ساتھ کسی بات کو نہیں سنتا جیسا کہ اپنے اس نبی کی آواز کو جو کہ خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید پڑھے۔ علماء نے لکھا ہے کہ خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا مستحب ہے۔ قرآن کریم کو جتنا زیادہ خوبصورتی اور خوش الحانی کے ساتھ پڑھا جائے اُتنا زیادہ اس کا دلوں پر اثر ہوتا ہے لیکن گانا گانے کی طرح قرآن پڑھنا بہت بڑی گستاخی اور بے ادبی ہے بلکہ فرمایا گیا اقرأ ط القرآن للحون یعنی قرآن مجید کو عربوں کے لہجے میں پڑھو۔

۳۰۸: باب ذِكْرَ قِرَاْةَ النَّبِیِّ ﷺ سُوْرَةُ الْفَتْحِ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فتح مکہ کے دن سورۃ الفتح پڑھنا

(۱۸۵۳)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَ وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلِ الْمُزَنِیَّ يَقُوْلُ قَرَاَ النَّبِیُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فِیْ مَسِيْرٍ لَّهٗ سُوْرَةَ الْفَتْحِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَرَجَّعَ فِیْ قِرَاءَ تِهٖ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ يَّجْتَمِعَ عَلَیَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَ تَهٗ۔

(۱۸۵۳) حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال اپنی سواری پر سورۃ الفتح پڑھتے ہوئے جا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرأت کو دُہراتے تھے۔ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے لوگوں سے یہ ڈر نہ ہوتا کہ مجھے گھیر لیں گے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت بیان کرتا۔

(۱۸۵۴)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى نَاقَتِهٖ يَقْرَاُ

(۱۸۵۴) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اپنی اُونٹنی پر سورۃ الفتح پڑھتے ہوئے دیکھا۔ راوی نے کہا کہ حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے قرآن پڑھا اور اسے دُہرایا۔ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر

سُوْرَةَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مُغَفَّلٍ وَ رَجَّعَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا النَّاسُ لَاَخَذْتُ لَكُمْ بِذٰلِكَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ ابْنُ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

مجھے لوگوں کا خدشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں اسی طرح بیان کرتا جس طرح حضرت ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔

(۱۸۵۵)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَا نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَسِيْرُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ۔

(۱۸۵۵)اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۳۰۹: باب نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ الْقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ

باب: قرآن مجید پڑھنے کی برکت سے سکینت نازل ہونے کے بیان میں

(۱۸۵۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَ عِنْدَهٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُوْرُ وَ تَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ۔

(۱۸۵۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا کہ اچانک اس کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا اور وہ بادل اس کے گرد گھومنے لگا اور اس کے قریب ہونے لگا اور اس کا گھوڑا بدکنے لگا۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سکینہ ہے جو قرآن مجید کی وجہ سے نازل ہوا۔

(۱۸۵۷)وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ قَرَاَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَظَرَ فَاِذَا ضَبَابَةٌ وَ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اقْرَاْ فُلَانُ فَاِنَّهَا السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْاٰنِ اَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ۔

(۱۸۵۷) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا اور اس کے گھر میں ایک جانور تھا۔ اچانک وہ جانور بدکنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ ایک بادل نے اُسے ڈھانپا ہوا ہے۔ اس آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھو کیونکہ یہ سکینہ ہے جو قرآن کی تلاوت کے وقت نازل ہوتی ہے۔

(۱۸۵۸)وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهُمَا قَالَا تَنْقُزُ۔

(۱۸۵۸)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اسی طرح روایت کی۔

(۱۸۵۹)وَحَدَّثَنِيْ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ حَجَّاجُ

(۱۸۵۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت

بْنُ الشَّاعِرِ وَ تَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَبَّابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهٖ إِذَا جَالَتْ فَرَسُهٗ فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أُخْرٰى فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا قَالَ أُسَيْدٌ فَخَشِيْتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِيْ فِيْهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا أَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدِيْ إِذْ جَالَتْ فَرَسِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأِ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأِ ابْنِ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنِ حُضَيْرٍ قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَ كَانَ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا خَشِيْتُ أَنْ تَطَأَهٗ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيْهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ۔

اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنی کھجوروں کی کھلیان میں (قرآن مجید) پڑھ رہے تھے کہ ان کا گھوڑا بدکنے لگا۔ آپ نے پھر پڑھا وہ پھر بدکنے لگا۔ آپ نے پھر پڑھا وہ پھر بدکنے لگا۔ حضرت اُسید کہتے ہیں کہ میں ڈرا کہ کہیں وہ یحییٰ کو کچل نہ ڈالے۔ میں اس کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان کی طرح میرے سر پر ہے۔ وہ چراغوں سے روشن ہے وہ اوپر کی طرف چڑھنے لگا یہاں تک کہ میں اسے پھر نہ دیکھ سکا۔ صبح کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں رات کے وقت اپنے کھلیان میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں پڑھتا رہا۔ وہ پھر اسی طرح بدکنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں پڑھتا رہا۔ وہ پھر اسی طرح بدکنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہو۔ ابن حضیر کہتے ہیں کہ میں پڑھ کر فارغ ہوا تو یحییٰ اس کے قریب تھا۔ مجھے ڈر لگا کہ کہیں وہ اسے کچل نہ دے اور میں نے ایک سائبان کی طرح دیکھا کہ اس میں چراغ سے روشن تھے اور وہ اُوپر کی طرف چڑھا یہاں تک کہ اسے میں نہ دیکھ سکا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے جو تمہارا قرآن سنتے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح لوگ اُن کو دیکھتے اور وہ لوگوں سے پوشیدہ نہ ہوتے۔

۳۱۰: باب فَضِيْلَةُ حَافِظِ الْقُرْآنِ

باب: قرآن مجید حفظ کرنے والوں کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۶۰) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ أَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ

(۱۸۶۰) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے قرآن مجید پڑھنے کی مثال ترنج کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو پاکیزہ اور ذائقہ خوشگوار ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی

الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَ طَعْمُهَا حُلْوٌ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ۔

مثال اُس کھجور کی طرح ہے کہ جس میں خوشبو نہیں لیکن اس کا ذائقہ میٹھا ہے اور منافق کے قرآن پڑھنے کی مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہے اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور منافق کے قرآن نہ پڑھنے کی مثال حنظلہ کی طرح ہے کہ جس میں خوشبو نہیں اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔

(۱۸۶۱)وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ كِلَا هُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ بَدَلَ الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ۔

(۱۸۶۱)اس سند کے ساتھ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس میں منافق کی جگہ فاجر کا لفظ ہے۔

۳۱۱:باب فَضْلُ الْمَاهِرِ بِالْقُرْاٰنِ وَالَّذِیْ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ

(باب: قرآن مجید کے ماہر اور اس کو اَٹک اَٹک کر پڑھنے والے کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۶۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِیُّ جَمِيْعًا عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔

(۱۸۶۲)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی قرآن مجید میں ماہر ہو وہ اُن فرشتوں کے ساتھ ہے جو معزز اور بزرگی والے ہیں اور جو قرآن مجید اَٹک اَٹک کر پڑھتا ہے اور اُسے پڑھنے میں دُشواری پیش آتی ہے تو اس کے لیے دوہرا اَجر ہے۔

(۱۸۶۳)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ كِلَا هُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِیْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَالَّذِیْ يَقْرَاُهٗ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهٗ اَجْرَانِ۔

(۱۸۶۳)حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۳۱۲:باب اِسْتِحْبَابُ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی اَهْلِ الْفَضْلِ وَالْحُذَّاقِ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ الْقَارِیُّ اَیْ افضلُ مِنَ الْمَقْرُوعليه

باب: سب سے بہتر قرآن پڑھنے والوں کا اپنے سے کم درجہ والوں کے سامنے قرآن مجید پڑھنے والوں کے استحباب کے بیان میں

(۱۸۶۴)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا

(۱۸۶۴)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِیْ لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِیْ قَالَ فَجَعَلَ اُبَیٌّ يَبْكِیْ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن مجید پڑھ کر سناؤں۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا نام لے کر مجھے فرمایا ہے۔ راوی نے کہا کہ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ یہ سن کر (مارے خوشی کے) رونے لگ پڑے۔

(١٨٦٥)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ : ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ قَالَ وَ سَمَّانِیْ لَكَ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكٰی۔

(١٨٦٥) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تجھے ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ پڑھ کر سناؤں۔ (حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا) کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! (حضرت اُبی رضی اللہ عنہ یہ سن کر) رو پڑے۔

(١٨٦٦)وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِیُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَیٍّ بِمِثْلِهٖ۔

(١٨٦٦) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (باقی حدیث اسی طرح ہے)

٣١٣: باب فَضْلُ اِسْتِمَاعِ الْقُرْاٰنِ وَ طَلَبُ الْقِرَاءَ ةِ مِنْ حَافِظِهٖ لِلْاِسْتِمَاعِ وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَ ةِ وَالتَّدَبُّرِ!

باب: حافظ قرآن سے قرآن سننے کی درخواست کرنے اور قرآن مجید سنتے ہوئے رونے اور اس کے معنی پر غور کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(١٨٦٧)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ حَفْصٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اَشْتَهِیْ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِیْ فَقَرَاْتُ النِّسَآءَ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ : ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ [النساء :٤١] رَفَعْتُ رَاْسِیْ اَوْ غَمَزَنِیْ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِیْ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهٗ تَسِيْلُ۔

(١٨٦٧) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ قرآن تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی اور سے قرآن مجید سنوں۔ میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کر دی یہاں تک کہ جب میں (اس آیت) فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا 'الخ پر پہنچا تو میں نے اپنا سر اُٹھایا یا میرے بازو میں کسی نے چٹکی لی تو میں نے اپنا سر اُٹھایا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسو جاری ہیں۔

(۱۸۶۸)حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيُّ وَ مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ هَنَّادٌ فِي رِوَايَتِهٖ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ اِقْرَاْ عَلَيَّ۔

(۱۸۶۸) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں اتنا زائد ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے۔

(۱۸۶۹)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ وَّ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِقْرَاْ عَلَيَّ قَالَ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَاَ عَلَيْهِ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ النِّسَآءِ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَابِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ فَبَكٰى قَالَ مِسْعَرٌ فَحَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ فِيْهِمْ اَوْ مَا كُنْتُ فِيْهِمْ شَكَّ مِسْعَرٌ۔

(۱۸۶۹) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ قرآن تو آپ پر نازل کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی اور سے قرآن مجید سنوں۔ میں نے آپ کو سورۃ النساء کے شروع سے سنانا شروع کیا۔ جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَابِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ تو آپ رو پڑے۔ مسعر کہتے ہیں کہ مجھ سے معن، جعفر بن عمرو بن حریث نے اپنے باپ کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ فِيْهِمْ کہ ''میں اُمت کے حال سے اُس وقت تک واقف تھا جب تک کہ میں اُن میں تھا'' مسعر کو شک ہے کہ دُمْتُ فرمایا یا کُنْتُ فرمایا (معنی دونوں کا ایک ہی ہے)۔

(۱۸۷۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ اَنَّ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ بِحِمْصَ فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ اِقْرَاْ عَلَيْنَا فَقَرَاْتُ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاللّٰهِ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ قَالَ قُلْتُ وَ يْحَكَ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا اَنَا اُكَلِّمُهُ اِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ قَالَ فَقُلْتُ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَ تُكَذِّبُ بِالْكِتٰبِ لَا تَبْرَحُ حَتّٰى اَجْلِدَكَ قَالَ فَجَلَدْتُهُ

(۱۸۷۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حمص میں تھا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ہمیں قرآن مجید پڑھ کر سنائیں۔ میں نے انہیں سورۂ یوسف پڑھ کر سنائی۔ ان لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ یہ سورۃ اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ میں نے کہا کہ تجھ پر افسوس ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سورت اسی طرح سنائی تھی۔ اس آدمی نے کہا کہ اچھا ٹھیک ہے۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب میں اُس سے بات کر رہا تھا تو میں نے اس کے مُنہ سے شراب کی بدبو محسوس کی۔ میں نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے۔ میں تجھے یہاں سے نہیں جانے دوں گا یہاں تک کہ میں تجھے کوڑے لگاؤں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

الْحَدَّ۔

نے فرمایا کہ پھر میں نے (اسے شراب کی حد میں) کوڑے لگائے۔

(۱۸۷۱)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِيْ اَحْسَنْتَ۔

(۱۸۷۱) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے اِس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس باب کی حدیث:۱۸۶۹ میں ہے کہ جب آپ نے سورۂ نساء کی یہ آیت: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَابِكَ عَلٰى هٰؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا﴾ سنی تو آپ نے اس کے جواب میں سورۃ المائدہ کے آخری رکوع میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول پیش کیا کہ وہ اللہ سے عرض کریں گے کہ: اے اللہ! جب تک میں ان میں موجود تھا (زندہ تھا) تو ان کے حالات سے واقف تھا۔ پھر جب تُو نے مجھے اُٹھالیا تو اب ان کے حالات سے تُو ہی واقف ہے۔'' اس سے آج کل کے جاہلوں کے اس باطل عقیدہ کی نفی ہوتی ہے کہ جو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ کو عالم الغیب کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کو ہمارے حالات کے ذرّے ذرّے کی خبر ہے فیا للعجب!

۳۱۴: باب فَضْلُ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ وَ تَعَلُّمِهٖ!

باب: نماز میں قرآن مجید پڑھنے اور اسے سیکھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۷۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ اٰيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔

(۱۸۷۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اس کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس جائے تو وہاں تین حاملہ اُونٹنیاں موجود ہوں اور وہ بہت بڑی اور موٹی ہوں؟ ہم نے عرض کیا کہ جی ہاں! آپ نے فرمایا: تم میں سے جوکوئی اپنی نماز میں تین آیات پڑھتا ہے وہ تین بڑی بڑی موٹی اُونٹنیوں سے اس کے لیے بہتر ہے۔

(۱۸۷۳)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُلَيٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ (عَزَّوَجَلَّ) خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ

(۱۸۷۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں تشریف لائے کہ ہم صفہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ روزانہ صبح بطحان کی طرف یا عقیق کی طرف جائے اور وہ وہاں سے بغیر کسی گناہ اور بغیر کسی قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہان والی اُونٹنیاں لے آئے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سب اس کو پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی صبح مسجد کی طرف نہیں جاتا کہ وہ اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کی دو آیتیں خود سیکھے یا سکھائے یہ اس کے لیے دو اُونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین

نَاقَتَیْنِ وَ ثَلَاثٌ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعٌ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ؟

تین سے بہتر ہے اور چار' چار سے بہتر ہے۔ اسی طرح آیتوں کی تعداد اُونٹنیوں کی تعداد سے بہتر ہے۔

۳۱۵: باب فَضْلُ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ!

باب: قرآنِ مجید اور ''سورۃ البقرہ'' پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۷۴) حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ الْحُلْوَانِیُّ قَالَ نَا اَبُوْ تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِیْعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ نَا مُعَاوِیَةُ یَعْنِی ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ یَقُوْلُ حَدَّثَنِی اَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَاُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا یَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا غَیَایَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِیَةُ بَلَغَنِیْ اَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ۔

(۱۸۷۴) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا اور دو روشن سورتوں کو پڑھا کرو: سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران کیونکہ یہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے کہ دو بادل ہوں یا دو سائبان ہوں یا دو اُڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گے۔ سورۃ البقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر اس کو حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۱۸۷۵) وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِیَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَ كَاَنَّهُمَا قَالَ فِیْ كِلَیْهِمَا وَلَمْ یَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِیَةَ بَلَغَنِیْ۔

(۱۸۷۵) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۸۷۶) وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِیِّ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰی بِالْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِیْنَ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ وَ ضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَمْثَالٍ مَا

(۱۸۷۶) حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن قرآن مجید اور ان لوگوں کو جو اس پر عمل کرنے والے تھے لایا جائے گا ان کے آگے سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران ہوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سورتوں کے لیے تین مثالیں ارشاد فرمائی ہیں جنہیں میں اب تک نہیں بھولا وہ اس طرح سے ہیں جس طرح کے دو بادل ہوں یا دو سیاہ سائبان ہوں اور ان

نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔

دونوں کے درمیان روشنی ہو یا صف بندھی ہوئی پرندوں کی دو قطاریں ہوں وہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گی۔

۳۱۶: باب فَضْلُ الْفَاتِحَةِ وَ خَوَاتِيمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَالْحَثُّ عَلٰى قِرَاءَةِ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

باب: سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھنے کی ترغیب کے بیان میں

(۱۸۷۷)حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَ اَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتٰبِ وَ خَوَاتِيمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيتَهُ۔

(۱۸۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک اُوپر سے ایک آواز سنی تو آپ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دروازہ آسمان کا ہے جسے صرف آج کے دن کھولا گیا اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا پھر اس سے ایک فرشتہ اُترا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ فرشتہ جو زمین کی طرف اُترا ہے یہ آج سے پہلے کبھی نہیں اُترا۔ اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا کہ آپ کو اُن دونوروں کی خوشخبری ہو جو آپ کو دیئے گئے چونکہ آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ ایک سورۃ الفاتحہ اور دوسرے سورۃ البقرہ کی آخری آیات۔ آپ ان میں سے جو حرف بھی پڑھیں گے آپ کو اس کے مطابق دیا جائے گا۔

(۱۸۷۸)وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ عِنْدَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ فِي الْاٰيَتَيْنِ فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَاَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

(۱۸۷۸) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے بیت اللہ کے پاس ملا تو میں نے کہا کہ سورۃ البقرۃ کی دو آیتوں کے بارے میں آپ سے حدیث مجھ تک پہنچی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتوں کے بارے میں فرمایا کہ جو اسے رات کو پڑھے گا وہ اسے کافی ہوں گی۔

(۱۸۷۹)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۱۸۷۹) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۸۸۰)وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيْمِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَاَهَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَلَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

(۱۸۸۰) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں رات کے وقت پڑھے گا وہ اسے کافی ہو جائیں گی۔ راوی عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے بیت اللہ کے طواف کے دوران ملا۔ میں نے اُن سے پوچھا تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے یہی حدیث بیان کی۔

(۱۸۸۱)وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا عِيْسٰى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۸۸۱) اس سند کے ساتھ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کی ہے۔

(۱۸۸۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصٌ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۸۸۲) اس سند کے ساتھ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۱۷: باب فَضْلُ سُوْرَةُ الْكَهْفِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ

باب: سورۃ الکہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۸۳)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

(۱۸۸۳) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد (حفظ) کر لے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

(۱۸۸۴)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا هَمَّامٌ جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ اٰخِرِ الْكَهْفِ وَقَالَ هَمَّامٌ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ كَمَا قَالَ هِشَامٌ۔

(۱۸۸۴) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے لیکن اس میں شعبہ کی روایت میں سورۂ کہف کی آخری آیات اور ہمام کی روایت میں سورۂ کہف کی ابتدائی آیات کا ذکر ہے۔

(۱۸۸۵)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا

(۱۸۸۵) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِى السَّلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِىْ اَىُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِىْ اَىُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ ﴿اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ﴾ قَالَ فَضَرَبَ فِىْ صَدْرِىْ وَ قَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمنذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے نزدیک اللہ کی کتاب میں سے سب سے بڑی آیت (فضیلت کے لحاظ سے) کونسی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے سب سے عظیم آیت کونسی ہے؟ میں نے کہا: ﴿اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ﴾ آخر تک۔ (آیۃ الکرسی) آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوالمنذر! یہ علم تجھے مبارک ہو۔

٣١٨: باب فَضْلِ قِرَاءَةِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

باب: قل ھو اللہ احد پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(١٨٨٦) حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ فِىْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَ كَيْفَ يَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

(١٨٨٦) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی آدمی رات (کے وقت) میں تہائی قرآن مجید پڑھ سکتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کیسے پڑھا جا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (سورت) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔

(١٨٨٧) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا اَبَانُ الْعَطَّارُ جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِىْ حَدِيْثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَزَّاَ الْقُرْاٰنَ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ فَجَعَلَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ جُزْءًا مِنْ اَجْزَاءِ الْقُرْاٰنِ۔

(١٨٨٧) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے تین حصے فرمائے ہیں اور قرآن کے ان تین حصوں میں سے (سورۃ) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کو ایک حصہ مقرر فرمایا ہے۔

(١٨٨٨) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيٰى قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ نَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(١٨٨٨) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب اکٹھے ہو جاؤ تا کہ میں تمہارے سامنے تہائی قرآن مجید پڑھوں۔ پھر جنہوں نے اکٹھا ہونا تھا وہ اکٹھے ہو گئے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ نے (سورۃ) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھی

وَسَلَّمَ احْشِدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَاُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ اِنِّیْ اُرٰی هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذَاكَ الَّذِیْ اَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ قُلْتُ لَکُمْ سَاَقْرَاُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ ہم آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کی وجہ سے آپ اندر تشریف لے گئے ہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو فرمایا: میں تمہارے سامنے تہائی قرآن مجید پڑھتا ہوں۔ سنو! آگاہ رہو (یہ سورۃ قل ھواللہ احد) تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۱۸۸۹)وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ نَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ بَشِیْرٍ اَبِیْ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَقَرَاَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ حَتّٰی خَتَمَهَا۔

(۱۸۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے تو فرمایا کہ میں تمہارے اُوپر تہائی قرآن مجید پڑھتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۃ) ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اس کے ختم تک پڑھی۔

(۱۸۹۰)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ نَا عَمِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ اَنَّ اَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ کَانَتْ فِیْ حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّةٍ وَ کَانَ یَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِیْ صَلٰوتِهِمْ فَیَخْتِمُ بِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَبِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ یُحِبُّهٗ۔

(۱۸۹۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک سریہ (جنگ) میں امیر بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے اور نماز میں قرأت ختم کر کے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ بھی پڑھتے تھے۔ جب وہ لوگ واپس آئے تو اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ وہ اس طرح کیوں کرتا تھا؟ تو لوگوں نے اس سے پوچھا تو اُس نے کہا کہ اس سورۃ میں رحمٰن (اللہ جل جلالہٗ) کی صفات بیان کی گئی ہیں اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ میں اسے پڑھوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

۳۱۹: باب فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ

باب: معوذتین پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۹۱)وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا جَرِیْرٌ عَنْ بَیَانٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَمْ تَرَ آیَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ و ﴿قُلْ اَعُوْذُ

(۱۸۹۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ (آج) کی رات ایسی آیات نازل کی گئی ہیں کہ اُن کی طرح پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ (سورۃ) ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور (سورۃ) ﴿قُلْ

بِرَبِّ النَّاسِ﴾۔

اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

(۱۸۹۲)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْزِلَ اَوْ اُنْزِلَتْ عَلَىَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

(۱۸۹۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ مجھ پر (ایسی آیات) نازل کی گئی ہیں کہ ان کی طرح پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں۔ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾۔

(۱۸۹۳)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ كِلَا هُمَا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ اُسَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِىِّ وَ كَانَ مِنْ رُفَعَاءِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

(۱۸۹۳) حضرت اسمٰعیل رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۳۲۰: بَاب فَضْلُ مَنْ يَّقُوْمُ بِالْقُرْاٰنِ وَ يُعَلِّمُهُ وَ فَضْلُ مَنْ تَعَلَّمَ حِكْمَةً مِنْ فِقْهٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَعَمِلَ بِهَا وَ عَلَّمَهَا

باب: قرآنِ مجید پر عمل کرنے والوں اور اسکے سکھانے والوں کی فضیلت کے بیان میں

(۱۸۹۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا الزُّهْرِىُّ عَنْ سَالِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِىْ اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ۔

(۱۸۹۴) حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد کرنا جائز نہیں۔ایک وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا فرمایا ہو اور وہ رات دن اس پر عمل کرنے کے ساتھ اس کی تلاوت کرتا ہو اور (دوسرا) وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ رات اور دن اسے اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہو۔

(۱۸۹۵)وَحَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ هٰذَا الْكِتٰبَ فَقَامَ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ۔

(۱۸۹۵) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد کرنا جائز نہیں۔ایک وہ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے کتاب (قرآنِ مجید) عطا فرمائی ہو اور وہ رات دن اس کی تلاوت کے ساتھ اس پر عمل بھی کرتا ہو اور دوسرا وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ اس مال سے رات دن صدقہ کرتا رہتا ہو۔

(۱۸۹۶)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ

(۱۸۹۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا حَسَدَ اِلَّا فِى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِى الْحَقِّ الْاِثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِىْ بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا۔

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد کرنا جائز نہیں۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ اسے حق کے راستے میں خرچ کرتا ہو اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے دانائی (علم) عطا فرمائی اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہو اور اسے لوگوں کو سکھاتا ہو۔

(۱۸۹۷)وَحَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِىَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ وَ كَانَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَعْمِلُهٗ عَلٰى مَكَّةَ فَقَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِىْ فَقَالَ ابْنَ اَبْزٰى قَالَ وَ مَنِ ابْنُ اَبْزٰى قَالَ مَوْلًى مِنْ مَوَالِيْنَا قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ اِنَّهٗ قَارِئٌ لِكِتٰبِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنَّهٗ عَالِمٌ بِالْفَرَآئِضِ قَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتٰبِ اَقْوَامًا وَ يَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ۔

(۱۸۹۷) حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبدالحارث نے حضرت عمرؓ سے عسفان میں ملاقات کی۔ حضرت عمرؓ نے انہیں مکہ کا امیر مقرر کرنے کا حکم دیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے مکہ میں کسے امیر بنایا ہے تو اس نے عرض کیا کہ ابن ابزیٰ کو۔ آپ نے پوچھا کہ ابزیٰ کون آدمی ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ ہمارے غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے ایک غلام کو اُن کا امیر بنا دیا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کا قاری ہے اور اس کے احکامات پر عمل بھی کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسی کتاب (قرآنِ مجید) کے ذریعہ لوگوں کو بلند کرتا ہے اور اسی کتاب (قرآنِ مجید) کے ذریعہ لوگوں کو پست و ذلیل کرتا ہے۔

(۱۸۹۸)وَحَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِىُّ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا نَا اَبُو الْيَمٰنِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ اللَّيْثِىُّ اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِىَّ لَقِىَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ۔

(۱۸۹۸) حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے اِس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۳۲۱: باب بَيَانُ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَ بَيَانِ مَعْنَاهَا

باب: قرآن مجید کا سات حرفوں (قراُتوں) میں نازل ہونے اور اس کے معنی کے بیان میں

(۱۸۹۹)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِىِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ

(۱۸۹۹) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ سورۃ الفرقان کو اس قراُت پر نہیں پڑھ رہے کہ جس قراُت کے ساتھ رسول اللہ صلی

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأُهَا وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَآئِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَاْ فَقَرَاَ قِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِقْرَاْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی۔ قریب تھا کہ میں ان پر جلدی کرتا (یعنی اس سلسلہ میں ان کو ٹوکتا) لیکن میں نے انہیں مہلت دی تا کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائیں۔ پھر میں ان کو چادر سے کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ان کو سورۃ الفرقان اس طرح پڑھتے سنا ہے جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑو' تم پڑھو۔ انہوں نے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے ان سے سنا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورۃ اسی طرح نازل کی گئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ قرآن سات حرفوں (قراءتوں) پر نازل کیا گیا ہے۔ تمہیں جس طرح آسانی ہو پڑھو۔

(۱۹۰۰)وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيَّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ فَكِدْتُ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ۔

(۱۹۰۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک ہی میں سنی۔ اس سے آگے حدیث مذکورہ حدیث کی طرح ہے۔ اس میں اتنا زائد ہے کہ فرمایا: قریب تھا کہ میں اسے نماز ہی میں گھسیٹ کر لے آتا لیکن میں نے اس کے سلام پھیرنے تک صبر کیا۔

(۱۹۰۱)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةِ يُوْنُسَ بِاِسْنَادِهٖ۔

(۱۹۰۱) حضرت زہری ؒ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۹۰۲)حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

(۱۹۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک حرف (لغت) پر قرآن مجید پڑھایا۔ میں نے انہیں زیادہ کے لیے کہا یہاں تک کہ سات حرفوں تک قرآن مجید کی قرأت ہوگئی۔

عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ فَيَزِيْدُنِىْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِىْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِىَ فِى الْاَمْرِ الَّذِىْ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِىْ حَلَالٍ وَّلَاحَرَامٍ۔

ابن ہشام راوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات یاد نہیں ہے کہ سات حرفوں کا معنی ایک ہوتا ہے جس میں حلال اور حرام میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔

(۱۹۰۳)حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۱۹۰۳) حضرت زہری سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۱۹۰۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِى الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّىْ فَقَرَاَ قِرَاءَ ةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرَ فَقَرَاَ قِرَاءَ ةً سِوٰى قِرَاءَ ةِ صَاحِبِهٖ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَاَ قِرَاءَ ةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَاَ سِوٰى قِرَاءَ ةِ صَاحِبِهٖ فَاَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ فَحَسَّنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاْنَهُمَا فَسَقَطَ فِىْ نَفْسِىْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاقَدْ غَشِيَنِىْ ضَرَبَ فِىْ صَدْرِىْ فَفِضْتُ عَرَقًا وَ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَرَقًا فَقَالَ لِىْ يَا اُبَىُّ اُرْسِلَ اِلَىَّ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِىْ فَرَدَّ اِلَىَّ الثَّانِيَةَ اَنْ قَرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِىْ فَرَدَّ اِلَىَّ الثَّالِثَةَ اِقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْاَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِىْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَىَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ

(۱۹۰۴) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی (مسجد) میں داخل ہوا اور نماز پڑھنے لگا اور وہ ایسی قرأت پڑھنے لگا کہ جو میرے علم میں نہیں تھی۔ پھر ایک دوسرا آدمی (مسجد) میں داخل ہوا اور وہ اس کے علاوہ کوئی اور قرأت پڑھنے لگا پھر جب ہم نے نماز پوری کر لی تو ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ میں نے عرض کیا کہ اس آدمی نے ایسی قرأت پڑھی کہ جس پر مجھے تعجب ہوا اور (اس کے بعد) پھر ایک دوسرا آدمی آیا تو اس نے اس کے علاوہ کوئی اور قرأت پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے پڑھا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے پڑھنے کو اچھا (پسند) فرمایا اور میرے دل میں ایسی تکذیب سی آئی جو زمانہ جاہلیت میں تھی تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اس کیفیت کو دیکھا جو مجھ پر ظاہر ہو رہی تھی تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہو گیا۔ گویا کہ میں اللہ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اے اُبی! پہلے مجھے حکم تھا کہ میں قرآن کو ایک حرف (لغت) پر پڑھوں تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میری اُمت پر آسانی فرما۔ دوسری مرتبہ مجھے دو حرفوں (لغت) پر پڑھنے کا حکم ملا تو میں نے پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میری اُمت پر آسانی فرما تو تیسری مرتبہ مجھے سات حرفوں (لغات) پر پڑھنے کا حکم ملا (اور فرمایا) کہ آپ نے جتنی مرتبہ اُمت کی آسانی کے لیے مجھ سے سوال کیا ہے اتنی ہی مرتبہ کے بدلہ میں مجھ سے مانگو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ! میری اُمت کی

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ مغفرت فرما۔ اے اللہ! میری اُمت کی مغفرت فرما اور تیسری دُعا میں نے اس دن کے لیے محفوظ کر لی جس دن ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف آئیں گے۔

(۱۹۰۵) حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عِیْسٰی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَنَّہٗ کَانَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَرَاَ قِرَاءَ ۃً وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ۔

(۱۹۰۵) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا۔ اس نے نماز پڑھی، قرآن مجید پڑھا۔ آگے حدیث مذکورہ حدیث کی طرح ہے۔

(۱۹۰۶) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَۃَ ح وَ حَدَّثَنَاہُ ابْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَ اَضَاۃِ بَنِیْ غِفَارٍ قَالَ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکَ اَنْ تَقْرَاَ اُمَّتُکَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَقَالَ اَسْئَلُ اللّٰہَ مُعَافَاتَہٗ وَ مَغْفِرَتَہٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ ثُمَّ اَتَاہُ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکَ اَنْ تَقْرَاَ اُمَّتُکَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰہَ مُعَافَاتَہٗ وَ مَغْفِرَتَہٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ ثُمَّ جَآءَ ہُ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکَ اَنْ تَقْرَاَ اُمَّتُکَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَحْرُفٍ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰہَ مُعَافَاتَہٗ وَ مَغْفِرَتَہٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ ثُمَّ جَآءَ ہُ الرَّابِعَۃَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَاْمُرُکَ اَنْ تَقْرَاَ اُمَّتُکَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاَیُّمَا حَرْفٍ قَرَءُ وْا عَلَیْہِ فَقَدْ اَصَابُوْا۔

(۱۹۰۶) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ غفار کے تالاب پر تھے کہ آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتے ہیں کہ اپنی اُمت کو ایک حرف (لغت) پر قرآن مجید پڑھائیے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ میری اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام دوسری مرتبہ آپ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ اپنی اُمت کو دو حرفوں (لغات) پر قرآن مجید پڑھائیے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں کہ میری اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام تیسری مرتبہ آئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ اپنی اُمت کو تین حرفوں (لغات) پر قرآن مجید پڑھائیے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں کہ میری اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی پھر حضرت جبریل چوتھی مرتبہ آپ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنی اُمت کو سات حرفوں (لغات) پر قرآن مجید پڑھائیں اور ان حرفوں (لغات) میں سے جس حرف (لغت) پر قرآن مجید پڑھیں گے وہ صحیح ہوگا۔

(۱۹۰۷) وَحَدَّثَنَاہُ عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَۃُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ۔

(۱۹۰۷) اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح سے نقل کی گئی ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ کی تفسیر میں متعدد اقوال ہیں: (۱) سب سے زیادہ راجح تفسیر یہ ہے کہ پہلے سات لغات میں

قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دے دی گئی تھی پھر جب سب نے لغت قریش میں قرآن مجید پڑھنا سیکھ لیا تو باقی لغات میں قرآن مجید پڑھنا منسوخ ہوگیا اور صرف لغت قریش باقی رہ گئی۔ سات متواتر قراءتیں اور تین مشہور قرأت' یہ کُل دس قراءتیں ہوئیں پھر ان میں سے ہر ایک کی دو دو روایتیں ہیں۔ کُل بیس روایتیں ہوگئیں اور پھر ایک روایت کے چار چار طریقے ہیں' کُل اسّی طریقے ہوگئے یہ سب طریقے لغت قریش ہی کہلاتے ہیں۔ وہ سات لغات یہ ہیں: (۱) قریش' (۲) ثقیف' (۳) طی' (۴) ہوازن' (۵) ہزیل' (۶) یمن اور (۷) تمیم۔ اس راجح قول کے علاوہ چند اہم اقوال یہ ہیں: (۱) قریش کے سات شعبوں جن کو بطونِ قریش کہتے ہیں ان کی لغات مراد ہیں: (۲) سات قرأتیں۔ (۳) سات اقلیمیں مراد ہیں یعنی قرآن مجید کا حکم سات اقلیموں پر ہے اور اس کا حکم یعنی ساری دنیا پر ہے۔ قدیم اہل ہیئت نے موسم کے لحاظ سے دُنیا کو یعنی دُنیا کے آباد حصے کو جسے ربع مسکون کہتے ہیں سات لمبے لمبے حصوں میں تقسیم کیا تھا' ہر حصہ کو اقلیم کہتے تھے۔

علامہ ابن خلدون نے اپنے مشہورِ زمانہ مقدمہ ابن خلدون میں ان اقالیم کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

(۴) قرآن مجید میں سات قسم کے معانی ہیں: (۱) امر' (۲) نہی' (۳) امثال' (۴) حلال' (۵) حرام' (۶) محکم اور (۷) متشابہ۔

۳۲۲: باب تَرْتِيْلُ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابُ الْهَذِّ وَهُوَ الْاِفْرَاطُ فِي السُّرْعَةِ وَاِبَاحَةِ سُوْرَتَيْنِ فَاَكْثَرَ فِيْ رَكْعَةٍ

باب: قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور بہت جلدی جلدی پڑھنے سے بچنے اور ایک رکعت میں دو سورتیں یا اس سے زیادہ پڑھنے کے جواز کے بیان میں

(۱۹۰۸) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ نَهِيْكُ ابْنُ سِنَانٍ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَيْفَ تَقْرَاُ هٰذَا الْحَرْفَ اَلِفًا تَجِدُهٗ اَمْ يَآءً مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ اَوْ مِنْ مَّآءٍ غَيْرَ يَاسِنٍ قَالَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكُلَّ الْقُرْاٰنِ قَدْ اَحْصَيْتَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ اِنِّيْ لَاَقْرَاُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَذًا كَهَذِّ الشِّعْرِ اِنَّ اَقْوَامًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَلٰكِنْ اِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيْهِ نَفَعَ اِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۱۹۰۸) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جسے نھیک بن سنان کہا جاتا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ اس حرف (ا) کو کیسے پڑھتے ہیں ''الف'' کے ساتھ یا ''یا'' کے ساتھ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ یا مِنْ مَّآءٍ غَيْرَ يَاسِنٍ ؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اس حرف کے علاوہ پورا قرآن یاد کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں مفصل کی ساری سورتیں ایک ہی رکعت میں پڑھتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شعر کی طرح تو جلدی جلدی پڑھتا ہوگا۔ بہت سے لوگ ایسے قرآن پڑھتے ہیں کہ (قرآن) ان کے گلے سے نیچے نہیں اُترتا لیکن قرآن دل میں اُتر جائے اور اس میں راسخ ہو جائے تو پھر نفع دیتا ہے۔ نماز میں سب سے افضل ارکان رکوع اور سجود ہیں اور میں ان نظائر میں سے جانتا ہوں کہ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو دو سورتیں ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت عبداللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ فِيْ اِثْرِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرَنِيْ بِهَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ جَآءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ بَجِيْلَةَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَمْ يَقُلْ نَهِيْكُ ابْنُ سِنَانٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے۔ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے گئے پھر وہ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے انہوں نے اس چیز کی خبر دی ہے۔ ابن منیر نے اپنی روایت میں کہا کہ بنی بجیلہ کا ایک آدمی حضرت عبداللہ کی خدمت میں آیا اور نھیک بن سنان نہیں کہا۔

(۱۹۰۹) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ نَهِيْكُ بْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَجَآءَ عَلْقَمَةُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً فِيْ عَشْرِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيْ تَاْلِيْفِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۱۹۰۹) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی طرف آیا جسے نھیک بن سنان کہا جاتا ہے۔ باقی حدیث وکیع کی حدیث کی طرح نقل کی۔ اس حدیث میں ہے کہ پھر حضرت علقمہ آئے اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے۔ ہم نے ان سے کہا کہ ان سے اُن نظائر کے بارے میں پوچھ لو کہ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ تو وہ گئے اور اُن سے جا کر پوچھا پھر آ کر بتایا کہ وہ مفصل میں سے بیس سورتیں ہیں کہ اُن کو دس رکعتوں میں پڑھا جاتا تھا اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی تالیف میں سے ہیں۔

(۱۹۱۰) وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا وَقَالَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِثْنَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً فِيْ عَشْرِ رَكَعَاتٍ۔

(۱۹۱۰) اس سند کی حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اُن سورتوں کو پہچانتا ہوں جو شمائل میں ہیں جن میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو کو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے۔ دس رکعتوں میں بیس سورتیں پڑھتے تھے۔

(۱۹۱۱) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْاَحْدَبُ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ غَدَوْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَاَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَكَثْنَا بِالْبَابِ هُنَيَّةً قَالَ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَتْ اَلَا تَدْخُلُوْنَ فَدَخَلْنَا فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا وَقَدْ اُذِنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا اِلَّا اَنَّا ظَنَنَّا اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِآلِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ

(۱۹۱۱) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اگلے دن صبح کی نماز پڑھنے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف گئے اور دروازے سے سلام کیا تو انہوں نے ہمیں اجازت دے دی مگر ہم تھوڑی دیر دروازے کے ساتھ ٹھہرے رہے تو ایک باندی آئی اور اُس نے کہا کہ تم اندر کیوں نہیں داخل ہو رہے ہو؟ تو پھر ہم اندر داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے اندر داخل ہونے سے روکا جبکہ تمہیں اجازت دے دی گئی تھی؟ تو ہم نے کہا کوئی بات نہیں سوائے اس

غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ اَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى ظَنَّ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِيْ هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ فَاَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِيْ هَلْ طَلَعَتْ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا فَقَالَ مَهْدِيٌّ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا كَهَذِّ الشِّعْرِ اَنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَائِنَ وَاِنِّيْ لَاَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِيْ كَانَ يَقْرَؤُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُوْرَتَيْنِ مِنْ آلِ حٰمٓ۔

کے کہ ہم نے خیال کیا کہ گھر والوں میں سے کوئی سو رہا ہو تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے ابن اُمّ عبد کے گھر والوں کے بارے میں غفلت کا گمان کیا۔ راوی نے کہا کہ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تسبیح پڑھنی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ پھر خیال ہوا کہ سورج نکل گیا ہے تو باندی سے فرمایا: دیکھو کیا سورج نکل آیا ہے؟ اس نے دیکھا اور کہا کہ ابھی تک سورج نہیں نکلا تو آپ نے پھر تسبیح پڑھنی شروع کر دی یہاں تک کہ پھر خیال ہوا کہ سورج نکل رہا ہے تو پھر باندی سے فرمایا کہ دیکھو سورج نکل گیا ہے؟ پھر اس نے دیکھا تو سورج نکل چکا تھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے (یہ دُعا پڑھی): اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا راوی مہدی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ جملہ بھی فرمایا: ﴿وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا﴾ (اور ہم کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہیں فرمایا) جماعت میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے آج کی رات مفصل کی ساری سورتیں پڑھی ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اس طرح پڑھا ہوگا کہ جس طرح کہ (شاعر) شعر تیزی کے ساتھ پڑھتا ہے۔ بے شک ہم نے قرآن مجید سنا اور مجھے وہ ساری سورتیں یاد ہیں کہ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اور مفصل کی وہ اٹھارہ سورتیں ہیں اور دو سورتیں حٰم کے لفظ سے شروع ہوتی ہیں۔

(۱۹۱۲) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ بَجِيْلَةَ يُقَالُ لَهُ نَهِيْكُ بْنُ سِنَانٍ اِلَى عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ اِنِّيْ اَقْرَاُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ بِهِنَّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ۔

(۱۹۱۲) حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی بجیلہ کا ایک آدمی جسے نہیک بن سنان کہا جاتا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف آیا اور کہنے لگا کہ میں ایک رکعت میں مفصل پڑھتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم شعر کی طرح تیزی سے پڑھتے ہو۔ میں ان شمائل سورتوں کو جانتا ہوں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۱۹۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنِّيْ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهُ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرُنُ

(۱۹۱۳) حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف آیا اور کہنے لگا کہ میں نے رات کو ایک رکعت میں پوری مفصل (سورتیں) پڑھی ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے شعر کی طرح تیزی سے پڑھا ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ان شمائل سورتوں کو جانتا ہوں کہ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ سُوْرَتَيْنِ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔

نے مفصل میں سے بیس سورتوں کا ذکر کیا۔ ایک رکعت میں دو دو سورتیں۔

۳۲۳: باب مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَ تِ

باب: قرأت سے متعلق (چیزوں) کے بیان میں

(۱۹۱۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا سَاَلَ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْاٰنَ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ اَدَالًا اَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ دَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مُدَّكِرٍ دَالًا۔

(۱۹۱۴) حضرت ابواسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اسود بن یزید سے پوچھ رہا تھا اس حال میں کہ وہ مسجد میں قرآن سکھا رہے تھے۔ اس نے کہا کہ آپ اس آیت: ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ کو کیسے پڑھتے ہیں؟ کیا دال پڑھتے ہیں یا ذال پڑتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ دال۔ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿مُدَّكِرٍ﴾ دال کے ساتھ پڑھتے تھے۔

(۱۹۱۵) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ هٰذَا الْحَرْفَ ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾۔

(۱۹۱۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حرف کو ﴿فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

(۱۹۱۶) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِىْ بَكْرٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ يَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَ ةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ نَعَمْ اَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَ اَنْ اَقْرَاَ وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ۔

(۱۹۱۶) حضرت علقمہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ (ملک) شام گئے تو ہمارے پاس حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم میں کوئی حضرت عبداللہ کی قرأت پر پڑھنے والا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! میں ہوں۔ انہوں نے فرمایا: کہ تو نے اس آیت کو حضرت عبداللہؓ کو کیسے پڑھتے سنا ہے: ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ تو میں نے کہا کہ میں نے وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے لیکن یہ سارے لوگ چاہتے ہیں کہ میں ﴿وَمَا خَلَقَ﴾ پڑھوں لیکن میں ان کی بات نہیں مانتا۔

(۱۹۱۷) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى عَلْقَمَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ قَامَ اِلٰى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيْهَا قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيْهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَ هَيْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ اِلٰى

(۱۹۱۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ (ملک) شام آئے۔ وہ مسجد میں داخل ہوئے۔ انہوں نے اس میں نماز پڑھی پھر ایک حلقہ کی طرف تشریف لے گئے اور اس میں بیٹھ گئے۔ پھر ایک آدمی آیا۔ میں نے محسوس کیا کہ اسے اُن لوگوں سے ناراضگی اور وحشت ہے۔ وہ میرے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے۔ پھر

جَنْبِیْ ثُمَّ قَالَ اَتَحفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَقْرَأُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

انہوں نے کہا: کیا تمہیں یاد ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کیسے پڑھتے تھے؟

(۱۹۱۸)وَحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرِ السَّعْدِیُّ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَقَالَ لِیْ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ اَيِّهِمْ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَاُ عَلٰی قِرَاءَ ةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَاْ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰی قَالَ فَقَرَاْتُ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُهَا۔

(۱۹۱۸) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تو کہاں کا رہنے والا ہے؟ میں نے عرض کیا: مَیں عراق والوں میں سے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ کس شہر کے؟ میں نے عرض کیا: کوفہ والوں میں سے۔ انہوں نے فرمایا کیا تو نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت کو پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ: ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تو پڑھ: ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰی﴾ تو میں نے پڑھا: ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰی وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰی﴾ تو وہ ہنس پڑے۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۹۱۹)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰی قَالَ نَا دَاوٗدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ اَتَيْتُ الشَّامَ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

(۱۹۱۹) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ملک) شام آیا اور میں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ پھر ابن علیہ کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

خلاصۃ الباب: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مازری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس باب کی احادیث میں جو مختلف قرأتیں بیان کی گئی ہیں یہ پہلے تھیں بعد میں ان کو منسوخ کر دیا گیا اور جن لوگوں کو ان قرأتوں کی منسوخی کی اطلاع نہیں ملی اُن کو معذور سمجھا جائے گا مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قرآن کریم کا جو نسخہ ظاہر ہوا ہے جسے مصحف عثمانی کہا جاتا ہے اس کے بعد پھر کسی کا اختلاف سامنے نہیں آیا اور اس پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہو گیا' واللہ اعلم

نوٹ: یہ نسخہ جرمنی کے شہر برلن کی لائبریری میں محفوظ ہے اور آج بھی لائبریرین کی خصوصی اجازت سے لوگ اس کو ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

۳۲۴: باب الْاَوْقَاتِ الَّتِیْ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا

باب: اُن اوقات کے بیان میں کہ جن میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے

(۱۹۲۰)وَحَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَی بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ

(۱۹۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج کے نکلنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

(۱۹۲۱)وَحَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ وَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ جَمِيْعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ دَاوٗدُ نَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ اَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحٰبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ اَحَبَّهُمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

(۱۹۲۱)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے ایک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مجھے بہت محبوب تھے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد سورج کے نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۹۲۲)وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ نَا سَعِيْدٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ وَ هِشَامٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ۔

(۱۹۲۲)اس سند کے ساتھ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ معبد اور ہشام کی روایت میں ہے کہ صبح کی نماز کے بعد سورج کے چمکنے تک۔

(۱۹۲۳)وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

(۱۹۲۳)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں اور فجر کی نماز کے بعد سورج کے نکلنے تک کوئی نماز نہیں۔

(۱۹۲۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

(۱۹۲۴)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی سورج کے نکلنے تک نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے اور نہ ہی سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے کا ارادہ کرے۔

(۱۹۲۵)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالُوْا جَمِيْعًا نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ۔

(۱۹۲۵)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سورج کے نکلنے تک نماز کا ارادہ نہ کرو اور نہ ہی سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے کا ارادہ کرو کیونکہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

(۱۹۲۶)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ وَ ابْنُ بِشْرٍ قَالُوْا جَمِيْعًا نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ۔

(۱۹۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سورج کی شعاعیں ظاہر ہو جائیں تو نماز کو اس وقت تک روکے رکھو جب تک سورج اچھی طرح ظاہر نہ ہو جائے اور جب سورج کی کرن غائب ہو جائے تو نماز کو اس وقت تک روکے رکھو جب تک کہ سورج مکمل طور پر غائب نہ ہو جائے۔

(۱۹۲۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِیْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔

(۱۹۲۷) حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ مخمص میں عصر کی نماز پڑھی۔ آپ نے فرمایا: یہ نماز تم سے پہلی اُمتوں پر بھی پیش کی گئی۔ انہوں نے اس کو ضائع کر دیا تو جو آدمی اس کی حفاظت کرے گا اسے دوہرا اجر ملے گا اور اس کے بعد (یعنی عصر کی نماز کے بعد) کوئی نماز نہیں جب تک کہ ستارے ظاہر نہ ہو جائیں۔

(۱۹۲۸)وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِیِّ وَ كَانَ ثِقَةً عَنْ اَبِیْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۹۲۸) اس سند کے ساتھ ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ عصر کی نماز ادا فرمائی۔ باقی حدیث مبارکہ اسی طرح ہے۔

(۱۹۲۹)وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِیَّ يَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّیَ فِيْهِنَّ اَوْ اَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَ حِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَ حِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

(۱۹۲۹) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین اوقات سے منع فرمایا کرتے تھے کہ (ان تین اوقات میں) نماز نہ پڑھیں یا اُن میں اپنے مُردوں کو دفن کریں ایک یہ کہ سورج کے نکلنے تک جب تک کہ سورج بلند نہ ہو جائے' دوسرے یہ کہ ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک زوال نہ ہو جائے اور تیسرے سورج کے غروب ہونے تک جب تک کہ وہ (اچھی طرح) نہ غروب ہو جائے۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث میں اُن اوقات کا ذکر کیا گیا ہے کہ جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ جمہور علماء کی تحقیق کے مطابق پانچ اوقات ایسے ہیں کہ جن میں نفل نماز اور طواف کی دو رکعت پڑھنا ممنوع ہیں: (۱) سورج طلوع ہونے کے وقت۔ (۲) دوپہر کو جبکہ سورج سر پر ہو۔ (۳) سورج غروب ہونے کے وقت۔ (۴) صبح فجر کی نماز کے بعد طلوعِ شمس تک۔ (۵) عصر کی نماز کے بعد

سورج کے غروب ہونے تک۔ اس ممانعت کی دلیل میں وہ متواتر احادیث ہیں کہ جو تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ جن کا مشترکہ مفہوم یہ ہے کہ:

لا صلوة بعد الفجر حتی تطلع الشمس ولابعد العصر حتی تغرب الشمس' الخ (صحاح سته وغیره' بخاری ج ۱ ص ۸۲' مسلم ج ۱ ص ۲۷۵' ترمذی ج ۱ ص ۲۵)

ان حوالہ جات کے مطابق اور اس کے علاوہ بھی تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت ہے۔ جن احادیث میں جواز کا ذکر ہے اس کا جواب علماء محدثین یہ دیتے ہیں: (۱) جواز والی حدیث خبر واحد ہے جبکہ ممانعت والی احادیث متواتر ہیں۔ (۲) ممانعت کی احادیث قوی ہیں' جواز والی حدیث صرف اس صحابی رضی اللہ عنہ کے لیے جسے اجازت دی گئی کی خصوصیت پر محمول ہے۔ (۳) ممانعت کی احادیث متواتر سے خبر واحد والی حدیث منسوخ ہے۔

(معارف السنن شرح ترمذی ج ۴ ص ۹۹)

۳۲۵: باب اِسْلَامِ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ

(۱۹۳۰) وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِیُّ قَالَ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ عَمَّارٍ وَ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ عِكْرِمَةُ وَلَقِیَ شَدَّادٌ اَبَا اُمَامَةَ وَ وَاثِلَةَ وَ صَحِبَ اَنَسًا اِلَى الشَّامِ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ فَضْلًا وَ خَيْرًا عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِیُّ كُنْتُ وَ اَنَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ اَظُنُّ اَنَّ النَّاسَ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَاَنَّهُمْ لَيْسُوْا عَلٰى شَیْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ الْاَوْثَانَ سَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ اَخْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلٰى رَاحِلَتِیْ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْفِيًا جُرَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا اَنْتَ قَالَ اَنَا نَبِیٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَبِیٌّ قَالَ اَرْسَلَنِی اللّٰهُ فَقُلْتُ وَ بِاَیِّ شَیْءٍ اَرْسَلَكَ قَالَ اَرْسَلَنِیْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَ كَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهٖ شَیْءٌ قُلْتُ لَهُ فَمَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا قَالَ حُرٌّ وَّ عَبْدٌ قَالَ وَ مَعَهُ يَوْمَئِذٍ اَبُوْبَكْرٍ وَ بِلَالٌ مِمَّنْ اٰمَنَ بِهٖ فَقُلْتُ اِنِّیْ مُتَّبِعُكَ قَالَ اِنَّكَ لَا

باب: عمرو بن عبسہ کے اسلام لانے کا بیان

(۱۹۳۰) حضرت عمرو بن عبسہؓ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں مَیں خیال کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں مبتلا ہیں اور وہ کسی راستے پر نہیں ہیں اور وہ سب لوگ بتوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ میں نے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ مکہ میں بہت سی خبریں بیان کرتا ہے تو میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا (تو دیکھا) یہ تو رسول اللہؐ ہیں اور آپ چھپ کر رہ رہے ہیں کیونکہ آپ کی قوم آپ پر مسلط تھی پھر میں نے ایک طریقہ اختیار کیا جس کے مطابق میں مکہ میں آپ تک پہنچ گیا اور آپ سے میں نے عرض کیا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نبی ہوں۔ میں نے عرض کیا: نبی کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے (اپنا پیغام دے کر) بھیجا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کو کس چیز کا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ صلہ رحمی کرنا اور بتوں کو توڑنا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا۔ میں نے عرض کیا کہ اس مسئلہ میں آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک آزاد اور ایک غلام۔ راوی نے کہا کہ اس وقت آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے جو آپ پر ایمان لے آئے

تَسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ یَوْمَكَ هٰذَا اَلَا تَرٰی حَالِیْ وَ حَالَ
النَّاسِ وَلٰكِنِ ارْجِعْ اِلٰی اَهْلِكَ فَاِذَا سَمِعْتَ بِیْ قَدْ
ظَهَرْتُ فَاْتِنِیْ قَالَ فَذَهَبْتُ اِلٰی اَهْلِیْ وَقَدِمَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ الْمَدِیْنَةَ وَ كُنْتُ فِیْ اَهْلِیْ فَجَعَلْتُ اَتَخَبَّرُ
الْاَخْبَارَ وَاَسْاَلُ النَّاسَ حِیْنَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ حَتّٰی قَدِمَ
عَلَیَّ نَفَرٌ مِنْ اَهْلِ یَثْرِبَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ فَقُلْتُ مَا
فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَقَالُوا النَّاسُ اِلَیْهِ
سِرَاعٌ وَ قَدْ اَرَادَ قَوْمُهٗ قَتْلَهٗ فَلَمْ یَسْتَطِیْعُوْا ذٰلِكَ
فَقَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَتَعْرِفُنِیْ قَالَ نَعَمْ اَنْتَ الَّذِیْ لَقِیْتَنِیْ بِمَكَّةَ قَالَ فَقُلْتُ
بَلٰی فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ
وَاَجْهَلُهٗ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ
ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰی
تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِیْنَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَ
حِیْنَئِذٍ یَسْجُدُلَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ
مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰی یَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ
اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِیْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا
اَقْبَلَ الْفَیْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ
حَتّٰی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی
تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَ
حِیْنَئِذٍ یَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ
فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِی عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ یُقَرِّبُ
وُضُوْءَهٗ فَیَتَمَضْمَضُ وَیَسْتَنْشِقُ فَیَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ
خَطَایَا وَجْهِهٖ وَ فِیْهِ وَ خَیَاشِیْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ
كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ
لِحْیَتِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ یَغْسِلُ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ اِلَّا
خَرَّتْ خَطَایَا یَدَیْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ یَمْسَحُ

تھے۔ میں نے عرض کیا کہ میں بھی آپ کی پیروی کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت تم اس کی طاقت نہیں رکھتے کیا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے؟ اس وقت تم اپنے گھر جاؤ۔ پھر جب سنو کہ میں ظاہر (غالب) ہو گیا ہوں تو پھر میرے پاس آنا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور رسول اللہؐ مدینہ منورہ میں آ گئے تو میں اپنے گھر والوں میں ہی تھا اور لوگوں سے خبریں لیتا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا یہاں تک کہ مدینہ منورہ والوں سے میری طرف کچھ آدمی آئے تو میں نے اُن سے کہا کہ اس طرح کے جو آدمی مدینہ منورہ میں آئے ہیں وہ کیسے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ لوگ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں (اسلام قبول کر رہے ہیں) ان کی قوم کے لوگ انہیں قتل کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے تو میں مدینہ منورہ میں آیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! تم تو وہی ہو جس نے مجھ سے مکہ میں ملاقات کی تھی۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ نے آپ کو جو کچھ سکھایا ہے مجھے اُس کی خبر دیجئے اور میں اس سے جاہل ہوں۔ مجھے نماز کے بارے میں بھی خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: صبح کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رُکے رہو یہاں تک کہ سورج نکل آئے اور نکل کر بلند ہو جائے کیونکہ جب سورج نکلتا ہے تو شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھو کیونکہ اس وقت کی نماز کی گواہی فرشتے دیں گے اور حاضر ہوں گے یہاں تک کہ سایہ نیزے کے برابر ہو جائے۔ پھر نماز سے رُکے رہو کیونکہ اس وقت جہنم جھونکی جاتی ہے پھر جب سایہ آ جائے تو نماز پڑھو کیونکہ اس وقت کی نماز کی فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر کیے جائیں گے یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو پھر سورج کے غروب ہونے تک نماز سے رُکے رہو کیونکہ یہ شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس

رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَ مَجَّدَهٗ بِالَّذِىْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَ فَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَبَا اُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ اُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فِىْ مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطٰى هٰذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرٌو يَا اَبَا اُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّىْ وَرَقَّ عَظْمِىْ وَاقْتَرَبَ اَجَلِىْ وَمَا بِىْ حَاجَةٌ اَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا عَلٰى رَسُوْلِهٖ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهٖ اَبَدًا وَلٰكِنِّىْ سَمِعْتُهٗ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

وقت کافرلوگ اسے سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے پھر عرض کیا: وضو کے بارے میں بھی کچھ بتائیے؟ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی بھی ایسا نہیں جو وضو کے پانی سے کلی کرے اور پانی ناک میں ڈالے اور ناک صاف کرے مگر یہ کہ اس کے مُنہ اور نتھنوں کے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب وہ مُنہ دھوتا ہے جس طرح اللہ نے اسے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کی ڈاڑھی کے کناروں کے ساتھ لگ کر پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو دونوں پاؤں کے گناہ اُنگلیوں کے پوروں کی طرف سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور اللہ کی حمد وثناء اور اس کی بزرگی اس کے شایانِ شان بیان کرے اور اپنے دِل کو خالص اللہ کے لیے فارغ کر لے تو وہ آدمی اپنے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو جاتا ہے جس طرح کہ آج ہی اس کی ماں نے اُسے جنا ہے۔ چنانچہ عمرو بن عبسہ نے اس حدیث کو رسول اللہؐ کے صحابی حضرت ابوامامہؓ سے بیان کیا تو حضرت ابوامامہؓ نے فرمایا کہ اے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ دیکھو! (غور کرو!) کیا کہہ رہے ہو ایک ہی جگہ میں آدمی کو اتنا ثواب مل سکتا ہے؟ تو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے ابوامامہ! میں بڑی عمر والا (بوڑھا) ہو گیا ہوں اور میری ہڈیاں نرم ہو گئی ہیں اور میری موت (بظاہر) قریب آ گئی ہے تو اب مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں۔ اگر میں اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہاں تک کہ سات مرتبہ بھی سنتا تو میں کبھی بھی اس حدیث کو بیان نہ کرتا لیکن میں نے تو اس حدیث کو (اس تعداد) سے بھی بہت زیادہ مرتبہ سنا ہے۔

۳۲۶: باب لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا

باب: اِس بات کے بیان میں کہ تم اپنی نمازوں کو سورج کے طلوع ہونے تک اور سورج کے غروب ہونے کے وقت تک نہ پڑھو

(۱۹۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُتَحَرّٰى طُلُوْعُ الشَّمْسِ وَ غُرُوْبُهَا۔

(۱۹۳۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہم ہو گیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے طلوع اور سورج کے غروب ہونے کے وقت میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۹۳۲)وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَدَعْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَتُصَلُّوْا عِنْدَ ذٰلِكَ۔

(۱۹۳۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرو (بلکہ نماز کو اُس کے وقت مقررہ میں ہی پڑھو)۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث میں طلوعِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن خود آپ ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعت نفل کبھی نہیں چھوڑیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر کے بعد دو رکعت پڑھنا یہ صرف اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خصوصیت تھی اور کسی کے لیے یہ جائز نہیں جیسا کہ اگلے باب کی احادیث میں اس کی وضاحت آ رہی ہے۔

۳۲۷: باب مَعْرِفَةُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيْهَا النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: ان دو رکعتوں کے بیان میں کہ جن کو نبی ﷺ عصر کی نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے

(۱۹۳۳)حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَ سَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ قُلْ اِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّيْنَهَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ كُنْتُ اَصْرِفُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا النَّاسَ عَنْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَ بَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَمِعْتُ

(۱۹۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبدالرحمن بن ازھر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے مجھے نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا اور انہوں نے کہا کہ ہم سب کی طرف سے اُن کو سلام کہنا اور نمازِ عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں اُن سے پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ آپ ان کو پڑھتی ہیں اور ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپ اس سے منع فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر اس نماز سے منع کرتا تھا۔ کریب نے کہا کہ میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ جنہوں نے مجھے بھیجا۔ ان کا پیغام بھی اُن تک پہنچا دیا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تو اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ تو میں واپس ان کی طرف گیا اور انہیں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے فرمان کی خبر دی تو انہوں نے مجھے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹا دیا وہی پیغام دے کر جو پیغام دے کر حضرت عائشہ صدیقہؓ کی طرف بھیجا تھا تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا اَمَّا حِيْنَ صَلَّاهُمَا فَاِنَّهٗ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَ عِنْدِیْ نِسْوَةٌ مِنْ بَنِیْ حَرَامٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِیْ بِجَنْبِهٖ فَقُوْلِیْ لَهٗ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَسْمَعُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَ اَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِیْ عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ اَبِیْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ اَنَّهٗ اَتَانِیْ اُنَاسٌ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِیْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے پھر میں نے آپ کو یہی دو رکعتیں پڑھتے ہوئے بھی دیکھا جس وقت آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے پھر آپ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کے قبیلہ بنی حرام کی چند عورتیں تھیں۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں تو میں نے ایک باندی کو آپ کی طرف بھیجا۔ میں نے اس سے کہا کہ تو آپ کے پہلو میں کھڑی رہنا پھر آپ سے عرض کرنا: اے اللہ کے رسول! اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آپ سے ان دو رکعتوں کے بارے میں منع کرتے ہوئے سنا ہے اور پھر آپ کو پڑھتے ہوئے بھی دیکھا ہے پھر اگر ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے کھڑی رہنا۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس باندی نے ایسے ہی کیا۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہوگئی پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابواُمیہ کی بیٹی! تو نے عصر کی نماز کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بنی عبدالقیس کے کچھ لوگ ان کی قوم میں سے اسلام قبول کرنے کے لیے آئے ہوئے تھے جس میں مشغولیت کی وجہ سے ظہر کی نماز کے بعد کی دو رکعتیں رہ گئی تھیں' اُن کو میں نے پڑھا ہے۔

(۱۹۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ اَبِیْ حَرْمَلَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّهٗ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَثْبَتَهُمَا وَ كَانَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَثْبَتَهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِیْ دَاوَمَ عَلَيْهَا۔

(۱۹۳۴) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اُن دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں کو عصر کی نماز سے پہلے پڑھا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کسی کام میں مشغول ہوگئے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھنا بھول گئے تو آپ نے ان دو رکعتوں کو عصر کی نماز کے بعد پڑھا پھر آپ اسے پڑھتے رہے اور آپ جو نماز بھی پڑھتے تھے اس پر دوام فرماتے۔ (ہمیشہ پڑھتے)

(۱۹۳۵) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۱۹۳۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔

ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِیْ قَطُّ۔

(۱۹۳۶)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَيْتِیْ قَطُّ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

(۱۹۳۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں دو نمازیں کبھی نہیں چھوڑیں نہ باطناً نہ ظاہراً۔ فجر سے پہلے کی دو رکعتیں اور عصر کے بعد کی دو رکعتیں۔

(۱۹۳۷)وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰی مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَ مَسْرُوْقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلٰی عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِیْ كَانَ يَكُوْنُ عِنْدِیْ اِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَيْتِیْ تَعْنِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَالْعَصْرِ۔

(۱۹۳۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس دن بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری میرے گھر میں ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز پڑھتے یعنی عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں۔

۳۲۸: باب اِسْتِحْبَابُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

باب: نمازِ مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھنے کے استحباب کے بیان میں

(۱۹۳۸)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْاَيْدِیْ عَلٰی صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّیْ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَانَا۔

(۱۹۳۸) حضرت مختار بن فلفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد کے نفلوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنے والوں پر ہاتھ مارتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کے غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے تو میں نے اُن سے عرض کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان دو رکعتوں کو پڑھتے ہوئے دیکھتے لیکن نہ ہمیں اس کا حکم فرماتے اور نہ ہمیں ان سے منع فرماتے تھے۔

(۱۹۳۹)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

(۱۹۳۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں جب مؤذن نمازِ مغرب کی اذان دیتا تھا تو ہم لوگ ستونوں کی آڑ میں دو رکعات (قبل از جماعت) پڑھا کرتے

ابْتَدَرُوْا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مِنْ يُّصَلِّيْهِمَا۔

تھے۔ مسجد میں کوئی نیا آدمی آتا تو بہت سی تعداد میں (مغرب سے قبل دو رکعت) نماز پڑھنے والوں سے یہ خیال کرتا کہ نماز ہوگئی ہے۔

خلاصۃ الباب: نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتیں نفل پڑھنا حضرات خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم اور اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسی طرح اکثر فقہاءِ کرام رحمہم اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سنت نہیں ہیں۔ (کما قال النووی ج ۱)

۳۲۹: باب بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ

باب: ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز کے بیان میں

(۱۹۴۰) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَ وَكِيْعٌ عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ۔

(۱۹۴۰) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز ہے۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا: تیسری مرتبہ میں فرمایا کہ جو جس کا دل چاہے پڑھے لے۔ (سوائے سنت مؤکدہ کے)۔

(۱۹۴۱) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ لِمَنْ شَاءَ۔

(۱۹۴۱) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل فرمایا لیکن اس میں ہے کہ چوتھی مرتبہ میں آپ نے فرمایا: جو جس کا دل چاہے پڑھ لے (سوائے سنت مؤکدہ کے)۔

۳۳۰: باب صَلٰوةُ الْخَوْفِ!

باب: خوف کی نماز کے بیان میں

(۱۹۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ وَ جَآءَ اُولٰئِكَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ثُمَّ قَضٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً۔

(۱۹۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوف کے وقت) دو جماعتوں میں سے ایک کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دوسری جماعت دشمن کے سامنے تھی۔ پھر یہ جماعت (ایک رکعت پڑھنے کے بعد) دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہونے والوں کی جگہ جا کر کھڑی ہوگئی اور وہ جماعت آئی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیر دیا پھر (دونوں جماعتوں) کے سب لوگوں نے ایک رکعت پڑھی۔

(۱۹۴۳) وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَوْفِ وَ

(۱۹۴۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز اسی طریقے سے پڑھی ہے۔

يَقُوْلُ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى۔

(۱۹۴۴)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِىْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَقَامَتْ طَآئِفَةٌ مَعَهٗ وَ طَآئِفَةٌ بِاِزَآءِ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا وَجَآءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّآئِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاِذَا كَانَ خَوْفٌ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا اَوْ قَآئِمًا تُوْمِئُ اِيْمَآءً۔

(۱۹۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دنوں میں خوف کی نماز اس طرح سے پڑھی کہ ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت دُشمن کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر وہ چلے گئے اور دوسری جماعت آ گئی ان کو آپ نے ایک رکعت پڑھائی۔ پھر دونوں جماعتوں نے اپنی ایک ایک رکعت پوری کی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب خوف حد سے بڑھ جائے تو سواری پر یا کھڑے کھڑے اشارے سے نماز پڑھے۔

(۱۹۴۵)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَ رَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَ رَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِىْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِىْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِىُّ ﷺ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِىْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ وَقَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَ رَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِىْ يَلِيْهِ الَّذِىْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَ قَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِىْ نُحُوْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِىُّ ﷺ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِىْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ

(۱۹۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خوف کی نماز پڑھتے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ہم نے دو صفیں بنائیں ایک صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور دُشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر رکوع سے اُٹھایا اور ہم سب نے بھی اُٹھایا پھر آپ سجدہ میں چلے گئے اور اس صف والے جو آپ کے قریب تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا اور یہ پہلی صف والے جا کر (دُشمن) کے سامنے کھڑے ہوگئے پھر پچھلی صف والے آگے بڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا اور ہم سب نے بھی رکوع سے سر اُٹھایا پھر آپ سجدہ میں چلے گئے تو اس صف والے جو آپ کے قریب تھے پہلی رکعت میں سب سجدہ میں گئے اور پچھلی صف والے دُشمن کے مقابلے میں کھڑے رہے پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ صف جو آپ کے قریب تھی سجدہ کر چکی تو پچھلی صف والے سجدہ میں جھکے اور انہوں نے سجدہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیرا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح آج کل کے محافظ اپنے حکمرانوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَ سَلَّمْنَا جَمِيْعًا قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هٰؤُلَآءِ بِاُمَرَائِهِمْ۔

(۱۹۴۶)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُوْ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْمًا مِّنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُوْنَا قِتَالًا شَدِيْدًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً لَاقْتَطَعْنَا هُمْ فَاَخْبَرَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَقَالُوْا اِنَّهُ سَتَاْتِيْهِمْ صَلٰوةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْاَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفَّنَا صَفَّيْنِ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَ سَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْاَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوْا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ وَ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِيْ فَقَامُوْا مَقَامَ الْاَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَبَّرْنَا وَ رَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَ سَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْاَوَّلُ وَ قَامَ الثَّانِيْ فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ ثُمَّ جَلَسُوْا جَمِيْعًا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ خَصَّ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْ قَالَ كَمَا يُصَلِّيْ اُمَرَاؤُكُمْ هٰؤُلَاءِ۔

(۱۹۴۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبیلہ جہینہ کی ایک قوم کے ساتھ جہاد کیا۔ انہوں نے ہم سے بہت سخت جنگ کی۔ جب ہم نے ظہر کی نماز پڑھی لی تو مشرکوں نے کہا کاش ہم ان (مسلمانوں) پر ایک دَم حملہ آور ہوتے تو انہیں کاٹ کر رکھ دیتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے باخبر کیا۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کیا اور فرمایا کہ مشرکوں نے کہا کہ ان کی ایک اور نماز آئے گی جو ان کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے تو جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو ہم نے دو صفیں بنا لیں اور مشرک ہمارے اور قبلہ کے درمیان میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی اور آپ نے رکوع فرمایا تو ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ فرمایا تو آپ کے ساتھ پہلی صف والوں نے سجدہ کیا پھر جب آپ اور پہلی صف والے کھڑے ہو گئے تو دوسری صف والوں نے سجدہ کیا اور پہلی صف والے پیچھے اور دوسری صف والے آگے ہو گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع فرمایا ہم نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا۔ پھر جب آپ نے سجدہ فرمایا تو پہلی صف والوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسری صف والے کھڑے رہے پھر جب آپ نے سجدہ فرمایا تو دوسری صف والوں نے سجدہ کیا پھر سب بیٹھ گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح آج کل تمہارے یہ حکمران نماز پڑھتے ہیں۔

(۱۹۴۷)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فِي الْخَوْفِ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ

(۱۹۴۷) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوف کی نماز پڑھائی۔ آپ نے اپنے پیچھے دو صفیں بنائیں تو جو صف آپ کے قریب تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک رکعت پڑھائی پھر آپ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ پچھلی صف والوں نے ایک رکعت نماز پڑھ لی پھر وہ آگے بڑھے اور اگلی صف والے پیچھے چلے گئے پھر

قَائِمًا حَتّٰى صَلَّى الَّذِيْنَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوْا وَ تَاَخَّرَ الَّذِيْنَ كَانُوْا قُدَّامَهُمْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰى صَلَّى الَّذِيْنَ تَخَلَّفُوْا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ۔

آپ نے اس صف والوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی پھر آپ بیٹھ گئے یہاں تک کہ پچھلی صف والوں نے ایک رکعت نماز پڑھ لی پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

(١٩٤٨)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ مَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَآئِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَ طَائِفَةٌ وُجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَآئِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَآءَتِ الطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔

(١٩٤٨) حضرت صالح بن خوات رضی اللہ عنہ اس سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی تھی کہ ایک جماعت نے صف بندی کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی پھر آپ نے ان لوگوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی جو آپ کے ساتھ تھے پھر وہ ٹھہرے رہے اور انہوں نے اپنی نماز پوری کی۔ پھر وہ دشمن کے مقابلہ میں چلے گئے اور دوسری جماعت آئی پھر آپ نے اس جماعت کو وہ رکعت جو باقی رہ گئی تھی پڑھائی۔ پھر آپ بیٹھے رہے اور اس جماعت والوں نے اپنی رکعت پوری کی۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

(١٩٤٩)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ اَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْمَدَ السَّيْفَ وَ عَلَّقَهٗ قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَ فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ

(١٩٤٩) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ذات الرقاع پہنچ گئے تو جب ہم ایک سایہ دار درخت پر پہنچے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں چھوڑ دیا۔ راوی نے کہا کہ مشرکوں میں سے ایک آدمی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی تو اس آدمی نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کی اور کہنے لگا کہ کیا تم (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اس آدمی نے کہا کہ تمہیں کون مجھ سے بچائے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ مجھے تیرے ہاتھ سے بچائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس آدمی کو ڈرایا دھمکایا تو اس نے تلوار میان ڈال کر لٹکا دی (اسی دوران) نماز کے لیے اذان دی گئی۔ آپ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائی وہ جماعت پیچھے چلی گئی پھر آپ نے دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوگئیں اور جماعت کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ وَ لِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ۔

(۱۹۵۰)وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ اَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَ صَلّٰى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ۔

(۱۹۵۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہوں میں سے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعات پڑھیں اور ہر گروہ نے دو دو رکعات پڑھیں۔

کتاب الجمعة

(۱۹۵۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا اَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

(۱۹۵۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے تو اُسے چاہیے کہ غسل کرے۔

(۱۹۵۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَآءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

(۱۹۵۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہونے کی حالت میں فرمایا کہ جو آدمی تم میں سے جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے تو اُسے چاہیے کہ غسل کر لے۔

(۱۹۵۳)وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۹۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی ہے۔

(۱۹۵۴)وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۹۵۴) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

(۱۹۵۵)وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلٰى اَهْلِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ النِّدَآءَ فَلَمْ اَزِدْ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ قَالَ عُمَرُ وَ الْوُضُوْءَ اَيْضًا وَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ۔

(۱۹۵۵) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی (صحابی رضی اللہ عنہ) آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پکار کر فرمایا کہ یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ میں آج مصروف ہو گیا تھا۔ میں اپنے گھر کی طرف نہیں لوٹ کر آیا تھا کہ میں نے آواز سنی پھر میں نے صرف وضو کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے صرف وضو ہی کیا حالانکہ تو جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں غسل کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

(۱۹۵۶)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ

(۱۹۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت

كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ بِهٖ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَاَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَآءِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا زِدْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَآءَ اَنْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ اَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءَ اَيْضًا اَلَمْ تَسْمَعُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جواذان کے بعد دیر سے آتے ہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! میں نے جس وقت اذان سنی تو صرف وضو کیا اور کچھ نہیں کیا پھر میں آ گیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو ہی؟ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی جمعہ کے لیے آئے تو اُسے چاہیے کہ غسل کرے۔

۳۳۱: باب وُجُوْبُ غُسْلِ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ بَالِغٍ مِّنَ الرِّجَالِ وَبَيَانِ مَا اُمِرُوْا بِهٖ

باب: ہر بالغ آدمی پر جمعہ کے دن غسل کرنے کے وجوب کے بیان میں

(۱۹۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

(۱۹۵۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر احتلام والے (یعنی کے بالغ شخص) پر ضروری ہے۔

(۱۹۵۸) حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَ مِنَ الْعَوَالِيْ فَيَاْتُوْنَ فِي الْعَبَآءِ وَ يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيْحُ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا۔

(۱۹۵۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جمعہ (پڑھنے کے لیے) لوگ اپنے گھروں اور بلندی والی جگہوں سے ایسے عبا پہنے ہوئے آتے تھے کہ اُن پر گرد وغبار پڑی ہوئی تھی اور اُن سے بدبو بھی آتی تھی۔ اُن میں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش کہ آج کے دن کے لیے تم خوب پاکی حاصل کرتے۔ (غسل کرتے)

(۱۹۵۹) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ اَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ كُفَاةٌ فَكَانُوْا يَكُوْنُ لَهُمْ تَفَلٌ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

(۱۹۵۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ خود کام کرنے والے تھے اور ان کے پاس کوئی ملازم وغیرہ نہیں تھے تو اُن سے (کام وغیرہ کرنے کی وجہ سے) بدبو آنے لگی تو اُن سے کہا گیا کہ کاش تم لوگ جمعہ کے دن غسل کر لیتے۔

۳۳۲: باب الطِّيْبُ وَالسِّوَاكُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کے بیان میں

(۱۹۶۰) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ هِلَالٍ وَ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَ سِوَاكٌ وَ يَمَسُّ مِنَ الطِّيْبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَ قَالَ فِي الطِّيْبِ وَلَوْ مِنْ طِيْبِ الْمَرْاَةِ۔

(۱۹۶۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر احتلام والے (بالغ) پر غسل کرنا اور مسواک کرنا اور طاقت کے مطابق خوشبو لگانا ضروری ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ چاہے وہ خوشبو عورت کی خوشبو سے ہو۔

(۱۹۶۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ طَاوٗسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَ يَمَسُّ طِيْبًا اَوْ دُهْنًا اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ قَالَ لَا اَعْلَمُهٗ۔

(۱۹۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذکر کیا۔ طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ وہ خوشبو لگائے یا تیل لگائے اگر اس کے گھر والوں کے پاس ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ (یہ بات) میرے علم میں نہیں۔

(۱۹۶۲) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۱۹۶۲) اس سند کے ساتھ ابن جریج سے یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۱۹۶۳) وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حَقٌّ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ۔

(۱۹۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ سات دنوں میں سے ایک دن غسل کرے اور اپنا سر اور جسم دھوئے۔

(۱۹۶۴) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ

(۱۹۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی جمعہ کے دن غسل جنابت کرے پھر وہ (مسجد) میں جائے تو وہ اس طرح ہے گویا کہ اُس نے ایک اونٹ قربان کیا اور آدمی دوسری ساعت میں جائے تو گویا اُس نے ایک گائے

فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِى السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

قربان کی اور جو آدمی تیسری ساعت میں گیا تو گویا کہ اُس نے ایک دُنبہ قربان کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا کہ اُس نے ایک مرغی قربان کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو گویا کہ اُس نے انڈہ قربان کر کے اللہ کا قرب حاصل کیا پھر جب امام نکلے (منبر کی طرف خطبہ کے لیے) تو فرشتے بھی ذکر (خطبہ) سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔

۳۳۳: باب فِى الْاِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِى الْخُطْبَةِ

باب: جمعہ کے خطبہ میں خاموش رہنے کے بیان میں

(۱۹۶۵) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

(۱۹۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران اپنے ساتھی (کسی دوسرے نمازی) سے کہے کہ خاموش ہو جا تو تو نے لغو کام کیا۔

(۱۹۶۶) وَحَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ وَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ۔

(۱۹۶۶) ان ساری اسناد کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

(۱۹۶۷) وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ شِهَابٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ۔

(۱۹۶۷) ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے ان ساری سندوں کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے۔

(۱۹۶۸) وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغِيْتَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ هِىَ لُغَةُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ اِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

(۱۹۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب تو نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران اپنے ساتھی کو کہا کہ: تو خاموش ہو جا۔ تو تو نے لغو کام کیا۔

۳۳۴: باب فِى السَّاعَةِ الَّتِىْ فِىْ يَوْمِ

باب: جمعہ کے دن اُس گھڑی کے بیان میں (کہ

الْجُمُعَةِ — جس میں دُعا قبول ہوتی ہے)

(۱۹۶۹)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّىْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ زَادَ قُتَيْبَةُ فِىْ رِوَايَتِهٖ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا۔

(۱۹۶۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن ذکر فرمایا کہ اس میں ایک گھڑی (لمحہ) ایسی ہوتی ہے کہ جس کو مسلمان بندہ نماز کے دوران پالے تو وہ اللہ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا اللہ اُسے عطا فرما دیں گے۔ راوی قتیبہ نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے اس کی کمی کو فرمایا۔

(۱۹۷۰)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّىْ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا۔

(۱۹۷۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے روز ایک ایسی گھڑی (ساعت) ہوتی ہے کہ جسے جو مسلمان بندہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتے ہوئے پالے وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرمائیں گے۔ راوی نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کی کمی کا ذکر اور اس کی طرف رغبت دلاتے تھے۔

(۱۹۷۱)وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۹۷۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

(۱۹۷۲)وَحَدَّثَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِىُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِى ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۹۷۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

(۱۹۷۳)وَحَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِىُّ قَالَ نَا اَبُو الرَّبِيْعُ يَعْنِى ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ فِى الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ وَهِىَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ۔

(۱۹۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ (کے دن) میں ایک گھڑی (لمحہ) ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرما دیں گے اور وہ گھڑی بہت تھوڑی دیر رہتی ہے۔

(۱۹۷۴)وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ وَهِىَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ۔

(۱۹۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل فرمایا لیکن اس میں ساعت خفیفہ (مختصر ساعت) نہیں فرمایا۔

(۱۹۷۵)وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاھِرِ وَ عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا ابْنُ وَھْبٍ عَنْ مَخْرَمَۃَ بْنِ بُکَیْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ھَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدِ الْاَیْلِیُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی قَالَا نَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَنَا مَخْرَمَۃُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ ابْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اَسَمِعْتَ اَبَاكَ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ شَاْنِ سَاعَۃِ الْجُمُعَۃِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ھِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوۃُ۔

(۱۹۷۵) حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ کیا تو نے اپنے باپ سے جمعہ کی گھڑی (لمحہ) کی شان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمسے کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا: ''ہاں''۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ وہ گھڑی (لمحہ) امام کے (منبر پر برائے خطبہ) بیٹھنے سے لے کر نماز کے پوری ہونے تک ہے۔

۳۳۵: باب فَضْلِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ

باب: جمعہ کے دن کی فضیلت کے بیان میں

(۱۹۷۶)وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَۃُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ فِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْھَا۔

(۱۹۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین دن جس میں سورج نکلتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے (یعنی جمعہ کا دن سب سے افضل دن ہے) اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن میں اُن کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن میں اُن کو جنت سے نکالا گیا۔

(۱۹۷۷)وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا الْمُغِیْرَۃُ یَعْنِی الْحِزَامِیَّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ فِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْھَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ۔

(۱۹۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین دن کہ جس میں سورج نکلتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن میں ان کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن میں اُن کو جنت سے نکالا گیا۔

۳۳۶: باب ھَدَایَۃِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ

باب: جمعہ کا دن اس امت (محمدیہ) کے لیے ہدایت ہے

(۱۹۷۸)وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَ

(۱۹۷۸) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سب سے آخر والے ہیں اور قیامت کے دن ہم سب سے پہل کرنے والے ہوں گے۔ ہر اُمت کو ہم سے پہلے کتاب دی

نَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَاَنَّ كُلَّ اُمَّةٍ اُوْتِيَتِ الْكِتٰبُ مِنْ قَبْلِنَا وَ اُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْنَا هَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ۔

گئی اور ہمیں ان کے بعد کتاب دی گئی پھر یہ دن جسے اللہ نے ہم پر فرض فرمایا ہے ہمیں اس کی ہدایت عطا فرمائی تو لوگ اس دن (جمعہ) میں ہمارے تابع ہیں کہ یہودیوں کی عید جمعہ کے بعد اگلے دن (یعنی ہفتہ) اور نصاریٰ کی عید اس سے بھی اگلے دن (یعنی اتوار)

(۱۹۷۹)وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَ نَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمِثْلِهٖ۔

(۱۹۷۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہل کرنے والے ہوں گے۔

(۱۹۸۰) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ نَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَ اُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ هَدَانَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمُ لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُوْدِ وَ بَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى۔

(۱۹۸۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہل کرنے والے ہوں گے اور ہم سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟ ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد کتاب دی گئی۔ پس انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس حق کے معاملہ میں ہمیں ہدایت عطا فرمائی کہ جس میں انہوں نے اختلاف کیا۔ یہ وہی دن ہے کہ جس میں انہوں نے اختلاف کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ آپ نے جمعہ کے دن کے بارے میں فرمایا کہ یہ ہمارا دن ہے اور کل کا دن (یعنی ہفتہ) یہودیوں کا اور اس کے بعد کا دن (یعنی اتوار کا دن) نصاریٰ کا دن ہے۔

(۱۹۸۱)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَخِيْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَاَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَ اُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ فَالْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ۔

(۱۹۸۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہل کرنے والے ہوں گے۔ لیکن اُن کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد کتاب دی گئی تو یہ ان کا وہ دن ہے جو اُن پر فرض کیا گیا اور جس میں انہوں نے اختلاف کیا اللہ نے اس کے لیے ہمیں ہدایت عطا فرمائی وہ لوگ اس دن میں ہمارے تابع ہیں۔ یہودیوں کا کل کا دن (یعنی ہفتہ کا دن) ہے اور نصاریٰ کا کل کے دن کے بعد کا دن (یعنی اتوار کا دن) ہے۔

(۱۹۸۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَضَلَّ اللّٰهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمُ السَّبْتِ وَ كَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمَ الْاَحَدِ فَجَآءَ اللّٰهُ بِنَا فَهَدَانَا اللّٰهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَ كَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَفِىْ رِوَايَةِ وَاصِلٍ الْمَقْضِیُّ بَيْنَهُمْ۔

(۱۹۸۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو ہم سے پہلے تھے جمعہ کے دن کے بارے میں گمراہ کیا۔ تو یہودیوں کے لیے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن مقرر فرمایا تو اللہ تعالیٰ ہمیں لایا (یعنی پیدا کیا) اللہ نے جمعہ کے دن کے لیے ہدایت عطا فرمائی اور کر دیا جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو اور اسی طرح ان لوگوں کو قیامت کے دن ہمارے تابع فرما دیا۔ ہم دنیا والوں میں سے سب سے آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے آنے والے ہیں کہ جن کا فیصلہ ساری مخلوق سے پہلے ہوگا۔

(۱۹۸۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ رِبْعِیُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُدِيْنَا اِلَى الْجُمُعَةِ وَاَضَلَّ اللّٰهُ عَنْهَا مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ فُضَيْلٍ۔

(۱۹۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں جمعہ کے دن کی ہدایت کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے گمراہ فرمایا جو ہم سے پہلے تھے۔ باقی حدیث ابن فضیل کی حدیث کی طرح ذکر فرمائی۔

۳۳۷: باب فَضْلُ التَّهْجِيْرِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن (نمازِ جمعہ پڑھنے کیلئے) جلدی جانے والوں کی فضیلت کے بیان میں

(۱۹۸۴)وَحَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ وَ عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِیُّ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ نَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَ جَآءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ وَ مَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِىْ يُهْدِى الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِىْ يُهْدِىْ بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِىْ يُهْدِى الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِىْ يُهْدِى الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِىْ يُهْدِى الْبَيْضَةَ۔

(۱۹۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے پہلے پہلے (آنے والوں کے نام) لکھتے ہیں۔ پس جب امام (خطبہ پڑھنے کے لیے منبر پر) بیٹھتا ہے تو فرشتے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سننے کے لیے آ کر (بیٹھ جاتے ہیں) اور جلدی آنے والے کی مثال اُونٹ کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا دنبہ کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے پھر اس کے بعد آنے والا مرغی پھر اس کے بعد آنے والا انڈا قربان کرنے والے کی طرح ہے۔

(۱۹۸۵)حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۱۹۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح نقل فرمایا۔

(۱۹۸۶)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ يَكْتُبُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ مَثَّلَ الْجَزُوْرَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتّٰى صَغَّرَ اِلٰى مَثَلِ الْبَيْضَةِ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَ حَضَرُوا الذِّكْرَ۔

(۱۹۸۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد کے دروازوں میں سے ہر ایک دروازے پر ایک فرشتہ (مقرر) ہوتا ہے جو سب سے پہلے آنے والوں کے (نام) لکھتا ہے تو سب سے پہلے آنے والا اُونٹ قربان کرنے والے کی طرح ہے۔ پھر درجہ بدرجہ یہاں تک کہ انڈہ قربان کرنے والے کی طرح۔ پھر جب امام (خطبہ پڑھنے کیلئے) بیٹھتا ہے تو وہ فرشتہ اپنے صحیفے کو لپیٹ لیتا ہے اور ذکر (خطبہ) سننے کے لیے حاضر ہو جاتا ہے۔

۳۳۸:باب فَضْلُ مَنِ اسْتَمَعَ وَاَنْصِتُ فِي الْخُطْبَةِ

باب: جمعہ کا خطبہ سننے اور خاموش رہنے کی فضیلت کے بیان میں

(۱۹۸۷)وَحَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بَسْطَامٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهُ غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَ فَضْلُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

(۱۹۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی غسل کرے۔ پھر جمعہ (کی نماز) پڑھنے کے لیے آئے تو جتنی نماز (خطبہ سے پہلے) اس کے لیے مقدر تھی اُس نے پڑھی پھر وہ خاموش رہا یہاں تک کہ امام اپنے خطبہ سے فارغ ہو گیا۔ پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان کے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے اور مزید تین دنوں کے گناہ بھی معاف کر دیئے گئے۔

(۱۹۸۸)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ زِيَادَةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا۔

(۱۹۸۸) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے آئے اور خطبہ سنے اور خاموش رہے تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے درمیان کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور مزید تین دن کے بھی گناہ معاف کر دیئے گئے اور جو آدمی کنکریوں کو چھوئے (یعنی کھیلے) تو اس نے لغو کام کیا۔

۳۳۹:باب صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ حِيْنَ تَزُوْلَ

باب: جمعہ کی نماز سورج کے ڈھلنے کے وقت پڑھنے

الشَّمْسِ

کے بیان میں

(۱۹۸۹)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ فِیْ اَیِّ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ۔

(۱۹۸۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹ کر اپنے اُونٹوں کو آرام دلاتے تھے۔ راوی حسن نے کہا کہ میں نے جعفر سے پوچھا کہ کس وقت تک؟ تو انہوں نے فرمایا کہ سورج ڈھلنے تک۔

(۱۹۹۰)وَحَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَا جَمِيْعًا نَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ مَتٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّی الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّیْ ثُمَّ نَذْهَبُ اِلٰى جِمَالِنَا فَنُرِيْحُهَا زَادَ عَبْدُاللّٰهِ فِیْ حَدِيْثِهٖ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ يَعْنِی النَّوَاضِحَ۔

(۱۹۹۰) حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کب پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھ لیتے تھے پھر ہم اپنے اُونٹوں کو آرام دلانے کے لیے لے جاتے تھے۔ راوی عبداللہ نے اپنی حدیث میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ سورج کے ڈھلنے تک۔

(۱۹۹۱)وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۱۹۹۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قیلولہ (دوپہر کو آرام کرنا) اور دوپہر کا کھانا جمعہ کی نماز کے بعد کھاتے تھے۔ ابن حجر نے اتنا اضافہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں۔

(۱۹۹۲)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا اَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِیِّ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَیْءَ۔

(۱۹۹۲) حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا پھر ہم سایہ تلاش کرتے ہوئے واپس آتے تھے۔

(۱۹۹۳)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ نَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ

(۱۹۹۳) حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر ہم واپس

اللّٰہِ ﷺ الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْحِيْطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهٖ۔

ہوتے تو ہم دیواروں کا سایہ نہ پاتے جس کی وجہ سے ہم سایہ حاصل کرتے۔

۳۴۰: باب ذِكْرَ الْخُطْبَتَيْنِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَ فِيْهَا مِنَ الْجَلْسَةِ

باب: نمازِ جمعہ سے پہلے دوخطبوں کے ذکر اوران کے درمیان بیٹھنے کے بیان میں

(۱۹۹۴)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ وَ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ جَمِيْعًا عَنْ خَالِدٍ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ قَالَ كَمَا يَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ۔

(۱۹۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے۔انہوں نے کہا: جیسا کہ آج تم کرتے ہو۔

(۱۹۹۵)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَ يُذَكِّرُ النَّاسَ۔

(۱۹۹۵) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے) دو خطبے ارشاد فرمایا کرتے تھے اور ان دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھا کرتے تھے۔ اُن خطبوں میں آپ قرآن پڑھا کرتے اور لوگوں کو نصیحت فرمایا کرتے تھے۔

(۱۹۹۶)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ اَنْبَاَنِيْ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَكَ اَنَّهٗ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ۔

(۱۹۹۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے پھر آپ بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے جس آدمی نے تجھے بتایا کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اُس نے جھوٹ بولا۔اللہ کی قسم! میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

۳۴۱: باب فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا﴾

باب: اور جب وہ لوگ تجارت یا تماشہ دیکھتے ہیں تو اس پر ٹوٹ پڑتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں

(۱۹۹۷)وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ

(۱۹۹۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہوئے کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ایک مرتبہ ملک شام سے اُونٹوں کا قافلہ آیا (تجارت

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یَخْطُبُ قَائِمًا یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ تْ عِیْرٌ مِنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ اِلَیْهَا حَتّٰی لَمْ یَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ الَّتِیْ فِی الْجُمُعَةِ ﴿وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَیْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَائِمًا﴾ [الجمعة:۱۱]

کا سامان وغیرہ لے کر) تو لوگ اُس کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ بارہ آدمیوں کے علاوہ کوئی بھی باقی نہ رہا۔ تو سورۃ الجمعہ میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''اور جب ان لوگوں نے تجارت یا تماشہ وغیرہ کی چیز دیکھی تو اس کی طرف چلے گئے اور آپ کو کھڑا چھوڑ گئے۔''

(۱۹۹۸) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ حُصَیْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَخْطُبُ وَلَمْ یَقُلْ قَائِمًا۔

(۱۹۹۸) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے جس میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور یہ نہیں کہا کہ: کھڑے ہو کر۔

(۱۹۹۹) وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَیْثَمِ الْوَاسِطِیُّ قَالَ نَا خَالِدٌ یَعْنِی الطَّحَّانَ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ سَالِمٍ وَ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدِمَتْ سُوَیْقَةٌ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ اِلَیْهَا وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا اَنَا فِیْهِمْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَیْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَائِمًا﴾ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ۔

(۱۹۹۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جمعہ کے دن نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ بازار میں ایک قافلہ (سامانِ تجارت) لے کر آیا۔ لوگ اُس کی طرف نکل گئے اور بارہ آدمیوں کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ میں بھی اُن میں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے (سورۂ جمعہ) کی یہ آیت نازل فرمائی: ''اور جب انہوں نے تجارت یا کھیل وغیرہ کی کوئی چیز دیکھی تو اُس کی طرف چلے گئے اور آپ کو کھڑا چھوڑ گئے۔''

(۲۰۰۰) وَحَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ اَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنَا حُصَیْنٌ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ وَ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَدِمَتْ عِیْرٌ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مَعَهٗ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِیْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ وَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ: ﴿وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَیْهَا﴾۔

(۲۰۰۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر ہمیں بیان فرما رہے تھے تو مدینہ منورہ کی طرف ایک قافلہ آیا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کی طرف بڑھے یہاں تک کہ بارہ آدمیوں کے سوا اُن میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ باقی نہ رہا۔ اُن بارہ آدمیوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''اور جب کوئی تجارت یا کھیل وغیرہ کی چیز دیکھتے ہیں تو اُس کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔'' (سورۃ الجمعہ: پ ۲۸)

(۲۰۰۱) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ

(۲۰۰۱) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن اُمّ حکیم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اس

دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَائِمًا﴾۔

خبیث کی طرف دیکھو بیٹھ کر خطبہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب انہوں نے تجارت کے قافلے یا کھیل وغیرہ کی چیز کو دیکھا تو اس کی طرف دوڑ پڑے اور آپ کو کھڑا چھوڑ گئے۔'' (سورة الجمعہ)

خُلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث اور سورۃ الجمعہ کی آیت کریمہ سے یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ جمعہ کا خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا بھی مسنون ہے۔ سنن ابوداؤد میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا کرتے تھے اس کے بعد بیٹھتے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے لہٰذا جو آدمی بھی تم سے یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو وہ آدمی جھوٹا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو ہزار نمازوں سے بھی زیادہ پڑھی ہیں۔ (سنن ابو داؤد باب فی الخطبه قائما) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دو ہزار نمازوں سے مراد دو ہزار جمعہ نہیں بلکہ پچاس جمعہ مراد ہوں گے' واللہ اعلم

۳۴۲: باب التَّغْلِيْظُ فِيْ تَرْكِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ (کی نماز) چھوڑنے کی وعید کے بیان میں

(۲۰۰۲) وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ تَوْبَةَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ وَ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِيْ اَخَاهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ ابْنُ مِيْنَاءَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ۔

(۲۰۰۲) حضرت حکم بن میناء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جمعہ (کی نماز) چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مُہر لگا دیں گے۔ پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

۳۴۳: باب تَخْفِيْفُ الصَّلٰوةِ وَالْخُطْبَةِ

باب: خطبہ جمعہ اور نمازِ جمعہ مختصر پڑھانے کے بیان میں

(۲۰۰۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّ خُطْبَتُهٗ قَصْدًا۔

(۲۰۰۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیں درمیانی ہوتی تھیں اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

(۲۰۰۴) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ

(۲۰۰۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازیں درمیانی ہوتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ

النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَ خُطْبَتُهٗ قَصْدًا وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ زَكَرِيَّاءُ عَنْ سِمَاكٍ۔

بھی درمیانہ ہوتا تھا اور ابوبکر کی روایت میں زکریا بن سماک کا ذکر ہے۔

(۲۰۰۵) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَ عَلَا صَوْتُهٗ وَ شَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ وَ يَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ يَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى وَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتٰبُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهُدٰى هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَاِلَيَّ وَ عَلَيَّ۔

(۲۰۰۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور غصہ شدید ہو جاتا (اور یوں معلوم ہوتا) گویا کہ آپ کسی ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہوں کہ وہ صبح یا شام حملہ کرنے والا ہے اور فرماتے کہ قیامت کو اور مجھے اس طرح بھیجا گیا جس طرح یہ دو اُنگلیاں اور شہادت والی اور درمیانی اُنگلی ملا کر فرماتے امابعد کہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے اور سارے کاموں میں بدترین کام نئے نئے طریقے ہیں (یعنی دین کے نام سے نئے طریقے جاری کرنا) اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں ہر مؤمن کو اس کی جان سے زیادہ عزیز ہوں۔ جو مؤمن مال چھوڑ کر مرا وہ اس کے گھر والوں کے لیے ہے اور جو مؤمن قرض یا بچے چھوڑ جائے اُس کی تربیت و پرورش اور ان کے خرچ کی ذمہ داری مجھ محمد (ﷺ) پر ہے۔

(۲۰۰۶) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَ يُثْنِيْ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهٗ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۰۰۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے فرماتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہو جاتی۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی جیسے گزر چکی۔

(۲۰۰۷) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَ يُثْنِيْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ خَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتٰبُ اللّٰهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ۔

(۲۰۰۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دیا کرتے تھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی وہ حمد و ثناء بیان فرماتے جو اس کی شایانِ شان ہے۔ پھر فرماتے کہ جس کو اللہ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کر دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ پھر آگے حدیث اسی طرح ہے جیسے گزریں۔

(۲۰۰۸)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُالْاَعْلٰى وَهُوَ اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ نَا دَاوٗدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَ كَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَ كَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَآءَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهٗ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَاِنَّ اللّٰهَ يَشْفِيْ عَلٰى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَآءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَ قَوْلَ السَّحَرَةِ وَ قَوْلَ الشُّعَرَآءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَآءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوْسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى قَوْمِكَ قَالَ وَ عَلٰى قَوْمِيْ قَالَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوْا بِقَوْمِهٖ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ اَصَبْتُمْ مِنْ هٰؤُلَآءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوْهَا فَاِنَّ هٰؤُلَآءِ قَوْمُ ضِمَادٍ۔

(۲۰۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ضماد مکہ مکرمہ میں آیا۔ اس کا تعلق قبیلہ ازد شنوءہ سے تھا اور جنّوں اور آسیب وغیرہ کے لیے جھاڑ پھونک کرتا تھا تو اس نے مکہ کے بیوقوفوں سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ محمد (العیاذ باللہ) مجنون ہیں۔ تو اُس نے کہا کہ میں اس آدمی کو دیکھتا ہوں شاید کہ اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھ سے شفا دے دے۔ اس ضماد نے آپ سے ملاقات کی اور کہا کہ اے محمد! میں جنوں وغیرہ کے لیے جھاڑ پھونک کرتا ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھ سے شفا دیتا ہے۔ تو آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ ''تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ ہم اُس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اُسی سے مدد مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دیدے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ بعد حمد وصلوٰۃ! کہنے لگے کہ اپنے ان کلمات کو دوبارہ پڑھیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو تین مرتبہ دہرایا۔ ضماد نے کہا کہ میں نے کاہنوں کا کلام سنا' جادوگروں کا کلام سنا' شاعروں کا کلام سنا لیکن آپ کے کلام کی طرح کا کلام (کبھی) نہیں سنا۔ یہ کلام تو سمندر کی بلاغت تک پہنچ گیا ہے۔ ضماد نے کہا کہ اپنا ہاتھ بڑھائیے میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں پھر اس نے بیعت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے اور تمہاری قوم کی طرف سے بھی بیعت لیتا ہوں۔ ضماد نے کہا کہ میں اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا۔ وہ لشکر اس کی قوم میں سے گزرا تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ کیا تم نے اس قوم والوں سے کچھ لیا ہے؟ تو جماعت کے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے ان سے لیا ہے۔ تو اس لشکر کے سردار نے کہا جاؤ اسے واپس کرو کیونکہ یہ ضماد کی قوم کا ہے (اور یہ لوگ ضماد کی بیعت کی وجہ سے اس میں آ گئے ہیں)

(۲۰۰۹)حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَاَوْجَزَ وَاَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا اَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَ اَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَ قِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهِ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا۔

(۲۰۰۹) حضرت ابووائل نے کہا کہ ہمارے سامنے حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا جومختصر اور نہایت بلیغ تھا۔ جب وہ منبر سے اُترے تو ہم نے عرض کیا اے ابوالیقظان! آپ نے نہایت مختصر اور نہایت بلیغ خطبہ دیا اگر میں خطبہ دیتا تو ذرا لمبا دیتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کا لمبی نماز اور خطبہ کو مختصر پڑھنا یہ اس کی سمجھداری کی علامت ہے۔ پس نماز کو لمبا کرو اور خطبہ کو مختصر کرو کیونکہ بعضے بیان جادو جیسے اثر رکھتے ہیں۔

(۲۰۱۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ غَوِىَ۔

(۲۰۱۰) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیا اور کہا کہ جو آدمی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ ہدایت یافتہ ہو جائے گا اور جو ان دونوں کی نافرمانی کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو بُرا خطیب ہے۔ تو کہہ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا۔ ابن نمیر نے کہا کہ وہ گمراہ ہو جائے گا۔

(۲۰۱۱)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَاُ عَلَى الْمِنْبَرِ ﴿وَ نَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾۔

(۲۰۱۱) حضرت صفوان بن یعلی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر پڑھتے ہوئے سنا: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ اور وہ دوزخی پکاریں گے: اے مالک! (داروغہ جہنم) تیرا پروردگار ہمارا کام تمام کردے۔ (سورۃ زخرف ۴۳:۷۷)

(۲۰۱۲)وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُخْتٍ لِعَمْرَةَ قَالَتْ اَخَذْتُ ﴿ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَاُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ۔

(۲۰۱۲) حضرت عمرۃ بنت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے (سورۃ) ﴿ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ہی جمعہ کے دن سُن کر یاد کی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس سورۃ کو) ہر جمعہ میں منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

(۲۰۱۳)وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ

(۲۰۱۳) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُخْتٍ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ اَكْبَرَ مِنْهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ۔

(۲۰۱۴)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ بِنْتٍ لِحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ ﴿ق﴾ اِلَّا مَنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّوْرُنَا وَ تَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاحِدًا۔

(۲۰۱۴) حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے (سورۃ) ﴿ق﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن کر حفظ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو خطبہ میں (یہ سجدہ) پڑھا کرتے تھے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمارا تنور اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک ہی تھا۔

(۲۰۱۵)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنُّوْرُنَا وَ تَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاحِدًا سَنَتَيْنِ اَوْ سَنَةً اَوْ بَعْضَ سَنَةٍ وَّمَا اَخَذْتُ ﴿ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ اِلَّا عَنْ لِّسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، اِذَا خَطَبَ النَّاسَ۔

(۲۰۱۵) حضرت اُمّ ہشام بن حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارا تنور اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور دو سال یا ایک سال یا سال کے کچھ حصے (چند ماہ) تک ایک ہی تھا اور میں نے (سورۃ) ﴿ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک ہی سے سن کر یاد کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (سورۃ) کو ہر جمعہ کو منبر پر جب لوگوں کو خطبہ دیتے تو پڑھا کرتے تھے۔

(۲۰۱۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ۔

(۲۰۱۶) حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو خراب کرے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے ہاتھ سے اس طرح کہنے کے علاوہ نہ فرماتے اور انہوں نے اپنی شہادت والی اُنگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

(۲۰۱۷)وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَيْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

(۲۰۱۷) حضرت حصین بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بشر بن مروان کو جمعہ کے دن اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر باقی حدیث اسی طرح ذکر فرمائی۔

خلاصة الباب: خطبہ پڑھتے وقت امام کا اپنے ہاتھوں کو اُٹھانا بدعت ہے اور ہاتھوں کا اُٹھانا کسی بھی امام کے نزدیک جائز نہیں ہے اور اسی طرح عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں جمعہ کا خطبہ پڑھنا بھی جائز نہیں، واللہ اعلم

۳۴۴: باب التَّحِيَّةُ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: خطبہ کے دوران دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کے بیان میں

(۲۰۱۸) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ۔

(۲۰۱۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو ایک آدمی آیا۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اے فلاں کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اُٹھ کھڑا ہو کر دو رکعت پڑھ۔

(۲۰۱۹) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرٍو وَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّكْعَتَيْنِ۔

(۲۰۱۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے لیکن اس میں دو رکعتوں کا ذکر نہیں ہے۔

(۲۰۲۰) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

(۲۰۲۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑا ہو اور دو رکعتیں نماز پڑھو اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ دو رکعتیں پڑھو۔

(۲۰۲۱) وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهٗ اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ لَا فَقَالَ ارْكَعْ۔

(۲۰۲۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: کیا تو نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: دو رکعت پڑھ لے۔

(۲۰۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

(۲۰۲۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے) آئے اور امام بھی (منبر کی طرف) نکل گیا ہو تو اُسے چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

(۲۰۲۳) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ

(۲۰۲۳) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ جَآءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا۔

سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ تو سلیک رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: کیا تو نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھ لو۔

(۲۰۲۴)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كِلَا هُمَا عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ اَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَ تَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا۔

(۲۰۲۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ آ کر بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے سلیک! کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھو اور اس میں اختصار کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اُسے چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھے اور ان دونوں میں اختصار کرے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین اور جمہور علماء کرام رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ جب امام جمعہ کا عربی خطبہ پڑھ رہا ہو اس دوران اگر کوئی آدمی مسجد میں آئے تو اُس کے لیے کسی قسم کی نماز پڑھنا جائز نہیں بلکہ وہ آدمی بیٹھ کر خطبہ سنے۔ یہ اس لیے ضروری ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((اذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام)) جب امام خطبہ کے لیے اُٹھے تو نہ نماز اور نہ ہی کلام جائز ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام کے خطبہ کے دوران اگر کوئی آدمی آئے تو وہ مسجد میں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ کر بیٹھے۔

۳۴۵: باب حَدِيْثِ التَّعْلِيْمِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: دورانِ خطبہ (کسی کو) دین کی تعلیم دینے کے بیان میں

(۲۰۲۵)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَآءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهٗ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ تَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهٗ

(۲۰۲۵) حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اے اللہ کے رسول! ایک مسافر آدمی ہے' وہ اپنے دین کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اُس کا دین کیا ہے؟ تو آپ نے خطبہ چھوڑ دیا اور میری طرف متوجہ ہوئے۔ پھر ایک کرسی لائی گئی۔ میرا گمان ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے۔

حَدِيْدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِیْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّ اٰخِرَهَا۔

نبیؐ اس کرسی پر بیٹھ گئے اور مجھے علوم سکھانے لگے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھلائے۔ پھر آپ آئے اور آخر تک اپنا خطبہ پورا کیا۔

۳۴۶: باب مَا يَقْرَاُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

باب: نمازِ جمعہ میں کیا پڑھے؟

(۲۰۲۶) وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَاَ بَعْدَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ قَالَ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ حِيْنَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّكَ قَرَاْتَ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ يَقْرَاُ بِهِمَا بِالْكُوْفَةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

(۲۰۲۶) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا اور وہ مکہ مکرمہ نکل گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی تو انہوں نے سورۃ الجمعہ کے بعد دوسری رکعت میں (سورہ) ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ پڑھی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے اُن سے عرض کیا کہ آپ نے دو سورتیں ملا کر پڑھی ہیں جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کوفہ میں پڑھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن یہی سورتیں پڑھتے سنا۔

(۲۰۲۷) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَا نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ كِلَا هُمَا عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِیْ رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَاَ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَ فِي الْاٰخِرَةِ ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ وَ رِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِثْلُ حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ۔

(۲۰۲۷) حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب (گورنر) مقرر کیا۔ پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ صرف اتنا فرق ہے کہ حاتم کی روایت میں ہے کہ آپ نے پہلی رکعت میں سورۃ الجمعہ اور دوسری رکعت میں (سورۃ) ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ﴾ پڑھی اور عبدالعزیز کی روایت سلیمان بن بلال کی روایت کی طرح ہے۔

(۲۰۲۸) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَ فِي الْجُمُعَةِ بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ ﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِیْ يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَاُ بِهِمَا اَيْضًا فِی الصَّلٰوتَيْنِ۔

(۲۰۲۸) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں (سورہ) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھی ہو جاتیں تو پھر بھی ان دونوں نمازوں میں بھی یہی سورتیں پڑھتے تھے۔

(۲۰۲۹)وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۲۰۲۹)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔ ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾۔

(۲۰۳۰)وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَسْاَلُهُ اَىَّ شَىْءٍ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوٰى سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَاُ: ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾۔

(۲۰۳۰)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔ حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لکھا اور اُن سے یہ پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز میں) سورۃ الجمعہ کے علاوہ اور کونسی سورۃ پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ (سورۃ) ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے تھے۔

۳۴۷: باب مَا يَقْرَاُ فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن نمازِ فجر میں کیا پڑھے؟

(۲۰۳۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ السَّجْدَةِ وَ ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾ وَاَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِىْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ۔

(۲۰۳۱)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں (سورۃ) ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ اور (سورۃ) ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾ پڑھا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھا کرتے تھے۔

(۲۰۳۲)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۲۰۳۲)حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۲۰۳۳)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَوَّلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ فِى الصَّلٰوتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا كَمَا قَالَ سُفْيَانُ۔

(۲۰۳۳)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۲۰۳۴)حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِى الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ب ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ وَ ﴿هَلْ اَتٰى﴾۔

(۲۰۳۴)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں (سورہ) ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

(۲۰۳۵)حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

(۲۰۳۵)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں پہلی رکعت میں

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَاُ فِی الصُّبْحِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِ ﴿الٓمّٓ تَنْزِیْلُ﴾ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ: ﴿هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا﴾۔

(سورة) ﴿الٓمّٓ تَنْزِیْلُ﴾ اور دوسری رکعت میں (سورة) ﴿هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا﴾ پڑھا کرتے تھے۔

۳۴۸: باب الصَّلٰوةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: نمازِ جمعہ کے بعد کیا پڑھے؟

(۲۰۳۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا۔

(۲۰۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز پڑھے تو اُسے چاہیے کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں نماز پڑھے۔

(۲۰۳۷) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّیْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا زَادَ عَمْرٌو فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ ابْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ سُهَیْلٌ فَاِنْ عَجِلَ بِكَ شَیْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَیْنِ فِی الْمَسْجِدِ وَ رَكْعَتَیْنِ اِذَا رَجَعْتَ۔

(۲۰۳۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جمعہ کی نماز پڑھ لو تو اُس کے بعد چار رکعتیں پڑھو۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں اتنا زائد کہا کہ اگر تجھے جلدی ہو تو دو رکعتیں مسجد میں پڑھو اور دو رکعتیں جب واپس (گھر) جاؤ تو پڑھو۔

(۲۰۳۸) وَحَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِیْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَا نَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ كِلَا هُمَا عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ مِنْكُمْ۔

(۲۰۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو آدمی جمعہ کی نماز کے بعد پڑھے تو اُسے چاہیے کہ چار رکعتیں پڑھے اور جریر کی حدیث میں مِنْكُمْ کا لفظ نہیں ہے۔

(۲۰۳۹) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا نَا اللَّیْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا اللَّیْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا صَلَّی الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

(۲۰۳۹) حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس لوٹتے تو اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(۲۰۴۰) وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

(۲۰۴۰) حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے کہ آپ جمعہ کی

عَنْهُمَا اَنَّهٗ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَكَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى اَظُنُّهٗ قَرَاْتُ فَيُصَلِّيْ اَوْ اَلْبَتَّةَ۔

نماز کے بعد نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ آپ واپس تشریف لاتے پھر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے۔ راوی یحییٰ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ میں نے حدیث کے یہ الفاظ (امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے) پڑھے کہ پھر ان کو ضرور پڑھے۔

(۲۰۴۱) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا عَمْرٌو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

(۲۰۴۱) حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۲۰۴۲) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ابْنِ اَبِي الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَّا نُوْصِلَ صَلٰوةً بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ۔

(۲۰۴۲) حضرت عمر بن عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں سائب بن اخت نمر کی طرف کچھ ایسی باتوں کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا جو انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے نماز میں دیکھیں۔ سائب نے کہا کہ ہاں میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقصورة میں جمعہ پڑھا ہے۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے اپنی جگہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ تم دوبارہ ایسے نہ کرنا جب جمعہ کی نماز پڑھ لو تو اس کے ساتھ کوئی نماز نہ پڑھو جب تک کہ کوئی بات نہ کر لو یا (اس جگہ) سے جب تک نکل نہ جاؤ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز کو نہ ملائیں جب تک کہ ہم درمیان میں کوئی بات نہ کر لیں یا کسی جگہ نکل نہ جائیں۔

(۲۰۴۳) وَحَدَّثَنِيْهِ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ اُخْتِ نَمِرٍ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاِمَامَ۔

(۲۰۴۳) حضرت عمر بن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں سائب بن یزید بن اخت نمر کی طرف بھیجا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔ فرق صرف یہی ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا اور اس میں امام کا ذکر نہیں۔

خلاصۃ الباب: عندالاحناف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک قول کے مطابق نماز جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھنا سنت ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چھ رکعت کا پڑھنا مسنون ہے تاکہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے اور یہی سب سے بہتر اور افضل ہے اور اس کے علاوہ اس باب کی آخری دو حدیثوں میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: جب نمازِ جمعہ پڑھ لو تو جب تک کوئی بات یا اپنی جگہ سے ہٹ نہ جاؤ اُس وقت تک کوئی نماز نہ پڑھو۔ علماء اس کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں تاکہ دو نمازوں کے مل جانے کا شبہ پیدا نہ ہو اس لیے یہ حکم فرمایا اور یہ عمل استحباب کے درجہ میں ہے وجوب کے درجہ میں نہیں ہے واللہ اعلم۔

کتاب صلوٰۃ العیدین

۳۴۹: باب کِتَابُ صَلٰوۃِ الْعِیْدَیْنِ

(۲۰۴۴) وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ صَلٰوةَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ یُصَلِّیْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ یَخْطُبُ قَالَ فَنَزَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ حِیْنَ یُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِیَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ یَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا﴾ [الممتحنة:۱۲] فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِیْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ لَمْ یُجِبْهُ غَیْرُهَا مِنْهُنَّ نَعَمْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ لَا یَدْرِیْ حِیْنَئِذٍ مَنْ هِیَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ فِدًى لَكُنَّ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَجَعَلْنَ یُلْقِیْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۲۰۴۵) وحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ قَالَ نَا اَیُّوْبُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَاٰى اَنَّهٗ لَمْ یُسْمِعِ النِّسَآءَ فَاَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَائِلٌ بِثَوْبِهٖ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِی الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّیْءَ۔

باب: نمازِ عیدین کے بیان میں

(۲۰۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں حاضر ہوا سب نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے گویا کہ میں اب ان کی طرف دیکھ رہا ہوں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اشارہ فرما کر لوگوں کو بٹھا رہے تھے پھر ان کے درمیان سے گزرتے ہوئے عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا﴾ جب اس آیت کی تلاوت سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم سب اس کا اقرار کرتی ہو ان میں سے ایک عورت کے علاوہ کسی نے جواب نہ دیا اس نے کہا جی ہاں اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور راوی نہیں جانتا کہ وہ اس وقت کون عورت تھی فرماتے پھر انہوں نے صدقہ دینا شروع کیا۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا بچھایا اور کہا لے آؤ! میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔ پس انہوں نے اپنے چھلے اور انگوٹھیاں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیں۔

(۲۰۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ بعد میں آپ نے خطبہ دیا اور خیال کیا کہ آپ نے عورتوں کو نہیں سنایا۔ پھر آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ ونصیحت کی اور ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ اور بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا بچھانے والے تھے۔ اور عورتوں میں سے کسی نے انگوٹھی' کسی نے چھلا اور کسی نے کوئی اور چیز ڈالنا شروع کیا۔

(۲۰۴۶)حَدَّثَنِیْهِ اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِیُّ قَالَ نَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ كِلَاهُمَا عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۲۰۴۶) حضرت ایوب سے اس حدیث کی سند ذکر کر دی گئی ہے۔

(۲۰۴۷)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَنَا عَطَآءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ یَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰی فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ وَاَتَی النِّسَآءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ یَتَوَكَّاُ عَلٰی یَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ یُلْقِیْنَ النِّسَآءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَآءٍ زَكٰوةَ یَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَدَقَةً یَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِیْنَئِذٍ تُلْقِی الْمَرْاَةُ فَتَخَهَا وَیُلْقِیْنَ وَیُلْقِیْنَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَحَقًّا عَلَی الْاِمَامِ الْاٰنَ یَاْتِیَ النِّسَآءَ حِیْنَ یَفْرُغُ فَیُذَكِّرَهُنَّ قَالَ اِیْ لَعَمْرِیْ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَیْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ۔

(۲۰۴۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کھڑے ہوئے اور نماز سے ابتداء کی خطبہ سے پہلے پھر لوگوں کو خطبہ دیا جب آپ فارغ ہوئے تو منبر سے اتر آئے اور عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر سہارا لگائے ہوئے ان کو نصیحت کی اور حضرت بلال اپنا کپڑا پھیلانے والے تھے عورتیں اس میں صدقہ ڈالتی تھیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے عطاء سے عرض کیا کہ عید الفطر کے دن کا صدقہ۔ فرمایا نہیں یہ اور صدقہ تھا جو وہ اس وقت دیتی تھیں ایک عورت پہلے ڈالتی تھی اور پھر مزید ڈالتی تھیں اور دوسرے راوی کہتے ہیں میں نے عطاء سے پوچھا کیا اب بھی امام کے لیے فارغ ہونے کے بعد عورتوں کو نصیحت کرنے کے لیے جانے کا حق ہے فرمایا مجھے اپنی جان کی قسم یہ ان پر حق ہے اور ان کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے۔

(۲۰۴۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ یَوْمَ الْعِیْدِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰی بِلَالٍ فَاَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَحَثَّ عَلٰی طَاعَتِهٖ وَ وَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَ هُمْ ثُمَّ مَضٰی حَتّٰی اَتَی النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّ اَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ سِطَةِ النِّسَآءِ سَفْعَآءُ الْخَدَّیْنِ فَقَالَتْ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكٰوةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِیْرَ قَالَ فَجَعَلْنَ

(۲۰۴۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کے دن نماز کے لئے حاضر ہوا۔ تو آپ نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی خطبے سے پہلے پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹیک لگائے کھڑے ہو گئے۔ اللہ پر تقویٰ کا حکم دیا اور اس کی اطاعت کی ترغیب دی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔ پھر عورتوں کے پاس جا کر ان کو وعظ و نصیحت کی اور فرمایا کہ صدقہ کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں عورتوں کے درمیان سے ایک سرخی مائل سیاہ رخساروں والی عورت نے کھڑے ہو کر عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ! فرمایا: کیونکہ تم شکوہ زیادہ کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری حضرت جابر فرماتے ہیں وہ اپنے زیوروں کو صدقہ کرنا شروع ہو

يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِيْنَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ مِنْ اَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِيْمِهِنَّ۔

گئیں حضرت بلال کے کپڑے میں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

(۲۰۴۹) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَنِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْ لَّا اَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَآءَ وَلَا شَيْءَ وَلَا نِدَآءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا اِقَامَةَ۔

(۲۰۴۹) حضرت ابن عباس و حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن اذان نہ تھی راوی کہتا ہے کہ میں نے تھوڑی دیر بعد اس بارے میں سوال کیا تو حضرت عطاء نے فرمایا کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ عید الفطر کے دن نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی۔ امام کے نکلنے کے وقت اور نہ بعد میں۔ نہ اقامت اور نہ اذان نہ اور کچھ اس دن نہ اذان اور نہ اقامت ہوتی ہے۔

(۲۰۵۰) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ اَوَّلَ مَا بُوْيِعَ لَهُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ وَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ اِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلّٰى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

(۲۰۵۰) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت ابن زبیرؓ کو جب ان کے لیے بیعت لی گئی تو پیغام بھیجا کہ عید الفطر کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی۔ پس آپ اس کے لیے اذان نہ دلوائیں۔ پس ابن زبیر نے اس کے لیے اذان نہ دلوائی۔ اور اسی طرح یہ پیغام بھی بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے وہ یہی کرتے تھے۔ پس ابن زبیر نے بھی خطبہ سے پہلے ہی نماز عید پڑھائی۔

(۲۰۵۱) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ۔

(۲۰۵۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نمازِ عیدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک یا دو مرتبہ سے زیادہ بغیر اذان اور اقامت ادا کی۔

(۲۰۵۲) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

(۲۰۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے ادا کرتے تھے۔

(۲۰۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ

(۲۰۵۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر و عید الاضحیٰ کے دن تشریف لاتے تو نماز سے ابتداء

عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰی وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَءُ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلّٰی صَلٰوتَهٗ وَسَلَّمَ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِیْ مُصَلَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ اَوْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا وَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَآءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰی كَانَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰی اَتَيْنَا الْمُصَلّٰی فَاِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰی مِنْبَرًا مِنْ طِيْنٍ وَلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِیْ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَجُرُّنِیْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهٗ نَحْوَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ اَيْنَ الْاِبْتِدَآءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِمَّا اَعْلَمُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

فرماتے۔ جب نماز ادا کر لیتے تو کھڑے ہوتے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے پس اگر آپ کو کسی لشکر کے روانہ کی ضرورت ہوتی تو ان سے اس کا ذکر فرماتے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور ضرورت ہوتی تو ان سے اس کا ذکر فرماتے اور فرماتے صدقہ کرو صدقہ کرو صدقہ کرو اور عورتیں زیادہ صدقہ کرتیں پھر آپ واپس آتے اسی طرح ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ مروان بن حکم حکمران ہوا تو راوی کہتے ہیں میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے عیدگاہ کی طرف آیا تو کثیر بن صلت نے مٹی اور اینٹوں سے منبر بنایا تو مروان نے مجھ سے ہاتھ چھڑوانا چاہا گویا کہ وہ مجھے منبر کی طرف کھینچ رہا تھا اور میں اس کو نماز کی طرف کھینچ رہا تھا۔ جب میں نے اس کی یہ کیفیت دیکھی تو میں نے کہا نماز سے ابتداء کہاں گئی؟ تو اس نے کہا اے ابوسعید جو تو جانتا ہے وہ بات اب چھوڑی جا چکی ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میری معلومات سے زیادہ نہیں پیش کر سکتے۔ میں نے تین بار یہی بات دہرائی پھر واپس آ گیا۔

۳۵۰: باب ذِكْرَ اِبَاحَةَ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِی الْعِيْدَيْنِ اِلَی الْمُصَلّٰی وَشُهُوْدُ الْخُطْبَةِ مُفَارِقَاتٍ لِلرِّجَالِ

باب: عیدین کے دن عورتوں کے عیدگاہ کی طرف نکلنے کے ذکر اور مردوں سے علیحدہ خطبہ میں حاضر ہونے کی اباحت کے بیان میں

(۲۰۵۴) وَ حَدَّثَنِی اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَنَا تَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ اَنْ نُخْرِجَ فِی الْعِيْدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتَ الْخُدُوْرِ وَاَمَرَ الْحُيَّضَ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّی الْمُسْلِمِيْنَ۔

(۲۰۵۴) حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم کنواری جوان اور پردے والیاں عیدین کی نماز کے لئے جائیں اور حائضہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی عیدگاہ سے دُور رہیں۔

(۲۰۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ اَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوْجِ فِی

(۲۰۵۵) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم کنواری اور جوان لڑکیوں کو عیدین کی نماز کے لئے جانے کا حکم دیا جاتا تھا اور حیض والی (خواتین بھی) نکلتی تھیں لیکن لوگوں سے پیچھے

الْعِيْدَيْنِ وَالْمُخَبَّأَةُ وَالْبِكْرُ قَالَتِ الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ فَلْيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ۔

رہتی تھیں اور لوگوں کے ساتھ تکبیر کہتی تھیں۔

(۲۰۵۶)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتَ الْخُدُوْرِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلٰوةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِحْدَانَا لَا يَكُوْنُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔

(۲۰۵۶) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر وعید الاضحیٰ کے دن ہمیں اور پردہ نشین اور جوان عورتوں کو نکلنے کا حکم دیا۔ بہرحال حائضہ نماز سے علیحدہ رہ کر بھلائی اور مسلمانوں کی دُعا میں حاضر ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے جس کے پاس چادر نہ ہو (تو وہ کیا کرے؟) تو آپ نے فرمایا: چاہئے کہ اس کی بہن اپنی چادر اس کو پہنا دے (یعنی پردہ کرے)۔

۳۵۱: باب تَرْكُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا فِي الْمُصَلّٰى

باب: عیدگاہ میں نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنے کے بیان میں

(۲۰۵۷)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْاَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِيْ خُرْصَهَا وَتُلْقِيْ سِخَابَهَا۔

(۲۰۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن تشریف لائے اور دو رکعتیں پڑھیں اور آپ نے نہ ان سے پہلے نماز پڑھی نہ بعد میں۔ پھر آپ عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے ان کو صدقہ کا حکم دیا تو عورتوں نے اپنی بالیاں اور ہار ڈالنے شروع کر دیئے۔

(۲۰۵۸)وَحَدَّثَنِيْهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ ح وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنْ غُنْدَرٍ كِلَاهِمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۲۰۵۸) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کر دی ہے۔

۳۵۲: باب مَا يَقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

باب: عیدین کی نماز میں قراءتِ مسنونہ کے بیان میں

(۲۰۵۹)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدِ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا كَانَ يَقْرَاُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْهِمَا بِ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾

(۲۰۵۹) حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کیا پڑھتے تھے۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ آپ ان دونوں میں ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ اور ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ پڑھتے تھے۔

وَ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾۔

(۲۰۶۰)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ نَا فُلَيْحٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ وَاقِدٍ اللَّيْثِىِّ قَالَ سَاَلَنِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَمَّا قَرَاَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ يَوْمِ الْعِيْدِ فَقُلْتُ بِ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ وَ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾۔

(۲۰۶۰) حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو میں نے کہا: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اور قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ پڑھتے تھے۔

۳۵۳: باب الرُّخْصَةُ فِى اللَّعِبِ الَّذِىْ لَا مَعْصِيَةُ فِىْ اَيَّامِ الْعِيْدِ

باب: ایامِ عید میں ایسا کھیل کھیلنے کی اجازت کے بیان میں کہ جس میں گناہ نہ ہو

(۲۰۶۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ اَبُوْبَكْرٍ وَعِنْدِىْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِى الْاَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَبِمَزْمُوْرِ الشَّيْطٰنِ فِىْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذٰلِكَ فِىْ يَوْمِ عِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا۔

(۲۰۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور میرے پاس دو انصاری لڑکیاں یوم بعاث کا واقعہ جو انصار نے نظم کیا تھا گا رہی تھیں اور وہ پیشہ ور گویں نہ تھیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں؟ اور یہ عید کا دن تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قوم کے لئے عید ہوتی ہے اور یہ ہماری خوشی کا دن ہے۔

(۲۰۶۲)وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْهِ جَارِيَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدُفٍّ۔

(۲۰۶۲) اسی حدیث کی دوسری سند نقل کی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں۔

(۲۰۶۳)وَ حَدَّثَنِىْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىُّ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِىْ اَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسَجًّى بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَابَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَقَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ

(۲۰۶۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس ایام منیٰ میں دو لڑکیاں گا رہی تھیں اور دف بجاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کو ڈھانپ رکھا تھا۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں کو جھڑکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا ہٹا کر فرمایا: اے ابوبکر! ان کو چھوڑ دے۔ یہ عید کے ایام ہیں اور فرماتی ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِىْ بِرِدَآئِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ وَاَنَا جَارِيَةٌ فَاقْدِرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ۔

چھپایا ہوا تھا اور میں حبشیوں کا کھیل دیکھ رہی تھی اور میں لڑکی تھی۔ تم اندازہ لگاؤ جو کم سن لڑکی کھیل تماشے کی طلبگار ہو وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھے گی۔

(۲۰۶۴)وَ حَدَّثَنِىْ اَبُوالطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِىْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ فِىْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَسْتُرُنِىْ بِرِدَآئِهٖ لِكَىْ اَنْظُرَ اِلٰى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِىْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِىْ اَنْصَرِفُ فَاقْدِرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ حَرِيْصَةً عَلَى اللَّهْوِ۔

(۲۰۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ میرے حجرے کے دروازہ پر کھڑے ہیں اور حبشی اپنے نیزوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کھیل رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی چادر میں چھپا لیا تاکہ میں ان کی کھیل کو دیکھوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری وجہ سے کھڑے رہے یہاں تک کہ میں خود واپس چلی گئی۔ تم اندازہ لگاؤ کہ کم سن کھیل کود پر حریص لڑکی کتنی دیر تک کھڑی رہ سکتی ہے۔

(۲۰۶۵)حَدَّثَنِىْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىُّ وَيُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَاللَّفْظُ لِهَارُوْنَ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنَا عَمْرٌو اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِىْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَآءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَانْتَهَرَنِىْ وَقَالَ مِزْمَارُ الشَّيْطٰنِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمُ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَقَامَنِىْ وَرَآءَهٗ خَدِّىْ عَلٰى خَدِّهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِىْ اَرْفِدَةَ حَتّٰى اِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِىْ۔

(۲۰۶۵) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں میدان بعاث کے اشعار گا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ پھیر لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے ان کو جھڑک دیا اور فرمایا شیطان کا باجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ تو آپ نے فرمایا چھوڑ دو۔ جب ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غافل ہوئے تو میں نے ان کو آنکھ سے اشارہ کیا تو وہ چلی گئیں اور عید کا دن تھا اور حبشی ڈھالوں اور نیزوں سے کھیل رہے تھے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا آپ نے خود ہی فرمایا تم ان کو دیکھنا چاہتی ہو۔ فرماتی ہیں جی ہاں۔ پس آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کیا اور میرا رخسار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار پر تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے بنی ارفدہ! کھیل میں مشغول رہو۔ یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافی ہے تیرے لئے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: چلی جاؤ۔

(۲۰۶۶)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ

(۲۰۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حبشی

هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَآءَ حَبَشٌ يَزْفِنُوْنَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعْتُ رَاْسِيْ عَلٰى مَنْكِبِهٖ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ حَتّٰى كُنْتُ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ اِلَيْهِمْ۔

عید کے دن مسجد میں آ کر کھیلنے لگے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا۔ میں نے اپنا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک پر رکھا اور میں نے ان کی کھیل کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ خود ہی جب ان کو دیکھنے سے میرا جی بھر گیا تو واپس آ گئی۔

(۲۰۶۷)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّآءَ بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْمَسْجِدِ۔

(۲۰۶۷) دوسری سند ذکر کی ہے۔ لیکن اس میں مسجد کا ذکر نہیں۔

(۲۰۶۸)وَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِيْ عَاصِمٍ وَّاللَّفْظُ لِعُقْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَآئِشَةُ اَنَّهَا قَالَتْ لِلَعَّابِيْنَ وَدِدْتُ اَنِّيْ اَرَاهُمْ فَقَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ اَنْظُرُ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَآءٌ فُرْسٌ اَوْ حَبَشٌ قَالَ وَ قَالَ لِي ابْنُ عَتِيْقٍ بَلْ حَبَشٌ۔

(۲۰۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کھیلنے والوں کی کھیل دیکھنے کا ارادہ کیا۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور میں دروازے پر کھڑی ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں اور کانوں کے درمیان سے ان کو مسجد میں کھیلتے ہوئے دیکھتی رہی۔ عطاء کہتے ہیں کہ وہ فارسی یا حبشی تھے۔ ابن عتیق نے مجھے بتایا کہ وہ حبشی تھے۔

(۲۰۶۹)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحِرَابِهِمْ اِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَهْوٰى اِلَى الْحَصْبَآءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ۔

(۲۰۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے نیزوں سے کھیل رہے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے۔ تو کنکریوں کی طرف جھکے تاکہ ان کے ساتھ ان کو ماریں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! ان کو چھوڑ دے۔

خلاصۃ الباب: اس کتاب کی احادیث سے طریقہ نمازِ عیدین معلوم ہوا اور عید کے دن جائز خوشی مثلاً جنگ وغیرہ کیلئے مشق کرنا اور اسکا دیکھنا جائز ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نمازِ عید خطبہ سے پہلے ادا کی جاتی ہے اور نبی کا اپنی ازواج مطہرات سے حسن خلق بھی معلوم ہوا۔ وہ اشعار جن میں اسلام کی عظمت وصحابہ کی عظمت، نبی کی شان، مسلمانوں کی شجاعت، بہادری وغیرہ کا ذکر ہو تو بغیر ساز کے سننا جائز ہیں۔ دف بجانا جائز ہے لیکن عام ساز کا بجانا، سننا وغیرہ ناجائز ہے۔ آج کل مسلمانوں میں اس طرح کی خرافات عیدین کے موقع پر خوشی کے نام پر کثرت سے بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ حضرت علیؓ کا ایک قول ہے: كُلُّ يَوْمٍ لَا يُعْصَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ فَهُوَ لَنَا عِيْدٌ مطلب یہ کہ مسلمان کا تو ہر وہ دن عید کا دن ہوتا ہے جس دن اس سے اپنے اللہ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو۔ اسلئے مسلمانوں کو چاہئے کہ اللہ اور اسکے نافرمانی سے بچیں خاص کر عیدین کے موقع پر تو ضرور گناہوں سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی کی تعلیمات کو زندہ کرتے ہوئے یہ ایام گزاریں۔ اللهم وفقنا لما تحب و ترضى۔

کتاب صلاة الاستسقاء

۳۵۴: باب كِتَابِ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: صلوٰۃ الاستسقاء کے بیان میں

(۲۰۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ الْمَازِنِيَّ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

(۲۰۷۰) حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لائے اور پانی طلب کیا اور اپنی چادر کو پلٹا جب قبلہ کی طرف رخ فرمایا۔

(۲۰۷۱) وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَاءَهٗ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

(۲۰۷۱) حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے اور پانی طلب کیا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر کو پلٹا اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۲۰۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ زَيْدِ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ وَاَنَّهٗ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ۔

(۲۰۷۲) حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لائے اور پانی طلب کیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگنے کا ارادہ کیا تو قبلہ رُخ ہوئے اور اپنی چادر کو پلٹا۔

(۲۰۷۳) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ الْمَازِنِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَمَّهٗ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِيْ فَجَعَلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

(۲۰۷۳) حضرت عباد بن تمیم مازنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا سے جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پانی مانگنے کے لئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف کی اور قبلہ رخ ہو کر اللہ سے دعا مانگنے لگے۔ اور اپنی چادر پلٹی پھر دو رکعتیں ادا کیں۔

۳۵۵: باب رَفْعُ الْيَدَيْنِ بِالدُّعَآءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ

باب: استسقاء میں دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھانے کے بیان میں

(۲۰۷۴) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ

(۲۰۷۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اَبِی بُکَیْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِی الدُّعَآءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْهِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں اپنے ہاتھ مبارک اس طرح اٹھائے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلیں دیکھی جا سکتی تھیں۔

(۲۰۷۵)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اسْتَسْقٰی فَاَشَارَ بِظَهْرِ کَفَّیْهِ اِلَی السَّمَآءِ۔

(۲۰۷۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا اور اپنی ہتھیلیوں کی پشت (یعنی الٹی طرف) سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

(۲۰۷۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ وَعَبْدُالْاَعْلٰی عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ شَیْءٍ مِنْ دُعَآئِهٖ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَآءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْهِ غَیْرَ اَنَّ عَبْدَ الْاَعْلٰی قَالَ یُرٰی بَیَاضُ اِبْطِهٖ اَوْ بَیَاضُ اِبْطَیْهِ۔

(۲۰۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو اپنی کسی دعا میں بھی سوائے استسقاء کے اتنا بلند نہ کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی ہو۔

(۲۰۷۷)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَهٗ۔

(۲۰۷۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ یہی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

۳۵۶: باب الدُّعَآءُ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ

باب: استسقاء میں دعا مانگنے کے بیان میں

(۲۰۷۸)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَیَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَقُتَیْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ یَحْیٰی اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِیْكِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ کَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَآءِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلَکَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ یُغِثْنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا

(۲۰۷۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی دارالقضاء کی طرف والے دروازے سے جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مویشی ہلاک اور راستے بند ہو گئے اللہ سے دعا مانگو کہ ہم پر بارش نازل کرے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ فرمایا: اے اللہ! ہم پر بارش برسا' اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! ہم آسمان پر کوئی گھنا یا بادل کا نام و نشان تک نہ دیکھتے تھے اور نہ ہمارے اور سلع کے درمیان کوئی گھر تھا اور نہ محلہ۔ فرماتے ہیں کہ سلع کے پیچھے سے ڈھال کی طرح ایک چھوٹا سا بادل نمودار ہوا۔ جب آسمان کے

وَاللّٰهِ مَانَرٰى فِي السَّمَآءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَآئِهٖ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَآءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكُهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوْلَنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِيْ۔

درمیان آیا تو پھیل گیا' پھر برسا۔ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ایک ہفتہ تک ہمیں سورج دکھائی نہیں دیا۔ پھر آنے والے جمعہ میں ایک آدمی اسی دروازہ سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ سے دعا مانگیں کہ ہم سے بارش کو روک لیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا' نہ کہ ہم پر۔ اے اللہ! ٹیلوں پر' بلندیوں پر' نالوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر برسا۔ فرماتے ہیں کہ آسمان صاف ہو گیا اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے نکلے۔ شریک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ یہ شخص پہلے والا ہی تھا؟ تو فرمایا: میں نہیں جانتا۔

(۲۰۷۹)وَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَاهُ وَفِيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ اِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ مِثْلِ الْجَوْبَةِ وَسَالَ وَادِيْ قَنَاةَ شَهْرًا وَّلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ اِلَّا اَخْبَرَ بِجَوْدٍ۔

(۲۰۷۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں پر ایک سال قحط پڑا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ہمارے سامنے منبر پر بیٹھے لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اموال ہلاک ہو گئے اور اہل و عیال بھوکے مر گئے۔ باقی حدیث اوپر گزر چکی ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہمارے اردگرد برسا' نہ کہ ہمارے اوپر۔ آپ اپنے ہاتھ سے جس طرف بھی اشارہ فرماتے ادھر کا بادل پھٹ جاتا۔ یہاں تک کہ میں نے مدینہ کو گول ڈھال کی طرح دیکھا اور وادی قنات ایک مہینہ تک بہتی رہی ہمارے پاس جو بھی آیا اس نے خوب بارش ہونے کی خبر دی۔

فَائِدَة: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ کرنا اور بادل کا پھٹ جانا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا نہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی سے یہ کر رہے تھے بلکہ اللہ عزوجل کا فضل تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہو رہا تھا۔ (واللہ اعلم)

(۲۰۸۰)وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ

(۲۰۸۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اَبِی بَکْرِ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَا نَا مُعْتَمِرٌ قَالَ نَا عُبَیْدُاللّٰہِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ اِلَیْہِ النَّاسُ فَصَاحُوْا وَقَالُوْا یَانَبِیَّ اللّٰہِ قَحِطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ وَهَلَکَتِ الْبَهَائِمُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْهِ مِنْ رِوَایَةِ عَبْدِ الْاَعْلٰی فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِیْنَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالَیْهَا وَمَا تَمْطِرُ بِالْمَدِیْنَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَاِنَّهَا لَفِیْ مِثْلِ الْاِکْلِیْلِ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے پکار کر عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! بارش بند کر دی گئی، درخت خشک ہو گئے اور جانور ہلاک ہو گئے۔ باقی حدیث گزر چکی اس میں یہ بھی عبدالاعلیٰ کی روایت سے ہے کہ بادل مدینہ سے پھٹ گیا اور ارد گرد برستا رہا اور مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہ برسا۔ میں نے مدینہ کی طرف دیکھا تو وہ درمیان میں گول دائرہ کی طرح معلوم ہوتا تھا۔

(۲۰۸۱)وَ حَدَّثَنَاہُ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ وَاَنَسٍ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فَاَلَّفَ اللّٰہُ بَیْنَ السَّحَابِ وَمَکَثْنَا حَتّٰی رَاَیْتُ الرَّجُلَ الشَّدِیْدَ تُهِمُّهٗ نَفْسُهٗ اَنْ یَّاْتِیَ اَهْلَهٗ۔

(۲۰۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث مروی ہے اور اضافہ یہ ہے کہ اللہ نے بادل اکٹھے کر دیئے اور ہم ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے ایک مضبوط و طاقتور آدمی کو بھی دیکھا کہ اسے بھی اپنے اہل و عیال تک پہنچنے کی فکر لاحق ہو گئی تھی۔

(۲۰۸۲)وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اُسَامَةُ اَنَّ حَفْصَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ وَزَادَ فَرَاَیْتُ السَّحَابَ یَتَمَزَّقُ کَاَنَّهُ الْمُلَاءُ حِیْنَ تُطْوٰی۔

(۲۰۸۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔ باقی حدیث گزر چکی۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے اس طرح بادل دیکھے گویا کہ ایک چادر لپیٹ دی گئی ہو۔

(۲۰۸۳)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَوْبَهٗ حَتّٰی اَصَابَهٗ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّهٗ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ۔

(۲۰۸۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش آ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا کھول دیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بارش کا پانی پہنچا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی تازہ نعمت ہے۔

۳۵۷: باب التَّعَوُّذُ عِنْدَ رُؤْیَةِ الرِّیْحِ وَالْغَیْمِ وَالْفَرْحِ بِالْمَطَرِ

باب: آندھی اور بادل کے دیکھنے کے وقت پناہ مانگنے اور بارش کے وقت خوش ہونے کے بیان میں

(۲۰۸۴)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا

(۲۰۸۴) زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آندھی

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيْحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهٖ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهٖ وَ ذَهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنِّیْ خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلٰى اُمَّتِيْ وَيَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ رَحْمَةٌ۔

اور بارش کے دن آپ کے چہرہ اقدس پر اس کے آثار معلوم ہوتے تھے۔ کبھی فکر ہوتی اور کبھی جاتی رہتی۔ جب بارش ہو جاتی تو اس سے آپ خوش ہو جاتے اور فکر چلی جاتی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ عذاب نہ ہو جو میری امت پر مسلط کیا گیا ہو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کو دیکھتے تو فرماتے کہ یہ رحمت ہے۔

(۲۰۸۵)وَ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ قَالَتْ وَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَآءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَامَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ الخ۔

[الاحقاف:۲٤]

(۲۰۸۵) زوجہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آندھی چلتی تو نبی کریم ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا ''اے اللہ میں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جو کچھ اس میں بھیجا گیا ہے اس کی بھی بہتری مانگتا ہوں اور اس کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر اور جو شر اس کے ذریعہ بھیجا گیا ہے سے پناہ مانگتا ہوں۔'' فرماتی ہیں اور جب آسمان پر گرد و چمک والا بادل ہوتا تو آپ کا رنگ تبدیل ہو جاتا۔ کبھی باہر جاتے اور کبھی اندر آتے۔ آگے آتے اور کبھی پیچھے جاتے۔ جب بارش ہو جاتی تو گھبراہٹ آپ سے دور ہو جاتی۔ فرماتی ہیں میں نے یہ حالت دیکھ کر آپ سے سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا شاید یہ ویسا ہی ہو جیسا کہ قومِ عاد نے کہا تھا۔ ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ﴾ جب انہوں نے اپنے سامنے بادل آتے دیکھے تو کہنے لگے: یہ بادل ہم پر برسنے والے ہیں۔

(۲۰۸۶)وَ حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا

(۲۰۸۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کھلکھلا کر ہنستے نہیں دیکھا کہ میں نے آپ کے حلق کا کوا دیکھ لیا ہو۔ آپ تبسم فرماتے تھے۔ فرماتی ہیں جب آپ بادل یا آندھی دیکھتے تو اس کا اثر آپ ﷺ کے چہرہ پر دیکھا جاتا تھا۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جب وہ بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں۔ اس اُمید پر کہ اس میں بارش ہوگی اور میں نے دیکھا کہ جب آپ

اَوْ رِيْحًا عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَى النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوْا رَجَآءَ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهٗ عَرَفْتُ فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤَمِّنُنِيْ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَاٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا ﴿هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾۔

بادل دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرہ پر فکر کے آثار ہوتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! مجھے اطمینان نہیں ہوتا کہ اس میں عذاب ہے یا نہیں ہے۔ تحقیق ایک کو ہوا کے ذریعہ عذاب دیا گیا اور جب اس قوم نے عذاب کو دیکھا تو کہنے لگے: ﴿هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ کہ ہم پر بارش برسنے والی ہے۔ (لیکن اصل میں عذاب تھا)

۳۵۸: باب فِي الرِّيْحِ الصَّبَا وَالدَّبُوْرِ

باب: بادِ صبا اور تیز آندھی کے بیان میں

(۲۰۸۷) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔

(۲۰۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مدد باد صبا سے کی گئی ہے۔ اور قوم عاد دبور (آندھی) سے ہلاک کی گئی۔

(۲۰۸۸) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانِ الْجُعْفِيُّ قَالَ نَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَسْعُوْدِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۰۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس کتاب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر بارشیں رک جائیں تو اس کے لئے دعا بھی مانگ سکتے ہیں اور دو رکعت نفل صلوٰۃ الاستسقاء بھی ادا کر سکتے ہیں اور یہ دونوں امر مستحب ہیں اور دونوں احادیث سے ثابت ہیں۔ آپ سے نماز پڑھنا بھی ثابت ہے اور صرف دعا مانگنا بھی۔ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر خاص طور پر استغفار کی کثرت کرنی چاہئے کیونکہ سورۂ نوح پ: ۲۹ میں فرمایا گیا کہ: ''تم استغفار کرو اس کے نتیجے میں اللہ پاک بخش بھی دیں گے اور آسمان سے موسلا دھار بارش بھی برسائیں گے اور تمہارے مال و اولاد میں برکت بھی عطا فرمائیں گے۔''

کتاب الکسوف

۳۵۹: باب صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ

باب: نمازِ گرہن کے بیان میں

(۲۰۸۹) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَكَبِّرُوْا وَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ اِنْ مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَزْنِىَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِىَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ وَفِىْ رِوَايَةِ مَالِكٍ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ۔

(۲۰۸۹) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو خوب لمبا کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا تو لمبا قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا' تو خوب لمبا کیا' لیکن پہلے رکوع سے کم۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور کھڑے ہو گئے اور خوب لمبا قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع لمبا کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور قیام کو لمبا کیا اور وہ قیام پہلے سے کم تھا۔ پھر لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم' پھر سجدہ کیا پھر نماز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے۔ تو آفتاب کھل چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ کی تعریف اور ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ یہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اللہ سے دُعا مانگو' نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ اے اُمت محمد! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اس بات میں کہ اس کا بندہ یا باندی زنا کرے۔ اے امت محمد! اللہ کی قسم اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔ خبردار رہو میں نے اللہ کے احکامات پہنچا دیئے ہیں اور مالک کی روایت میں ہے کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔

(۲۰۹۰) وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الشَّمْسَ

(۲۰۹۰) حضرت ہشام بن عروہ ؓ نے اسی سند کے ساتھ حدیث نقل کی ہے اور اضافہ یہ ہے کہ پھر آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ پھر آپ نے ہاتھ اٹھائے

وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَزَادَ اَيْضًا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ۔

اور فرمایا اے اللہ کیا میں نے احکام پہنچا دیئے ہیں۔

(۲۰۹۱)وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهٗ فَاقْتَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا لِلصَّلٰوةِ وَقَالَ اَيْضًا فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفَرِّجَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ حَتّٰى لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُرِيْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اُقْدِمُ وَقَالَ الْمُرَادِيُّ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِيْ

(۲۰۹۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن ہو گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف نکلے۔ آپ کھڑے ہوئے تکبیر کہی گئی۔ اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ رسول اللہ ﷺ نے لمبی قراءت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا۔ پھر اپنے سر کو اُٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فرمایا پھر کھڑے ہوئے اور لمبی قراءت کی اور یہ قراءت پہلی قراءت سے کم تھی۔ پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا' لمبا رکوع۔ لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا پھر سجدہ کیا لیکن ابو الطاہر نے ثُمَّ سَجَدَ ذکر نہیں کیا۔ پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کیا' یہاں تک کہ چار رکوع اور چار سجدے پورے کئے اور سورج روشن ہو گیا آپ ﷺ کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے۔ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ کی اُس کی شان کے مطابق تعریف بیان کی۔ پھر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی آیات میں سے دو آیات ہیں۔ کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے۔ جب تم ان کو اس طرح دیکھو تو نماز کی طرف جلدی کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ نماز ادا کرو یہاں تک کہ اللہ اس کو تم سے کھول دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس جگہ ہر وہ چیز دیکھی ہے' جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔ یہاں تک کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں نے جنت سے ایک گچھا لینے کا ارادہ کیا۔ جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا۔ مرادی کہتے ہیں اُقْدِمُ کی بجائے اَتَقَدَّمُ کہا ہے اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو توڑ رہا ہے۔ جب تم نے مجھے پیچھے ہٹتے دیکھا اور اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا اور یہ وہ ہے جس نے سب سے پہلے سانڈ بنا کر چھوڑے ابو طاہر کی

سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ اَبِى الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهٖ فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

حدیث فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ پر ختم ہوگئی اور اس کے بعد اس نے ذکر نہیں کی۔

(۲۰۹۲)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِىُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ الْاَوْزَاعِىُّ اَبُوْ عَمْرٍو وَغَيْرُهٗ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِىَّ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوْا وَ تَقَدَّمَ وَكَبَّرَ وَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِىْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

(۲۰۹۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہو گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنے والے کو بھیجا کہ وہ کہے: نماز کے لئے جمع ہو جاؤ۔ لوگ جمع ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، تکبیر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کو چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھایا۔

(۲۰۹۳)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِىُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ جَهَرَ فِىْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَائَتِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِىْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

(۲۰۹۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ خسوف میں قراءت بالجہر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔

(۲۰۹۴)قَالَ الزُّهْرِىُّ وَاَخْبَرَنِىْ كَثِيْرُ بْنُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِىْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

(۲۰۹۴) حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی روایت ہے کہ آپ نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔

(۲۰۹۵)وَ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِىُّ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ كَانَ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ كَسِفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ۔

(۲۰۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے دن نماز پڑھائی۔ باقی حدیث گزر چکی۔

(۲۰۹۶)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ مَنْ اُصَدِّقُ حَسِبْتُهٗ يُرِيْدُ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيْدًا يَقُوْمُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ

(۲۰۹۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہو گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ دیر تک قیام کیا۔ پھر رکوع کیا، پھر قیام کیا، پھر رکوع کیا۔ پھر قیام، پھر رکوع۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں تین رکوع اور چار سجدوں سے ادا کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اللہ اکبر فرماتے اور

ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا فَاِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفًا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ حَتّٰى يَنْجَلِيَا۔

جب سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرماتے۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے بلکہ یہ اللہ کی آیات میں سے ہیں۔ اللہ ان کی وجہ سے ڈراتا ہے جب تم گرہن کو دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے۔

(۲۰۹۷)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

(۲۰۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے کئے۔

۳۶۰:باب ذِكْرَ عَذَابُ الْقَبْرِ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ

باب: نمازِ خسوف میں عذابِ قبر کے ذکر کے بیان میں

(۲۰۹۸)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِيْ ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ عَائِشَةَ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُوْرِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَائِذًا بِاللّٰهِ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَخَرَجْتُ فِيْ نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرَي الْحُجَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَرْكَبِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مُصَلَّاهُ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ طَوِيْلًا وَ هُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ وَ قَدْ فَرَكَعَ تَجَلَّتَ

(۲۰۹۸) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آ کر کچھ مانگا۔ تو اس نے کہا اللہ تجھے عذابِ قبر سے پناہ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کیا عذابِ قبر ہوگا؟ عمرۃ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے اللہ کی پناہ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح سواری پر سوار ہوئے۔ تو سورج گرہن ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں بھی عورتوں کے ساتھ حجروں کے پیچھے سے مسجد میں آئی۔ آپ اپنی سواری سے اتر کر اپنی نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لائے۔ پس آپ کھڑے ہو گئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ نے قیام طویل کیا' پھر آپ نے رکوع کیا' پھر کھڑے ہوئے' پھر پہلے قیام سے کم لمبا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا' تو طویل لیکن پہلے رکوع سے کم۔ پھر آپ نے سر اٹھایا تو سورج گرہن نکل چکا تھا۔ آپ نے فرمایا میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے فتنہ دجال کی طرح عمرہ کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی

الشَّمْسُ فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ کَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ فَکُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بعد سنا کہ آپ عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۰۹۹)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْیَانُ جَمِیْعًا عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنٰی حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ۔

(۲۰۹۹) اسی حدیث کی رو سے دوسری سند مذکور ہے۔

۳۶۱: باب مَا عُرِضَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فِیْ صَلٰوةِ الْکُسُوْفِ مِنْ اَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب: نمازِ کسوف کے وقت جنت و دوزخ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے سامنے کیا پیش کیا گیا؟

(۲۱۰۰)وَ حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ فَاَطَالَ الْقِیَامَ حَتّٰی جَعَلُوْا یَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ فَکَانَتْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ عُرِضَ عَلَیَّ کُلُّ شَیْءٍ تُوْلَجُوْنَهٗ فَعُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ حَتّٰی لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا اَخَذْتُهٗ اَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ یَدِیْ عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَیْتُ فِیْهَا امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تُعَذَّبُ فِیْ هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَرَاَیْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ یَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ وَ اِنَّهُمْ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِیْمٍ وَاِنَّهُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُرِیْکُمُوْهُمَا فَاِذَا

(۲۱۰۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوگیا۔ سخت گرمی کے دنوں میں۔ آپ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز ادا کی تو قیام کو اتنا لمبا کیا کہ لوگ گرنا شروع ہو گئے۔ پھر لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا طویل دیر تک کھڑے رہے۔ پھر طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دو سجدے کئے۔ پھر کھڑے ہوئے تو اسی طرح کیا۔ یہ چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔ پھر فرمایا مجھ پر ہر وہ چیز پیش کی گئی جس میں تم کو داخل ہونا ہے۔ مجھ پر جنت پیش کی گئی حتی کہ اگر میں اس میں سے خوشہ لینا چاہتا تو لے سکتا تھا۔ یا فرمایا کہ میں نے اس میں سے کچھ لینا چاہا تو میرا ہاتھ قاصر رہا۔ اور مجھ پر دوزخ پیش کی گئی۔ تو میں نے اس میں دیکھا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک عورت کو ایک بلی کو باندھنے کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ جو نہ تو اس کو کھلاتی تھی اور نہ چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لے اور میں نے ابوثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتا پھرتا تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ سورج اور چاند کسی بڑے کی موت کی وجہ سے بےنور ہوتے ہیں حالانکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جن کو وہ تمہیں دکھاتا ہے۔ جب وہ بےنور ہو جائیں تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ روشن ہو

خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰی یَنْجَلِیَ۔

جائیں۔

(۲۱۰۱)وَ حَدَّثَنِیْهِ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ قَالَ نَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَ رَاَیْتُ فِی النَّارِ امْرَاَةً حِمْیَرِیَّةً سَوْدَآءَ طَوِیْلَةً وَلَمْ یَقُلْ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ۔

(۲۱۰۱)اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی گئی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے دوزخ میں ایک سیاہ فام و دراز قد حمیری عورت کو دیکھا اور بنی اسرائیل میں سے تھی، نہیں فرمایا۔

(۲۱۰۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَتَقَارَبَا فِی اللَّفْظِ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ اِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِیْمَ فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَاَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَاَ قِرَاءَةً دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰی ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَاَ قِرَاءَةً دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِیَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ اَیْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَیْسَ فِیْهَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِیْ قَبْلَهَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِیْ بَعْدَهَا وَرُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهٖ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَ تَاَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ خَلْفَهٗ حَتّٰی انْتَهَیْنَا وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَی النِّسَآءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰی قَامَ فِیْ مَقَامِهٖ فَانْصَرَفَ حِیْنَ انْصَرَفَ وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا یَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ مَا مِنْ شَیْ

(۲۱۰۲)حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جس دن ابراہیمؑ بن رسول اللہؐ کی وفات ہوئی اس دن سورج گرہن ہوا۔ تو لوگوں نے کہا کہ یہ گرہن ابراہیم کی موت کی وجہ سے ہوا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو (دو رکعت) چھ رکوعات اور چار سجدات کے ساتھ پڑھائیں۔ شروع میں تکبیر کہی۔ پھر خوب لمبی قراءت کی۔ پھر اسی طرح رکوع کیا۔ جس طرح قیام کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا تو پہلی قراءت سے کم قراءت کی۔ پھر اسی طرح رکوع کیا جس طرح قیام کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا۔ تو دوسری قراءت سے کم قراءت کی۔ پھر کھڑے ہونے کی مقدار رکوع کا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا۔ پھر سجود کے لئے جھکے تو دو سجدے کئے۔ پھر کھڑے ہوئے تو اسی طرح ایک رکعت تین رکوعات کے ساتھ ادا کی۔ اس طرح کہ اس میں ہر بعد والا رکوع اپنے سے پہلے والے رکوع سے کم ہوتا۔ اور ہر رکوع سجدہ کے برابر تھا۔ پھر آپ پیچھے ہٹے اور آپ سے پیچھے والی صفیں بھی پیچھے ہوئیں یہاں تک کہ ہم عورتوں کے قریب آ گئے۔ پھر آپ آگے بڑھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ آگے بڑھے۔ یہاں تک کہ اپنی جگہ پر جا کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوئے اور سورج کھل چکا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اور یہ لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے۔ ابوبکر نے کہا کسی بشر کی موت کی وجہ سے جب تم اس میں کوئی چیز دیکھو تو نماز پڑھو۔ یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے ہر وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میں نے اپنی اس نماز میں اسے

ءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا وَقَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ صَلٰوتِیْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِیْءَ بِالنَّارِ وَ ذٰلِکُمْ حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْ لَفْحِهَا وَ حَتّٰی رَاَیْتُ فِیْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ یَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ کَانَ یَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِیْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰی رَاَیْتُ فِیْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِیْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِیْءَ بِالْجَنَّةِ وَ ذٰلِکُمْ حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰی قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ یَدِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَیْهِ ثُمَّ بَدَالِیْ اَنْ لَا اَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَیْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ صَلٰوتِیْ هٰذِهٖ۔

دیکھا ہے۔ میرے پاس دوزخ لائی گئی۔ یہ اُس وقت تھا جب تم نے مجھے اس کی لپٹ کے خوف سے پیچھے ہوتے دیکھا' یہاں تک کہ میں نے اس میں نوکیلی لکڑی والے کو دیکھا جو اپنی انتڑیوں کو آگ میں کھینچتا تھا۔ یہ حاجیوں کے کپڑے وغیرہ آنکڑے (یعنی نیچے سے نوکیلی لکڑی) میں ڈال کر چرایا کرتا تھا۔ اگر کسی کو اطلاع ہو جاتی تو کہتا کہ وہ آنکڑے میں اُلجھ گئی ہے اور اگر اسے پتہ نہ چلتا تو وہ لے کر چلا جاتا۔ اور یہاں تک کہ اس میں میں نے ایک بلی والی کو دیکھا۔ جس نے اس کو باندھ دیا تھا اور نہ تو اس کو کھلاتی اور نہ چھوڑتی تھی کہ وہ زمین میں سے کیڑے مکوڑے کھا لے۔ یہاں تک کہ مر گئی۔ پھر میرے پاس جنت لائی گئی۔ یہ اس وقت جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے اپنا ہاتھ دراز کر کے اس کا پھل لینا چاہا تا کہ تمہیں دکھاؤں۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ ایسا نہ کروں ہر وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اس کو اپنی اس نماز میں دیکھا ہے۔

(۲۱۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِیُّ قَالَ نَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَهِیَ تُصَلِّیْ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ یُصَلُّوْنَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَقُلْتُ اٰیَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَاَطَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقِیَامَ جِدًّا حَتّٰی تَجَلَّانِیَ الْغَشْیُ فَاَخَذْتُ قِرْبَةً مِنْ مَّآءٍ اِلٰی جَنْبِیْ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰی رَاْسِیْ اَوْ عَلٰی وَجْهِیْ مِنَ الْمَآءِ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَا مِنْ شَیْءٍ لَمْ اَکُنْ رَاَیْتُهٗ اِلَّا قَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا حَتّٰی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاِنَّهٗ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ

(۲۱۰۳) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تو وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ تو میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال کہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا کیا ایک نئی نشانی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کو خوب لمبا کیا۔ یہاں تک کہ مجھے غش آنے لگا۔ تو میں نے اپنے برابر سے پانی مشک لے کر اپنے سر اور چہرے پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے۔ تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جس کو میں نے پہلے نہ دیکھا تھا مگر میں نے اس کو اپنی اسی جگہ سے کھڑے دیکھ لیا۔ یہاں تک کہ جنت و دوزخ اور میری طرف وحی کی گئی تم اپنے قبروں میں جانچے جاؤ گے۔ فتنہ دجال

الْقُبُوْرِ قَرِیْبًا اَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیُؤْتٰی اَحَدُکُمْ فَیُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ فَیَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ نَا بِالْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی فَاَجَبْنَا وَاَطَعْنَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَیُقَالُ لَهٗ نَمْ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اِنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهٖ فَنَمْ صَالِحًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَآءُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُ۔

کی طرح۔ اسماء کہتی ہیں کہ تم میں سے کسی کو کہا جائے گا کہ اُس آدمی کے بارے میں تیرا کیا علم ہے۔ تو مؤمن یا یقین والا کہے گا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ ہیں۔ ہمارے پاس کھلے معجزات اور ہدایت لے کر آئے۔ ہم نے قبول کیا اور اطاعت کی۔ تین بار وہ یہی کہے گا۔ تو اس سے کہا جائے گا۔ سو جا تحقیق ہم جانتے ہیں کہ تو ایماندار ہے۔ پس اچھا بھلا سوتا رہ۔ بہرحال منافق یا شک میں پڑنے والا کہے گا میں نہیں جانتا۔ اسماء کہتی ہیں کہ وہ کہے گا میں نہیں جانتا میں لوگوں سے کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا۔ تو میں نے بھی کہہ دیا۔

(۲۱۰۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ اَتَیْتُ عَآئِشَةَ فَاِذَا النَّاسُ قِیَامٌ وَاِذَا هِیَ تُصَلِّیْ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ عَنْ هِشَامٍ۔

(۲۱۰۴) اُوپر والی حدیث کی سند ثانی ذکر کی ہے الفاظ کا تغیر و تبدل ہے۔ لیکن مفہوم و معنی وہی ہے۔

(۲۱۰۵)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا سُفْیٰنُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ کَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلٰکِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ۔

(۲۱۰۵) حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کسوفِ شمس نہ کہو بلکہ خسوفِ شمس کہو۔

(۲۱۰۶)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ الْحَارِثِیُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ فَزِعَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْمًا قَالَتْ تَعْنِیْ یَوْمَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَخَذَ دِرْعًا حَتّٰی اُدْرِكَ بِرِدَائِهٖ فَقَامَ لِلنَّاسِ قِیَامًا طَوِیْلًا لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا اَتٰی لَمْ یَشْعُرْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَکَعَ مَا حَدَّثَ اَنَّهٗ رَکَعَ مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ۔

(۲۱۰۶) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے دن گھبراہٹ سے اپنے اوپر کسی کی چادر اوڑھ لی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر لا کر دے دی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا۔ اگر کوئی انسان آتا تو وہ یہ جان نہ سکتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا۔ جیسے طویل قیام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوع بیان کیا گیا ہے۔

(۲۱۰۷)وَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی الْاُمَوِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ قِیَامًا طَوِیْلًا یَقُوْمُ ثُمَّ یَرْکَعُ وَزَادَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ

(۲۱۰۷) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے کہ آپ نے طویل قیام کیا پھر رکوع کیا۔ میں نے دیکھا کہ بعض عورتیں مجھ سے زیادہ عمر والی اور دوسری مجھ سے زیادہ بیمار بھی ہیں۔ (مجھے بھی نماز میں ہمت

اِلَی الْمَرْاَةِ اَسَنَّ مِنِّیْ وَاِلَی الْاُخْرٰی هِیَ اَسْقَمُ مِنِّیْ۔

ان کی وجہ سے ہوئی)

(۲۱۰۸)وَ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ قَالَ نَا حَبَّانُ قَالَ نَا وُهَیْبٌ قَالَ نَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَ فَاَخْطَاَ بِدِرْعٍ حَتّٰی اُدْرِكَ بِرِدَآئِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَتْ فَقَضَیْتُ حَاجَتِیْ ثُمَّ جِئْتُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهٗ فَاَطَالَ الْقِیَامَ حَتّٰی رَاَیْتُنِیْ اُرِیْدُ اَنْ اَجْلِسَ ثُمَّ اَلْتَفِتُ اِلَی الْمَرْاَةِ الضَّعِیْفَةِ فَاَقُوْلُ هٰذِهٖ اَضْعَفُ مِنِّیْ فَاَقُوْمُ فَرَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِیَامَ حَتّٰی لَوْ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ خُیِّلَ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَمْ یَرْكَعْ۔

(۲۱۰۸) حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ گھبرا گئے کہ اپنی چادر بھول گئے۔ اس کے بعد آپ کو آپ کی چادر دی گئی میں حاجت سے فارغ ہو کر مسجد میں داخل ہوئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیام میں کھڑے دیکھا میں بھی آپ کے ساتھ کھڑی ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام خوب لمبا کیا یہاں تک کہ میں نے بیٹھنے کا ارادہ کیا تو میں ایک کمزور عورت کی طرف متوجہ ہوئی میں نے کہا یہ تو مجھ سے بھی زیادہ کمزور ہے۔ تو میں کھڑی رہی۔ آپ رکوع میں گئے تو رکوع کو خوب لمبا کیا پھر سر کو اٹھایا تو قیام کو لمبا کیا یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی دیکھتا تو وہ یہ خیال کرتا کہ آپ نے رکوع نہیں کیا۔

(۲۱۰۹)وَ حَدَّثَنِیْ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا مَا حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰی

(۲۱۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ نے بہت لمبا قیام کیا۔ سورۃ البقرہ پڑھنے کی مقدار۔ پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر اٹھے تو لمبا قیام کیا' لیکن پہلے رکوع سے کم۔ پھر سجدہ کیا پھر قیام کیا تو پہلے قیام سے کم۔ پھر رکوع کیا' تو لمبا لیکن پہلے رکوع سے کم۔ پھر سر اٹھایا تو لمبا قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم۔ پھر لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی آیات میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت یا حیات سے بے نور نہیں ہوتے جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی اسی جگہ سے کوئی چیز حاصل کی۔ پھر ہم نے آپ کو بچتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا اور میں نے اس سے خوشہ لینا چاہے۔ اگر میں اسے حاصل کر لیتا۔ تو تم بھی اس سے کھاتے دنیا کے باقی رہنے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

تک۔اور میں نے دوزخ کو دیکھا میں نے اس کو آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا تھا۔اور میں نے اس میں اکثر بسنے والی عورتیں دیکھیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا: ان کی ناشکری کی وجہ سے۔کہا گیا وہ اللہ کی ناشکری کیوں کرتی ہیں؟ فرمایا: شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں۔اگر تو ان میں سے کسی پر زندگی بھر احسان کرے پھر وہ تجھ سے کوئی ناگوار بات دیکھے تو کہتی ہے میں نے تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔

(۲۱۱۰) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا اِسْحٰقُ يَعْنِيْ بْنَ عِيْسٰى قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ۔

(۲۱۱۰) اسی حدیث کی دوسری سند مذکور ہے اس حدیث میں یہ ہے کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹے ہیں۔

۳۶۲: باب ذِكْرُ مَنْ قَالَ اَنَّهٗ رَكَعَ ثَمَانِ رَكْعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

باب: آٹھ رکوع اور چار سجدوں کی نماز کا بیان

(۲۱۱۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

(۲۱۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت آٹھ رکوع اور سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۱۱۲) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ نَا حَبِيْبٌ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْاُخْرٰى مِثْلُهَا۔

(۲۱۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ کسوف میں قرأت کی پھر رکوع کیا۔پھر قرأت کی پھر رکوع کیا، پھر قرأت کی، پھر رکوع کیا، پھر قرأت، پھر رکوع، پھر سجدہ فرماتے۔دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا فرمائی۔

۳۶۳: باب ذِكْرُ النِّدَاءِ بِصَلٰوةِ الْكُسُوْفِ (اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ)

باب: نمازِ کسوف کے لیے پکارنے کا بیان

(۲۱۱۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ خَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ نُوْدِيَ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ۔

(۲۱۱۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو لوگوں کو نماز کے لئے جمع ہونے کے لئے پکارا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع فرمائے۔ پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت میں دو رکوع فرمائے۔ پھر سورج نکال دیا گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے رکوع یا سجدے نہ کئے تھے۔

(۲۱۱۴) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيٰتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللَّهَ حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ۔

(۲۱۱۴) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اور یہ لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے۔ جب تم اس سے کوئی چیز دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دُعا مانگو یہاں تک کہ وہ تم سے دُور ہو جائے۔

(۲۱۱۵) وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَا نَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيٰتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا۔

(۲۱۱۵) حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم اس کو دیکھو تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

(۲۱۱۶) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ وَأَبُوْ أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنَا جَرِيْرٌ وَوَكِيْعٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ وَمَرْوَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَوَكِيْعٍ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

(۲۱۱۶) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں لیکن ان میں یہ ہے کہ لوگوں نے کہا: سورج گرہن ابراہیم ؓ کی موت کی وجہ سے ہوا ہے۔

(۲۱۱۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرِ الْاَشْعَرِيُّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بَرِيْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشٰی اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ حَتّٰی اَتَی الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّیْ بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ مَا رَاَيْتُهٗ يَفْعَلُهٗ فِیْ صَلٰوةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيٰتُ الَّتِیْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ وَفِیْ رِوَايَةِ بْنِ الْعَلَاءِ كَسَفَتْ وَقَالَ يُخَوِّفُ عِبَادَهٗ۔

(۲۱۱۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے کھڑے ہوئے' یہ خوف کرتے ہوئے کہ قیامت برپا ہوگئی۔ یہاں تک کہ مسجد آئے اور لمبے قیام اور رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نماز میں ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا: یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے نہیں ہوتیں۔ لیکن اللہ اس کو اپنے بندوں کو ڈرانے کے لئے بھیجتا ہے۔ جب تم اس میں سے کوئی چیز دیکھو تو اللہ کے ذکر اور اس سے دُعا اور استغفار کی طرف جلدی کرو۔

(۲۱۱۸)حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِیُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِیُّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَرْمِیْ بِاَسْهُمِیْ فِیْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی مَا يَحْدُثُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَ يُكَبِّرُ وَ يَحْمَدُ وَ يُهَلِّلُ حَتّٰی جُلِّیَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَاَ سُوْرَتَيْنِ وَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

(۲۱۱۸) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں تیر پھینک رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب سورج گرہن ہوا' تو میں نے ان کو پھینک دیا۔ اور میں نے کہا کہ دیکھوں آج سورج گرہن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا نیا عمل کرتے ہیں۔ میں آپ تک پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اُٹھائے دُعا مانگ رہے تھے اور تکبیر' تہلیل اور تحمید میں مصروف رہے یہاں تک کہ سورج گرہن سے نکل گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سورتیں اور دو رکعتیں پڑھیں۔

(۲۱۱۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنِ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ اَرْمِیْ بِاَسْهُمٍ لِیْ بِالْمَدِيْنَةِ فِیْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی مَاحَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ وَ هُوَ قَائِمٌ فِی الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ

(۲۱۱۹) صحابی رسول حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مدینہ میں تیراندازی کر رہا تھا کہ سورج گرہن ہوگیا تو میں نے تیر پھینکے اور دل میں کہا اللہ کی قسم میں سورج گرہن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل دیکھوں گا۔ فرماتے ہیں میں آپ کے پاس آیا اور آپ نماز میں کھڑے ہونے والے تھے۔ ہاتھ بلند کئے اللہ کی تسبیح' تحمید' تہلیل' تکبیر اور دُعا میں مصروف تھے۔ یہاں تک کہ سورج کھل گیا' جب سورج صاف ہوگیا تو آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں ادا کیں۔

وَ يَحْمَدُ وَ يُهَلِّلُ وَ يُكَبِّرُ وَ يَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَيْنِ وَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

(۲۱۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ رُمْحٍ قَالَ اَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَتَرَمّٰى بِاَسْهُمٍ لِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا۔

(۲۱۲۰) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ سورج گرہن ہو گیا۔ پھر باقی حدیث اوپر والی احادیث کی طرح ذکر فرمائی۔

(۲۱۲۱) وَ حَدَّثَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَةٌ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

(۲۱۲۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو۔

(۲۱۲۲) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُصْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ نَا زَائِدَةُ قَالَ نَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ۔

(۲۱۲۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس دن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوئے سورج گرہن ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے۔ جب تم ان کو دیکھو تو اللہ سے دُعا مانگو اور نماز ادا کرو یہاں تک کہ گرہن کھل جائے۔

خلاصۃ الباب: اِس کتاب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز اور ذکر' دعا' استغفار' تسبیح' تحمید' تکبیر اور تہلیل میں مشغول ہو جانا چاہئے۔ اور یہ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں اور قیامت کی علامات ہیں۔ جس کی وجہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ جب تک گرہن رہے اتنی دیر عبادت میں ہی مشغول رہنا چاہئے۔

کتاب الجنائز

۳۶۴: باب تَلْقِيْنُ الْمَوْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب: مرنے والوں کو لا الٰہ اِلاّ اللہ کی تلقین کرنے کے بیان میں

(۲۱۲۳) حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَفُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ بِشْرٍ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ نَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(۲۱۲۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرنے والوں کو لا الٰہ اِلاّ اللہ کی تلقین کیا کرو۔

(۲۱۲۴) وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِيْ الدَّرَاوَرْدِيَّ وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ جَمِيْعًا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۲۱۲۴) اس حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۲۱۲۵) وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوْا جَمِيْعًا نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(۲۱۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الٰہ اِلاّ اللہ کی تلقین کیا کرو۔

۳۶۵: باب مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

باب: مصیبت کے وقت کیا کہے؟

(۲۱۲۶) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنِ ابْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اِنِّيْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ اَرْسَلَ

(۲۱۲۶) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمان پر کوئی مصیبت آئے اور وہ اللہ کے حکم کے مطابق ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھ کر کہے: اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور میرے لئے اس کا نعم البدل عطا فرما۔ تو اللہ اس کو اس سے بہتر عطا فرماتے ہیں۔ جب ابوسلمہ فوت ہوئے تو میں نے کہا: ابوسلمہ سے افضل کون سا مسلمان ہوگا۔ پہلا گھرانہ تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت فرمائی۔ پھر میں نے اسی قول کو پختہ یقین سے دہرایا تو اللہ نے میرے لئے ابوسلمہ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو اپنے لئے پیغام نکاح دینے کے لئے بھیجا۔ تو میں نے کہا: میری ایک لڑکی ہے

اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَاطِبَ بْنَ اَبِیْ بَلْتَعَةَ یَخْطُبُنِیْ لَهٗ فَقُلْتُ اِنَّ لِیْ بِنْتًا وَّاَنَا غَیُوْرٌ فَقَالَ اَمَّا ابْنَتُهَا فَنَدْعُوْ اللّٰهَ اَنْ یُّغْنِیَهَا عَنْهَا وَاَدْعُوْ اللّٰهَ اَنْ یَّذْهَبَ بِالْغَیْرَةِ۔

اور میں غیرت مند ہوں۔تو آپ نے فرمایا: اس کی بیٹی کے لئے تو ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ اس سے بے نیاز کر دے اور ان کی شرمندگی کے لئے بھی دُعا کرتا ہوں کہ اللہ اسے ختم کر دے۔

(۲۱۲۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ کَثِیْرِ بْنِ اَفْلَحَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَفِیْنَةَ یُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِیْبُهٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِنْهَا اِلَّا اَجَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ مُصِیْبَتِهٖ وَاَخْلَفَ لَهٗ خَیْرًا مِّنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ کَمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ خَیْرًا مِّنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(۲۱۲۷) زوجہ نبی ﷺ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی مسلمان بندے کو کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ اور اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِنْهَا کہتا ہے تو اللہ اس کو اس کی مصیبت میں اجر دیتے ہیں اور اس کا نعم البدل عطا کرتے ہیں۔ جب ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق کہا تو اللہ نے میرے لئے ابوسلمہ سے بہتر (شوہر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے۔

(۲۱۲۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ یَعْنِی ابْنَ کَثِیْرٍ عَنِ ابْنِ سَفِیْنَةَ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ وَزَادَ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ مَنْ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ عَزَمَ اللّٰهُ لِیْ فَقُلْتُهَا قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

(۲۱۲۸) اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ویسی ہی حدیث سنی۔ اس میں فرمایا: جب ابوسلمہ فوت ہو گئے تو میں نے کہا: صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کون ہوگا۔ پھر اللہ نے میرے لئے عزم عطا فرمایا تو میں نے اس دُعا کو پڑھ لیا۔ فرماتی ہیں پھر میرا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گیا۔

۳۶۶: باب مَا یُقَالُ عِنْدَ الْمَرِیْضِ وَالْمَیِّتِ؟

باب: مریض اور میّت والوں کے پاس کیا کہا جائے؟

(۲۱۲۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا

(۲۱۲۹) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو۔ کیونکہ فرشتے تمہاری بات پر آمین کہیں گے۔ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا

تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِّيْ مِنْهُ مُحَمَّدًا ﷺ۔

رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً ”اے اللہ! مجھے اور اس کو معاف فرما دے اور مجھے اس سے اچھا بدلہ عطا فرما“ کہہ۔ میں نے کہا‘ تو اللہ نے مجھے اس سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما دیئے۔

۳۶۷: باب فِيْ اِغْمَاضِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءَ لَهٗ اِذَا حُضِرَ

باب: میّت کی آنکھوں کو بند کرنے اور اس کیلئے دُعا کرنے کے بیان میں

(۲۱۳۰) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

(۲۱۳۰) حضرت اُمّ سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسلمہ کے پاس (بعد المرگ) تشریف لائے تو ابوسلمہ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ آپ نے ان کو بند کر دیا۔ پھر فرمایا: جب روح قبض کی جاتی ہے تو نگاہ بھی اس کے پیچھے جاتی ہے۔ ان کے گھر کے لوگوں نے رونا شروع کر دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آپ پر خیر ہی کی دُعا کیا کرو۔ بے شک فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں۔ پھر فرمایا اے اللہ ابوسلمہ کو معاف فرما اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور باقی لوگوں میں سے اس کا جانشین مقرر فرما۔ یا ربّ العالمین ہمیں اور اس کو بخش دے اور اس کی قبر میں اس کے لئے کشادگی فرما اور اس میں اس کے لئے روشنی فرما۔

(۲۱۳۱) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ نَا الْمُثَنّٰى بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاخْلُفْهُ فِيْ تَرِكَتِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَلَمْ يَقُلْ اِفْسَحْ وَزَادَ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ وَدَعْوَةٌ اُخْرٰى سَابِعَةٌ نَسِيْتُهَا۔

(۲۱۳۱) اسی حدیث کی دوسری سند مذکور ہے اس میں ہے: اے اللہ! جو بچے یہ چھوڑ کر جا رہے ہیں ان میں ان کا جانشین مقرر فرما اور فرمایا: اے اللہ اس کے لئے اس کی قبر میں وسعت فرما۔ اِفْسَحْ نہیں فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں چیز کی بھی دُعا کی جو میں بھول گیا۔

۳۶۸: باب فِيْ شُخُوْصِ بَصَرِ الْمَيِّتِ يَتَّبِعُ نَفْسَهٗ

باب: رُوح کا پیچھا کرتے ہوئے میّت کی آنکھوں کا کھلا رہنے کا بیان

(۲۱۳۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ يَعْقُوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَمْ تَرَوُا الْاِنْسَانَ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهٗ نَفْسَهٗ۔

(۲۱۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: وجہ یہ ہے کہ اس کی نگاہ جان کے پیچھے جاتی ہے۔

(۲۱۳۳)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۲۱۳۳) حضرت علاء سے دوسری سند مذکور ہے۔

۳۶۹: باب الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میّت پر رونے کے بیان میں

(۲۱۳۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَبْكِيَنَّهٗ بُكَآءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّاْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الصَّعِيْدِ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ اَبْكِ۔

(۲۱۳۴) حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب ابو سلمہ فوت ہو گئے۔ تو میں نے کہا مسافر تھا اور مسافر زمین میں مر گیا ہے۔ میں اس کے لئے ایسا رووں گی کہ اس کے بارے میں باتیں کی جائیں گی۔ چنانچہ میں نے اس پر رونے کی تیاری کر لی۔ مدینہ کے اُوپر کے ایک محلہ سے ایک عورت میری مدد کے لئے بھی آ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ملاقات ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو جس گھر سے اللہ نے شیطان نکال دیا ہے اِس میں اُس کو داخل کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے دو دفعہ یہ فرمایا تو میں رونے سے رک گئی پس میں نہ روئی۔

(۲۱۳۵)حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ تَدْعُوْهُ وَتُخْبِرُهٗ اَنَّ صَبِيًّا لَّهَا اَوِ ابْنًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَاَخْبِرْهَا اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَعَادَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ اَقْسَمَتْ لَتَاْتِيَنَّهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۲۱۳۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ کی بیٹیوں میں سے کسی نے آپ کو بلوایا اور آپ کو خبر دی گئی کہ اس کا بچہ حالت موت میں ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام لانے والے سے فرمایا: واپس جا اور اس کو خبر دے کہ جو اللہ لیتا ہے وہ اسی کا ہے اور جو عطا کرتا ہے وہ بھی اسی کے لئے ہے۔ اور اس کے پاس ہر چیز مقرر مدت کے ساتھ ہے۔ اس کو صبر کا حکم دینا اور ثواب کی اُمید رکھے۔ پیامبر دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کی بیٹی نے قسم دے کر عرض کیا کہ آپ ضرور اس کے ہاں تشریف لائیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور سعد بن

وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الصَّبِیُّ وَنَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ كَاَنَّهَا فِیْ شَنَّةٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ۔

عبادہ اور معاذ بن جبل بھی کھڑے ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ چلا۔ پس بچہ آپ کو پیش کیا گیا اور اس کا دم نکل رہا تھا۔ گویا کہ پرانی مشک پانی ڈالنے سے بول رہی ہو۔ آپ کی آنکھیں بھر آئیں تو آپ سے سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے۔ فرمایا: یہ نرم دلی ہے۔ جس کو اللہ نے اپنے بندوں کے دِلوں میں بنایا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے مہربانی کرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔

(۲۱۳۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ حَمَّادٍ اَتَمُّ وَاَطْوَلُ۔

(۲۱۳۶) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی گئی ہے۔ فرق یہ ہے کہ پہلی حدیث زیادہ لمبی اور کامل ہے۔

(۲۱۳۷)حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّدَفِیُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِیُّ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِیْ غَشِيَّةٍ فَقَالَ اَقَدْ قَضٰى قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ۔

(۲۱۳۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے آئے۔ آپ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے پاس پہنچے تو اُن کو بے ہوشی کی حالت میں پایا۔ آپ نے فرمایا: کیا اس کو موت دے دی گئی ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے۔ جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رو پڑے تو آپ نے فرمایا سنو بے شک اللہ رونے والی آنکھ اور غم والے دل پر عذاب نہیں کرتا۔ لیکن اس کی وجہ سے عذاب دیتے ہیں اور آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا یا رحم کیا جائے گا۔

۳۷۰: باب فِیْ عِيَادَةِ الْمَرْضٰى

باب: بیمار کی عیادت کے بیان میں

(۲۱۳۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِیُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ يَعْنِیْ ابْنَ غَزِيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۲۱۳۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ کے پاس انصار میں سے ایک آدمی نے آکر آپ کو سلام کیا پھر وہ انصاری چلا گیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار کے بھائی، میرے بھائی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا اچھے ہیں۔ تو

وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْبَرَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَخَا الْاَنْصَارِ كَيْفَ اَخِيْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَّعُوْدُهٗ مِنْكُمْ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهٗ وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ وَلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِيْ فِيْ تِلْكَ السِّبَاخِ حَتّٰى جِئْنَاهُ فَاسْتَاْخَرَ قَوْمُهٗ مِنْ حَوْلِهٖ حَتّٰى دَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ مَعَهٗ۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون اس کی عیادت کرنا چاہتا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور ہم کچھ اوپر دس آدمی تھے۔ ہمارے پاس جوتے، موزے، ٹوپیاں اور قمیص نہ تھے۔ ہم اس کنکریلی زمین میں پیدل جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ ہم اس کے پاس پہنچے تو ان کی قوم ان کے پاس سے ہٹ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جو آپ کے ساتھ تھے اس کے قریب ہو گئے۔

۳۷۱: باب فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيْبَةِ

باب: مصیبت پر صبر کرنے کے بیان میں

(۲۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

(۲۱۳۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر صدمہ کی ابتداء کے وقت ہی افضل ہے۔

(۲۱۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰى عَلَى امْرَاَةٍ تَبْكِيْ عَلٰى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِيْ بِمُصِيْبَتِيْ فَلَمَّا ذَهَبَ قِيْلَ لَهَا اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَاَتَتْ بَابَهٗ فَلَمْ تَجِدْ عَلٰى بَابِهٖ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ اَوَّلِ صَدْمَةٍ اَوْ قَالَ عِنْدَ اَوَّلِ الصَّدْمَةِ۔

(۲۱۴۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے بچے پر روتی عورت کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو اس سے فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر اختیار کر۔ تو اس نے کہا: تم کو میری مصیبت نہیں پہنچی۔ جب آپ چلے گئے تو اس عورت سے کہا گیا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو اس عورت کو پریشانی ہوئی اور وہ آپ کے دروازے پر پہنچی اور آپ کے گھر پر کسی دربان کو نہ پایا تو اندر جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگی میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ صبر صدمہ کے ابتداء میں ہی افضل و اولیٰ ہے۔

(۲۱۴۱) وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَ نَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ح وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالُوْا جَمِيْعًا نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ بِقِصَّتِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الصَّمَدِ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَاَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ۔

(۲۱۴۱) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں لیکن عبدالصمد کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت کے پاس سے ہوا۔ باقی حدیث اُوپر والی حدیث کی طرح ہے۔

۳۷۲: باب الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ

باب: گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میّت کو عذاب دیئے جانے کے بیان میں

(۲۱۴۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ بِشْرٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ الْعَبْدِیُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بَكَتْ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ اَلَمْ تَعْلَمِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

(۲۱۴۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رونے لگیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (بحالت نیم بیہوشی) فرمایا: میری پیاری بیٹی رک جا' کیا تو نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میّت کے اہل والوں کے رونے کی وجہ سے اُس کو عذاب دیا جاتا ہے۔

(۲۱۴۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ۔

(۲۱۴۳) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میّت کو اس کی قبر میں اس پر نوحہ کئے جانے کی وجہ سے عذاب کیا جاتا ہے۔

(۲۱۴۴)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ۔

(۲۱۴۴) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میّت کو اُس کی قبر میں اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے عذاب کیا جاتا ہے۔

(۲۱۴۵)وَحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ ابْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اُغْمِیَ عَلَيْهِ فَصِيْحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَمَا عَلِمْتُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَیِّ۔

(۲۱۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا۔ آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی تو لوگ آپ پر باوازِ بلند چیخنے لگے۔ جب آپ کو ہوش آیا تو فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میّت کو زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

(۲۱۴۶)حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا اُصِيْبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُوْلُ وَاَخَاهُ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَیِّ۔

(۲۱۴۶) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے۔ صہیب نے ہائے بھائی کہنا شروع کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا اے صہیب کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میّت کو زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

(۲۱۴۷)وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ اَبُوْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اُصِيْبَ عُمَرُ اَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِنْ مَنْزِلِهٖ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَامَ بِحِيَالِهٖ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَامَ تَبْكِيْ اَعَلَيَّ تَبْكِيْ قَالَ اِيْ وَاللّٰهِ لَعَلَيْكَ اَبْكِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُبْكٰى عَلَيْهِ يُعَذَّبُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ كَانَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ اِنَّمَا كَانَ اُولٰئِكَ الْيَهُوْدَ۔

(۲۱۴۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی ہو گئے تو حضرت صہیب اپنے گھر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر رونے لگے' تو اس کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کس بات پر روتے ہو؟ کیا تم مجھ پر رو رہے ہو؟ تو اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم آپ ہی پر روتا ہوں' تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر رویا جائے اس کو عذاب دیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے اس کا ذکر موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں (کہ جن لوگوں کے بارے میں یہ حدیث وارد ہوئی ہے) وہ یہودی تھے۔

(۲۱۴۸)وَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا طُعِنَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ يَا حَفْصَةُ اَمَا سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ۔

(۲۱۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا آپ نے پر آواز سے رونا شروع کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حفصہ رضی اللہ عنہا! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا' آپ فرماتے تھے کہ جس پر آواز سے رویا جائے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور آپ پر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ جب روئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے صہیب کیا تو نہیں جانتا کہ جس پر آواز سے رویا جائے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔

(۲۱۴۹)حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ اُمِّ اَبَانٍ بِنْتِ عُثْمَانَ وَعِنْدَهٗ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَآءَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْدُهٗ قَائِدٌ فَاُرَاهُ اَخْبَرَهٗ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَجَآءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَاِذَا صَوْتٌ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَاَنَّهٗ يَعْرِضُ عَلٰى عَمْرٍو اَنْ يَقُوْمَ فَيَنْهَاهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

(۲۱۴۹) حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ہم اُمّ ابان بنت عثمان کے جنازہ کا انتظار کر رہے تھے۔ اور آپ کے پاس عمرو بن عثمان بھی موجود تھے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور ان کو کوئی شخص لا رہا تھا۔ میرا گمان ہے کہ ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی جگہ کی خبر دی گئی تو وہ آئے اور میرے پاس بیٹھ گئے اور میں ان دونوں کے درمیان تھا۔ اتنے میں گھر سے رونے کی آواز آئی۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ کھڑے ہو کر ان کو روکیں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ قَالَ فَاَرْسَلَهَا عَبْدُاللّٰهِ مُرْسَلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنَّا مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَاعْلَمْ لِيْ مَنْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَعْلَمَ لَكَ مَنْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ وَاِنَّهٗ صُهَيْبٌ قَالَ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ مَعَهٗ اَهْلَهٗ قَالَ وَاِنْ كَانَ مَعَهٗ اَهْلُهٗ وَ رُبَّمَا قَالَ اَيُّوْبُ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَمْ يَلْبَثْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ اُصِيْبَ فَجَآءَ صُهَيْبٌ يَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ تَعْلَمْ اَوْ لَمْ تَسْمَعْ قَالَ اَيُّوْبُ اَوْ قَالَ اَوَلَمْ تَعْلَمْ اَوْ لَمْ تَسْمَعْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَآءِ اَهْلِهٖ قَالَ فَاَمَّا عَبْدُاللّٰهِ فَاَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَاَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِبَعْضٍ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْكَافِرَ يَزِيْدُهُ اللّٰهُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَذَابًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ [فاطر:۱۸] قَالَ اَيُّوْبُ قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَوْلُ عُمَرَ وَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُوْنِّيْ عَنْ غَيْرِ كَاذِبَيْنِ وَلَا مُكَذَّبَيْنِ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ۔

وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ نے اس کو مطلقاً فرمایا یہود کی قید نہیں لگائی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ جب صحراء بیداء میں پہنچے تو ہم نے ایک شخص کو ایک درخت کے سایہ میں اترتے ہوئے دیکھا۔ تو آپ نے مجھے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ وہ آدمی کون ہے۔ میں گیا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تھے میں واپس آیا اور عرض کی جس شخص کو معلوم کرنے کے لئے آپ نے مجھے بھیجا وہ صہیب رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو آپ نے فرمایا ان کو حکم دو کہ وہ ہمارے ساتھ مل جائیں۔ میں نے عرض کیا ان کے ساتھ ان کے اہل ہیں۔ آپ نے فرمایا اگرچہ اس کے ساتھ اس کے گھر والے ہیں۔ ان کو ہمارے ساتھ ملنے کا حکم دو۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو کچھ دیر ہی نہ لگی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے۔ حضرت صہیب آئے اور ہائے بھائی' ہائے بھائی کہنے لگے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا یا تو نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میت کو اس کے بعض گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ فرمایا: عبداللہ نے مطلق فرمایا ہے کہ مردہ کو عذاب دیا جاتا ہے حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بعض کے رونے کی وجہ سے۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں میں اُٹھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ان کو بیان کی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: مردہ کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ بلکہ آپ نے فرمایا: کافر پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ ہی ہنساتے اور رلاتے ہیں۔ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ ایوب کہتے ہیں ابن ابی ملیکہ نے فرمایا مجھے قاسم بن محمد نے بیان کیا۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول پہنچا تو فرمایا تم مجھے ایسے آدمیوں کی روایت بیان کرتے ہو جو نہ جھوٹے ہیں اور نہ تکذیب کی جا سکتی ہے۔ البتہ کبھی سننے میں غلطی ہو جاتی ہے۔

(۲۱۵۰) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا قَالَ فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَوْ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰى اَحَدِهِمَا ثُمَّ جَآءَ الْاٰخَرُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَآءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَّكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ لِيْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا اَنْ اُصِيْبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا صُهَيْبُ اَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَآءِ اَحَدٍ وَّلٰكِنْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ قَالَ وَقَالَتْ عَآئِشَةُ وَحَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ ﴿وَلَا تَزِرُ

(۲۱۵۰) حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیٹی مکہ میں فوت ہوگئی۔ ہم ان کے جنازہ میں شرکت کے لیے آئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی تشریف لائے اور میں ان دونوں کے درمیان بیٹھنے والا تھا یا فرمایا میں ان میں سے ایک کے پاس بیٹھا تھا کہ دوسرے تشریف لائے اور میرے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے سامنے بیٹھے عمرو بن عثمان سے کہا کیا تم ان رونے والوں کو منع نہیں کر دیتے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعض گھر والوں کے رونے سے فرمایا تھا۔ پھر حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے لوٹا جب ہم مقام بیداء پہنچے تو ایک درخت کے سایہ میں کچھ سوار نظر آئے۔ تو آپ نے فرمایا جاؤ اور دیکھو کہ یہ سوار کون ہیں میں گیا' دیکھا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا اس کو بلا لاؤ۔ میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس لوٹا اور ان سے کہا چلو اور امیر المؤمنین کے ساتھ مل جاؤ۔ جب حضرت کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیبؓ روتے ہوئے داخل ہوئے ہائے بھائی' ہائے ساتھی کہتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے صہیب کیا تو مجھ پر روتا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ کو اپنے بعض گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے۔ تو میں نے اس کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا' تو انہوں نے فرمایا اللہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے۔ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کو کسی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتے ہیں بلکہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کافر کے اہل وعیال کے رونے کی وجہ سے عذاب کو زیادہ کر دیتے ہیں۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمہارے لئے قرآن

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾[فاطر:۱۸] قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مِنْ شَیْءٍ۔

کافی ہے۔(جس میں ہے) کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس پر فرمایا اللہ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر کوئی بات نہیں فرمائی۔ یعنی یہ حدیث قبول کر لی۔

(۲۱۵۱)حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا سُفْیَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ قَالَ كُنَّا فِیْ جَنَازَةِ اَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ. وَلَمْ یَنُصَّ رَفْعَ الْحَدِیْثِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ كَمَا نَصَّهٗ اَیُّوْبُ وَابْنُ جُرَیْجٍ وَحَدِیْثُهُمَا اَتَمُّ مِنْ حَدِیْثِ عَمْرٍو۔

(۲۱۵۱) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اُمّ ابان بنت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازہ میں تھے۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(۲۱۵۲)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَیِّ۔

(۲۱۵۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردے کو زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

(۲۱۵۳)وَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ جَمِیْعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَآئِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعَ شَیْئًا فَلَمْ یَحْفَظْ اِنَّمَا مَرَّتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِنَازَةُ یَهُوْدِیٍّ وَهُمْ یَبْكُوْنَ عَلَیْهِ فَقَالَ اَنْتُمْ تَبْكُوْنَ وَاِنَّهٗ لَیُعَذَّبُ۔

(۲۱۵۳) حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ابن عمر کا قول مردے کو اس کے اہل وعیال کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے کوئی بات سنی لیکن اس کو یاد نہ رکھ سکے۔ اصل یہ ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا اور وہ اس پر رو رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: تم روتے ہو اور اس کو عذاب دیا جاتا ہے۔

(۲۱۵۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ یَرْفَعُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِهٖ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ فَقَالَتْ وَهَلَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَیُعَذَّبُ بِخَطِیْئَتِهٖ اَوْ بِذَنْبِهٖ وَاِنَّ اَهْلَهٗ لَیَبْكُوْنَ عَلَیْهِ الْاٰنَ وَذَاكَ

(۲۱۵۴) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا گیا کہ ابن عمر یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعًا نقل کرتے ہیں کہ میّت کو قبر میں اپنے اہل وعیال کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ تو سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ بھول گئے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ وہ اپنے گناہ اور خطاؤں کی وجہ سے عذاب پاتا ہے۔ اور اس کے اہل پر جواب رو رہے ہیں ان

مِثْلُ قَوْلِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيْبِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيْهِ قَتْلٰى بَدْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَهُمْ مَّا قَالَ اِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ وَقَدْ وَهِلَ اِنَّمَا قَالَ اِنَّهُمْ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَاَتْ: ﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾ [النمل:۸۰] ﴿وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ﴾ [فاطر:۲۲] يَقُوْلُ حِيْنَ تَبَوَّءُوْا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ۔

کا یہ قول اسی قول کی طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن کنویں پر کھڑے ہوئے اور اس کنویں میں مشرکین کے بدری مقتول تھے۔ تو آپ نے ان کو فرمایا جو فرمایا کہ وہ سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں۔ حالانکہ وہ بھول گئے ہیں آپ نے فرمایا البتہ وہ جانتے ہیں جو میں ان کو کہتا تھا وہ حق ہے۔ پھر سیدہ رضی اللہ عنہا نے آیت ﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾ تو نہیں سنا سکتا جو مردہ ہیں اور جو قبروں میں ہے آپ ان کو سنانے والے نہیں ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ ان کے حال کی خبر دیتا ہے کہ وہ دوزخ میں اپنی جگہ پر پہنچ چکے ہیں۔

(۲۱۵۵) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِىْ اُسَامَةَ وَحَدِيْثُ اَبِىْ اُسَامَةَ اَتَمُّ۔

(۲۱۵۵) اس حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۲۱۵۶) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِىَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهَا۔

(۲۱۵۶) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا گیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میّت کو زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ ابوعبدالرحمٰن کو معاف فرمائیں انہوں نے جھوٹ نہیں بولا بلکہ وہ بھول گئے یا خطا ہوگئی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ کے جنازے پر سے گزرے۔ اس پر رویا جا رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: یہ لوگ تو اس پر رو رہے ہیں اور اس کو اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

(۲۱۵۷) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِىِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ بِالْكُوْفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(۲۱۵۷) حضرت علی بن ابی ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ میں سب سے پہلے قرظہ بن کعب پر نوحہ کیا گیا۔ تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جس پر نوحہ کیا گیا اس کو قیامت کے دن نوحہ کئے جانے کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

(۲۱۵۸) وَ حَدَّثَنِىْ عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِىُّ قَالَ نَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْاَسَدِىُّ عَنْ عَلِىِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَسَدِىِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

(۲۱۵۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۲۱۵۹)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

(۲۱۵۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

۳۷۳: باب التَّشْدِيْدُ فِي النِّيَاحَةِ

باب: نوحہ کرنے کی سختی کے ساتھ ممانعت کے بیان میں

(۲۱۶۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ ح وَحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ نَا اَبَانُ قَالَ نَا يَحْيٰى اَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ۔

(۲۱۶۰) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار باتیں میری امت میں زمانہ جاہلیت کی ایسی ہیں کہ وہ ان کو نہ چھوڑیں گے: (۱) اپنے حسب پر فخر (۲) اور نسب پر طعن کرنا (۳) ستاروں سے پانی کا طلب کرنا (۴) اور نوحہ کرنا۔ فرمایا: نوحہ کرنے والی اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گی کہ اس پر گندھک کا کرتا اور زنگ کی چادر ہوگی۔

(۲۱۶۱)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ لَمَّا جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ قَالَتْ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَ هُنَّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَاَتَاهُ فَذَكَرَ اَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهٗ فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ اَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْهَبْ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ وَاللّٰهِ مَا تَفْعَلُ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

(۲۱۶۱) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ غمزدہ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ پر غم کے آثار نمودار ہوئے۔ فرماتی ہیں کہ میں دروازہ کی درزوں سے دیکھ رہی تھی کہ آپ کے پاس ایک آدمی نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ جا کر ان کو منع کرے وہ گیا اور آ کر عرض کیا کہ انہوں نے نہیں مانا۔ آپ نے اس کو دوبارہ حکم دیا کہ وہ جا کر ان کو منع کرے وہ گیا۔ واپس آ کر عرض کرنے لگا اللہ کی قسم یا رسول اللہ وہ ہم پر غالب آ گئیں۔ فرماتی ہیں میرا گمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور ان کے منہ خاک سے بھر دو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا اللہ تیری ناک خاک آلود کرے اللہ کی قسم نہ تو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تکمیل کرتا ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس تکلیف سے چھوڑتا ہے۔

(۲۱۶۲)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ ح وَحَدَّثَنِیْ اَبُوالطَّاهِرِ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالَ نَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ مُسْلِمٍ کُلُّهُمْ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَمَا تَرَکَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْعِیِّ۔

(۲۱۶۲)اس حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں لیکن عبدالعزیز کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھکانے سے نہ چھوڑا۔

(۲۱۶۳)حَدَّثَنِی اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَیُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَخَذَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْبَیْعَةِ اَلَّا نَنُوْحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَاَةٌ اِلَّا خَمْسٌ اُمُّ سُلَیْمٍ وَّاُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ اَبِیْ سَبْرَةَ وَامْرَاَةُ مُعَاذٍ اَوِ ابْنَةُ اَبِیْ سَبْرَةَ وَامْرَاَةُ مُعَاذٍ۔

(۲۱۶۳)حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے ساتھ اس بات پر بھی اقرار لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ لیکن ہم میں سے پانچ عورتوں کے علاوہ کسی نے اس عہد کو پورا نہ کیا میں (اُمّ عطیہ)' اُمّ سلیم' اُمّ علاء' ابی سبرہ کی بیٹی' معاذ کی بیوی یا ابی سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی۔

(۲۱۶۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا اَسْبَاطٌ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ اَخَذَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْبَیْعَةِ اَلَّا تَنُحْنَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا غَیْرُ خَمْسٍ مِّنْهُنَّ اُمُّ سُلَیْمٍ۔

(۲۱۶۴)حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت میں نوحہ نہ کرنے پر بھی عہد لیا۔ لیکن ہم میں سے پانچ عورتوں کے علاوہ کسی نے وعدہ وفا نہ کیا ان میں سے اُمّ سلیم بھی ہیں۔

(۲۱۶۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ جَمِیْعًا عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ قَالَ زُهَیْرٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ: ﴿یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا﴾ ﴿وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ﴾ [الممتحنة:۱۲] قَالَتْ کَانَ مِنْهُ النِّیَاحَةُ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ فَاِنَّهُمْ کَانُوْا اَسْعَدُوْنِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَا بُدَّلِیْ مِنْ اَنْ اُسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ۔

(۲۱۶۵)حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آیت ﴿یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰهِ﴾ نازل ہوئی تو فرماتی ہیں ان میں نوحہ کرنے سے بھی منع کیا گیا تھا۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں قبیلہ والوں نے جاہلیت میں نوحہ پر میرا ساتھ دیا تھا۔ تو کیا میرے لئے ان کا ساتھ دینا لازمی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں آل فلاں (تیرے لئے) مستثنیٰ ہیں۔

۳۷۴: باب نَهْیِ النِّسَآءِ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب: عورتوں کے لیے جنازہ کے پیچھے جانے کی ممانعت کے بیان میں

(۲۱۶۶)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَیَّةَ قَالَ اَنَا اَیُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ

(۲۱۶۶)حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا جاتا تھا لیکن اس کو ہم پر لازم نہ کیا گیا۔

كُنَّا نُنْهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔

(۲۱۶۷) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔

(۲۱۶۷) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا لیکن ہم پر اس میں سختی نہ کی گئی۔

۳۷۵: باب فِيْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کو غسل دینے کے بیان میں

(۲۱۶۸) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

(۲۱۶۸) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی بیٹی کو نہلا رہی تھیں۔ تو آپ نے فرمایا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ تین یا پانچ بار نہلاؤ یا اس سے زیادہ بار۔ اگر تم مناسب سمجھو تو آخری بار پانی میں کچھ کافور بھی ملا لینا۔ جب تم فارغ ہو جاؤ۔ تو مجھے اطلاع دے دینا جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا۔ فرمایا کہ اس کو سارے کفن سے نیچے لپیٹ دو۔

(۲۱۶۹) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

(۲۱۶۹) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کی تین مینڈھیاں (کس کر چٹیاں) کیں۔

(۲۱۷۰) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ كُلُّهُمْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهٗ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ ابْنِ زُرَيْعٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ۔

(۲۱۷۰) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بنات میں سے کسی ایک کا انتقال ہو گیا اور ابن علیہ کی حدیث میں ہے۔ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں اور مالک کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر داخل ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

(۲۱۷۱) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

(۲۱۷۱) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت اسی طرح مروی ہے سوائے اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین یا پانچ یا

بِنَحْوِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ۔

سات یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب سمجھو۔ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہم نے ان کے سر کی تین لڑیاں کر دیں۔

(۲۱۷۲)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَنَا اَيُّوْبُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

(۲۱۷۲) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو طاق اعداد میں یعنی تین یا پانچ یا سات بار غسل دو۔ اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم نے کنگھی کی اور تین لڑیاں بنا دیں۔

(۲۱۷۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ عَمْرٌو نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا غَسَلْتُنَّهَا فَاَعْلِمْنَنِيْ قَالَتْ فَاَعْلَمْنَاهُ فَاَعْطَانَا حَقْوَهٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

(۲۱۷۳) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئیں تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو طاق یعنی تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور پانچویں مرتبہ کافور یا کچھ کافور ملا لینا۔ جب تم اس کو غسل دے لو تو مجھے خبر دے دو۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند عطا کیا اور فرمایا: اس کو ان کے کفن سے نیچے لپیٹ دو۔

(۲۱۷۴)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَعَاصِمٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ اَثْلَاثٍ قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَهَا۔

(۲۱۷۴) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم آپ کی بیٹیوں میں سے ایک کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو طاق مرتبہ یعنی پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا۔ فرماتی ہیں کہ ہم نے اس کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ان کی تین مینڈھیاں کر دیں، کنپٹیوں پر اور ایک پیشانی پر۔

(۲۱۷۵)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ اَمَرَهَا اَنْ تَغْسِلَ ابْنَتَهٗ قَالَ لَهَا ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

(۲۱۷۵) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم سے اپنی بیٹی کو غسل دینے کا حکم دیا تو فرمایا دائیں طرف سے شروع کرو اور وضوء کے اعضاء سے ابتداء کرو۔

(۲۱۷۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ

(۲۱۷۶) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُنَّ فِيْ غَسْلِ ابْنَتِهٖ ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

نے انہیں آپ کی بیٹی کے غسل میں فرمایا کہ دائیں طرف اور وضو کے اعضاء سے شروع کرو۔

۳۷۶: باب فِيْ كَفْنِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کو کفن دینے کے بیان میں

(۲۱۷۷) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ شَيْءٌ يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا اِذَا وَضَعْنَاهَا عَلٰى رَاْسِهٖ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا وَضَعْنَاهَا عَلٰى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَعُوْهَا مِمَّا يَلِيْ رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

(۲۱۷۷) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے اللہ کی رضا طلب کرتے ہوئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ ہمارا ثواب اللہ پر ہے۔ تو ہم میں سے بعض گزر گئے جنہوں نے اپنے ثواب میں سے کچھ بھی دنیا میں حاصل نہ کیا ان میں سے معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ اُحد کے دن شہید کئے گئے۔ ان کے کفن کے لئے ایک چھوٹی سی چادر کے سوا کوئی چیز نہ پائی گئی۔ اس کو جب ہم ان کے سر پر ڈالتے تو ان کے پاؤں نکل جاتے اور جب ہم آپ کے پاؤں پر ڈالتے تو سر نکل جاتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چادر سر پر ڈال دو اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو اور ہم میں سے کچھ ایسے ہیں کہ ان کا پھل پک گیا اور وہ اس میں سے چن چن کر توڑ رہے ہیں۔

(۲۱۷۸) وَ حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيْمِيُّ قَالَ اَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۲۱۷۸) اس حدیث کی دوسری اسناد ذکر کر دی ہیں۔

(۲۱۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْكُرَيْبٍ وَّاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ اَمَّا الْحُلَّةُ فَاِنَّمَا شُبِّهَ عَلَى النَّاسِ فِيْهَا اَنَّهَا اشْتُرِيَتْ لَهٗ لِيُكَفَّنَ فِيْهَا فَتُرِكَتِ الْحُلَّةُ وَكُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ فَاَخَذَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ

(۲۱۷۹) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا جو روئی کے تھے اس میں قمیص تھی نہ عمامہ اور رہا حلہ اس میں ہم کو شبہ ہو گیا۔ حالانکہ وہ آپ کے لئے خریدا گیا تا کہ اس میں آپ کو کفن دیں۔ لیکن اس حلہ کو چھوڑ دیا گیا اور آپ کو تین سفید سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا اور وہ حلہ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے لے لیا اور کہا کہ میں اس کو رکھوں گا تا کہ مجھے اسی میں کفن دیا جائے پھر کہنے لگے اگر اللہ کو اپنے نبی کے کفن میں یہ پسند ہوتا تو

بَكْرٍ فَقَالَ لَاَحْبِسَنَّهَا حَتّٰى اُكَفِّنَ فِيهَا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ لَكَفَّنَهٗ فِيهَا فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا۔

آپ کو اسی میں کفن دیا جاتا۔ پھر اس کو بیچ دیا اور اس کی قیمت خیرات کر دی۔

(۲۱۸۰)حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اُدْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيصٌ فَرَفَعَ عَبْدُاللّٰهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ اُكَفَّنُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يُكَفَّنْ فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاُكَفَّنُ فِيهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا۔

(۲۱۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمنی حلہ میں لپیٹا گیا جو حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کا تھا۔ پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹا لیا گیا اور آپ کو تین سحولی یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا' ان میں عمامہ اور قمیص نہ تھی۔ حضرت عبداللہ نے وہ حلہ اٹھایا اور کہنے لگے مجھے اس میں کفن دیا جائے گا۔ پھر فرمانے لگے کیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن نہیں دیا گیا۔ مجھے اس کا کفن دیا جائے (یعنی مناسب نہیں) پھر اس کو خیرات کر دیا۔

(۲۱۸۱)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ اِدْرِيسَ وَعَبْدَةُ وَ وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ۔

(۲۱۸۱) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کر دی ہے۔ لیکن اس میں عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کا قصہ نہیں ہے۔

(۲۱۸۲)وَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيزِ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سَحُوْلِيَّةٍ۔

(۲۱۸۲) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تین سحولی کپڑوں میں۔

۳۷۷:باب تَسْجِيَةُ الْمَيِّتِ

باب: میّت کو کپڑے کے ساتھ ڈھانپ دینے کے بیان میں

(۲۱۸۳) وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سُجِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ مَاتَ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ۔

(۲۱۸۳) حضرت عائشہ اُم المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کو ایک منقش یمنی کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔

(۲۱۸۴)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

(۲۱۸۴) اسی حدیث کو حضرت زہری نے دوسری سند کے ساتھ

قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ قَالَ اَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سِوَاءً۔

روایت کیا ہے۔

۳۷۸:باب فِیْ تَحْسِیْنِ کَفْنِ الْمَیِّتِ

باب: میّت کو اچھے کپڑوں کا کفن دینے کے بیان میں

(۲۱۸۵)حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَطَبَ یَوْمًا فَذَکَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ قُبِضَ فَکُفِّنَ فِیْ کَفَنٍ غَیْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَیْلًا فَزَجَرَ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یُّقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهِ اِلَّا اَنْ یُّضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰی ذٰلِکَ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُحَسِّنْ کَفَنَهٗ۔

(۲۱۸۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ ان کا انتقال ہوا اور ان کو کامل الستر کفن نہ دیا گیا اور رات کو دفن کر دیا گیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو بغیر نماز کے دفن کرنے پر ڈانٹا۔ الا یہ کہ انسان لاچار ہو جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔

۳۷۹:باب الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ جلدی لے جانے کے بیان میں

(۲۱۸۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَکُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ وَاِنْ تَکُ غَیْرَ ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِکُمْ۔

(۲۱۸۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنازہ کو جلدی لے چلو۔ پس اگر وہ نیک ہے تو اس کو خیر کی طرف جلدی پہنچا دو اور اگر اس کے علاوہ بد ہے تو تم اُس کو اپنی گردنوں سے اتار دو۔

(۲۱۸۷)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حَفْصَةَ کِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ قَالَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِیْثَ۔

(۲۱۸۷) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کر دی ہیں۔

(۲۱۸۸)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوالطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی وَهَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ قَالَ هٰرُوْنُ نَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَی الْخَیْرِ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ ذٰلِکَ کَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِکُمْ۔

(۲۱۸۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جنازہ کو جلدی لے چلو اگر وہ نیک تھا تو اس کو بھلائی کے قریب کر دو اور اگر وہ اس کے علاوہ بدکار تھا تو اس شر کو اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

۳۸۰: باب فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَاتِّبَاعِهَا

باب: جنازہ پر نماز پڑھنے اور اس کے پیچھے چلنے والوں کی فضیلت کے بیان میں

(۲۱۸۹)وَحَدَّثَنِي اَبُوالطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَهٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِهٰرُوْنَ وَحَرْمَلَةَ قَالَ هٰرُوْنُ نَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ قَالَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ انْتَهٰى حَدِيْثُ اَبِيْ طَاهِرٍ وَزَادَ الْاٰخَرَانِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهٗ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَّعْنَا فِيْ قَرَارِيْطَ كَثِيْرَةٍ۔

(۲۱۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جنازہ میں حاضر ہوا۔ یہاں تک کہ نماز جنازہ ادا کی تو اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو اس کے دفن تک موجود رہا' اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے۔ عرض کیا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی مانند۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ پڑھا کر واپس آجاتے۔ جب ان کو حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچی تو فرمایا: ہم نے بہت سے قیراط ضائع کر دیئے۔

(۲۱۹۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى قَوْلِهِ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ۔

(۲۱۹۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو بڑے پہاڑوں تک حدیث بیان کی۔ اس کے بعد ذکر نہیں کیا۔ عبد الاعلیٰ کی حدیث میں فراغت اور عبدالرزاق کی حدیث میں لحد میں رکھنے کا ذکر ہے۔ مطلب دونوں کا ایک ہے۔

(۲۱۹۱)وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ حَدَّثَنِيْ رِجَالٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ وَمَنِ تَبِعَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ۔

(۲۱۹۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معمر کی حدیث مبارکہ کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثِ مبارکہ مروی ہے اور فرمایا: جو جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک دفن کر دیا گیا۔

(۲۱۹۲)وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَتْبَعْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ فَاِنْ تَبِعَهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ

(۲۱۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز جنازہ ادا کی اور اس کے پیچھے نہ چلا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے اور اگر اس کے پیچھے گیا تو اس کے لئے دو قیراط ہیں۔ عرض کیا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا: ان دونوں میں سے چھوٹا

اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ۔

اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

(۲۱۹۳) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ کَیْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَمَنِ اتَّبَعَهَا مَا حَتّٰی تُوْضَعَ فِی الْقَبْرِ فَقِیْرَاطَانِ قَالَ قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَمَا الْقِیْرَاطُ قَالَ مِثْلُ اُحُدٍ۔

(۲۱۹۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جنازہ پر نماز ادا کی اس کے لئے ایک قیراط اور جو اس کے ساتھ قبر میں رکھنے تک رہا اس کیلئے دو قیراط ثواب ہوا۔ ابوحازم کہتے ہیں میں نے کہا: اے ابوہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم قیراط کیا؟ فرمایا: اُحد کی مثل۔

(۲۱۹۴) حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ قَالَ نَا جَرِیْرٌ یَعْنِی ابْنَ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً فَلَهٗ قِیْرَاطٌ مِّنَ الْاَجْرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَکْثَرَ عَلَیْنَا اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَبَعَثَ اِلٰی عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا فَصَدَّقَتْ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ کَثِیْرَةٍ۔

(۲۱۹۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو جنازے کے ساتھ چلا۔ اس کے لئے ثواب سے ایک قیراط مزید ہے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے زیادہ بیان کیا ہے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی آدمی کو بھیجا اور اس نے سیدہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا۔

(۲۱۹۵) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَیْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَیْطٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ دَاوٗدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُوْرَةِ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَیْتِهَا وَصَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ تَبِعَهَا حَتّٰی تُدْفَنَ کَانَ لَهٗ قِیْرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ کُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُحُدٍ فَاَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَّابًا اِلٰی عَائِشَةَ

(۲۱۹۵) حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ صاحب المقصورہ حضرت خباب تشریف لائے اور کہا اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کیا آپ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سنی ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو جنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے چلا اور جنازہ ادا کیا۔ پھر اس کے پیچھے دفن تک چلا۔ تو اس کے لیے ثواب کے دو قیراط ہوں گے اور ہر قیراط اُحد کی مثل اور جس نے جنازہ ادا کیا۔ پھر واپس آ گیا تو اس کے لئے اُحد کی مثل ثواب ہوگا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خباب کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کے بارے میں پوچھیں۔ پھر واپس آ کر ان کو خبر دیں کہ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا فرمایا اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک مٹھی مسجد کی کنکریاں لئے

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا یَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَیْهِ فَیُخْبِرُهُ مَا قَالَتْ وَاَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِّنْ حَصْبَآءِ الْمَسْجِدِ یُقَلِّبُهَا فِیْ یَدِهٖ حَتّٰی رَجَعَ اِلَیْهِ الرَّسُوْلُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِالْحَصَی الَّذِیْ کَانَ فِیْ یَدِهٖ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ کَثِیْرَةٍ۔

اپنے ہاتھ میں اُلٹ پلٹ رہے تھے کہ قاصد واپس آ گئے کہا کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کی کنکریوں کو زمین پر مارا اور پھر فرمایا: ہم نے بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا۔

(۲۱۹۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ الْیَعْمَرِیِّ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ فَاِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ الْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ۔

(۲۱۹۶) حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نمازِ جنازہ ادا کی اس کے لئے ایک قیراط ہے اور اگر اس کے دفن میں بھی شریک ہوا تو اس کے لئے دو قیراط' اور قیراط اُحد (پہاڑ) کی مثل ہے۔

(۲۱۹۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ ح وَحَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا اَبَانٌ کُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَفِیْ حَدِیْثِ سَعِیْدٍ وَهِشَامٍ سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنِ الْقِیْرَاطِ فَقَالَ مِثْلُ اُحُدٍ۔

(۲۱۹۷) حضرت ہشام و حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیراط کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اُحد کی مثل فرمایا۔

۳۸۱: باب مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ مِائَةٌ شَفَعُوْا فِیْهِ

باب: جس جنازہ میں سو آدمی نماز پڑھیں' اس میں اُس کیلئے سفارش کریں تو وہ قبول ہوتی ہے

(۲۱۹۸)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِیْ مُطِیْعٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیْعِ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَیِّتٍ یُصَلِّیْ عَلَیْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِائَةً کُلُّهُمْ یَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ شُعَیْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ بِهٖ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ۔

(۲۱۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی میت ایسی نہیں جس کی نماز جنازہ مسلمانوں میں سے ایک جماعت ادا کرے۔ جن کی تعداد سو ہو جائے اور سارے کے سارے اس کے لئے سفارش کریں اور ان کی سفارش اس کے حق میں قبول نہ کی جاتی ہو۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث شعیب بن حجاب سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھے یہی حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی۔

۳۸۲: باب مَنْ صَلّٰی اَرْبَعُوْنَ شَفَعُوْا فِيْهِ

باب: جس آدمی کے جنازہ پر چالیس آدمی نماز پڑھیں اور اس کی سفارش کریں تو ان کی سفارش اس کے حق میں قبول ہوتی ہے

(۲۱۹۹) حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَهٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَالْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُوْنِيُّ قَالَ الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِيْ وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ مَاتَ ابْنٌ لَهٗ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَعْرُوْفٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

(۲۱۹۹) حضرت کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایک بیٹے کا مقام قدید یا عسفان میں انتقال ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا: کریب دیکھو اُس کے لئے کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں؟ میں نکلا تو لوگ جمع ہو چکے تھے۔ میں نے ان کو اس کی خبر دی۔ تو انہوں نے کہا: تمہارے اندازے میں وہ چالیس ہیں؟ فرماتے ہیں: جی ہاں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میّت نکال لاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر کوئی مسلمان مرد فوت ہو جائے اس کے جنازہ پر چالیس ایسے آدمی شریک ہو جائیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے نہ ہوں تو اللہ ان کی سفارش اس میّت کے حق میں قبول فرماتے ہیں۔

۳۸۳: باب فِيْمَنْ يُثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرٌ اَوْ شَرٌّ مِنَ الْمَوْتٰى

باب: مُردوں میں سے جس کی بھلائی کی تعریف اور بُرائی بیان کی جائے

(۲۲۰۰) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ کے گزرنے پر لوگوں نے اس کا ذکر خیر کے ساتھ کیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی اور دوسرا جنازہ گزرا تو اس کا ذکر برائی کے ساتھ کیا گیا تو اللہ کے نبی نے فرمایا واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں ایک جنازہ گزرا اور اس کی نیکی کی

وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ فِدًى لَكَ اَبِىْ وَاُمِّىْ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِىَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِىَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ۔

تعریف کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی اور دوسرا جنازہ گزرا تو اس کا ذکر برائی کے ساتھ کیا گیا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا ذکر تم نے بھلائی کے ساتھ کیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کا ذکر تم نے برائی کے ساتھ کیا اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی۔تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو' تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

(۲۲۰۱)وَحَدَّثَنِىْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِىُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِى ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِىِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَتَمُّ۔

(۲۲۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث دوسری اسناد سے بھی ذکر کی گئی ہے۔دوسری اسناد مذکور ہیں۔

۳۸۴:باب مَا جَاءَ فِىْ مُسْتَرِيْحٍ وَمُسْتَرَاحٍ مِّنْهُ

باب: آرام پانے والے یا اس سے راحت حاصل کرنے والے کے بیان میں

(۲۲۰۲)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِىٍّ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

(۲۲۰۲) حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام پایا گیا ہے۔صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: مؤمن آدمی دنیا کی مصیبتوں سے آرام پاتا ہے اور فاجر و بدکار آدمی سے بندے' شہر' درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

(۲۲۰۳)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ وَفِىْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ يَسْتَرِيْحُ مِنْ اَذَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ۔

(۲۲۰۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مؤمن نے) دنیا کی تکالیف اور مصائب سے اللہ کی رحمت کی طرف راحت حاصل کی۔

۳۸۵: باب فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ پر تکبیرات کہنے کے بیان میں

(۲۲۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

(۲۲۰۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اطلاع دی جس دن نجاشی کا انتقال ہوا۔ آپ ان کو لے کر عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور چار تکبیریں کہیں۔ (نمازِ جنازہ ادا کی)۔

(۲۲۰۵) وَحَدَّثَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ نَا عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ نَعَى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰى فَصَلّٰى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

(۲۲۰۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی موت کی خبر اُس کی موت کے دن دی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے لئے معافی مانگو۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ عیدگاہ میں صف باندھی۔ نمازِ جنازہ پڑھی اور اس پر چار تکبیرات کہیں۔

(۲۲۰۶) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ كَرِوَايَةِ عُقَيْلٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا۔

(۲۲۰۶) اس حدیث کی دوسری سند مذکور ہے۔

(۲۲۰۷) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلَى اَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا۔

(۲۲۰۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھی تو اس پر چار تکبیرات کہیں۔

(۲۲۰۸) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلّٰهِ صَالِحٌ اَصْحَمَةُ فَقَامَ فَاَمَّنَا وَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

(۲۲۰۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن اللہ کا نیک بندہ اصحمہ فوت ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہماری امامت کی اور اس پر نماز پڑھی۔

(۲۲۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ

(۲۲۰۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ۔

ﷺ نے فرمایا تمہارا بھائی فوت ہو چکا ہے کھڑے ہو جاؤ اور اس پر نماز پڑھو۔ ہم کھڑے ہوئے اور ہم نے دو صفیں بنائیں۔

(۲۲۱۰) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ يَعْنِي النَّجَاشِيَّ وَفِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اِنَّ اَخَاكُمْ۔

(۲۲۱۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی یعنی نجاشی فوت ہو گیا۔ کھڑے ہو جاؤ اور اس پر نماز جنازہ پڑھو۔

۳۸۶: باب الصَّلَاةُ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر نمازِ جنازہ کے بیان میں

(۲۲۱۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا قَالَ الثِّقَةُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ حَسَنٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ انْتَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى قَبْرٍ رَطْبٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَ صَفُّوْا خَلْفَهٗ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا قُلْتُ لِعَامِرٍ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

(۲۲۱۱) حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر دفن کے بعد نمازِ جنازہ ادا کی اور اس پر چار تکبیرات کہیں۔ ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نئی قبر پر پہنچے اور اس پر نماز جنازہ ادا کی اور صحابہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرات کہیں۔

(۲۲۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الرَّبِيْعِ وَاَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا نَا شُعْبَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا۔

(۲۲۱۲) اس حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۲۲۱۳) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ جَمِيْعًا عَنْ وَهْبِ ابْنِ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنِي اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ قَالَ نَا

(۲۲۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی اور چار تکبیرات کہیں۔

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ فِىْ صَلٰوتِهٖ عَلَى الْقَبْرِ نَحْوَ حَدِيْثِ الشَّيْبَانِىِّ لَيْسَ فِىْ حَدِيْثِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

(۲۲۱۴)وَحَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِىُّ قَالَ نَا غُنْدَرٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ صَلّٰى عَلٰى قَبْرٍ۔

(۲۲۱۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

(۲۲۱۵)وَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِىُّ وَاَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ الْجَحْدَرِىُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِىْ كَامِلٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِىِّ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَآءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِىْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ دُلُّوْنِىْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِىْ عَلَيْهِمْ۔

(۲۲۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک (عورت مسجد کی خدمت کیا کرتی تھی یا ایک جوان' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گم پایا تو اس کے متعلق سوال کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔ فرمایا گویا کہ انہوں نے اس کے معاملہ کو اہمیت نہ دی' تو آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر کی رہنمائی کرو۔ آپ کو بتایا گیا تو آپ نے اس پر نماز پڑھی پھر فرمایا یہ قبریں ان پر اندھیرے سے بھری ہوئی تھیں۔ بے شک اللہ ان کو میری نماز کی وجہ سے روشن کر دے گا۔

(۲۲۱۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِ نَا اَرْبَعًا وَاِنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا۔

(۲۲۱۶) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازوں پر چار تکبیرات کہتے تھے اور ایک دفعہ پانچ تکبیرات کہیں تو میں نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرات کہتے تھے۔ (لیکن پانچ تکبیرات اب بالاجماع منسوخ ہیں)

۳۸۷: باب الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کیلئے کھڑے ہو جانے کے بیان میں

(۲۲۱۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ۔

(۲۲۱۷) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لئے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ تم سے آگے چلا جائے یا رکھ دیا جائے۔

(۲۲۱۸)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح

(۲۲۱۸) اس حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں' حضرت عامر بن

47

وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَاابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى تُخَلِّفَهٗ اَوْ تُوْضَعَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُخَلِّفَهٗ۔

ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ چلنے والا نہ ہو تو چاہئے کہ ٹھہر جائے یہاں تک کہ جنازہ آگے چلا جائے یا آگے جانے سے پہلے رکھ دیا جائے۔

(۲۲۱۹)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ جَمِيْعًا عَنْ اَيُّوْبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِيْنَ يَرَاهَا حَتّٰى تُخَلِّفَهٗ اِنْ كَانَ غَيْرَ مُتَّبِعِهَا۔

(۲۲۱۹) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جنازہ (آتا ہوا) دیکھے تو کھڑا ہو جائے۔ یہاں تک کہ وہ آگے چلا جائے اگر اس کے ساتھ جانے کا ارادہ نہ ہو۔

(۲۲۲۰)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰى تُوْضَعَ۔

(۲۲۲۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کے ساتھ جاؤ تو اُس کو اُتار کر رکھنے سے پہلے مت بیٹھو۔

(۲۲۲۱)وَ حَدَّثَنِيْ سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔

(۲۲۲۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ جو جنازہ کے ساتھ جائے وہ اس کو رکھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔

(۲۲۲۲)وَ حَدَّثَنِيْ سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ

(۲۲۲۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا اس کی وجہ سے آپ کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت گھبراہٹ

فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا۔

ہے جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

(۲۲۲۳)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهٖ حَتّٰى تَوَارَتْ۔

(۲۲۲۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے لئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ وہ چھپ گیا۔

(۲۲۲۴)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَيْضًا اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ حَتّٰى تَوَارَتْ۔

(۲۲۲۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک یہودی کے جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ وہ چھپ گیا۔

(۲۲۲۵)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا۔

(۲۲۲۵) حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما قادسیہ میں تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا وہ دونوں کھڑے ہو گئے تو ان سے کہا گیا کہ یہ اسی زمین والوں میں سے ہے یعنی کافر ہے۔ تو ان دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ وہ یہودی ہے۔ تو آپ نے فرمایا کیا (اس میں) روح نہ تھی۔

(۲۲۲۶)وَحَدَّثَنِيْهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْهِ فَقَالَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَّتْ عَلَيْنَا جَنَازَةٌ۔

(۲۲۲۶) دوسری سند ذکر کر دی ہے اس میں ہے کہ اعمش اور عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہمارے پاس سے جنازہ گزرا۔

۳۸۸: باب نَسْخِ قِيَامِ الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہونے کے منسوخ ہونے کے بیان میں

(۲۲۲۷)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ

(۲۲۲۷) حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا اور ہم ایک

اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِىْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِىْ جَنَازَةٍ قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ فَقَالَ لِىْ مَا يُقِيْمُكَ فَقُلْتُ اَنْتَظِرُ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ لِمَا يُحَدِّثُ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىُّ فَقَالَ نَافِعٌ فَاِنَّ مَسْعُوْدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِىْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ۔

جنازہ کے ساتھ کھڑے تھے اور حضرت نافع بیٹھے ہوئے جنازہ کے رکھے جانے کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا: تجھے کس چیز نے کھڑا کیا؟ تو میں نے کہا: میں جنازہ رکھے جانے کا انتظار کر رہا ہوں۔ اس حدیث کی وجہ سے جو ابوسعید بیان کرتے ہیں۔ تو نافع نے کہا مجھے مسعود بن حکم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے۔

(۲۲۲۸)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَابْنُ اَبِىْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ الثَّقَفِىِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِىُّ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ مَسْعُوْدَ بْنَ الْحَكَمِ الْاَنْصَارِىَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِىَّ ابْنَ اَبِىْ طَالِبٍ يَقُوْلُ فِىْ شَاْنِ الْجَنَائِزِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَاِنَّمَا حَدَّثَ بِذٰلِكَ لِاَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ رَاٰى وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتّٰى وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ۔

(۲۲۲۸) حضرت مسعود بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنازوں کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پھر بیٹھ گئے۔ یہ حدیث اس لئے روایت کی کیونکہ نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقد بن عمرو کو دیکھا کہ وہ جنازہ کے رکھے جانے تک کھڑے رہے۔

(۲۲۲۹)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۲۲۲۹) اس حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۲۲۳۰)وَحَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ مَسْعُوْدَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِىْ فِى الْجَنَازَةِ۔

(۲۲۳۰) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔ یعنی جنازے میں۔

(۲۲۳۱)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِىُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۲۲۳۱) اس حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

۳۸۹: باب الدُّعَاءُ لِلْمَيِّتِ فِى الصَّلٰوةِ

باب: نمازِ جنازہ میں میت کے لئے دعا کرنے کے بیان میں

(۲۲۳۲)وَحَدَّثَنِی هٰرُوْنُ ابْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَیِّتَ ح وَحَدَّثَنِی عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَیْضًا۔

(۲۲۳۲)حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔تو میں نے آپ کی دعاؤں میں سے یاد کیا۔ آپ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ (ترجمہ) یا اللہ اس کو بخش اور رحم کر اور اسے عافیت عطا فرما اور اسے معاف فرما اور اس کے اترنے کو مکرم بنا دے اور اس کی قبر کشادہ فرما اور اسے پانی' برف اور اولوں سے دھو دے اور اس کے گناہوں کو اس طرح صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرما اور گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر سے بچا اور جہنم کے عذاب سے بچا۔ یہاں تک کہ میں نے خواہش کی کہ یہ میت میری ہوتی۔

(۲۲۳۳)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ نَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ بِالْاِسْنَادَیْنِ جَمِیْعًا نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ وَهْبٍ۔

(۲۲۳۳)اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۲۲۳۴)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ کِلَاهُمَا عَنْ عِیْسَی بْنِ یُوْنُسَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ الْحِمْصِیِّ ح وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِی الطَّاهِرِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَصَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَآءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّیْتُ اَنْ لَّوْ کُنْتُ اَنَا الْمَیِّتَ لِدُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی ذٰلِكَ الْمَیِّتِ۔

(۲۲۳۴)حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پر پڑھا اور آپ یہ دعا پڑھی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَآءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ عوف کہتے ہیں میں نے خواہش کی کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کے لئے میں ہی مردہ ہوتا اس میت کی جگہ۔

۳۹۰: باب اَيْنَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ

باب: نمازِ جنازہ میں امام میت کے کس حصہ کے سامنے کھڑا ہو؟

(۲۲۳۵)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيْمِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلّٰى عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَآءُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهَا وَسْطَهَا۔

(۲۲۳۵) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نمازِ جنازہ اُمّ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پڑھی اور وہ نفاس والی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ کے لئے اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

(۲۲۳۶)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ح وَحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرُوْا اُمَّ كَعْبٍ۔

(۲۲۳۶) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ لیکن اس میں اُمّ کعب کا ذکر نہیں کیا۔

(۲۲۳۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّیُّ قَالَا نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ كُنْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُلَامًا فَكُنْتُ اَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا يَمْنَعُنِیْ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا اَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ اَسَنُّ مِنِّیْ وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى امْرَاَةٍ مَاتَتْ فِیْ نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الصَّلَاةِ وَسْطَهَا وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلٰوةِ وَسْطَهَا۔

(۲۲۳۷) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نوعمر لڑکا تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث یاد کرتا تھا اور مجھے بولنے سے وہاں موجود مجھ سے زیادہ عمر والوں کے علاوہ کوئی چیز مانع نہ تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک ایسی عورت کی نمازِ جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہوگئی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں اس کے درمیان کھڑے ہوئے۔

۳۹۱: باب رُكُوْبُ الْمُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ اِذَا انْصَرَفَ

باب: نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد سواری پر سوار ہو کر واپس آنے کے بیان میں

(۲۲۳۸)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا وَقَالَ يَحْيٰى اَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ

(۲۲۳۸) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ننگی پیٹھ والا گھوڑا لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ابن دحداح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ سے واپسی پر سوار ہوئے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد

ﷺ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهُ۔

پیدل چلتے تھے۔

(۲۲۳۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ اُتِيَ بِفَرَسٍ عُرْيٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ وَنَسْعٰى خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ اَوْ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ اَوْ قَالَ شُعْبَةُ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ۔

(۲۲۳۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز جنازہ ادا کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ننگی پیٹھ والا گھوڑا لایا گیا۔ اس کو ایک آدمی نے پکڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے۔ اس نے دوڑنا شروع کر دیا۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوڑتے ہوئے آ رہے تھے۔ قوم میں سے ایک آدمی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن دحداح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے جنت میں کتنے خوشے لٹکنے والے ہیں۔

۳۹۲: باب فِي اللَّحْدِ نَصَبُ اللَّبِنِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت پر لحد میں اینٹیں لگانے کے بیان میں

(۲۲۴۰)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمِسْوَرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ اِلْحَدُوْالِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۲۲۴۰) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مرض وفات میں فرمایا: میرے لئے قبر لحد بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قبر بنائی گئی تھی۔

۳۹۳: باب جَعَلَ الْقَطِيْفَةَ فِي الْقَبْرِ

باب: قبر میں چادر ڈالنے کے بیان میں

(۲۲۴۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا غُنْدَرٌ وَوَكِيْعٌ جَمِيْعًا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا اَبُوْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِيْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطِيْفَةٌ حَمْرَآءُ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ جَمْرَةَ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَ اَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ مَاتَا بِسَرَخْسَ۔

(۲۲۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں سرخ چادر ڈال دی گئی تھی۔

۳۹۴: باب الْاَمْرُ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

باب: قبر کو برابر کرنے کے حکم کے بیان میں

(۲۲۴۲)حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍ و قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ ابْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُ و بْنُ الْحَارِثِ فِیْ رِوَایَةِ اَبِی الطَّاهِرِ اَنَّ اَبَ عَلِیِّ الْهَمْدَانِیَّ حَدَّثَهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ هٰرُوْنَ اَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ شُفَیٍّ حَدَّثَهٗ قَالَ کُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ بُرُوْدِسَ فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَّنَا فَاَمَرَنَا فُضَالَةُ بِقَبْرِهٖ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَاْمُرُ بِتَسْوِیَتِهَا۔

(۲۲۴۲) حضرت ثمامہ بن شفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ مقام رودس ملک روم میں تھے۔ ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہوگیا۔ تو حضرت فضالہ نے اس کی قبر کا حکم دیا جب وہ برابر کر دی گئی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبروں کو ہموار کرنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

(۲۲۴۳)حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی وَاَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ یَحْیٰی اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُکَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ۔

(۲۲۴۳) حضرت ابو ہیاج اسدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تجھے اس کام کے لئے نہ بھیجوں جس کام کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ تو کسی صورت کو مٹائے بغیر نہ چھوڑ اور نہ کسی بلند قبر کو برابر کئے بغیر۔

(۲۲۴۴)وَ حَدَّثَنِیْهِ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ قَالَ نَا یَحْیٰی وَهُوَ الْقَطَّانُ قَالَ نَا سُفْیَانُ قَالَ نَا حَبِیْبٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهَا۔

(۲۲۴۴) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے الفاظ کا فرق ہے۔

۳۹۵: باب النَّهْیِ عَنْ تَجْصِیْصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَیْهِ

باب: پختہ قبر بنانے اور اُس پر عمارت تعمیر کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۲۲۴۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْهِ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْهِ۔

(۲۲۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ بنانے اور ان پر بیٹھنے اور ان پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۴۶)وَ حَدَّثَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۲۴۶) اس سند سے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

(۲۲۴۷)وَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ

(۲۲۴۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُهِیَ عَنْ تَقْصِيْصِ الْقُبُوْرِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونے وغیرہ سے پختہ بنانے سے منع فرمایا۔

۳۹۶: باب النَّهْیِ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَی الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ

باب: قبر پر بیٹھنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ممانعت کے بیان میں

(۲۲۴۸) وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ۔

(۲۲۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی انگارے پر بیٹھ جائے اس کے کپڑے جل جائیں اور اس کا اثر اس کی کھال تک پہنچے یہ اس کے لئے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

(۲۲۴۹) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ ح وَحَدَّثَنِيْهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۲۲۴۹) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۲۲۵۰) وَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَاثِلَةَ عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا۔

(۲۲۵۰) حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبور پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔

(۲۲۵۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْبَجَلِیُّ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا۔

(۲۲۵۱) حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبور کی طرف نماز ادا نہ کرو اور نہ ان پر بیٹھو۔

۳۹۷: باب الصَّلٰوةُ عَلَی الْجَنَازَةِ فِی الْمَسْجِدِ

باب: نمازِ جنازہ مسجد میں ادا کرنے کے بیان میں

(۲۲۵۲) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِیُّ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَ عَلِیٌّ نَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَمَرَتْ اَنْ يُّمَرَّ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی

(۲۲۵۲) حضرت عباد بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ مسجد میں لایا جائے تا کہ اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔ لوگوں نے اس بات پر تعجب کیا تو سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم لوگ کتنی جلدی بھول گئے کہ رسول اللہ صلی

الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا اَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَآءِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ۔

اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ہی پڑھائی تھی۔

(۲۲۵۳)وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَمُرُّوْا بِجَنَازَتِهٖ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوْا فَوُقِفَ بِهٖ عَلٰى حُجَرِهِنَّ يُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ اُخْرِجَ بِهٖ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِيْ كَانَ اِلَى الْمَقَاعِدِ فَبَلَغَهُنَّ اَنَّ النَّاسَ عَابُوْا ذٰلِكَ وَقَالُوْا مَا كَانَتِ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَآئِشَةَ فَقَالَتْ مَا اَسْرَعَ النَّاسَ اِلٰى اَنْ يَعِيْبُوْا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهٖ عَابُوْا عَلَيْنَا اَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَآءَ اِلَّا فِيْ جَوْفِ الْمَسْجِدِ قَالَ مُسْلِمٌ سُهَيْلُ بْنُ دَعْدٍ وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَآءِ اُمُّهٗ بَيْضَآءُ۔

(۲۲۵۳) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے پیغام بھجوایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں سے لے کر گزرو تا کہ وہ بھی نماز جنازہ ادا کرلیں۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور ان کے حجروں کے آگے جنازہ روک دیا تا کہ وہ اس پر نماز جنازہ ادا کرلیں۔ پھر ان کو باب الجنائز سے نکالا گیا جو مقاعد کی طرف تھا۔ پھر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ خبر پہنچی کہ لوگوں نے اس کو عیب جانا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ جنازوں کو مسجد میں داخل نہیں کیا جاتا تھا۔ یہ بات جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی تو انہوں نے کہا لوگ ناواقفیت کی بنا پر اس بات کو معیوب سمجھ رہے ہیں اور ہم پر جنازہ کے مسجد میں گزارنے کی وجہ سے عیب لگا رہے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد کے اندر ہی پڑھا تھا۔

(۲۲۵۴)وَ حَدَّثَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَآءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ۔

(۲۲۵۴) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جنازہ مسجد میں لے آؤ تا کہ میں ان پر نماز جنازہ پڑھوں۔ لوگوں نے اس بات پر تعجب کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دو بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کا جنازہ مسجد میں پڑھا تھا۔

۳۹۸: باب مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْقُبُوْرِ وَالدُّعَاءُ لِاَهْلِهَا

باب: قبور میں داخل ہوتے وقت اہل قبور کیلئے کیا دعا پڑھی جائے؟

(۲۲۵۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ

(۲۲۵۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میری باری کی رات ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْاٰخَرَانِ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِیْكٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَیْلَتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ وَلَمْ یَقُلْ قُتَیْبَةُ قَوْلَهٗ وَاَتَاكُمْ۔

رات کے آخری حصہ میں بقیع قبرستان کی طرف تشریف لے جاتے اور فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ''تمہارے اوپر سلام ہو اے مؤمنو کے گھر والو! تمہارے ساتھ کیا گیا وعدہ آ چکا جو کل پاؤ گے یا ایک مدت کے بعد اور ہم اگر اللہ (عزوجل) نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں اور اللہ (عزوجل) بقیع الغرقد والوں کی مغفرت فرما۔'' قتیبہ نے وَاَتَاكُمْ کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

(۲۲۵۶) وَ حَدَّثَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِیْدِ الْاَیْلِیُّ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِیْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَیْسٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تُحَدِّثُ فَقَالَتْ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَ عَنِّیْ قُلْنَا بَلٰی ح وَحَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ حَجَّاجًا الْاَعْوَرَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَیْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ قَالَ یَوْمًا اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّیْ وَعَنْ اُمِّیْ قَالَ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ یُرِیْدُ اُمَّهُ الَّتِیْ وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّیْ وَعَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا بَلٰی قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَیْلَتِیَ الَّتِیْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْهَا عِنْدِیْ انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَآءَهٗ وَخَلَعَ نَعْلَیْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَیْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهٖ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ یَلْبَثْ اِلَّا رَیْثَ مَا ظَنَّ اَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَاَخَذَ رِدَآءَهٗ رُوَیْدًا رُوَیْدًا وَانْتَعَلَ رُوَیْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَیْدًا فَخَرَجَ ثُمَّ اَجَافَهٗ رُوَیْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِیْ فِیْ رَاْسِیْ وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِیْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلٰی اِثْرِهٖ حَتّٰی جَآءَ الْبَقِیْعَ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ

(۲۲۵۶) حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن کہا: کیا میں آپ کو اپنی اور اپنی ماں کے ساتھ بیتی ہوئی بات نہ سناؤں۔ ہم نے گمان کیا کہ وہ ماں سے اپنی جننے والی ماں مراد لے رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا تم کو میں اپنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیتی ہوئی بات نہ سناؤں۔ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میری باری کی رات میں تھے کہ آپ نے کروٹ لی اور اپنی چادر اوڑھ لی اور جوتے اتارے اور ان کو اپنے پاؤں کے پاس رکھ دیا اور اپنی چادر کا کنارہ اپنے بستر پر بچھایا اور لیٹ گئے اور آپ اتنی ہی دیر ٹھہرے کہ آپ نے گمان کر لیا کہ میں سو چکی ہوں۔ آپ نے آہستہ سے اپنی چادر لی اور آہستہ سے جوتا پہنا اور آہستہ سے دروازہ کھولا اور باہر نکلے پھر اس کو آہستہ سے بند کر دیا۔ میں نے اپنی چادر اپنے سر پر اوڑھی اور اپنا ازار پہنا اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی۔ یہاں تک کہ آپ بقیع میں پہنچے اور کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہونے کو طویل کیا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین بار اٹھایا۔ پھر آپ واپس لوٹے اور میں بھی لوٹی آپ تیز چلے تو میں بھی تیز چلنے لگی۔ آپ دوڑے تو میں بھی دوڑی۔ آپ پہنچے تو میں بھی پہنچی۔ میں آپ سے سبقت لے گئی اور داخل ہوتے ہی لیٹ گئی۔ آپ تشریف لائے تو فرمایا اے عائشہ! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تمہارا سانس پھول رہا ہے۔ میں نے کہا کچھ نہیں آپ نے فرمایا تم بتا دو ورنہ مجھے

فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشُ حَشْيًا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَیْءَ قَالَ لَتُخْبِرِيْنِيْ اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَاَيْتُ اَمَامِيْ قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِيْ فِيْ صَدْرِيْ لَهْدَةً اَوْجَعَتْنِيْ ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمُهُ اللّٰهُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ حِيْنَ رَاَيْتِ فَنَادَانِيْ فَاَخْفَاهُ مِنْكِ فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَاْتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ اَقُوْلُ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْلِي اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

(۲۲۵۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ وَفِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔

باریک بین خبردار یعنی اللہ تعالیٰ خبر دے دے گا۔تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔پھر پورے قصہ کی خبر میں نے آپ کو دے دی۔فرمایا میں اپنے آگے آگے جو سیاہ سی چیز دیکھ رہا تھا وہ تو تھی۔میں نے عرض کیا جی ہاں۔تو آپ نے میرے سینہ پر (از راہ محبت) مارا جس کی مجھے تکلیف ہوئی پھر فرمایا تو نے خیال کیا کہ اللہ اور اس کا رسول تیرا حق دبا لے گا۔فرماتی ہیں جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہیں اللہ تو اس کو خوب جانتا ہے۔آپ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے جب تو نے دیکھا تو مجھے پکارا اور تجھ سے چھپایا تو میں نے بھی تم سے چھپانے ہی کو پسند کیا اور وہ تمہارے پاس اس لئے نہیں آئے کہ تو نے اپنے کپڑے اتار دیئے تھے اور میں نے گمان کیا کہ تو سو چکی ہے اور میں نے تجھے بیدار کرنا پسند نہ کیا میں نے یہ بھی خوف کیا کہ تم گھبرا جاؤ گی۔جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ کے ربّ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ بقیع تشریف لے جائیں اور ان کے لئے مغفرت مانگیں۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کیسے کہوں؟ آپ نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ کہو: ''سلام ہے ایماندار گھر والوں پر اور مسلمانوں اللہ ہم سے آگے جانے والوں پر رحمت فرمائے اور پیچھے جانے والوں پر، ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔''

(۲۲۵۷) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا سکھاتے تھے، جب صحابہ قبرستان کی طرف جاتے تھے۔پس ان میں سے کہنے والا کہتا۔ابوبکر کی روایت میں اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ اور زہیر کی روایت میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (ترجمہ) تم پر سلامتی ہو اے مؤمنوں اور مسلمانوں کے گھروں والے اور ہم تم سے ان شاء اللہ ملنے والے ہیں۔ہم اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہیں۔

۳۹۹: باب اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ

باب: نبی کریم ﷺ کا اپنے ربّ عزوجل سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگنے کے بیان میں

(۲۲۵۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي بْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي۔

(۲۲۵۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے استغفار کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت نہ دی گئی اور میں نے ان کی قبر (پر جانے) کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی گئی۔

(۲۲۵۹)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ۔

(۲۲۵۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو رو پڑے اور آپ کے اردگرد والے بھی رو پڑے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے ان کے لئے مغفرت مانگنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی گئی اور میں نے اللہ سے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی تو مجھے اجازت دے دی گئی۔ پس قبور کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت یاد کراتی ہیں۔

(۲۲۶۰)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَهُوَ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

(۲۲۶۰) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا ان کی زیارت کرو اور میں نے تمہیں قربانیوں کا گوشت تین دنوں سے زیادہ روکنے سے منع فرمایا تھا۔ پس جب تک چاہو رکھ سکتے ہو۔ میں نے تم کو مشکیزہ کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا مگر اب تمام برتنوں سے پیو ہاں نشہ لانے والی چیزیں نہ پیا کرو۔

(۲۲۶۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ الشَّكُّ مِنْ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي

(۲۲۶۱) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِىْ سِنَانٍ۔

۴۰۰:باب تَرْكُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهٗ

باب: خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کرنے کے بیان میں

(۲۲۶۲)حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ اَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

(۲۲۶۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے آدمی کا جنازہ لایا گیا۔ جس نے اپنے آپ کو چوڑے تیر سے مار ڈالا تھا۔ تو آپ نے اس پر نمازِ جنازہ نہ پڑھی۔

خُلاصَۃُ البَاب : اس کتاب کی احادیث سے مندرجہ ذیل امور معلوم ہوئے: (۱) موت کے وقت کلمہ کی تلقین کرنا چاہئے یعنی اس کے پاس کلمہ کا ذکر کیا جائے۔ (۲) جب آدمی مر جائے تو اس کی آنکھیں بند کر دینی چاہئیں اسی طرح باقی جسم کے اعضاء بھی سیدھے کر دیئے جائیں منہ باندھ دیا جائے۔ (۳) مردہ کو غسل طاق مرتبہ دیا جائے اور پانی میں بیری کے پتے ملائے جائیں اور آخری مرتبہ کافور ملایا جائے۔ میت کو غسل دینا واجب ہے۔ (۴) غسل سے پہلے وضو کے اعضاء دھوئے جائیں۔ (۵) کفن مرد کو تین کپڑوں میں اور عورت کو پانچ کپڑوں میں اچھے اور عمدہ کپڑوں سے دیا جائے۔ (۶) میت پر رونے کی وجہ سے (اگر وہ بھی اپنی زندگی میں اس پر عمل پیرا رہا ہو تو) میت کو عذاب ہوتا ہے۔ (۷) نوحہ کرنا یعنی آواز کے ساتھ رونا بین کرنا بھی منع ہے۔ البتہ غم کا اثر ہونا طبعی امر ہے۔ (۸) عذاب قبر برحق ہے۔ (۹) نمازِ جنازہ میں شرکت کرنے والے کو ایک قیراط اور دفن تک ساتھ رہنے والے کو دو قیراط کا ثواب ہوتا ہے۔ (۱۰) نمازِ جنازہ میں چار تکبیرات ہیں۔ (۱۱) نمازِ جنازہ دُعا ہے جو میت کے لئے کی جاتی ہے۔ (۱۲) جنازہ کو رکھنے سے پہلے ساتھ جانے والے کو نہ بیٹھنا مستحب ہے اور اسی طرح جنازہ کے آگے نہ چلا جائے بلکہ پیچھے پیچھے دل ہی دل میں ذکر کرتے ہوئے آئیں۔ (۱۳) جنازہ کی تیاری اور دفن وغیرہ میں جلدی کرنا چاہئے۔ (۱۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر لحد والی تھی۔ (۱۵) مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱۶) زیارتِ قبور کے لئے قبرستان جانا باعث سعادت لیکن وہاں جا کر رسومات و بدعات کرنا سخت گناہ ہے۔ (۱۷) عورتوں کے لئے قبرستان جانا منع ہے۔ (۱۸) قبرستان جا کر وہاں مدفون لوگوں کے لئے استغفار کرنا چاہئے اور ان کو ایصال ثواب بھی کرنا چاہئے۔ (۱۹) مرنے والے کا ذکر نیکی اور بھلائی کے ساتھ کیا جائے۔ (۲۰) خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ میں معزز حضرات شریک نہ ہوں۔ (۲۱) قبروں کو اونچا کرنا اور ان پر عمارتیں اور قبے بنانا منع ہے۔ ہاں نشان کے طور پر کوئی چیز رکھ سکتے ہیں۔ (۲۲) جنازہ میں شرکت کے بعد سواری پر سوار ہو کر واپس آنا جائز ہے۔ (۲۳) بلاضرورت پختہ قبر بنانا ممنوع ہے۔

کتاب الزکوٰۃ

۴۰۱: باب لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَقَ صَدَقَةٌ

باب: پانچ اوسق سے کم غلہ میں زکوٰۃ نہیں۔

(۲۲۶۳) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

(۲۲۶۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم غلہ میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ ہے۔

(۲۲۶۴) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۲۲۶۴) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۲۲۶۵) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَأَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

(۲۲۶۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کی پانچ اُنگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(۲۲۶۶) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

(۲۲۶۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اوسق (غلہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

(۲۲۶۷) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ۔

(۲۲۶۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور نہ غلہ میں۔

(۲۲۶۸)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِى ابْنَ مَهْدِىٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِىْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

(۲۲۶۸)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلّہ میں اور کھجور میں زکوٰۃ اس وقت نہیں جب تک پانچ اوسق نہ ہو جائیں اور نہ پانچ اُونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ ہے۔

(۲۲۶۹)وَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِىٍّ۔

(۲۲۶۹)اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۲۲۷۰)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا الثَّوْرِىُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بْنِ مَهْدِىٍّ وَيَحْيَى ابْنِ اٰدَمَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ ثَمَرٍ۔

(۲۲۷۰)اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے لیکن اس میں کھجور کی جگہ پھل کا لفظ ہے۔

(۲۲۷۱)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَهَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عِيَاضُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ۔

(۲۲۷۱)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاندی کے پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور اُونٹوں میں پانچ اُونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور کھجور کے پانچ اوسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

۴۰۲: باب مَا فِيْهِ الْعُشْرَ اَوْ نِصْفُ الْعُشْرَ

باب: کن چیزوں میں عشر اور کن میں نصف عشر ہے؟

(۲۲۷۲)وَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنُ سَرْحٍ وَهَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَالْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سُقِىَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

(۲۲۷۲)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو (کھیتی) نہروں یا بارش سے سیراب ہوتی ہے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جو اُونٹ لگا کر سینچی جائے اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔

۴۰۳: باب لَا زَكٰوةَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِىْ

باب: مسلمان پر غلام اور گھوڑے کی

عَبْدِهِ وَفَرَسِهِ — زکوٰۃ نہیں ہے

(۲۲۷۳)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهِ وَلَا فِيْ فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

(۲۲۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے غلام اور اس کے گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۲۲۷۴)وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ نَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَمْرٌو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ زُهَيْرٌ يَبْلُغُ بِهِ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

(۲۲۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

(۲۲۷۵)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ كُلُّهُمْ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۲۲۷۵) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۲۲۷۶)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ. وَهٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالُوْا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ۔

(۲۲۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے ہاں صدقہ فطر واجب ہے۔ (جو برائے تجارت ہو اس کا فطرانہ واجب ہے)۔

۴۰۴: باب فِيْ تَقْدِيْمِ الزَّكَاةِ وَمَنْعِهَا

باب: زکوٰۃ پہلے ادا کرنے اور اسے روکنے کے بیان میں

(۲۲۷۷)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ نَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ

(۲۲۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے عرض کیا (واپسی پر) کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید، عباس چچا رسول رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ روک لی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل تو اس کا بدلہ لے رہا ہے کہ وہ فقیر تھا، اللہ نے اس کو غنی کر دیا اور خالد پر تم ظلم کرتے ہو اس نے زرہیں اور ہتھیار تک اللہ کی راہ میں دے دیئے ہیں رہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کی زکوٰۃ اور

فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ۔

اس کا دوگنا میرے ذمہ ہے۔ پھر فرمایا اے عمر کیا تم نہیں جانتے کہ چچا باپ کے برابر ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب: ان ابواب کی احادیث میں زکوٰۃ کا نصاب بتایا گیا ہے کہ زکوٰۃ چاندی کے پانچ اوقیہ سے کم پر اور اُونٹوں میں پانچ سے کم پر اور غلّہ میں بھی پانچ اوسق سے کم پر واجب نہیں ہوتی۔ اس سے اگر بڑھ جائے تو غلّہ وغیرہ میں عشر یعنی دسواں حصہ اور اگر پانی کھینچ کر لگایا جائے تو بیسواں حصہ اور چاندی' سونا اور نقدی میں سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ اُونٹوں کا نصاب پانچ سے کم پر نہیں زیادہ پر کافی تفصیل ہے۔ لیکن زکوٰۃ کی فرضیت کے لئے شرط سال کا گزرنا اور مال کا ضرورت اصلیہ سے زائد ہونا ہے۔

۴۰۵: باب زَكٰوةُ الْفِطْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ التَّمَرِ وَالشَّعِيْرِ

باب: صدقۃ الفطر مسلمانوں پر کھجور اور جو سے ادا کرنے کے بیان میں

(۲۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(۲۲۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر رمضان کے بعد لوگوں پر کھجور سے ایک صاع یا جو سے ایک صاع واجب کی ہے۔ ہر مسلمان آزاد یا غلام مرد یا عورت پر۔

(۲۲۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ۔

(۲۲۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کھجور یا جو سے ایک صاع ہر غلام' آزاد' چھوٹے' بڑے پر واجب کیا ہے۔

(۲۲۸۰) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

(۲۲۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ آزاد' غلام' مرد' عورت پر کھجور یا جو سے ایک صاع واجب کیا ہے۔ لوگوں نے اس کی قیمت کے اعتبار سے نصف صاع گندم مقرر کر لی۔

(۲۲۸۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ

(۲۲۸۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کھجور یا جو سے ایک صاع کا حکم دیا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگوں نے اس کی جگہ گندم کے دو مد مقرر کر لئے۔

فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ۔

(۲۲۸۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ اَوْ رَجُلٍ اَوِامْرَاَةٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ۔

(۲۲۸۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر نفس پر آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت' چھوٹا ہو یا بڑا جو یا کھجور سے ایک صاع صدقۃ الفطر واجب کیا ہے۔

(۲۲۸۳)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ۔

(۲۲۸۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صدقۃ الفطر ایک صاع کھانے یعنی گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش نکالا کرتے تھے۔

(۲۲۸۴)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا دَاوٗدُ يَعْنِی ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ اِذَا كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ حَتّٰی قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا حَآجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اَنْ قَالَ اِنِّیْ اُرٰی اَنْ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَآءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهٗ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهٗ اَبَدًا مَا عِشْتُ۔

(۲۲۸۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے۔ تو ہم صدقۃ الفطر ہر چھوٹے اور بڑے' آزاد یا غلام کی طرف سے ایک صاع کھانے سے یا ایک صاع پنیر سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع کشمش سے نکالا کرتے تھے۔ ہم ہمیشہ اسی طرح نکالتے رہے کہ ہمارے پاس حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج یا عمرہ کرنے کے لئے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر (بیٹھ کر) لوگوں سے گفتگو کی اور اس گفتگو میں یہ بھی کہا کہ میرے خیال میں ملک شام کے سرخ گیہوں کے دو مد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ تو لوگوں نے اسی کو لے لیا۔ یعنی اسی طرح عمل شروع کر دیا۔ ابوسعید فرماتے ہیں بہر حال میں تو ہمیشہ اسی طرح ادا کرتا رہا جس طرح ادا کرتا تھا۔ جب تک میں زندہ رہا۔

(۲۲۸۵)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ

(۲۲۸۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے تین قسموں سے ایک صاع صدقہ

الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوةَ الْفِطْرِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْنَا عَنْ کُلِّ صَغِیْرٍ وَ کَبِیْرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوْكٍ مِنْ ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ کَذٰلِكَ حَتّٰی کَانَ مُعَاوِیَةُ فَرَاٰی اَنَّ مُدَّیْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهٗ کَذٰلِكَ۔

الفطر ادا کرتے تھے۔ کھجور سے ایک صاع' پنیر سے ایک صاع اور جو سے ایک صاع۔ ہم ہمیشہ اسی طرح ادا کرتے رہے کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیال کیا کہ گندم سے دو مد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ ابوسعید فرماتے ہیں بہرحال میں تو ہمیشہ اسی طرح ادا کرتا رہا۔

(۲۲۸۶)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ عِیَاضِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ الْاَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِیْرِ۔

(۲۲۸۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صدقۃ الفطر تین قسم کی چیزوں سے ادا کرتے تھے پنیر' کھجور اور جو۔

(۲۲۸۷)وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ مُعَاوِیَةَ لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَةِ عِدْلَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ اَنْکَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ سَعِیْدٍ وَّقَالَ لَا اُخْرِجُ فِیْهَا اِلَّا الَّذِیْ کُنْتُ اُخْرِجُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِیْبٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ۔

(۲۲۸۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے گندم کے نصف صاع کو کھجور کے ایک صاع کے برابر قرار دیا تو ابوسعید نے انکار کیا اور فرمایا: میں تو اس میں نہیں نکالوں گا مگر میں تو جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نکالتا تھا۔ اس میں نکالوں گا کھجور سے ایک صاع یا کشمش یا جو یا پنیر سے ایک صاع۔

۴۰۶: باب الْاَمْرُ بِاِخْرَاجِ زَکَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب: نمازِ عید سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرنے کے حکم کے بیان میں

(۲۲۸۸)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِزَکٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوةِ۔

(۲۲۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقۃ الفطر لوگوں کی نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔

(۲۲۸۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ زَکٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ

(۲۲۸۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر لوگوں کے نماز (عید) کی طرف نکلنے سے پہلے نکالنے کا حکم دیا۔

تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوةِ۔

اَبِیْ ذُبَابٍ عَنْ عِیَاضِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ الْاَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِیْرِ۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس دونوں ابواب میں صدقۃ الفطر کے بارے میں احادیث وارد ہوئی۔ صدقۃ الفطر عید کے دن عیدالفطر کی نماز سے پہلے ادا کیا جائے۔ صدقۃ الفطر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے واجب ہے۔ ہر مسلمان صاحب نصاب پر واجب ہے۔ ہر نفس کی طرف سے کھجور' جو' کشمش وغیرہ اجناس میں سے ایک صاع غلّہ یا اس کی قیمت اور گندم نصف صاع یا اس کی قیمت۔

صاحب نصاب کی وضاحت

عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جن پر زکوٰۃ فرض ہوئی انہی پر صدقۃ الفطر واجب ہوتا ہے۔ صاحب نصاب اس آدمی کو کہتے ہیں جس کے پاس عام ضروریات سے زائد اتنی چیزیں یا پیسے ہوں کہ اگر ان سب کی قیمت لگائی جائے تو ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت بن جائے۔ جس کے پاس اتنی مالیت کا ساز و سامان ہو صاحب نصاب ہے اس پر زکوٰۃ تو نہیں لیکن صدقۃ الفطر واجب ہے۔ صدقۃ الفطر کسی غریب کو دیا جائے اور غریب اس کو کہتے ہیں جس کے پاس عام ضروریات زندگی سے اتنی چیزیں ہوں اگر ان کی قیمت جمع کی جائے تو ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت سے کم ہو۔ تو وہ اسلام کی تعلیمات کی رو سے غریب ہے اس کو زکوٰۃ' صدقۃ الفطر وغیرہ دیا جا سکتا ہے ورنہ امیر ہے اور صدقۃ الفطر اس کو دینا جائز نہیں۔

۴۰۷: باب اِثْمُ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

(۲۲۹۰) حُدَّثَنِیْ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا حَفْصٌ یَعْنِی ابْنَ مَیْسَرَةَ الصَّنْعَانِیَّ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ اَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُكْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِیْدَتْ لَهٗ ﴿فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیُرٰی سَبِیْلُهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا یَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا

باب: زکوٰۃ روکنے کے گناہ کے بیان میں

(۲۲۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سونے یا چاندی والا اس میں اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا۔ اس کے لئے قیامت کے دن آگ کی چٹانیں بنائی جائیں گی اور ان کو جہنم کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا اور ان سے اس کے پہلو' پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا۔ جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے تو ان کو دوبارہ گرم کیا جائے گا اس دن برابر یہ عمل اس کے ساتھ ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہو گی۔ یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے۔ تو اس کو جنت یا دوزخ کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ اُونٹ والوں کا کیا حکم ہے فرمایا اُونٹوں والا بھی جو ان میں سے ان کا حق ادا نہ کرے اور ان کے حق میں سے یہ بھی ہے کہ ان کو پانی پلانے کے دن ان کا دودھ نکال دے۔ تو قیامت کے دن ایک ہموار زمین میں اس کو اوندھا لٹا دیا جائے گا اور وہ اُونٹ نہایت فربہ ہو کر آئے گا۔ کہ ان میں سے کوئی

كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا ﴿فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا ﴿فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْحُمُرُ قَالَ

بچہ بھی باقی نہ رہے گا جو اس کو اپنے کھروں سے نہ روندے اور منہ سے نہ کاٹے۔ جب اس پر سے سب سے پہلا گزر جائے گا تو دوسرا آ جائے گا۔ پچاس ہزار سال کی مقدار والے دن میں یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو جائے۔ پھر اس کو جنت یا دوزخ کا راستہ دکھایا جائے گا۔عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گائے اور بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا گائے اور بکری والوں میں سے کوئی ایسا نہیں۔ جو ان میں سے ان کا حق ادا نہیں کرتا۔ مگر یہ کہ قیامت کے دن اس کو ہموار زمین پر اوندھا لٹایا جائے گا اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا' جو اس کو اپنے پاؤں سے نہ روندے اور وہ ایسی ہوں گی کہ کوئی ان میں مڑے ہوئے سینگ والی نہ ہوگی اور نہ سینگ کے بغیر نہ سینگ ٹوٹی ہوئی۔ سب اس کو ماریں گی اپنے سینگوں سے۔ جب پہلی اس پر سے گزر جائے گی تو دوسری آ جائے گی۔ یہی عذاب پچاس ہزار سال والے دن میں ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے۔ تو اس کو جنت یا دوزخ کی راہ دکھائی جائے گی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کا کیا حکم؟ فرمایا گھوڑے کی تین اقسام ہیں۔ ایک مالک پر وبال ہے دوسرا مالک کے لئے پردہ ہے۔ تیسرا مالک کے لئے ثواب کا ذریعہ بہرحال جس کو آدمی نے دکھاوے کے لئے باندھ رکھا ہے فخر اور مسلمانوں کی دشمنی کے لئے تو یہ گھوڑا اس کے لئے بوجھ اور وبال ہے اور وہ جو اس کے لئے پردہ پوشی ہے' وہ یہ ہے کہ جس کو آدمی نے اس کے راستہ میں وقف کر رکھا ہے۔ پھر اس کی پشتوں اور گردنوں سے وابستہ اللہ کے حقوق بھی نہ بھولا ہو۔ تو یہ گھوڑا مالک کے لئے عزت کا ذریعہ ہے اور باعث ثواب وہ گھوڑا ہے' جس کو آدمی نے اللہ کے راستہ میں وقف کر رکھا ہو۔ اہل اسلام کے لئے سبزہ زار یا باغ میں۔ تو یہ گھوڑے باغ یا سبزہ زار سے جو کچھ کھائیں گے تو ان کے کھانے کی تعداد کے موافق اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی لید اور پیشاپ کی مقدار کے برابر بھی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور وہ اپنی لمبی رسی توڑ کر ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ

مَا اُنْزِلَ عَلَیَّ فِی الْحُمُرِ شَیْءٌ اِلَّا ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ الْفَاذَّۃُ الْجَامِعَۃُ ﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ﴾۔

جائے' تو اس کے قدموں کے نشانات اور لید کے برابر نیکیاں اللہ لکھ دیتا ہے اور جب اس کا مالک اس کو کسی نہر سے لے کر گزرتا ہے اور پانی پلانے کا ارادہ نہ ہو تب بھی اللہ اس کے لئے پانی کی قطروں کے تعداد کے برابر نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ جو اس نے پیا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ گدھوں کا کیا حکم تو آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں سوائے ایک آیت کے کوئی احکام نازل نہیں ہوئے۔ وہ آیت بے مثل اور جمع کرنے والی ہے: ﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ﴾ یعنی: ''جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھے گا اور جس نے ذرّہ کے برابر بدی کی وہ بھی اسے دیکھے گا یعنی قیامت کے دن۔''

(۲۲۹۱) وَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّدَفِیُّ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ھِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ حَفْصِ ابْنِ مَیْسَرَۃَ اِلٰی اٰخِرِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّھَا وَلَمْ یَقُلْ مِنْھَا حَقَّھَا وَذَکَرَ فِیْہِ لَا یَفْقِدُ مِنْھَا فَصِیْلًا وَّاحِدًا وَقَالَ یُکْوٰی بِھَا جَنْبَاہُ وَجَبْھَتُہٗ وَظَھْرُہٗ۔

(۲۲۹۱) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے کچھ الفاظ کا تغیر و تبدل ہے لیکن معنی و مفہوم وہی ہے۔

(۲۲۹۲) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ الْاُمَوِیُّ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ نَا سُھَیْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ کَنْزٍ لَّا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَہٗ اِلَّا اُحْمِیَ عَلَیْہِ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَیُجْعَلُ صَفَائِحَ فَیُکْوٰی بِھَا جَنْبَاہُ وَجَبِیْنُہٗ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ بَیْنَ عِبَادِہٖ ﴿فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ﴾ ثُمَّ یُرٰی سَبِیْلُہٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَھَا اِلَّا بُطِحَ لَھَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ کَاَوْفَرِ مَا کَانَتْ تَسْتَنُّ عَلَیْہِ کُلَّمَا مَضٰی عَلَیْہِ اُخْرَاھَا رُدَّتْ عَلَیْہِ اُوْلَاھَا حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ بَیْنَ عِبَادِہٖ ﴿فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ﴾ ثُمَّ یُرٰی سَبِیْلُہٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَّا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَھَا اِلَّا بُطِحَ لَھَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ کَاَوْفَرِ مَا کَانَتْ فَتَطَؤُہٗ بِاَظْلَافِھَا وَتَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِھَا لَیْسَ فِیْھَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ کُلَّمَا مَضٰی

(۲۲۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزانہ والا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ اس پر وہ خزانہ جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور اس کو چٹانوں کی طرح بنا کر اس سے اس کے پہلو اور پیشانی کو داغا جائے گا۔ یہاں تک اللہ اپنے بندوں کا فیصلہ کر دے۔ اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ پھر اس کو جنت یا جہنم کی طرف راستہ دکھایا جائے گا اور کوئی اُونٹوں والا ایسا نہیں جو ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا۔ مگر یہ کہ اس کو ایک ہموار زمین پر لٹایا جائے گا اور وہ اُونٹ فربہ ہو کر آئیں گے جیسا کہ وہ اُونٹ دنیا میں بہت فربہی کے وقت تھے' وہ اس کو روندیں گے۔ اس پر جب ان کا آخری گزر جائے گا تو پہلے والا واپس آ کر دوبارہ روندے گا۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ اس دن میں کرے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔ پھر اس کو جنت یا دوزخ کا راستہ دکھایا جائے گا اور کوئی بکریوں والا ایسا نہیں جو ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو مگر یہ کہ اس کو ہموار زمین پر لٹایا جائے گا اور وہ بہت فربہ ہو کر آئیں گے اور وہ سب اپنے کھروں کے ساتھ اس کو روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی۔ اس وقت ان میں کوئی منڈی

عَلَيْهِ أُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ ﴿فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ﴾ ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلُهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ وَلَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ الْبَقَرَ أَمْ لَا قَالُوْا فَالْخَيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا أَشُكُّ الْخَيْرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ أَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُعِدُّهَا لَهٗ فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِيْ بُطُوْنِهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أَجْرًا وَلَوْ رَعَاهَا فِيْ مَرْجٍ مَا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا أَجْرًا وَلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِيْ بُطُوْنِهَا أَجْرٌ حَتّٰى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِيْ أَبْوَالِهَا وَأَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوْهَا أَجْرٌ وَأَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسٰى حَقَّ ظُهُوْرِهَا وَبُطُوْنِهَا فِيْ عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا فَأَمَّا الَّذِيْ هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَذَاكَ الَّذِيْ هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ قَالُوْا فَالْحُمُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ [الزلزال:۷، ۸]

یا اُلٹے سینگوں والی نہ ہوگی۔ جب اس پر ان میں سے آخری گزرے گی تو پہلی کو اس پر لوٹایا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے بندوں کا فیصلہ پچاس ہزار سال والے دن میں کرلیں۔ پھر اس کو جنت یا دوزخ کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔ سہیل کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے گائے کا ذکر کیا یا نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا: گھوڑوں کا کیا حکم ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں خیر ہے۔ سہیل کہتے ہیں کہ مجھے خیر قیامت کے دن تک میں شک ہے۔ آپ نے فرمایا گھوڑے کی تین اقسام ہیں اور یہ آدمی کے لئے ثواب پردہ اور بوجھ ہے۔ پس وہ جو اس کے لئے ثواب ہے وہ اس شخص کے لئے ہے، جس نے گھوڑے کو اللہ کے راستہ میں باندھا اور اللہ ہی کے لئے اسے تیار رکھا، کوئی بھی چیز اس کے پیٹ میں غیب نہیں کی جاتی مگر اللہ اس کے لئے ثواب لکھتا ہے اور اگر اس کو کہیں چراگاہ میں چرایا۔ اس نے اس میں جو کچھ بھی کھایا اللہ اس کے بدلہ اس کے لئے ثواب لکھتا ہے اور اگر کسی نہر سے اس کو پلایا تو اس کے مالک کے لئے ہر قطرہ کے بدلے ثواب ہے۔ جو اس کے پیٹ میں غائب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے اس کے پیشاب اور لید کا بھی ذکر فرمایا اور اگر وہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھا تو ہر قدم پر جو وہ رکھے گا اس کے لئے ثواب لکھا جاتا ہے اور وہ گھوڑا جو اس کے لیے پردہ پوشی ہے۔ وہ یہ ہے جس کو آدمی احسان اور زینت کیلئے باندھتا ہے اور اس کو اس کی سواری کا حق اور اس کے پیٹ کا حق اپنی تنگی، آسانی میں نہ بھولا اور وہ گھوڑا جو اس پر بوجھ ہے وہ یہ ہے کہ جس کو فخر، سرکشی اور لوگوں کو دکھانے کے لئے باندھا ہو۔ یہ وہ ہے جو اس پر بوجھ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھوں کا کیا حکم ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔ مگر یہ آیت جامع اور بے مثل ہے: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ﴾۔

(۲۲۹۳) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

(۲۲۹۳) حضرت سہیل ہی سے دوسری سند سے اسی حدیث کی طرح مذکور ہے۔

(۲۲۹۴)وَحَدَّثَنِیْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِیْعٍ قَالَ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا سُهَیْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلَ عَقْصَآءُ عَضْبَآءُ وَقَالَ فَیُكْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَظَهْرُهٗ وَلَمْ یَذْكُرْ جَبِیْنَهٗ۔

(۲۲۹۴) حضرت سہیل سے ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث ذکر فرمائی ہے لیکن اس میں عَقْصَآءُ، غَضْبَآءُ سے بدلا ہے اور اس میں پیشانی کا ذکر نہیں۔

(۲۲۹۵)حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَیْرًا حَدَّثَهٗ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا لَمْ یُؤَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللّٰهِ اَوِ الصَّدَقَةَ فِیْ اِبِلِهٖ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ۔

(۲۲۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اللہ کا حق یا زکوٰۃ اپنے اُونٹوں کی ادا نہ کی۔ باقی حدیث سہیل کی طرح ہے۔

(۲۲۹۶)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا یَفْعَلُ فِیْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَآءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَیْهِ بِقَوَائِمِهَا وَاَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَّا یَفْعَلُ فِیْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَآءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَّا یَفْعَلُ فِیْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَآءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا لَیْسَ فِیْهَا جَمَّآءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا یَفْعَلُ فِیْهِ حَقَّهٗ اِلَّا جَآءَ كَنْزُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ یَتْبَعُهٗ فَاتِحًا فَاهُ فَاِذَا اَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَیُنَادِیْهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِیْ خَبَاْتَهٗ فَاَنَا عَنْهُ غَنِیٌّ فَاِذَا رَاٰی اَنْ لَّا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ یَدَهٗ فِیْ فِیْهِ فَیَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ سَمِعْتُ عُبَیْدَ بْنَ عُمَیْرٍ یَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ ثُمَّ

(۲۲۹۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اُونٹ والا اس کا حق ادا نہ کرے تو وہ قیامت کے دن زیادہ ہو کر آئیں گے اور ان کے مالک کو ہموار زمین پر بٹھایا جائے گا اور وہ اس کو اپنے پیروں اور کھروں سے روندیں گے اور جو گائے والا اس کا حق ادا نہ کرے گا تو وہ قیامت کے دن پہلے سے بہت زیادہ ہو کر آئیں گی اور ان کے مالک کو ہموار زمین پر بٹھایا جائے گا اور اس کو اپنے سینگوں سے زخمی اور اپنے کھروں سے روندیں گی اور جو بکریوں والا ان کا حق ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ ہو کر آئیں گی اور ان کا مالک ہموار زمین پر بٹھایا جائے گا اور وہ اس کو اپنے سینگوں سے زخمی اور کھروں سے روندیں گی۔ ان میں کوئی بے سینگ یا ٹوٹے ہوئے سینگ والی نہ ہوگی اور جو خزانے والا اس کا حق ادا نہیں کرتا تو اس کا خزانہ قیامت کے دن لایا جائے گا گنجے اژدھے کی صورت میں منہ کھول کر اس کا پیچھے کرے گا۔ جب وہ اس کے پاس آئے گا تو وہ اس سے بھاگے گا۔ تو وہ خزانہ اس کو پکارے گا اپنا خزانہ لے جو تو نے چھپا رکھا تھا۔ وہ کہے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ جب وہ دیکھے گا کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ تو وہ اس کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دے گا۔ تو وہ اسے اُونٹ کے

سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ ابْنَ عُمَيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ الْاِبِلِ قَالَ حَلَبُهَا عَلَی الْمَآءِ وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيْحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

چبانے کی طرح چبا جائے گا۔ ابو الزبیر نے کہا کہ میں نے عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُونٹوں کا کیا حق ہے۔ فرمایا ان کے دودھ کو پانی پر نکال لینا (تا کہ فقیروں کو دودھ مل جائے) اس کا ڈول اور اس کے نر اور اس کے نطفے کو مانگے دے دینا اور اس کی سواری کو اللہ کی راہ میں دینا۔

(۲۲۹۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّیْ حَقَّهَا اِلَّا اُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطِحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّآءُ وَلَا مَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا حَقُّهَا قَالَ اِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيْحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَی الْمَآءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَّا يُؤَدِّیْ زَكٰوتَهٗ اِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهٗ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَيُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِیْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهٖ فَاِذَا رَاٰی اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهُ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِیْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

(۲۲۹۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اُونٹوں اور گائیوں اور بکریوں والا ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کو ایک ہموار زمین پر بٹھایا جائے گا اور کھروں والا جانور اس کو اپنے کھروں سے روندے گا اور سینگوں والا اس کو اپنے سینگوں سے زخمی کرے گا۔ اس دن کوئی جانور بغیر سینگ اور ٹوٹے ہوئے سینگ والا نہ ہوگا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حق کیا ہے فرمایا اس کے نر کو چھوڑنا اور اس کے ڈول کسی کو بخش دینا۔ پانی پر ان کا دودھ نکالنا اور اللہ کے راستہ میں ان پر سواری کرانا اور کوئی مال والا جو اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی صورت میں تبدیل کیا جائے گا جو اپنے مالک کا پیچھا کرے گا جہاں وہ جائے گا' وہ اس کے پیچھے بھاگے گا کہا جائے گا یہ تیرا وہ مال ہے جس پر تو بخل کیا کرتا تھا۔ جب وہ دیکھے گا کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا۔ تو وہ اس کے ہاتھ کو چبا ڈالے گا۔ جیسا کہ نر اُونٹ چبا لیتا ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے بارے میں وعیدات بیان فرمائی ہیں۔ اس لئے ہمیں زکوٰۃ ادا کرنا چاہئے۔ اس سے مال میں برکت ہوتی ہے اور مال کی حفاظت بھی زکوٰۃ ادا کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے۔

۴۰۸: باب اِرْضَآءِ السُّعَاةِ

باب: زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرنے کے بیان میں

(۲۲۹۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ

(۲۲۹۸) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کچھ اعرابیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بْنُ اَبِیْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِیُّ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا اِنَّ اُنَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ یَاْتُوْنَنَا فَیَظْلِمُوْنَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْکُمْ قَالَ جَرِیْرٌ مَا صَدَرَ عَنِّیْ مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا وَهُوَ عَنِّیْ رَاضٍ۔

خدمت حاضر ہو کر عرض کیا: ہم پر زکوٰۃ وصول کرنے والے زیادتی کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو خوش کر دیا کرو۔ جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنا ہے تو ہر زکوٰۃ وصول کرنے والا مجھ سے راضی ہو کر ہی گیا ہے۔

(۲۲۹۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ کُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ اِسْمٰعِیْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۲۲۹۹) اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۴۰۹: باب تَغْلِیْظِ عُقُوْبَةِ مَنْ لَّا یُؤَدِّی الزَّکٰوةَ

باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر سزا کی سختی کے بیان میں

(۲۳۰۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا وَکِیْعٌ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ انْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ قَالَ فَجِئْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ فَلَمْ اَتَقَارَّ اَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَهَا اِلَّا جَآءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا عَادَتْ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ۔

(۲۳۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور آپ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ربّ کعبہ کی قسم وہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔ میں آکر آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ تو نہ ٹھہر سکا اور کھڑا ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ بہت مال والے ہیں۔ سوائے اس کے جو اس اس طرح اپنے سامنے سے اپنے پیچھے سے اپنے دائیں اور بائیں سے اور ان میں سے کم لوگ وہ ہیں جو اُونٹ اور گائے اور بکریوں والے ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو وہ قیامت کے دن بڑھ چڑھ کر فربہ ہو کر آئیں گی۔ اس کو اپنے سینگوں سے زخمی کریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی جب ان کا پچھلا گزر جائے گا تو اس پر ان کا پہلا لوٹ آئے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ کر دیا جائے۔

(۲۳۰۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ

(۲۳۰۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ

قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَلَى الْاَرْضِ رَجُلٌ يَمُوْتُ فَيَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا اَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا۔

میں بیٹھنے والے تھے۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جو آدمی زمین پر مرتا ہے اور اُونٹ یا گائے یا بکری چھوڑتا ہے جن کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا تھا۔

(۲۳۰۲)حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ نَا الرَّبِيْعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ اُحُدًا ذَهَبًا تَاْتِيْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا دِيْنَارٌ اُرْصُدُهٗ لِدَيْنٍ عَلَيَّ۔

(۲۳۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے لئے یہ بات باعث مسرت نہیں کہ میرے لئے احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسری شب مجھ پر آ جائے اور ان میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی ہو۔ سوائے اس دینار کے کہ اس کو میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے بچا رکھوں۔

(۲۳۰۳)حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۳۰۳) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

۴۱۰: باب التَّرْغِيْبُ فِي الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ کی ترغیب کے بیان میں

(۲۳۰۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيٰى اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ عِشَآءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ اِلٰى اُحُدٍ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا ذَاكَ عِنْدِيْ ذَهَبٌ اُمْسِيْ ثَالِثَةً وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا دِيْنَارًا اُرْصُدُهٗ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا حَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَهٰكَذَا عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ

(۲۳۰۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز کے وقت مدینہ کی زمین حرۃ میں چل رہا تھا اور ہم احد کو دیکھ رہے تھے۔ تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا لبیک اے اللہ کے رسول! میں یہ پسند نہیں کرتا کہ احد پہاڑ میرے پاس سونے کا ہو اور تیسری شب تک میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی بچ جائے۔ سوائے اس دینار کے جس کو میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے روک رکھوں۔ بلکہ میں اللہ کے بندوں کو اس طرح بانٹوں اور آپ نے اپنے سامنے ایک لپ بھر کر اشارہ کیا اور اسی طرح اپنے دائیں اور اسی طرح اپنے بائیں پھر ہم چلے آپ نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے کہا لبیک اے اللہ کے رسول کثرت مال والے ہی قلیل مال والے ہوں گے۔ قیامت کے دن سوائے ان لوگوں کے جو اس طرح اور اس طرح دیتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے پہلی مرتبہ کیا پھر ہم چلے آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تم یہاں ہی رہنا جب تک میں تمہارے پاس نہ آؤں' آپ چلے کہ مجھ سے چھپ گئے۔ پھر میں نے کچھ گنگناہٹ

كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّىْ قَالَ سَمِعْتُ لَغَطًا وَسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَ لَهٗ قَالَ فَهَمَمْتُ اَنْ اَتَّبِعَهٗ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهٗ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ فَانْتَظَرْتُهٗ فَلَمَّا جَآءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِىْ سَمِعْتُ قَالَ فَقَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَانِىْ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ۔

اور آواز سنی تو میں نے کہا شاید رسول اللہ ﷺ کو کوئی امر پیش آ گیا ہو۔ میں نے آپ کے پیچھے جانے کا ارادہ کیا تو مجھے آپ کا حکم یاد آ گیا کہ جب تک میں تمہارے پاس نہ آ جاؤں تم اپنی جگہ پر ہی رہنا۔ میں نے آپ کا انتظار کیا جب آپ تشریف لائے تو میں نے اس کا ذکر کیا جو میں نے سنا تو آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے فرمایا کہ آپ کی اُمت میں سے جو فوت ہوا اس حال میں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔ ابوذر کہتے ہیں میں نے کہا: اگر اس نے زنا کیا یا چوری کی؟ فرمایا: اگر چہ اُس نے زنا یا چوری کی۔

(۲۳۰۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِىْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِىْ وَحْدَهٗ لَيْسَ مَعَهٗ اِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَكْرَهُ اَنْ يَّمْشِىَ مَعَهٗ اَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَمْشِىْ فِىْ ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِىْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَبُوْ ذَرٍّ جَعَلَنِىَ اللّٰهُ فِدَآءَكَ قَالَ يَااَبَا ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَعَالَهْ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ سَاعَةً فَقَالَ اِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَخَ فِيْهِ يَمِيْنَهٗ وَشِمَالَهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَ وَرَآءَهٗ وَعَمِلَ فِيْهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ سَاعَةً فَقَالَ اجْلِسْ هٰهُنَا قَالَ فَاَجْلَسَنِىْ فِىْ قَاعٍ حَوْلَهٗ حِجَارَةٌ
فَقَالَ لِىَ اجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ قَالَ فَانطلَقَ
ة حَتّٰى لَآ اَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّىْ فَاَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ
ُہٗ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ
اَصْبِرْ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ جَعَلَنِىَ
بِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ

(۲۳۰۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے بغیر کسی ہمراہی انسان کے ٹہل رہے تھے۔ میں نے گمان کیا آپ اپنے ساتھ کسی کے چلنے کو ناپسند فرمائیں گے۔ تو میں نے چاند کے سایہ میں چلنا شروع کر دیا۔ آپ میری طرف متوجہ ہوئے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا ابوذر اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ فرمایا اے ابوذر میرے پاس آؤ۔ میں آپ کے ساتھ کچھ دیر چلا تو آپ نے فرمایا مالدار لوگ ہی قیامت کے دن و فادار ہوں گے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ نے مال عطا کیا اور وہ پھونک سے اپنے دائیں بائیں یا سامنے اور پیچھے اڑا دے اور اس میں نیک اعمال کرے۔ پھر میں آپ کے ساتھ کچھ دیر چلا تو آپ نے فرمایا یہاں بیٹھ جا اور آپ نے مجھے ایک ہموار زمین پر بٹھا دیا جس کے اردگرد پتھر تھے۔ آپ نے فرمایا میرے آنے تک یہاں بیٹھے رہو۔ آپ زمین حرہ میں ایک طرف چل دیئے یہاں تک کہ میں نے آپ کو نہ دیکھا۔ کافی دیر ٹھہرنے کے بعد میں نے آپ سے آتے ہوئے سنا اگر چہ اس نے چوری اور اگر چہ اس نے زنا کیا۔ آپ جب تشریف لائے تو میں نے صبر کئے بغیر عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ آپ سے حرہ کی طرف کون گفتگو کر رہا تھا۔ میں نے تو کسی کو نہیں

اَحَدًا يَرْجِعُ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَرَضَ لِيْ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ فَقَالَ بَشِّرْ اُمَّتَكَ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ وَاِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ۔

دیکھا۔ فرمایا وہ جبرئیل تھے۔ جو حرہ میں میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا اپنی امت کو خوشخبری دے دو جو اللہ کے ساتھ شرک کئے بغیر مر گیا جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا اے جبریل اگر چہ اس نے چوری یا زنا کیا ہو۔ کہا جی ہاں فرمایا میں نے کہا اگر چہ اس نے چوری اور زنا کیا۔ اس نے کہا جی ہاں۔ میں نے پھر کہا اگر چہ اس نے چوری اور زنا کیا ہو اس نے کہا ہاں اگر چہ اس نے شراب پی۔

۴۱۱: باب فِي الْكَنَازِيْنَ لِلْاَمْوَالِ وَالتَّغْلِيْظِ عَلَيْهِمْ

باب: اموال جمع کرنے والوں پر عذاب کی سختی کے بیان میں

(٢٣٠٦) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْاَحْنَفِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَبَيْنَا اَنَا فِيْ حَلْقَةٍ فِيْهَا مَلَاٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ اَخْشَنُ الثِّيَابِ اَخْشَنُ الْجَسَدِ اَخْشَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفَيْهِ وَ يُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ قَالَ فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُءُ وْسَهُمْ فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَاَدْبَرَ وَاتَّبَعْتُهٗ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ هٰؤُلَآءِ اِلَّا كَرِهُوْا مَا قُلْتَ لَهُمْ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَآءِ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا اِنَّ خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ دَعَانِيْ فَاَجَبْتُهٗ فَقَالَ اَتَرٰى اُحُدًا فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَاَنَا اَظُنُّ اَنَّهٗ يَبْعَثُنِيْ فِيْ حَاجَةٍ لَهٗ فَقُلْتُ اَرَاهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ مِثْلَهٗ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ كُلَّهٗ اِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ هٰؤُلَآءِ يَجْمَعُوْنَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ مَالَكَ وَلِاِخْوَتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ لَا تَعْتَرِيْهِمْ وَتُصِيْبُ مِنْهُمْ قَالَ لَا وَرَبِّكَ لَا اَسْاَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلَا اَسْتَفْتِيْهِمْ عَنْ دِيْنٍ

(٢٣٠٦) حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ آیا تو میں سردارانِ قریش کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک آدمی موٹے کپڑے، سخت جسم و چہرے والا آیا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا بشارت دے دو مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی کہ ان کے لئے جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور ان کے سینوں پر اس طرح رکھا جائے گا کہ شانہ کی نوک سے پار ہو جائے گا اور شانوں کی نوک پر رکھا جائے گا یہاں تک کہ پستان کے سر سے پار ہو جائے اور آدمی بے قرار ہو جائے گا۔ تو لوگوں نے اپنے سر جھکا لئے میں نے کسی آدمی کو نہ دیکھا کہ جس نے اس کو کوئی جواب دیا ہو۔ وہ پھرے اور میں نے ان کی پیروی کی۔ یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے پاس جا بیٹھے تو میں نے کہا میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کو آپ کی بات ناگوار گزری ہے تو انہوں نے کہا یہ لوگ کوئی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ میرے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں گیا تو فرمایا کیا تم احد دیکھ رہے ہو تو میں نے اپنے اوپر پڑنے والی سورج کی شعاع کو دیکھا اور میں نے خیال کیا کہ آپ مجھے اپنی کسی ضرورت کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں اس کو دیکھتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لئے اس کی مثل سونا ہو لیکن اگر ہو تو میں تین دینار کے علاوہ وہ سب کا سب خرچ کر دوں اور یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں اور سمجھ نہیں رکھتے۔ میں نے کہا آپ کا اپنے قریشی

حَتّٰى اَلْحَقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

بھائیوں کے ساتھ کیا حال ہے۔ نہ آپ ان سے ملتے ہیں نہ ان پاس جاتے اور نہ ان سے کچھ مانگتے ہیں۔ فرمایا اللہ کی قسم میں نہ ان سے دنیا مانگوں گا اور نہ دینی معاملہ کروں گا۔ یہاں تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے جاملوں۔

(۲۳۰۷)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا اَبُو الْاَشْهَبِ قَالَ نَا خُلَيْدٌ الْعَصَرِيُّ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ اَبُوْ ذَرٍّ وَّهُوَ يَقُوْلُ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَ بِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ اَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ قُبَيْلُ قَالَ مَا قُلْتُ اِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَّبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْعَطَآءِ قَالَ خُذْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْيَوْمَ مَعُوْنَةً فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ۔

(۲۳۰۷) حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں قریش کی ایک جماعت میں تھا کہ حضرت ابوذر یہ کہتے ہوئے گزرے۔ خوشخبری دے دو مال جمع کرنے والوں کو ایسے داغوں سے جو ان کی پشت پر لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے نکل آئیں گے۔ پھر وہ علیحدہ ہو کر بیٹھ گئے میں نے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ابوذر ہے۔ میں ان کی طرف کھڑا ہوا اور کہا یہ کیا بات تھی جو میں نے آپ سے ابھی سنی۔ کہا: میں نے وہی بات کہی جس کو میں نے ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ میں نے کہا آپ عطاو بخشش کے مال کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: اس کو لے لو کیوں کہ اس سے آج کل تمہیں مدد حاصل ہوگی اور اگر یہ تیرے دین کی قیمت ہو تو چھوڑ دو۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر سخت عذاب کا ذکر کیا گیا اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا کر زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب بذریعہ ترہیب ہے۔

۴۱۲: باب الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيْرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ

باب: خرچ کرنے کی ترغیب اور خرچ کرنے والے کے لیے بشارت کے بیان میں

(۲۳۰۸)حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيٰنُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّآءُ يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

(۲۳۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ (عزوجل) فرماتے ہیں: اے بنی آدم! تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ نیز فرمایا: اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے اور رات دن کے برسنے (آنے جانے) سے اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

(۲۳۰۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَخِیْ

(۲۳۰۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے خرچ کر تجھ پر خرچ

وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِيْ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا يَغِيْضُهَا سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اَرَاَيْتُمَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهٖ قَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ۔

کیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے اور رات دن کی فیاضی سے اس میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے کتنی فیاضی کی ہے لیکن اس کے دائیں ہاتھ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور فرمایا اللہ کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں روکنے کی طاقت ہے۔ جسے چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے پست کرتا ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب میں اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور خرچ کرنے والوں کے مال کے بڑھنے کی بشارت بھی۔ اللہ فرماتے ہیں: يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ [البقرة : ۲۷۶] اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ اللہ ہمیں اس پر کامل یقین عطا فرمائے۔

۴۱۳: باب فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوْكِ وَاِثْمِ مَنْ ضَيَّعَهُمْ اَوْ جَلَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ

باب: اہل وعیال اور غلام پر خرچ کرنے کی فضیلت اور انکے حق کو ضائع کرنے اور انکے نفقہ کو روک کر بیٹھ جانے کے گناہ کے بیان میں

(۲۳۱۰) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَآءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهٗ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهٗ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَبَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعِفُّهُمْ اَوْ يَنْفَعُهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمْ۔

(۲۳۱۰) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل دینار جو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جس کو اللہ کے راستہ میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جو اپنے ساتھیوں پر اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ ابوقلابہ نے کہا عیال سے شروع کیا پھر ابوقلابہ نے کہا اس سے بڑھ کر کس آدمی کا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر ان کی عزت و آبرو بچانے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ یا نفع دے اللہ ان کو اس کے سبب سے اور ان کو بے پرواہ کر دیتا ہے۔

(۲۳۱۱) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ كُرَيْبٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ

(۲۳۱۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دینار جس کو تو اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جس کو تو غلام پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار جو تو نے مسکین پر خیرات کر دیا اور وہ دینار جو تو اپنے اہل وعیال

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَّ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ۔

پر خرچ کیا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ ثواب اُس دینار کا ہے جو تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے۔

(۲۳۱۲)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ الْكِنَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِذْ جَآءَهٗ قَهْرَمَانٌ لَّهٗ فَدَخَلَ فَقَالَ اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَنْ مَّنْ يَّمْلِكُ قُوْتَهٗ۔

(۲۳۱۲) حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس آپ کا خزانچی داخل ہوا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: تو نے غلاموں کو ان کا حق دے دیا؟ اُس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: جاؤ ان کو ان کا کھانا دے دو۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا یہی گناہ کافی ہے کہ اپنے مملوک کے حق کو روک کر بیٹھ جائے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے اپنے اہل وعیال اور غلاموں پر خرچ کرنے کا ثواب معلوم ہوا اور ان پر خرچ کرنے کو روک دینا گناہ ہے اہل وعیال اور غلام وملازم پر خرچ کرنا ان کا حق ہے اور باعث ثواب بھی۔ اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔

۴۱۴: باب الْاِبْتِدَآءِ فِي النَّفَقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ اَهْلَهٗ ثُمَّ الْقَرَابَةَ

باب: خرچ کرنے میں اپنے آپ سے ابتداء کرے پھر اہل وعیال پھر رشتہ دار

(۲۳۱۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عُذْرَةَ عَبْدًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ غَيْرُهٗ قَالَ لَا قَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَآءَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِبْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُوْلُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ۔

(۲۳۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عذرہ میں سے ایک آدمی نے اپنا غلام اپنے مرنے کے بعد آزاد کیا یعنی اس نے یہ کہا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے۔ اس بات کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس اس کے علاوہ مال ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو مجھ سے کون خریدے گا۔ تو اس کو نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا اور وہ دراہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تو آپ نے غلام کے مالک کو دے دیئے پھر فرمایا: اپنی ذات سے ابتدا کر اور اس پر خرچ کر۔ اگر اس سے کچھ بچ جائے تو اپنے اہل کے لئے اگر تیرے اہل سے بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں کے لئے اور اگر تیرے رشتہ داروں سے بھی کچھ بچ جائے تو اس اس طرح اور اپنے ہاتھوں سے آپ اپنے دائیں اور بائیں اشارہ کرتے تھے۔

(۲۳۱۴)حَدَّثَنِی یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ یَعْنِی ابْنَ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ مَذْکُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ یُقَالُ لَهٗ یَعْقُوْبُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اللَّیْثِ۔

(۲۳۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی ابو مذکور نے اپنے غلام یعقوب کو اپنے بعد آزاد ہونے کا کہا باقی حدیث اوپر گزر چکی۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث میں خرچ کرنے کی ترتیب بیان فرمائی ہے اور مقدم کا حق بھی مقدم ہوتا ہے اور اگر مال زیادہ ہوتو تمام مصارف میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔ یہ نہیں کہ خود بھی بھوکا' اہل وعیال بھی بھوکے اور سارے کا سارا مال خیرات کر دے اور خود مانگتا پھرے بلکہ پہلے خود پھر اہل وعیال پھر رشتہ دار۔ مقولہ مشہور ہے: ع اوّل خویش بعد درویش۔

۴۱۵: باب فَضْلُ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَی الْاَقْرَبِیْنَ وَالزَّوْجِ الْاَوْلَادِ وَالْوَالِدَیْنِ وَلَوْ کَانُوْا مُشْرِکِیْنَ

باب: رشتہ دار' بیوی' اولاد اور والدین اگر چہ مشرک ہوں ان پر خرچ کرنے کی فضیلت کے بیان مین

(۲۳۱۵)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ کَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَکْثَرَ اَنْصَارِیٍّ بِالْمَدِیْنَةِ مَالًا وَّکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَیْهِ بَیْرَحَآءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدْخُلُهَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِیْهَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾[آل عمران:۹۲]قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِهٖ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَآءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْا بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِیْهَا وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ۔

(۲۳۱۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ انصار مدینہ میں سے سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کو اپنے مال میں سب سے زیادہ باغ بیرحاء محبوب تھا اور وہ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے۔ انس کہتے ہیں جب آیت: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا﴾ نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ''تم نیکی کی حد کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو'' اور مجھے میرے تمام اموال میں سب سے محبوب بیرحاء (باغ) ہے۔ یہ اللہ کے لئے خیرات ہے۔ میں اس کے ثواب اور آخرت میں ذخیرہ ہونے کی امید کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کو جہاں چاہیں رکھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت خوب یہ بہت نفع بخش مال ہے۔ میں نے سنا جو تم نے کہا میں مناسب یہ سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ تو ابوطلحہ نے اس باغ کو اپنے رشتہ داروں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

(۲۳۱۶)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُ الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُرٰی رَبَّنَا يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا فَاُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِی بَيْرَحَآءَ لِلّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اجْعَلْهَا فِی قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا فِی حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ۔

(۲۳۱۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا﴾ نازل ہوئی تو ابوطلحہ نے کہا میں نے دیکھا کہ ہمارا پروردگار ہمارا مال ہم سے طلب فرماتا ہے۔تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنی زمین بیرحاء والی اللہ کے لئے دیتا ہوں۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو اپنے رشتہ داروں کو دے دو تو انہوں نے اسے حسان بن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما میں تقسیم کر دیا۔

(۲۳۱۷)وَ حَدَّثَنِی هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِیُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِی زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ۔

(۲۳۱۷) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک لونڈی آزاد کی اور میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا اگر تو اسے اپنے ماموں کو دے دیتی تو تیرے لئے بڑا ثواب ہوتا۔

(۲۳۱۸)حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی وَآئِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهِ فَاسْئَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِی عَنِّی وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰی غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِی عَبْدُاللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِی حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتَجْزِی الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰی اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰی اَيْتَامٍ

(۲۳۱۸) زوجہ عبداللہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت صدقہ کرو اگرچہ تمہارے زیورات سے ہو۔فرماتی ہیں میں حضرت عبداللہ کے پاس لوٹی اور عرض کیا کہ آپ خالی ہاتھ والے آدمی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔تم آپ کے پاس جا کر پوچھ کر آؤ اگر میری طرف سے آپ کو دینا کافی ہو جائے تو بہتر ورنہ تمہارے علاوہ کسی اور کو دوں۔تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا تم خود ہی جا کر آپ سے پوچھ لو۔میں چلی جب آپ کے دروازہ پر پہنچی تو انصاری عورتوں میں سے ایک عورت میری حاجت ہی لے کر موجود تھی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عظمت و جلال چھایا ہوا تھا۔ہماری طرف حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے تو ان سے ہم نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ کو خبر دو کہ دروازے پر موجود دو عورتیں آپ سے سوال کرتی ہیں کہ ان کی طرف سے صدقہ ان کے خاوندوں پر کفایت کر جائے گا۔یا ان یتیموں پر صدقہ کر دیں جو ان کی گود میں ہیں اور آپ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ

فِیْ حُجُوْرِھِمَا وَلَا تُخْبِرْہُ مَنْ نَّحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھُمَا فَقَالَ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَیْنَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ الزَّیَانِبِ قَالَ امْرَاَۃُ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَھُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَۃِ وَاَجْرُ الصَّدَقَۃِ۔

ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا زینب اور ایک عورت انصار سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون سی زینب؟ عرض کیا: عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لئے دو اجر و ثواب ہیں۔ ایک رشتہ داری کا ثواب اور دوسرا صدقہ و خیرات کا ثواب۔

(۲۳۱۹) وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یُوْسُفَ الْاَزْدِیُّ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ فَذَکَرْتُ لِاِبْرَاھِیْمَ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بِمِثْلِہٖ سَوَآءً قَالَتْ کُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَرَاٰنِی النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ اَبِی الْاَحْوَصِ۔

(۲۳۱۹) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ حضرت زینب فرماتی ہیں میں مسجد میں تھی نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: صدقہ کرو اگر چہ اپنے زیورات ہی سے ہو۔ باقی حدیث گزر چکی۔

(۲۳۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ نَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ھَلْ لِیْ اَجْرٌ فِیْ بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اُنْفِقُ عَلَیْھِمْ وَلَسْتُ بِتَارِکَتِھِمْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا اِنَّمَا ھُمْ بَنِیَّ فَقَالَ نَعَمْ لَکِ فِیْھِمْ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْھِمْ۔

(۲۳۲۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں پر خرچ کرنے سے ثواب ہوگا اور میں ان کو چھوڑنے والی نہیں ہوں کہ اِدھر اُدھر پریشان ہو جائیں۔ کیونکہ وہ میرے بیٹے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا ہاں تیرے لئے ان پر خرچ کرنے میں ثواب ہے۔

(۲۳۲۱) وَحَدَّثَنِیْ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ جَمِیْعًا عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِہٖ۔

(۲۳۲۱) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۲۳۲۲) وَحَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَۃُ عَنْ عَدِیٍّ وَھُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَھْلِہٖ نَفَقَۃً وَھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً۔

(۲۳۲۲) حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا۔

(۲۳۲۳) وَحَدَّثَنَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّاَبُوْ بَکْرِ بْنُ

(۲۳۲۳) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

نَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ جَمِيْعًا عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۲۳۲۴)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَآءِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّىْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَهِىَ رَاغِبَةٌ اَوْ رَاهِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ۔

(۲۳۲۴) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ حالت کفر میں میرے پاس آئیں کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ فرمایا: جی ہاں۔

(۲۳۲۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّىْ وَهِىَ مُشْرِكَةٌ فِىْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّىْ وَهِىَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّىْ قَالَ نَعَمْ صِلِىْ اُمَّكِ۔

(۲۳۲۵) حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری والدہ میرے پاس آئیں حالانکہ وہ مشرکہ تھی۔ جب کہ آپ نے قریش کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا۔ میں نے عرض کیا کہ میری مشرکہ والدہ میرے پاس آئی ہے کہ میں اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کروں۔ آپ نے فرمایا اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کر۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ رشتہ دار، بیوی، اولاد، والدین اگر چہ کافر و مشرک ہی کیوں نہ ہوں ان پر خرچ کرنا چاہئے اور ان کا حق بھی ادا کرنا چاہئے۔ اس خرچ کرنے پر اگر ثواب کی نیت ہو تو اللہ ثواب عطا فرماتے ہیں بلکہ اس میں دوہرا ثواب ہے۔ ایک صدقہ کرنے کا اور دوسرا صلہ رحمی کرنے کا۔

۴۱۶: باب وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ اِلَيْهِ

باب: میّت کی طرف سے ایصالِ ثواب کے بیان میں

(۲۳۲۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّىَ افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

(۲۳۲۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ بغیر وصیت کے فوت ہوگئی ہے اور میرا گمان ہے اگر وہ بات کرتی تو وہ صدقہ کرتی۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو ثواب ہوجائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

(۲۳۲۷)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنِىْ عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ اُسَامَةَ وَلَمْ تُوْصِ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ وَلَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ الْبَاقُوْنَ۔

(۲۳۲۷) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب سے معلوم ہوا کہ میت کی طرف سے صدقہ جائز ہے اور یہ صدقہ اس کے لئے نفع بخش بھی ہے اور میت کو صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے۔ لیکن اس کی کوئی خاص مقدار یا خاص اشیاء کو خاص اوقات میں مخصوص کر کے صدقہ کرنا کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہے۔ رسومات وبدعات سے بچتے ہوئے خالص اللہ کی رضا کے لئے جو صدقہ کیا جائے اس سے میت کو نفع بھی ہوتا ہے اور اللہ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔

۴۱۷: باب بَيَانِ اَنَّ اِسْمُ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلٰى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوْفِ

باب: ہر قسم کی نیکی پر صدقہ کا نام واقع ہونے کے بیان میں

(۲۳۲۸) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىِّ عَنْ رِبْعِىِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ فِىْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔

(۲۳۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۳۲۹) وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِىُّ قَالَ نَا مَهْدِىُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ نَا وَاصِلٌ مَوْلٰى اَبِىْ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنُ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ اَبِىْ اَسْوَدَ الدِّيْلِىِّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِىِّ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّىْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ قَالَ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ بِهٖ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْىٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِىْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيَاْتِىْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِىْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِى الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ۔

(۲۳۲۹) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مالدار سب ثواب لے گئے وہ نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ وہ ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے زائد اموال سے صدقہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لئے وہ چیز نہیں بنائی جس سے تم کو بھی صدقہ کا ثواب ہو۔ ہر تسبیح، ہر تکبیر صدقہ ہے۔ ہر تعریفی کلمہ صدقہ ہے اور لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اور نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ تمہارے ہر ایک کی شرمگاہ میں صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول کیا ہم میں کوئی اپنی شہوت پوری کرے تو اس میں بھی اس کے لئے ثواب ہے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرتا تو وہ اس کے لئے گناہ کا باعث ہوتا۔ اسی طرح اگر وہ اسے حلال جگہ صرف کرے گا تو اس پر اس کو ثواب حاصل ہوگا۔

(۲۳۳۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ الْحُلْوَانِىُّ قَالَ نَا اَبُوْ

(۲۳۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ فَرُّوْخَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَاللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ قَالَ اَبُوْ تَوْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْسِيْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی آدم میں سے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں سے پیدا کیا گیا ہے۔ جس نے اللہ کی بڑائی بیان کی اور اللہ کی تعریف کی اور تہلیل یعنی لا الٰہ الّا اللہ کہا اور اللہ کی تسبیح یعنی سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور لوگوں کے راستہ سے پتھر یا کانٹے یا ہڈی کو ہٹا دیا اور نیکی کا حکم کیا اور برائی سے منع کیا۔ تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد کے برابر۔ اس دن چلتا ہے حالانکہ اس نے اپنی جان کو دوزخ سے دور کر لیا ہے۔ ابو توبہ کی روایت ہے کہ وہ شام کو سب گناہوں سے پاک وصاف ہوگا۔

(۲۳۳۱)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ زَيْدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ وَقَالَ فَاِنَّهٗ يُمْسِيْ يَوْمَئِذٍ۔

(۲۳۳۱) اوپر والی حدیث ہی کی دوسری سند ذکر کی ہے الفاظ کے تغیر وتبدل کی طرف اشارہ کیا معنی ومفہوم ایک ہی ہے۔

(۲۳۳۲)وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ نَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيٰى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ فَرُّوْخَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ۔

(۲۳۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ معاویہ عن زید کی حدیث کی طرح اور اس میں ہے کہ وہ اس دن شام کرتا ہے۔

(۲۳۳۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِ الْخَيْرِ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا

(۲۳۳۳) حضرت ابوسعید بن ابی بردہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔ عرض کیا گیا اگر یہ نہ ہو سکے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا اپنے ہاتھوں سے کمائے اور اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے عرض کیا اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: ضرورت مند مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ آپ سے عرض کیا گیا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ نے فرمایا نیکی کا حکم کرے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا برائی سے رُک جائے اُس کیلئے یہ بھی

صَدَقَةٌ.

صدقہ ہے۔

(۲۳۳۴)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

(۲۳۳۴) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۲۳۳۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَآبَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ.

(۲۳۳۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے' ہر آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ فرمایا دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے۔ آدمی کو اس کی سواری پر سوار کرنا یا اس کا سامان اٹھانا یا اس کے سامان کو سواری سے اتارنا صدقہ ہے اور پاکیزہ بات کرنا صدقہ ہے اور نماز کی طرف چل کر جانے میں ہر قدم صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

۴۱۸: باب فِي الْمُنْفِقِ وَالْمُمْسِكِ

باب: خرچ کرنے والے اور بخل کرنے والے کے بیان میں

(۲۳۳۶)وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّآءَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا.

(۲۳۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دن جس میں بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اُترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والوں کو اچھا بدلہ عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! بخیل کو ہلاک کرنے والا مال عطا کر۔

۴۱۹: باب التَّرْغِيْبُ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ اَنْ لَّا يُوْجَدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا

باب: صدقہ قبول کرنے والا نہ پانے سے پہلے پہلے صدقہ کرنے کی ترغیب کے بیان میں

(۲۳۳۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُوْلُ

(۲۳۳۷) حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا صدقہ کرو۔ کیونکہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر چلے گا تو وہ جس کو دے گا وہ کہے گا اگر تو

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا۔

میرے پاس کل لے آتا تو اس کو قبول کر لیتا۔ لیکن اس وقت مجھے اس کی حاجت وضرورت نہیں۔ غرض اسے کوئی نہ ملے گا جو صدقہ قبول کر لے۔

(۲۳۳۸)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَاْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَآءِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ وَتَرَى الرَّجُلَ۔

(۲۳۳۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا ضرور آئے گا کہ آدمی سونے کا صدقہ لے کر پھرے گا۔ پھر وہ کسی کو اس سے لینے والا نہ پائے گا اور ایک آدمی دیکھا جائے گا کہ چالیس عورتیں اس کے پیچھے ہوں گی اور اس سے پناہ لیں گی مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے ابن براد کی روایت ہے کہ تو آدمی کو دیکھے گا۔

(۲۳۳۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا۔

(۲۳۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک مال کی کثرت نہ ہو جائے گی اور بہہ نہ پڑے گا قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر نکلے گا اور وہ کسی کو نہ پائے گا جو اس سے صدقہ قبول کر لے یہاں تک کہ عرب کی زمین چراگاہوں اور نہروں کی طرف لوٹ آئے گی۔

(۲۳۴۰)وَحَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُهٗ مِنْهُ صَدَقَةً وَيُدْعٰى اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لَا اَرَبَ لِيْ فِيْهِ۔

(۲۳۴۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تمہارے پاس مال کی کثرت نہ ہو جائے۔ اور وہ بڑھ نہ جائے یہاں تک کہ مال والا سوچے گا کہ اس سے صدقہ کون وصول کرے گا اور اس کی طرف آدمی کو صدقہ لینے کے لیے بلایا جائے گا تو وہ کہے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲۳۴۱)وَ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرِّفَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ

(۲۳۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کی قے کر دے گی۔ سونے اور چاندی کے ستونوں کی طرح۔ قاتل آ کر کہے گا اسی کی وجہ سے میں نے قتل کیا تھا اور قطع

كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهٗ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا۔

رحمی کرنے والا کہے گا میں نے اسی کی وجہ سے قطع رحمی کی۔ چوری کرنے والا آئے گا تو کہے گا اسی کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر وہ سب اس کو چھوڑ دیں گے وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لیں گے۔

۴۲۰: باب قُبُوْلُ الصَّدَقَةَ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيَتُهَا

باب: حلال کمائی سے صدقہ کی قبولیت اور اس کے بڑھنے کے بیان میں

(۲۳۴۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْ فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ۔

(۲۳۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک مال ہی کو قبول کرتا ہے جو اپنے پاکیزہ مال سے صدقہ دیتا ہے تو اللہ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور ہی ہو۔ تو وہ اللہ کے ہاتھ میں بڑھتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے یا اُونٹنی کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔

(۲۳۴۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَصَدَّقُ اَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ اِلَّا اَخَذَهَا اللّٰهُ بِيَمِيْنِهٖ فَيُرَبِّيْهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ قَلُوْصَهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ اَوْ اَعْظَمَ۔

(۲۳۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی اپنی پاکیزہ کمائی میں سے ایک کھجور بھی صدقہ کرتا ہے تو اللہ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے اس کی پرورش کرتا ہے۔ جیسا کہ تم میں کوئی اپنے بچھڑے یا اُونٹنی کے بچے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ یا اس سے بھی بڑا ہو جاتا ہے۔

(۲۳۴۴) وَحَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنِيْهِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَوْدِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ رَوْحٍ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِيْ حَقِّهَا وَفِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ فَيَضَعُهَا فِيْ مَوْضِعِهَا۔

(۲۳۴۴) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن اس میں ہے کہ پاک کمائی سے صدقہ دے اور یہ صدقہ اس کے حق کی جگہ میں دے۔

(۲۳۴۵) وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

(۲۳۴۵) اسی سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مروی ہے۔

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِیْثِ یَعْقُوْبَ عَنْ سُهَیْلٍ۔

(۲۳۴۶)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ كُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ نَا فُضَیْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَّاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ ﴿یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ﴾ [المؤمنون :۵۱] وَقَالَ ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ [البقرة:۱۷۲] ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ۔

(۲۳۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مؤمنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں (علیہم السلام) کو دیا۔ اللہ نے فرمایا: اے رسولو! تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں۔ اور فرمایا: اے ایمان والو ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ۔ پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے۔ پریشان بال' جسم گرد آلود' اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے: اے ربّ! اے ربّ! حالانکہ اُس کا کھانا حرام اور اُس کا پینا حرام اور اُس کا لباس حرام اور اُس کی غذا حرام تو اُس کی دُعا کیسے قبول ہو۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ نیکی کا کام صدقہ ہے حتیٰ کہ بری بات سے رک جائے اور اپنی بیوی سے شہوت پوری کرنا بھی صدقہ اور ثواب ہے۔ آخر میں مال کی کثرت کا ذکر فرمایا کہ مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی صدقہ لینے والا نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ پاک اور طیب مال ہی سے صدقہ قبول کرتا ہے اور اسی کا حکم دیا گیا ہے آخر میں حرام مال کی نحوست بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حلال اور طیب رزق حاصل کرنے کے لئے حلال ذرائع استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عبادات کی قبولیت میں رزقِ حلال کو بڑا دخل ہے۔ آج دُعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟ اس لیے کہ کمائی پاکیزہ نہیں ہوتی۔ حرام کا ایک لقمہ کا اثر جب تک بدن میں موجود ہے کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

۴۲۱: باب الْحَثِّ عَلَی الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ وَاَنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ

باب: صدقہ کی ترغیب اگرچہ ایک کھجور یا عمدہ کلام ہی ہو وہ دوزخ سے آڑ ہے کے بیان میں

(۲۳۴۷)حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوْفِیُّ قَالَ نَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْجُعْفِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْیَفْعَلْ۔

(۲۳۴۷) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کوئی آگ سے ایک کھجور کا ٹکڑا دے کر بھی بچنے کی طاقت رکھتا ہو تو کر گزرے۔

(۲۳۴۸)حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ نَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ خَیْثَمَةَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُهُ اللّٰهُ لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَیْثَمَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِیْهِ وَلَوْ بِکَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ وَقَالَ اِسْحٰقُ قَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَیْثَمَةَ۔

(۲۳۴۸) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے ساتھ اللہ عنقریب گفتگو اس طرح کرے گا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ آدمی اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال نظر آئیں گے۔ اپنے بائیں اپنے اعمال دیکھے گا اور اپنے آگے دوزخ دیکھے گا۔ اپنے منہ کے سامنے آگ تو آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو یا کسی عمدہ گفتگو سے ہی۔

(۲۳۴۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَیْثَمَةَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّارَ فَاَعْرَضَ وَاَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ کَاَنَّمَا یَنْظُرُ اِلَیْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ وَ لَمْ یَذْکُرْ اَبُوْ کُرَیْبٍ کَاَنَّمَا وَقَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ۔

(۲۳۴۹) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر فرمایا پھر اس سے بہت زیادہ اعراض کیا۔ پھر فرمایا: دوزخ سے بچو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض کیا اور زیادہ کیا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا: دوزخ سے بچو اگر چہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔ پس جو یہ نہ پائے تو کلمہ طیبہ کے ساتھ ہی۔

(۲۳۵۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَیْثَمَةَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ ذَکَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِکَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ۔

(۲۳۵۰) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا تذکرہ فرمایا اس سے پناہ مانگی اور تین مرتبہ اپنا چہرہ مبارک پھیرا۔ پھر فرمایا دوزخ سے بچو اگر چہ کھجور کے ٹکڑے کے ذریعہ ہی ہو۔ اگر تم یہ نہ پاؤ تو کلمہ طیبہ سے ہی سہی۔

(۲۳۵۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی الْعَنَزِیُّ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

(۲۳۵۱) حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دن کے شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ تو ایک قوم ننگے پاؤں' ننگے بدن' چمڑے کی عبائیں پہنے' تلواروں کو لٹکائے

قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَآءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرٍ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ [النساء:۱] وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ [الحشر:۱۸] تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَ ثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

ہوئے حاضر ہوئی۔ ان میں سے اکثر بلکہ سارے کے سارے قبیلہ مضر سے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس ان کے فاقہ کو دیکھ کر متغیر ہو گیا۔ آپ گھر تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان اور اقامت کہی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ فرمایا: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے۔ آیت کی تلاوت کی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ تک اور آیت وہ جو سورۂ حشر کی ہے: ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ آدمی اپنے دینار اور درہم اور اپنے کپڑے اور گندم کے صاع سے اور کھجور کے صاع سے صدقہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی ہو۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی ایک تھیلی اتنی بھاری لے کر آیا کہ اس کا ہاتھ اٹھانے سے عاجز ہو رہا تھا۔ پھر لوگوں نے اس کی پیروی کی یہاں تک کہ میں نے دو ڈھیر کپڑوں اور کھانے کے دیکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس کندن کی طرح چمکتا ہوا نظر آنے لگا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اسلام میں کسی اچھے طریقہ کی ابتداء کی تو اس کے لئے اس کا اجر اور اس کے بعد عمل کرنے والوں کا ثواب ہوگا۔ بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں کسی برے عمل کی ابتداء کی تو اس کے لئے اس کا گناہ ہے اور ان کا کچھ گناہ جنہوں نے اس پر اس کے بعد عمل کیا بغیر اس کے کہ اُن کے گناہ میں کچھ کمی کی جائے۔

(۲۳۵۲) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَا جَمِيْعًا نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَوْنُ بْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَدْرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِيْ حَدِيْثِ بْنِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ۔

(۲۳۵۲) حضرت منذر بن جریر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ پھر آپ نے ظہر کی نماز ادا کی اور خطبہ دیا۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(۲۳۵۳)حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ وَاَبُوْ كَامِلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاُمَوِیُّ قَالُوْا نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَاَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِیْثَ بِقِصَّتِهٖ وَفِیْهِ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِیْرًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِیْ كِتَابِهٖ ﴿یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ﴾ الْاٰیَةَ۔

(۲۳۵۳) حضرت منذر بن جریر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ چند لوگ ننگے چمڑے کی عبائیں پہنے ہوئی آئے۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھ کر چھوٹے منبر پر تشریف لائے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: اما بعد! اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے: ﴿یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ﴾۔

(۲۳۵۴)وَحَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ وَاَبِی الضُّحٰی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِیِّ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَیْهِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰی سُوْءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَذَكَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِهِمْ۔

(۲۳۵۴) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چند دیہاتی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔انہوں نے اُون پہنی ہوئی تھی اور اُن کا حال (سخت) برا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا برا حال دیکھا تو اُن کے ضرورت مند ہونے کا خیال فرمایا۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

۴۲۲: باب الْحَمْلِ بِاُجْرَةٍ یَتَصَدَّقُ بِهَا وَالنَّهْیِ الشَّدِیْدِ عَنْ تَنْقِیْصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِیْلٍ

باب: مزدور اپنی مزدوری سے صدقہ کریں اور کم صدقہ کرنے والے کی تنقیص کرنے سے روکنے کے بیان میں

(۲۳۵۵)حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ قَالَ نَا غُنْدَرٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِیْهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ یَعْنِیْ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ كُنَّا نُحَامِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ اَبُوْ عُقَیْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَجَآءَ اِنْسَانٌ بِشَیْءٍ اَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِیَاءً فَنَزَلَتْ ﴿اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ

(۲۳۵۵) حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں صدقہ کا حکم دیا گیا۔ حالانکہ ہم بوجھ اٹھا کر مزدوری کیا کرتے تھے اور صدقہ دیا ابوعقیل نے آدھا صاع۔ اور کوئی دوسرا آدمی ان سے کچھ زیادہ لایا۔ تو منافقین نے کہا بے شک اللہ اس صدقہ سے بے پرواہ ہے۔تو دوسرے نے تو صرف دکھاوے ہی کے لئے ایسا کیا ہے تو آیت: ﴿اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ﴾ نازل ہوئی۔ ''جو لوگ طعنہ دیتے ہیں خوشی سے صدقہ کرنے والے مؤمنوں کو اور ان لوگوں کو جو اپنی مزدوری کے سوا کچھ نہیں پاتے'' اور بشر کی روایت میں

الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾[التوبہ:۷۹]وَلَمْ يَلْفِظْ بِشْرٌ بِالْمُطَّوِّعِيْنَ۔

مُطَّوِّعِيْنَ کا لفظ نہیں ہے۔

(۲۳۵۶)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ ح وَحَدَّثَنِيْهِ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا۔

(۲۳۵۶)اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے سعید بن ربیع کی حدیث میں ہے کہ مزدوری پر اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھاتے تھے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب سے معلوم ہوا کہ غریب و مزدور آدمی کو بھی اپنی مقدور بھر صدقہ کرنا چاہئے اور دوسرے لوگوں کو اس کے کم خرچ پر تنقیص و تنقید نہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ یہ اس کا اور اللہ کا معاملہ ہے اور اللہ کے ہاں اخلاص کی قدر و قیمت ہے۔ ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اعمالکم و لکن ینظر الی قلوبکم۔

۴۲۳: باب فَضْلُ الْمَنِيْحَةِ

باب: دودھ والا جانور مفت دینے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۳۵۷)وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ اَلَا رَجُلٌ يَمْنَحُ اَهْلَ بَيْتٍ نَاقَةً تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَتَرُوْحُ بِعُسٍّ اِنَّ اَجْرَهَا لَعَظِيْمٌ۔

(۲۳۵۷)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو جو آدمی کسی گھر والوں کو ایسی اونٹنی دیتا ہے جو صبح بھی برتن بھرے اور شام کو بھی تو اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

(۲۳۵۸)وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ قَالَ نَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى فَذَكَرَ خِصَالًا وَقَالَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحِهَا وَغَبُوْقِهَا۔

(۲۳۵۸)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کئی باتوں سے اور فرمایا جس نے دودھ دینے والی اونٹنی دی تو اونٹنی کا صبح کو دودھ دینا بھی اس کے لئے صدقہ ہوگا اور شام کو بھی اس کے لئے صدقہ ہوگا۔ صبح کو صبح کے دودھ کے پینے کا اور شام کو شام کے دودھ پینے کا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث سے دودھ والی اونٹنی بطور ادھار دودھ پر کسی کو دینے کی فضیلت ہے اور یہ بھی صدقہ میں شامل ہے۔ خواہ عاریتاً دے یا ہبہ ہی کر دے دونوں صورتوں میں صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔

۴۲۴: باب مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيْلِ

باب: سخی اور بخیل کی مثال کے بیان میں

(۲۳۵۹)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ

(۲۳۵۹)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کرنے والے اور صدقہ کرنے والے کی مثال اس آدمی کی سی ہے (اصل میں یہ ہونا چاہئے تھا کہ سخی اور بخیل کی مثال اس آدمی جیسی ہے) جس کے اوپر دو زرہیں یا دو کرتے

جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ لَّدُنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰی تَرَاقِيْهِمَا فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ وَقَالَ الْاٰخَرُ فَاِذَا اَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ اَنْ يَّتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ اَوْ مَرَّتْ وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِيْلُ اَنْ يُّنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّوْضِعَهَا حَتّٰی تُجِنَّ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ۔

ہوں اس کی چھاتیوں سے ہنسلی (گلے) کی ہڈی تک جب خرچ کرنے والا ارادہ کرے اور دوسرے راوی نے کہا جب صدقہ کرنے والا ارادہ کرے کہ وہ صدقہ کرے تو وہ زرّہ کھل جائے یا لمبی ہو جائے اور اس کے سارے بدن پر پھیل جائے اور جب بخیل خرچ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ زرّہ اس پر تنگ ہو جائے اور اتنی سکڑ جائے کہ ہر کڑی اپنی جگہ کس جائے۔ یہاں تک کہ اس کے پوروں تک کو ڈھانپ لے اور اس کے قدموں کے نشان کو مٹا دے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

(۲۳۶۰)حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْغَيْلَانِیُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَامِرٍ يَعْنِی الْعَقَدِیَّ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰی ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰی تُغَشِّیَ اَنَامِلَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاِصْبَعِهٖ فِیْ جَيْبِهٖ فَلَوْ رَاَيْتَهٗ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَوَسَّعُ

(۲۳۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی۔ جیسا کہ دو آدمی ہوں ان پر لوہے کی دو زرہیں ہوں اور ان کے دونوں ہاتھ چھاتیوں کی طرف گلوں میں باندھ دیئے گئے ہوں صدقہ کرنے والا جب صدقہ کرنا چاہے تو وہ زرہ اس پر کشادہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ ڈھانپ لے اس کے پوروں کو اور مٹا دے اس کے قدموں کے نشانات کو اور بخیل جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرے۔ تو وہ زرہ تنگ ہو جائے اور اس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پھنس جائے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گریبان میں اُنگلیوں کو ڈال کر اشارہ فرمایا اگر تو دیکھتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زرہ کشادہ کرنا چاہتے تھے لیکن وہ کشادہ نہیں ہو رہی تھی۔

(۲۳۶۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِیُّ عَنْ وُهَيْبٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰی تُعَفِّیَ اَثَرَهٗ

(۲۳۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر دو زرہیں لوہے کی ہوں۔ جب صدقہ دینے والا صدقہ کرنے کا ارادہ کرے۔ تو وہ اس پر کشادہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ اس کے قدموں کے نشانات کو مٹا دے اور جب بخیل صدقہ کا ارادہ کرے تو وہ اس پر تنگ ہو جائے اور اس

وَاِذَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ اِلٰى تَرَاقِيْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَيَجْهَدُ اَنْ يُّوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيْعُ۔

کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس جائیں اور ہر حلقہ دوسرے حلقہ میں گھس جائے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا وہ اس کو کشادہ کرنے کی کوشش کرے لیکن طاقت نہیں رکھتا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں بخیل اور سخی کی مثال دی گئی ہے۔ سخی آدمی کو اس کا صدقہ خیرات گناہوں سے ڈھانپ لیتا ہے۔ جب گناہوں سے بچے گا تو اللہ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوگی اور کامیاب ہو جائے گا۔ بخیل ہمیشہ پریشان ہی رہتا ہے۔ دنیا میں رقم جمع کرنے اور اس کی حفاظت کی فکر اور اللہ کے ہاں اس کے سوال و جواب کی فکر۔ روپیہ پیسہ وہی افضل اور اللہ کا فضل ہے جس کو اپنے اوپر اہل و عیال قرابتدار اور غریبوں' مسکینوں پر اللہ کی رضا کے لئے خرچ کیا جائے ورنہ وبال جان ہے۔

۴۲۵: باب ثُبُوْتِ اَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَاِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِيْ يَدِ فَاسِقٍ وَنَحْوِهٖ

باب: صدقہ اگر چہ فاسق وغیرہ کے ہاتھ پہنچ جائے صدقہ دینے والے کو ثواب ملنے کے ثبوت کے بیان میں

(۲۳۶۲) وَ حَدَّثَنِيْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تَصَدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَا تُصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى غَنِيٍّ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ وَّعَلٰى غَنِيٍّ وَعَلٰى سَارِقٍ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ

(۲۳۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے کہا کہ میں آج رات ضرور صدقہ کروں گا۔ وہ صدقہ کا مال لے کر نکلا۔ تو اس نے وہ صدقہ کا مال کسی زانیہ کے ہاتھ پر رکھا۔ صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات کو زانیہ کو صدقہ دیا گیا۔ تو اس نے کہا: اے اللہ! تیرے ہی لئے زانیہ پر صدقہ دینے کی تعریف کی ہے۔ پھر اس نے صدقہ دینے کا ارادہ کیا اور صدقہ لے کر نکلا تو اس نے صدقہ کا مال مالدار کے ہاتھ میں دے دیا۔ لوگوں نے صبح کو باتیں کی کہ رات کو مالدار پر صدقہ دیا گیا۔ تو اس نے کہا اے اللہ مالدار پر صدقہ پہنچا دینے میں تیری ہی تعریف ہے۔ اس نے مزید صدقہ دینے کا ارادہ کیا اور صدقہ دینے کے لئے نکلا تو چور کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح کو لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں کہ رات کو چور پر صدقہ کیا گیا۔ تو اس نے کہا اے اللہ زانیہ' مالدار اور چور تک صدقہ پہنچا دینے میں تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ اس کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا (بذریعہ پیغمبر وقت یا فرشتہ) کہ تیرے سب کے سب صدقات قبول کر لئے گئے۔ زانیہ کو صدقہ اس لئے

يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ۔ دلوایا گیا کہ شاید وہ آئندہ زنا سے باز رہے۔ اور شاید کہ مالدار عبرت حاصل کرے اور اللہ نے جو اسے عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرے اور شاید کہ چور چوری کرنے سے باز آجائے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر آدمی صدقات وزکوۃ میں اپنی تحری وکوشش سے حقدار کو ادا کرے لیکن بعد میں اس کو علم ہوا کہ وہ حقدار نہ تھا تو اس کی یہ زکوۃ وغیرہ ادا ہو جائے گی اور دوبارہ زکوۃ دینے کی حاجت وضرورت نہ ہوگی۔ دوسرا واقعہ بنی اسرائیل میں سے کسی کا ہے اور اسے قبولیت صدقہ کی اطلاع بذریعہ خواب یا پیغمبر وقت پر وحی کے ذریعہ دی گئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زانیہ وچور افلاس غربت واحتیاج کے سبب معصیت کا ارتکاب کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((كاد الفقر ان يكون كفرًا)) قریب ہے کہ فقر آدمی کو کفر تک پہنچادے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خزانے سے ہم سب کو رزق حلال وسیع عطا فرمائیں۔

۴۲۶: باب الْاَجْرُ الْخَازِنُ الْاَمِيْنُ وَالْمَرْاَةُ اِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٌ بِاِذْنِهٖ الصَّرِيْحِ اَوِ الْعُرْفِيِّ

باب: امانت دار خزانچی اور اُس عورت کے ثواب کا بیان جو اپنے شوہر کی صریح اجازت یا عرفی اجازت سے صدقہ کرے

(۲۳۶۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِیُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ قَالَ اَبُوْ عَامِرٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِيْنَ الَّذِیْ يُنَفِّذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِهٖ فَيُعْطِيْهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ۔

(۲۳۶۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ امانت دار مسلمان خزانچی خیرات کرنے والوں میں سے ہے جو خوشی کے ساتھ پورا پورا اس آدمی کو دے دیتا ہے جس کو دینے کا حکم دیا گیا ہو۔ جو جتنا خرچ کرنے کا حکم کیا گیا ہوا تنا ہی خرچ کرتا ہو اور جس کو دینے کا حکم دیا گیا ہو اس کو دے دیتا ہو۔

(۲۳۶۴)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ يَحْيٰی اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

(۲۳۶۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عورت اپنے گھر سے بغیر فساد کے خرچ کرتی ہے تو اس کو خرچ کرنے کا ثواب ہوگا اور اس کے خاوند کو کمانے کی وجہ سے ثواب ہوگا اور خزانچی کے لئے بھی اسی طرح ثواب ہوگا کسی کے ثواب کی وجہ سے دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

(۲۳۶۵)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ

(۲۳۶۵) اسی حدیث کی دوسری سند میں یہ ہے کہ اپنے خاوند کے

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا۔

کھانے سے صدقہ کرے۔

(۲۳۶۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا وَلَهٗ مِثْلُهٗ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا۔

(۲۳۶۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت جب اپنے خاوند کے گھر سے بغیر فساد خیرات کرے تو اس عورت کے لئے ثواب ہوگا اور اس کے خاوند کے لئے کمانے کی وجہ سے اس کی مثل اور عورت کے لئے اس خرچ کی وجہ سے اور خازن کے لئے بھی اس کے مثل ثواب ہوگا۔ ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی کئے بغیر۔

(۲۳۶۷)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۲۳۶۷) اس حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

۴۲۷: باب مَا اَنْفَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَّالِ مَوْلَاهُ

باب: آقا کے مال سے غلام کے خرچ کرنے کے بیان میں

(۲۳۶۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَاهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِى اللَّحْمِ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَاَتَصَدَّقُ مِنْ مَّالِ مَوَالِىَّ بِشَىْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ۔

(۲۳۶۸) حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو ابواللحم کے آزاد کردہ غلام ہیں کہ میں غلام تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ صدقہ دوں؟ فرمایا: ہاں اور ثواب تم دونوں کے درمیان آدھا آدھا۔

(۲۳۶۹)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ يَعْنِى ابْنَاسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلٰى اَبِى اللَّحْمِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِىْ مَوْلَاىَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَآءَنِىْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَاىَ فَضَرَبَنِىْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهٗ قَالَ يُعْطِىْ طَعَامِىْ بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ فَقَالَ قَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا۔

(۲۳۶۹) حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو ابواللحم کے آزاد کردہ غلام ہیں میرے آقا نے مجھے حکم دیا کہ میں گوشت سکھاؤں۔ میرے پاس ایک مسکین آیا تو میں نے اس میں سے اس کو کھلا دیا۔ میرے مالک کو اس کا علم ہوا تو اس نے مجھے مارا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تو نے اس کو کیوں مارا؟ تو اس نے کہا کہ یہ میرا کھانا میرے حکم کے بغیر عطا کرتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ثواب تم دونوں کو ہے۔

(۲۳۷۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ

(۲۳۷۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی خاوند کی

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ۔

موجودگی میں کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ (نفل) نہ رکھے اور اس کے گھر میں اس کی موجودگی میں کسی کو اس کی اجازت کے بغیر آنے نہ دے اور اس کی کمائی میں سے اس کے حکم کے بغیر خرچ نہ کرے کیونکہ اس میں بھی اس کے خاوند کے لئے آدھا ثواب ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِن دونوں ابواب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ بیوی اور غلام و ملازم اور خزانچی کو اپنے آقا و مالک وغیرہ کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے صدقہ وخیرات نہیں کرنا چاہئے اور ان کی طرف سے اگر عرفی یا صریح اجازت ہو تو صدقہ وخیرات کر سکتے ہیں اور اس میں ثواب دونوں کو ملے گا اور کسی کا ثواب کم نہ ہوگا۔

۴۲۸: باب فَضْلِ مَنْ ضَمَّ اِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرَ مِنَ الْنَّوَاعِ الْبِرِّ

باب: صدقہ کے ساتھ اور نیکی ملانے والے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۳۷۱) حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى التُّجِيْبِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي الطَّاهِرِ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا عَلٰى اَحَدٍ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

(۲۳۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا اللہ کے راستہ میں خرچ کیا تو جنت میں پکارا جائے گا۔ اے اللہ! کے بندے یہ بہتر ہے پس جو نماز والوں میں سے ہوگا تو وہ باب نماز سے پکارا جائے گا اور جو اہلِ جہاد میں سے ہوگا وہ جہاد کے دروازہ سے پکارا جائے گا اور جو صدقہ والوں میں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو روزے والوں سے ہوگا وہ باب الریان (سیراب کرنے والے دروازہ) سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی ایک ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! اور میں اُمید کرتا ہوں کہ تو ان میں سے ہوگا۔

(۲۳۷۲) وَ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ

(۲۳۷۲) حدیث مذکور کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۲۳۷۳)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ نَا شَیْبَانُ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَیْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ کُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ اَیْ فُلُ هَلُمَّ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَاكَ الَّذِیْ لَا تَوٰی عَلَیْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَاَرْجُوْٓا اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ۔

(۲۳۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے راستہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کیا تو اس کو جنت کا خزانچی بلائے گا ہر دروازہ کا خازن کہتا ہے اے فلاں! ادھر آ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص پر تو کوئی مشکل نہ ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تو انہی میں سے ہوگا۔

(۲۳۷۴)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا مَرْوَانُ یَعْنِی الْفَزَارِیَّ عَنْ یَزِیْدَ وَهُوَ ابْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اجْتَمَعْنَ فِی امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(۲۳۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے روزہ دار صبح کی؟ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں نے۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ فرمایا: تم میں سے کس نے آج مریض کی عیادت کی۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سب کام جب کسی ایک آدمی میں جمع ہو جاتے ہیں تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ صرف صدقہ پر ہی اکتفانہ کرنا چاہئے بلکہ ہر نیک عمل خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اس کو حقیر سمجھ کر نہ چھوڑنا چاہئے۔ ہر عمل کا اپنا اپنا علیحدہ اجر و ثواب ہوتا ہے اور شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ واضح ہوئی کہ اُنہیں قیامت کے دن جنت کے ہر دروازہ سے پکارا جائے گا۔ ذلک فضل اللہ۔

۴۲۹: باب الْحَثِّ عَلَى الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْاِحْصَاءِ

باب: خرچ کرنے کی ترغیب اور گن گن کر رکھنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۳۷۵)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۲۳۷۵) حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرچ کر یا فیاضی کر اور دینے کا شمار نہ کرو ورنہ تجھ پر اللہ بھی شمار کرے گا۔

ﷺ اَنْفِقِیْ اَوِ انْفَحِیْ اَوِ انْضَحِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ۔

(۲۳۷۶)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ جَمِیْعًا عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ قَالَ زُهَیْرٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْفَحِیْ اَوِانْضَحِیْ اَوْ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ۔

(۲۳۷۶) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخاوت یا فیاضی یا خرچ کر اور شمار نہ کر۔ پس شمار کرے گا اللہ تجھ پر اور جمع کر کے نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھے دینا بند کر دے گا۔

(۲۳۷۷)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ اَسْمَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهَا نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ۔

(۲۳۷۷) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۲۳۷۸)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا جَآءَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ یَانَبِیَّ اللّٰهِ لَیْسَ لِیْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَیَّ الزُّبَیْرُ فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ اَرْضَخَ مِمَّا یُدْخِلُ عَلَیَّ فَقَالَ ارْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ۔

(۲۳۷۸) حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی میرے پاس کوئی چیز نہیں سوائے اس کے جو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے دیں کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے کہ اگر میں اس دیئے ہوئے میں سے کچھ صدقہ دوں؟ تو آپ نے فرمایا: جتنی تجھے طاقت ہو اتنا دو اور جمع کر کے نہ رکھو ورنہ خدا بھی تم کو دینا بند کر دے گا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ مال میں سے جتنا ہو سکے خرچ کرنا چاہئے اور جوڑنا اور جمع کرنا ناپسندیدہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس جو آتا وہ اللہ کے راستہ میں خرچ کر دیتے تھے اور بزرگان دین رحمہم اللہ بھی جمع کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ جو خرچ کرتا ہے اللہ اُسے مزید عطا کرتا ہے اور جو روک لیتا ہے اللہ بھی رزق بند کر دیتا ہے۔

۴۳۰: باب الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِیْلِ وَلَا تَمْتَنِعُ مِنَ الْقَلِیْلِ لِاحْتِقَارِهٖ

باب: قلیل صدقہ کی ترغیب اور قلیل مال سے اس کی حقارت کی وجہ سے صدقہ کی ممانعت نہ ہونے کے بیان میں

(۲۳۷۹)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ

(۲۳۷۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان عورتو! تم میں کوئی اپنی ہمسائی کے گھر بکری کے پائے کا ایک کھر بھیجنے کو بھی حقیر نہ سمجھے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

یعنی کچھ نہ کچھ ہدیہ بھیجتی رہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینے میں کم سے کم چیز کو بھی حقیر سمجھ کر روکنا نہیں چاہئے اور اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کو کوئی چیز بطور ہدیہ وتحفہ دی جائے وہ اسے حقیر وکم نہ سمجھے۔ خواہ وہ حقیر ہی کیوں نہ ہو بلکہ بخوشی قبول کر لے۔

۴۳۱: باب فَضْلِ اِخْفَآءِ الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۳۸۰) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ يَمِيْنُهٗ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

(۲۳۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ اپنے سایہ میں سایہ عطا کرے گا۔ جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ایک عادل بادشاہ‘ دوسرا وہ جوان جس کی پرورش اللہ کی عبادت میں ہوئی ہو‘ تیسرا وہ آدمی جس کا دل مساجد میں اٹکا ہوا ہو چوتھے وہ دو آدمی جن کی دوستی اللہ کے لئے ہو اسی پر جمع ہوں اور اسی پر جدا ہوں۔ پانچواں وہ آدمی جس کو کوئی نسب و جمال والی عورت بلائے (برائی کی طرف) تو وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ چھٹا وہ آدمی جو صدقہ اس طرح چھپا کر دیتا ہے کہ اس کے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے دینے کی خبر نہ ہو۔ ساتواں وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔

(۲۳۸۱) وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَوْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ۔

(۲۳۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک وہ آدمی ہے جس کا دل مسجد میں معلق ہو جب اس سے نکلے یہاں تک کہ اس کی طرف لوٹ آئے۔ باقی وہی حدیث ہے جو گزر چکی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی دونوں احادیث سے جہاں دوسرے چھ صاحب فضل کی فضیلت معلوم ہوئی وہاں اللہ کے راستہ میں اخفاء اور پوشیدگی سے خرچ کرنے والے کا مقام بھی معلوم ہوا کہ قیامت کے دن جس دن اللہ کے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ اس کو عرش کے نیچے جگہ عطا فرمائے گا۔ لیکن فرض صدقہ یعنی زکوۃ علی الاعلان دینا چھپا کر دینے سے افضل ہے اور نفل صدقات چھپا کر دینا افضل ہیں۔

۴۳۲: باب بَيَانِ اَنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيْحِ الشَّحِيْحِ

باب: افضل صدقہ تندرستی اور خوشحالی میں صدقہ کرنا ہے

(۲۳۸۲)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

(۲۳۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو صدقہ کرے اس حال میں کہ تو تندرست اور حریص ہو اور محتاجی کا خوف کرتا ہو اور مالداری کا اُمیدوار ہو اور تو دیر نہ کر یہاں تک کہ سانس گلے میں آجائے تو اس وقت تو کہے فلاں کو اتنا اور فلاں کے لئے اس طرح آگاہ رہو کہ وہ تو فلاں کے لئے ہو ہی چکا۔

(۲۳۸۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا فَقَالَ اَمَا وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّاَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَآءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

(۲۳۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کونسے صدقے کا ثواب بڑا ہے۔ آپ نے فرمایا سن تیرے باپ کی قسم تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ اس صدقہ کا دینا افضل ہے جب تو تندرست ہو اور ایسی حالت میں ہو جس میں لوگ بخل کرتے ہیں اور تو فقر و فاقہ کا خوف کرے اور مال کے باقی رکھنے کا امیدوار ہو تو تاخیر نہ کر یہاں تک کہ سانس گلے میں آجائے اور تو کہے فلاں کیلئے اتنا اور فلاں کو اتنا دے دو حالانکہ وہ تو فلاں کا ہو چکا۔

(۲۳۸۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ۔

(۲۳۸۴) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن اس میں ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ تندرستی کے وقت اور جب بخل کا وقت ہو اور جب فقر و فاقہ کا خوف ہو اور مالداری کی اُمید ہو اُس وقت جو صدقہ کیا جائے وہ افضل ہے اور ثواب کے اعتبار سے بڑا عظیم ہے۔

۴۳۳: باب بَيَانَ اَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَاَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَاَنَّ السُّفْلٰى هِيَ الْاٰخِذَةُ

باب: اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے کے بیان میں

(۲۳۸۵)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى السَّائِلَةُ۔

(۲۳۸۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر صدقہ کرنے اور سوال سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

(۲۳۸۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

(۲۳۸۶) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل یا بہتر صدقہ وہ ہے اس کے بعد بھی دینے والا غنی رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور صدقہ دینا اپنے عیال سے شروع کرے۔

(۲۳۸۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَسَعِيدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِىْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِىْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِىْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

(۲۳۸۷) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے مجھے عطا کیا پھر میں نے مانگا آپ نے مجھے عطا کیا پھر میں نے مانگا آپ نے مجھے عطا کیا۔ پھر فرمایا: یہ مال ہرا بھرا اور شیریں ہے جو اس کو پاکیزہ نفس سے لیتا ہے تو اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے، اور جو اس کو نفس کی حرص و ہوس سے لیتا ہے تو اس کے لئے برکت نہیں دی جاتی اور وہ ایسے شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(۲۳۸۸) وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوْا نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ نَا شَدَّادٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

(۲۳۸۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن آدم اپنی ضروریات سے زائد مال خرچ کر دینا تیرے لئے بہتر ہے اگر تو اس کو روک لے گا تو تیرے لئے برا ہوگا اور بقدر کفایت پر تو ملامت نہیں کیا جائے گا اور دینے کی ابتداء اپنے اہل و عیال سے کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۴۳۴: باب النَّهْىِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ

باب: مانگنے سے ممانعت کے بیان میں

(۲۳۸۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ

(۲۳۸۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم روایت

الْحُبَابِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَاَحَادِيْثَ اِلَّا حَدِيْثًا كَانَ فِیْ عَهْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيْفُ النَّاسَ فِی اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَيْتُهٗ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ فَمُبَارَكٌ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَعْطَيْتُهٗ عَنْ مَسْئَلَةٍ ﷺ شَرَهٍ كَانَ كَالَّذِیْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔

احادیث سے بچو سوائے ان احادیث کے جو حضرت عمر ؓ کے زمانہ خلافت میں مروی تھیں۔ کیونکہ عمر ؓ لوگوں کو اللہ کے بارے میں خوف دیتے تھے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خزانچی ہوں جس کو میں طیب نفس یعنی دلی خوشی سے کچھ عطا کروں تو اس میں اسے برکت ہوتی ہے اور جس کو میں اس کے مانگنے پر اور ستانے پر دوں اس کا حال اس شخص جیسا ہوتا ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔

(۲۳۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ هَمَّامٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجُ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّیْ شَيْئًا وَاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ۔

(۲۳۹۰) حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مانگنے میں لپٹ کر نہ مانگو۔ اللہ کی قسم تم میں کوئی مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو اس کے مانگنے کی وجہ سے وہ چیز مجھ سے نکل جاتی ہے۔ یعنی خرچ ہو جاتی ہے تو میں اس کو برا جانتا ہوں۔ اس کو میرے عطا کردہ مال میں برکت نصیب نہیں ہوتی۔

(۲۳۹۱) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْمَكِّیُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِیْ دَارِهٖ بِصَنْعَاءَ فَاَطْعَمَنِیْ مِنْ جَوْزَةٍ فِیْ دَارِهٖ عَنْ اَخِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

(۲۳۹۱) حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی اور میں ان کے گھر صنعاء میں حاضر ہوا تو مجھے انہوں نے اپنے گھر میں اخروٹ کھلائے اور ان کے بھائی نے مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بیان فرمائی جو گزر چکی ہے۔

(۲۳۹۲) وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ وَهُوَ خَطِيْبٌ يَقُوْلُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِی اللّٰهُ۔

(۲۳۹۲) حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا کرتے ہیں اور میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا کرتا ہوں۔

۴۳۵: باب الْمِسْكِيْنَ الَّذِیْ لَا يَجِدُ غِنیٌّ وَلَا يَفْطِنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ

باب: مسکین وہ ہے جو بقدرِ ضرورت مال نہ رکھتا ہو اور نہ مسکین تصور کیا جاتا ہو کہ اُسے صدقہ دیا جائے

(۲۳۹۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِی الْحِزَامِیَّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِیْ يَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْكِيْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِیْ لَا يَجِدُ غِنًی يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَسْاَلُ النَّاسَ شَيْئًا۔

(۲۳۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو گھومتا رہتا ہے اور لوگوں کے اردگرد پھرتا رہتا ہے پھر ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجوریں لے کر لوٹ جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول پھر مسکین کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا مسکین وہ ہے جو اتنا مالدار نہ ہو جس سے ضروریاتِ زندگی پوری کر سکے اور نہ لوگ اسے مسکین تصور کرتے ہوں کہ اس کو صدقہ دیں اور نہ وہ لوگوں سے کچھ مانگتا ہو۔

(۲۳۹۴)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شَرِيْكٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰی مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَعَفِّفُ اِقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿لَا يَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا﴾ [البقرة:۲۷۳]

(۲۳۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ شخص نہیں جو ایک دو کھجوریں یا ایک دو لقموں کے ساتھ لوٹ جاتا ہے۔ مسکین تو وہ ہے جو سوال کرنے سے بچتا ہے۔ اگر چاہو تو تم یہ آیت پڑھو: ﴿لَا يَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا﴾ ''وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے۔''

(۲۳۹۵)وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ شَرِيْكٌ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءُ بْنُ يَسَارٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ۔

(۲۳۹۵) اُوپر والی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

۴۳۶: باب كَرَاهَةِ الْمَسْاَلَةِ لِلنَّاسِ

باب: لوگوں سے مانگنے کی کراہت کا بیان

(۲۳۹۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِاَحَدِكُمْ حَتّٰی يَلْقَی اللّٰهَ وَلَيْسَ فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔

(۲۳۹۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے مانگنے والا ہمیشہ مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔

(۲۳۹۷)وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنِیْ

(۲۳۹۷) اسی حدیث کی دوسری سند میں مُزْعَةٌ (ٹکڑے) کا لفظ نہیں۔

اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَخِي الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ مُزْعَةٌ۔

(۲۳۹۸)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔

(۲۳۹۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ آدمی لوگوں سے مانگتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کا دن آجائے اور اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔

(۲۳۹۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ وَاصِلُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ۔

(۲۳۹۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں سے صرف اپنا مال بڑھانے کی غرض سے مانگتا ہے تو یہ انگاروں کو مانگتا ہے خواہ کم لے یا زیادہ جمع کر لے۔

(۲۴۰۰)حَدَّثَنِيْ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ بَيَانِ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقَ بِهٖ وَيَسْتَغْنِيَ بِهٖ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا اَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

(۲۴۰۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے تم میں کسی کا صبح کے وقت جا کر اپنے پیٹھ پر لکڑی کا گٹھا اٹھا کر لانا اور اس میں سے صدقہ کرنا اور لوگوں سے مستغنی ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے وہ اسے دے یا نہ دے۔ بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جن کا کھانا تیرے ذمہ ہے ان سے صدقہ شروع کر۔

(۲۴۰۱)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بَيَانٍ۔

(۲۴۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی صبح اس حال میں کرے کہ اپنی پیٹھ پر لکڑی اُٹھا کر لائے پھر ان کو بیچ دے۔ باقی حدیث بیان ہو چکی ہے۔

(۲۴۰۲)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَيُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ

(۲۴۰۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لادے پھر ان کو بیچ دے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ لوگوں سے مانگے معلوم نہیں کہ وہ دیں یا نہ دیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ يَحْتَزِمَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَسْاَلَ رَجُلًا يُعْطِيْهِ اَوْ يَمْنَعُهٗ۔

(۲۴۰۳) وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ سَلَمَةُ نَا وَ قَالَ الدَّارِمِيُّ اَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ نَا سَعِيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيْبُ الْاَمِيْنُ اَمَّا هُوَ فَحَبِيْبٌ اِلَيَّ وَاَمَّا هُوَ عِنْدِيْ فَاَمِيْنٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَةً اَوْ ثَمَانِيَةً اَوْ سَبْعَةً فَقَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَبَسَطْنَا اَيْدِيَنَا وَ قُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَّلَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَاَيْتُ كَانَ بَعْضُ اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ اَحَدِهِمْ فَمَا يَسْاَلُ اَحَدًا يُنَاوِلُهُ اِيَّاهُ۔

(۲۴۰۳) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نو یا آٹھ یا سات آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے۔ حالانکہ ہم قریب ہی زمانہ بیعت کر چکے تھے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے۔ ہم نے اپنے ہاتھ دراز کئے اور عرض کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکے ہیں اب ہم کس بات پر بیعت کریں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے اور پانچوں نمازیں ادا کرو گے اور اللہ کی اطاعت کرو گے اور یہ بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگو گے۔ تو میں نے ان میں سے بعض آدمیوں کو دیکھا کہ ان میں سے کسی کا اگر چابک (سواری سے) گر جاتا تو وہ کسی سے اُٹھا کر دینے کی خواہش نہ کرتا تھا۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: ان ابواب کی احادیث میں مانگنے اور سوال کرنے اور در بدر پھرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ بلاضرورت مال بڑھانے کے لئے مانگنے والے کو سخت وعید سنائی گئی اور آخری حدیث میں بیعت تصوف کا ثبوت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کمال عشق و محبت وعدہ وفا کا ایک نمونہ پیش کیا گیا ہے اور اسی طرح مسکین کے بارے میں بتایا کہ مسکین وہ ہے جو باوجود ضرورت مند ہونے کے کسی سے نہ کچھ مانگے اور نہ کسی کے سامنے اپنی ضرورت کا اظہار کرے۔ عام مانگنے والے مسکین نہیں۔ یہ تو پیشہ ور بھکاری ہیں کہیں سے کچھ ملا کہیں سے نہ ملا۔ انہوں نے سارا دن مانگنا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ہی در کا گدائی و شیدائی بنائے۔ (آمین)

۴۳۷: باب مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ

باب: مانگنا کس کے لیے حلال ہے کے بیان میں

(۲۴۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا حَمَّادُ بْنُ

(۲۴۰۴) حضرت قبیصہ بن مخارق الہلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (کسی امر کے لئے) چندہ جمع کرنے کا

زَيْدٍ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِيَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَامُرُ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتًا يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

بار اپنے اوپر ڈال لیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھنے کے لئے حاضر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ کہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آ جائے تو ہم تم کو دینے کا حکم دے دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے قبیصہ! تین آدمیوں کے علاوہ کسی کے لئے مانگنا جائز نہیں۔ ایک وہ آدمی جس نے اپنے اوپر چندہ کا بوجھ ڈالا ہو تو اس کے لئے اتنی رقم پوری کرنے تک مانگنا جائز ہے پھر وہ رک جائے۔ دوسرا وہ آدمی جس کے مال کو کسی آفت نے ختم کر دیا ہو تو اس کے لئے اپنے گزر بسر تک یا گزراوقات کے قابل ہونے تک مانگنا جائز ہے۔ تیسرا وہ آدمی ہے جس کے تین دن فاقہ میں گزر جائیں اور اس کی قوم میں سے تین کامل العقل آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ فلاں آدمی کو فاقہ پہنچا ہے تو اس کے لئے گزر بسر کے قابل ہونے تک مانگنا جائز ہے۔ اے قبیصہ! ان تین کے علاوہ مانگنا حرام ہے اور مانگ کر کھانے والا حرام کھاتا ہے۔

۴۳۸: باب جَوَازُ الْاَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَلَا تَطَلُّعٍ

باب: بغیر سوال اور خواہش کے لینے کے جواز کے بیان میں

(۲۴۰۵) وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْهُ وَمَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

(۲۴۰۵) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عطا کیا کرتے تھے۔ تو میں عرض کرتا کہ آپ مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو عطا فرمائیں۔ حسب معمول آپ نے ایک مرتبہ کچھ مال عطا فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو اسے عطا فرمائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے لیں اور تیرے پاس اگر بغیر لالچ کے اور بغیر مانگنے کے کچھ مال آ جائے تو اس کو حاصل کر لیا کرو اور جو اس طرح نہ آئے اس کا دل میں خیال نہ کرو۔

(۲۴۰۶) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

(۲۴۰۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ مال عطا کیا کرتے تھے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ

سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعْطِىْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْعَطَآءَ فَيَقُوْلُ لَهٗ عُمَرُ اَعْطِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّىْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَآءَ كَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَّلَا يَرُدُّ شَيْئًا اُعْطِيَهٗ

سے عرض کیا اے اللہ کے رسول جو مجھ سے زیادہ فقیر ہو اس کو عطا کریں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اسے لے لو اپنے پاس رکھو یا صدقہ کرو اور تیرے پاس جو مال اس طرح آئے کہ تو نہ خواہش کرنے والا ہو اور نہ مانگنے والا تو اسے لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ آئے تو اپنے دِل کو اس کی طرف ہی نہ لگاؤ۔ حضرت سالم کہتے ہیں اسی وجہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور اگر کوئی آپ کو کچھ دے دیتا تو اسے لوٹاتے بھی نہ تھے۔

(۲۴۰۷)وَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِى ابْنُ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّعْدِىِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۲۴۰۷)اسی حدیث کی دوسری سند عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ذکر فرمائی۔

(۲۴۰۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِىِّ الْمَالِكِىِّ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَعْمَلَنِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَلِىْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِىْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّىْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِىْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔

(۲۴۰۸)حضرت ابن ساعدی مالکیؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے صدقہ پر عامل مقرر فرمایا۔ جب میں اس سے فارغ ہوا اور رقم زکوٰۃ لا کر جمع کرا دی تو آپ نے میرے لئے کچھ اجرت کا حکم فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا میں نے اللہ کی رضا کے لئے کام کیا اور میرا ثواب اللہ پر ہے۔ تو آپ نے فرمایا جو تجھے دیا جائے وصول کر لے کیونکہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عامل مقرر ہوا تھا آپ نے مجھے اجرت دی تھی۔ تو میں نے تیرے کہنے کی طرح عرض کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جو تجھے تیرے بغیر مانگے مل جائے تم اُس کو کھاؤ اور صدقہ بھی کرو۔

(۲۴۰۹)وَ حَدَّثَنِىْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِىُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ السَّعْدِىِّ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَعْمَلَنِىْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

(۲۴۰۹)اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن اس میں ابن ساعدی کے بجائے ابن سعدی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر عمل کرنا تو اللہ کی رضا کے لئے چاہئے لیکن اگر اس کی مزدوری وغیرہ بغیر مانگے اور بغیر لالچ و طمع مل جائے تو وصول کر لینی چاہئے اس کے بعد اختیار ہے چاہے خود کھاؤ چاہے صدقہ کر دو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو آدمی مثلاً قاضی، والی، حاکم وغیرہ مسلمانوں کے امور میں مصروف ہو اس کو اپنی مزدوری کے بقدر اُجرت و تنخواہ اور وظیفہ لینا جائز ہے۔

۴۳۹: باب كِرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا

باب: دنیا پر حرص کی کراہت کے بیان میں

(۲۴۱۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ۔

(۲۴۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے آدمی کا دِل دو چیزوں کی محبت پر جوان رہتا ہے۔ زندگی اور مال کی محبت۔

(۲۴۱۱) وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْحَيَاةِ وَحُبِّ الْمَالِ۔

(۲۴۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بوڑھے آدمی کا دل زندگی کے لمبے ہونے اور مال کی محبت میں جوان رہتا ہے۔

(۲۴۱۲) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ۔

(۲۴۱۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم بوڑھا ہوتا ہے اور اس میں دو چیزیں جوان رہتی ہیں مال اور عمر پر حرص۔

(۲۴۱۳) وَ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ۔

(۲۴۱۳) اوپر والی حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۴) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

(۲۴۱۴) اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

۴۴۰: باب لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ لَابْتَغَى ثَالِثًا

باب: اگر ابن آدم کے پاس جنگل کی دو وادیاں ہوں تو بھی وہ تیسری کا طلبگار رہتا ہے

(۲۴۱۵) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔

(۲۴۱۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے دو وادیاں مال کی بھری ہوئی ہوں تب بھی وہ تیسری وادی کی تلاش کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ سوائے مٹی کے کوئی نہیں بھر سکتا اور اللہ اسی پر رجوع فرماتے ہیں جو توبہ کرتا ہے۔

(۲۴۱۶) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ

(۲۴۱۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَلَا اَدْرِیْ اَشَیْءٌ اُنْزِلَ اَمْ شَیْءٌ كَانَ يَقُوْلُهٗ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ۔

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور میں نہیں جانتا یہ بات اُتری تھی یا آپ خود فرماتے تھے باقی حدیث ابوعوانہ کی طرح ہے۔

(۲۴۱۷)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنَّ لَهٗ وَادِيًا اٰخَرَ وَلَنْ يَّمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ يَتُوْبُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

(۲۴۱۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ابن آدم کے لئے سونے کی ایک وادی ہو وہ تب بھی دوسری وادی کی خواہش کرے گا۔اور اس کا منہ مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ رجوع کرنے والے ہی پر رجوع فرماتے ہیں۔

(۲۴۱۸)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِلْءَ وَادٍ مَالًا لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ اِلَيْهِ مِثْلُهٗ وَلَا يَمْلَاُ نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ يَتُوْبُ عَلٰى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا قَالَ وَفِیْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالَ فَلَا اَدْرِیْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

(۲۴۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر ابن آدم کے لئے وادی بھر مال ہو تو بھی وہ پسند کرے گا کہ اس کی مثل اور ہو اور ابن آدم کا جی سوائے مٹی کے کسی چیز سے نہیں بھرتا اور اللہ اس پر رجوع فرماتے ہیں جو توبہ کرتا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قرآن سے ہے یا نہیں اور زہیر کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

(۲۴۱۹)حَدَّثَنِیْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بُعِثَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى قُرَّاءِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَنْتُمْ خِيَارُ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ فَاتْلُوْهُ وَلَا يَطُوْلَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوْبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّا كُنَّا نَقْرَاُ سُوْرَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا فِی الطُّوْلِ وَالشِّدَّةِ بِسُوْرَةِ بَرَاءَةَ فَاُنْسِيْتُهَا غَيْرَ اَنِّیْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ كَانَ

(۲۴۱۹) حضرت ابوالاسود رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اہل بصرہ کے قراء کی طرف بھیجا گیا۔ آپ ان کے پاس پہنچے تو تین سو فارسیوں نے قرآن پڑھا۔تو آپ نے فرمایا کہ تم اہل بصرہ کے سب لوگوں سے افضل ہو اور ان کے قاری ہو تو تم ان کو قرآن پڑھاؤ اور بہت مدت تک تم تلاوت قرآن سے غافل نہ ہوا کرو ورنہ تمہارے دل اسی طرح سخت ہو جائیں گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کے ہو گئے تھے اور ہم ایک سورت پڑھتے تھے جو لمبائی میں اور سخت وعیدات میں سورۃ براءت کے برابر تھی۔ پھر میں سوائے اس آیت کے سب بھول گیا: اَوْ كَانَ

51

لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَكُنَّا نَقْرَأُ سُوْرَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا بِاِحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَاُنْسِيْتُهَا غَيْرَ اَنِّيْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ﴾ فَتُكْتَبُ شَهَادَةً فِيْ اَعْنَاقِكُمْ فَتُسْاَلُوْنَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

لِابْنِ اٰدَمَ کہ اگر ابن آدم کیلئے مال کے دو میدان ہوں تو بھی وہ تیسرا میدان طلب کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ سوائے مٹی کے کوئی نہیں بھر سکتا اور ہم ایک سورۃ اور پڑھتے تھے جس کو ہم مسبحات میں سے ایک سورت کے برابر جانتے تھے۔ میں اس کو بھول گیا سوائے اسکے کہ اس میں سے میں نے ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ﴾ کو یاد رکھا ہے۔ یعنی اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں تو وہ تمہاری گردنوں میں شہادت کے طور پر لکھ دی جاتی ہے۔ قیامت کے دن تم سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیثِ مبارکہ میں دنیا کی حرص کی مذمت اور برائی بیان کی گئی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ اہل دنیا کافران مطلق اند۔ روز و شب ورزق رزق اند۔ آپ کا فرمان ہے: ((لا يشبع من الدنيا حتى يموت)) "موت تک انسان دنیا سے سیر نہ ہوگا" ہاں قبر کی مٹی ہی انسان کے پیٹ کو بھرے گی۔

۴۴۱: باب فَضْلُ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

باب: قناعت کی فضیلت اور ترغیب کے بیان میں

(۲۴۲۰) وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ۔

(۲۴۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دولت مندی کثرت مال سے نہیں ہوتی' بلکہ دولتمندی دِل کے غنی ہونے کا نام ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی حدیث سے معلوم ہوا کہ غنی کی حقیقت دراصل مال کی کثرت نہیں کیونکہ مال کی کثرت کے باوجود لوگ اس پر قناعت نہیں کرتے۔ جیسے پچھلے باب کی احادیث سے معلوم ہو چکا۔ ان کا مقصد اضافہ مال ہوتا ہے خواہ کسی بھی طریقہ سے ہو۔ تو حرص کی وجہ سے یہ فقیر ہیں اصل میں غنی کی حقیقت دل اور نفس کا غنی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو مل جائے اس پر حرص اضافہ کے بغیر راضی رہے اور اس کے حاصل کرنے میں زیادہ پریشان اور دن رات ایک کر دے اور نفس کا غنا دل کے غنی سے حاصل ہوتا ہے۔ فیصلہ خداوندی پر راضی رہے اور اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرے کیونکہ درحقیقت عطا کرنے والی ذات اسی کی ہے۔

۴۴۲: باب التَّحْذِيْرِ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا وَمَا يَبْسُطُ مِنْهَا

باب: دنیا کی زینت وکشادگی پر غرور کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۲۴۲۱) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَتَقَارَبَا فِى اللَّفْظِ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ

(۲۴۲۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم پر اس سے زیادہ کسی چیز کی وجہ سے نہیں ڈرتا جو اللہ تمہارے

عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَيْرَ لَا يَاْتِىْ اِلَّا بِخَيْرٍ اَوْ خَيْرٌ هُوَ اِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثَلَطَتْ اَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَكَلَتْ فَمَنْ يَّاْخُذْ مَالًا بِحَقِّهٖ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ يَّاْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔

لیے دنیا کی زینت کی چیز نکالتا ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا بھلائی سے برائی بھی آ سکتی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ خاموش رہے۔ پھر فرمایا: تو نے کیسے کہا۔ تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے عرض کیا کیا بھلائی سے بھی برائی آ سکتی ہے۔ تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلائی کا نتیجہ تو بھلائی ہی ہوتا ہے۔ لیکن موسم بہار میں اگنے والا سبزہ جانوروں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے سوائے اس سبزہ کھانے والے جانور کے کھائے جب اس کی کوکھیں بھر جائیں تو وہ دھوپ میں چلا جائے اور جگالی یا پیشاب کر لے۔ پھر جگالی کرے اور اس کو نگل لے پھر آ کر دوبارہ کھائے۔ (یعنی اس کو کچھ نہ ہوگا) اسی طرح جو آدمی مال کو اس کے حق کے ساتھ لے گا تو اس میں اس کے لئے برکت دی جائے گی اور جو مال ناحق لے گا تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس کی جو کھاتا تو ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔

(۲۴۲۲) حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوْا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَرَكَاتُ الْاَرْضِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهَلْ يَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا يَاْتِى الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِى الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِى الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ كُلَّ مَا اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ

(۲۴۲۲) حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ مجھے تمہارے متعلق خوف اس بات کا ہے جو اللہ تمہارے لئے دنیا کی زینت سے نکالے گا۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول دنیا کی زینت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا زمین کی برکات۔ صحابہ نے کہا اے اللہ کے رسول کیا خیر کا بدلہ برائی بھی ہوتا ہے۔ فرمایا نہیں خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے' خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے۔ ہاں یہ ہے کہ بہار میں اُگنے والا سبزہ مار دیتا ہے یا قریب المرگ کر دیتا ہے سوائے ان سبزہ خور جانوروں کے جو کھاتے ہیں یہاں تک کہ ان کی کوکھیں پھول جاتی ہیں پھر دھوپ میں آ جاتے ہیں۔ پھر جگالی اور پیشاب کرتے ہیں اور اُگال نگل لیتے ہیں۔ پھر دوبارہ لوٹتے ہیں تو کھاتے ہیں (یعنی انہیں کچھ نہیں ہوتا) بے شک ہر مال سبز و شاداب اور میٹھا ہے۔ پس جو اس کو حق کے

وَ وَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔

ساتھ وصول کرے اور اس کے حق ہی میں خرچ کرے تو یہ بہترین مددگار ہے اور جو اسے ناحق طریقہ سے حاصل کرے تو وہ اسی کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔

(۲۴۲۳)وَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ اَوْ يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ مَا شَاْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ قَالَ وَرَاَيْنَا اَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَاَفَاقَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَنّٰى هٰذَا السَّائِلُ وَكَاَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ اِنَّهُ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّهُ مَنْ يَاْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(۲۴۲۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ تو آپ نے فرمایا میں تم پر اپنے بعد اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اللہ تم پر دنیا کی زینت کھول دے اور دنیا کا نفع۔ تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا خیر کا انجام شر ہوتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات پر خاموش ہو گئے۔ تو اس سے کہا گیا تیری بات کا کیا حال ہے کہ تم نے ایسی بات کی جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور تجھ سے گفتگو نہ کی اور ہم نے خیال کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے تھوڑی دیر بعد پسینہ پونچھ کر ارشاد فرمایا یہ سوال کرنے والا کیسا ہے گویا آپ اس کی تعریف کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا بھلائی کا بدلہ برائی نہیں ہوتا لیکن موسم بہار کی پیداوار جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے۔ سوائے اس سبزے کے جس کو اس نے کھایا یہاں تک کہ اس کی کوکھیں بھر گئیں۔ پھر وہ دھوپ میں چلا گیا۔ پس جگالی کی اور پیشاب کیا اور معدہ کا اگال چبا کر کھایا۔ یہ مال سرسبز و شاداب اور میٹھا ہے اور اس مسلمان کا اچھا ساتھی ہے جو اس میں سے مسکین' یتیم' مسافر کو دیتا ہے۔ یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور جس نے اس کو ناحق حاصل کیا اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور وہ مال قیامت کے دن اس پر گواہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کی زیب و زینت اور دنیا کا ساز و سامان یہ انسان کے لئے انتہائی مضر و نقصان دہ چیز ہے کہ دنیا کی ان فانی چیزوں میں مبتلا ہو کر انسان اللہ سے غافل ہو جاتا ہے اور دنیا کی چیزوں کی حرص و ہوس اس کی بڑھتی جاتی ہے۔

۴۴۳: باب فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ

باب: سوال سے بچنے اور صبر و قناعت کی فضیلت

وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلٰى كُلِّ ذٰلِكَ

اوران سب کی ترغیب کے بیان میں

(۲۴۲۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ قَالَ مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ مِنْ عَطَآءٍ خَيْرٌ وَ اَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔

(۲۴۲۴)حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے۔ بعض انصاری صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ طلب فرمایا آپ نے ان کو عطا فرمایا انہوں نے پھر مانگا تو آپ نے ان کو عطا فرمایا یہاں تک کہ آپ کے پاس موجود مال ختم ہوگیا۔ تو فرمایا میرے پاس جو کچھ ہوتا ہے اس کو ہرگز تم سے میں بچا کر نہ رکھوں گا۔ جو شخص سوال سے بچتا ہے اللہ اس کو بچاتا ہے اور جو استغناء اختیار کرتا ہے اللہ اسے غنی کر دیتا ہے اور جو صبر کرتا ہے اللہ اسے صبر دے دیتا ہے۔ جو کچھ تم میں سے کسی کو دیا جائے وہ بہتر ہے اور صبر سے بڑھ کر کوئی وسعت نہیں۔

(۲۴۲۵)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۲۴۲۵)دوسری سند سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔

۴۴۴: باب فِي الْكَفَافِ وَالْقَنَاعَةِ

باب: کفایت شعاری اور قناعت پسندی کے بیان میں

(۲۴۲۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ وَهُوَ ابْنُ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ۔

(۲۴۲۶)حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام قبول کیا اور اسے بقدرِ کفایت رزق عطا کیا گیا اور اللہ نے اپنے عطا کردہ مال پر قناعت عطا کر دی تو وہ شخص کامیاب ہوا۔

(۲۴۲۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ۔

(۲۴۲۷)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔ اے اللہ آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بقدرِ ضرورت رزق عطا فرما۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں صبر وقناعت اور سوال نہ کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور ان کی ترغیب دی گئی اور جس کو یہ فضائل حمیدہ عطا ہو جائیں تو وہ کامیاب وکامران ہے۔

۴۴۵: باب اِعْطَآءِ الْمُؤَلَّفَةِ وَمَنْ يَّخَافُ

باب: مؤلفۃ القلوب اور جسے اگر نہ دیا جائے تو اُس

عَلٰی اِیْمَانِہٖ اِنْ لَّمْ یُعْطَ وَاحْتِمَالِ مَنْ سَاَلَ بِجَفَآءٍ لِجَهْلِہٖ وَبَيَانُ الْخُرُوْجِ وَاَحْكَامِهِمْ

کے ایمان کا خوف ہو اسے دینے اور جو اپنی جہالت کی وجہ سے سختی سے سوال کرے اور خوارج اور ان کے احکامات کے بیان میں

(۲۴۲۸)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِیُّ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَسْمًا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَغَيْرُ هٰؤُلَآءِ كَانَ اَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِیْ بَيْنَ اَنْ يَّسْاَلُوْنِیْ بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُوْنِیْ فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ۔

(۲۴۲۸) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا تو میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول! ان لوگوں کے علاوہ دوسرے لوگ زیادہ مستحق وحق دار تھے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یہ مجھ سے بے حیائی کے ساتھ مانگیں یا مجھے بخیل کہیں۔پس میں تو بخل کرنے والا نہیں ہوں۔

(۲۴۲۹)حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِیُّ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا ح وَحَدَّثَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ رِدَآءٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَآئِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً نَظَرْتُ اِلٰی صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَآءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْلِیْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَآءٍ۔

(۲۴۲۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر موٹے کناروں والی نجرانی چادر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دیہاتی ملا۔اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کے ساتھ بہت شدت وسختی کے ساتھ کھینچا جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک پر چادر کی کناری کا نشان پڑ گیا اور یہ نشان کناری اس کے سختی کے ساتھ کھینچنے کی وجہ سے پڑا۔پھر اس نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کے مال سے جو تیرے پاس ہے میرے لئے حکم کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے پھر اسے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔

(۲۴۳۰)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ح وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ

(۲۴۳۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی ہے اور عکرمہ بن عمار کی حدیث میں یہ زیادتی ہے پھر اس نے آپ کو اتنا کھینچا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی سے گلے جا ملے اور ہمام کی حدیث میں ہے کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح

نَا اَبُو الْاَوْزَاعِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِّنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ جَبَذَهُ اِلَيْهِ جَبْذَةً رَّجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ فَجَاذَبَهُ حَتّٰى انْشَقَّ الْبُرْدُ وَ حَتّٰى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِيْ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

کھینچا کہ آپ ﷺ کی چادر مبارک اس قدر پھٹ گئی کہ اس کا کنارہ رسول اللہ ﷺ کی گردن میں رہ گیا۔

(۲۴۳۱)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

(۲۴۳۱)حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ عطا فرمایا تو مخرمہ نے کہا: اے میرے بیٹو! ہمیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلو۔ میں ان کے ساتھ چلا (دروازہ پر) مخرمہ نے کہا جاؤ اور آپ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ تو میں نے آپ کو ان کے پاس بلایا۔ آپ اس کی طرف نکلے اور آپ پر ان میں سے ایک قباء تھی تو آپ نے فرمایا یہ میں نے تیرے لئے رکھ چھوڑی تھی۔ پھر مخرمہ نے چادر کی طرف دیکھا اور مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مخرمہ رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے۔

(۲۴۳۲)حَدَّثَنِيْ اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى الْحَسَّانِيُّ قَالَ نَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ نَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِيْ اَبِيْ مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ عَسٰى اَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَقَامَ اَبِيْ عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ فَخَرَجَ وَ مَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيْهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ۔

(۲۴۳۲)حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ قبائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئیں تو مجھے میرے باپ مخرمہ نے کہا ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو۔ قریب ہے کہ آپ اس میں سے کچھ ہمیں بھی عطا فرما دیں۔ میرے باپ نے کھڑے ہو کر یہ بات کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آواز پہچان لی اور آپ ایک قباء لے کر نکلے اور آپ اس کی خوبصورتی دکھاتے ہوئے فرما رہے تھے کہ یہ میں نے آپ کے لئے رکھ چھوڑی تھی' یہ میں نے تیرے لئے رکھ چھوڑی تھی۔

۴۴۶:باب اِعْطَاءِ مَنْ يَّخَافُ عَلٰى اِيْمَانِهٖ

باب: جس کے ایمان کا خوف ہو اُسے عطا کرنے کے بیان میں

(۲۴۳۳)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَّاَنَا

(۲۴۳۳)حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو کچھ عطا فرمایا اور انہی میں میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا یعنی کچھ نہ دیا حالانکہ اس کو دینا میرے نزدیک ان سب سے اچھا تھا۔ تو میں نے کھڑے ہو کر چپکے سے رسول اللہ ﷺ کو عرض کی اے اللہ کے رسول آپ

جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَّمْ يُعْطِهِ وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُمْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ الْحُلْوَانِيِّ تَكْرَارُ الْقَوْلِ مَرَّتَيْنِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں کو کیوں نہ دیا۔ حالانکہ میری نظر میں وہ مؤمن یا مسلمان ہے۔ پھر میں تھوڑی دیر خاموش رہا اس کے حالات کی واقفیت کی وجہ سے مجھ پر غلبہ ہوا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے فلاں شخص کو کیوں نہ دیا۔ اللہ کی قسم میں تو اس کو مؤمن یا مسلمان گمان کرتا ہوں۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر اس کے حالات کی واقفیت مجھ پر غالب ہوئی تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے فلاں کو کیوں نہ دیا اللہ کی قسم میں تو اسے مؤمن یا مسلمان تصور کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: بعض آدمی مجھے محبوب ہوتے ہیں لیکن ان کو چھوڑ کر میں دوسروں کو صرف اس ڈر اور خوف کی وجہ سے دیتا ہوں کہ میں اگر اسے نہ دوں تو یہ اوندھے منہ دوزخ میں جائے گا اور حلوانی کی روایت میں حضرت سعد کے قول کا تکرار دو مرتبہ ہے۔

(۲۴۳۴)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

(۲۴۳۴) اوپر والی حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۳۵)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ قَالَ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ هٰذَا يَعْنِيْ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بَيْنَ عُنُقِيْ وَكَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ اَقِتَالًا اَيْ سَعْدُ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ۔

(۲۴۳۵) حضرت اسمٰعیل بن محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن سعد سے زہری کی حدیث ہی کی طرح بیان کرتے ہوئے سنا جو ہم نے اوپر ذکر کی۔ محمد بن سعد کی حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے کندھے اور گردن کے درمیان مارا پھر ارشاد فرمایا: اے سعد! کیا تو لڑتا ہے اس بات پر کہ میں اس کو دوں۔

۴۴۷: باب اَعْطَآءُ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوْبُهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَتَصَبُّرُ مِنْ قَوِيَ اِيْمَانَهٗ

باب: اسلام پر ثابت قدم رہنے کیلئے تالیف قلبی کے طور پر دینے اور مضبوط ایمان والے کو صبر کی تلقین کرنے کے بیان میں

(۲۴۳۶)حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیَی التُّجِیْبِیُّ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا یَوْمَ حُنَیْنٍ حِیْنَ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَمْوَالِ ھَوَازِنَ مَا اَفَآءَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعْطِی رِجَالًا مِنْ قُرَیْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَیَتْرُکُنَا وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِھِمْ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ فَحُدِّثَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ قَوْلِھِمْ فَاَرْسَلَ اِلَی الْاَنْصَارِ فَجَمَعَھُمْ فِیْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَآءَ ھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ فَقَالَ لَہٗ فُقَھَآءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا ذَوُوْ رَاْیِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقُوْلُوْا شَیْئًا وَاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِیْثَةٌ اَسْنَانُھُمْ قَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَیَتْرُکُنَا وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثِیْ عَھْدٍ بِکُفْرٍ اَتَاَلَّفُھُمْ اَفَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَذْھَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰی رِحَالِکُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِہٖ خَیْرٌ مِّمَّا یَنْقَلِبُوْنَ بِہٖ فَقَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ رَضِیْنَا قَالَ فَاِنَّکُمْ سَتَجِدُوْنَ اَثَرَةً شَدِیْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ قَالُوْا سَنَصْبِرُ۔

(۲۴۳۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار میں سے بعض لوگوں نے حنین کے دن عرض کیا۔ جب اللہ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن میں سے کچھ مال فے یعنی بغیر جہاد عطا فرمایا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے قریشیوں کو سو سو اونٹ دینے شروع فرمائے تو انہوں نے کہا اللہ اپنے رسول سے درگزر فرمائے کہ آپ قریش کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ ہماری تلواریں ان کا خون بہاتی ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو ان کی بات بیان کی گئی تو آپ نے انصار کو بلوایا کہ وہ چمڑے کے قبہ میں جمع ہوں۔ جب وہ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کے پاس جا کر فرمایا مجھے تم سے کیا بات پہنچی ہے۔ تو آپ سے انصار کے سمجھدار لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ہم سے جو صاحب الرائے ہیں انہوں نے کچھ نہیں کہا اور ہم میں سے بعض نو عمر عام لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے درگزر فرمائے کہ آپ ہمیں چھوڑ کر قریش کو عطا کر رہے ہیں اور ہماری تلواریں ان کا خون بہاتی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کا زمانہ کفر قریب ہی گزرا ہے۔ تاکہ ان کو جمع کروں کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ لوگ تو مال لے جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹو۔ اللہ کی قسم جو چیز لے کر تم واپس لوٹو گے وہ بہتر ہے اس سے جو وہ لے کر لوٹیں گے۔ تو انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ہم خوش ہیں۔ آپ نے فرمایا تم عنقریب سخت حالات پاؤ گے تو صبر کرو یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملاقات کرو اور میں حوض (کوثر) پر ہوں گا۔ انصار نے عرض کیا: ہم صبر کریں گے۔

(۲۴۳۷)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِیُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا نَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ

(۲۴۳۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے ہوازن کے اموال سے مال فے عطا فرمایا: باقی حدیث اسی جیسی ہے۔ سوائے اس کے

رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا اَفَآ ءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مَا اَفَآءَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَاَمَّا اُنَاسٌ حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ہم نے صبر نہ کیا۔

(۲۴۳۸)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا ابْنُ اَخِیْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالُوْا نَصْبِرُ كَرِوَايَةِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

(۲۴۳۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث اِس سند سے بھی مذکور ہے مفہوم ومعنی ایک ہی ہے۔

(۲۴۳۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَنْصَارَ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَاِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ۔

(۲۴۳۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو جمع کیا اور فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی ہے۔ انہوں نے عرض کیا سوائے ہماری بہن کے لڑکے کے کوئی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کی بہن کا بیٹا انہی میں سے ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: قریش نے ابھی زمانہ جاہلیت اور مصیبت سے نجات پائی ہے اور میں نے ان کی دلجوئی اور تالیف قلبی کا ارادہ کیا۔ کیا تم خوش نہیں کہ لوگ تو دنیا لے کر گھروں کو لوٹیں اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹو۔ اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک گھاٹی میں تو میں انصار کی گھاٹی میں ہی چلوں گا۔

(۲۴۴۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قُسِمَ الْغَنَائِمُ فِیْ قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ وَاِنَّ غَنَآئِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ عَنْكُمْ قَالُوْا هُوَ الَّذِیْ بَلَغَكَ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ قَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا اِلٰی بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ

(۲۴۴۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو غنائم قریش میں تقسیم کی گئیں۔ تو انصار نے کہا: یہ بھی عجیب بات ہے حالانکہ ہماری تلواروں سے خون ٹپک رہا ہے اور ہمارا مال غنیمت قریش پر لوٹایا جا رہا ہے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ان کو جمع کر کے فرمایا: مجھے تم سے کیا بات پہنچی ہے۔ تو انہوں نے عرض کیا وہ بات جو آپ کو پہنچی ہے اور وہ جھوٹ نہ بولتے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ تو دُنیا کے ساتھ لوٹیں گے اپنے گھروں کی طرف اور تم اپنے گھروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِىَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَ الْاَنْصَارِ۔

وسلم کے ساتھ لوٹو گے۔ اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔

(۲۴۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ عَرْعَرَةَ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخِرِ الْحَرْفَ بَعْدَ الْحَرْفِ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَمَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ الْاٰفٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِىَ وَحْدَهُ قَالَ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَآئَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ الْتَفَتَ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَآءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَ فِى الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِىْ قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِىْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ تَحُوْزُوْنَهٗ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيْنَا قَالَ فَقَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا

(۲۴۴۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حنین کا دن تھا تو ہوازن اور غطفان وغیرہ اپنی اولاد اور اونٹوں سمیت مقابلہ کو آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس دن دس ہزار لوگ تھے اور آزاد کئے ہوئے بھی ساتھ تھے۔ پس ان سب نے ایک مرتبہ پیٹھ پھیر لی۔ یہاں تک کہ آپ اکیلے رہ گئے۔ اس دن آپ نے دو آوازیں دیں۔ ان کے درمیان کوئی چیز نہیں کہی۔ آپ نے اپنی دائیں طرف توجہ کی تو فرمایا اے انصار کی جماعت انہوں نے عرض کیا لبیک اے اللہ کے رسول آپ خوش ہوں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ نے اپنی بائیں طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے انصار کی جماعت! انہوں نے عرض کیا: لبیک! اے اللہ کے رسول آپ خوش ہو جائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے۔ آپ اترے اور فرمایا: اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں مشرکوں کو شکست ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت غنائم حاصل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور طلقاء مکہ میں تقسیم کیں اور انصار کو کچھ نہ دیا تو انصار نے کہا جب سختی ہوتی ہے تو ہمیں پکارا جاتا ہے اور غنیمت ہمارے غیر کو دی جاتی ہے۔ آپ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے ان کو ایک خیمہ میں جمع کر کے فرمایا۔ اے انصار کی جماعت مجھے تم سے کیا بات پہنچی ہے۔ تو وہ خاموش ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا اے جماعت انصار کیا تم خوش نہیں ہو کہ لوگ تو دنیا لے جائیں اور تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرے ہوئے اپنے گھروں کو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیوں نہیں (ہم خوش ہیں)۔ اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔ ہشام کہتے ہیں میں نے کہا اے ابوحمزہ! (انس رضی اللہ عنہ) آپ اس

لَاَخَذْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ قَالَ هِشَامٌ فَقُلْتُ يَا اَبَا حَمْزَةَ اَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَاَيْنَ اَغِيْبُ عَنْهُ۔

وقت وہاں حاضر تھے؟ تو انہوں نے فرمایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کہاں غائب ہوتا۔

(۲۴۴۲)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي السُّمَيْطُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ افْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ اِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا قَالَ فَجَآءَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاَحْسَنِ صُفُوْفٍ رَاَيْتُ قَالَ فَصُفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَآءُ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ اٰلَافٍ وَعَلٰى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلْوِيْ خَلْفَ ظُهُوْرِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ اَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْاَعْرَابُ وَمَنْ نَّعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَالَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَالَ الْمُهَاجِرِيْنَ ثُمَّ قَالَ يَالَلْاَنْصَارِ يَا لَلْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ هٰذَا حَدِيْثُ عُمِّيَّةٍ قَالَ قُلْنَا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَيْمُ اللّٰهِ مَا اَتَيْنَاهُمْ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَقَبَضْنَا ذٰلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَنَزَلْنَا قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ قَتَادَةَ وَاَبِي التَّيَّاحِ وَ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ۔

(۲۴۴۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم نے مکہ فتح کر لیا پھر ہم نے حنین کا جہاد کیا۔ مشرکین اچھی صف بندی کر کے آئے جو میں نے دیکھیں۔ پہلے گھڑ سواروں نے صف باندھی پھر پیدل لڑنے والوں نے اس کے پیچھے عورتوں نے صف بندی کی پھر بکریوں کی صف باندھی گئی۔ پھر اونٹوں کی صف بندی کی گئی اور ہم بہت لوگ تھے اور ہماری تعداد چھ ہزار کو پہنچ چکی تھی اور ایک جانب کے سواروں پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سالار تھے۔ پس ہمارے سوار ہماری پشتوں کے پیچھے پناہ گزیں ہونا شروع ہوئے اور زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ہمارے گھوڑے ننگے ہوئے اور دیہاتی بھاگے اور وہ لوگ جن کو ہم جانتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا: اے مہاجرین! اے مہاجرین! پھر فرمایا اے انصار! اے انصار۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث میرے چچاؤں کی ہے۔ ہم نے کہا لبیک اے اللہ کے رسول پھر آپ آگے بڑھے پس اللہ کی قسم ہم پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ اللہ نے ان کو شکست دے دی۔ پھر ہم نے وہ مال قبضہ میں لے لیا پھر ہم طائف کی طرف چلے تو ہم نے اس کا چالیس روز محاصرہ کیا پھر ہم مکہ کی طرف لوٹے اور اترے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کو سو سو اُونٹ دینے شروع کر دیئے۔ پھر باقی حدیث اسی طرح ذکر فرمائی۔

(۲۴۴۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَّصَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْاَقْرَعَ بْنَ

(۲۴۴۳) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ اور عیینہ بن حصین اور اقرع بن حابس میں سے ہر ایک کو سو اونٹ عطا کئے اور عباس بن مرداس کو کچھ کم دیئے تو عباس بن مرداس نے کہا۔ آپ میرے اور میرے گھوڑے عبید

حَابِسٍ كُلَّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ اَتَجْعَلُ نَهْبِىْ وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعِ فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَّلَا حَابِسٌ يَفُوْقَانِ مِرْدَاسَ فِى الْمَجْمَعِ وَمَاكُنْتُ دُوْنَ امْرِىءٍ مِنْهُمَا وَمَنْ يُخْفَضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ قَالَ فَاَتَمَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً۔

کا حصہ عیینہ اور اقرع کے درمیان مقرر کرتے ہیں حالانکہ بدر (دادا عیینہ) اور حابس (والد اقرع) مرداس (والد عباس) سے کسی مجمع میں بڑھ نہ سکتے اور میں ان دونوں میں سے کسی سے کم نہ تھا اور آج جس کو نیچا کر دیا گیا پھر اس کو سربلندی حاصل نہ ہوگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سو اونٹ پورے کر دیئے۔

(۲۴۴۴)وَ حَدَّثَنَا هُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّىُّ قَالَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فَاَعْطٰى اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ وَاَعْطٰى عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ مِائَةً۔

(۲۴۴۴) اسی حدیث کی دوسری سند میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی غنیمت تقسیم کی تو ابوسفیان بن حرب کو سو اونٹ دیئے اور علقمہ بن علاثہ کو سو اونٹ دیئے باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(۲۴۴۵)وَ حَدَّثَنَاهُ مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيْرِىُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِى الْحَدِيْثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ وَلَا صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِىْ حَدِيْثِهٖ۔

(۲۴۴۵) اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر فرمائی ہے۔ لیکن اس حدیث میں علقمہ بن علاثہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی اس حدیث میں شعر ہیں۔

(۲۴۴۶)حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَاَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوْبُهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّ الْاَنْصَارَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُصِيْبُوْا مَا اَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِىْ وَ عَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِىْ وَمُتَفَرِّقِيْنَ فَجَمَعَكُمُ اللّٰهُ بِىْ وَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ فَقَالَ اَلَا تُجِيْبُوْنِىْ فَقَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ فَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا كَذَا وَكَذَا وَكَانَ مِنَ الْاَمْرِ كَذَا وَكَذَا لِاَشْيَاءَ عَدَّدَهَا زَعَمَ

(۲۴۴۶) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حنین فتح ہوا تو رسول اللہ نے غنائم تقسیم اور مؤلفۃ القلوب کو مال دیا تو آپ کو یہ بات پہنچی انصار یہ چاہتے ہیں کہ جو حصہ اوروں کو ملا ہے انہیں بھی ملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان کو خطبہ دیا اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا اے جماعت انصار کیا میں نے تم کو گمراہ نہ پایا۔ پھر اللہ نے تم کو میرے ذریعہ ہدایت دی اور تم محتاج تھے اللہ نے تمہیں میرے ذریعہ غنی کر دیا اور تم متفرق تھے تو اللہ نے میرے ذریعہ تمہیں جمع فرما دیا اور انصار کہتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم مجھے جواب نہیں دیتے تو انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے۔ فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو ایسا ایسا کہہ سکتے تھے اور معاملہ ایسا ایسا تھا اور اسی طرح آپ نے کئی ساری چیزوں کو شمار کیا۔ عمرو کہتے ہیں کہ میں

عَمْرٌو اَنْ لَّا يَحْفَظُهَا فَقَالَ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّآءِ وَالْاِبِلِ وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رِحَالِكُمُ الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَّالنَّاسُ دِثَارٌ وَلَوْ لَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

ان کو یاد نہ رکھ سکا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر لے جاؤ اور انصار اندرونی لباس کی مثل ہیں اور لوگ بالائی لباس کی مثل ہیں۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا اور اگر لوگ ایک وادی اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں۔ عنقریب میرے بعد تم کو اپنے نفوس پر دوسرے لوگوں کی ترجیح نظر آئے گی لیکن تم صبر کرنا یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

(۲۴۴۷)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ ابْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى نَاسًا مِّنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ وَاٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيْهَا وَمَا اُرِيْدَ فِيْهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِنْ لَّمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَ قُلْتُ لَا جَرَمَ لَا اَرْفَعُ اِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيْثًا۔

(۲۴۴۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو ترجیح دی تو آپ نے اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ کو بھی اسی کی مثل اور عرب کے کچھ سرداروں کو بھی اسی طرح عطا فرمایا اور تقسیم کے وقت ان لوگوں کو ترجیح دی تو ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم اس تقسیم میں انصاف نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس میں اللہ کی رضا کا ارادہ کیا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی ضرور خبر دوں گا۔ میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو اس کی بات پہنچا دی جو اس نے کہا تو آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ یہاں تک کہ خون کی طرح ہو گیا۔ پھر فرمایا جب اللہ اور اس کے رسول نے انصاف نہیں کیا تو اور کون ہے جو انصاف کرے گا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ ان کو اس سے بھی زیادہ تکلیف دی گئی تو انہوں نے صبر کیا میں نے دل میں کہا کہ آج کے بعد آپ کو کسی بات کی خبر نہ دوں گا۔

(۲۴۴۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَارَرْتُهٗ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَاحْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ

(۲۴۴۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس تقسیم میں اللہ کی رضا کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو چپکے سے اس کی خبر دی۔ تو آپ اس بات سے سخت غصہ ہوئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ یہاں تک کہ میں نے خواہش کی کہ میں آپ سے اس کا ذکر نہ کرتا۔

لَمْ اَذْکُرْہُ لَہٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ اُوْذِیَ مُوْسٰی بِاَکْثَرَ مِنْ ھٰذَا فَصَبَرَ

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت دی گئی تو انہوں نے صبر کیا۔

۴۴۸: باب ذِکْرُ الْخَوَارِجِ وَصِفَاتِھِمْ

باب: خوارج کے ذکر اور ان کی خصوصیات کے بیان میں

(۲۴۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُھَاجِرِ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ مُنْصَرَفَہٗ مِنْ حُنَیْنٍ وَّفِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ مِنْھَا یُعْطِی النَّاسَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ وَیْلَكَ مَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَکُنْ اَعْدِلُ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَکُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دَعْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَقْتُلَ ھٰذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ یَّتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّیْ اَقْتُلُ اَصْحَابِیْ اِنَّ ھٰذَا وَاَصْحَابَہٗ یَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنْہُ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ۔

(۲۴۴۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقام جعرانہ پر ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ حنین سے لوٹے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چاندی تھی اور رسول اللہ ﷺ اس سے مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو دے رہے تھے۔ اس نے کہا: اے محمد ﷺ! انصاف کریں۔ تو آپ نے فرمایا تیرے لئے ویل ہو کون ہے جو انصاف کرے جب میں انصاف نہ کروں اگر ایسا ہی ہے کہ میں عدل نہ کروں تو میں خائب و خاسر رہوں گا۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے اجازت دیں تو میں اس منافق کو قتل کر دوں۔ تو آپ نے کہا اللہ کی پناہ لوگ باتیں کریں گے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں لیکن وہ ان کے گلوں سے تجاوز نہیں کرتے اور یہ قرآن سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔

(۲۴۵۰) حَدَّثَنَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُ الْوَھَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِیْ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْسِمُ مَغَانِمَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

(۲۴۵۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مال غنیمت تقسیم کیا کرتے تھے باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(۲۴۵۱) حَدَّثَنَا ھَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَعَثَ عَلِیٌّ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَھُوَ بِالْیَمَنِ بِذَھَبَةٍ فِیْ تُرْبَتِھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَسَمَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَیْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْاَقْرَعُ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِیُّ وَعُیَیْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِیُّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِیُّ

(۲۴۵۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے یمن کا کچھ سونا مٹی میں ملا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں اقرع بن حابس حنظلی عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری ایک بنی بن کلاب میں سے اور زید الخیر الطائی پھر ایک بنی نبہان میں سے۔ قریش اس بات پر ناراض ہوئے تو انہوں نے کہا کہ آپ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں ہم کو۔ تو رسول اللہ صلی

ثُمَّ اَحَدُ بَنِیْ كِلَابٍ وَزَيْدِ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِیْ نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا اَيُعْطِیْ صَنَادِيْدَ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِاَتَاَلَّفَهُمْ فَجَآءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِیءُ الْجَبِيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِنْ عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِیْ عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ قَالَ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَاْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فِیْ قَتْلِهٖ يُرَوْنَ اَنَّهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ ضِئْضِیءِ هٰذَا قَوْمٌ يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسا ان کی تالیف قلبی کے لئے کیا۔ پھر ایک آدمی گھنی ڈاڑھی اور پھولے ہوئے رخسار والے آنکھیں اندر دھنسی ہوئی والے اور اُونچی جبین والے مونڈے ہوئے سر والے نے آ کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ سے ڈرو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو کون ہے جو اللہ کی فرمانبرداری کرے یہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ مجھے امین بنایا اہل زمین پر اور تم مجھے امانتدار نہیں سمجھتے۔ وہ آدمی چلا گیا تو قوم میں سے ایک شخص نے اس کے قتل کی اجازت طلب کی جو کہ غالباً حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی کی نسل سے یہ قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا' اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں جس طرح تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے اگر میں ان کو پاتا تو انہیں قوم عاد کی طرح قتل کرتا۔

(۲۴۵۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِیْ اَدِيْمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَالْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ اِمَّا عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَاِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ كُنَّا نَحْنُ اَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَآءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَاْمَنُوْنِیْ وَاَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِی السَّمَآءِ يَاْتِيْنِیْ خَبَرُ السَّمَآءِ صَبَاحًا وَّمَسَآءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ

(۲۴۵۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ سونا سرخ رنگے ہوئے کپڑے میں بند کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا اور اسے مٹی سے بھی جدا کیا گیا تھا۔ آپ نے اسے چار آدمیوں عیینہ بن بدر' اقرع بن حابس' زید خیل اور چوتھے علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل کے درمیان تقسیم کیا۔ تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ ہم اس کے زیادہ حقدار تھے۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تم مجھے امانتدار نہیں سمجھتے۔ حالانکہ میں آسمانوں کا امین ہوں۔ میرے پاس آسمان کی خبریں صبح شام آتی ہیں۔ تو ایک آدمی گھسی ہوئی آنکھوں والا' ابھرے ہوئے گالوں والا' ابھری ہوئی پیشانی والا' مونڈے ہوئے سر والا' گھنی ڈاڑھی والا' اٹھے ہوئے ازار بند والا کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈر۔ تو آپ نے فرمایا: تیری خرابی ہو کیا میں زمین والوں سے زیادہ حقدار نہیں ہوں کہ اللہ سے

مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ وَیْلَكَ اَوَلَسْتُ اَحَقَّ اَهْلِ الْاَرْضِ اَنْ یَّتَّقِیَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّی الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ فَقَالَ لَا لَعَلَّهٗ اَنْ یَّكُوْنَ یُصَلِّیْ قَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ یَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ مَالَیْسَ فِیْ قَلْبِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ اِلَیْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ اِنَّهٗ یَخْرُجُ مِنْ ضِنْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ یَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ قَالَ اَظُنُّهٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ۔

ڈروں۔ پھر وہ آدمی چلا گیا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اس کی گردن نہ مار ڈالوں؟ تو آپ نے فرمایا: نہیں شاید کہ یہ نماز پڑھتا ہوں۔ خالد نے عرض کیا نماز پڑھنے والے کتنے ایسے ہیں جو زبان سے اقرار کرتے ہیں لیکن دل سے نہیں مانتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں کو دلوں میں چیرنے اور ان کے پیٹ چاک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ پھر آپ نے اس کو پشت موڑ کر جاتے ہوئے دیکھ کر فرمایا اس آدمی کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی جو عمدہ انداز سے اللہ کی کتاب کی تلاوت کرے گی لیکن وہ ان کے گلوں سے تجاوز نہ کرے گی۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر میں ان کو پالوں تو انہیں قوم ثمود کی طرح قتل کر دوں۔

(۲۴۵۳) وَ حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَلَمْ یَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ الطُّفَیْلِ وَ قَالَ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ وَلَمْ یَقُلْ نَاشِزُ وَزَادَ فَقَامَ اِلَیْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَامَ اِلَیْهِ خَالِدٌ سَیْفُ اللّٰهِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ لَا وَقَالَ اِنَّهٗ سَیَخْرُجُ مِنْ ضِنْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ یَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَیِّنًا رَطْبًا وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ۔

(۲۴۵۳) حضرت عمارہ بن قعقاع نے بھی یہ حدیث اسی سند سے ذکر کی ہے لیکن علقمہ بن علاثہ کہا ہے اور عامر بن طفیل ذکر نہیں کیا اور نَاتِئُ الْجَبْهَةِ کہا نَاشِزُ الْجَبْهَةِ نہیں کہا اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ ماردوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اور فرمایا: عنقریب اس آدمی کی نسل سے ایک قوم نکلے گی جو کتاب اللہ عمدہ اور آسانی کے ساتھ تلاوت کرے گی عمارہ کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ان کو پالوں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔

(۲۴۵۴) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَیْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَیْدِ الْخَیْلِ وَالْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُیَیْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ اَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَرِوَایَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ اِنَّهٗ سَیَخْرُجُ مِنْ

(۲۴۵۴) حضرت عمارہ بن قعقاع رحمہ اللہ سے اسی سند سے یہ روایت اسی طرح ہے کہ آپ نے چار آدمیوں کے درمیان تقسیم کیا' زید الخیر' اقرع بن حابس' عیینہ بن حصین' علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل اور عبدالواحد کی روایت کی طرح ناشر الجبھہ کہا اور فرمایا کہ اس کی نسل سے عنقریب ایک قوم نکلے گی

صِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ۔

اور اس میں آخری جملہ اگر میں ان کو پالوں تو انہیں قوم ثمود کی طرح قتل کر دوں مذکور نہیں۔

(۲۴۵۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَاَلَاهُ عَنِ الْحَرُوْرِيَّةِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا قَالَ لَا اَدْرِيْ مَنِ الْحَرُوْرِيَّةُ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلٰوتِهِمْ فَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ اَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِيْ اِلٰى سَهْمِهٖ اِلٰى نَصْلِهٖ اِلٰى رِصَافِهٖ فَيَتَمَارٰى فِي الْفُوْقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ۔

(۲۴۵۵) حضرت ابوسلمہ اور عطا بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ حروریہ کون ہیں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اس اُمت میں ایک قوم نکلے گی یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہوگی وہ ایسی قوم ہوگی تم اپنی نماز کو ان کی نماز سے حقیر جانو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں یا گلوں سے نیچے نہ اترے گا۔ وہ دین سے تیر کے نشانہ سے نکل جانے کی طرح نکل جائیں گے۔ تیرانداز اپنے تیر اس لکڑی اور اس کے پھل کو دیکھتا ہے اور اس کے کنارہ اخیر پر غور کرتا ہے جو اس کی چٹکیوں میں تھا کہ کہیں اس کی کسی چیز کو خون میں سے کوئی چیز لگ گئی ہے۔

(۲۴۵۶)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفِهْرِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالضَّحَّاكُ الْهَمْدَانِيُّ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَ نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَ خَسِرْتُ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۲۴۵۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کے پاس ذوالخویصرہ جو بنی تمیم میں سے ایک ہے تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! انصاف کر۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں تو کون ہے جو انصاف کرے گا اور تو بدنصیب اور نقصان اُٹھانے والا ہو گیا اگر میں نے عدل نہ کیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے اس کی گردن مارنے کی اجازت دے دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ اس کے ساتھی ایسے ہوں گے کہ تمہارا ایک اپنی نماز کو ان کی نماز سے حقیر تصور کرے گا اور اپنے روزے کو ان کے روزے سے قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے تجاوز نہ کرے گا۔ اسلام سے نکل جائیں جیسا کہ تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے

عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ائْذَنْ لِّي فِيْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يَجُوْزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ وَهُوَ الْقِدْحُ ثُمَّ يَنْظُرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَ۔

کہ تیر انداز اس کے بھالہ کو دیکھتا ہے تو اس میں کوئی چیز نہیں پاتا۔ پھر اس کے کنارے کو دیکھتا ہے تو اس میں کوئی چیز نہیں پاتا۔ پھر اس کی لکڑی کو دیکھتا ہے تو اس میں کوئی چیز نہیں پاتا۔ پھر اس کے پروں کو دیکھتا ہے تو کچھ نہیں پاتا حالانکہ تیر پیٹ کی گندگی اور خون سے نکل چکا ہوتا ہے ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں سے ایک آدمی ایسا سیاہ ہے کہ اس کا ایک شانہ عورت کے پستان یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا جو تھرتھراتا ہوگا۔ یہ اس وقت نکلیں گے جب لوگوں میں پھوٹ ہوگی۔ ابو سعید کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہی رسول اللہ ﷺ سے سنا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کیا اور میں آپ کے ساتھ تھا۔ تو آپ نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا وہ ملا تو اسے علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا۔ یہاں تک کہ میں نے اُسے ویسا ہی پایا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

(۲۴۵۷)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُوْنُوْنَ فِيْ اُمَّتِهٖ يَخْرُجُوْنَ فِيْ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ سِيْمَاهُمُ التَّحَالُقُ قَالَ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ اَوْ مِنْ اَشَرِّ الْخَلْقِ يَقْتُلُهُمْ اَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ اِلَى الْحَقِّ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَثَلًا اَوْ قَالَ قَوْلًا الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ اَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرٰى بَصِيْرَةً وَّيَنْظُرُ فِي النَّضِيِّ فَلَا يَرٰى بَصِيْرَةً وَيَنْظُرُ فِي الْفُوْقِ فَلَا يَرٰى بَصِيْرَةً قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاَنْتُمْ قَتَلْتُمُوْهُمْ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ۔

(۲۴۵۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر فرمایا جو آپ کی امت سے ہوں گے وہ لوگ لوگوں کی پھوٹ کے وقت نکلیں گے۔ ان کی نشانی سر منڈانا ہوگی۔ وہ بدترین مخلوق ہیں یا بدترین مخلوق میں سے ہیں۔ ان کو وہ لوگ قتل کریں گے جو دو گروہوں میں سے حق کے قریب ہوں گے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مثال بیان فرمائی یا ایک بات فرمائی اس آدمی کی جو تیر پھینکتا ہے یا نشانہ تو وہ بھال میں نظر کرتا ہے لیکن اس میں کچھ اثر نہیں دیکھتا اور تیر کی لکڑی میں دیکھتا ہے تو کچھ نہیں دیکھتا اور اس کے اوپر کے حصہ میں دیکھتا ہے تو کچھ نہیں دیکھتا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اہل عراق تم نے انہیں قتل کیا ہے۔

(۲۴۵۸)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا الْقَاسِمُ وَهُوَ

(۲۴۵۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ابْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُهَا اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ۔

ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کے افتراق کے وقت ایک فرقہ مارقہ (خارج از اسلام) خروج کرے گا۔ ان کو دو گروہوں میں سے اقرب الی الحق گروہ قتل کرے گا۔

(۲۴۵۹)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ فِرْقَتَانِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِيْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ۔

(۲۴۵۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں دو گروہ ہو جائیں گے تو ان میں سے مارقہ فرقہ نکلے گا اور ان خوارج سے وہ جہاد کرے گا جو سب سے زیادہ حق کے قریب ہوگا۔

(۲۴۶۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِيْ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ فَيَلِيْ قَتْلَهُمْ اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ۔

(۲۴۶۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے ان میں سے ایک فرقہ مارقہ نکلے گا اور دو گروہوں میں سے ان کو وہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

(۲۴۶۱)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنِ الضَّحَّاكِ الْمِشْرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَدِيْثٍ ذَكَرَ فِيْهِ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ عَلٰى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ اَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ۔

(۲۴۶۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ایسی قوم کا ذکر فرمایا جو اختلاف کے وقت نکلے گی۔ ان کو دو گروہوں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگا وہ گروہ قتل کرے گا۔

۴۴۹: باب التَّحْرِيْضُ عَلٰى قَتْلِ الْخَوَارِجِ

باب: خوارج کو قتل کرنے کی ترغیب کے بیان میں

(۲۴۶۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ الْاَشَجُّ ثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَآءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْلَ عَلَيْهِ مَالَمْ يَقُلْ وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَيَخْرُجُ فِيْ

(۲۴۶۲) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث بیان کروں جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی تو مجھے آسمان سے گر پڑنا زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں وہ بات کہوں جو آپ نے نہیں بیان فرمائی اور جب میں تم سے وہ بات بیان کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تو جان لو کہ جنگ دھوکہ بازی کا نام ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ عنقریب اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی نوعمر اور ان کے عقل والے بے وقوف ہوں گے

اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَآءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

بات تو سب مخلوقات سے اچھی کریں گے قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نہ اترے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسا کہ تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے جب تم ان سے ملو تو ان کو قتل کر دینا کیونکہ ان کو قتل کرنے والے کو اللہ کے ہاں قیامت کے دن ثواب ہوگا۔

(۲۴۶۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۲۴۶۳)اس سند کے ساتھ بھی اوپر والی حدیث مبارکہ مروی ہے۔

(۲۴۶۴)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

(۲۴۶۴)اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ وہ دین سے اس طرح نکل جاتے ہیں جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔

(۲۴۶۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا ابْنُ اَبِىْ عُلَيَّةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِيْهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ اَوْ مُوْدَنُ الْيَدِ اَوْ مَثْدُوْنُ الْيَدِ لَوْلَا اَنْ تَبْطَرُوْا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ اِىْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِىْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِىْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

(۲۴۶۵)حضرت عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوارج کا ذکر کیا تو فرمایا: ان میں ایک آدمی ناقص ہاتھ والا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہاتھ والا یا عورت کے پستان جیسے ہاتھ والا ہوگا اور اگر تم فخر نہ کرو تو میں تم سے بیان کروں وہ وعدہ جو اللہ نے ان لوگوں کو قتل کرنے کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی دیا۔ میں نے عرض کیا: آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں رب کعبہ کی قسم! ہاں رب کعبہ کی قسم! ہاں رب کعبہ کی قسم۔

(۲۴۶۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيْدَةَ قَالَ لَا اُحَدِّثُكُمْ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ مَرْفُوْعًا۔

(۲۴۶۶)اسی حدیث مبارکہ کی دوسری سند ذکر کر دی ہے۔

(۲۴۶۷)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ بْنُ

(۲۴۶۷)حضرت زید بن وہب جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ

هَمَّامٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ نَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ اَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْ كَانُوْا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الَّذِيْنَ سَارُوْا اِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِيْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَيْسَ قِرَاءَ تُكُمْ اِلٰى قِرَاءَ تِهِمْ بِشَيْءٍ وَّلَا صَلٰوتُكُمْ اِلٰى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْءٍ وَّلَا صِيَامُكُمْ اِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَحْسِبُوْنَ اَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَا تَكَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا لَعَلَّهُ قَالَ لَهُ عَضُدٌ لَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلٰى رَاْسِ عَضُدِهٖ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ فَتَذْهَبُوْنَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَاَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُوْنَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُوْنَكُمْ فِيْ ذَرَارِيِّكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَّكُوْنُوْا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَاَغَارُوْا فِيْ سَرْحِ النَّاسِ فَسِيْرُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَّلَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا حَتّٰى قَالَ مَرَرْنَا عَلٰى قَنْطَرَةٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَ عَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ اَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوْا سُيُوْفَكُمْ مِنْ جُفُوْنِهَا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّنَاشِدُوْكُمْ كَمَا نَاشَدُوْكُمْ يَوْمَ حَرُوْرَاءَ فَرَجَعُوْا فَوَحَّشُوْا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوْفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّمَا اُصِيْبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ

اس لشکر میں شریک تھا جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں خوارج سے جنگ کے لئے چلا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک قوم میری امت سے نکلے گی۔ وہ قرآن اس طرح پڑھیں گے کہ تم ان کی قراءت سے مقابلہ نہ کر سکو گے اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کا مقابلہ کر سکے گی اور نہ تمہارے روزے ان کے روزوں جیسے ہوں گے وہ قرآن پڑھتے ہوئے گمان کریں گے کہ وہ ان کے لئے مفید ہے۔ حالانکہ وہ ان کے خلاف ہو گا اور ان کی نماز ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گی۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے ان سے قتال کرنے والے لشکر کو اگر یہ معلوم ہو جائے جو ان کے لئے نبی کریم کی زبانی ان کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے تو وہ اسی عمل پر بھروسہ کر لیں اور اس کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی کے بازو کی بانہہ نہ ہوگی اور اس کے بازو کی نوک عورت کے پستان کی طرح لوتھڑا ہو گی اس پر سفید بال ہوں گے۔ فرمایا: تم معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام پر مقابلہ کے لئے جاتے ہوئے ان کو چھوڑ جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولادوں اور تمہارے اموال کو نقصان پہنچائیں۔ اللہ کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے حرام خون بہایا اور ان کے مویشی وغیرہ لوٹ لئے تم اور لوگوں کو چھوڑو اور ان کی طرف اللہ کے نام پر چلو۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہیں پھر مجھے زید بن وہب نے ایک منزل کے متعلق بیان کیا۔ یہاں تک کہ ہم ایک پل سے گزرے اور جب ہمارا خوارج سے مقابلہ ہوا تو عبداللہ بن وہب راسبی انکا سردار تھا۔ اس نے اپنے لشکر سے کہا تیر پھینک دو اور اپنی تلواریں میانوں سے کھینچ لو۔ میں خوف کرتا ہوں کہ تمہارے ساتھ وہی معاملہ نہ ہو جو تمہارے ساتھ حروراء کے دن ہوا تھا۔ تو وہ لوٹے اور انہوں نے نیزوں کو دور پھینک دیا اور تلواروں کو میان سے نکالا۔ لوگوں نے ان سے نیزوں کے ساتھ مقابلہ کیا اور یہ ایک دوسرے پر قتل کئے گئے۔ ہم میں صرف دو آدمی کام آئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْتَمِسُوْا فِيْهِمُ الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْا فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى اَتٰى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَخِّرُوْهُمْ فَوَجَدُوْهُ مِمَّا يَلِي الْاَرْضَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهٗ قَالَ فَقَامَ اِلَيْهِ عَبِيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِيْ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ حَتّٰى اسْتَحْلَفَهٗ ثَلَاثًا وَّهُوَ يَحْلِفُ لَهٗ۔

(۲۴۶۸) حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَيُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْحَرُوْرِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالُوْا لَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَصَفَ نَاسًا اِنِّيْ لَاَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِيْ هٰؤُلَاءِ يَقُوْلُوْنَ الْحَقَّ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوْزُ هٰذَا مِنْهُمْ وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيْهِ مِنْهُمْ اَسْوَدُ اِحْدٰى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ اَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ انْظُرُوْا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوْا فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِيْ خَرِبَةٍ فَاَتَوْا بِهٖ حَتّٰى وَضَعُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَ اَنَا حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيْهِمْ زَادَ يُوْنُسُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِيْ رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْاَسْوَدَ۔

ان میں سے ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو۔ تلاش کرنے پر نہ ملا تو علی رضی اللہ عنہ خود کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ان لوگوں پر آئے جو ایک دوسرے پر قتل ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا ان کو ہٹاؤ پھر اس کو زمین کے ساتھ ملا ہوا پایا۔ آپ نے اللہ اکبر کہہ کر فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے پہنچایا۔ تو پھر عبیدہ سلمانی نے کھڑے ہو کر کہا اے امیر المومنین! اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ آپ نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی یہاں تک عبیدہ نے تین بار قسم کا مطالبہ کیا اور آپ نے تین بار ہی اس کے لئے قسم کھائی۔

(۲۴۶۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت عبیداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حروریہ کے خروج کے وقت وہ حضرت علی کے ساتھ تھا۔ خوارج نے کہا اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کلمہ تو حق ہے لیکن اس سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کا حال بیان کیا تھا میں ان میں ان لوگوں کی نشانیاں پہچان رہا ہوں۔ یہ زبان سے تو حق کہتے ہیں مگر وہ زبان سے تجاوز نہیں کرتا اور حلق کی طرف اشارہ فرمایا۔ اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ مبغوض اللہ کے ہاں یہی ہیں۔ ان میں سے ایک سیاہ آدمی ہے اس کا ہاتھ بکری کے تھن یا پستان کے سر کی طرح ہے پھر جب ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تو فرمایا کہ دیکھو لوگوں نے دیکھا تو وہ نہ ملا پھر کہا دوبارہ جاؤ۔ اللہ کی قسم میں نے جھوٹ بولا نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر انہوں نے اس کو ایک کھنڈر میں پایا تو اس کو لائے یہاں تک کہ اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت عبیداللہ کہتے ہیں میں اس جگہ موجود تھا جب انہوں نے یہ کام کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں یہ فرمایا یونس نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ مجھے بکیر نے کہا مجھے ایک شخص نے ابن حنین سے روایت بیان کیا کہ اس نے کہا کہ میں نے اس اسود کو دیکھا۔

۴۵۰: باب الْخَوَارِجِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ

باب: خوارج کے مخلوق میں سب سے زیادہ برے ہونے کے بیان میں

(۲۴۶۹) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بَعْدِيْ مِنْ اُمَّتِيْ اَوْ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ مِنْ اُمَّتِيْ قَوْمٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيْمَهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ اَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قُلْتُ مَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۲۴۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد میری امت سے ایسی قوم ہوگی جو قرآن پڑھے گی لیکن وہ اُس کے حلق سے متجاوز نہ ہوگا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائے گی جیسا تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے پھر وہ دین میں نہ لوٹے گی وہ مخلوق میں سب سے زیادہ شریر اور بدکردار ہوگی۔ آگے اس سند کی تحقیق فرمائی ہے جو ابن صامت نے کی۔

(۲۴۷۰) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَاَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

(۲۴۷۰) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوارج کا ذکر فرما رہے تھے اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا کہ ایک قوم ہے جو اپنی زبانوں سے قرآن پڑھتی ہے لیکن وہ ان کے گلوں سے تجاوز نہیں کرتا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جاتے ہیں جیسا کہ تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔

(۲۴۷۱) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ اَقْوَامٌ۔

(۲۴۷۱) دوسری سند ذکر کی ہے اس میں یہ ہے کہ اس سے اقوام نکلیں گی۔

(۲۴۷۲) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَتِيْهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُءُ وْسُهُمْ۔

(۲۴۷۲) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق سے ایک قوم آئے گی ان کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔

۴۵۱: باب تَحْرِيْمِ الزَّكٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل بنو ہاشم اور بنو

اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَّبَنُوْ الْمُطَّلِبِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ

عبدالمطلب وغیرہ کے لیے زکوٰۃ کی تحریم کے بیان میں

(۲۴۷۳)حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَخٍ كَخٍ اِرْمِ بِهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

(۲۴۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے لی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تھو، تھو! اس کو پھینک دو۔ کیا تو نہیں جانتا کہ ہم صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔

(۲۴۷۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

(۲۴۷۴) اسی حدیث کی دوسری سند ہے اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں۔

(۲۴۷۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

(۲۴۷۵) حضرت ابن معاذ ؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

(۲۴۷۶)حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا۔

(۲۴۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے اہل کی طرف گیا تو میں نے اپنے بستر پر گری ہوئی ایک کھجور پائی میں نے اسے کھانے کے لئے اٹھایا پھر مجھے خوف ہوا کہ وہ صدقہ کی نہ ہو لہٰذا میں نے اسے پھینک دیا۔

(۲۴۷۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ اَوْ فِيْ بَيْتِيْ فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ

(۲۴۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات میں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے اہل کی طرف لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر ایک کھجور گری ہوئی پاتا ہوں یا اپنے گھر میں تو اس کو کھانے کے لئے اٹھاتے ہوں پھر میں ڈرتا ہوں کہ وہ صدقہ کی نہ ہو تو میں اسے پھینک دیتا ہوں۔

صَدَقَةً اَوْ مِنْ صَدَقَةٍ فَاُلْقِيهَا۔

(۲۴۷۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْ لَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا۔

(۲۴۷۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کھجور پائی تو آپ نے فرمایا اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں کھالیتا۔

(۲۴۷۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا۔

(۲۴۷۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ راستہ میں پڑی ہوئی ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر یہ صدقہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ ہوتی تو میں اسے کھالیتا۔

(۲۴۸۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْ لَا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَكَلْتُهَا۔

(۲۴۸۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کھجور پائی تو فرمایا اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں اسے کھالیتا۔

۴۵۲:باب تَرْكُ اِسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الصَّدَقَةِ

باب: نبی کریم ﷺ کی آل کیلئے صدقہ کا استعمال ترک کرنے کے بیان میں

(۲۴۸۱)حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ الضَّبَعِيُّ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَا وَاللّٰهِ لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ قَالَ لِيْ وَلِلْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَاهُ فَاَمَّرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّى النَّاسُ وَاَصَابَا مِمَّا يُصِيْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِىْ ذٰلِكَ جَآءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَانْتَحَاهُ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا

(۲۴۸۱) حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب جمع ہوئے تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم اگر ہم ان دونوں نوجوانوں یعنی عبدالمطلب اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجیں اور یہ دونوں جا کر آپ سے گفتگو کریں کہ آپ نے انہیں عامل صدقات بنا دیں اور یہ دونوں اسی طرح وصول کر کے ادا کریں جس طرح دوسرے لوگ ادا کرتے ہیں اور انہیں بھی وہی مل جائے جو اور لوگوں کو ملتا ہے۔ یہ بات ان دونوں کے درمیان جاری تھی کہ علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ ان کے سامنے کھڑے ہو گئے تو انہوں نے اس کا علی رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایسا نہ کرو اللہ کی قسم آپ ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔ ربیعہ بن حارث نے ان کی بات سے اعراض کرتے ہوئے کہا اللہ کی قسم تم ہم پر حسد کرتے ہوئے کہہ رہے ہو اور اللہ کی قسم تمہیں رسول اللہ ﷺ کی دامادی کا

نَصْنَعُ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْسِلُوْهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ عَلِيٌّ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى جَآءَ فَاَخَذَ بِاٰذَانِنَا ثُمَّ قَالَ اَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيْ اِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَنُصِيْبَ كَمَا يُصِيْبُوْنَ قَالَ فَسَكَتَ طَوِيْلًا حَتّٰى اَرَدْنَا اَنْ نُكَلِّمَهُ قَالَ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ اِلَيْنَا مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ اَنْ لَّا تُكَلِّمَاهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِيْ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ اُدْعُوَا لِيْ مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَجَاءَاهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ اَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ اَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ فَاَنْكَحَنِيْ وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ اَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ يُسَمِّهِ لِيْ۔

شرف حاصل ہوا تو ہم نے اس پر آپ سے حسد نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا ان دونوں کو بھیجو پس ہم دونوں چلے گئے اور علی رضی اللہ عنہ لیٹ گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی۔ تو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حجرہ کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے کانوں سے پکڑا پھر فرمایا: تمہارے دلوں میں جو بات ہے ظاہر کر دو۔ پھر آپ گھر تشریف لے گئے اور ہم بھی داخل ہوئے اور آپ اس دن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ ہم نے ایک دوسرے سے گفتگو کی پھر ہم میں سے ایک نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ سب سے زیادہ صلہ رحمی اور سب سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں۔ اب ہم جوان ہو چکے ہیں ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ ہمیں زکوٰۃ وصول کرنے کی خدمت پر مامور فرما دیں۔ ہم بھی اسی طرح ادا کریں گے جیسے اور لوگ آپ کے پاس آ کر ادا کرتے ہیں اور ہم کو بھی کچھ مل جائے جیسے اور لوگوں کو ملتا ہے۔ آپ کافی دیر تک خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے ارادہ کیا ہم دوبارہ گفتگو کریں اور حضرت زینب پردہ کے پیچھے سے مزید گفتگو نہ کرنے کا اشارہ فرما رہی تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ صدقہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مناسب نہیں۔ کیونکہ یہ لوگوں کا میل کچیل ہوتا ہے تم میرے پاس محمیہ اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو بلاؤ اور وہ خمس پر مامور تھے۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے محمیہ سے کہا اس نوجوان فضل بن عباس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو۔ تو اس نے نکاح کر دیا اور نوفل بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی بیٹی کا نکاح اس نوجوان سے کر دو تو انہوں نے مجھ سے نکاح کر دیا اور محمیہ سے کہا کہ خمس سے ان دونوں کا اتنا اتنا مہر ادا کر دو۔ زہری کہتے ہیں کہ میرے شیخ نے مہر کی رقم معین نہیں کی۔

(۲۴۸۲) حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ

(۲۴۸۲) یہ حدیث بھی اسی طرح مروی ہے کچھ تبدیلی اس طرح ہے کہ عبداللہ بن حارث بن نوفل الہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم

رَبِيْعَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْعَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّقَالَ فِيْهِ فَاَلْقٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِدَآءَهٗ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللّٰهِ لَا اَرِيْمُ مَكَانِيْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا اَبْنَاكُمَا بِحُوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَقَالَ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ادْعُوْا لِيْ مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَّهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهٗ عَلَى الْاَخْمَاسِ۔

دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ باقی حدیث گزر چکی اس میں یہ ہے کہ حضرت علی نے اپنی چادر ڈالی اور لیٹ گئے اور فرمایا کہ میں بھی قوم میں صحیح رائے رکھنے والا ہوں اللہ کی قسم میں اس جگہ سے نہ ہٹوں گا یہاں تک کہ تمہارے دونوں کے بیٹے تمہارے پاس اس پیغام کا جواب لے کر واپس نہ آجائیں جو تم نے دے کر ان دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا ہے اور حدیث میں فرمایا۔ پھر آپ نے ہم سے یہ فرمایا یہ صدقات لوگوں کا میل کچیل ہی ہوتے ہیں اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال نہیں اور نہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ یہ بھی کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم محمیہ بن جزء کو میرے پاس بلاؤ اور وہ بنی اسد کے آدمی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مال خمس کا حاکم بنایا تھا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے لئے زکوٰۃ لینا حرام ہے اور نبی کریم ﷺ اور آپ کی اولاد کو بھی زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

۴۵۳: باب اِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِبَنِيْ هَاشِمٍ وَلِبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَاِنْ كَانَ الْمُهْدِيُّ مَلَكَهَا بِطَرِيْقِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ اَنَّ الصَّدَقَةَ اِذَا قَبَضَهَا الْمُتَصَدِّقُ عَلَيْهِ زَالَ عَنْهَا وَصْفُ الصَّدَقَةِ وَحَلَّتْ لِكُلِّ اَحَدٍ مِّمَّنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ

باب: نبی کریم ﷺ اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے لئے ہدیہ کی اباحت اگرچہ ہدیہ کرنے والا صدقہ کے طور پر اس کا مالک ہوا ہو اور جب صدقہ جسے صدقہ کیا گیا ہے کے قبضہ میں دے دیا جائے تو اب وہ صدقہ کی تعریف سے نکل گیا اور ہر اس کے لئے وہ صدقہ حلال ہو گیا جس کے لئے وہ حرام تھا“ کے بیان میں

(۲۴۸۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ قَالَ اِنَّ جُوَيْرِيَةَ زَوْجَ

(۲۴۸۳) اُم المؤمنین حضرت جویریہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کچھ کھانا ہے۔ تو انہوں نے عرض کیا نہیں اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول

النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ اِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

ہمارے پاس اس بکری کے گوشت کی ہڈی کے سوا کوئی کھانا نہیں جو میری آزاد کردہ باندی کو صدقہ میں ملی تھی۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو لے آؤ اس لئے کہ صدقہ تو اپنی جگہ پہنچ چکا ہے۔

(۲۴۸۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۲۴۸۴)اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

(۲۴۸۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَهْدَتْ بَرِيْرَةُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

(۲۴۸۵)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت ہدیہ دیا جو اس کو صدقہ دیا گیا تھا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اس کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

(۲۴۸۶)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيْلَ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

(۲۴۸۶)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گائے کا گوشت لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا یہ وہی ہے جو بریرہ رضی اللہ عنہا پر صدقہ کیا گیا۔تو آپ نے ارشادفرمایا: یہ اُس کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

(۲۴۸۷)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَتُهْدِيْ لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ۔

(۲۴۸۷)حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں تین خصلتیں تھیں۔(ان میں ایک یہ ہے) کہ لوگ اس پر صدقہ کرتے تھے اور وہ ہمیں ہدیہ کر دیتی تھی۔میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس پر صدقہ ہے اور تمہارے لئے ہدیہ ہے تم اس سے کھالیا کرو۔

(۲۴۸۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

(۲۴۸۸)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سند کے ساتھ بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۴۸۹)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِیْعَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِیَّةٌ۔

(۲۴۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا اور وہ ہمارے لئے اُس کی طرف سے ہدیہ ہے۔

(۲۴۹۰)حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ بَعَثَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثْتُ اِلٰی عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مِنْهَا بِشَیْءٍ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَآئِشَةَ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا اَنَّ نُسَیْبَةَ بَعَثَتْ اِلَیْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِیْ بَعَثْتُمْ بِهَا اِلَیْهَا قَالَ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

(۲۴۹۰) حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس صدقہ سے ایک بکری بھیجی تو میں نے اس میں سے کچھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے تو انہوں نے عرض کیا نہیں سوائے اس کے جو نسیبہ نے ہماری طرف اس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپ نے اس کی طرف بھیجی تھی۔ تو آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہ پہنچ چکی ہے۔

۴۵۴: باب قُبُوْلِ النَّبِیِّ ﷺ الْهَدِیَّةَ وَرَدِّهٖ الصَّدَقَةَ

باب: نبی کریم ﷺ کا ہدیہ قبول کرنے اور صدقہ رد کر دینے کے بیان میں

(۲۴۹۱)حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ سَلَّامٍ الْجُمَحِیُّ قَالَ نَا الرَّبِیْعُ یَعْنِیْ ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ فَاِنْ قِیْلَ هَدِیَّةٌ اَكَلَ مِنْهَا وَاِنْ قِیْلَ صَدَقَةٌ لَمْ یَاْكُلْ مِنْهَا۔

(۲۴۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی کھانا لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پوچھتے۔ پس اگر ہدیہ کہا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کھا لیتے اور اگر صدقہ کہا جاتا تو آپ اس میں سے نہ کھاتے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے لئے زکوٰۃ و صدقہ کا مال لینا اور کھانا جائز نہیں اور ہدیہ و تحفہ جائز و مباح ہے اور اسی طرح جب صدقہ کسی غریب اور حقدار کو دے دیا جائے تو وہ اس کا مالک بن جاتا ہے۔ وہ جہاں چاہے اس کو ہدیہ بھی کر سکتا ہے اور اپنے استعمال میں بھی لا سکتا ہے اور جن کے لئے صدقہ کھانا حلال نہ تھا ان کو بھی وہ یہ بطور ہدیہ دے سکتا ہے اور ان کے لئے اس کا کھانا جائز ہے اور ان تمام چیزوں کا اثبات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ سے صاف معلوم ہو رہا ہے۔

۴۵۵: باب الدُّعَآءِ لِمَنْ اَتٰی

باب: جو صدقہ لائے اس کے لئے دعا کرنے کے

بِصَدَقَتِهٖ — بیان میں

(۲۴۹۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِىْ اَوْفٰى ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَاَتَاهُ اَبِىْ اَبُوْ اَوْفٰى بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِىْ اَوْفٰى۔

(۲۴۹۲) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی قوم اپنا صدقہ لے کر آتی تو آپ فرماتے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ اے اللہ ان پر رحمت فرما۔ میرے والد ابواوفی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! رحمت فرما ابی اوفی کی اولاد پر۔

(۲۴۹۳)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ صَلِّ عَلَيْهِمْ۔

(۲۴۹۳) حضرت شعبہ نے بھی اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی ہے لیکن اس میں صَلِّ عَلَيْهِمْ کے الفاظ ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی دو حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو صدقہ ادا کرے اسے دعا دینی چاہئے اور اس کے لئے برکت کی دعا کرنا مستحب و مسنون عمل ہے۔ اس کے علاوہ اگر کسی سے تحفہ وصول کیا جائے تو بھی ایسا ہی عمل مسنون ہے کہ اس تحفہ دینے والے کے لیے بھی دعا کی جائے۔

۴۵۶:باب اِرْضَآءِ السَّاعِيِّ مَا لَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا

باب: زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی رکھنے کا بیان جب تک وہ حرام مال طلب نہ کرے

(۲۴۹۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ وَابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ وَّعَبْدُالْاَعْلٰى كُلُّهُمْ عَنْ دَاوٗدَ ح وَحَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ۔

(۲۴۹۴) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا تمہارے پاس آئے تو چاہئے کہ وہ تم سے اس حال میں لوٹے کہ وہ تم سے راضی ہو۔

الحمدللہ ''صحیح مسلم'' جلداوّل کا ترجمہ اختتام کو پہنچا